مع تصاویر اعضائے متالہ و آلات مستعملہ

جس کو

حسب حکم عالیجناب معلی القاب ارسطوئے زماں افلاطون دوران اشرف الحکما افسر الاطبا
حاذق الملک حکیم حافظ محمد اجمل خان صاحب دام اقبالہ رئیس اعظم دہلی
خادم الاطبا خاکسار حکیم سید محمد عبد الرزاق ابن حکیم سید محمد خورشید علی صاحب مرحوم
چاندپوری مدرس تشریح مدرسہ طبیہ دہلی و لکچرار طب یونانی مدرسہ طبیہ زنانہ

نے

اہل ملک کی خدمت کیلئے عموماً اور طالبات العلم مدرسہ طبیہ زنانہ کی تعلیم کیلئے خصوصاً تالیف کیا

جید برقی پریس دہلی میں ۱۹۳۷ء میں طبع ہوئی

دوم ایک ہزار

قیمت

کلیاتِ طب

از

حکیم احسان علی قادری پروفیسر کلیات و معالجات طبیہ کالج دہلی

یہ کتاب شیخ بو علی بن سینا کی تصنیف اعظم کلیات قانون کا ترجمہ ہے۔ اس میں چند خوبیاں ہیں۔ (۱) علم طب کے تمام مسائل کلیات کا مشرح بیان ہے (۲) مشکل مضامین کو آسان اردو میں اس طرح بیان کیا ہے کہ اردو داں حضرات بھی بخوبی سمجھ سکیں (۳) اصول علاج کے رموز و نکات کو خوب واضح کیا گیا ہے (۴) نبض وقارورہ کی علامات نہایت بسط و شرح سے لکھی گئی ہیں (۵) طب قدیم و جدید کے اختلافی مسائل کا فیصلہ مسلمات اور بدیہیات سے کیا گیا ہے۔ (۶) عالیجناب مسیح الملک ثانی حکیم محمد احمد خاں صاحب دام اقبالہ نے پسند فرما کر طبیہ کالج دہلی کے نصاب میں داخل فرمایا ہے۔ قیمت فی جلد عٰ

معمولات مطب محمود خانی

مرتبہ حکیم احسان علی قادری پروفیسر طبیہ کالج دہلی

اس کتاب میں وہ نسخے ترتیب کیساتھ جمع کئے ہیں جن پر خاندان شریفی کے اکابر حکما کا برسوں عمل درآمد رہا ہے اور جن کے نتائج اکثر بہ مفید ثابت ہوئے ہیں۔ حکیم محمود خاں اعظم حاذق الملک حکیم عبد المجید خاں جالینوس وقت حکیم واصل خاں مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں صاحب کے مطب میں انہیں معمولات سے علاج معالجہ کیا جاتا رہا ہے۔ اور ان حضرات کے جانشین عالیجناب مسیح الملک ثانی حکیم محمد احمد خاں رئیس الحکما حکیم محمد ظفر خاں دام اقبالہما کے مطب میں انہیں معمولات سے ہزاروں بندگان خدا صحتیاب ہوتے ہیں۔

ان معمولات سے نئے معالجوں کو علاج کرنیکا طریقہ آجاتا ہے اور پرانے معالجوں کو بصیرت حاصل ہوتی ہے یہ معمولات مسیح الملک ثانی و رئیس الحکما حکیم محمد ظفر خاں صاحب دام اقبالہما کے مصدقہ ہیں۔ اور طبیہ کالج دہلی کے نصاب میں داخل ہیں۔ قیمت فی جلد دس آنہ۔

تشریح اعضاء نسواں

مصنفہ حکیم سید عبد الرزاق صاحب مرحوم مصنف تعلیم القابلہ معالجات امراض نسواں

یہ دونوں کتابیں مسیح الملک حکیم محمد اجمل خاں مرحوم کی مصدقہ ہیں۔ زنانہ طبیہ کالج دہلی کے نصاب میں داخل ہیں۔

قیمت تشریح اعضائے نسواں عہ قیمت تعلیم القابلہ معالجات امراض نسواں ہے

ان چاروں کتابوں کے ملنے کا پتہ **کامیاب علاج متصل جامع مسجد دہلی**

دیگر پتہ = دفتر دار التالیفات ۔ اکبل روڈ قرول باغ دہلی ؞ دفتر اجمل میگزین طبیہ کالج قرول باغ دہلی

فہرست مضامین کتاب ہذا

نحمد اللہ العلی العظیم و نصلی علی رسولہ الکریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سبب تالیفِ کتاب

فنِ طب کے علمی اور عملی حصّوں پر بہت سی مفید کتابیں موجود ہیں جو بعض یونانی اطباء اور ڈاکٹر صاحبان میں سے تالیف پیشہ اصحاب نے بغرضِ رفاہِ عام و اشاعتِ تعلیم اردو زبان میں تالیف کی ہیں۔ایسی کتابیں جہاں تک میری نظر سے گزری ہیں (خواہ یونانی طب کی ہوں یا ڈاکٹری کی) اُن کی تالیف میں ایک ایک خاص طریقہ ملحوظ رکھا گیا ہے چنانچہ اگر آپ یونانی اطباء کی اردو تالیفات کا مطالعہ کریں تو اُن میں سے اکثر کتابیں ایسی پائیں گے جن میں طبی مصطلحات کا محض ترجمہ ہی استعمال کیا گیا ہے تاکہ عام لوگوں کو اُن سے نفع اٹھانے میں کسی خاص فن داں کی ضرورت باقی نہ رہے۔لیکن اُن میں الفاظِ مصطلحہ کے موجود نہ ہونے کے باعث اُن کو پڑھنے والے اصحاب طبی مصطلحات سے بالکل بے بہرہ رہتے ہیں۔اور ان کے ذریعہ سے اردو زبان میں طبی تعلیم کی اشاعت زمانہ حال کی ضرورتوں کیموافق نہیں ہوسکتی ہے۔اسی طرح ڈاکٹری طب کی کتابیں جو بغرضِ اشاعتِ تعلیم اردو زبان میں تالیف کی گئی ہیں۔ان میں اکثر ڈاکٹری مصطلحات بلا ترجمہ کے استعمال کیے گئے ہیں۔یا بہت کم الفاظ کا ترجمہ حسبِ موقع تلاش کرنے سے اُن میں کہیں کہیں ملجاتا ہے اسلئے عام لوگ اسے اُن منتفع نہیں ہوسکتے ہیں۔اور جو کتابیں بغرضِ رفاہِ عام تالیف کیگئی ہیں وہ مصطلحاتِ فن سے بالکل خالی ہیں۔اُن کے پڑھنے والے عام اصحاب مصطلحاتِ فن سے بالکل بیخبر رہتے ہیں۔

اسمیں شک نہیں کہ اس قسم کی تالیفات نے ملک کو ایک حد تک بہت کچھ فائدہ پہنچایا ہے جسکے لیے اہلِ ملک کو ان مقتدر مؤلفین کا شکر گزار ہونا چاہیے لیکن جسطرح کہ عام اردو خوان احباب کو طبِ یونانی اور ڈاکٹری کے مفید ذخیروں سے نفع اٹھانے کی ضرورت تھی۔اور ان دونوں فنون کو عوام

کے دلوں میں اپنا ذاتی اقتدار بڑھانیکی احتیاج تھی۔ اسی طرح ایک یہ بھی مفید مقصد تھا کہ دیسی اطباء ڈاکٹری مصطلحات سے واقف ہوں اور اُن کے علمی و عملی اصول سے کافی آگاہی حاصل کریں اور ڈاکٹر دیسی طب کے مصطلحات سے واقفیت پیدا کرنا اور اُن کے قواعد سے مطلع ہونا ازبس ضروری ہے۔ کیونکہ اگر ان دونوں گروہوں میں سے ہر ایک گروہ دوسرے فن کے مصطلحات سے بقدرِ ضرورت واقف ہوجائے تو مسائل متفقہ کے علم سے باہمی مغائرت اور منافرت کی بیخ کنی ہوکر ہر ایک فریق کے دل میں دوسرے کی وقعت پیدا ہوسکتی ہے۔ اور مختلفہ مسائل کی معلومات سے ہر ایک فریق کو باہمی تبادلۂ خیالات کا نہایت اچھا موقع مل سکتا ہے

ظاہر ہے کہ یہ دوسرا اہم مقصد اسی وقت حاصل ہوسکتا ہے کہ فن طب کے علمی اور عملی حصّوں پر ایسی کتابیں تالیف کیجائیں جن میں طب یونانی اور ڈاکٹری کے مصطلحات ہر موقع پر برابر پہلو بہ پہلو مندرج ہوں اور انکا اُردو ترجمہ بھی اپنے اپنے موقع پر موجود ہو تاکہ ان دونوں گروہوں میں سے ہر ایک اپنی مصطلحات کے ساتھ طبعًا مانوس ہونیکے باعث دوسرے فریق کے مصطلحات سے بخوبی واقف ہوکر ہر فن کے ہر مسئلہ کو بآسانی سمجھ سکے اور اُس فن کے حُسن و قبح پر اپنی رائے استحکام کے ساتھ قائم کرسکے ؎

اس لئے میں نے حسب الایماء عالیجناب حاذق الملک حکیم محمد اجمل خان صاحب دام اقبالہم اِس کتاب کو زنانہ طبیہ سکول دہلی کے تعلیمی کورس میں داخل کرنیکے لئے تالیف کیا اور بقدر اپنی معلومات کے حتی الامکان اس بات کا لحاظ رکھا ہے کہ ضروری موقع پر طب یونانی کے مصطلحہ الفاظ کے بالمقابل فن ڈاکٹری کے انگریزی یا لاطینی الفاظ کو بریکیٹ میں لکھکر اُن کا اردو ترجمہ یا مطلب ظاہر کردیا جائے تاکہ طبیبوں کو ڈاکٹری مصطلحات کا سمجھنا آسان ہوجائے اور ڈاکٹروں پر یونانی اصطلاحات واضح ہوجائیں اور ڈاکٹر صاحبان اپنی مصطلحات کے بالمقابل عربی اصطلاحات دیکھکر طب قدیم کے متعلق اپنی غلط فہمی کو دور کرکے طبی ذخائر سے فائدہ حاصل کرسکیں۔ اسکے علاوہ عام شائق فن احباب بھی اس کتاب کی صرف اردو عبارت سے اپنی ضرورت کیموافق فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔ بوجوہ مذکورہ بالا میں امید کرتا ہوں کہ طبیب، وید، ڈاکٹر اور عام شائقین میری اِس حقیر تالیف کو اپنا سچا بہی خواہ سمجھکر ٹھنڈے دل سے مطالعہ فرمائیں گے اور مجھے دعائے خیر سے محروم نہ رکھیں گے ؎

تمہید

اَب میں خداوند کریم کے فضل وکرم پر بھروسہ کرکے **تعلیم القابلہ** کے حصّہ اول موسوم بہ تشریح اعضاء نسواں سے فارغ ہوکر معالجات امراض نسواں کو شروع کرتا ہوں۔ اس حصہ میں امراض مختصہ نسواں میں سے صرف اُن امراض کا بیان بالتفصیل کیا جائیگا جن کا علاج اکثر استعمال ادویہ سے کیا جاتا ہے۔ اور اُن کے علاج میں کسی دستکاری کی چنداں ضرورت نہیں پڑتی ہے۔ اُن امراض کے علاوہ بعض امراض متعلقہ اعمال جراحی کا بیان بھی صرف اسقدر کیا جائیگا جس سے قابلہ کو اُن کے مختصر حالات کا علم بقدر کافی ہوجائے یا اُن امراض کے علاج میں حسب موقع اگر استعمال ادویہ کی ضرورت پڑے تو اسپر بھی قابلہ پورے طور سے قادر ہوسکے۔ اور ان امراض کا علاج کرانے میں فرقۂ نسواں کو عام اطباء اور ڈاکٹروں کی طرف رجوع کرنیکی شدید ضرورت باقی نہ رہے۔ بلکہ فرقۂ نسواں میں بجائے خود ایک ایسی تعلیم یافتہ جماعت اہل ملک کی طبی خدمات کے لئے تیار ہوجائے جو مستورات کے پوشیدہ اعضا کے حالات اور ان کے امراض کا علاج نہایت قابلیت اور ہوشیاری کے ساتھ باقاعدہ کرسکے ؎

چونکہ اِس کتاب کی تالیف کا بڑا مقصد یہ ہے کہ اِس سے فرقۂ نسواں کو خصوصیت کے ساتھ نفع پہنچایا جائے۔ اور ان کے امراض مخصوصہ کا مفصل بیان مع طریقہ تشخیص اور علاج کے اس کتاب میں لکھا جائے۔ اس لئے جہاں تک ممکن تھا میں نے اس کتاب کے مضامین کو ایسے مناسب طریقہ سے بیان کیا ہے کہ کسی کو اُن کے پڑھنے میں زیادہ تکلیف یا کسی قسم کا حجاب نہ ہوسکے۔ کیونکہ جس طرح مبتلائے مرض مستورات کے درماندہ مصیبت زدہ اور قابل رحم فرقہ کی بحالتِ مرض امداد کرنا۔ اور تشخیص مرض کے لئے اُن کے پوشیدہ حالات کا معلوم کرنا ایک حد تک ضروری ہے۔ اسی طرح ایسے حالات کے بیان کرنے میں بھی اپنے ملک اور مذہب کی نیک رسم (پردہ داری اور حیا) کا پورے طور پر لحاظ رکھنا۔ تہذیب اخلاق اور شائستگی کیلئے نہایت لابدی ہے۔ اسی بنا پر میں امید کرسکتا ہوں کہ فن طب کی طالبات العلم جماعت کے علاوہ دیگر تعلیم یافتہ مستورات بھی اِس کتاب کے مطالعہ سے بلا تامل فائدہ اٹھاسکیں گی ؎

میں نے اس کتاب کے مضامین کو چار مقالوں پر تقسیم کر کے لکھا ہے چنانچہ **پہلے مقالہ** میں زنانہ جوف عانہ کی ہڈیوں کے اُن امراض کا بیان ہے جن سے وضع حمل میں دشواری یا زنانہ اعضاء تناسل کے افعال میں کوئی خرابی واقع ہو سکتی ہے۔

دوسرے مقالہ میں بیرونی اعضاء تناسل زنانہ کے امراض کا مفصل اور مشرح بیان ہے۔

تیسرے مقالہ میں اندرونی اعضاء تناسل کے امراض کا بالتشریح بیان ہے۔ اس مقالہ میں چار باب ہیں۔ **باب اول** میں اندام نہانی کے امراض۔ **باب دوم** میں امراض رحم۔ **باب سوم** میں امراض خصیۃ الرحم وغیرہ کا بیان ہے۔ **باب چہارم** میں بعض امراض مثانہ اور معاء مستقیم کا علاج درج کیا گیا ہے

چوتھے مقالہ میں امراض پستان کا بیان ہے۔

کتاب ہذا کے مضامین کا اصلی ماخذ تو یونانی طب کی معتبر اور مبسوط کتابیں ہیں۔ لیکن اسمیں بعض مضامین مفیدہ کا اضافہ کرنے یا ڈاکٹری طب کے بیانات سے مقابلہ کر کے دکھانے کے لئے حکیم شفاء الدولہ مرحوم کی کتاب (جامع شفائیہ) سے اور ڈاکٹر رحیم خاں صاحب مرحوم کی بعض تصنیفات سے کافی امداد لی گئی ہے۔

اب میں اس تمہید کے بعد عالیجناب حضرت استاذی **حاذق الملک** دام اقبالہم کے الطاف مربیانہ پر اس احسانمندی اور شکرگزاری کا اظہار کئے بدون اپنے کلام کو ختم نہیں کر سکتا جسے میں بحیثیت ایک ادنیٰ تلمیذ ہونیکے اپنے دل میں جاگزین پاتا ہوں۔ کیونکہ جناب ممدوح نے اس کتاب کی تالیف میں مجھے کمال شفقت سے ترغیب اور تاکید فرمائی۔ نہایت مہربانی اور عنایت لطف سے اعانت و امداد کی۔ بے انتہا بندہ نوازی سے مجھے کتب خانہ خاص کی بعض عدیم النظیر کتابوں کے مطالعہ کی اجازت عطا فرمائی۔ اور ہر طرح سے اپنے اظہار خیالات اور طبی خدمات کے ادا کرنے کا موقع دیا۔

مئی ۱۹۱۰ء
مقام دہلی

خاکسار
محمد عبد الرزاق عفی عنہ
مدرس مدرسہ طبیہ دہلی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

DISEASES OF THE FEMALE ORGANS

تعلیم القابلہ

معالجات امراض مختصہ نسواں

اِس حصہ کے چار مقالوں میں سے پہلے مقالہ میں ہڈیوں کے امراض میں سے اُن امراض کا بیان لکھا جائے گا جن کے سبب سے زنانہ جوفِ عانہ (پلوس) میں کسی قسم کی بدصورتی پیدا ہو کر وضع حمل میں دشواری پیدا کر سکتی ہے یا یہ کہا جائے کہ ان امراض کے باعث زنانہ اعضائے تناسل کے فعل میں کوئی خلل پیدا ہو سکتا ہے۔ جیسا کہ (۱) ہڈیوں کا ٹیڑھا ہو جانا (۲) ہڈیوں کا نرم ہو جانا (۳) ہڈیوں کے گرد والی جھلی میں ورم ہو جانا (۴) ہڈیوں میں گومڑیاں پیدا ہو جانا (۵) جوفِ عانہ کی ہڈیاں ٹوٹ کر خراب ہو جانا (۶) بعض جوڑوں کا سخت ہو جانا (۷) کسی ہڈی کا اپنے جوڑ کے مقام سے اُکھڑ جانا۔ وغیرہ وغیرہ۔

DISEASES OF THE BONES AND JOINTS.

امراض استخوان و مفاصل

اِس مقالہ میں نو فصلیں ہیں اور ان میں ہر ایک مرض کا مفصل بیان مع اسباب علامات و علاج کے جداگانہ درج کیا گیا ہے۔

پہلی فصل اِعوجاجُ العِظام (رِکیٹس) یعنی ہڈیوں کا ٹیڑھا ہو جانا۔ یہ مرض بعض بچوں کو اکثر

چھ مہینے کی عمر سے ڈیڑھ سال کی عمر تک شروع ہوجاتا ہے۔ لیکن بعض اطباء کا خیال ہے کہ کبھی ابتدائے پیدائش میں ہی رحم کے اندر شروع ہوجاتا ہے اور بعض بچوں کو اس عمر میں شروع ہوتا ہے کہ جب وہ چلنے پھرنے لگتے ہیں۔ اور بارہ برس کی عمر تک بچہ اس مرض میں مبتلا ہوسکتا ہے۔

اس مرض میں ابتدا ہی سے ہڈیوں کا نشو و نما پورے طور پر نہ ہوسکنے کے سبب سے وہ چھوٹی رہ جاتی ہیں ہڈیوں کی ساخت میں بعض معدنی اجزا کم ہوجانے کے سبب سے وہ کمزور ہوجاتی ہیں۔ اور ان پر دیگر اعضاء کا بوجھ یا دباؤ پڑنے سے یا عضلات کی معمولی کشش سے وہ رفتہ رفتہ ٹیڑھی ہوجاتی ہیں۔ ایسے بچوں کے عضلات کی پرورش بھی پورے طور سے نہیں ہونے پاتی ہے۔ اسلئے وہ تندرست بچوں کی طرح بخوبی چل پھر نہیں سکتے ہیں۔ بلکہ اکثر اوقات لیٹے اور بیٹھے رہتے ہیں۔ اسلئے بدن کے بالائی حصوں کا بوجھ بہ نسبت حالتِ صحت کے جوفِ عانہ (پلوس) کی نرم ہڈیوں پر زیادہ پڑتا ہے۔ اور بدن کے نچلے حصے کی ہڈیوں (عظم الفخذ وغیرہ) کا دباؤ جو ان پر بذریعہ حق الورک (اسی ٹے بیو) کے پڑنا چاہیئے وہ بہت کم پڑتا ہے یا بالکل نہیں پڑتا اس لئے جوفِ عانہ کی اصلی صورت میں کسی طرح کا خلل پڑجاتا ہے چنانچہ ان ہڈیوں کی خرابی سے اکثر جوف عانہ کا قطر قطر القدامی الخلفی (انٹی رو پوسٹی ری ارڈایامیٹر) یعنی سامنے سے پیچھے والا قطر چھوٹا ہوجاتا ہے یا جوفِ عانہ ہر طرف سے تنگ یا کسی طرف کو ٹیڑھا ہوجاتا ہے پھر جب مرض مذکور کی یہ کیفیت (بطور خود یا علاج سے) رفتہ رفتہ زائل ہونے لگتی ہے۔ اور تمام ہڈیوں کی ساخت میں استخوانی درشت مادہ پیدا ہوکر ان میں سختی پیدا ہوجاتی ہے تو اکثر اس قسم کی بدصورتیاں مدۃ العمر قائم رہتی ہیں۔

حدبہ ورکیہ حدبہ ورکیہ

(۱) فقرہ قطنیہ۔
(۲) زاویہ عجزیہ فقریہ سامنے کو جھکا ہوا۔
(۳) عظم العصص ٹیڑھی ہوگئی ہے۔
(۴) حق الورک۔
(۵) مفصل عانہ پیچھے کو جھکا ہوا۔
(۶) ثقبہ سادہ۔
(۷) مدخل شکل 8 ہندسہ آٹھ انگریزی
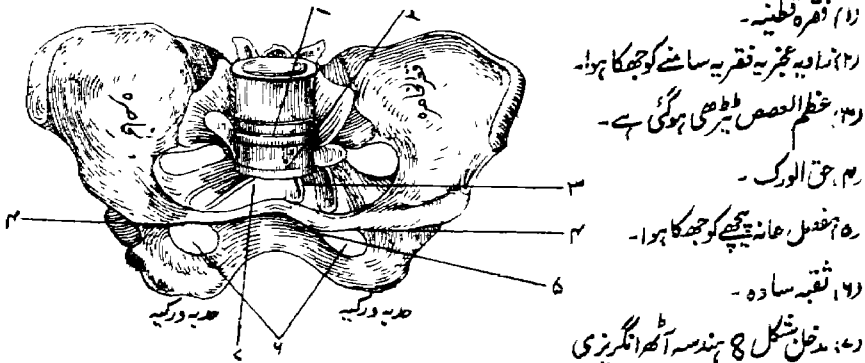
اس لئے ہمیں لازم ہے کہ بچے کے پیدا ہوتے ہی اسکے تمام حالات کو غور سے دیکھا کریں۔ اور اس بارے میں ہرگز

غفلت نہ کریں تاکہ اگر کوئی مرض ابتدائے پیدائش ہی میں اُسے ہوگیا ہے تو اس مرض کے اسباب تلاش کرنیکا خیال دل میں پیدا ہو۔ اور علاماتِ مشخصہ کے ذریعہ سے مرض کو تشخیص کرکے بہت جلد اس کے علاج کی طرف توجہ کی جائے۔ کیونکہ اول تو پیدائشی امراض کا زائل ہونا ہی سخت دشوار بلکہ غیر ممکن ہوتا ہے۔ دوسرے یہ بات کہ ہر مرض کے شروع ہونے سے جس قدر مدت کے بعد علاج شروع کیا جاتا ہے اسی قدر دیر میں جاتا ہے۔ اور بدن میں اس کی خرابیاں قائم اور دیرپا ہوجاتی ہیں۔

اسباب (۱) اکثر یہ مرض موروثی ہوتا ہے (۲) مزاج میں خنازیری استعداد ہونی یا خنازیر کا موجود ہونا (۳) بچے کی ماں کو بحالت حمل عمدہ غذائیں نہ ملنا۔ اور بچے کی پیدائشی کمزوری (۴) تنگ و تاریک مکان میں بچے کو زیادہ رکھنا جس سے تازہ ہوا اور مناسب روشنی اسے حسب ضرورت نہ پہنچ سکے (۵) مکان کی ہوا غلیظ اور مرطوب ہونا (۶) جو دودھ بچے کو پلایا جائے وہ خراب ہونا (۷) شیرخوار بچے کو اگر بجائے ماں کے دودھ کے دوسری غذا دی جائے۔ جسے وہ بخوبی ہضم نہ کرسکے تو ایسی حالت میں اول بچہ کمزور ہوجاتا ہے پھر وہ اکثر اس مرض میں مبتلا ہوجاتا ہے ؛

علامات (۱) اکثر بچہ دبلا اور کمزور ہوتا ہے (۲) ہضم خراب رہتا ہے (۳) رات کو اکثر بےچین رہتا ہے (۴) شروع مرض میں رات کو سوتے وقت سر اور چہرہ پر پسینہ بکثرت آتا ہے (۵) بدنی پرورش پورے طور پر نہ ہوسکنے کے سبب بچے کا قد چھوٹا رہ جاتا ہے (۶) دانت دیر میں نکلتے ہیں (۷) ہڈیاں نرم ہوکر بدصورت ہوجاتی ہیں (۸) بدن کی لمبی ہڈیاں ٹیڑھی ہونے لگتی ہیں (۹) سینہ سامنے کو اور پشت پیچھے کو نکل جاتی ہے (۱۰) سر بڑا اور بےڈول معلوم ہونے لگتا ہے۔

علاج مریض کو روشن اور ہوادار مکان میں رکھیں۔ بیرونی ہوا کی سردی سے بچائیں آسائش اور آرام کے ساتھ ہواخوری کرائیں لیکن اسے چلنے پھرنے نہ دیں۔ ہر روز نیم گرم پانی سے غسل کرائیں اگر ماں کے دودھ کی خرابی سے مرض لاحق ہوا ہو تو دودھ کی اصلاح کریں یا دایہ کا دودھ پلائیں۔ اگر گائے کا دودھ پلایا جائے تو چونے کے پانی سے اسکی اصلاح کرلیں۔ گدھی کا دودھ بھی اس مرض میں بہت فائدہ کرتا ہے اگر بچہ دودھ کے سوا کوئی دوسری غذا بھی کھاتا ہو تو یخنی میں نرم کھچڑی یا نرم پلاؤ پکاکر کھلائیں گیہوں کا دلیا اور دودھ چاول یا فرنی بھی مناسب غذا ہے۔

چونکہ اس مرض کا اصلی سبب یہ ہے کہ خون میں بلغمی رطوبت کے زیادہ ہوجانے سے خون پرورش

بدنی کے قابل نہیں رہتا ہے اور اس میں ذاتی متانت اور قوت رثقیل اجزا کی طبعی نسبت (معمول سے بہت کم ہو جاتی ہے اس لئے ہر طرح سے خون کی اصلاح کا خیال رکھیں۔ اگر ماں کے علاج کی ضرورت محسوس ہو تو اسے مصفیاتِ خون اور مقوی دوائیں چند روز تک پلائیں۔ اس غرض کے لئے یہ نسخہ بہت مفید ہے **صفتہٗ** شاہترہ چرائتہ برادہ صندل سرخ برادۂ شیشم ہر ایک ۷ ماشہ اسطوخودوس۔ بادرنجبویہ۔ بادیان ہر ایک ۵ ماشہ۔ پچھان بید۔ عود صلیب ہر ایک ۳ ماشہ۔ شب کو شام کے وقت گرم پانی میں تر کریں۔ اور صبح کو چھان کر شربت عناب ۴ تولہ حل کر کے پلائیں۔ اسی میں سے دو چمچے دوا بچے کو بھی پلا دیا کریں۔ اگر موسم سردی کا ہو تو اسی دوا میں دوبارہ پانی ڈال کر رکھدیں اور شام کو قریب چار بجے کے جوش دیکر چھان لیں۔ اور ۲ تولہ مصری ملا کر پلائیں۔ رات کو سوتے وقت اطریفل شاہترہ ۷ ماشہ کھلانا مفید ہے۔

شربت چوب چینی

اگر بچے کو ماں کا دودھ نہ دیا جاتا ہو یا اس کے دودھ میں خرابی ہو۔ اور صرف بچہ کے علاج کی ضرورت سمجھی جائے تو اس کے لئے یہ نسخہ شربت کا بہت مفید ہے **صفتہٗ** تراشہ چوب چینی ۵ تولہ شاہترہ۔ چرائتہ۔ برگ حنا۔ برادۂ شیشم۔ منڈی ہر ایک ۲ تولہ جنطیانہ۔ بوزیدان۔ بادرنجبویہ۔ گل سرخ سنارکی ہر ایک ۳ تولہ سب کو ڈیڑھ سیر پانی میں ۲۴ گھنٹے تک تر رکھیں اس کے بعد نرم آنچ سے اسقدر پکائیں کہ چہارم حصہ پانی باقی رہ جائے پھر مل چھان کر اس میں ایک سیر دیسی کھانڈ ملا کر شربت کا قوام کریں۔ ایک سال تک عمر والے بچے کو یہ شربت ۲ ماشہ ہمراہ عرق گاوزبان ۲ تولہ کے ایک سال سے تین سال کی عمر والے کو ۹ ماشہ شربت ہمراہ عرق بادیان ۲ تولہ عرق گاوزبان ۲ تولہ کے پلائیں۔ ۳ سال سے ۵ سال تک کی عمر والے کو ایک تولہ شربت ہمراہ عرق بادیان ۵ تولہ کے دیا جائے۔ اگر یہ شربت بچے کو گرمی کرے تو اسکی اصلاح کسی ٹھنڈی دوا سے کرنی چاہیئے۔

روغن حنا

اس کے علاوہ مچھلی کا تیل (کاڈلیور ایل) دودھ میں ملا کر پلانا بھی مفید ہے اور روغن گل حنا کی مالش سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے۔ **صفتہٗ** گل حنا تازہ کوٹ کر اسکا عرق نکالیں۔ اگر یہ عرق ایک تولہ ہو تو اسمیں ۵ تولہ تل کا تیل ملا کر نرم آنچ سے پکائیں۔ جب عرق جل کر صرف تیل باقی رہجائے اُسے صاف کر کے شیشی میں رکھیں۔

فصل دوسری۔ لِینُ العظام (آسٹی او مے لے سی آ) یعنی ہڈیوں کا نرم ہو جانا۔ یہ مرض اکثر

مستورات کو زمانہ حمل میں لاحق ہوتا ہے۔ اسمیں ہڈیاں نہایت نرم۔ نازک اور ہلکی ہو جاتی ہیں یہانتک کہ وہ تھوڑے صدمے سے ٹوٹ سکتی ہیں۔ اور بعض اوقات صرف عضلات کی معمولی کشش کے باعث ہڈیاں کئی جگہ سے بلا کسی چوٹ کے خود بخود ٹوٹ جاتی ہیں۔ کیونکہ ہڈیوں کو سخت اور مضبوط کرنیوالے اجزاء ان کی ساخت میں سے معدوم ہو جاتے ہیں، رطوبت بڑھ جاتی ہے اور انمیں چربی کی مقدار زیادہ ہو جاتی ہے۔

عموماً یہ مرض بتدریج بڑھتا ہے۔ یہانتک کہ چند روز میں ہڈیاں اسقدر نرم ہو جاتی ہیں کہ چاقو سے تراشی جاسکیں۔ اس حالت میں ہڈیوں کے گرد کی جھلی کسی قدر دبیز۔ نرم اور متورم ہو جاتی ہے اور ان کے اندر سیاہ رنگ کا عرق بھرا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ کبھی یہ مرض اسقدر ترقی پاتا ہے کہ تمام بدن کی ہڈیاں اسمیں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ اور کبھی ایک حد تک ترقی کرنیکے بعد مرض ایک حالت پر ٹھیر جاتا ہے۔ اور جو ہڈیاں اسمیں مبتلا ہو چکتی ہیں صرف وہی ایک غیر طبعی صورت پر سخت ہو کر رہ جاتی ہیں۔

اکثر حاملہ عورتوں کے عمود[1] الفقرات (اسپائنل کالم) اور جوف عانہ (پلوس) کی ہڈیاں اسمیں مبتلا ہوتی ہیں پہلی مرتبہ کے حمل میں تو یہ مرض بہت ہی کم لاحق ہوتا ہے لیکن کئی بچے پیدا ہونے کے بعد بعض عورتیں بحالت حمل اس مرض میں مبتلا ہو جاتی ہیں اور بعض عورتوں کو ہر مرتبہ کے حمل میں یہ مرض عود کر آتا ہے پھر وضع حمل کے بعد خود بخود یا کسی علاج سے زائل ہو جاتا ہے۔ اگر وضع حمل کے بعد ہڈیوں میں نرمی موجود ہوتی ہے تو اگرچہ عورت کو زیادہ تکلیف نہیں ہوتی لیکن جوف عانہ کی ہڈیوں کے ٹوٹ جانے کا بہت خوف رہتا ہے۔ اور اگر مرض میں مبتلا ہونیکے بعد جوف عانہ کی ہڈیاں بدصورت ہو کر اسی طرح سخت ہو جاتی ہیں تو عورت کو وضع حمل کے وقت نہایت تکلیف ہوتی ہے ؛

یاد رکھو کہ اس مرض سے جوف عانہ کی بدصورتی دو طرح پیدا ہوتی ہے (۱) چونکہ بدن کے بالائی حصوں کا بوجھ عظم العجز (سیکرم) کے قاعدے کو نیچے کی طرف دباتا ہے اور عضلات العجان (پرنئے فی ال مسلز) اور رباطات العجزیۃ الورکیۃ (سیکرو سیاٹک لگامنٹس) اسکی نوک کو سامنے کی طرف کھینچتے ہیں اس لئے عظم العجز کا قاعدہ اور اسکی نوک ایک دوسرے کے قریب آجاتی ہیں۔ اور اسکا درمیانی حصہ پیچھے کو ہٹ جانے کے سبب سے اسکا سامنے والا سطح زیادہ گہرا ہو جاتا ہے۔ اس طرح سے شفۃ عانہ (پلوک برم) قطر القدامی الخلفی (کاونجوگیٹ) بہت ہی تنگ ہو جاتا ہے اور جوف عانہ کی شکل خراب ہو جاتی ہے ؛

[1] اس سے معلوم ہوا کہ اصول طب یونانی کے مطابق اسے ریاح افراسہ اور تحدب ظہر کے قبیلہ سے شمار کرنا چاہئے ۱۲ مؤلف۔
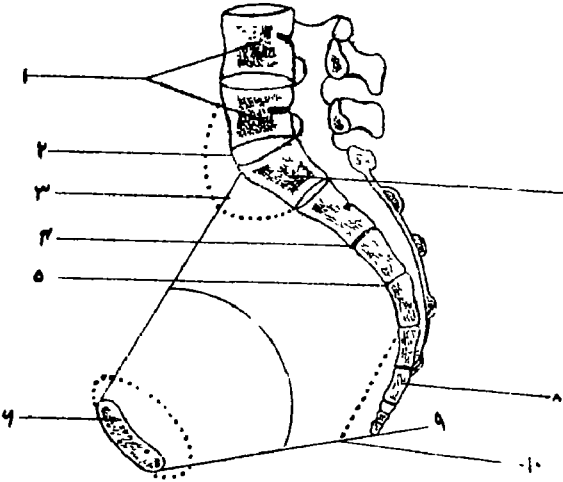
(دیکھو تصویر نمبر ۲ جوفِ عانہ کی خرابی)

(۲) عظمُ الفخذ (فیمر بون) یعنی ران کی ہڈی کا بالائی گول سر دونوں طرف سے جوفِ عانہ (پلوس) کی ہڈیوں کے اس حصہ کو اندر کی طرف دباتا ہے جسمیں حق الورک (ایسی ٹے بولم) واقع ہے اسلئے شفۃ العانہ (پلوک برم) کے دونوں ترچھے قطر تنگ ہوجاتے ہیں۔ اور عظم العانہ (آس پوبس) کے پہلو بھی اندر کو دبکر ایک دوسرے کے قریب آکر وہ دونوں متوازی ہوجاتے ہیں۔ اِس حالتمیں جوف عانہ کا آگے سے پیچھے والا قطر (کانجیگیٹ) بھی اپنے معمول سے بہت زیادہ لمبا ہوجاتا ہے۔ اور دونوں جانب کے حدبات ورکیہ (اسکی ال ٹوبراسٹیز) ایک دوسرے کے قریب آجاتے ہیں۔ اس لئے جوفِ عانہ کا دروازہ خروج بھی مثل دروازہ دخول کے بدصورت (تنگ) ہوجاتا ہے:

(دیکھو تصویر نمبر ۳۔ اس قسم کی بدصورتی کی)
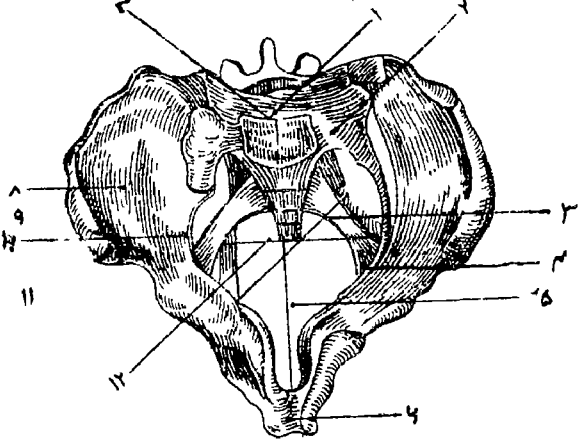
بدصورتیوں کے نتائج اگر جوف عانہ کی بدصورتی اسکے تنگ ہوجانے سے ہوتی ہے جیساکہ مذکورہ بالا شکلوں سے ظاہر ہوا تو وضع حمل کے وقت بقدر تنگی کے عورت کو عسر ولادت کی تکلیف ہوتی ہے۔ اور وضع حمل میں جسقدر زیادہ تاخیر ہوتی ہے اسی قدر زچہ اور بچہ دونوں کی جان کا خطرہ ہوتا ہے۔ رحم کی ساخت کو صدمہ پہنچتا ہے۔ پیدائش سے پہلے بچے کا دم گھٹ جانے سے یا پیدائش کیوقت بچہ کے سر پر غیر معمولی دباؤ دیر تک پڑنے سے بچہ اکثر مرجاتا ہے۔ اس لئے یاد رکھنا چاہئے کہ مرض لِیْنُ العِظَام (آسٹی او مے لے سی آ) یعنی ہڈیوں کا نرم ہوجانا عورتوں کے لئے بہت زیادہ خطرناک ہے ؛

اسباب مرض (۱) بعض ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ ایام حمل میں حاملہ کے خون کا کثیف حصہ (چونے کے بعض نمک) بچے کی پرورش میں بکثرت خرچ ہوجاتے ہیں اور حاملہ عورتوں کے خون میں یہ ثقیل اجزا اپنے معمول اور ضرورت سے بہت کم رہ جاتے ہیں اسلئے ان کے بدن کے ٹھوس حصّوں (خصوصًا ہڈیوں) کی پرورش میں خلل آنے سے ان کو یہ مرض اکثر لاحق ہوجاتا ہے ؛

(۲) بعض ڈاکٹروں کی رائے ہے کہ جب چونے کے نمک گردے پیشاب میں بکثرت خارج کرنے لگتے ہیں تو خون میں انکی مقدار معمولی حالت سے کم باقی رہجاتی ہے اسلئے ہڈیوں کی پرورش پورے طور پر نہ ہوسکنے کے سبب سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے لیکن میرا ذاتی خیال ان دونوں رایوں کے خلاف ہے کیونکہ اگر ڈاکٹروں کی یہ رائیں درست ہوتیں تو اس مرض میں بھی چونے کے مرکبات اسیطرح مفید ہوتے ہیں جسطرح کہ مرض اعوجاج العظام میں مفید ہوتے ہیں بلکہ جب ہم رات دن دیکھتے ہیں کہ عمومًا حاملہ عورتوں کے احشاء شکم میں رطوبت بہت زیادہ ہوجانیکے سبب سے انکی طبیعت نہایت خشک اور کثیف یا چرپری چیزوں کی طرف زیادہ مشتاق رہتی ہے۔ چنانچہ اس حالت میں اکثر مستورات اپنی نادانی سے مضر صحت اشیا چھپا کر کھانے لگتی ہیں جیساکہ ملتانی مٹی یا مرغ وغیرہ کی ہڈیاں جلاکر یا چولھے کی جلی ہوئی مٹی یا چونہ یا کوری ٹھیکریاں وغیرہ تھوڑی تھوڑی چبا کر اکثر کھایا کرتی ہیں۔ اس لئے ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان چیزوں میں سے چونہ کے بعض اجزا، ان کے خون میں شامل ہوکر اسے خراب کردیتے ہیں کیونکہ خون میں ان کی مقدار وقتی ضرورتوں سے بہت زیادہ ہوجاتی ہے۔ اگرچہ گردے ان کثیر المقدار چونہ کے اجزاء کو پیشاب کی راہ سے حتی الامکان خارج کرتے رہتے ہیں لیکن پھر بھی خون پرورش بدنی کے قابل نہیں رہتا ہے۔ اور اگر عورت کے بدن میں اس مرض کی کچھ بھی استعداد پہلے سے موجود ہوتی ہے یا اُس کی ہڈیاں پیدائشی طور پر کسی قدر ضعیف ہوتی ہیں تو ایسے فاسد خون سے ہرگز فائدہ نہیں اٹھا سکتی ہیں۔ آخر کار

زیادہ ضعیف ہوکر موم کی طرح نرم ہوجاتی ہیں ؛

(۲) بعض اطباء نے مرض وجع المفاصل (روماٹیزم) کو اس مرض کے اسباب میں سے شمار کیا ہے۔

(۳) غذا کی خرابی اور قواعد حفظ صحت کی پابندی نہ کرنا بھی اس مرض کا ایک سبب ہے۔

(۵) ان اسباب کے علاوہ کسی خاص موسم یا ملکی آب وہوا کی کوئی خاص تاثیر بھی اس مرض کو پیدا کرتی ہے۔

(۶) ہڈیوں کی ساخت کی اصلی کمزوری ؛

(۷) ہڈیوں کے گرد کی جھلیوں کا التہاب۔ یہ تمام امور اس مرض کو پیدا کرنے میں کافی دخل رکھتے ہیں۔

علامات (۱) ماؤف ہڈیوں میں قدرے درد معلوم ہوتا ہے (۲) چونکہ سانس لینے کی حالت میں فقرات صدر اور پسلیوں کے مفاصل میں قدرے حرکت ہوتی ہے۔ اس لئے مریض کو سانس لینے میں تکلیف محسوس ہوتی ہے (۳) اس مرض میں ہڈیوں کا درد کبھی تو چند روز کا وقفہ دے کر پھر ظاہر ہوتا ہے۔ اور کبھی دوسرے اعضاء کی طرف منتقل ہوجاتا ہے (۴) ہڈیاں اسقدر کمزور ہوجاتی ہیں کہ تھوڑے صدمہ سے ٹوٹ سکتی ہیں (۵) پیشاب میں چونہ کا نمک (فاسفیٹ آف لائم) بکثرت پایا جاتا ہے (۶) مریضہ نہایت کمزور پست ہمت اور سست ہوجاتی ہے (۷) شدت مرض کی حالت میں کمزوری روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ آخرکار مریضہ شدت ضعف کے باعث مرجاتی ہے ؛

یاد رکھو کہ اگرچہ مرض اعوجاج العظام اور مرض لین العظام ان دونوں میں ہڈیاں نرم ہوجاتی ہیں۔ اس لئے یہ دونوں مرض بظاہر یکساں معلوم ہوتے ہیں اور ظاہرا ان دونوں میں فرق کرنے سے کوئی نتیجہ معلوم نہیں ہوتا ہے لیکن اگر غور کیا جائے تو ان میں فرق کرنا بہت ضروری ہے کیونکہ ان دونوں مرضوں کے علاج میں بہت فرق ہے چنانچہ مرض اعوجاج العظام میں چونے کا پانی اور چونے کے بعض مرکبات دینے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اور مرض لین العظام میں چونے کے مرکبات بہت مضر ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کا استعمال قطعاً ممنوع ہے۔ اب ہم ان دونوں مرضوں کے فرق ذیل کے نقشہ میں لکھتے ہیں ؛

فرق	مرض اعوجاج العظام (ریکیٹس)	اور مرض لین العظام (آسٹی او مے لے سی آ)
۱	ہڈی کا صرف وہی حصہ نرم ہوجاتا ہے جو ابھی پورے طور پر سخت ہوکر ہڈی نہیں بن چکا ہے۔	تمام ہڈی پورے طور پر سخت ہوجانیکے بعد نرم ہونے لگتی ہے ؛
۲	ہڈی اپنی کمال کو پہنچنے سے پہلے نرم ہوجاتی ہے۔	کامل ہوجانے کے بعد نرم ہونی شروع ہوتی ہے۔

۳	ہڈی کے غضروفی حصے پر گول اُبھار گانٹھوں کی طرح نمودار ہوتے ہیں۔	ایسے ابھار بالکل نہیں پائے جاتے ہیں۔
۴	ابتدائے عمر سے ۱۲ سال کی عمر تک لاحق ہوتا ہے	عمر کے ہر حصہ میں خصوصًا شباب کے زمانہ میں عارض ہوتا ہے۔
۵	مریض لڑکا ہو یا لڑکی دونوں مبتلا ہو سکتے ہیں	صرف عورتوں کو خصوصًا ایام حمل میں لاحق ہوتا ہے۔
۶	ہڈیاں بہت نرم نہیں ہوتی ہیں۔	نہایت نرم۔ نازک اور ہلکی ہو جاتی ہیں۔
۷	چونے کے مرکبات علاج میں دئے جاتے ہیں	نہیں دیئے جاتے۔

علاج۔ ڈاکٹری کتابوں میں اس مرض کا علاج صرف اسقدر لکھا ہے کہ مریض کی قوت قائم رکھیں اور درد کو رفع کریں۔ چونے کے مرکبات اس مرض میں کبھی استعمال نہ کرائیں اسکے سوا کوئی خاص علاج اس مرض کا نہیں ہے:
لیکن اگر طب یونانی کے اصول کے موافق اس مرض کو ریاح افرسہ اور تحدّب ظہر کے قبیلہ سے قرار دے کر علاج کیا جائے تو نفع کی امید ہے چنانچہ اگر مریضہ کا مزاج گرم ہو تو چند روز تک یہ نسخہ پلائیں **صفت** گل بنفشہ گل نیلوفر۔ تخم کاسنی۔ مکوہ خشک ہر ایک ۷ ماشہ اصل السوس مقشر ۵ ماشہ۔ رات کو گرم پانی میں تر کریں۔ اور صبح مل چھان کر مصری ۲ تولہ ڈال کر پلائیں۔
اگر مزاج سرد ہو تو یہ نسخہ مناسب ہے **صفت** اصل السوس مقشر۔ بادیان۔ تخم کرفس۔ انیسون ہر ایک ۵ ماشہ بیخ کاسنی۔ مکوہ خشک۔ پرسیاوشاں ہر ایک ۷ ماشہ۔ مویز منقّٰی ۹ دانہ سب کو پانی میں جوش دیکر چھان لیں۔ اور گلقند عسلی ۴ تولہ حل کر کے پلائیں۔ اگر مسہل کی ضرورت پڑے تو ان ہی نسخوں میں مسہل کی دوائیں مزاج کے موافق اضافہ کر کے مسہل دیں۔
اگر بتدریج تنقیہ کی ضرورت سمجھی جائے تو یہ گولیاں مفید ہوں گی **صفت** ایلوہ مصفی۔ مرمکی۔ گوگل۔ سکبینج غاریقون۔ ہر ایک ۱۲ ماشہ زعفران ۳ ماشہ سب کو باریک پیس کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ ان میں سے ۳ ماشہ لیکر ہمراہ عرق بادیان ۵ تولہ کے رات کو سوتے وقت کھلا دیا کریں۔ اس سے بتدریج تنقیہ موادِ غلیظ کا ہوتا رہتا ہے اور مریض کمزور نہیں ہونے پاتا۔ تقویت کے لئے دوالمسک معتدل ۳ ماشہ دونوں وقت غذا سے دو گھنٹہ بعد کھلانا مفید ہے۔
تسکین درد اور تحلیل بقیہ مواد کے لئے یہ نسخہ مفید ہے **صفت** روغن گل۔ روغن بابونہ۔ روغن بیدانجیر ہر ایک ایک تولہ۔ افیون زعفران ہر ایک ۲ ماشہ۔ جندبیدستر ایک ماشہ سب کو ملا کر رکھ لیں اور اسمیں سے

بقدر ضرورت لیکر مقام ماؤف پر مالش کیا کریں۔

یہ ضماد بھی اکثر مفید ہوتا ہے صفنتہ تخم السی۔ تخم خطمی۔ گل بنفشہ ہر ایک چھ ماشہ کوٹ چھان کر رکھیں۔ اور مرغ کی چربی۔ بطک کی چربی۔ روغن گل ایک ایک تولہ گرم کرکے اس میں کوٹی ہوئی دوائیں اور تخم میتھی ایک تولہ کا لعاب ملائیں۔ اس میں بقدر ضرورت لیکر ضماد کریں۔

مریضہ کو غذا نرم۔ لطیف۔ سریع الہضم اور مقوی دینی چاہئے۔ چنانچہ گرم مزاج والی کو ماء الشعیر گوشت اور مرچ سیاہ کے ساتھ پکا کر یا کھچڑی یا فرنی مناسب ہے اور سرد مزاج والی کو یخنی۔ پلاؤ یا نخود آب موافق ہوتا ہے۔ یہ بھی خیال رہے کہ اس مرض میں جہانتک ہوسکے بجائے گوشت کے ترکاریاں دیجائیں تو بہتر ہے

فصل تیسری ورم الغشاء العظمی (پیری آسٹائی ٹس) یعنی ہڈیوں کے گرد کی جھلی کا متورم ہوجانا۔ یہ ورم اکثر ان ہڈیوں کی جھلی میں ہوتا ہے جو صرف جلد سے پوشیدہ رہتی ہیں جیسے عرف حرقفی (ایلیک کرسٹ) یعنی عظم الخاصرہ کا بالائی کنارہ۔ یا قصبہ کبریٰ (ٹیبیا) یعنی پنڈلی کی بڑی ہڈی کا سامنے والا کنارہ۔ یا عظم الترقوہ (کلاویکل بون) یعنی ہنسلی کی ہڈی اور عظام الراس (کرے نی ال بونز) یعنی سر کی ہڈیاں وغیرہ۔ اس مرض کی دو قسمیں ہیں ایک حاد (اکیوٹ) یعنی شدید۔ اور دوسری مزمن (کرانک) یعنی خفیف العوارض ؛

(۱) **قسم حاد**۔ یہ دو طرح کا ہوتا ہے چنانچہ **ایک** وہ جو کسی خاص مقام میں کسی خارجی سبب سے پیدا ہوجاتا ہے اسمیں کبھی ریم پڑجاتی ہے اور گاہے ریم نہیں ہوتی بلکہ صرف جھلی متورم ہوتی ہے اور ہڈی موٹی ہوجاتی ہے اور **دوسری** وہ جسکا مادہ خون میں شامل ہوتا ہے۔ اسمیں اکثر خنازیری مزاج کے بچے مبتلا ہوتے ہیں اور یہ ایک خاص قسم کے حیوانی مادے (کیڑوں) سے ہوتا ہے جن کے سبب سے جھلی مذکور متورم ہوجاتی ہے اس میں جابجا دمّل سے بنجاتے ہیں اور کبھی ہڈی بھی مردار ہوجاتی ہے ؛

(۲) **قسم مزمن** یہ ورم بھی دو طرح کا ہوتا ہے **ایک** وہ جو آتشکی زہر کے باعث پیدا ہوتا ہے اسمیں ہڈیوں کے گرد کی جھلی متورم اور دبیز ہوجاتی ہے۔ اس کی ساخت میں زہردار خون کا رقیق حصہ جذب ہوکر جابجا گول ابھار پیدا ہوجاتے ہیں۔ یا خون کی زہریلی مائیت جھلی اور ہڈی کے درمیان جمع ہوجاتی ہے کبھی جھلی یا ہڈی کے سطح پر چونے کی طرح کا استخوانی مادہ جم جاتا ہے جس سے ہڈی دبیز ہوجاتی ہے۔ **دوسرے** وہ ورم جو وجع المفاصل (روماٹزم) کے بعض اقسام میں پایا جاتا ہے جیسا کہ

بعض اوقات مرض آتشک میں مرکبات سیماب کا استعمال بکثرت اور بے احتیاطی کے ساتھ کرنے سے ہوتا ہے۔ **یاد رکھو** کہ اگر یہ مرض عورت کے جوف عانہ کی ہڈیوں میں پیدا ہو جائے تو اس مقام کی جھلی کے متورم ہونے سے اور ہڈیوں کی دبازت زیادہ ہو جانے کے سبب سے جوف عانہ میں ضرور تنگی پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے ساتھ مقام ماؤف کا درد بھی وضع حمل کے وقت ضرور دشواری پیدا کرتا ہے اس لئے ہم نے اس موقع پر اس مرض کا ذکر کرنا مناسب سمجھا ہے۔

اسباب مرض (۱) مرض پیدا ہونے سے کچھ پہلے مقام ماؤف پر چوٹ لگنا یا کسی طرح کا خراش پہنچنا (۲) خون میں خنازیری زہر یا کسی دوسرے فاسد مادہ کا موجود ہونا (۳) آتشکی فساد۔ (۴) وجع المفاصل کے بعض اقسام (۵) مرکبات سیماب کے استعمال میں بے احتیاطی۔ اب ہم ان اسباب کے لحاظ سے اس مرض کے علامات اور علاج علیحدہ علیحدہ بیان کرتے ہیں۔

(۱) **چوٹ وغیرہ**۔ اگر یہ مرض چوٹ لگنے یا کسی خراش پہنچنے سے پیدا ہوا ہو تو اسکی **علامت** اُن اسباب کا واقع ہونا ہے اور مقام ماؤف میں درد۔ ورم۔ سوزش وغیرہ کا موجود ہونا ضروری ہے **علاج** (۱) اگر چوٹ لگنے کا زمانہ قریب ہو اور ورم ابھی شروع ہوا ہو تو یہ ضماد کریں **صفتہ** میدہ لکڑی۔ گیرو جوز السرو ابھل۔ انبہ ہلدی ہر ایک ایک تولہ۔ اقاقیا مصطگی گلسرخ سرکی۔ دارچینی ہر ایک ۶ ماشہ۔ افیون۔ زعفران ہر ایک ایک ماشہ سب کو باریک پیسکر ۱ ایک تولہ کے جوشاندہ میں ملائیں اور اسمیں روغن گل ایک تولہ مخلوط کرکے نیمگرم لیپ کریں (۲) اگر ورم زیادہ ہو تو یہ تکمید مفید ہے **صفتہ** ہلدی۔ سجی۔ تل ناریل کہنہ ہر ایک ایک تولہ سب کو کوٹ کر اس کی پوٹلیاں بنائیں اور گرم کرکے تکمید کریں۔ (۳) روغن بابونہ۔ روغن گل۔ روغن مصطگی۔ روغن دارچینی ایک ایک تولہ لیکر اسمیں ایلوہ ۳ ماشہ۔ زعفران ۲ ماشہ ملائیں اور نیمگرم مالش کریں (۴) روغن سرخ معمولہ مطب ایسے موقع پر نہایت مفید ثابت ہوا ہے۔

نسخہ مجیٹھ ۵ تولہ۔ کائپھل۔ نرکچور۔ چھڑیلہ۔ تج ہر ایک ایک تولہ۔ دانہ الائچی خورد ۹ ماشہ میدہ لکڑی ہلدی۔ صندل سرخ۔ سونٹھ۔ کچلہ۔ ناگرموتھہ۔ بالچھڑ ہر ایک ۶ ماشہ۔ رتن جوت۔ جائفل۔ لونگ۔ جاوتری پترج۔ دارہلد۔ دارچینی۔ عود غرقی۔ اسگند ناگوری۔ سبز بیدان ہر ایک ۳ ماشہ۔ سب کو نیم کوفتہ کرکے آدھ سیر پانی میں ۲۴ گھنٹہ تک تر رکھیں۔ اسکے بعد بند برتن میں نرم آنچ سے اسقدر پکائیں کہ ایک تہائی پانی باقی رہجائے اسوقت گلاب خالص ۲۰ تولہ اضافہ کرکے پھر بدستور اسقدر پکائیں کہ صرف گلاب ہی باقی رہجائے

پھر اُسے مل چھانکر اُسمیں آدھ سیر تل کا تیل شامل کرکے بدستور سابق اسقدر پکائیں کہ صرف تیل باقی رہجائے اسوقت زعفران ۲ ماشہ مشک خالص ایک ماشہ پیسکر اسمیں ملائیں۔ اور سرد ہونیکے بعد اسے چھان کر شیشی میں رکھ چھوڑیں اور اسمیں سے بقدر حاجت لیکر مقام ماؤف پر مالش کریں (۵) مریض کو قبض کی شکایت نہ ہونے دیں (۶) رفع قبض کے لئے روغن بید انجیر (کاسٹر آئیل) ۲ تولہ ہمراہ دودھ ۱۰ تولہ کے پلائیں۔

(۲) **خنازیری زہر**۔ اگر خون میں خنازیری زہر یا کوئی دوسرا فساد موجود ہو تو اسکی مناسب تدبیر کرنی چاہیئے۔ (۱) اسکے لئے روغن ماہی (کاڈ لورائل) یعنی مچھلی کا تیل نہایت مفید ثابت ہوا ہے (۲) عرق عشبہ پلانے سے بھی فائدہ ہوتا ہی (۳) تجربہ کار ڈاکٹروں نے آیوڈین کے بعض مرکبات خصوصاً آیوڈائڈ آف پوٹاسیم کی بہت تعریف کی ہے (۴) اگر اطریفل شاہترہ ایک تولہ ہمراہ عرق مرکب مصفی خون کے رات کو سوتے وقت کھلایا جائے تو اس سے بہت فائدہ ہوتا ہے (۵) اکسیر اعظم میں حبوب ہندی کا یہ نسخہ مرض خنازیر کیلئے لکھا ہے۔ یہ میرے تجربہ میں بھی مفید ثابت ہوا ہے۔ میں نے چند بار اسے اس وزن سے بنایا ہی **صفت** ہڑ بہیڑہ۔ آملہ خشک سونٹھ مرچ سیاہ۔ پیپل ہر ایک ایک ماشہ۔ الائچی خورد ۳۰ عدد۔ ان سب کو نہایت باریک کوٹ چھان کر رکھ چھوڑا۔ اور تربد سفید مقشر مجوف۔ ہڑ بہیڑہ۔ آملہ خشک۔ مغز املتاس ہر ایک ۲ تولہ رات کو ایک سیر پانی میں بھگو کر صبح کو اسقدر پکایا کہ ایک تہائی پانی باقی رہ گیا پھر مل چھان کر اس مصفی جوشاندہ میں گوگل مصفی ۲ تولہ ملا کر اسقدر پکایا کہ معجون کی طرح گاڑھا ہو گیا تب آنچ پر سے اُتار کر اُسمیں کُٹی ہوئی دوائیں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنا رکھیں جوان مریضوں کو یہ گولیاں ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ تک رات کو سوتے وقت ہمراہ عرق بادیان کے دی گئیں۔ اور پانچ سال کی عمر والے بچوں کو ۱ ماشہ سے ۲ ماشہ تک دی گئیں۔ ان سے اکثر موقعوں پر بہت کامیابی ہوئی ہی لیکن میں نے انکا استعمال سرد مزاج کے مریضوں پر کیا ہی جو نہایت مفید ثابت ہوئی ہیں

(۳) **آتشکی فساد**۔ آتشکی زہر کے سبب سے جب ہڈیوں کے گرد کی جھلی متورم ہو جاتی ہی تو اکثر بیمار اپنی پنڈلیوں کی ہڈی میں سامنے کی طرف درد کی شکایت کیا کرتا ہے جس سے وہ آخر رات میں سخت بےچین رہتا ہے۔ بعض بیماروں کی پنڈلیوں کے سامنے (گھٹنے کے نیچے سے ٹخنوں تک) یہ ورم نظر سے بھی معلوم ہوا کرتا ہے وہاں کی جلد سرخ چمکدار اور متورم ہو جاتی ہے اسی طرح بعض بیمار چڈوں کی ہڈی میں بھی درد کی شکایت وغیرہ کیا کرتے ہیں۔ جو اس مقام کی ہڈی یعنی عظم الخاصرہ کی جھلی میں ورم ہونے سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ ورم اور درد اکثر تو ایک مدت تک بدستور قائم رہتا ہے۔ لیکن بعض بیماروں کی

قعر الخاصرہ (ایلیک فاسہ) میں گہرا پھوڑا ہوکر اندر ہی پک جاتا ہے۔ یہ پھوڑا یا تو جنگاسہ میں پھوٹتا ہے اور یا اسکی ریم (احشاء العانہ) ریلوک سرا یعنی پیڑو کے اندر والے اعضاء کو تباہ کرتی ہے کبھی ورم صفاق البطن (پری ٹونائی ٹس) وغیرہ حوادث کا سبب ہوکر مریض کو ہلاک کرتی ہے۔

علاج۔ آتشکی زہر کو خون میں سے نکالنے کے لئے ایک مدت تک مصفیات خون کا استعمال کرانا چاہئے۔ چنانچہ اس غرض کیلئے (۱) نقوع شاہترہ کا یہ نسخہ ایک مدت تک پلاتے ہیں۔ صفقہ۔ شاہترہ چرائتہ۔ منڈی۔ سرپھوکہ۔ عشبہ مغربی۔ ہلیلہ سیاہ ہر ایک ۷ ماشہ۔ افتیمون۔ گل سرخ ہر ایک ۵ ماشہ عناب ۵ دانہ۔ شربت عناب ۴ تولہ (۲) اگر مریض کے مزاج میں گرمی ہو تو شام کیوقت لعاب بہدانہ ۳ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ عرق مرکب مصفی خون ۱۰ تولہ شربت عناب ۲ تولہ دیا جائے (۳) اس کے بعد معجون عشبہ ایک تولہ ہمراہ عرق عشبہ ۵ تولہ نبات سفید ۶ ماشہ صبح اور شام (دونوں وقت) پلایا جائے لیکن شام کو معجون عشبہ ۹ ماشہ دیجاتی ہے (۴) اگر بیمار کے مزاج میں زیادہ گرمی اور خون میں حدت ہوتی ہے یا مادہ بہت کثیف ہوتا ہے تو تبرید اور تسکین حدت و ترطیب مواد کے لئے بکری کا تازہ دودھ شربت عناب کے ساتھ ۲ تولہ کی مقدار سے شروع کرکے ہر روز ایک تولہ دودھ بڑھاتے ہیں اور اسی کے مناسب شربت عناب کی مقدار بھی کچھ زیادہ کردیتے ہیں اکثر مریضوں کو دودھ کی مقدار چالیس تولہ تک اور بعض کو تیس تولہ تک بڑھاکر پھر ہر روز ایک تولہ دودھ کم کرتے ہوئے ۲ تولہ پر ختم کرتے ہیں (۵) جوہر رسکپور ۱ چاول کی مقدار سے ۴ چاول تک موزبی منقے میں رکھکر دیا جاتا ہے جو ایسے موقع پر نہایت مفید اور معمول مطب ہے ؛

(۴) **وجع المفاصل** کی جس قسم میں ہڈیوں کے گرد والی جھلی متورم ہوجاتی ہے اسے بھی آتشکی زہر یا کسی دوسری قسم کے فساد خون کا نتیجہ سمجھا جاتا ہے۔ اسلئے اس کے علاج میں بھی مصفیاتِ خون کے استعمال سے کامیابی ہوتی ہے اور مذکورہ بالا طریقے سے علاج کیا جاتا ہے ؛

(۵) **مرکبات سیماب** کے استعمال میں بے احتیاطی کرنے سے اگر یہ مرض (ورم الغشاء العظمی) پیدا ہوجائے تو فوراً ان کا استعمال ترک کرنا چاہئے اور بجائے ان کے دوسرے مصفیات خون پلائے جائیں جیسے نقوع شاہترہ اور لعاب بہدانہ شیرہ عناب عرق مصفی خون۔ شربت نیلوفر یا معجون عشبہ نبات سفید وغیرہ۔ اگر ضرورت پڑے تو خفیف سا مسہل بھی دیا جائے۔ ڈاکٹر صاحبان ایسے موقع پر

نسخہ نقوع شاہترہ

ترکیب استعمال شیر بز مع شربت عناب

ہمیشہ (آئیوڈائڈ پوٹاسیم) کا استعمال بہت مفید بتاتے ہیں۔ اسکا طریقۂ استعمال یہ ہے کہ بعد مسہل کے مریض کو آئیوڈائڈ پوٹاسیم ہمراہ مطبوخ یا نقوع عشبہ کے دن میں تین مرتبہ دیتے ہیں۔ اور ہر مرتبہ اسکی مقدار ۵ گرین سے ۱۰ گرین تک دیجاتی ہے بلکہ بعض حالتوں میں ۲۰ گرین سے ۳۰ گرین تک بھی دیسکتے ہیں

طریق استعمال آئیوڈائڈ پوٹاسیم

فصل چوتھی سلع العظام[^1] (آشی اس ٹیومرز) یعنی ہڈیوں کی رسولیاں جب یہ رسولیاں زنانہ جوف عانہ کی ہڈیوں میں سے کسی ہڈی کے اندرونی سطح پر پیدا ہوجاتی ہیں تو بقدر اپنی جسامت کے جوف عانہ میں تنگی پیدا کرتی ہیں اور ان کے سبب سے (علاوہ دیگر تکالیف کے) عورت کو وضع حمل کے وقت سخت تکلیف ہوتی ہے اسلئے ہم نے ان کا بیان کرنا اس جگہ پر مناسب سمجھا۔

اس قسم کی رسولیاں اکثر سخت ریشہ دار ساخت سے بنی ہوئی اور شکل میں بیضوی ہوتی ہیں۔ اور غشاء عظمی (پری آسٹی ام) سے پوشیدہ رہتی ہیں۔ اُن کی افزائش بہت سست ہوتی ہے اور اکثر ہڈی کے درمیانی مقام سے شروع ہوا کرتی ہیں **انجام** کبھی تو یہ رسولیاں نرم ہوکر چربی میں تبدیل ہوجاتی ہیں اور اس کے بعد رفتہ رفتہ تحلیل ہوجاتی ہیں۔ اور کبھی بہت سخت ہوکر گانٹھ کیطرح وہیں رہجاتی ہیں۔ اور بعض صورتوں میں گل کر اور زخم بن کر مواد کے ہمراہ خارج ہوجاتی ہیں۔

اسباب۔ عموماً ان رسولیوں کے پیدا ہونے کا ابتدائی سبب تو یہ ہے کہ خون کے ذاتی اوصاف میں ایک خاص قسم کا خلل واقع ہوجاتا ہے جس کے سبب سے خون میں ریشہ دار ساخت اور چپکاؤدار مادے کے پیدا کرنے کی قابلیت اور ادنی سبب سے منجمد ہوجانیکی خاصیت پیدا ہوجاتی ہے۔ پھر جب کسی سبب سے ایسا خون ہڈیوں کے سطح پر اور اُنکے گرد والی جھلی میں جمع ہوجاتا ہے تو وہ منجمد ہوکر رفتہ رفتہ ریشہ دار ساخت میں تبدیل ہونے لگتا ہے۔ اور یہ ساخت یا تو چند روز کے بعد تحلیل ہوجاتی ہے اور یا اسمیں مواد پڑکر زخم ہوجاتا ہے یا وہیں سخت ہوکر چپٹی بیضاوی شکل کی گانٹھ سی ہڈی کے سطح پر بن جاتی ہے۔ اس قسم کی گانٹھ کو ہڈی کی رسولی کہا جاتا ہے۔ اور ایسے موقع پر اجتماع خون کے اسباب میں سے بڑا قوی سبب چوٹ لگنا ہے۔ اس کے علاوہ غلیظ بلغم کے باعث خون گاڑھا ہونا۔ اور وریدی خون کی رفتار میں رکاوٹ واقع ہونا اور عام بدن کی کمزوری بھی رسولیوں کی پیدائش کا سبب سمجھا جاتا ہے

علامات (۱) رسولی کے پیدا ہونے سے پہلے مقام ماؤف پر چوٹ لگنا (۲) خون میں مذکورہ بالا

[^1]: اس کو تعقد العظام یعنی ہڈیوں کی گانٹھ بھی کہتے ہیں ۱۲ مؤلف

قسم کا فساد موجود ہونا (۳) عام بدن کی کمزوری (۴) چوٹ لگنے کے بعد التہاب (انفلامےشن)
کے آثار ظاہر ہونا (۵) مقام ماؤف میں بوجھ سا معلوم ہونا (۶) احشاء الحانہ پلوک وسرا یعنی پیڑو کے
اندر والے اعضا پر دباؤ پڑنے سے اس مقام میں کسی قدر تکلیف محسوس ہونا (۷) رسولیوں کے دباؤ
سے پیشاب یا پاخانہ میں قدرے رکاوٹ واقع ہونا۔

علاج (۱) مریض کو چند روز تک یہ نسخہ منضج کا پلا کر تنقیہ کرایا جائے **صفتہ** بادیان بیخ بادیان۔ بیخ
کرفس۔ اصل السوس مقشر۔ غافث ہر ایک ۵ ماشہ۔ افسنتین۔ شاہترہ۔ افتیمون۔ ہر ایک ۳ ماشہ۔
مویز منقی ۹ دانہ سب کو ڈیڑھ پاؤ پانی میں جوش دیں جب آدھ پاؤ پانی رہ جائے چھان کر ۲ تولہ گلقند
عسلی ملا کر پلائیں (۲) پورے طور پر نضج کے بعد اسی نسخہ میں سنا مکی۔ گلسرخ۔ تربد سفید مجوف
ہلیلہ سیاہ ہر ایک ۷ ماشہ۔ مغز فلوس ۵ تولہ ترنجبین ۲ تولہ۔ مغز بادام شیریں ۷ عدد اضافہ کرکے مسہل
دیں (۳) تین مسہل دینے کے بعد اور مسہلوں کے درمیانی دنوں میں تبرید کا یہ نسخہ پلائیں **صفتہ** شیرہ
بادیان ۵ ماشہ شیرۂ تخم خیارین ۳ ماشہ۔ عرق کوہ ۱۲ تولہ۔ شربت بنفشہ ۲ تولہ تخم ریحان ۵ ماشہ
(۴) اگر پچھلے مسہل میں یہ گولیاں آخر رات میں بقدر ۹ ماشہ ہمراہ عرق بادیان کے کھلا کر صبح کو مذکورہ بالا
نسخہ بلا مغز فلوس وغیرہ کے پلائیں تو عمدہ طور سے تنقیہ ہوجاتا ہے **صفتہ** تربد سفید ۱۰ تولہ غاریقون
ایارج فیقرا ہر ایک ڈیڑھ تولہ۔ حب النیل ۱۰ ماشہ۔ نمک ہندی ۴ ماشہ۔ سب کو باریک پیس کر پانی
میں گولیاں چنے کے برابر بنالیں۔ اگر آخری مسہل میں یہ گولیاں نہ دی گئی ہوں تو مسہل سے چند روز
کے بعد ان میں سے بقدر ۳ ماشہ ہر روز رات کو سوتے وقت ہمراہ عرق بادیان کے کھلا دیا کریں۔
ان سے ہر روز دو تین اجابتیں نرم ہوتی رہیں گی۔ اور چند روز میں بقیہ مادہ بخوبی دفع ہوجائیگا (۵) اگر
اس قسم کی رسولی پیڑو پر جلد کے نیچے کسی قدر محسوس ہوتی ہو تو اس پر یہ دوا لگائیں چند روز میں تحلیل
ہوجائیگی۔ **صفتہ**۔ ہلدی۔ سہاگہ۔ دارہلد ہر ایک ۳ ماشہ سرمہ کی طرح باریک پیس کر گھیکوار کے
گودے پر چھڑکیں اور مقام ماؤف پر باندھ دیا کریں (۶) مرہم اشق کی مالش بھی مفید ہے **صفتہ**
اشق۔ گوگل۔ رائی۔ سمندر جھاگ۔ زراوند طویل۔ تخم انجرہ۔ گندھک زرد ہر ایک ایک تولہ۔ روغن
زیتون کہنہ ۱۲ تولہ۔ موم زرد ۲ تولہ۔ اول گوگل اور اشق کو روغن زیتون میں پگھلا کر موم بھی اسی میں
پگھلا لیں۔ پھر باقی دواؤں کو نہایت باریک پیس کر اس میں ملائیں تاکہ سب مل کر مثل مرہم کے ہوجائیں۔

اس میں بقدر حاجت لیکر اس کے برابر روغن زیت اور روغن گل ملا کر مالش کریں (۷) مریض کو ایسی غذائیں کھلائیں جن سے بلغم زیادہ پیدا نہ ہونے پائے۔ چنانچہ مغز تخم کدو اور چنے کا شوربہ مرغن تیار کر کے دیا جائے یخنی بھی اچھی غذا ہے چوزہ مرغ اور بٹیر کا گوشت بہتر ہے دودھ اور ترش چیزوں سے پرہیز کرائیں

فصل پانچویں انکسار عظام العانہ (فریکچر آف دی پلوس) یعنی جوف عانہ کی ہڈیوں کا ٹوٹ جانا۔ اگر کولھوں یا عجز کے مقام پر کوئی سخت چوٹ لگے تو جوف عانہ (پلوس) کی ہڈیوں میں سے عرفہ حرقفی ایلیک کرسٹ) یا فرج ورکی (اسکی ال رمیس) یا عظم العانہ (آس پوبیس) ٹوٹ جاتی ہیں اور یا مفصل العجزی الحرقفی (سیکرو ایلیک سنکانڈروسس) کھل جاتا ہے اور احشاء العانہ (پلوک ویسرا) میں سے مثانہ۔ معاء مستقیم اور وہاں کی عروق زخمی ہو جاتی ہیں۔ جریان خون کی کثرت سے اور جوف عانہ کے اندر والے اعضاء پر قوی صدمہ پہنچنے سے یا بول براز کے بند ہو جانے سے مریض مرجاتا ہے۔ اگر مریض قوی ہو اور صدمہ کی برداشت کر سکے تو مناسب تدابیر سے تندرست بھی ہو جاتا ہے اور اگر ٹوٹی ہوئی ہڈیاں بے موقع جڑ جائیں یا ٹھیک موقع پر جڑنے کی حالت میں اس جگہ دشبذ (کے لس) پیدا ہو کر مثل ایک بے ڈول ابھار کے چند روز تک قائم رہے تو اس کے تحلیل نہ ہونے سے جوف عانہ میں بدوضعی پیدا ہو کر ہمیشہ کے لئے عیب باقی رہجاتا ہے۔ اور اس بدوضعی کی باعث دیگر خرابیوں کے علاوہ عورت کو وضع حمل کیوقت شدید تکلیف ہوتی ہے۔

علاج ٹوٹی ہوئی ہڈیوں کے جوڑنے کی تدابیر چونکہ اعمال جراحی کے متعلق ہیں اس لئے ان کا بیان مفصل جراحی میں دیکھو۔ لیکن اگر ٹوٹی ہوئی ہڈیاں بے موقع جڑ جانے کے سبب سے یا جڑے ہوئے مقام پر گومڑی سی پیدا ہو جانے کے سبب سے جوف عانہ میں تنگی اور بدوضعی پیدا ہوگئی ہو تو اسکے لئے اس سے بہتر کوئی تدبیر نہیں ہے کہ وضع حمل سے پہلے مقام ماؤف پر چند روز تک برابر ایسی چیزیں باندھی جائیں جنسے ہڈیوں کے جوڑ معمول سے زیادہ نرم اور ڈھیلے ہو جائیں اس غرض کیلئے ذیل کی تدابیر مناسب ہیں۔ (۱) موم زرد۔ چربی بط۔ چربی مرغ خانگی ایک ایک تولہ گائے کی نلی کا گودہ ۲ تولہ۔ روغن سوسن ۶ تولہ۔ سب کو پگلا کر رکھ چھوڑیں اور اسمیں سے قدرے لیکر مالش کر دیا کریں (۲) اشق جاؤشیر میعہ سائلہ ہر ایک ایک تولہ۔ گوگل ۲ تولہ سب کو شراب میں حل کریں۔ اور چربی مرغ کی چربی ریچھ کی ہر ایک چار تولہ روغن السی۔ روغن سوسن ہر ایک ۲ تولہ میں پگلا کر سب کو ملالیں۔ اور اس میں سے تھوڑا سا لیکر مالش

کیا کریں (۳) مغز تخم ارنڈی پسا ہوا ۴ تولہ روغن زرد گاؤ ۲ تولہ شہد خالص ایک تولہ سب کو ملا کر نیم گرم لیپ کریں (۴) مغز بنولہ مغز بادام شیریں مقشر مغز پستہ ہر ایک ۲ تولہ سب کو پیس کر چکتی دنبہ کی چربی ۳ تولہ ملا کر باندھیں (۵) غذائیں مرغن اور مقوی کھلائیں - دودھ بقدر ہضم کے ایک مدت تک پلائیں -
امید ہے کہ ان تدابیر سے جوڑوں میں نرمی پیدا ہو کر حتی المقدور وضع حمل میں آسانی ہو گی -

فصل چھٹی انکسار العصعص (فریکچر آف دی کاکسکس) یعنی دمچی کی ہڈی کا ٹوٹ جانا
چوتڑوں کے بل گرنے سے یا دمچی کے مقام پر چوٹ دلات وغیرہ لگنے سے یہ ہڈی اکثر ٹوٹ جاتی ہے خصوصاً جن مستورات کی یہ ہڈی اور اس کے جوڑ نو عمری کے سبب سے نرم اور خام ہوں وہ اس عارضہ میں ادنیٰ سبب سے مبتلا ہو جاتی ہیں -

دیکھو تصویر نمبر ۷ ٹوٹی ہوئی عصعص کی

(۱) فقرات قطن
(۲) زاویہ عجزیہ فقریہ
(۳) عظم العجز
(۴) قعر العجز
(۵) عظم العانہ کا سطح مفصلی
(۶) قناۃ عجزی نخاع کے لئے
(۷) عظم العصعص کا جوڑ اکھڑا ہوا
(۸) ایضاً ٹوٹی ہوئی
(۹) ایضاً کی نوک بحالت صحت
(۱۰) ایضاً کی نوک بحالت مرض
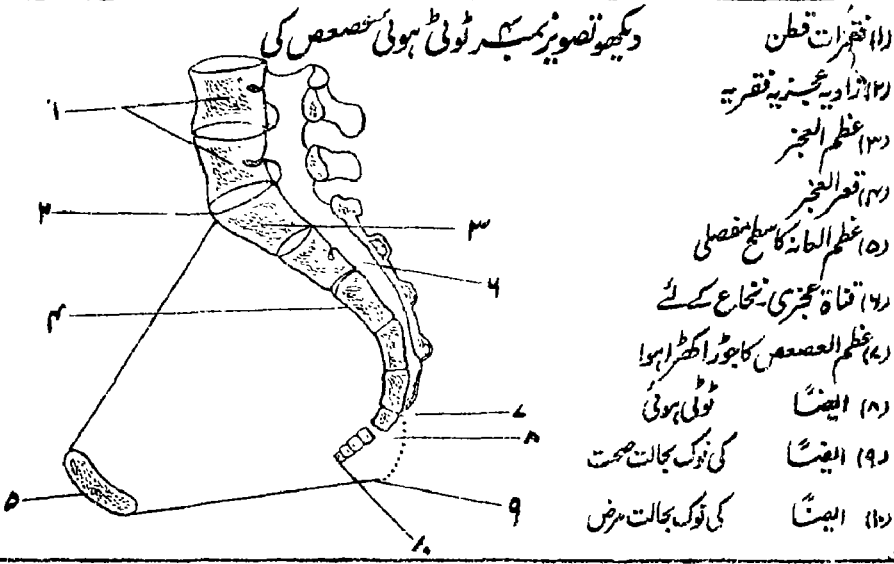
علامات (۱) مقام ماؤف میں درد شدید ہوتا ہے (۲) مریضہ کھڑی نہیں ہو سکتی ہے - چلنا - پھرنا - سخت دشوار ہوتا ہے (۳) بیٹھنے میں بھی سخت تکلیف ہوتی ہے کیونکہ اس حالت میں عضو ماؤف پر بدن کا بوجھ پڑتا ہے (۴) دستاء مستقیم (رکٹم) یعنی سب سے نچلی آنت میں شدید تکلیف ہونے کے سبب سے براز بدشواری آتا ہے (۵) اگر مقعد میں انگلی داخل کرکے ٹوٹی ہوئی ہڈی کو حرکت دیں تو قرقعہ (کریپی ٹیشن) یعنی کڑکڑاہٹ کی سی آواز محسوس ہوتی ہے -
علاج مقعد میں انگلی داخل کر کے ہڈی کو اس کے اصلی موقع پر قائم کریں - اس کے بعد مریضہ کو نرم

ضماد کسر استخوان

بستر پر آرام سے لیٹے رہنے کی تاکید کریں جب تک ہڈی کے جڑ جانے کا یقین نہ ہو جائے مریضہ کو بستر سے اٹھنے کی اجازت نہ دیں بلکہ پورے طور پر صحت حاصل ہونیکے بعد چند روز تک مریضہ کو نرم گدے پر بیٹھنا چاہئے۔ دوران علاج میں قبض نہ ہونے دیں۔ تلیین کے لئے ارنڈی کا تیل (کاسٹر آئل) بقدر ایک یا ڈیڑھ تولہ تھوڑے سے دودھ میں ملاکر کبھی کبھی پلا دیا کریں۔ چوٹ کے مقام پر یہ لیپ کرنا چاہیئے۔ صفحۂ مرکی۔ ایلوہ۔ گل ارمنی۔ ہلدی۔ میدہ لکڑی۔ کندر۔ گلسرخ گلنار ہر ایک ۶ ماشہ۔ کنجد سیاہ ۲ تولہ زعفران ۳ ماشہ سب کو باریک پیسکر پانی میں ملائیں اور نیم گرم لیپ کریں۔ لیپ کے بعد سینکنا بھی چاہئے۔ اسکے علاوہ روغن دیودار کی مالش بھی نہایت مفید ہے۔

نسخہ روغن دیودار

نسخہ ہلدی چوب دیودار۔ میدہ لکڑی۔ رتن جوت۔ ملہٹی۔ جائفل۔ کمیلہ۔ تخم میتھی۔ دارہلد۔ بھڑ بھوجے کے چھپر کا دھواں ہر ایک ایک تولہ سب کو پہلے خوب کھرل کریں پھر آدھ سیر پانی میں نرم آنچ سے پکائیں۔ جب ایک تہائی پانی باقی رہ جائے اسوقت دوا کے ثفل کو کپڑے میں لیکر خوب نچوڑیں۔ اور پانی میں ۲۰ تولہ روغن کنجد ڈال کر نرم آنچ سے پکائیں جب پانی جل کر صرف تیل باقی رہ جائے۔ برتن کو آنچ پر سے اتارلیں۔ بعد سرد ہونے کے تیل کو اوپر سے باحتیاط تمام نکال لیں تاکہ نیچے کا میل اور تلچھٹ یا قدرے پانی کا بقیہ تیل میں نہ آنے پائے۔ ضرورت کے وقت اس تیل میں سے ۲ تولہ لیکر اسمیں زعفران ایک ماشہ مشک خالص ۱ رتی ملاکر اس میں تھوڑا سا مقام ماؤف پر ملیں۔ اس سے درد میں تخفیف ہوگی اور ورم تحلیل ہو جائے گا۔

فصل ساتویں وجع العصعص (کاکسی جی آئی ٹس) یعنی استخوان نشستگاہ کا ورم اور درد

اس ہڈی پر چوٹ لگنے کے بعد اگرچہ ٹوٹی ہوئی ہڈی علاج سے درست ہو جاتی ہے لیکن کبھی اس جگہ قدرے ورم اور درد باقی رہجاتا ہے۔ یا اس جگہ خفیف سی چوٹ لگنے سے درد اور ورم پیدا ہو جاتا ہے جو کسی علاج سے زائل نہیں ہوتا۔ یہ مرض اکثر عورتوں کو لاحق ہوتا ہے کیونکہ ان کی یہ ہڈی سیدھی اور پیچھے کو مائل ہوتی ہے اس لئے اس کے اوپر والی ساختیں ادنیٰ صدمہ سے ایذا پاتی ہیں اور ان میں ورم ہو جاتا ہے۔

علامات۔ اس مرض میں تمام وہ علامتیں موجود ہوتی ہیں جو اس ہڈی کے ٹوٹ جانے کے بیان میں لکھی گئی ہیں لیکن مقعد میں انگلی داخل کرکے حرکت دینے سے ٹوٹی ہوئی ہڈی کی سی آواز

نہیں سنائی دیا کرتی ہے۔

علاج اول تو چند روز تک مرکی والا ضماد لگائیں اور روغن دیودار کی مالش کریں۔ اسی طرح بیگن کے ٹکڑوں سے تکمید کرنا بھی فائدہ کرتا ہے صفت بیگن تازہ دیسی کے دو ٹکڑے کرکے ان پر ہلدی بھی چھ چھ ماشہ نہایت باریک پیس کر چھڑکیں اور انہیں گرم توے پر قدرے گھی کے ساتھ سینک کر اُسے مقام ماؤف پر ٹکور کریں۔ اگر کسی علاج سے بھی درد کو آرام نہ ہوا اور مریضہ کو درد کی سخت تکلیف رہے تو آخرکار مجبوراً اس ہڈی کو بذریعہ عمل جراحی نکال دیا جاتا ہے:

فصل آٹھویں تحجر المفاصل (اینکائلوسس) یعنی ہڈیوں کے جوڑ سخت ہو کر ان کی حرکت موقوف ہو جانا۔ کتاب ہٰذا کے پہلے حصے میں یہ بات آپ کو معلوم ہو چکی ہے کہ مرد اور عورت کے جوف عانہ کی تمام ہڈیاں اگرچہ باہم خوب مضبوطی کے ساتھ جڑی رہتی ہیں۔ لیکن خصوصیت کے ساتھ عورتوں کے جوف عانہ کی ہڈیوں کے جوڑ حمل کے آخری زمانہ میں کسی قدر ڈھیلے اور نرم ہو کر قدرے حرکت کرنے کے لائق ہو جاتے ہیں تاکہ وضع حمل کے وقت ان میں قدرے حرکت پیدا ہو کر زنانہ جوف عانہ کی وسعت کسی قدر بڑھ سکے اور اس سبب سے وضع حمل کی معمولی تکلیف میں کچھ کمی ہو جائے:

پھر جب ان کے جوف عانہ کے مفاصل کسی سبب سے اسقدر سخت ہو جائیں کہ اپنے موقع پر وہ ڈھیلے نہ ہو سکیں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ عورت کو وضع حمل کے وقت سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے ہم اس موقع پر جوڑوں کی سختی کے اقسام اور اس کے اسباب اور انکی علامات مع علاج کے درج کرتے ہیں۔

قسم اول تحجر[2] لیفی (فائبرس اینکائیلوسس) اس میں جوڑ کے گرد والے رباطات نہایت سخت اور دبیز ہو جاتے ہیں۔ جوڑ میں التہاب (انفلامیشن) یعنی سوزش و سرخی پیدا ہو کر اسکی درمیانی غضروف سخت ہو جاتی ہے۔ جوڑ کے اندر معمولی ریشہ دار ساخت پیدا ہو جاتی ہے جوڑ کے گرد والے رباطات اور عضلات سکڑ کر چھوٹے ہو جاتے ہیں۔

---

[1] اس ضماد اور روغن کے نسخے فصل سابق میں درج ہیں ۱۲ مؤلف۔

[2] اس کو تحجر غیر تام یا ناقص (ان کمپلیٹ اینکائلوسس) بھی کہتے ہیں ۱۲ مؤلف۔

صفت بیگن والی

نسخہ جات

اسباب اکثر یہ مرض پرانے وجع المفاصل سے یا ورم مفاصل کی ایک خاص قسم (ٹیوبرکیولر آرتھرائٹس) کے سبب سے ہوتا ہے یا سوزاک کا آخری نتیجہ ہوتا ہے

دوسری قسم

قسم دوسری تحجر عظمی[1] (آشی الس اینکائلوسس) اس میں جوڑ کے اندر والی نرم ساختیں خراب اور معدوم ہوکر دونوں ہڈیوں کے مفصلی سطحے آپس میں جڑ جاتے ہیں۔ یا جوڑ کے درمیان والی غضروف ہڈی میں تبدیل ہوکر دونوں ہڈیوں کو ایک کر دیتی ہے۔ اور جوڑ کے گرد والے رباطات بھی ہڈی بن جاتے ہیں۔

اسباب اگر یہ حالت جوڑوں کے پرانے امراض میں واقع ہوتی ہے یا جوڑوں پر چوٹ لگنے سے انمیں التہاب (انفلامیشن) پیدا ہوکر اس کے بعد رفتہ رفتہ جوڑ میں چونے کا مادہ پیدا ہونے لگتا ہے پھر وہ مادہ ہڈی میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ کبھی یہ مرض قذارۃ الدم (پائی ایمیا) کا نتیجہ ہوتا ہے

تشخیص۔ اس مرض کی دونوں قسموں میں تشخیص کرنی معالج کیلئے ضروری ہے۔ کیونکہ قسم اول قابل علاج ہے اور قسم ثانی اکثر موقعوں پر لاعلاج سمجھی جاتی ہے ان دونوں قسموں کی تشخیصی علامات نقشہ ذیل میں دیکھو۔

تشخیصی علامات

نمبر شمار	قسم اول کی علامتیں		قسم دوم کی علامتیں
۱	جوڑ کو زور سے ہلائیں تو قدرے حرکت ہو سکتی ہے		بالکل حرکت نہیں ہو سکتی ہے۔
۲	حرکت دلانے سے جوڑ میں درد ہوتا ہے۔		درد بالکل محسوس نہیں ہوتا ہے
۳	جوڑ کے متعلق عضلات سکڑ سکتے ہیں۔		ان میں سکڑنے کی قابلیت نہیں رہتی

نطول اور تکمید سے علاج

لیکن اگر یہ مرض جوف عانہ کے مفاصل میں لاحق ہوا ہو تو ان علامات کی رو سے تشخیص کرنا سخت دشوار ہوتا ہے صرف علاج کی کامیابی یا عدم کامیابی سے تم اُسے تشخیص کر سکتے ہو جو بعد علاج کے معلوم کر سکوگے

علاج۔ اگر جوڑ میں سے التہاب یا ورم زائل ہو چکا ہو۔ اور جوڑ سخت ہو گیا ہو تو اسوقت ایسی دواؤں کا استعمال کرنا چاہیے جن سے جوڑ کی اندرونی نرم ساخت اور اس کے رباطات نرم اور ڈھیلے ہو جائیں اس غرض کے لئے تدابیر ذیل عمل میں لائیں (۱) گل بابونہ۔ تخم خطمی۔ سبوس گندم کے جوشاندے سے نطول کرائیں (۲) گندھک کے چشمے کا پانی منگا کر اس سے غسل کرائیں (۳) کنجد سیاہ۔ ناریل کہنہ۔ مغز تخم ارنڈی۔ باریک کوٹ کر اسکی پوٹلیوں سے تکمید کریں (۴) جو نسخے لیپ اور مالش وغیرہ کے مقالہ ہذا

[1] اس کو تحجر تام (کمپلیٹ اینکائلوسس) بھی کہتے ہیں ۱۲ مؤلف

کی پانچویں فصل میں ہم درج کر آئے ہیں وہ اس موقع پر بھی مفید ہوں گے ؛

اگر اس قسم کی تدابیر سے نفع ہو جائے تو سمجھ لینا چاہیئے کہ مرض کی قسم اول تھی اور اگر علاج سے نفع نہ ہو تو مفاصل عانہ کے لئے کوئی دوسری نافع تدبیر نہیں ہے۔ البتہ دوسرے مفاصل میں جوڑ کو زور سے حرکت دینا یا مفصل کے بعض رباطات اور عضلات کو قطع کرنا مفید ہوتا ہے۔ یا بذریعہ عمل جراحی کے مصنوعی مفصل بنا دیا جاتا ہے جو نہایت دشوار عمل ہے۔

فصل نویں انخلاع المفصل (ڈسلوکیشن) یعنی جوڑ کا اکھڑ جانا۔ اگرچہ یہ لفظ عام ہے لیکن اس جگہ ہم صرف کولھے کے جوڑ کے انخلاع کا بیان کرتے ہیں جو چار طرح پر ہوتا ہے چنانچہ ان چاروں صورتوں میں سے بالفعل وہ صورت بیان کی جاتی ہے جس میں ران کی ہڈی کا اوپر والا گول سر حق الورک (اسی ٹیبولم) گڑھے میں سے باہر نکل کر اس کے اوپر اور پیچھے کی جانب عظم الخاصرہ (ایلیم بون) کی پشت پر جا ٹھیرتا ہے۔ یہ صورت اکثر اسوقت پیش آتی ہے جبکہ پاؤں اندر کی طرف مڑا ہوا ہو نیکی حالت میں صدمہ قوی باہر کی جانب سے کولھے پر پہنچے۔ اسمیں رباط الحرقفی الفخذی (ایلیو فیمورل لگامنٹ) ثابت رہتا ہے لیکن اس جوڑ کا لفافہ رباطیہ (کیپ شیولر لگامنٹ) پیچھے اور اوپر سے پھٹ جاتا ہے اور بعض اوقات رباط مستدیر (راونڈ لگامنٹ) بھی پھٹ جاتا ہے۔

دیکھو تصویر نمبر ۵ اس اکھڑے ہوئے جوڑ کے رباطات کی
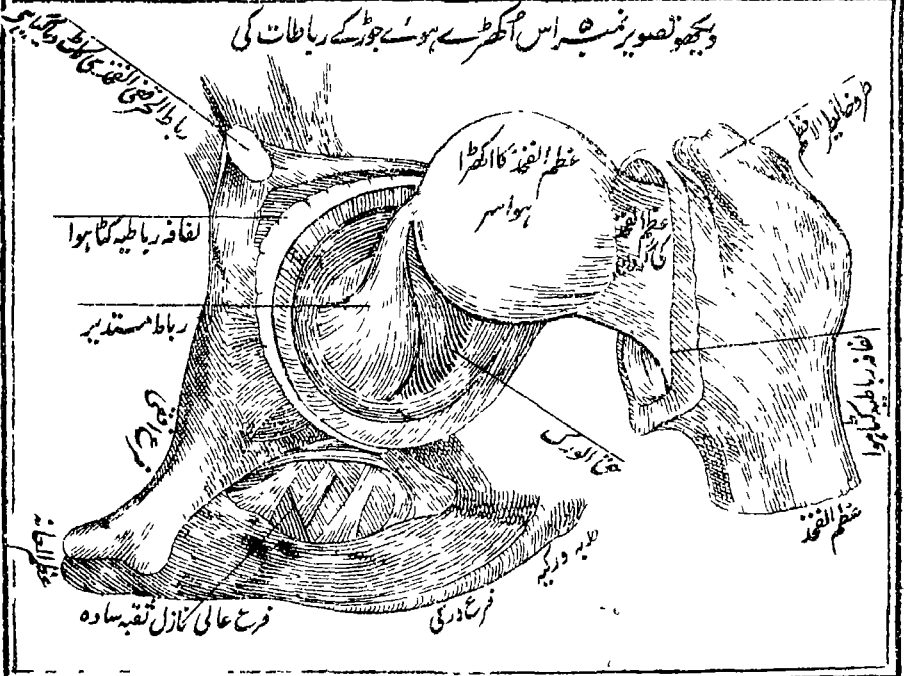
علامات اس جوڑ کے اکھڑ جانے کی حالت میں یہ علامتیں موجود ہوتی ہیں (۱) اکھڑے ہوئے پاؤں کی طوالت ڈیڑھ انچ سے ڈھائی انچ تک گھٹ جاتی ہے (۲) اُس پاؤں کا انگوٹھا تندرست جانب کی ایڑی کے اندر کی طرف ہوتا ہے (۳) پاؤں اندر کو مڑ جاتا ہے اور ایڑی اونچی ہو جاتی ہے (۴) ران پیٹ کی جانب کسی قدر مڑ جاتی ہے (۵) پنڈلی ران کی طرف مڑ کر گھٹنے کا جوڑ نصف سکڑ جاتا ہے اس لئے بیمار جب لیٹتا ہے تو گھٹنا اونچا ہو جاتا ہے۔ اور گھٹنے کو سیدھا کیا جائے تو مریض کی کمر بستر سے اونچی ہو جاتی ہے (۶) ماؤف پاؤں کو تندرست پاؤں کی طرف کسی قدر لے جا سکتے ہیں لیکن پاؤں باہر کی طرف مڑ نہیں سکتا۔ (۷) طرف وحاطیر الاعظم رگریٹ ٹروکنٹیر) تندرست جانب کی بہ نسبت کم نمایاں ہوتا ہے۔ اور حق الورک کے کنارے پر سامنے کو مائل رہتا ہے (۸) اس جگہ کے عضلات مجتمع ہو جانیکے باعث کولھا کسی قدر چوڑا معلوم ہوتا ہے (۹) اگر مریض دبلا ہو اور مقام ماؤف متورم نہ ہو تو ہڈی کا سر اگھانے سے غیر جگہ پر معلوم ہوتا ہے
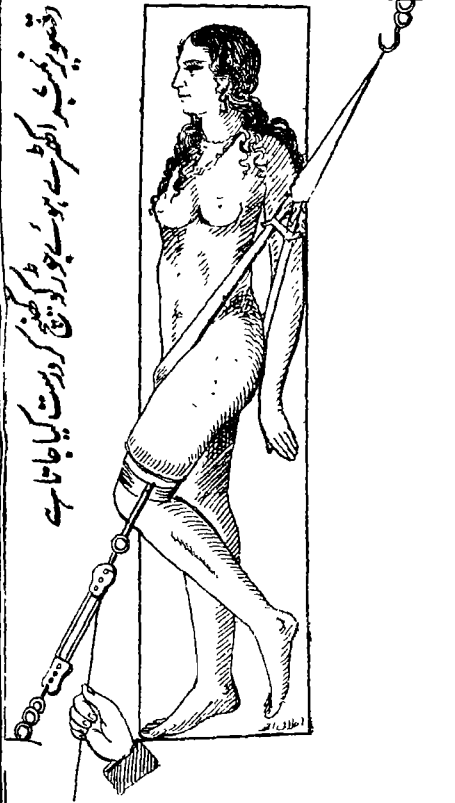
(تصویر نمبر ۷ اکھڑے ہوئے جوڑ کو کھینچ کر درست کیا جاتا ہے)

(تصویر نمبر ۶ اکھڑے ہوئے جوڑ کی)
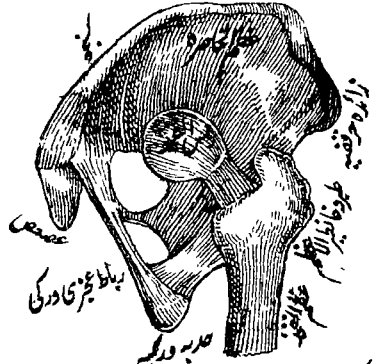
یاد رکھو کہ اس جوڑ میں اکثر تو صرف انخلاع ہی واقع ہوتا ہے لیکن کبھی صدمہ قوی کے باعث انخلاع المفصل کے ساتھ ہی حق الورک (ایسی ٹے بیولم) کے کنارے بھی ٹوٹ جاتے ہیں۔ اور اس حالت میں انخلاع المفصل مع انکسار العظم رفرکچر) کے واقع ہوتا ہے۔ اس لئے ہم

ان دونوں صورتوں کی علامات مشخصہ کو ذیل کے نقشہ میں درج کرتے ہیں۔

نمبر شمار	علامات انخلاع صرف	علامات انخلاع مع الانکسار
۱	جوڑ بالکل حرکت نہیں کر سکتا ہے	اگرچہ حرکت کیوقت درد ہوتا ہے لیکن جوڑ کی حرکت بدستور قائم رہتی ہے۔
۲	پاؤں کا رخ اندر کی طرف مائل ہوتا ہے	رخ باہر کو ہو جاتا ہے
۳	حرکت دلانے سے ٹوٹی ہوئی ہڈی کی آواز نہیں سنائی دیتی	ایسی آواز سنائی دیتی ہے
۴	پاؤں کھینچنے سے بمشکل سیدھا ہوتا ہے اور اسکی طوالت اور شکل ٹھیک ہوجاتی ہے اور بعد سیدھا ہونیکے پھر اسی حالت پر قائم رہتا ہے	کھینچنے سے بآسانی سیدھا ہوجاتا ہے لیکن چھوڑ دینے کے بعد سکڑ کر چھوٹا ہو جاتا ہے۔

علاج۔ اس قسم کے انخلاع میں ہڈی کو اپنی جگہ پر چڑھانے کے لئے طبیبوں اور ڈاکٹروں نے چند طریقے نکالے ہیں۔ اس جگہ پر ہم اُن میں سے ایک آسان پرانا طریقہ بتاتے ہیں جس کی تعریف حکیم **ابوالقاسم** زہراوی نے بھی اپنی کتاب[۱] میں بہت کی ہے اور زمانۂ حال کے ڈاکٹروں نے اس میں کچھ ترمیم کرکے اپنے اعمال میں شامل کرلیا ہے چنانچہ وہ طریقہ یہ ہے کہ اول زمین پر نرم بستر بچھا کر مریضہ کو اُس پر سیدھا لٹائیں اور دستکار ماؤف جانب کھڑا ہوکر بیمار کے ٹخنے کو ایک ہاتھ سے اور گھٹنے کو دوسرے ہاتھ سے پکڑ کر اب ٹانگ کو ران پر اور ران کو پیٹ پر اس طرح سکیڑ سے کہ مڑے ہوئے پاؤں کا رُخ قدرے اندر کو رہے اس طرح کرنے سے ران کی ہڈی کا اکھڑا ہوا سر حق الورک راے سی ٹے بولم) کے پیچھے اور اوپر سے ہٹ کر مقام مقصود کے قریب آجاتا ہے۔ اب تمام پاؤں کو رفتہ رفتہ گھماتے ہوئے باہر کو موڑیں اور آخر کار باہر کو گھمائیں۔ اس سے ران کی ہڈی کا سر اپنے معمولی مقام پر آجاتا ہے۔ اس کے بعد ماؤف پاؤں کو دوسرے پاؤں کے متوازی لاکر رکھیں تو اس میں کوئی خرابی نہ پائینگے اور پاؤں اپنے ٹھیک موقع پر ہوگا۔ مریض کی تکلیف بھی یکایک کم ہوجائیگی اسوقت ہر طرح اطمینان کرکے بندش باندھیں اور بیمار کو ہدایت کریں کہ عضو ماؤف کو بالکل حرکت نہ دے اسکے بعد جوڑ پر مقوی تیلوں کی مالش کریں اور ورم ہو تو اس کو تحلیل کرنیوالی ادویات کا استعمال کریں اس کام کے لئے روغن سرخ اعلیٰ درجہ کی مفید دوا ہے۔ اس کا نسخہ اور بنانے کی ترکیب کتاب ہذا کے صفحہ ۱۵ پر درج ہے۔

[۱] اس کتاب کا نام التصریف لمن عجز عن التالیف ہے اسکا مصنف علاقہ اندلس کا رہنے والا ایک ماہر طبیب تھا اُسنے یہ کتاب ۵ ھ میں تصنیف کی تھی ۱۲ مؤلف۔

دیکھو تصویر نمبر ۸۔ مریضہ اور قابلہ کی جوڑ چڑھاتے وقت
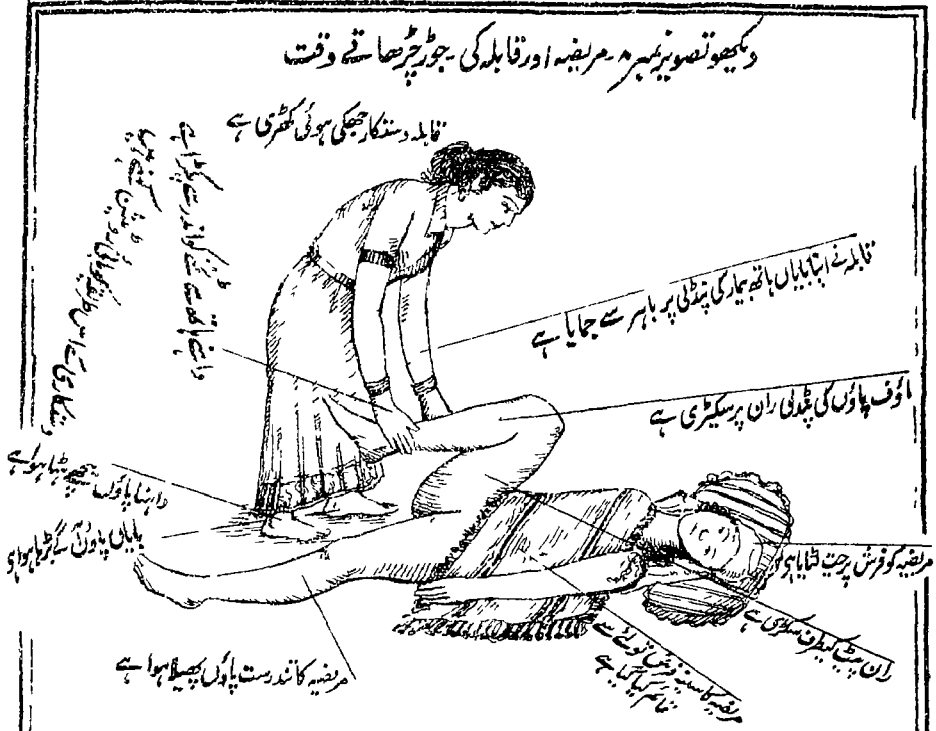
انجام اگر یہ جوڑ بذریعہ دستکاری کے پورے طور پر درست نہ ہو سکے یا درست ہونیکے بعد اکھڑ جائے اور چند بار اکھڑنے اور درست ہونے کے سبب سے جوڑ ڈھیلا ہو جائے اور ادنیٰ حرکت سے جوڑ اکھڑ جایا کرتا ہو یا ہڈی پورے طور پر اپنی اصلی جگہ پر نہ پہنچی ہو اور ہڈی کو چڑھاتے وقت کچھ نقصان باقی رہ گیا ہو تو ان سب حالتوں میں ران کی ہڈی کا گول سر عظم الخاصرہ (ایلیم) کو ہمیشہ اندر کی طرف دباتا رہتا ہے اس دباؤ سے ماؤف جانب کا نقرۃ الخاصرہ (ایلی اک فاسہ) اندر کو دب جاتا ہے اس لئے شفہ عانہ (پلوک برم) کا قطر عرضی (ٹرانسورس ڈایا میٹر) یعنی آڑا قطر گھٹ جاتا ہے اور حلبہ ورکیہ (اسکی ال ٹوبراسٹی) باہر کو نکل جاتی ہے۔ اس لئے جوف عانہ مخرج (آوٹ لٹ) کشادہ ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں جوف عانہ کی شکل بگڑ جاتی ہے اور اس کی اندرونی وسعت کم ہو جانے کے سبب سے عورت کو وضع حمل کے وقت بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اس لئے ہم نے اس انخلاع کا بیان یہاں درج کیا ہے ؎

دُوسرا مقالہ

زنانہ اعضائے تناسل بیرونی کے امراض

اِس مقالہ میں پندرہ فصلیں ہیں۔ اور ان میں ہر مرض کا مفصل بیان مع اسکی اقسام اور جداگانہ علاج کے درج کیا گیا ہے۔

فصل پہلی حِکّۃُ الفرج (ولور پر ورائی ٹس) یعنی شرمگاہ کی خارش اور جلن۔ اس مرض میں عورت کو ہر وقت اپنی شرمگاہ کے بیرونی حصے میں اِس قدر خارش اور جلن محسوس ہوا کرتی ہے جس سے وہ بیچاری نہایت بے چین اور بیتاب رہتی ہے۔ اور شرم کے سبب سے وہ اپنی حالت کو حتی الامکان چھپاتی ہے اور کسی پر ظاہر کرنا پسند نہیں کرتی ہے لیکن بدون کھجلائے چارہ نہیں پاتی ہے کبھی اس موذی مرض کی ایسی شدت ہوتی ہے کہ مریضہ کو رات دن میں کسی وقت بھی سونا نصیب نہیں ہوتا کیونکہ خارش اسے ہر وقت بے چین اور پریشان رکھتی ہے۔

یہ مرض کبھی تو خاص اس مقام کی جلد میں کوئی خرابی پیدا ہونے سے اور خون میں گرمی اور حدت (تیزی) پیدا ہونے سے مستقل طور پر لاحق ہوتا ہے۔ اور کبھی بجائے خود مستقل مرض نہیں ہوتا ہے بلکہ یہ کسی دوسرے مرض کا تابع ہو کر بطور اسکی علامت کے ظاہر ہوتا ہے اسلئے ہم اسکو دو قسم پر تقسیم کر کے بیان کرتے ہیں

قسم اول۔ وہ خارش اور سوزش جو بجائے خود مستقل مرض ہے۔ اس سے ہماری مراد وہ خارش نہیں ہے جو بشمول عام بدن کے خاص اس جگہ بھی لاحق ہو بلکہ اسوقت ہماری مراد وہ خارش ہے جو مقامی طور پر خاص اسی عضو میں پائی جائے۔ اگرچہ یہ مرض عمر کے ہر حصے میں لاحق ہو سکتا ہے۔ لیکن اکثر بڑھاپے کی عمر میں (جبکہ حیض کی آمد بند ہونے لگتی ہے) اِسکی زیادہ شکایت سنی جاتی ہے خصوصاً وہ عورتیں اسمیں زیادہ مبتلا ہوتی ہیں جو اپنے جسم کی صفائی اور غسل کا اہتمام پورے طور پر نہیں رکھتی ہیں۔

اسباب (۱) بدن اور لباس کی صفائی کا خیال نہ رکھنا (۲) کھانے پینے میں گرم چیزوں کا زیادہ استعمال رکھنے سے خون میں حدت پیدا ہوجانا۔ جیساکہ تیز نمک مرچ گڑ، تیل وغیرہ کے بکثرت استعمال سے ہوتا ہے (۳) حیض کے بند ہوجانے سے تمام بدن کے خون میں گرمی اور تیزی کا پیدا ہوجانا اور خاص اس مقام میں اس کا فساد ظاہر ہونا (۴) اعصابی کمزوری اور قوت حس کی تیزی (۵) مقام ماؤف کی جلد میں پسینہ کے غدودوں (سوئیٹ گلینڈز) کی خرابی یا غدد دہنیہ (سی بے شی اس گلینڈز) میں کسی مرض کا پیدا ہونا (۶) جلد کے مسامات میں چم جوؤں کی پیدائش ہونا (۷) جلد میں خشکی کا پیدا ہونا۔

علامات (۱) مقام ماؤف میں گرمی اور سوزش محسوس ہوتی ہے (۲) گرم چیزوں کے استعمال سے یا گرم مقام میں زیادہ رہنے سے۔ اور گرم لباس پہننے سے مضرت ہوتی ہے (۳) پیشاب میں جلن ہوتی ہے (۴) بھوک کم لگتی ہے اور پیاس زیادہ ہوتی ہے (۵) غذا کے ہضم ہونے میں بھی کبھی فتور پڑتا ہے (۶) مقام ماؤف میں اگر پسینہ آتا ہے تو اس میں سخت بدبو آتی ہے (۷) اگر جلد میں چم جوئیں یا خشکی ہو تو مشاہدہ سے ظاہر ہوسکتی ہے۔

علاج۔ مریضہ کو لازم ہے کہ ہر روز گرم پانی اور صابن سے غسل کرے۔ اپنے بدن اور لباس کو خوب صاف رکھے۔ نہانے میں کاربالک سوپ یا کسی دوسری قسم کے خوشبودار صابن کا استعمال رکھیں تو اور بھی زیادہ مفید اور نافع ہوگا:

اگر خون میں گرمی اور حدت پیدا ہونے کے سبب سے یہ مرض لاحق ہوا ہو تو چند روز مریضہ کو یہ نسخہ پلایا جائے **صفتہ**۔ لعاب بہدانہ ۳ ماشہ۔ شیرۂ عناب ۵ دانہ۔ عرق شاہترہ۔ ۱۲ تولہ میں تیار کرکے شربت نیلوفر ملاکر ہر روز دونوں وقت اس کو پیا کریں۔

یاد رکھو کہ کبھی اس نسخہ کا چند روز تک متواتر استعمال کرنے سے مریضہ کے معدے میں خرابی پیدا ہوجاتی ہے یا کسی سبب سے پہلے ہی سے اُس کا معدہ خراب ہوتا ہے اور ہضم میں فتور رہتا ہے تو ایسی حالت میں یہ نسخہ مناسب نہیں ہوتا۔ اس سے بجائے نفع کے نقصانات پیدا ہونیکا خوف ہوتا ہے اس لئے نسخہ تجویز کرنے سے پہلے اور اس کا استعمال کرنیکی حالت میں معالج کو مریضہ کے معدہ کی حالت دریافت کرنے سے غافل نہیں رہنا چاہئے۔ اگر معدہ میں خرابی ثابت ہو تو شیرۂ بادیان ۵ ماشہ

عرق شاہترہ ۱۰ تولہ خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ کے ساتھ پلائیں۔ یا نقوع شاہترہ پلائیں۔

نسخہ۔ شاہترہ۔ چرائتہ۔ سرپھوکہ۔ منڈی۔ برادۂ صندل سرخ۔ ہلیلہ سیاہ ہر ایک ۶ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ رات کو گرم پانی میں تر کریں۔ اور صبح کو مل چھان کر شربت نیلوفر ۲ تولہ ڈال کر پلائیں۔

نقوع شاہترہ

اس کے علاوہ مہندی کے پتے پیس کر مقام خارش پر دن میں چند مرتبہ لیپ کرنا بھی مفید ہوتا ہے۔ اور لعاب بہدانہ یا لعاب اسپغول مسلم یا تخم خطمی کے جوشاندے سے طہارت کرنا اور ملتانی مٹی کا لیپ کرنا بھی سوزش اور خارش کو رفع کرتا ہے۔ شرمگاہ پر جونکیں لگانا بھی مفید ہیں۔

اگر حیض کی غیر معمولی بندش سے یہ مرض لاحق ہوا ہو تو حیض کے جاری کرنے کی تدابیر عمل میں لائیں جائیں (دیکھو بیان احتباس حیض کا)

اگر ضعف اعصاب اور عام بدن کی کمزوری یا حس کی تیزی اس مرض کا سبب ہو تو مرغن اور مقوی غذائیں مریضہ کو کھلائی جائیں۔ غذا میں گھی اور دودھ کا زیادہ استعمال رہے۔ حریرہ مقوی دماغ پلائیں جس کا نسخہ یہ ہے۔ مغز تخم کدوے شیریں۔ مغز تخم تربوز ہر ایک ۶ ماشہ۔ مغز بادام شیریں مقشر ۲۱ عدد۔ سب کو پانی میں پیس کر گائے کا دودھ آدھ پاؤ۔ نبات سفید ۳ تولہ اضافہ کر کے پکائیں اور حریرہ بنا کر پلائیں۔ اس کے علاوہ تخم خشخاش سفید۔ کنجد مقشر۔ آملہ خشک۔ چنے کا بیسن۔ سب مساوی لے کر پانی میں باریک پیس لیں اور اُبٹنے کی طرح ملیں۔ روغن مغز تخم کدوے شیریں۔ روغن بادام شیریں۔ ہر ایک ۶ ماشہ روغن گل ایک تولہ۔ سب کو ملا کر مالش کریں۔

حریرہ مقوی دماغ

اگر جلد میں خشکی یا اس کے غدّوں کی خرابی سے شرمگاہ میں خارش پیدا ہوئی ہو تو اُس کے لئے روغن بادام شیریں روغن بابونہ ایک ایک تولہ۔ موم سفید ۹ ماشہ اور آب کاسنی سبز ۳ تولہ کی قیروطی[1] بنا کر مقام ماؤف پر ملیں۔ اسی طرح یہ نسخہ بھی بہت نفع کرتا ہے صفحۃ گلیسرین[2] ایک حصہ گلاب خالص آٹھ حصے دونوں کو خوب ملا کر اس میں کپڑا تر کریں اور مقام ماؤف پر رکھیں۔ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد کپڑے کو بدلتے رہیں ؛

[1] بدن پر ملنے کیلئے جو دوا بنائی جائے اور اسمیں روغن اور موم کی مقدار زیادہ ہو تو اسے عربی زبان کی طبی اصطلاح میں قیروطی کہتے ہیں ۱۲ [2] یہ ایک مشہور انگریزی دوا ہے جسکا رنگ سفید شفاف اور قوام شہد کا سا ہوتا ہے ۱۲ مؤلف

اگر بالوں کی جڑوں اور جلد کے مسامات میں باریک باریک جوئیں پیدا ہو جانے سے شرمگاہ میں خارش آتی ہو تو عضو ماؤف کو ہر روز چند بار مرکیوری لوشن[1] سے اچھی طرح دھونا بہت فائدہ کرتا ہے اسی طرح مرکیوری آئنٹمنٹ[2] (مرہم زیبق) یا مرہم کیالومل[3] ہر روز دو بار طلا کرنا بہت نفع کرتا ہے اور تمباکو کے خیساندے سے عضو ماؤف کو دھو کر اسپر قدرے کیالومل چھڑکنا بھی مفید ہے۔

قسم دوم۔ وہ خارش یا سوزش جو کسی دوسرے مرض کی تابع ہو جیسے ورم شرمگاہ۔ ورم رحم ورم مثانہ۔ سوزاک۔ حرقت بول۔ کرم امعاء وغیرہ۔ اس قسم کی خارش کا علاج ان امراض کے ضمن میں بیان کیا جائے گا جن کے تابع یہ خارش ہوتی ہے اس لئے ان امراض کا بیان دیکھنا چاہیے

فصل دوم ورم الفرج (وولوائی ٹس) یعنی شرمگاہ کا سوجنا۔ شرمگاہ کے مقام میں کبھی اسقدر سوجن پیدا ہو جاتی ہے جس سے مریضہ کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ مقام ماؤف میں جلن اور بیحد خارش ہوتی ہے۔ اختلاف اسباب کے لحاظ سے اس مرض کی سات قسمیں اکثر دیکھنے میں آتی ہیں جن کو ہم سہولت علاج کی غرض سے علیحدہ علیحدہ ذیل میں بیان کرتے ہیں۔

قسم اول۔ شرمگاہ کا خفیف ورم ہے جو شادی کے ابتدائی زمانہ میں (کثرت مباشرت کے باعث) بعض نوکتخدا لڑکیوں کو لاحق ہو جاتا ہے۔ یا وضع حمل کی تکلیف سے اکثر عورتوں کو بعد وضع حمل کے عارض ہو جاتا ہے۔ اگرچہ اس قسم کا ورم اکثر تھوڑے دنوں میں خود بخود تحلیل ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر ورم کی تکلیف زیادہ ہو یا کسی سبب سے ورم بڑھ جانیکا اندیشہ ہو تو اس کا علاج کرنا پڑتا ہے۔

علامت۔ اس قسم کے ورم کی یہ ہے کہ اس کا سبب پہلے واقع ہوا ہوگا جو دریافت کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔

علاج (۱) سب سے پہلے سبب مرض (کثرت مباشرت) کا ترک کرنا ضروری ہے (۲) پوست خشخاش

---

[1] پرکلورائیڈ آف مرکیوری (رس کافور) چکنا ۵ رتی اندازاً ایک گرین باریک پیس کر ۲۰ اونس (تخمیناً ایک بوتل) پانی میں حل کرلیں اس عرق کے ایک اونس میں نصف گرین دوا ہوتی ہے ۱۲ مؤلف

[2] اس کو بلو آئنٹمنٹ بھی کہتے ہیں یہ مرہم ولایت سے بنا ہوا آتا ہے اور انگریزی دوا فروشوں کے ہاں ملتا ہے۔ نسخہ اس کا یہ ہے۔ پارہ ۱ حصے چربی بھیڑ کے پیٹ کی ۱ حصے خوب ملا لیں اگر یہ مرہم کچھ دنوں رکھا رہے تو اس میں پارہ کے اجزا نقطوں کی صورت میں نظر آنے لگتے ہیں اسلئے استعمال کے وقت اسے خوب حل کر لیا جائے ۱۲ مؤلف

[3] اس کا نسخہ یہ ہے۔ کیلومل ۸۰ گرین وائسلین ایک اونس میں ملا لیں ۱۲ مؤلف۔

ایک تولہ ایک سیر پانی میں خوب پکائیں۔ اور اسفنج یا صاف کپڑے کی گدی اس میں تر کے چند بار نصف نصف گھنٹہ تک تکمید (فومن ٹیشن) کریں (۳) کبھی صرف گرم پتھر یا اینٹ وغیرہ کے ساتھ سینکنے سے بھی فائدہ ہو جاتا ہے (۴) اگر مریضہ کمزور نہ ہو اور موسم بھی زیادہ سرد نہ ہو تو مریضہ کو گرم پانی میں بٹھانا بھی مفید ہوتا ہے خصوصًا جبکہ اس میں محلل دوائیں جوش دی گئی ہوں جیسے تخم میتھی۔ تخم خطمی۔ گل بابونہ۔ مکوہ خشک وغیرہ (۵) اگر اس کے بعد بھی ضرورت باقی رہے تو روغن بابونہ روغن گل ایک ایک تولہ ملا کر گرم کریں اور مقام ماؤف پر نرم ہاتھ سے مالش کریں (۶) اگر ورم میں گرمی یا جلن محسوس ہو تو پھٹکری ۲ ماشہ گلاب ۱۰ تولہ میں حل کرکے اور اس میں کپڑا تر کرکے ورم کے موقع پر رکھنا مفید ہوتا ہے۔ (۷) غذا نرم اور سریع الہضم جس میں نمک مرچ بہت کم ہو کھلانی چاہئے۔ ایسے موقع پر دودھ پلانا بھی نہایت مفید ہوتا ہے۔

قسم دوسری۔ وہ ورم جو پتی کی طرح اتفاقًا فقط مگا میں پیدا ہو جائے۔ اگر ہضم غذا کی خرابی سے تیز بخارات اسقدر زیادہ مقدار میں پیدا ہوں جو مسامات جلد سے تحلیل نہ ہو سکیں۔ یا بیرونی سردی کے اثر سے جلد کے مسامات سکڑ جائیں اور معمولی بخارات کو تحلیل ہونے سے باز رکھیں۔ اور یہ بخارات جلد کے نیچے بند ہو کر اپنی تیزی یا کثرت مقدار کے باعث جلد میں خارش پیدا کریں تو اس وجہ سے زیادہ کھجلانے کے باعث مچھر کے کاٹنے کی طرح پہلے جلد پر ددوڑے پیدا ہوتے ہیں پھر اسجگہ ورم پیدا ہو جاتا ہے

علامات (۱) عضو ماؤف میں چیونٹیوں کے کاٹنے کی سی چبھن اور ان کے چلنے کی سی حرکت مع قدرے جلن کے محسوس ہوتی ہے (۲) پھر کھجلانے سے ددوڑے پیدا ہو کر ورم ہو جاتا ہے (۳) سوء ہضمی کی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں (۴) کبھی ظاہر بدن پر بیرونی سردی لگنے سے ورم ہو جاتا ہے (۵) بخار بالکل نہیں ہوتا ہے۔

علاج (۱) اعانت ہضم اور تحلیل بخارات کے لئے جوارش کمونی ایک تولہ کھلا کر اوپر سے شیرہ بادیان شیرہ تخم کشوث ہر ایک ۵ ماشہ۔ عرق بادیان عرق مکوہ چھ چھ تولہ میں نکالکر اور شربت بزوری ۴ تولہ حل کرکے پلائیں (۲) اگر کسی قدر قبض ہو تو بجائے شربت بزوری کے خمیرہ بنفشہ یا گلقند یا شربت دینار بقدر مناسب دینا چاہئے (۳) ایسے موقع پر مگنیشیا سلفاس ۴ ڈرام یا سلفیٹ آف سوڈا سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے (۴) تخم خربزہ ۲ تولہ۔ کھاری نمک ۶ ماشہ باریک پیسکر ورم کی جگہ مالش کریں (۵) روغن گل

ایک تولہ سرکہ خالص ۶ ماشہ ملا کر ملنا۔ یا روغن چنبیلی ایک تولہ۔ کاغذی لیموں کے عرق ۲ تولہ میں ملا کر ملنا بھی مفید ہے (۶) گیہوں کی بھوسی ۳ تولہ۔ نمک طعام ۶ ماشہ دو سیر پانی میں جوش دے کر اس سے طہارت کرنا بھی فائدہ دیتا ہے (۷) پلمبائی ایسی ٹیٹس ½ اونس ۲۰ اونس پانی میں حل کر کے اس میں صاف کپڑا تر کریں اور بار بار مقام ورم پر رکھیں۔ اس سے بھی ورم بہت جلد تحلیل ہو جاتا ہے اور خارش فوراً موقوف ہو جاتی ہے۔

قسم تیسری - ورم رخو یا تھبّج (اے۔ڈی ما) یعنی ڈھلڈھلا ورم یا پھولا پن۔ جو رقتِ خون اور کثرتِ رطوبت کے سبب سے یا عروق جاذبہ (لمفے ٹکس) کے ضعف سے یا ان پر کسی طرح کا بیرونی دباؤ پڑنے سے پیدا ہوتا ہے جیساکہ مرض استسقاء کی زیادتی میں یا حمل کے آخری زمانہ میں اکثر واقع ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسی حالت میں عروق جاذبہ خون کی مائیت کو اعضاء کی ساخت میں سے پورے طور پر جذب نہیں کر سکتی ہیں۔ اس کے علاوہ بدن کے غدد لمفاویہ (لمفے ٹک گلینڈز) بھی اس رقیق رطوبت میں اپنا تصرف (کیمیاوی تغیر) کرنے سے عاجز ہو جاتے ہیں اس لئے جن اعضاء کی ساخت میں وہ خام رطوبت معمول سے زیادہ باقی رہجاتی ہے ان میں ورم رخو پیدا ہو جاتا ہے۔

علامات (۱) وجودِ سبب (رقت خون وغیرہ امور) کے آثار پائے جاتے ہیں (۲) عضو ماؤف کی ساخت میں پھولا پن مع قدرے ثقل کے ہوتا ہے (۳) مقام ورم پر انگلی کے دباؤ سے گڑھا پڑ جاتا ہے (۴) شدت مرض کی حالت میں جلد کے اندر پانی کی جھلک محسوس ہونے لگتی ہے۔ (۵) مقام ماؤف میں گرمی یا سوزش بالکل نہیں ہوتی ہے۔

علاج۔ اگر یہ ورم رقتِ خون اور کثرتِ رطوبت کے سبب سے ہو تو اسکا علاج اسطرح کریں۔ (۱) جوارش جالینوس ۷ ماشہ میں کشتہ خبث الحدید بقدر دو چاول ملا کر چند روز کھلائیں (۲) اگر مزاج میں گرمی نہو تو اجوائن دیسی ۲ ماشہ قدرے نمک سیاہ کے ساتھ رات کو سوتے وقت پھکایا کریں (۳) ہضم کی درستی کا خیال رکھیں (۴) رفع قبض کیلئے حب تنکار دو عدد کبھی کبھی رات کو سوتے وقت کھلانا مفید ہے

نسخہ حب تنکار۔ سہاگہ بریاں۔ جواکھار۔ نوشادر ہر ایک ۳ ماشہ۔ نمک سیندھا۔ نمک سونچر۔ نمک سانبھر۔ ہر ایک ۶ ماشہ۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل ہر ایک ایک تولہ۔ پوست ہلیلہ زرد۔ بہیڑہ۔ آملہ خشک ہر ایک دو تولہ۔ سب کو خوب کوٹ چھان کر لیموں کاغذی کے عرق میں گوندھ کر جنگلی بیر کے

سفوف تربد

برابر گولیاں بنالیں (۵) سفوف تربد بھی بلغم کو بذریعہ اسہال کے خارج کرتا ہے اور شیخ علیہ الرحمۃ نے اس کی بہت تعریف لکھی ہے نسخہ یہ ہے۔ تربد سفید مصفی۔ سونٹھ۔ شکر سفید ہر ایک ایک تولہ لیکر سفوف بنائیں اور اس میں سے ۶ ماشہ لیکر پانی کے ساتھ پھکائیں (۶) سونٹھ ۳ ماشہ نمک ۲ ماشہ باریک پیس کر چنے کے بیسن میں ملا کر ورم پر نرمی سے مالش کرنا یا اسکی پوٹلیوں سے تکمید کرنا بھی مفید ہے

اگر ورم بلغمی استسقاء کے سبب سے ہو تو اس کا علاج کریں (۱) جو ضماد مریض کے شکم پر کیا جائے اسی میں سے تھوڑا سا لے کر اس مقام پر بھی لیپ کریں **صفتہ** پشنگ بز ہر ایک تولہ۔ زیرہ سیاہ گل ارمنی بابونہ۔ اکلیل الملک۔ ناگرموتھا۔ مکوہ خشک ہر ایک ۴ ماشہ۔ مرکی۔ ایلوہ۔ ریوند چینی ہر ایک ۳ ماشہ بورۂ ارمنی ۲ ماشہ سب کو پانی میں باریک پیس کر نیم گرم ضماد کریں (۲) درخت انگور کی راکھ۔ نمک شور۔ بکری کی مینگنیاں بقدر حاجت لے کر ضماد کریں (۳) گیہوں کی بھوسی اور نمک طعام کی پوٹلیوں سے تکمید کرنا بھی بہت فائدہ کرتا ہے۔

اگر وضع حمل کا زمانہ قریب ہونیکے سبب سے یہ ورم پیدا ہو گیا ہو تو اس کے علاج کی چنداں ضرورت نہیں ہے اور اگر ضرورت سمجھی جائے تو صرف ربہ کی پوٹلیوں سے تکمید کرنا کافی ہوتا ہے۔

قسم چوتھی وہ ورم ہے جو اندام نہانی کی معمولی رطوبت میں تیزابی خاصیت پیدا ہو جانے کے سبب سے اور بدن کی صفائی کا لحاظ بذریعہ غسل یا طہارت کے پورے طور پر نہ رکھنے سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ مرض اکثر غریبوں کی اولاد اور میلی رہنے والی لڑکیوں میں (سن بلوغ کے قریب) پایا جاتا ہے۔

علامات (۱) مریضہ کا میلا کچیلا رہنا اور غسل و طہارت کا خیال نہ رکھنا (۲) شرمگاہ سے بدبودار اور تیزابی رطوبت کا بہنا (۳) مقام ماؤف میں قدرے گرمی اور جلن مع سرخی اور خارش کے محسوس ہونا (۴) مریضہ کے مزاج میں گرمی اور تیزی کے آثار پائے جانا (۵) پسینہ کی کثرت اور اسکا متعفن ہونا۔ **علاج** (۱) مریضہ کو نہانے اور بدن کے صاف رکھنے کی ہدایت کریں (۲) گلسرخ رسوت خالص۔ صندل سرخ۔ جدوار اصلی ہر ایک ۶ ماشہ۔ مکوہ سبز کے پانی میں پیسکر ضماد کریں۔ (۳) اگر مزاج میں گرمی زیادہ ہو تو لعاب بہدانہ ۳ ماشہ۔ شیرہ عناب ۵ دانہ۔ عرق مصفی خون ۱۰ تولہ میں تیار کر کے اور شربت نیلوفر ۲ تولہ حل کر کے پلائیں (۴) غذا میں ٹھنڈی ترکاریاں یا مسور مسلم قدرے سرکہ خالص سے چاشنی دے کر ہمراہ چپاتی کے کھلائیں۔

قسم پانچویں۔ وہ ورم یہ ہے جو خون میں گرمی اور تیزابی خاصیت پیدا ہونے سے۔ اور مقام ماؤف میں کمزوری ہونے کے سبب سے پیدا ہوتا ہے۔

علامات (۱) مقام ماؤف میں سرخی اور جلن محسوس ہونا (۲) پیشاب میں گرمی اور جلن کی شکایت۔ (۳) عام بدن میں امتلائے خون کی علامات موجود ہونا (۴) پیاس کی شکایت اور بدن میں غیر معمولی گرمی یا خفیف بخار کی سی حالت معلوم ہونا۔

علاج (۱) مریضہ کو صبح کے وقت نقوع شاہترہ ہمراہ شربت بزوری بارد کے پلائیں (۲) شام کے وقت لعاب بہدانہ والا نسخہ شربت نیلوفر کے ساتھ دیں (۳) اسکے ساتھ ہی گلسرخ۔ رسوت۔ آرد جو طحلب (پانی کی کائی) ہر ایک ۶ ماشہ۔ آب کاسنی سبز۔ آب مکوہ سبز (بقدر حاجت) میں پیسکر ضماد کریں (۴) مکوہ خشک۔ تخم خطمی ایک ایک تولہ۔ برگ نیب سبز۔ برگ حنا سبز۔ ہر ایک دو تولہ سب کو دو سیر پانی میں پکا کر اس سے طہارت کرائیں اس سے ورم بہت جلد تحلیل ہو جاتا ہے۔

یاد رکھو کہ یہ ورم کبھی اس قدر شدت پکڑتا ہے کہ جا بجا سیاہی کے دھبے پڑنے لگتے ہیں اسمیں گرمی اور جلن بشدت محسوس ہونیکے علاوہ سخت تیز بخار بھی ہونے لگتا ہے۔ ایسی حالت میں علاوہ تدابیر مذکورۂ بالا کے مقام ماؤف پر جونکیں بھی لگائی جاتی ہیں یا فصد مسہل کی ضرورت پڑتی ہے۔

قسم چھٹی۔ کبھی یہ ورم اُن غدوں سے شروع ہوتا ہے جو شرمگاہ اور اندام نہانی کی ساخت میں گہرے واقع ہیں۔ پھر ورم کے بڑھنے سے شرمگاہ کے کنارے بھی مبتلا ہو جاتے ہیں۔ اس وقت یہ لب پھول کر موٹے اور سرخ ہو جاتے ہیں۔ اگر پورے طور پر علاج نہ کیا جائے تو دُمل ہو کر پیپ پڑ جاتی ہے لیکن یہ دُمل باہر کی طرف بہت کم پھوٹتا ہے۔ اکثر اندام نہانی کی ساخت میں پیپ راستہ کرکے دُمل سے دور اندر کیطرف خارج ہوتی ہے بعض مرتبہ یہ دمل مقعد میں پھوٹتا ہے۔

علامت۔ شرمگاہ کے لب ورم کے باعث پھولے ہوئے سرخ و بنزاور گرم ہوتے ہیں ٹیس کا درد ہوتا ہے۔ اسوقت یہ ورم فتق الاستحیائی (پوڈنڈل ہرنیا) سے مشابہ ہوتا ہے لیکن یہ دمل کا ورم زیادہ سرخ اور سخت اور محدود ہوتا ہے برخلاف مرض فتق کے کیونکہ نہ اس میں مقام ماؤف زیادہ سُرخ ہوتا ہے نہ اسمیں ایسی سختی ہوتی ہے نہ وہ محدود ہوتا ہے بلکہ وہ کھانسنے سے بڑھ جاتا ہے۔ اور دبانے سے گھٹ جاتا ہے علاوہ بریں اسباب فتق کی موجودگی بھی اس کی بڑی علامت ہے۔

دیکھو تصویر نمبر ۹ - اس ورم کی

(۱) برکب
(۲) بظر مع غلاف
(۳) شفر صغیر
(۴) شفر کبیر متورم
(۵) فتحۃ المبرز ورم سے ڈھکا ہوا ہے
(۶) فتحۃ المہبل
(۷) شفر کبیر غیر متورم
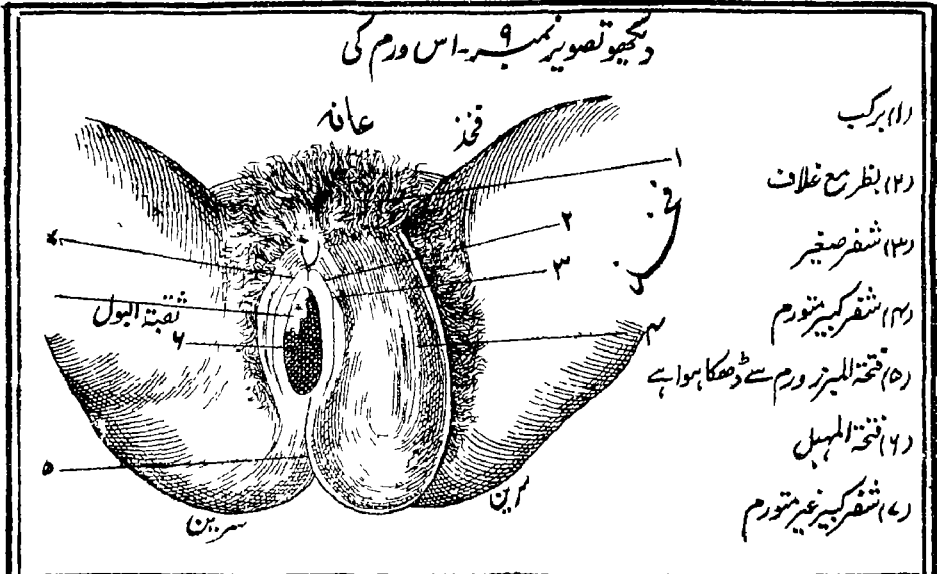
علاج - ابتداء میں ایسی دواؤں کا لیپ کریں جن سے مادہ کی آمد موقوف ہو جائے - پھر اگر نفع معلوم نہ ہو تو جونکیں لگائیں - اگر دُمل ہو جائے تو ملٹس باندھیں اور ضرورت ہو تو مریضہ کو جلاب دیں - اگر پیپ موجود ہو تو نشتر سے شگاف دے کر زخم کا علاج کریں - بعض مرتبہ مصفیات خون اور زبرید کی ضرورت پڑتی ہے اسوقت لعاب بہدانہ والا نسخہ اور نقوع شاہترہ مفید ہوتا ہے -

قسم ساتویں وہ ورم ہے جو شرمگاہ میں بسبب آتشک یا سوزاک وغیرہ کے اکثر ہو جاتا ہے اسکا خاص علاج (علاوہ تدابیر مذکورہ بالا کے) وہی ہے جو ان امراض کے بیان میں لکھا جائے گا - (دیکھو بیان ان امراض کا کتاب ہذا میں)

فصل تیسری بثور الفرج (اریٹیشن آف دی ولوا) یعنی شرمگاہ کی پھنسیاں - کبھی چھوٹی چھوٹی پھنسیاں شرمگاہ کی جلد پر نکل آتی ہیں - یہ چار قسم کی ہوتی ہیں - اگرچہ ان کا عام سبب تو خون کی خرابی اور حدت ہے اور اسی لئے ان سب کا علاج بھی قریب قریب ایک ہے - لیکن پھر بھی بعض اقسام کے لئے بعض بعض دوائیں مخصوص ہیں اسلئے ان اقسام کو ہم علیحدہ علیحدہ بیان کرتے ہیں -

قسم اول - باریک اور سرخ رنگ کے دانے جن میں گرمی اور جلن زیادہ ہوتی ہے - کبھی شدت تکلیف کے سبب سے مریضہ کو خفیف سی تپ بھی ہو جاتی ہے -

علاج (۱) لعاب بہدانہ ۳ ماشہ - شیرہ عناب ۵ دانہ - شیرہ تخم کاہو مقشر ۳ ماشہ - عرق مرکب

مصفی خون ۱۰ تولہ میں تیار کریں اور شربت نیلوفر ۲ تولہ حل کر کے پلائیں (۲) رسوت۔ صندل سرخ ہر ایک ۶ ماشہ۔ کافور ایک ماشہ۔ آب کاسنی سبز میں پیسکر لیپ کریں (۳) کتھ سفید ۳ ماشہ۔ کافور ایک ماشہ۔ گلاب خالص میں حل کریں اور سفید کپڑا اس میں تر کر کے بار بار عضو ماؤف پر رکھیں (۴) اگر پھنسیوں میں ریم پڑ گئی ہو تو مرہم کافوری لگانا مفید ہوتا ہے **نسخہ** اس کا یہ ہے سفیدہ کاشغری مغسول تولہ۔ صندل سفید گھسا ہوا ۶ ماشہ۔ کافور ۳ ماشہ۔ سب کو نہایت باریک پیسکر رکھیں اور موم سفید ایک تولہ۔ روغن گل ۴ تولہ میں پکا کر پسی ہوئی دوائیں اس میں ملائیں اور دستے سے خوب حل کریں جب سرد ہونے کے قریب آئے تو ایک انڈے کی سفیدی اس میں ڈال کر خوب گھوٹیں کہ یک ذات ہو جائے۔ بعد سرد ہونے کے مرہم دانی میں رکھ چھوڑیں۔

قسم دوسری۔ یہ پھنسیاں پہلی قسم سے کسی قدر بڑی اور پیپ دار ہوتی ہیں۔ ان میں جلن اور درد بہت زیادہ نہیں ہوتا ہے۔ ان کی پیپ میں تیزابی خاصیت بھی نہیں ہوتی ہے۔

علاج تدابیر مذکورۂ بالا کے علاوہ پھنسیوں پر مردار سنگ کا لیپ کرنا مفید ہے اور سفیدہ کاشغری کا مرہم بھی لگایا جاتا ہے **نسخہ** یہ ہے۔ موم سفید ۳ ماشہ روغن گل ایک تولہ میں پگھلا کر سفیدہ کاشغری مغسول ۹ ماشہ اس میں ملائیں۔ جب تک سرد ہو وے دستے سے خوب حل کریں۔

قسم سوم۔ خارش تر (جرب) کی پھنسیاں جو اکثر بشمول دیگر مقامات کے شرمگاہ کے لبوں پر بھی ظاہر ہوتی ہیں۔ یہ دانے خارش کے ساتھ نمودار ہوتے ہیں اور زیادہ کھجلانے سے تیزابی کیفیت کی رقیق رطوبت ان میں سے خارج ہوتی ہے اور جہاں یہ رطوبت لگتی ہے وہیں دوسرے دانے نکل آتے ہیں۔ پھر یہ دانے زیادہ بڑے ہو کر ان میں ریم پڑ جاتی ہے۔ اس وقت دانوں میں سوزش اور درد شدید ہوتا ہے۔

علاج (۱) اس قسم کی پھنسیوں کو مرہم کمیلہ سے بہت فائدہ ہوتا ہے **نسخہ** روغن کنجدہ تولہ میں نیب کے تازہ پتے جلائیں پھر ان کو نکال کر تیل میں موم زرد ۱۰ تولہ پگھلا دیں پھر اسمیں کمیلہ مصفی ۲ تولہ ڈال کر اچھی طرح حل کر کے سرد ہونے سے پہلے چھان لیں تاکہ تلچھٹ اور میل علیحدہ ہو جائے سرد ہونے کے بعد یہ مرہم استعمال کریں (۲) **مرہم کبریت** بھی نہایت مفید ہے **نسخہ**۔ موم زرد ایک تولہ روغن کنجد ۴ تولہ میں پگھلالیں۔ جب سرد ہو جائے گندھک ۱ تولہ مصفی باریک پیس کر اسمیں ملالیں۔

(۳) ابلوہ مصفی ۳ ماشہ املی ایک تولہ۔ آب شاہترہ سبز ۶ تولہ میں یا تازہ پانی میں صبح کو ترکریں۔ دوسرے دن صبح کو اس کا نتھار لیکر پی لیں۔ یہ عمل تین دن تک کرکے پھر تین دن چھوڑ دیں۔ پھر تین دن اسی

تقویم عمل کی ترتیب

طرح پی کر تین دن ترک کریں پھر تین دن تک پئیں۔ اس میں پندرہ دن صرف ہوتے ہیں۔ نو دن استعمال دوا میں اور چھ دن درمیانی وقفہ کے۔ اس ترکیب سے گرم مزاج والے مریضوں کو بہت فائدہ ہوتا ہے (۴) کھجلی کے مرض میں گندھک بر دئے تجربہ بہت نافع ثابت ہوا ہے۔ اس کے استعمال کے چند طریقے ہیں ان میں ایک آسان طریقہ جو بارہا تجربہ میں آچکا ہے وہ یہاں لکھا جاتا ہے **صفت**۔ گائے کا دودھ ایک سیر چینی کے پیالے میں رکھیں اور گائے کا گھی ۵ تولہ کرچھے

گندھک کا استعمال

میں ڈال کر خوب گرم کریں۔ اور گندھک مصفی باریک پیسکر اسمیں ڈالیں جب گھی میں شعلہ اُٹھے اس کو مع گندھک کے دودھ میں ڈال کر کسی برتن سے ڈھک دیں۔ تھوڑی دیر کے بعد گھی کو دودھ پر سے اتار کر پھر کرچھے میں ڈالیں اور خوب تیز گرم کرکے دودھ میں کا گندھک نکالکر پکتے ہوئے گھی میں ڈالیں۔ جب گھی میں شعلہ اٹھے بدستور سابق اس کو دودھ میں ڈال کر ڈھک دیں۔ اسی طرح دودھ کو اس گھی اور گندھک سے سات مرتبہ بگھار دیکر گھی اوپر سے اتار لیں یہ گھی پھنسیوں پر لگایا جاتا ہے اور دودھ کو مریض پی لیتا ہے۔ اگر یہ دودھ مریض کو ہضم ہو جائے تو بہت جلد مرض رفع ہو جاتا ہے۔ اور اگر تھوڑی دیر کے بعد قے ہو جائے تو بھی نفع سے خالی نہیں ہے۔

قسم چہارم۔ آتشکی پھنسیاں جو سیاہی مائل خشک اور سخت ہوتی ہیں ان میں نہ زیادہ درد ہوتا ہے نہ زیادہ پیپ بہتی ہے۔ البتہ قدرے جلن محسوس ہوتی ہے۔ کبھی پھنسیوں کے اوپر سے جلد کا چھلکا اتر کر سرخ زخم نکل آتا ہے جس کے کنارے کسی قدر ابھرے ہوئے ہوتے ہیں۔

علاج۔ مریضہ کو چند روز مصفیات خون کا استعمال کرائیں۔ معجون عشبہ ہمراہ عرق عشبہ کے پلانا مفید ہوتا ہے۔ اطریفل شاہترہ رات کو کھلانے سے فائدہ ہوتا ہے ان کے علاوہ مرکبات سیماب

مرکبات سیماب

بھی اس مرض میں نہایت نافع اور عجیب الاثر ہیں چنانچہ پھنسیوں کے لئے یہ مرہم نہایت مجرب ہے

نسخہ۔ پارہ مصفی گندھک مصفی۔ توتیا سبز۔ مردار سنگ چھالیہ کہنہ سوختہ۔ کتھ سفید ہر ایک ۶ ماشہ سب کو باریک پیسکر نگاہ رکھیں۔ گائے کا مکھن ۲۰ تولہ ایک سو ایک مرتبہ سرد پانی سے دھوکر اسمیں وہ دوائیں ملائیں۔

قسم پنجم۔ آتشکی مسے (وارٹس) جب آتشکی زہر خون میں سرایت کرجاتا ہے۔ یا اس میں کسی سبب سے سوداویت غالب ہوجاتی ہے تو جلد کی ساخت کے غدد وجسامت میں بڑھ جاتے ہیں۔ اور مثل چھوٹے چھوٹے دانوں کے نمودار ہوتے ہیں۔ اس قسم کے مسے تمام جسم کی جلد میں ہر جگہ پیدا ہوسکتے ہیں۔ لیکن اکثر ہاتھ پاؤں چہرہ کے علاوہ عورتوں کی شرمگاہ پر اندام نہانی کے قرب وجوار میں اور مقعد کے گرد زیادہ پائے جاتے ہیں۔

اسباب (۱) خون میں آتشکی زہر یا سوداویت بڑھ جانا (۲) مقام ماؤف پر کسی قسم کا خراش پہنچنا (۳) مقامی کمزوری اور خون کی خرابی۔

علامت (۱) یہ دانے نہایت سخت سیاہی مائل ہوتے ہیں (۲) شکل میں مثل گوبی کے پھول کے کھردرے اور خاردار ہوتے ہیں (۳) ان کی جسامت باجرہ کے دانہ سے بیر کی گٹھلی کے برابر تک ہوتی ہے (۴) کبھی ان میں قدرے خارش بھی ہوتی ہے۔

علاج دو طرح کیا جاتا ہے (۱) تصفیہ خون کے لئے پینے کی دوائیں عام اصول کے موافق پلائی جائیں اور مسہل کے ذریعہ سے تنقیہ کردیا جائے۔ سوداویت کو پیدا کرنے والی اشیاء سے پرہیز کرایا جائے۔ دودھ گھی اور مرغن غذائیں کھلائی جائیں (۲) اگر مسے بڑے ہوں تو انھیں کاٹ کر کسی تیزاب سے جلا دیا جائے اور اگر چھوٹے ہوں تو صرف تیزاب سے جلا دینا کافی ہوتا ہے۔ اس غرض کے لئے ذکر دمک الیٹک استعمال کیا جاتا ہے۔

فصل چوتھی سلعۃ الفرج (پیوڈنڈل کانڈی لوما) یعنی شرمگاہ کی رسولیاں کبھی ایسا ہوتا ہے کہ شرمگاہ کے لبوں پر اندام نہانی کے کناروں پر اندر کی طرف چند قسم کی رسولیاں پیدا ہوجاتی ہیں جو اکثر بڑھاپے کی عمر میں دیکھنے میں آتی ہیں۔

چنانچہ شرمگاہ کے لبوں پر پیدا ہونیوالی رسولیاں اکثر خفیہ طور پر بڑھتی ہیں۔ ابتداء میں مریضہ ان سے بالکل بے خبر رہتی ہے لیکن جب یہ کسی قدر بڑھ جاتی ہیں اسوقت مریضہ کو چلنے پھرنے میں کچھ ناگواری سی معلوم ہوتی ہے۔ اور شرمگاہ کے لبوں کو اگر چٹکی سے دبا کر دیکھیں تو ان کی ساخت میں رسولی محسوس ہوتی ہے۔

اس قسم کی رسولیوں میں سے بعض تو ایسی ہوتی ہیں کہ ان میں دبانے سے درد نہیں ہوتا۔ اور

رسولیوں کے اقسام

نہ اس مقام کی جلد کے رنگ میں کچھ فرق ہوتا ہے لیکن اگر شگاف دیا جائے تو ان کی مختلف حالتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ بعض کے اندر سے نہایت سخت اور منجمد مادہ نکلتا ہے۔ اور بعض میں چربی کی طرح کا نرم مادہ نکلتا ہے۔ بعض کے اندر گاڑھا زرد رنگ ریم کی طرح کا مواد ہوتا ہے۔ اور بعض میں سے رقیق لیسدار رطوبت مثل انڈے کی سفیدی کے خارج ہوتی ہے اور ان میں سے بعض قسم کی رسولیاں جلد بڑھ جاتی ہیں اور بعض بہت دنوں میں آہستہ آہستہ بڑھتی ہیں۔ اسی طرح بعض رسولیوں کا رنگ سرخ ہوتا ہے اور ان میں سے بدبودار تیزابی خاصیت کا مواد نکلتا رہتا ہے کبھی ان میں درد ہوتا ہے اور جب ان میں زخم ہو جاتے ہیں کبھی تو سیلان خون کا بھی اتفاق ہوتا ہے اور بعض رسولیاں خاکی رنگ کی ہوتی ہیں اور ان میں خارش آتی ہے لیکن کسی قسم کا مواد ان سے خارج نہیں ہوتا ہے۔

ان کے علاوہ اندام نہانی کے دہانے کے گرد پیدا ہونے والی رسولیاں بھی بہت قسم کی ہوتی ہیں جن کی جسامت مٹر کے دانے سے بیضۂ مرغ کے برابر تک ہوتی ہیں۔ اس وقت مریضہ کو چلنے پھرنے اور اٹھنے بیٹھنے میں تکلیف ہوتی ہے۔ انہیں سے بعض تو نرم چربی کی طرح۔ اور بعض سخت ریشہ دار ساخت کی ہوتی ہیں بعض سادہ ہوتی ہیں جنہیں درد نہیں ہوتا۔ اور بعض سرطانی جنہیں درد بشدت ہوتا ہے کبھی انہیں سخت خارش ہوتی ہے اور کھجلانے سے زخم ہو جاتے ہیں۔ زخموں سے رقیق رطوبت جاری رہتی ہے۔

(دیکھو تصویر نمبر ۱۔ ان رسولیوں کی)

(۱) رکب

(۲) بظر مع غلاف کے

(۳) شفر کبیر

(۴) شفر صغیر

(۵) شفر صغیر کی رسولی نے بڑھ کر فتحۃ المہبل کو گھیر لیا ہے

(۶) شفر کبیر کی رسولی مجمع خلفی تک

(۷) مجمع خلفی

(۸) فتحۃ المبرز

(۹) فتحۃ المہبل۔ رسولی سے گھرا ہوا

(۱۰) احلیل میں قاثا طیر ڈالا ہوا ہے۔
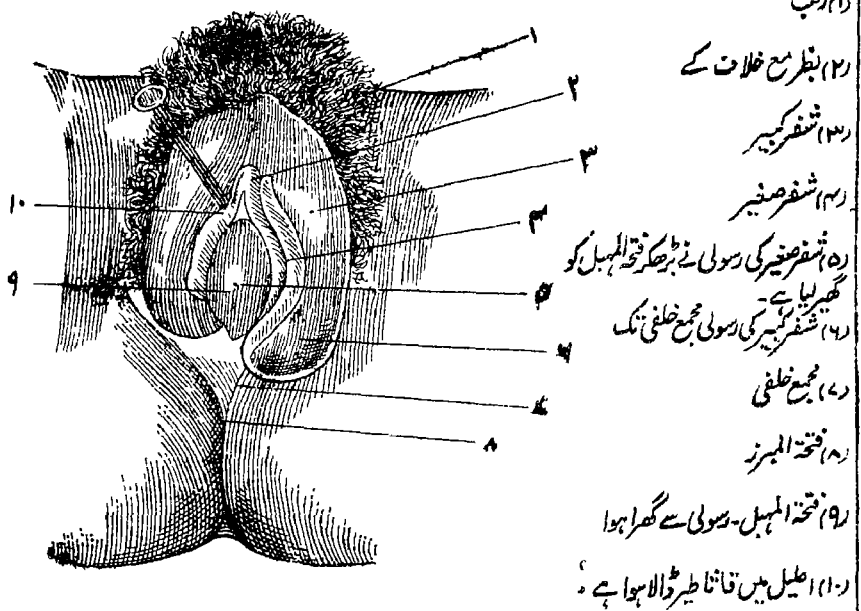
اسباب (۱) اکثر تو یہ رسولیاں آتشکی زہر کے سبب سے پیدا ہوتی ہیں (۲) بڑھاپے میں مقتضائے سن کے سبب سے خون کی غلظت اور گاڑھے بلغم کی زیادتی (۳) احتراق خون اور سوداویت کا غلبہ۔

علاج۔ اگر بدن میں آتشکی زہر کا وجود ثابت ہو جائے تو وہی عام اصول اختیار کریں جنکے موافق آتشک کا علاج کیا جاتا ہے۔ اور اگر بلغم غلیظ کے سبب سے خون میں خرابی پیدا ہوئی ہو تو چند روز تک یہ نسخہ منضج کا پلا کر تنقیہ کرانا چاہیئے **نسخہ**: شاہترہ۔ چرائتہ۔ بادیان۔ منڈی۔ ہر ایک ۷ ماشہ اسطوخودوس۔ بادرنجبویہ۔ گاؤزبان ہر ایک ۳ ماشہ عناب ۵ دانہ۔ افتیمون ۵ ماشہ۔ رات کو گرم پانی میں تر کر کے صبح کو چھان کر شربت عناب ۲ تولہ داخل کر کے پلائیں۔ مسہل کے دن ادویہ مسہلہ اضافہ کریں۔ اور دوسرے تیسرے مسہل میں پوست ہلیلہ کابلی تولہ۔ گل سرخ ۷ ماشہ اضافہ کریں تبرید کے دن یہ نسخہ مفید ہے شیرہ بادیان۔ شیرہ عناب۔ عرق مصفی خون میں تیار کر کے شربت بنفشہ اور تخم ریحان داخل کر کے پلائیں مسہلوں سے چند روز کے بعد رات کو سوتے وقت اطریفل شاہترہ ۹ ماشہ کھلانا مفید ہے۔

اگر احتراق خون کے سبب سے خون میں سوداویت غالب ہو تو یہ نسخہ منضج کا مفید ہے **صفتہ**۔ شاہترہ ۷ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ منڈی ۹ ماشہ۔ گل نیلوفر ۷ ماشہ۔ آلوبخارا ۵ دانہ۔ گل سرخ ۷ ماشہ افتیمون ۵ ماشہ۔ گاؤزبان ۵ ماشہ۔ گلقند ۴ تولہ۔ باقی تدبیر مسہلوں کی وہی ہے جسکا ذکر اوپر کیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ ایسے مریض کیلئے بکری کا تازہ دودھ ہمراہ شربت عناب کے بہت مفید ہے۔ ان جملہ تدابیر سے رسولیوں کی آئندہ پیدائش اور بڑھنا موقوف ہو جاتا ہے۔ مقامی علاج اس طرح کیا جاتا ہے کہ اول چند روز تک تحلیل کرنیوالی ادویات کا استعمال کریں۔ جیسا کہ مرہم آتشک مندرجہ صفحہ[۱] کتاب ہذا۔ اور تکمید گنجد[۲] سیاہ والی۔ اور اگر اس علاج سے نفع نہ ہو تو شگاف دیکر رسولی کو نکال دیتے ہیں یا اس میں کا مواد نکال کر اسے کاسٹک سے جلا دیتے ہیں۔ یا رسولی کو مقراض سے کاٹ کر کسی تیزاب سے جلا دیتے ہیں؛

فصل پانچویں سلعۃ الاحلیل ریورتھرل ٹیومر یعنی زنانہ شرمگاہ میں مجرائے بول کے دہانے پر خونی رسولیاں۔ کبھی عورتوں کے ثقبۃ البول (می ایٹس یوری نے ری اس) کے گرد چھوٹی چھوٹی رسولیاں باریک ڈنڈیوں کے ذریعہ سے باہر کی طرف لٹکی اور جھلی سے پوشیدہ پائی جاتی ہیں۔ ان کی جسامت مٹر کے دانے یا سیم کے بیج کے برابر تک ہوتی ہے۔

[۱] دیکھو صفحہ (۷) کتاب ہذا ۱۲ مؤلف [۲] دیکھو صفحہ (۲۴) کتاب ہذا ۱۲ مؤلف؛
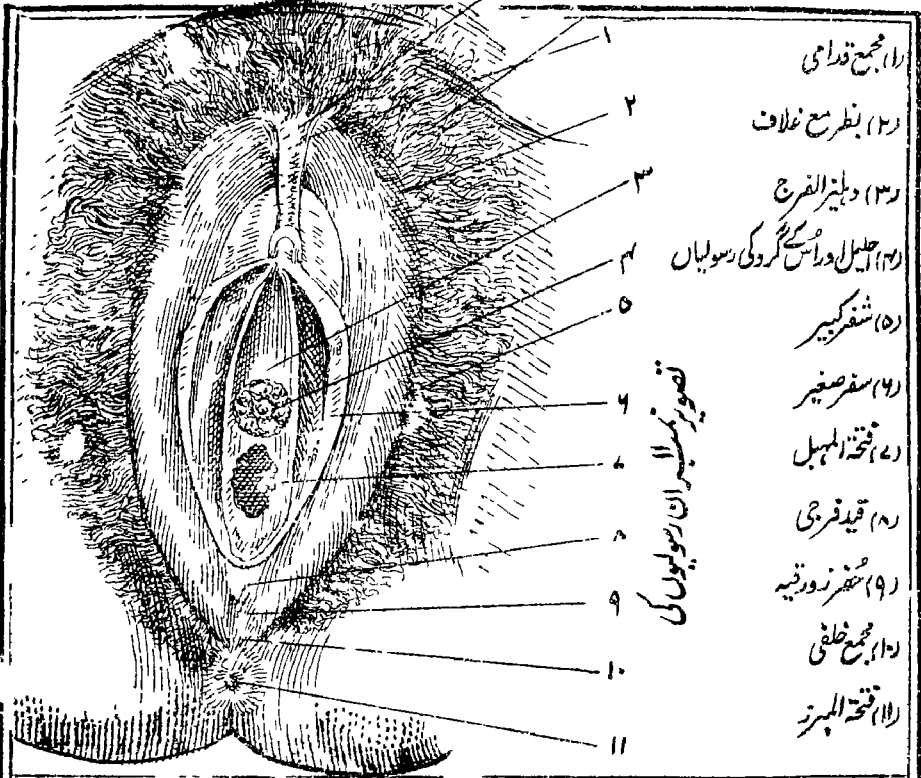
اسباب ان کے تقریباً وہی ہیں جو فصل سابق میں ہم لکھ آئے ہیں۔ اسلئے اعادہ کی ضرورت نہیں

علاج۔ سوائے مذکورہ بالا تدابیر کے یہ ہے کہ ان رسولیوں کو مقراض سے کاٹ کر کسی تیزاب یا کاسٹک سے جلا دینا چاہئے۔ بعض مرتبہ یہ رسولیاں جلا دینے کے بعد بھی دوبارہ پیدا ہو جاتی ہیں اور اکثر بعد کاٹنے کے ان سے بکثرت خون جاری ہو جاتا ہے۔ جو معمولی تدبیروں سے جلد بند بھی ہو جاتا ہے لیکن ڈاکٹر رحیم خان صاحب مرحوم نے لکھا ہے کہ انھوں نے ایسی عورتوں کا علاج کیا۔ ان کی رسولیاں کاٹ کر کاسٹک سے جلا دیں۔ جو پھر دوبارہ پیدا نہیں ہوئیں۔

فصل چھٹی قروح الفرج رسپوریشن۔ یا السریشن آف دی ولوا یعنی شرمگاہ کے زخم اکثر پھنسیوں کے بہم وا ہونے سے یا اتفاقاً کوئی پھوڑا نکل کر پکنے اور پھوٹنے سے یا کوئی رسولی کاٹنے سے یا عسر ولادت وغیرہ کے باعث شگاف ہو کر اس میں ریم پڑ جانے سے یا مرض آتشک کے باعث شرمگاہ میں زخم ہو جاتے ہیں۔ جو بعض تو سادہ زخم اور بعض خراب قسم کے ہوتے ہیں۔

علاج۔ اگر یہ زخم سادہ او معمولی ہوں اور زیادہ گہرے نہ ہوں تو مرہم کمیلہ[۱] یا مرہم سفیدہ کاشغری

[۱] ان دونوں مرہموں کا نسخہ جوز الفرج کے بیان میں درج ہے ۱۲ مؤلف

لگانا کافی ہوتا ہے۔ اگر زخم زیادہ پیپ دار، گہرے اور متعفن ہوں تو جوشاندہ برگ نیب یا کاربالک لوشن سے دھونا۔ اور اچھی طرح صاف کر کے مرہم کافوری لگانا یا بورک[1] یا آیوڈوفارم چھڑک کر کاربالک آئیل کا پھایہ رکھنا بہت مفید ہے اور صرف برگ نیب تازہ نہایت باریک پیسکر ان کی ٹکڑی زخموں پر باندھنے سے اکثر خراب قسم کے زخموں (قروح متعفنہ) کو بہت جلد فائدہ ہوجاتا ہے۔ اگر یہ زخم آتشکی مادہ سے پیدا ہوئے ہوں، تو مرض آتشک کا خاص علاج کرنا چاہئے اور جو ادویات اس موذی مرض کے لئے خاص ہیں۔ کھانے اور لگانے میں ان کا استعمال کرنا چاہئے۔ اس غرض کیلئے رسکپور کی گولیاں[3] بعد تنقیہ کے کھلانا اور مرہم سیماب لگانا ہمارا خاندانی مجرب ہے۔

کبھی زخموں کی عفونت گوشت میں سرایت کرجاتی ہے اور عضو ماؤف کا گوشت بالکل مردار ہوکر گلنے اور سڑنے لگتا ہے۔ شدت تکلیف اور زیادتی عفونت کے باعث مریضہ کو بخار شدید رہتا ہے ایسی حالت کو اصطلاح میں غانغرایا (گینگرین) کہتے ہیں۔ ایسی حالت میں تدابیر مذکورہ بالا کے علاوہ فصد صافن کھولنے اور مسہل دینے کی بھی ضرورت پڑتی ہے مسہل سے پہلے جو نسخہ منضج کا پلایا جائے اس میں مصفیات خون کے ساتھ ایسی دوائیں ضرور شامل ہوں جن سے خون کی حدت اور بخار کی شدت کو پورے طور پر تسکین حاصل ہوسکے ایسے موقع پر یہ نسخہ منضج کا سب سے بہتر ہے۔

صفت۔ شاہترہ۔ منڈی۔ گل سرخ۔ گل نیلوفر۔ تخم کاسنی ہر ایک ۷ ماشہ۔ تمر ہندی ایک تولہ۔ آلو بخارا ۵ دانہ۔ افتیمون ولایتی ۵ ماشہ۔ رات کو گرم پانی میں تر کر کے صبح کو چھان لیں۔ اور خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ حل کر کے پلائیں۔ اگر ضرورت ہو تو اسمیں پوست ہلیلہ کابلی ۷ ماشہ اضافہ کیا جائے۔ شام کو شیرہ عناب ۵ دانہ لعاب بہدانہ ۳ ماشہ۔ عرق مرکب مصفی خون ۱۰ تولہ۔ شربت نیلوفر ۲ تولہ۔ بدستور تیار کر کے پلایا جائے مادہ کا نضج ہوجانے کے بعد اسی منضج کے نسخے میں مغز املتاس ۶ تولہ۔ سناء مکی ۷ ماشہ ترنجبین ۴ تولہ۔ گلقند ۴ تولہ۔ شیرہ مغز بادام شیریں ۷ عدد اضافہ کر کے مسہل دیں۔ مسہل کے درمیانی دنوں میں اور تین چار دن تک مسہلوں کے بعد تبرید میں شام کا نسخہ (شیرہ عناب والا) خمیرہ گاؤزبان ۱ تولہ

منضج اور مسہل کا طریقہ

---

[1] اسمیں آیوڈوفارم ایک حصہ اور بورک ایسڈ دو حصے ہوتے ہیں ۱۲ مولف [2] اسمیں پانچ حصے تل کا تیل اور ایک حصہ کاربالک ایسڈ ہوتا ہے ۱۲ مولف [3] رسکپور دانہ الائچی سفید۔ عاقرقرحا۔ لونگ ہر ایک چھ ماشہ سب کو باریک پیسکر پان کے عرق میں حل کریں۔ اور مرچ سیاہ کے برابر گولیاں بنائیں اور ان میں سے ایک گولی ملائی میں رکھکر ہر روز صبح کے وقت کھلائیں ۱۲ مولف

ورق نقرہ ایک عدد۔ تخم ریحاں ۵ ماشہ کے ساتھ پلایا جائے۔ اگر تین چار منضج پلانے کے بعد ایک یا دو مرتبہ ہلکی سی تلیین رنید ربعہ مگنیشیا سلفاس۔ یا سلفیٹ آف سوڈا کے ثقیل مواد کی غرض سے کرا دی جائے تو بہتر ہے۔ اس کے بعد پھر وہی منضج پلا کر مسہل دینے سے کامل تنقیہ ہو جاتا ہے اور بعض دفعہ جب پہلی تلیین کافی ہوتی ہے تو مسہل دینے کی ضرورت بھی نہیں پڑتی ہے۔

اس کے علاوہ زخموں کے سڑے ہوئے حصہ کو اگر کاسٹک سے جلا دیا جائے تو آئندہ ان کی ترقی رک جاتی ہے۔ لیکن مناسب ہے کہ کاسٹک لگانے سے پہلے چند منٹ زخم پر کوکین سیلوشن (فیصدی سات والا) لگا کر اسے اچھی طرح بے حس کر لیں۔ تاکہ کاسٹک لگانے سے مریضہ کو تکلیف نہ ہو اس کے بعد لائیکوار پٹاسی پرمیگناس[۱] میں کپڑا تر کرکے زخم پر رکھیں۔ کوئلہ کی پلٹس بھی سڑے ہوئے زخموں کے لئے بہت مفید اور نافع ہوتی ہے؛

فصل ساتویں اِنشِقَاقُ الفرج رے سی رٹیشن آف دی پرے نی ام یعنی شرمگاہ کا شگاف

جو عورت کے عجان (پرے نی ام) یعنی سیون کے مقام پر کسی سبب سے ہو جاتا ہے یہ شگاف اندام نہانی کے سوراخ سے پیچھے کو ہوتا ہے اور بعض دفعہ مقعد کے سوراخ تک پہنچ جاتا ہے۔ اس حالت میں اندام نہانی اور مقعد کا راستہ کچھ دور تک گہراؤ میں باہر سے ایک نظر آنے لگتا ہے جب تک یہ زخم تیار رہتا ہے مریضہ کو پاخانہ کے وقت نہایت تکلیف ہوتی ہے۔ اور زخم پرانا ہونیکے بعد اگرچہ پاخانہ کے وقت کچھ تکلیف تو زیادہ نہیں ہوتی ہے لیکن اسقدر دقت ضرور پڑتی ہے کہ اندام نہانی کا دہانہ فضلہ کی آلودگی سے محفوظ نہیں رہ سکتا ہے۔ اور طہارت میں زیادہ تکلف کرنا پڑتا ہے۔ ورنہ صفائی حاصل نہیں ہو سکتی۔ اگر اس مرض کا علاج ٹانکے لگا کر نہ کیا جائے تو چند روز میں زخم کے کنارے مندمل ہو کر درست ہو جاتے ہیں۔ اور مدت العمر یہ شگاف بلا درد اور تکلیف کے موجود رہتا ہے؛

(دیکھو تصویر نمبر ۱۲ اس شگاف کی صفحہ ۴۶ پر)

---

[۱] یہ عرق دو گرین فی اونس کا متعفن مواد کی ترقی کو روکتا ہے اور بیس گرین فی اونس کی طاقت کا بیسی لس کے خانوں کو غارت کرتا ہے ۱۲ مؤلف
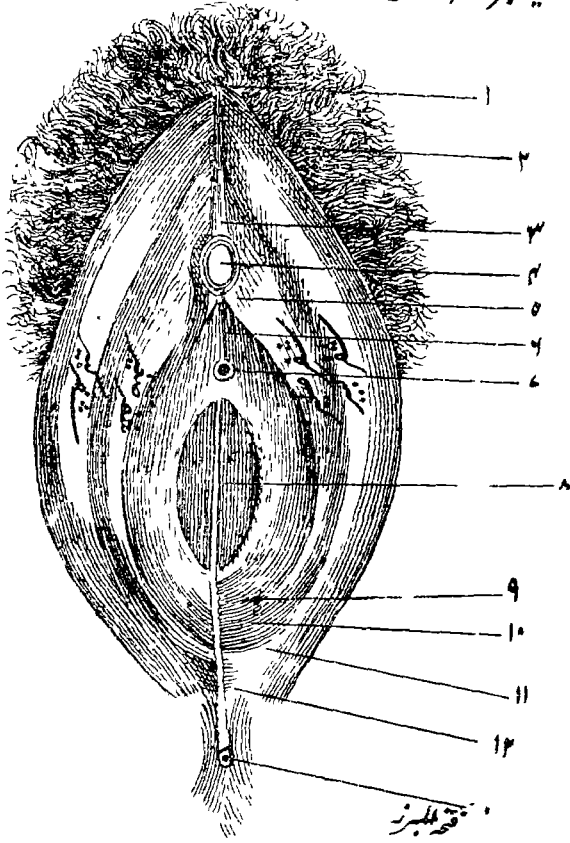
(دیکھو تصویر نمبر ۱۲ - اِس شگاف کی)

اسباب (۱) اکثر اس مرض کا سبب یہ ہوتا ہے کہ جب اتفاقاً بچے کی جسامت جوف عانہ اور مخرج جنین کے اندازے سے زیادہ ہو یا جوف عانہ کے زیادہ فراخ ہونے سے بچے کا سر یکایک اس مقام پر آٹھیرے یا جوف عانہ میں بدصورتی ہونے کے سبب عسرِ ولادت واقع ہو یا وضع حمل غیر طبعی کے وقت قابلہ ضروری آلات کے استعمال میں بے احتیاطی کرے تو ان اسباب سے کوئی سبب مقامِ ماؤف کے شگاف کا باعث ہوتا ہے (۲) اسی طرح مقامِ ماؤف پر کسی خارجی صدمے یا چوٹ وغیرہ کا اتفاق پڑنا - یا جماع قوی خصوصاً جبکہ بالجبر اس فعل کا ارتکاب کیا جائے تو اس حالت میں بھی یہ عارضہ لاحق ہو سکتا ہے (۳) قبض شدید کی حالت میں اگر فضلہ براز یہ کا نہایت سخت سدہ بن کر دفعۃً خارج ہو تو اس سے بھی سیون کے مقام پر مقعد کی طرف سے شگاف ہو کر اندام نہانی کے سوراخ تک پہنچ سکتا ہے :

علاج چونکہ اس مقام کی ساخت نرم اور متخلل (پلپلی) اور نازک ہے۔ فضلات بول و براز اس پر گذرتے ہیں۔ اور براز کے خارج ہوتے وقت یہاں کچھ نہ کچھ زور بھی پڑتا ہے۔ اس لئے یہ زخم مشکل سے درست (مندمل) ہوتا ہے۔ لیکن جہاں تک ممکن ہو علاج باحتیاط تام اور جلد کرنا چاہئے فوراً انشگاف میں ٹانکے لگائیں۔ مریضہ کے بول و براز کو آسانی سے خارج کرنیکا انتظام کریں مقام ماؤف پر مانع عفونت (انٹی سپٹک) ادویات کا استعمال کریں۔ اس کام کے لئے بوروآیوڈوفارم عمدہ چیز ہے۔ اگر انشگاف زیادہ لمبا اور گہرا نہ ہو تو بذریعہ دواءالتزاق (اسٹکن) کے اس کے کنارے خوب ملاکر صرف اس ہی دوا کا چھڑکنا اور کپڑے کی گدی پانی میں ترکر کے مضبوط باندھنا کافی ہوتا ہے یاد رکھو کہ اگر انشگاف لمبا اور بہت گہرا ہو تو اس میں ٹانکے دو مرتبہ لگائے جاتے ہیں۔ اول اندام نہانی (ویجائنا) کی طرف اور اس کے بعد معدہ کی جانب۔ اس لئے چاہیے کہ مریضہ کو بائیں کروٹ پر لٹا کر اندامِ نہانی کے اندر اسفنج کا ٹکڑا (بطور شیافہ کے) رکھیں۔ اور دو یا تین ٹانکے لگا کر اسفنج کو نکال لیں پھر زخم پر آیوڈوفارم چھڑک کر سفید کپڑے کی گدی پانی میں ترکر کے رکھیں اور اوپر سے پٹی باندھکر مریضہ کو نرم بستر پر لٹیا رکھیں۔ مریضہ کا پیشاب رات دن میں دو یا تین مرتبہ بذریعہ قاثاطیر کے نکال دیا کریں۔ اور ہر مرتبہ اندام نہانی کو کسی عرق دافع عفونت (جیسے کاربالک لوشن)[1] سے بذریعہ پچکاری کے دھو دیا کریں

دیکھو تصویر نمبر ۱۲۔ آلہ قاثاطیر کی
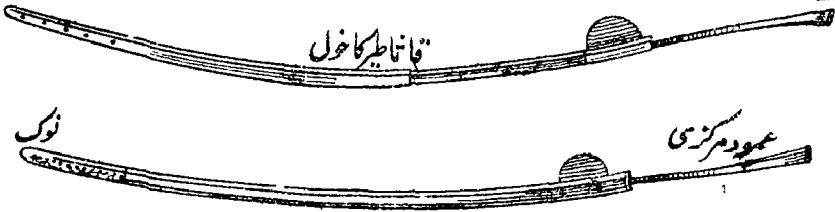
اگر مرہم کی ضرورت ہو تو یہ مرہم اندمال زخم کیلئے نہایت سودمند ہے **صفتہ** موم سفید ۳ ماشہ روغن گل ایک تولہ پگھلا کر سفیدۂ کاشغری مغسول۔ مردار سنگ۔ کافور ہر ایک ۳ ماشہ باریک پیسکر اسمیں ملائیں اور قدرے سفیدی انڈے کی اسمیں مخلوط کر کے زخم پر لگائیں۔ **مرہم دیگر** موم سفید۔ چربی گردہ بز۔ مغز ساق گاؤ۔ ہر ایک ایک تولہ پگھلا کر سنگ جراحت ایک تولہ باریک پیس کر

[1] زخموں کو دھونے کے لئے یہ لوشن چالیس حصے میں ایک حصہ کی طاقت کا بنانا چاہیے۔ ۱۲ مؤلف

اس میں ملائیں اور زخم پر لگائیں۔ مریضہ کو غذا ایسی دینی چاہئے جس سے قبض نہ ہو اور اجابت نرم بلا تکلیف کے آتی رہے۔ اس لئے دودھ یا مرغن حریرہ یا بکری کے گوشت کی یخنی یا آش جو مناسب ہے۔ اس ترکیب سے تقریباً ایک ہفتہ میں زخم بھر کر بالکل درست اور مضبوط ہو جائے گا اسوقت ٹانکے کاٹ دینے چاہئیں۔

پھر دوسری جانب (مقعد کی طرف) دستکاری کریں۔ اور وہ اس طرح کرتے ہیں کہ اول مریضہ کی نچلی آنتوں کو خصوصاً معاء مستقیم کو بذریعہ حقنہ (ای نی ما) کے فضلے سے پاک کریں پھر مریضہ کو ایک نرم بستر کی میز پر اس طرح چت لٹائیں کہ اس کے پاؤں مڑ کر پیٹ اور سینہ سے مل جائیں اور دونوں رانیں ایک دوسرے سے فاصلہ پر رہیں۔ اس ہیئت کو ڈاکٹری اصطلاح میں لے تھاٹومی پوزیشن کہتے ہیں ؛

(دیکھو تصویر نمبر ۱۴۔ اس ہیئت کی)
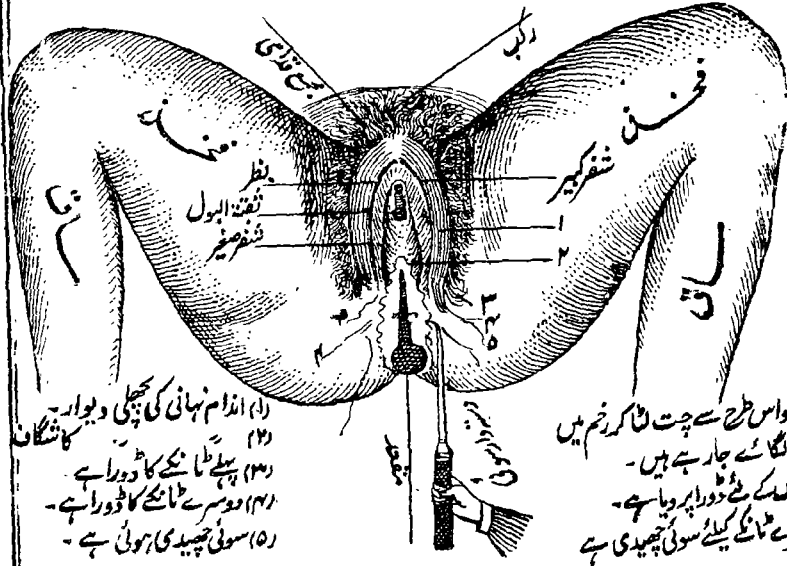
اس کے بعد آلہ مفتاح الفرج منقار البطی (ڈک بل اسپے کیولم) سے اندام نہانی کو فراخ کر کے مقعد کی جانب سے زخم کے کناروں کو تازہ کریں۔ اور باہر سے اندر تک چند ٹانکے لگائیں۔

اور چند روز تک زخم پر ادویہ مدملہ کا استعمال کرتے ہیں اور مانع عفونت ادویات کے عرق سے بذریعہ پچکاری کے دھوتے رہیں۔

(دیکھو تصویر نمبر ۱۵ - اس آلہ کی)
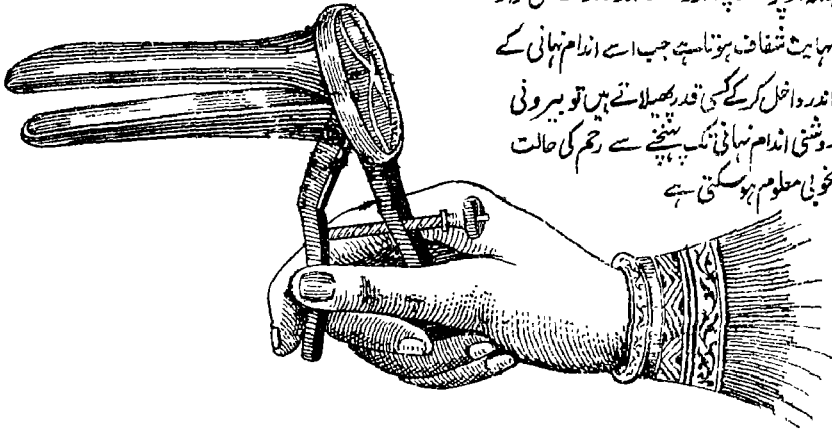
یہ آلہ اوپر سے چکنا اور صاف اور اندر سے قلعی دار نہایت شفاف ہوتا ہے جب اسے اندام نہانی کے اندر داخل کرکے کسی قدر پھیلاتے ہیں تو بیرونی روشنی اندام نہانی تک پہنچنے سے رحم کی حالت بخوبی معلوم ہوسکتی ہے

اِس مدت میں مریضہ کو ایسی غذا دیں جس سے فضلہ (براز) کم پیدا ہو اور طبیعت میں کسی قدر قبض رہے پائخانہ کی حاجت دو تین دن تک بالکل نہ ہو۔ اور مریضہ کا پیشاب ہر روز بذریعہ قاثاطیر (ربڑ کی نلی) دو یا تین مرتبہ نکالتے رہیں۔ اگر درمیان میں مریضہ کا براز خارج کرنے کی ضرورت پڑے تو گرم پانی اور صابون سے حقنہ کرکے براز خارج کرادیں پھر تین چار دن کے بعد جب زخم مندمل ہوجائے تو ٹانکے کاٹ دیں اور مقام ماؤف پر ایک گدی رکھکر پٹی سے باندھے رکھیں۔ اور جب تک زخم کے مضبوطی سے جڑ جانے کا یقین کامل نہ ہوجائے۔ مریضہ کو اجابت کرانے کا خیال رکھیں؛

(دیکھو تصویر نمبر ۱۶ حقنہ کی پچکاری)
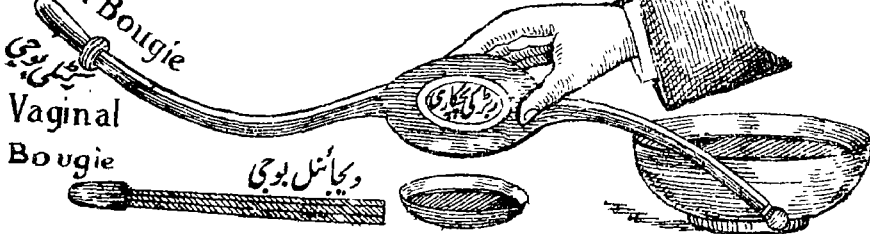
فصل آٹھویں۔ التصاق الشفرین (یونی ان آف دی لیبیا) یعنی شرمگاہ کے دونوں لبوں کا

باہم جڑ جانا۔ یہ مرض اکثر بچپن میں عارض ہوتا ہے۔ اس سے کبھی پیشاب اور حیض کا راستہ بالکل بند ہوجاتا ہے اور کبھی قدرے سوراخ باقی رہتا ہے جس کی راہ تھوڑا تھوڑا پیشاب تکلیف کے ساتھ خارج ہوتا ہے۔ اور حیض کا خون بھی کچھ رک کر بدشواری نکلتا ہے۔

اسباب (۱) بچپن میں اتفاقیہ سوزش فرج (انفلامیشن) کے لاحق ہونے سے (۲) اگر اکثر اوقات شرمگاہ لیسدار رطوبت سے آلودہ رہتی ہو اور صفائی کا لحاظ نہ رکھا جائے (۳) کسی سبب سے شرمگاہ کے لبوں میں زخم ہوجائیں اور ان کے علاج میں احتیاط اور بخوبی خبرگیری نہ کی جائے تو اندمال کے وقت شرمگاہ کے دونوں لب جڑ جاتے ہیں (۴) کبھی شرمگاہ کے لبوں کے درمیان میں ایک جھلی کاذب ریشہ دار ساخت کی پیدا ہوجاتی ہے جو لبوں کو جدا کرکے دیکھنے سے معلوم ہوا کرتی ہے۔ اس کے ذریعہ سے بھی دونوں لب جڑے رہتے ہیں؛

علاج۔ انگلی سے لبوں کو جدا کریں اگر زیادہ مضبوطی سے نہیں جڑنے پائے ہیں تو علیحدہ ہوجائینگے۔ اگر خوب جڑ گئے ہیں تو نشتر سے شگاف دیا جائے۔ اس کے بعد کسی مرہم مدمل کا استعمال کریں اور اکثر حالتوں میں صرف روغن کنجد میں ترکیا ہوا کپڑا دونوں لبوں کے درمیان رکھنا کافی ہوتا ہے۔

فصل نویں اجتماع الدم (کن جشن) یعنی اجتماع خون۔ جو اکثر شرمگاہ کے لبوں میں ہوجاتا ہے۔ چونکہ شرمگاہ کے لبوں کی ساخت میں غدودی جوہر پھلپھلا خانہ دار اور چربی زیادہ ہے اور اس میں عروق بکثرت موجود ہیں۔ اس لئے کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ شرمگاہ کے مقام پر کسی قسم کی چوٹ لگنے سے اس کے لبوں میں یا مقام مرکب (مانزوی نیرس) کی ساخت میں اجتماع خون ہوجاتا ہے۔ اور مقام ماؤف سوج کر پھولا ہوا اور سرخ ہوجاتا ہے۔ التہاب (انفلامےشن) یعنی سوزش کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔

کبھی تو یہ حالت ایک دو دن میں خودبخود زائل ہوجاتی ہے۔ اور کبھی عروق کی دیواروں میں سے آب خون (سیرم) چھنکر یا عروق پھٹکر اور خون بہکر گوشت کے خانوں میں بہ جاتا ہے۔ پھر وہ خون منجمد ہوکر یا تو دُمل کی صورت اختیار کرتا ہے۔ اسمیں ریم پیدا ہوکر خارج ہوتی ہے یا اس منجمد خون سے رسولی بن جاتی ہے۔ شاذونادر کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ وہ منجمد خون اس مقام پر سخت ہوکر ایک گرہ سی پیدا کرتا ہے جو مدت تک رہتی ہے۔

علاج پہلے جب چوٹ لگنے سے مقام ماؤف پر سرخی اور گرمی محسوس ہو کر اجتماع خون کے آثار ظاہر ہونے لگیں تو فوراً پھٹکری ایک حصہ گلاب خالص دس حصے میں حل کر کے اس میں سفید کپڑا تر کریں اور بار بار مقام ماؤف پر رکھیں۔ اگر مریضہ کو گرمی یا جلن زیادہ محسوس ہو تو اسمیں قدرے کافور بھی حل کریں اگر اس سے نفع نہ ہو تو آب کاسنی سبز۔ آب مکوہ سبز میں رسوت خالص حل کر کے اول طلا کریں پھر اسی میں جدوار خطائی گھسکر طلا کریں۔ اس علاج کا یہ اثر ہے کہ آنے والا مادہ تو رک جاتا ہے اور موجودہ مادہ تحلیل ہو جاتا ہے۔ روغن سرخ کی مالش بھی ایسے موقع پر بیحد مفید ہے

اور جب اس تدبیر سے نفع نہ ہو اور دُمّل ہو جانے کے آثار ظاہر ہونے لگیں تو ورم کے مقام پر پولٹس باندھیں۔ تاکہ مادہ پک کر دُمّل پھوٹ جائے اور پیپ خارج ہو کر زخم صاف ہو جائے اور اگر پکنے کے بعد پھوٹنے میں دیر لگے تو نشتر سے شگاف دیں۔ بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ دمل کے پھوٹنے کا انتظار نہ کریں جسوقت پیم پڑ جائے فوراً شگاف دینا مناسب ہے تاکہ اندر کیجانب منہ کر جانے کا خوف نہ رہے اور عضو ماؤف کی ساخت زیادہ گلنے سے محفوظ رہے۔ شگاف کے بعد مُندملات کا استعمال کرنا چاہئے۔

اگر مقام ماؤف میں رسولی پیدا ہو گئی ہو تو اس کے تحلیل کرنے کی کوشش کریں۔ اسکے لئے مرہم اُشنق[1] اور تکمید کنجد سیاہ والی مفید ہے۔ اگر اس سے نفع نہو تو رسولی کو احتیاط سے نکالکر ٹانکے لگائیں اور زخم کو بذریعہ بورو آئیوڈوفارم کے مندمل کرائیں شگاف دینے میں قریبی شریانوں کی احتیاط نہایت ضروری ہے۔ اسی طرح یہ بھی خیال رکھنا چاہئے کہ رسولی کا کوئی حصہ نکالنے سے باقی نہ رہ جائے۔ ورنہ رسولی دوبارہ عود کر آتی ہے۔ اس لئے اگر اس کا کچھ حصہ باقی رہ گیا ہو تو اسے کاسٹک سے جلا دینا چاہئے۔

فصل دسویں فتق (ہرنیا) یعنی آنت اتر آنا۔ اس جگہ فتق سے ہماری مراد اس مرض کی وہ قسم ہے جس میں آنت عورتوں کے قناۃ ۲۱ اربیہ (انگوئنل کینال) کی راہ خارج ہو کر رحم کے رباط مستدیر (راونڈ لگامنٹ) کے ہمراہ شرمگاہ کی جانب اتر آتی ہے۔ اگرچہ یہ مرض عورتوں میں بہت کم دیکھا جاتا ہے لیکن پھر بھی اس کی تین قسمیں اکثر واقع ہوتی ہیں (۱) فتق کھیلی

[1] اس مرہم کا نسخہ کتاب ہذا کے صفحہ ۱۸ پر اور تکمید کا نسخہ صفحہ ۲۳ پر درج ہے ۱۲ مؤلف۔

(دی جائنل ہرنیا) اس میں آنت اندام نہانی کی ساخت میں اتر آتی ہے (۲) فتق استحیائی (پوڈنڈل ہرنیا) اس میں آنت شرمگاہ کے لبوں کی ساخت میں اتر آتی ہے (۳) ان دونوں قسموں کے علاوہ کبھی فتق فخذی (فیمورل ہرنیا) بھی لاحق ہوتی ہے اس میں آنت ران کی طرف اتر آتی ہے۔

(دیکھو تصویر نمبر ۱۷) فتق کے مقام کی

(۱) حلقہ بطنیہ ظاہرہ۔ مقام فتق استحیائی
(۲) عصب استحیائی مع رباط مستدیرہ
(۳) ثقبہ صافنیہ
(۴) ورید صافن
(۵) عضلہ منحرفہ باطنہ
(۶) رباط الاربیہ
(۷) عصب القدامی الفخذی
(۸) شریان فخذی
(۹) ورید فخذی
(۱۰) لفافہ فخذیہ غائرہ
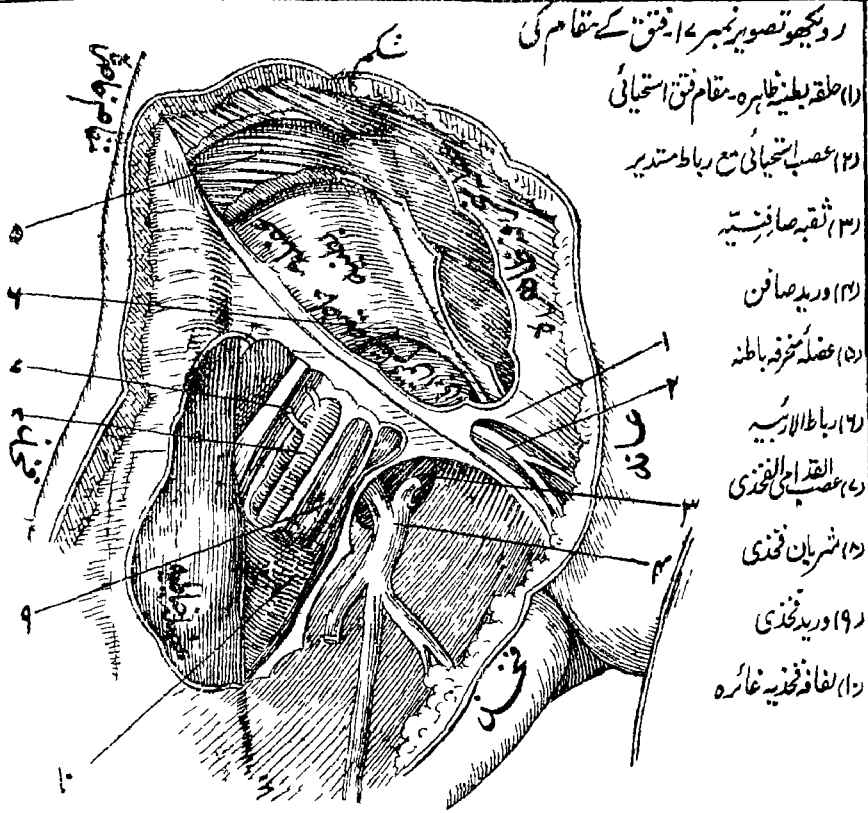
اسباب (۱) کسی سبب سے دیوار شکم کا کمزور ہونا (۲) زیادتی رطوبت سے مجرائے اربیہ کا ڈھیلا ہونا (۳) بوجھ اٹھانا۔ زور کرنا (۴) دائمی کھانسی اور اکثر قبض رہنا (۵) کمر میں سخت پٹی باندھنا۔ اور احشاء شکم کی کمزوری یا آنتوں کی بندشوں کا ڈھیلا ہونا۔

علاج اول قابض دواؤں کا لیپ کرنا چاہیئے تاکہ فتق کا مقام زیادہ پھیلنے نہ پائے۔ لیپ کا نسخہ یہ ہے **صفت** مصطگی۔ کندر۔ انزروت۔ جوز السرو۔ اقاقیا۔ گلنار۔ دم الاخوین۔ مرکی پھٹکری ایلوہ۔ اہل رسوت۔ ان سب دواؤں کو ہموزن لیکر نہایت باریک پیسکر چھان لیں اور سریش کو

آب مکوہ سبز میں حل کرکے ان میں پسی ہوئی دوائیں ملا کر محفوظ رکھیں۔ اسمیں سے قدرے لیکر کپڑے پر لگائیں اور مقام فتق پر چپکا دیں یہ دوا خشک ہو کر مع کپڑے کے وہیں چپکی رہے گی۔ کھانیکی دواؤں میں سے جوارش جالینوس۔ جوارش کمونی۔ معجون فلاسفہ اچھی ہیں۔ اس کے علاوہ مقام ماؤف پر کمانی لگانا بھی مفید ہے۔ اور اکثر حالتوں میں پسندیدہ شمار کیا جاتا ہے۔

(دیکھو تصویر نمبر ۱۸-۱۹-۲۰ کمانی کی)
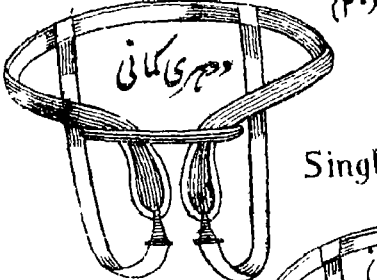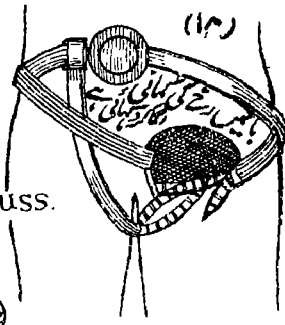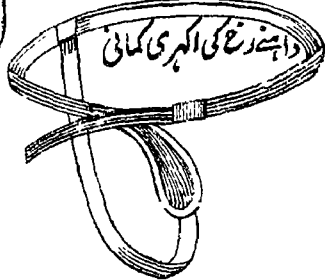
نمبر ۱۸ فتق فخذی کے لئے اور نمبر ۱۹ و ۲۰ فتق اسحبائی کے لئے ہے۔

فصل گیارھویں فیرلیسموس (ارکشن آف کلائی ٹورس) یعنی بظر کی بے وقت اور شدید تندی جس طرح مردانہ عضو تناسل کے اسفنجی حصہ میں بے وقت اجتماع خون ہونے سے ان کو یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔ اسی طرح مستورات کے بظر کی اسفنجی ساخت میں بے موقع اجتماع خون ہونے سے ان کو یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے۔

اسباب (۱) کبھی شرمگاہ کی خارش یا رحم کی اندرونی خارش کے باعث بظر کی جانب دوران خون تیز ہو جانے سے عورت کو اسی طرح مرض فیرلیسموس ہو جاتا ہے جس طرح فیرلیسموس کے

سبب سے یہ دونوں مرض پیدا ہو سکتے ہیں (۲) بظر کی حس لمس تیز ہو جائے۔ خصوصاً جبکہ پیدائشی طور پر کسی عورت کا بظر اپنی معمولی مقدار سے کسی قدر لمبا ہو۔ اور شرمگاہ کے لبوں سے باہر نکلا رہے۔ تو ایسی حالت میں چلتے پھرتے وقت لباس وغیرہ کی تھوڑی سی رگڑ سے یا سوتے ہوئے اتفاقاً شرمگاہ پر کچھ دیر تک ہاتھ رکھا رہنے سے بظر میں گرمی پیدا ہو کر اس کی طرف دورانِ خون تیز ہو جاتا ہے۔ اس لئے بظر میں غیر معمولی اور بے وقت تندی پیدا ہو جاتی ہے (۳) بعض بد وضع عورتیں اپنی خواہش سے حصول لذت کے لئے بظر کو ہاتھ سے ملا کرتی ہیں یا دو عورتیں مل کر باہم مساحقت کرنے کی خوگر ہو جاتی ہیں۔ ان دونوں بدافعالیوں سے بھی بظر کی جانب دوران خون تیز ہو کر یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے۔

علاج (۱) اگر شرمگاہ یا رحم کی خارش اس مرض کا سبب ہو تو سب سے پہلے ازالہ سبب ضروری ہے (۲) اگر مقام ماؤف کی حس لمس زیادہ ہو جانے کے سبب سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تو حس کو کم کرنیوالی دوائیں کھانے اور لگانے کی استعمال کریں۔ اس غرض کے لئے یہ معجون بہت مفید ہے۔

صفت ۔ تخم سُداب ۳ تولہ۔ تخم فرنجشک۔ بیخ سوسن ہر ایک دو تولہ گلنار۔ گل سرخ ہر ایک ۱۔ تولہ۔ کشنیز خشک۔ تخم خرفہ سیاہ ہر ایک ایک تولہ۔ خارخسک۔ تخم خشخاش سفید۔ لہسوڑہ ہر ایک ۹ ماشہ۔ طباشیر۔ اجوائن خراسانی ہر ایک ۶ ماشہ۔ بیج بند۔ مُسک اصلی۔ تخم کاہو۔ ہر ایک ۳ ماشہ۔ سب کو کوٹ چھان کر شہد خالص ۴۸ تولہ میں ملائیں رات کو سوتے وقت ۹ ماشہ سے ایک تولہ تک کھلائیں۔ اسی طرح اگر کبھی کبھی پٹاسی برومائڈ ۱۰ گرین عرق گاؤزبان ۲ تولہ اور عرق گلاب ایک تولہ میں حل کر کے رات کو سوتے وقت پلا دیا کریں تو اس سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ اور مقامی طور پر کوکین لوشن لگانا بھی مفید ہے (۳) اگر بظر کے زیادہ لمبا ہونے سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تو اس کے اسباب پر نظر کر کے علاج کرنا چاہئے۔ اور اگر مناسب ہو تو اس کا کسی قدر حصہ اوپر سے کاٹ ڈالیں۔ لیکن اِس دستکاری میں بظر کی شریان کو اچھی طرح باندھنا ضروری ہے تاکہ جریان خون زیادہ نہ ہونے پائے۔ اس کے بعد مانع عفونت اور زخم کو بھر لانے والی ادویات کا استعمال کرنا اور ہر طرح کی احتیاط ضروری ہے (۴) اگر عادت بد سے یہ مرض ہوا ہے تو بڑا علاجِ ترکِ عادت ہے۔ اس کے بعد ایسی دواؤں کا استعمال بھی لازمی ہے جن سے دورانِ خون کی تیزی اور

اعصاب کی حس کسی قدر کم ہو جائے۔ اس غرض کے لئے تدابیر مندرجہ نمبر ۳ عمل میں لائی جائیں تو بہت مناسب ہے۔

فصل بارھویں ۔ عظم البظر رہائپر ٹرانی آف کلی ٹورس) یعنی بظر کا بڑھ جانا بعض ملکوں اور بعض نسل کی عورتوں کا بظر پیدائشی طور پر معمول سے زیادہ لمبا ہوتا ہے یہاں تک کہ بعض ڈاکٹروں نے پانچ چھ انگشت تک لمبا ہونا بیان کیا ہے۔ ایسے موقع پر بدشکلی کو دور کرنے اور طہارت وغیرہ میں آسانی کی غرض سے اسے کاٹ ڈالتے ہیں۔ اور بعض مستورات کا یہ عضو مرض آتشک وغیرہ کے سبب سے بڑھ جاتا ہے۔ **اسباب** (۱) ملکی آب و ہوا کی خاص تاثیر یا نسلی خاصیت (۲) خون میں آتشکی فساد یا کوئی دوسری خرابی (۳) عضو ماؤف کی طرف دوران خون تیز ہونا (۴) ایسی حالت میں عضو ماوف کو زیادہ کھجلانا اور اکثر ملتے رہنا۔

علامت (۱) مرض کی حالت میں عضو ماؤف کا رنگ اودا بینگنی اور جلد چمکدار یا کھردری بے رونق ہوتی ہے (۲) رگیں پھولی ہوئی اور خون سے پر ہوتی ہیں (۳) اکثر اوقات عضو ماؤف میں شدید کھجلی ہوتی ہے (۴) گاہے آتشکی زخم بھی موجود ہوتے ہیں۔

(دیکھو تصویر نمبر ۱۲ بڑھے ہوئے بظر کی مع آتشکی زخموں کے)
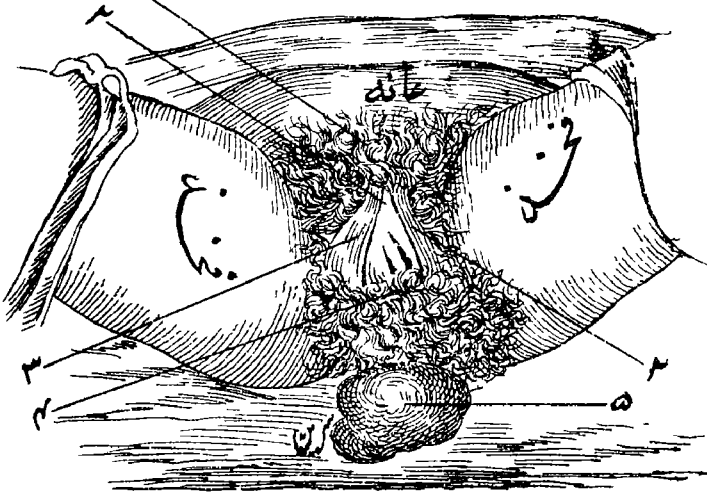
علاج ۔ اگر عضو ماؤف کی مقدار بہت زیادہ بڑھ گئی ہو تو اس کا شافی علاج اگرچہ سوائے کاٹنے کے

دوسرا نہیں ہے۔ لیکن عمل دستکاری سے پہلے سبب مرض کا ازالہ بھی نہایت ضروری ہے تاکہ دستکاری کے بعد مرض کے دوبارہ عود کرنے کا یا کسی دوسری خرابی کا اندیشہ باقی نہ رہے کیونکہ اکثر ایسا دیکھا گیا ہے کہ مواد مرض کا عام تنقیہ کرنے سے پہلے اگر خاص مقام ماؤف پر کوئی تیز دوا لگائی جاتی ہے یا کوئی محرک مادہ عمل کیا جاتا ہے تو اصل مرض کی شدائد کے علاوہ دوسری قسم کی جدید خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ اس لئے تمہیں چاہئے کہ دستکاری سے پہلے مریضہ کے موجودہ حالات پر گہری نظر ڈالو۔ اگر اس کے بدن میں فاسد اخلاط اسقدر موجود ہوں کہ جن کے حرکت کرنے یا جوش میں آنے سے دوسری خرابیاں پیدا ہو جانے کا اندیشہ ہو تو اپنے اصول کے موافق مادہ مرض کو بدن سے نکلنے کے قابل کر کے (منضج دے کر) تنقیہ کامل کرا لو چنانچہ اگر خون میں آتشکی زہر یا کوئی دوسری خرابی زیادہ موجود ہو تو پہلے یہ منضج پلاؤ۔ **صفت** شاہترہ۔ چرائتہ منڈی۔ پوست ہلیلہ زرد۔ برادہ شیشم۔ برادہ صندل سرخ ہر ایک ۷ ماشہ۔ افتیمون ۵ ماشہ۔ تمر ہندی ۲ تولہ رات کو پانی میں تر کر کے صبح کو مل چھان کر شربت عناب ۴ تولہ اسمیں حل کر کے پلائیں۔ نضج مواد کے بعد یا نواسی میں سنا مکی۔ گل سرخ ہر ایک ۷ ماشہ۔ مغز فلوس ۲ تولہ۔ ترنجبین ۴ تولہ شیرہ مغز بادام شیریں ۷ عدد اضافہ کر کے بدستور منضج تین مسہل دیں۔ اور مسہلوں کے درمیانی دنوں میں اور مسہلوں کے بعد دو تین دن تک تبرید کا نسخہ شیرہ عناب عرق مرکب والا پلائیں۔ آدرہ یا مطبوخ ہندی کے مسہل سے تنقیہ کرائیں۔ یہ مسہل اکثر آتشکی مواد کو خارج کرنے کے لئے ہمارا معمول مطب ہے **صفت**۔ پوست درخت نیب۔ پوست درخت کچنال۔ بیخ حنظل۔ پھلی ببول۔ کٹائی خورد مع پتوں اور جڑ کے پرانا گڑ۔ ہر ایک ۱۰ تولہ سب کی کٹی کر کے تین سیر پانی میں پکائیں۔ جب تین پاؤ پانی باقی رہ جائے۔ صاف کر کے بوتل میں رکھیں یہ سات خوراکیں ہیں جو سات دن تک برابر پلائی جاتی ہیں۔ ہر روز تین مرتبہ سے دس مرتبہ تک دست آجاتے ہیں۔ نہایت غلیظ اور متعفن مواد خارج ہوتا ہے شام کو قریب ۴ بجے کھچڑی مونگ کی ملائم کھلائی جاتی ہے۔ اس سے آتشکی مواد خوب نکل جاتا ہے لیکن اگر دست نہ آئیں تو گرمی کرتا ہے اس لئے اس کو ہوشیاری سے مناسب موقع پر استعمال کرنا چاہئے۔

پھر جب مذکورہ بالا طریقہ سے تنقیہ کر لیا گیا ہو اور مریضہ کی طبیعت ہر طرح قابل اطمینان ہو۔ تو اسوقت دستکاری کرنی چاہئے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اول بظر کو جڑ کے پاس ریشم کے تاگے سے

نسخہ منضج خون

نسخہ مطبوخ ہندی

مضبوط باندھیں۔ اور دوسرے دن بندش سے نیچے والے حصے کو جس قدر مناسب ہو کاٹ دیں۔
ڈاکٹر رحیم خان صاحب مرحوم نے اپنی کتاب امراض نسوان میں لکھا ہے کہ ایک عورت (بعمر ۲۲ سال) کو آتشک ہوگئی تھی۔ اول تو اس کی شرمگاہ کے لبوں اور بظر میں نہایت شدید کھجلی ہونی شروع ہوئی اور پھر اس کا بظر بڑھنا شروع ہوا۔ یہاں تک کہ چند روز میں چھوٹے کھیرے کے برابر ہوگیا تھا۔ اور اسکی جڑ کے گرد آتشکی زخم بھی موجود تھے۔ جب اُن کے زیر علاج آئی تو انھوں نے بڑھے ہوئے بظر کو کاٹ ڈالا۔ اول تھوڑا سا خون نکلا لیکن شریان کو ریشم سے باندھنے کے بعد بند ہوگیا تقریبًا ایک ہفتہ میں جراحت کا زخم اچھا ہوگیا لیکن آتشکی زخم بدستور سابق موجود تھے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ڈاکٹر صاحب نے اس کی بدنی حالت کو دیکھکر سمجھ لیا ہوگا کہ اسے تنقیہ کی ضرورت نہیں ہے۔ یا دستکاری سے پہلے اسے دست آور دواؤں کا استعمال کرا لیا ہوگا۔

فصل تیرھویں - عدم البظر۔ یعنی بظر کا نہ ہونا۔ بعض عورتوں کی شرمگاہ میں بظر پیدائش سے ہی بالکل معدوم ہوتا ہے۔ ایسی عورتیں اکثر بانجھ ہوتی ہیں اور ان کو شہوانی لذتوں کی طرف ابتداء سے ہی بالکل رغبت نہیں ہوتی ہے اور اگر اسی طرح ان کا رحم اور خصیۃ الرحم بھی مفقود ہوں تو ان کے اکثر افعال و عادات میں بالکل مردوں کی شباہت پائی جاتی ہے۔ یہ سب خرابیاں پیدائشی ہونے کے سبب سے لاعلاج ہوتی ہیں۔

فصل چودھویں صلابۃ غشاء البکارۃ (ہارڈنس آف ہائمن) یعنی پردۂ بکارت کا سخت اور دبیز ہونا۔ اگر پردۂ بکارت معمول سے زیادہ سخت اور دبیز ہو لیکن اندام نہانی کے سوراخ کو بالکل بند نہ کرسکے یا باوجود پورا بند کر لینے کے اس میں چھوٹے چھوٹے سوراخ موجود ہوں تو خون حیض کے جاری ہونے میں اس سے کسی طرح کی رکاوٹ واقع نہیں ہوسکتی ہے اسلئے حیض کا خون تو اپنے معمولی دنوں میں برابر جاری ہوا کرتا ہے۔ اور شادی ہونے کے وقت تک عورت کو اس سے مضرت یا تکلیف محسوس نہیں ہوا کرتی ہے۔ لیکن جب اسے اپنے خاوند کے ساتھ مباشرت کا اتفاق ہوتا ہے تو اس کو سخت تکلیف پیش آتی ہے خصوصًا جبکہ خاوند قوی اور فربہ اندام ہو۔ کیونکہ ایسی حالت میں پردۂ بکارت اپنی غیر معمولی سختی اور دبازت کے باعث پھٹ نہیں سکتا ہے۔ اور اندام نہانی کے سوراخ کو تنگ یا بالکل بند رکھتا ہے جس سے مقاربت میں

نہایت دشواری ہونیکے باعث جانبین کو خصوصاً عورت کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اور فعل جماع کی تکمیل نہ ہوسکنے کے باعث استقرار حمل بہت کم ہوتا ہے۔ اور اگر خاوند کسی قدر کمزور اور لاغر اندام ہو۔ اور پردہ مذکور نے اندام نہانی کے سوراخ کو بالکل بند نہ کیا ہو تو مقاربت کے وقت چنداں تکلیف نہیں ہوتی ہے اور اس حالت میں پردہ مذکور بدستور قائم رہ سکتا ہے۔ لیکن اس میں شک نہیں کہ ایسی حالت میں استقرار حمل نہایت مشکل ہوتا ہے۔ اور اگر کسی وجہ سے حمل قرار پا جائے تو بچے کی پیدائش کے وقت عورت کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ بیچاری کو دوچند مصیبت کا سامنا ہوتا ہے۔

علاج پردہ بکارت کو مقراض سے کاٹ ڈالیں یا نشتر سے شگاف دیں یا انگلی سے پھاڑ دیں پھر کٹے ہوئے موقع پر سفید کپڑا تل کے تیل میں تر کر کے رکھیں اگر ضرورت سمجھی جائے تو نہایت ہلکا سا کاربالک آئل بجائے سادہ تیل کے استعمال کیا جائے تاکہ زخم کے کنارے سخت ہو کر بہت جلد درست ہو جائیں۔ یا شورے اور چاندی کے تیزاب (نائٹریٹ آف سلور) سے جلا کر دوسرے دن اسی تیزاب کا عرق (سیلوشن) زخم پر لگائیں۔ اس سے بھی زخم بہت جلد اچھا ہو جاتا ہے۔

فصل پندرھویں۔ انغلاق الفرج (امپرفوریٹ ہائمن) یعنی پردہ بکارت کا پورا گول اور بے سوراخ ہونا جس سے اندام نہانی کا سوراخ بالکل بند ہو جائے۔ یہ بھی مرض رتق کی ایک قسم ہے ایسی لڑکیوں کی ماں بہن کو کبھی سن بلوغ سے پہلے ہی نہلاتے دھلاتے وقت اس امر کی اطلاع ہو جاتی ہے۔ اور اس کا علاج کسی ہوشیار قابلہ سے کرا لیتے ہیں اور کبھی ماں کی غفلت سے یہ بات کسی پر ظاہر نہیں ہونے پاتی ہے۔ پھر جب لڑکی سن بلوغ کو پہنچتی ہے تو حیض کا خون اپنا راستہ کھلا نہ پانیکے سبب سے رحم اور اندام نہانی کے اندر مہر مہینے رکا رہتا ہے۔ اور مدت تک وہاں جمع رہنے سے اس میں عفونت اور ایک خاص قسم کی زہریلی خاصیت پیدا ہو جاتی ہے۔ جس سے طرح طرح کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں :

دیکھو تصویر نمبر ۲۲ صفحہ ۵۹ پر
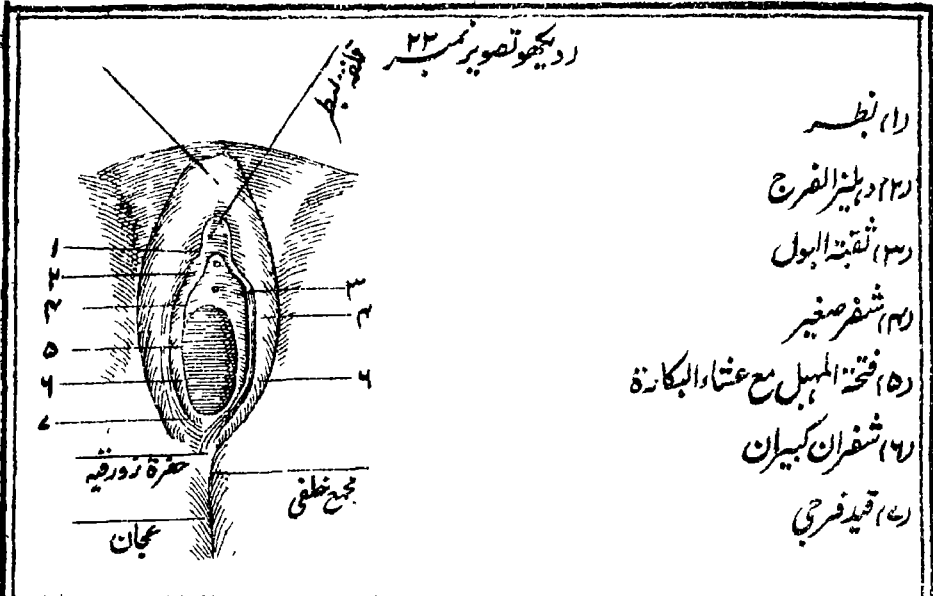
بعض موقع پر ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ اس کو صرع (ای پی لپ سی) یعنی مرگی کی طرح بیہوشی کے دورے پڑنے لگتے ہیں۔ اور صرع کا معمولی علاج کرنے سے کچھ نفع نہیں ہوتا ہے۔ بعض مرتبہ مریضہ کو ایسے دورے تو نہیں پڑتے لیکن یہ شکایتیں ضرور پائی جاتی ہیں۔

شکایات (۱) مریضہ کے شکم میں غیر معمولی کلانی اور قدرے درد محسوس ہوتا ہے (۲) خون فاسد کے اجتماع سے مریضہ کے مزاج میں غیر طبعی گرمی پیدا ہو جاتی ہے (۳) چہرے کی رونق زائل ہو کر زردی یا سیاہی کی جھلک نظر آنے لگتی ہے (۴) بھوک جاتی رہتی ہے۔ اور مریضہ روز بروز کم طاقت اور لاغر ہوتی جاتی ہے (۵) مریضہ کا شکم حاملہ کی طرح کسی قدر بڑھ جاتا ہے اور وہ سوائے ان تکالیف کے اور کچھ بیان نہیں کر سکتی ہے۔

مریضہ کے یہ ظاہری حالات اور شکم کی بے موقع کلانی دیکھکر گھر کے لوگ حیران ہو جاتے ہیں اور اس پریشانی کی حالت میں لڑکی کی جانب سے ان کے دل میں طرح طرح کے فاسد خیالات آنے لگتے ہیں لیکن تفتیش حالات سے جب ان کو اصلی مرض کا پتہ لگ جاتا ہے اور غشاء مذکور میں شگاف دیا جاتا ہے تو خون فاسد کثیر المقدار خارج ہو کر مریضہ کی حالت رو بصحت ہو جاتی ہے۔ کبھی ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ خون مدت تک رحم کے اندر جمع رہنے کے سبب سے بلکہ دماجیپ کی صورت بن جاتا ہے اور جھلی میں شگاف دینے سے خارج ہوتا ہے۔

علاج۔ اس جھلی میں اس طرح شگاف دینا چاہیئے کہ حتی الامکان علامت بکارت کی بھی باقی رہے اور خون حیض کے لئے راستہ بھی ہو جائے۔ اس کے بعد کانڈی فلوئیڈ لوشن سے بذریعہ پچکاری کے رحم کو اچھی طرح دھو ڈالیں۔ لیکن دستکاری کرنے میں قابلہ کو یہ احتیاط رکھنی نہایت ضروری ہے کہ اول وہ اپنے ہاتھوں اور تمام آلات کو جو اس دستکاری میں مستعمل ہوں گے، کاربولک لوشن سے (جو کم سے کم چالیسویں حصے کی قوت کا ہو) اچھی طرح اطمینان کے ساتھ دھولے اور مقام ماؤف کو بھی سیلوشن مذکور سے اچھی طرح تر کرلے۔ بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ تھوڑا سا سیلوشن مذکور مقام دستکاری اور مکان کی دیواروں پر بھی چھڑک دے تاکہ تمام مکان کی ہوا میں سے عفونت پیدا کرنیکی استعداد زائل ہو جائے۔ یہ احتیاط اس لئے ضروری ہے کہ ایسا نہ کرنے سے بعض موقع پر دیکھا گیا ہے کہ مریضہ کی حالت دستکاری کرنے سے پہلے اچھی تھی اور دستکاری کرتے ہی جب خون فاسد اس کے رحم سے خارج ہوا تو بیرونی ہوا شگاف کی راہ سے رحم کے اندر داخل ہو کر کسی جدید فساد اور خاص سمیت کا باعث ہوئی۔ پھر وہ سمیت رگوں کے ذریعہ سے تمام بدن میں سرایت کر گئی اور مریضہ بیہوش ہو کر تھوڑی دیر میں مر گئی۔ اس لئے دستکاری سے پہلے ہوا کی اصلاح کی جائے اور آلاتِ جراحی وغیرہ کو مانع عفونت (انٹی سپٹک) اشیاء سے دھو لینا نہایت ضروری سمجھا گیا ہے اور اس غرض کے لئے کاربولک لوشن یا مرکیوری لوشن استعمال کیا جاتا ہے۔

اس دستکاری کے بعد اندمال زخم کے لئے سب سے بہتر یہ ہے کہ ایک پھایہ صاف روئی کا تل کے تیل میں یا ہلکے کاربولک لوشن میں تر کر کے زخم پر رکھیں اور دو یا تین دن تک مریضہ کو آرام سے چت لیٹی رہنے دیں۔ اگر ضرورت ہو تو ہر روز ایک مرتبہ یا دو مرتبہ زخم کو برگ نیب کے جوشاندہ سے دھونا بھی چاہیئے۔ اور گرمی یا پیاس کی حالت میں مریضہ کو لعاب بہدانہ ۳ ماشہ شیرہ عناب ۵ دانہ عرق مرکب مصفی خون ۱۰ تولہ شربت نیلوفر ۲ تولہ بطور تبرید کے پلانا بھی مناسب ہے۔ غذا ہلکی اور جلد ہضم ہونیوالی دینی چاہیئے۔

تیسرا مقالہ
اندرونی اعضائے تناسل کے امراض

اس مقالہ میں چار[۴] باب ہیں۔ پہلے[۱] باب میں اندام نہانی کے امراض۔ دوسرے[۲] باب میں امراض جسم تیسرے[۳] باب میں امراض خصیۃ الرحم اور دیگر متعلقات رحم کا بیان ہے۔ باب چہارم[۴] ضمیمہ ہے۔ ہر باب میں چند چند فصلیں ہیں جن میں ہر ایک مرض کا علاج مع اسباب و علامات کے جداگانہ لکھا گیا ہے ؛

باب اول امراض اندام نہانی

اس باب میں دس فصلیں ہیں اور ہر ایک فصل میں ہر ایک مرض کے اسباب و علامات اور مجرب علاج درج ہیں۔

فصل پہلی استرخاء المہبل (پے رالے سس آف دی ویجائنا) یعنی اندام نہانی کی ساخت کے تمام عضلاتی ریشوں اور عضلہ عاصرۃ المہبل (اسفنکٹر ویجائنی) کا معمول سے زیادہ ڈھیلا ہو جانا۔ چونکہ اندام نہانی کے زیادہ فراخ ہونے کی حالت میں مرض انزلاق الرحم (پرولپسس یوٹرائی) کا بہت اندیشہ ہوتا ہے۔ اور مقاربت کے متعلق بھی خرابیاں[۱] واقع ہوتی ہیں اس لئے عضو مذکور کو معمولی حالت پر رکھنے کی تدابیر عمل میں لانا ضروری ہیں۔

اسباب۔ اس مرض کے چند سبب ہوتے ہیں اس لئے ہم ہر ایک سبب کو مع اسکی مناسب تدابیر کے جداگانہ بیان کرتے ہیں۔

---

[۱] جیسے عدم تلذذ مباشرت وغیرہ سے ۱۲۔ مؤلف۔

ساتھ ملا کر فرزجہ کریں ؛

پانچواں سبب

(۵) وضع حمل کے بعد سمیٹ کی اشیاء (قابضات) کا استعمال نہ کرنے سے بھی یہ عارضہ ہو جاتا ہے چونکہ وضع حمل کے وقت اندام نہانی کی ساخت ماؤف اور سست ہو جاتی ہے۔ اسلئے وضع حمل سے قریب ایک چلّہ کے بعد جب نفاس کا خون بالکل بند ہو چکتا ہے اور رحم بالکل صاف ہو جاتا ہے اس وقت رحم اور اندام نہانی کی تقویت کے لئے قابلہ بعض قابض دواؤں کا فرزجہ استعمال کیا کرتی ہے۔ اگر کسی وجہ سے ایسا نہ کیا جائے تو اندام نہانی کی ساخت وقت سے پہلے سست اور رحم کمزور ہو جاتا ہے۔

فرزجۂ مقوی رحم

علاج۔ مقویات رحم اور قابض ادویات کا فرزجہ ان کے موقع پر ضرور کرنا چاہیئے چنانچہ یہ نسخہ بہت مفید ہے صفتہ۔ مازو سبز۔ تخم چوکا ہر ایک ۶ ماشہ۔ خبث الحدید مدبر۔ جوز السرو۔ ہر ایک ۳ ماشہ۔ آملہ خشک۔ چھڑیلہ۔ ہر ایک ۲ ماشہ۔ زعفران ایک ماشہ۔ سب کو سرمہ کی طرح باریک پیس لیں اور جُفت بلوط۔ گلنار ایک ایک تولہ کو پانی میں جوش دے کر اس میں سفید کپڑا تر کریں اور پسی ہوئی دوا اس پر چھڑک کر فرزجہ کریں۔

تضیق المہبل

فصل دوسری ۔ تَضْیِیْقُ المَہْبَل (ویجائے نس مس) یعنی اندام نہانی کا سکڑ کر تنگ ہو جانا۔ یہ مرض اندامِ نہانی کے عضلاتی ریشوں اور اس عضلے کے تشنج (سکڑ جانے) سے ہوتا ہے جو اس کے دہانے پر محیط ہے۔ مضرت اس کی ظاہر ہے کیونکہ اس حالت میں مقاربت کے وقت دشواری ہوتی ہے۔ بلکہ بعض صورتوں میں عورت بالکل بیکار ہو جاتی ہے۔ مباشرت میں تکلیف ہونی اور جماع پر قدرت نہ ہونی۔ یہ دونوں ایسی باتیں ہیں کہ جن کا لازمی نتیجہ اولاد سے محرومی ہے۔ اس لئے حتی الامکان اس عارضہ کی تدبیر بتانا طبیب کے لئے ضروری اور ان کو عمل میں لانا قابلہ کا فرض ہے۔ چنانچہ اس کے اسباب مع علاج درج ذیل ہیں۔

پہلا سبب

(۱) صغر سنی۔ جس طرح صغر سنی میں تمام اعضاء اپنی طبعی مقدار سے چھوٹے ہوتے ہیں اسی طرح سے رحم اور اندام نہانی کی تجویف بھی مقدار طبعی سے بہت کم اور تنگ ہوتی ہے۔ اس عمر میں وظیفۂ زوجیت کا ادا کرنا ہر طرح زوجین کے لئے مضر ہوتا ہے۔ خصوصاً زوجہ کے لئے علاوہ وقتی تکالیف کے اپنے نتیجہ کے لحاظ سے بھی سم قاتل ہوتا ہے۔ کیونکہ اول تو صغر سنی میں استقرار حمل

مشکل سے ہوتا ہے۔ دوسرے جو لڑکیاں چھوٹی عمر میں حاملہ ہوجاتی ہیں اکثر ان کی قوت وضع حمل کے وقت دردِ زہ کی شدائد کو برداشت نہیں کرسکتی ہے۔ اور اکثر بچے کی پیدائش کے وقت ماں اور بچہ دونوں کی عزیز جانیں ناحق تلف ہوجاتی ہیں؛

علاج۔ سب سے بہتر تدبیر تو یہ ہے کہ صغیر السن لڑکی سے مباشرت کرنا ممنوع کردیا گیا ہے۔ اسلئے جب تک تمام اعضاء کا نشوونما اپنی مناسب مقدار تک نہ پہنچ جائے اس وقت تک مباشرت نہ کی جائے۔ اچھی غذا۔ تازہ ہوا۔ خوشی اور فارغ البالی کے ساتھ سسرال میں رہنا لڑکیوں کے نشوونما میں بڑا دخل رکھتا ہے۔ اس کے علاوہ دیگر تدابیر بالکل بے سود اور لغو ہیں۔ جوانی میں شکایت خود بخود زائل اور رفع ہوجاتی ہے؛

(۲) **عضلاتی قوت**۔ جب تمام بدن کے عضلات خصوصاً اندامِ نہانی کی ساخت کے گول عضلاتی ریشے نہایت قوی اور فربہ ہوتے ہیں (جیسا کہ سنِ شباب میں) ایسی حالت میں وہ زور سے سکڑ کر چاروں طرف سے سمٹے ہوئے رہتے ہیں۔ اس لئے اندامِ نہانی میں ایک حد تک تنگی رہتی ہے۔ اگر یہ انقباض نہایت قوی اور حد سے زیادہ ہونے کے باعث ناگوار اور مضر سمجھا جائے تو اس کا **علاج** اس طرح سے کریں کہ اگر گرم پانی سے طہارت کرنے کی ہدایت کریں اور اندامِ نہانی کو روغن بابونہ سے چکنا رکھیں؛

(۳) **ادویہ قابضہ** کا مقامی استعمال۔ اگر کوئی عورت اپنی نادانی اور ناعاقبت اندیشی سے ایک مدت تک قابض ادویات کا استعمال بطور فرزجہ کے کرتی رہے تو ان دواؤں کے اثر سے اندامِ نہانی کی ساخت سکڑ کر اس کی تجویف کبھی اسقدر تنگ ہوجاتی ہے جو کسی موقع پر باعث تکلیف اور مضرت ہوسکے۔ **علاج** (۱) ایسی اشیاء کا استعمال آئندہ قطعاً ترک کیا جائے (۲) اگر ضرورت ہو تو برگ خطمی یا تخم خطمی یا گل بابونہ کے جوشاندے سے چند روز طہارت کرائی جائے (۳) گلیسرین کو بذریعہ پچکاری کے اندامِ نہانی میں پہنچانا۔ یا اس میں کپڑا تر کرکے بطور فرزجہ کے اندر رکھنا مفید ہے (۴) موم اور گھی کی فیر وطی لگانا سب سے بہتر ہے۔

(۴) **اندامِ نہانی کی خشکی اور تحلل رطوبات**۔ اگر اندامِ نہانی کی غشاء لعابی (میوکس ممبرین) کے مسامات میں سے معمولی رطوبت کا ترشح کم ہوتا ہے۔ اور غدد برتولین (بارتھولین گلینڈز) یعنی

دوسرا سبب

تیسرا سبب

چوتھا سبب

اُس جگہ رطوبت پیدا کرنے والے غدود بھی اپنے فعل سے عاجز رہتے ہیں تو اندام نہانی کی تجویف اکثر اوقات اپنے معمول سے زیادہ خشک رہتی ہے۔ اور اسی وجہ سے مقاربت کے وقت اندامِ نہانی میں زیادہ تنگی محسوس ہوتی ہے۔ جو کسیقدر مضرت سے خالی نہیں ہے۔

علاج۔ اگر تمام بدن میں عام طور پر خشکی کے آثار پائے جائیں تو مرغن غذائیں اور دیگر مرطبات کا استعمال کرائیں۔ گائے یا بکری کا دودھ بقدر برداشتِ طبیعت کے پلائیں۔ گلیسرین۔ روغن گل میں ملا کر بطور فرزجہ کے استعمال کرائیں۔ موم روغن۔ یا روغن مغز تخم کدوئے شیریں یا روغن گل سے اندام نہانی کو چکنا رکھیں ؛

(۵) **پردۂ بکارت کی سختی**۔ اور اس کا بجنسہ قائم رہنا۔ چونکہ پردہ بکارت اندام نہانی کے سوراخ کو نیچے سے کسی قدر بند رکھتا ہے۔ اسلئے اگر وہ اپنی غیر معمولی سختی کے باعث اول مقاربت کے وقت نہیں پھٹتا ہے۔ تو اس کے قائم رہنے سے اندام نہانی کا دہانہ تنگ رہتا ہے اور اسکی مضرت ظاہر ہے ؛ **علاج**۔ پردۂ مذکور مقراض سے کاٹ دیں اور کپڑا روغن گل میں تر کرکے شگاف کے اندر چند روز تک رکھیں تاکہ پھٹے ہوئے مقام کے کنارے درست ہو جائیں۔

(۶) **اندمال قروح** (آرکے نک اسٹرکچر) یعنی کسی عضو کا زخم اچھا ہو کر اس کی ساخت کا سکڑ جانا اگر کسی وجہ سے اندام نہانی کے اندر زخم ہو کر علاج سے مندمل ہو جاتا ہے تو اندمال زخم کے زمانہ میں احتیاط نہ کرنے سے اکثر دو صورتیں پیش آیا کرتی ہیں (۱) کبھی تو اندمال زخم کے وقت گوشت زائد پیدا ہو کر اندامِ نہانی کی تجویف کو تنگ یا بالکل بند کر دیتا ہے (۲) اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ اندام نہانی کی ساخت کے عضلی ریشے (مسکیولر فائبرز) یا اس کے اندر والی غشاءِ لعابی (میوکس میمبرین) سکڑ کر تجویف کو نہایت تنگ کر دیتے ہیں جس سے یا تو بالکل مباشرت کے قابل نہیں رہتی ہے یا مقاربت کے وقت اس کو سخت تکلیف ہوتی ہے ؛

علاج۔ اگر گوشت زائد کے پیدا ہونے سے تجویف تنگ ہو گئی ہے تو اندامِ نہانی میں ایسی بتی ہر وقت رکھنے کی ہدایت کریں جس سے نالی فراخ ہو جائے۔ اگر اس طرح سے مطلب حاصل نہ ہو تو پہلے کوکین۔ اسپلوشن سے عضو کو بے حس کرکے مرہم زنگار کا فرزجہ رکھیں۔ یا کاسٹک سے گوشت زائد کو جلائیں۔ پھر اندمال کے لئے کسی مرہم کا استعمال کریں۔ اگر تجویف بالکل بند ہو گئی ہے تو بذریعۂ

دستکاری، اسے کھول کر زخم کا علاج کرنا چاہئیے۔ اور اگر اندام نہانی کی ساخت کے عضلی ریشے یا اس کے اندر والی جھلی سکڑ کر سخت ہو گئی ہے تو اس کو نرم کرنے اور اصلی حالت پر لانے کے لئے مرہم داخلیون اچھی دوا ہے۔ اسی طرح گلیسرین یا ویلزلین کے استعمال سے بھی یہ مقصد پورا ہو سکتا ہے۔

فصل تیسری رتق (اٹرے سیا آف دی ویجائنا) یعنی اندام نہانی کی نالی کا نہایت تنگ یا بالکل بند ہونا۔ اس مرض کی چند صورتیں ہیں (۱) اندام نہانی کی ساخت اصل پیدائش میں بالکل معدوم ہو۔ یا اس میں ایک باریک سی نالی خروج حیض وغیرہ کے لئے پائی جائے۔ لیکن عورت مقاربت کے قابل نہ ہو (۲) اندام نہانی کے اندر کچھ دور یا اس کی انتہا، پر فم رحم کے قریب کوئی غیر معمولی سخت جسم جس کی ساخت مثل عضلہ یا غضروف وغیرہ کے ہو، غیر طبعی طور پر حائل ہو جائے۔ اور اندام نہانی کو بالکل بند یا اسقدر تنگ کر دے جس سے عورت مقاربت کے لائق نہ رہے (۳) اندام نہانی کے اندر گوشت زائد یا مسّے وغیرہ پیدا ہو کر منفذ کو بند کر دیں۔ خواہ یہ گوشت بعد اندمال قرح کے پیدا ہو گیا ہو یا پیدائشی طور پر ابتدائے عمر سے ہی موجود ہو (۴) کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اندام نہانی کے اندر والی جھلی (میوکس میمبرین) بوجہ سوزش یا ورم کے سرخ ہو کر آپس میں چمٹ جاتی ہے اور منفذ بند ہو جاتا ہے (۵) کبھی شرمگاہ کے دونوں لب آپس میں چمٹ کر اندام نہانی کے دہانے کو بند کر دیتے ہیں (۶) کبھی اندام نہانی کا بیرونی سوراخ پردۂ بکارت سے بالکل بند ہو جاتا ہے۔ اور پردۂ مذکور نہایت سخت اور دبیز ہونے کے سبب سے مباشرت کا مانع ہوتا ہے۔ خواہ اس میں کوئی چھوٹا سوراخ واسطے خروج حیض کے پایا جائے یا نہیں:

علاج - اگر اندام نہانی کی ساخت میں کوئی پیدائشی عیب موجود ہوتا ہے یا وہ بالکل معدوم ہوتی ہے تو یہ صورت بالکل لاعلاج اور اس مقام پر دستکاری کرنا نہایت خطرناک ہے۔ اس کے علاوہ سب صورتوں میں دستکاری سے اندام نہانی کو درست اور منفذ کو ٹھیک کیا جا سکتا ہے۔ ہوشیاری کے ساتھ عمل جراحی عمدہ طور پر کرنے سے عورت مباشرت کے قابل اور صاحب اولاد ہو سکتی ہے:

چنانچہ اگر اندام نہانی کے اندر کوئی غیر معمولی جسم گوشت زائد یا چینی وغیرہ کی طرح کا پیدا ہو گیا ہے یا اس کے اندر والی جھلی کے آپس میں چمٹ جانے سے منفذ بند ہو گیا ہے تو بذریعہ آلہ مفتاح الفرج (وی جائنل اسپیکولم) سے اندام نہانی کو کشادہ کر کے غیر معمولی جسم کو باحتیاط نشتر سے کاٹ دیا جائے۔

تصویر نمبر ۲۴ آلہ منفتاح الفرج کی
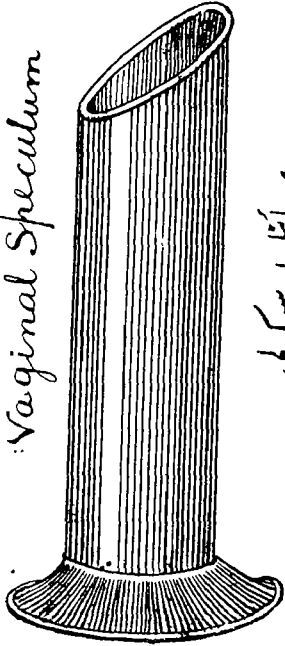
اس کے بعد زخم کا علاج مناسب مرہموں سے کیا جائے۔ لیکن یہ دستکاری نہایت دشوار ہے مریضہ کو بذریعہ دوائے بیہوشی (کلوروفارم) کے بیہوش کرکے دستکاری کی جاتی ہے۔ قریبی شریانوں میں سے اگر کوئی بڑی شریان کٹ جائے تو اُسے احتیاط سے باندھنا پڑتا ہے پھر بھی جریان خون کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اسلئے اس مقام پر دستکاری کرنا بڑی ذمہ داری کا کام ہے جو سوائے ہوشیار اور فن جراحی سے واقف کار قابلہ کے دوسرا شخص نہیں کرسکتا ہے۔

اگر پردۂ بکارت کی سختی سے یہ مرض ہو تو اس میں شگاف دینا چاہیئے۔ اور اگر شرمگاہ کے دونوں لب جُڑ گئے ہوں تو ان کو بھی بذریعہ نشتر کے جدا کر دیا جائے۔ بعدکو اندمال زخم کی تدبیر کی جائے اور عضو کو بے حس کرنے کے لئے دستکاری سے پہلے کوکین سیلوشن کا استعمال کرنا ضروری ہے ؛

التہاب المہبل

فصل چوتھی - اِلتِہَابُ المَہْبَلْ (ویجائنائٹس) یعنی اندام نہانی کے اندر والی جھلی میں سوزش اور سرخی پیدا ہونا۔ اس مرض کو عربی میں حُمرۃ الفرج اور انگریزی میں (کٹار آف دی ویجائنا) یعنی اندام نہانی کا زکام یا نزلہ بھی کہتے ہیں۔ کیونکہ جس طرح معمولی زکام یا نزلہ میں ناک اور حلق کی اندرونی جھلی سُرخ اور متورم ہوکر اس میں جلن محسوس ہوا کرتی ہے۔ اور اس میں ہر وقت رطوبت مترشح ہوکر ناک اور حلق سے بہا کرتی ہے۔ اسی طرح اس مرض میں بھی اندام نہانی کی اندرونی جھلی کا یہی حال ہوتا ہے۔ اس مرض کی دو قسمیں ہیں ایک حاد اور دوسری مزمن۔

قسم اول

قسم اول حاد (اکیوٹ) یعنی شدید العوارض اور سریع الزوال۔ یہ قسم کنواری لڑکیوں اور بوڑھی عورتوں کو بہت کم لاحق ہوتی ہے اور جوانی کی عمر میں خاوند والی عورتوں کو خصوصاً وضع حمل کے بعد اکثر واقع ہوتی ہے۔

اسباب

اسباب (۱) اندام نہانی کی اندرونی جھلی پر کوئی سخت رگڑ لگنا اس مرض کا بڑا سبب ہے

جیساکہ اکثر عسر ولادت کی حالت میں بچے کے اٹک جانے یا آلہ مخرج الجنین (فارسیپس) کی رگڑ سے پیدا ہوسکتا ہے۔ اسی طرح کبھی زنا بالجبر کے صدمہ سے یا صغیر سن لڑکی کے ساتھ مجامعت کرنے سے۔ یا کثرت جماع سے اکثر لاحق ہوتا ہے (۲) اندام نہانی میں کوئی تیزابی کیفیت کی رطوبت پیدا ہونا (۳) عورت کو جلق کی عادت ہونا (۴) عورتوں کا سوزاک بھی اس کا موجب ہوتا ہے (۵) خون میں حدت اور مزاج کی گرمی اور گرم اشیاء یا تیز مرچ کا زیادہ کھانا اور مدت تک پیشاب جلن سے آنا بھی اس مرض کو پیدا کرسکتا ہے ؛

علامات (۱) اندام نہانی کی اندروالی جھلی سرخ اور خشک نظر آتی ہے اور اسمیں جلن محسوس ہوتی ہے (۲) کھڑے ہونے یا بیٹھنے کی حالت میں خصوصاً پاکخانے کے وقت مقام عجان ریرینی ام یعنی شرمگاہ اور مقعد کے درمیان کی جگہ میں اسقدر درد شدید ہوتا ہے کہ مریضہ اسے برداشت نہیں کرسکتی ہے (۳) پیشاب جلن کے ساتھ جلد جلد اور تھوڑا تھوڑا آتا ہے (۴) بدن میں خفیف سی حرارت اور اعضا شکنی معلوم ہوتی ہے (۵) کمر میں اور سر میں اور پنڈلیوں میں درد محسوس ہوتا ہے (۶) پھر اسکے بعد یا تو اندام نہانی کے اندروالی جھلی نرم اور تر ہوکر عوارض میں کمی ہونے لگتی ہے۔ اور اسمیں سے ایک سفید گاڑھی رطوبت (مثل دہی یا چھاچھ کے) بہنے لگتی ہے۔ اور مدت تک یہ سفید رطوبت شرمگاہ سے جاری رہتی ہے۔ پھر جب سیلان رطوبت کو ایک عرصہ گذرتا ہے تو رفتہ رفتہ درد اور حرارت موقوف ہوجاتی ہے اس حالت میں یہ مرض مزمن کہلاتا ہے (۷) اور یا اندام نہانی کے اندر خوب ورم ہوکر ایک حد تک عوارض مذکورہ میں روز بروز شدت ہوتی ہے۔ اور وہ ورم پک کر اسمیں ریم پڑجاتی ہے۔ اور وہ دمل پھوٹ کر مدت تک زخم سے پیپ جاری رہتی ہے۔

یاد رکھو کہ اندام نہانی سے بہنے والی رطوبت سفید اور گاڑھی ہوتی ہے اور سیلان رحم والی رطوبت کا قوام پتلا ہوتا ہے۔ کیونکہ اندام نہانی کے اندر پیدا ہونے والی معمولی رطوبت میں ایک قسم کے ترش تیزابی اجزا کسی قدر موجود ہوتے ہیں۔ جو اس غیر معمولی رطوبت کے ساتھ ملکر اسے گاڑھا کردیتے ہیں۔ اور سیلان رحم والی رطوبت میں رحم کے اندر ہی کسی قدر کھار ہوتا ہے جو اسے منجمد ہونے سے باز رکھتا ہے۔ اور خون حیض پر ان دونوں تیزابوں کا اثر بالعکس ہوتا ہے کیونکہ حیض کے خون میں کسی قدر اجزاء ریشہ دار ساخت کو پیدا کرنے والے (فائبرین) موجود ہوتے ہیں جنکے باعث حیض کا

خون رحم کے اندر والے لُعاری اجزاء کے اختلاط سے کسی قدر گاڑھا ہو جاتا ہے۔ پھر جب وہ بہ کر اندامِ نہانی کے اندر آتا ہے تو اسوقت اندام نہانی کی ترش رطوبت فائبرین کے ساتھ مل کر اُسے رقیق کر دیتی ہے **علاج** (۱) ابتدائی حالت میں اور شدت عوارض کے وقت سب سے پہلے مسکن حرارت (این ٹی پائر ٹیک) اور مُفرّح (ریفری جے رنٹ) یعنی دل کو خوش کرنے اور حرارت کو تسکین دینے والی ادویات کا استعمال کریں جن سے خون کی حرارت کم ہو جائے اور قلب کی حرکات کسی قدر سست اور باقاعدہ ہو کر دوران خون کی تیزی گھٹ جائے لیکن ان سے دل میں کمزوری نہ ہونے پائے جیسے لعاب بہدانہ ۳ ماشہ۔ شیرۂ عناب ۵ دانہ۔ عرق مرکب مصفی خون ۱۰ تولہ شربت نیلوفر ۲ تولہ۔ (۲) اس کے بعد اگر ضرورت ہو تو چار روز منضج بارد (ٹھنڈا منضج) پلا کر مسہل بارد سے تنقیہ کرائیں۔ **نسخہ**۔ گل بنفشہ۔ گل نیلوفر۔ شاہترہ۔ گل سرخ۔ چرائتہ۔ منڈی تخم خیارین ہر ایک ۷ ماشہ۔ عناب۔ آلو بخارا ہر ایک ۵ دانہ سب کو شام کے وقت گرم پانی میں تر کریں۔ صبح کو چھان کر مصری ۲ تولہ حل کر کے پلائیں۔ یہ نسخہ منضج کا ہے۔ اور اگر اسی میں پوست ہلیلہ زرد سنا مکی ہر ایک ۷ ماشہ۔ تمر ہندی ۴ تولہ۔ مغز املتاس ۵ تولہ اور مغز بادام شیریں مقشر ۷ عدد اضافہ کر کے بدستور تیار کریں تو یہی مسہل بارد ہو جاتا ہے۔ (۳) اس کے علاوہ مسہل کے لئے (میگنیشیا سلفاس) یا سفوف جلاب مرکب (ریلو جلپ کمپونڈ) تنہا یا کیلومل کے ہمراہ بقدر مناسب دینا مفید ہوتا ہے۔ (۴) تسکین التہاب اور جلن کے لئے پوست خشخاش کے جوشاندے سے یا لعاب دار دواؤں کی لعاب سے اندام نہانی میں بار بار پچکاری کرنا بھی نفع کرتا ہے۔ جیسا کہ لعاب بہدانہ یا لعاب اسپغول یا لعاب خطمی یا لعاب ریشہ خطمی وغیرہ (۵) اسی طرح السی کا جوشاندہ پلانا اور اسی کی پچکاری کرنا بھی مفید ہوتا ہے (۶) تجربہ کار ڈاکٹروں کا قول ہے کہ (ڈی کے کیوانا) زیادہ مقدار میں پلانا اس مرض میں بھی (مثل زحیر یا پیچش کے) بہت نافع ہے۔ اکثر ڈاکٹر صاحبان اس کی بہت تعریف کرتے ہیں (۷) اگر یہ تدابیر عمدہ طور پر عمل میں لائی جائیں تو امید ہے کہ بہت جلد شفا حاصل ہوگی۔ اور ورم کے پیدا ہونے اور اس کی زیادتی یا اس کے پکنے اور پھوٹنے تک نوبت نہ پہنچے گی:۔

اور اگر کسی سبب سے یہاں تک نوبت پہنچے کہ ورم پیدا ہو کر عوارض شدید ہونے لگیں تو (۱) علاوہ تدابیر مذکورہ بالا کے محلل اورام دواؤں کا ضماد شرمگاہ اور سیون (پرے نی ام) کے مقام پر

منضج بارد مصفی خون

ضماد محلل

کیا جائے۔ **صفت** مکوہ خشک تولہ مغز املتاس ۹ ماشہ۔ آرد جو۔ گل بابونہ۔ اکلیل الملک۔ بابچھڑ۔ گل سرخ۔ رسوت۔ صندل سرخ ہر ایک ۶ ماشہ سب کو مکوہ سبز کے پانی میں پیسکر نیم گرم ضماد کریں (۲) پوست خشخاش کے جوشاندے سے بذریعہ اسفنج کے تکمید (فومن ٹیشن) کرنا چاہئیے (۳) اگر ان تدابیر سے ورم تحلیل نہ ہوسکے اور مواد پڑنے کے آثار ظاہر ہونے لگیں تو السی کی پولٹس باندھی جائے اور خود پھوٹنے سے پہلے بذریعہ نشتر کے شگاف دیکر پیپ نکالنا بہتر ہے (۴) اس کے بعد ادویہ مدملہ قروح اور مناسب مرہموں کا استعمال کرنا چاہئیے۔

اندمال زخم کے زمانے میں اس بات کا لحاظ نہایت ضروری ہے کہ اندام نہانی کی نالی میں کوئی غیر معمولی تبدیلی واقع نہ ہو جائے جیسا کہ ضیق منفذ۔ یا جھلی کے باہم چمٹ جانے سے منفذ کا بند ہو جانا۔ یا گوشت زائد کا پیدا ہو جانا وغیرہ؛

اور جب اس مرض میں سوزش اور درد وغیرہ عوارض کم ہونے لگیں۔ اور صرف سیلان رطوبت ہی باقی رہ جائے تو وہ علاج کرنا چاہئیے جو دوسری قسم (مزمن) میں بیان کیا جائے گا؛

قسم دوسری مزمن (کرانک) یعنی خفیف العوارض اور دیرپا۔ یہ قسم اکثر ابتدا میں پیدا ہوتی ہے۔ اور کبھی قسم اول (حاد) کے بعد انتقالی طور پر پیدا ہو جاتی ہے جبکہ اس کے مادے میں سے اجزائے لطیفہ جامدہ تحلیل ہو جائیں۔ اس مرض کو عربی میں سیلان رطوبت الفرج اور ڈاکٹری میں رو یجائنل لیوکیوریا کہتے ہیں۔ یہ مرض بوڑھی اور کمزور عورتوں کو خصوصًا جبکہ غسل وغیرہ سے بدن کی صفائی کا لحاظ پورے طور پر نہ کیا جائے تو اکثر لاحق ہو جاتا ہے اور جوان قوی اور فربہ عورتوں کو بہت کم ہوتا ہے

اسباب (۱) مزاج کی سردی اور تمام بدن یا خاص مقام ماؤف پر خارجی سردی کا اثر کر جانا۔ (۲) عام بدن کی کمزوری۔ اور محنت مشقت کرنا (۳) اچھی غذاؤں کا نہ ملنا (۴) اندام نہانی میں تیزابی ترشی رطوبت کا زیادہ پیدا ہونا (۵) لباس اور بدن کی صفائی کا لحاظ پورے طور پر نہ رکھنا؛

علامات (۱) اس مرض میں مریضہ کو حرارت ہوتی ہے نہ اندام نہانی کے اندر سوزش اور جلن ہوتی ہے اور نہ اس میں سرخی محسوس ہوتی ہے۔ (۲) البتہ کبھی ایسا دیکھا گیا ہے کہ اندام نہانی کے اندر والی جھلی فم رحم کے قریب کسی قدر پھولی ہوئی نمناک اور نرم ہوتی ہے (۳) مریضہ کو سب سے زیادہ یہی شکایت ہوتی ہے کہ شرمگاہ سے ہر وقت سفید اور گاڑھی رطوبت مثل دہی یا چھاچھ کے جاری رہتی ہے

ابتداء میں تو مریضہ اس کی کچھ پروا نہیں کرتی ہے اور نہ علاج کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔ نہ کسی پر اس کا اظہار گوارا کرتی ہے (۴) لیکن جب کچھ مدت تک یہ رطوبت برابر جاری رہتی ہے تو مریضہ روز بروز لاغر و ضعیف ہوتی جاتی ہے (۵) مریضہ سے کوئی ادنیٰ مشقت کا کام نہیں ہو سکتا ہے۔ ہر وقت کمر میں خفیف سا درد رہتا ہے زیادہ دیر تک بیٹھے رہنے سے بھی کمر میں درد ہونے لگتا ہے (۶) مریضہ کو نہ اچھی طرح بھوک لگتی ہے نہ غذا ہضم ہوتی ہے۔ اکثر ترش ڈکاریں آتی ہیں (۷) اکثر پیٹ میں نفخ اور قراقر رہتا ہے اور قبض کی زیادہ شکایت ہوتی ہے ؛

علاج (۱) مریضہ کو صاف اور اچھی ہوا میں آرام سے رکھیں اور ہر وقت بدن و لباس کی صفائی کا خیال رہے (۲) زود ہضم اور مقوی غذا کھلائیں جیسے بکری کا گوشت اور مرغی کے انڈوں کی زردی وغیرہ (۳) دودھ اور چاول وغیرہ مرطوب چیزیں مضر ہوتی ہیں۔ مباشرت سے بھی پرہیز کرنا بہتر ہے۔ (۴) پوست بیضۂ مرغ کا کشتہ بقدر ۲ چاول معجون موچرس میں ملا کر کھلانا مفید ہے **صفتہ** موچرس مازو سبز۔ سپاری کہنہ۔ گل سرخ۔ حب الآس۔ گل مختوم۔ پوست ہلیلہ زرد۔ پوست بلیلہ۔ آملہ خشک نشاستہ گندم طباشیر ہر ایک ۶ ماشہ۔ پوست انار ۹ ماشہ۔ موصلی سیاہ۔ موصلی سفید ہر ایک ایک تولہ۔ سب کو خوب کوٹ چھان کر نگاہ رکھیں اور نبات سفید۔ شہد خالص ہر ایک ساڑھے بارہ تولہ کو آب انار شیریں آب بہ شیریں پانچ پانچ تولہ میں قوام کر کے اسمیں پسی ہوئی دوائیں ملائیں۔ اسکی خوراک ۰ ماشہ سے ایک تولہ تک ہے (۵) سفوف کہربا کا یہ نسخہ بھی میرا خاندانی مجرب ہے **صفت** کہربا شمعی۔ یشب سبز۔ دانہ الائچی خورد۔ زیرہ سفید۔ گل سرخ۔ مصطگی۔ حب الآس۔ گلنار۔ کزمازج۔ دم الاخوین ہر ایک ۶ ماشہ نبات سفید ۵ تولہ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور اس میں سے بقدر ۵ ماشہ صبح کو اور ۵ ماشہ سہ پہر کو تازہ پانی کے ساتھ پھانک لیا کریں فضل الٰہی سے ایک ہفتہ میں اکثر شفا ہو جاتی ہے (۶) مازو۔ گلنار۔ جفت بلوط۔ پھٹکری۔ لودھ پٹھانی ہر ایک ۶ ماشہ باریک پیس کر بذریعہ پوٹلیوں کے اندام نہانی میں رکھنا بہت نفع کرتا ہے (۷) پھٹکری پانی میں حل کر کے اندام نہانی میں پچکاری کرنا بھی مفید ہے (۸) ڈاکٹری کتابوں میں اس نسخہ کی بہت تعریف لکھی ہے **صفتہ**۔ زنک سلفاس نصف اونس۔ پھٹکری بریاں نصف اونس رٹے نک ایسڈ ایک اونس ان تینوں دواؤں کو ملا کر رکھیں۔ اور اس میں سے ایک ڈرام (۳۔ ماشہ) کے کر بیس اونس

نسخہ معجون موچرس

سفوف کہربا

(۰ ۵ تولہ پانی میں حل کر کے پچکاری کریں ؛

دیکھو تصویر نمبر ۲۴ - ربڑ کی پچکاری
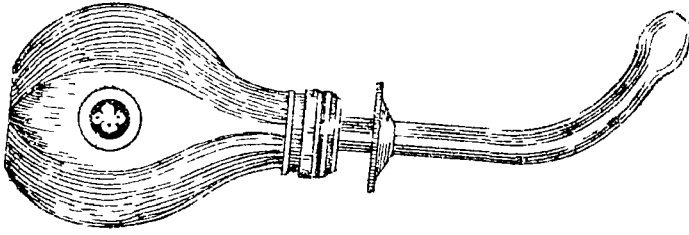
فصل پانچویں حِكَّةُ الْمَهْبِل (ریجائنل پرڈرائی ٹس) یعنی اندام نہانی کے اندر خارش محسوس ہونا۔ کبھی اندام نہانی میں نہایت شدت کے ساتھ خارش محسوس ہوتی ہے جس سے مریضہ بہت بے چین رہتی ہے۔ اس کا دل چاہتا ہے کہ اندام نہانی میں کوئی چیز (انگلی وغیرہ) داخل کر کے اس سے کھجلاتی رہے اگرچہ یہ حالت کوئی مستقل مرض نہیں ہے۔ بلکہ عارضی طور پر بعض امراض کے تابع ہو کر پائی جاتی ہے۔ جیسا کہ اس کے اسباب سے آپ کو ظاہر ہو جائے گا۔ لیکن چونکہ مریضہ ان امراض سے بےخبر ہونے کے باعث صرف اسی بات کی شکایت کیا کرتی ہے۔ اور طبیب اس کے اسباب کی تشخیص کر کے انکا علاج کرتا ہے۔ اس لئے بغرض سہولت جداگانہ فصل میں بیان کرنا مناسب معلوم ہوا۔

اسباب (۱) اندام نہانی کے اندر کسی تیز رطوبت کا پیدا ہونا (۲) اندام نہانی کی اندرونی جھلی میں نہایت خفیف سا التہاب (انفلامیشن) ہونا (۳) رحم سے شوریت یا کسی قسم کی تیز رطوبت کا سیلان (۴) معاء مستقیم (رکٹم) کے اندر دیدان المعاء (انگریزی یورمس ورمی کیولیرس) کی پیدائش (۵) عورت کو جلق کی بدعادت ہونا ؛

علامات اس مرض کے مختلف اسباب میں سے جو سبب ہو گا اسی کی علامتیں پائی جاتی ہیں۔ اور ان اسباب کا موجود ہونا بھی بڑی علامت ہے چنانچہ (۱) اندام نہانی سے ایسی رطوبت کا بہنا جس میں شوریت یا کوئی تیزابی کیفیت موجود ہو۔ اس کی بڑی علامت ہے (۲) اندام نہانی کی اندرونی جھلی میں التہاب ہونا۔ یا رحم سے رطوبت کا سیلان بذریعہ الہ منفتاح الفرج (اسپے کیولم) کے معلوم ہو سکتا ہے (۳) اگر عورت کو جلق کی عادت ہو تو دریافت کرنے سے پتہ چل سکتا ہے (۴) اگر معاء مستقیم کے

اندر چنونے پیدا ہو گئے ہوں تو مریضہ کی مقعد میں بھی خارش شدید ہوتی ہے - اور کبھی براز میں کرم باریک خارج ہوتے ہیں :- **علاج** سبب کے موافق علاج کرنا چاہئے مثلاً اندام نہانی کی اندرونی جھلی میں التہاب ثابت ہو تو اس کا علاج فصل سابق میں مذکور ہے - اگر سیلان رطوبت ہو تو اس کے لئے پھٹکری گلاب میں حل کر کے اندام نہانی کے اندر پچکاری کرنا مفید ہے - اور سفوف کہربا سے بھی نفع ہوتا ہے - اگر رحم سے تیزابی رطوبت بہتی ہو تو اس کا علاج سیلان رحم کی بحث میں بیان کیا جائے گا - اگر جلق کی عادت ہو تو مریضہ کو ایسا خلوت کا موقع نہ ملنے دیں اور وعظ و نصیحت سے کام لیں - اگر آنتوں میں چنونے پیدا ہو گئے ہوں تو ان کا علاج کرنا چاہئے - چونکہ یہ کرم علاوہ معائے مستقیم کے معائے اعور (سیکم) اور قولوں میں بھی ہوتے ہیں اس لئے اول مریضہ کو پے در پے تین چار جلاب دیں جن سے خوب کھل کر دست آجائیں تاکہ اکثر چنونے نکل جائیں اور باقی رہے ہوئے کرم آنتوں کے نچلے حصہ میں اُتر آئیں - اس کے بعد کھانے کا نمک ۲ تولہ باریک پیس کر آش جو ۳۰ تولہ میں ملا کر مقعد میں پچکاری کریں - یا ٹنکچر اسٹیل ۴ ڈرام ۲۵ تولہ پانی میں ملا کر اس کی پچکاری کریں اس ترکیب سے چند روز متواتر پچکاری کرنی چاہئے کیونکہ یہ کرم نہایت وقت سے مارے جاتے ہیں اور کبھی تھوڑے عرصہ کے بعد پھر کرم پیدا ہو کر وہی تکلیف شروع ہو جاتی ہے - اس لئے زیادہ دنوں تک علاج بذریعہ اسہال اور پچکاری کے کرنا چاہئے اور انوشدارو یا کسی معجون میں فولاد کھلانا چاہئے :-

فصل چھٹی خروج المہبل (پرولیپسس آف ویجائنا) یعنی اندام نہانی کا خروج - اس مرض میں اندام نہانی کی اندرونی جھلی (میوکس کوٹ) بوجہ کثرت رطوبت کے ڈھیلی اور کمزور ہو کر اپنے اتصالی مقام سے جدا ہو جاتی ہے اور اندام نہانی کے دہانے میں یا کسی قدر اس سے باہر نکل آتی ہے اور کبھی اتفاقاً کسی سخت رگڑ یا صدمہ کے باعث اندام نہانی کی تمام ساخت اپنی جگہ سے پھسل کر باہر نکل آتی ہے - اس حالت میں عورت کو پیشاب و پاخانہ میں دشواری پیش آتی ہے اور جماع کے وقت سخت تکلیف ہوتی ہے - استقرار حمل بھی بدشوار ہوتا ہے -

اسباب (۱) عام بدن کی کمزوری (۲) کثرت رطوبات کے باعث اندام نہانی کی ساخت کا سست کمزور اور ڈھیلا ہو جانا - اور اس کی ساخت کے تمام پرتوں کا باہمی اتصال اور قرب جوار کے

اعضاء سے ان کا تعلق ضعیف ہوجانا (۳) کثرت جماع سے دائمی اذیت پہنچنا (۴) عسر ولادت یا ولادت غیر طبعی کی صعوبت کا اتفاق پڑنا (۵) مثانہ پیشاب سے پُر ہو تو وہ بھی اندام نہانی کی ساخت کو باہر کی طرف دھکیل سکتا ہے۔ **علامات** - جب اندام نہانی کی طرف اندرونی جھلی باہر نکل آتی ہے تو ابتدا میں عورت کو عضو انوثت کے اندر کچاوٹ کا سا درد محسوس ہوتا ہے۔ اور جھلی نڈ کو سمٹ کر اندام نہانی کے سوراخ میں ایک نرم ڈاٹ کی طرح پھنسی ہوئی یا کسی قدر اس سے باہر نکلی ہوئی نظر آتی ہے جھلی کا رنگ ہلکا گلابی یا کسی قدر گہرا سرخ یا اودا ہوتا ہے۔ مریضہ کو پیشاب تھوڑا تھوڑا اور قدرے تکلیف سے آتا ہے چلنے پھرنے میں اسے تکلیف ہوتی ہے لیکن اس حالت پر جب کچھ مدت گذر جاتی ہے اور مریضہ تکلیف کی خوگر ہوجاتی ہے تو اس وقت یہ خفیف سی اذیت اور بے چینی اُسے محسوس نہیں ہوتی ہے۔ مجھے خوب یاد ہے کہ ۱۹۰۵ء میں ایک مریضہ کی حالت اس کے شوہر نے مجھ سے اس طرح بیان کی تھی کہ "اس کے اندام نہانی کی اندر والی جھلی جماع کے وقت خروج ذکر کے ساتھ باہر آجاتی ہے اور دخول کے وقت اندر چلی جاتی ہے۔ پہلے تو اسے جماع کے وقت کسی قدر تکلیف ہوتی تھی۔ لیکن اب چند روز سے تکلیف کا احساس جاتا رہا اور عورت جماع کے بعد اس جھلی کو اپنے ہاتھ سے اندر کر دیتی ہے"۔ مجھے دریافت حال سے معلوم ہوا کہ اس کا سبب عورت کی کمزوری اور کثرت جماع ہوا تھا۔

(تصویر نمبر ۲۵ - اندام نہانی کی سامنے والی دیوار نکلی ہوئی ہے۔
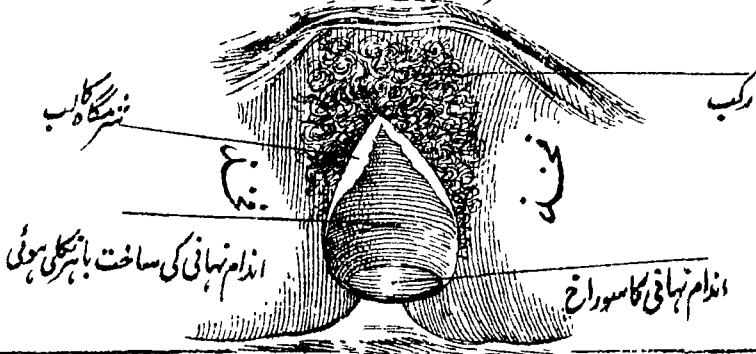
اور جب عسرت ولادت یا کسی سخت رگڑ کے باعث اندام نہانی کی تمام ساخت (تینوں پرت) اپنے کو کھینچکر باہر نکل آئیں تو اس کی صرف پچھلی دیوار (اندام نہانی کا فرش) باہر نکل آنے کی صورت میں اسکے ساتھ مقعدہ بھی کھینچکر باہر نکل آتی ہے۔ اور مریضہ کو براز کے وقت سخت تکلیف ہوتی ہے بلکہ ہر وقت

ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا سیون کا مقام ریرے نی ام اس تکلیف سے پھٹا جاتا ہے اور اگر اندام نہانی کے سامنے والی دیوار (اندام نہانی کی چھت) باہر نکل آتی ہے تو اس کے ساتھ مثانہ (بلیڈر) بھی کسی قدر نیچے کو کھنچ آتا ہے۔ اور مریضہ کو پیشاب نہایت کم اور مشکل سے آتا ہے۔ کیونکہ مثانہ کے نیچے کو کھنچ آنے سے اس کی گردن اور مجرائے بول کا سوراخ تنگ ہو جاتا ہے۔ اس لئے بہت حصہ پیشاب کا مثانہ میں باقی رہ جاتا ہے۔ اور اگر اندام نہانی کے دونوں حصے (آگے اور پیچھے والی دیواریں) ایک ساتھ باہر نکل آئیں تو اس حالت میں یہ دونوں قسم کی تکالیف ساتھ پائی جائیں گی۔ اور ان کے علاوہ مریضہ کو سرین اور کولھوں میں بلکہ رانوں اور پنڈلیوں تک بشدت درد محسوس ہوگا لیکن جب اندام نہانی کا خروج بہ سبب ڈھیلا ہو جانے اس کی ساخت کے اور بوجہ ضعیف ہو جانے اتصالی تعلقات کے واقع ہو تو مذکورہ بالا تکالیف بہت کم پائی جاتی ہیں۔

تشخیص۔ اس مرض اور خروج الرحم میں اس طرح سے فرق کیا جاتا ہے کہ اس مرض میں اندام نہانی کے دہانے سے باہر نکلا ہوا جو گولا سا معلوم ہوتا ہے۔ اس کی شکل گول ہوتی ہے اور دبانے سے نرم محسوس ہوتا ہے۔ اور اس کے اندر انگلی داخل کریں تو رحم کا منہ اپنی جگہ پر محسوس ہوتا ہے۔ بخلاف اس کے مرض خروج الرحم میں باہر نکلا ہوا گولا مخروطی شکل کا ہوتا ہے۔ اور دہانے سے انگلی کو سخت محسوس ہوتا ہے۔ اس گولے کے نچلے حصہ پر رحم کا منہ معلوم ہوتا ہے۔

علاج۔ اگر اندام نہانی کی صرف اندرونی جھلی باہر نکل آئی ہو تو پہلے اسے انگلی سے اپنی جگہ پر پہنچائیں۔ اس کے بعد پھٹکری گلاب میں حل کر کے سفید کپڑا اس میں تر کریں اور اس کی موٹی سی بتی بنا کر اندام نہانی کے اندر رکھیں یا اسفنج کا لمبا سا ٹکڑا اس میں تر کر کے بجائے بتی کے اندام نہانی میں رکھ کر لنگوٹ کی طرح پٹی (ٹی بینڈیج) سے خوب کس کر باندھیں۔ اور پھٹکری پانی میں گھول کر اس کی پچکاری دن میں چند بار کریں۔ مازو سبز۔ گل سرخ۔ مائیں۔ گل ارمنی مصطگی۔ گلنار۔ دانہ الائچی خورد۔ ہر ایک تین ماشہ لے کر سب کو نہایت باریک سرمہ کی طرح پیسکر بذریعہ پوٹلی کے اندام نہانی میں رکھنا مفید ہے۔ اسی طرح مریضہ کو سرد پانی میں بٹھانا یا اس سے نطول کرنا بھی نافع ہے۔ کھانے میں ایسی دواؤں کا استعمال مناسب ہے جو قابض اور مجفف رطوبات اور مقوی معدہ ہوں تاکہ آئندہ بلغمی رطوبات کی پیدائش کم ہو جیسے جوارش مصطگی۔ جوارش جالینوس۔ جوارش کندر۔ معجون سیاری پاگ

معجون موچرس وغیرہ۔ اور کشتۂ خبث الحدید یا کشتۂ پوست بیضۂ مرغ بھی اس غرض کے لئے بہت مفید ہے۔ ان چیزوں میں سے جو مناسب ہو استعمال کریں۔

اگر اندام نہانی کی تمام ساخت کسی سخت رگڑ کے سبب سے خارج ہو گئی ہو تو علاوہ تدابیر مذکورہ بالا کے ربڑ کا چھلہ (پےسری) اندام نہانی کے اندر رکھیں جو اس غرض کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

(تصویر نمبر ۲۶-۲۷- آلہ پےسری داخل کرنے کی)
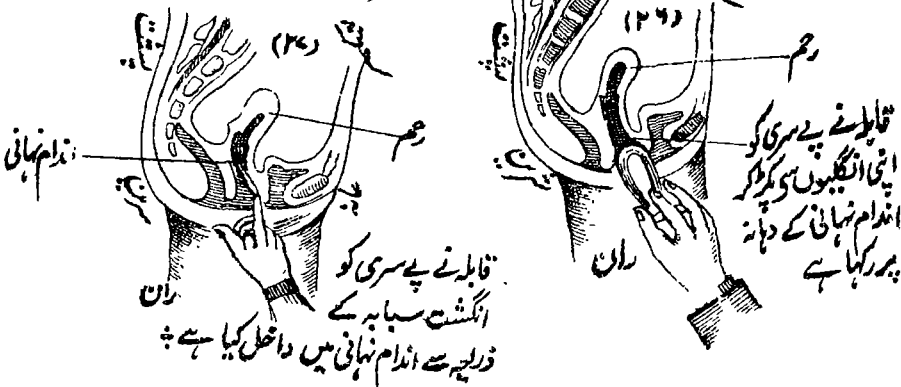
اول کی حالت — بعد کی حالت

پھر مریضہ کو آرام سے چت لیٹی رہنے دیں۔ نیز ایسی تدابیر کریں جس سے براز نرم ہو کر آسانی سے آئے اس غرض کے لئے ہلکے ملینات کا استعمال کرانا چاہیئے۔ اسی طرح مریضہ کا پیشاب بھی قاثاطیر (ربڑ کی نلی) کے ذریعہ سے دن رات میں چند بار نکال دیا کریں۔ جب اس تدبیر سے نفع نہ ہو تو کبھی ایسا بھی کرنا پڑتا ہے کہ اندام نہانی کی جانبی دیوار میں زخم پیدا کرکے ٹانکے لگا دیتے ہیں تاکہ بعد اندمال زخم کے عضو سخت اور متشنج (سکڑ کر) ہو جائے اور اندام نہانی کی ساخت باہر نکل نہ سکے۔ ان تمام تدابیر کے علاوہ کبھی تنقیۂ رطوبت بلغمیہ کی غرض سے منضج و مسہل بلغم بھی دینا پڑتا ہے۔ خصوصاً جبکہ خروج اندام نہانی کا سبب استرخاء رطوبی ہو۔ **نسخۂ منضج بلغم** جو ایسے موقع پر بہت مفید ہوتا ہے

گل بنفشہ۔ بادیان۔ بیخ کاسنی۔ بیخ بادیان۔ پرسیاوشاں۔ ہر ایک ۷ ماشہ۔ تخم کشوث پوٹلی باندھکر بیخ اذخر گاؤزباں ہر ایک ۵ ماشہ۔ مویز منقی ۹ دانہ سب کو رات کے وقت گرم پانی میں تر کریں اور صبح کو

مَل چھان کر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ اس میں حل کرکے پلائیں۔ شام کے وقت یا تو اسی نسخہ کا ثفل دوبارہ بھگو کر بدستور پلایا جائے اور یا یہ نسخہ دیا جائے۔ شیرۂ بادیان۔ شیرۂ تخم کثوث پانچ پانچ ماشہ۔ شیرۂ مویز منقیٰ ۹ دانہ۔ عرق بادیان۔ عرق مکوہ ہر ایک ۲ تولہ میں تیار کرکے اس میں خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ حل کرکے پلایا جائے پھر چھ یا سات روز تک یہ منضج پلانے کے بعد جب نضج مواد کے آثار ظاہر ہونے لگیں تو اسی نسخہ میں جو صبح کو پلایا جاتا ہے یہ مسہل کی دوائیں بڑھا دینی چاہئیں۔ سنا مکی۔ تربد سفید ہر ایک ۷ ماشہ گلقند۔ ترنجبین۔ شکر سرخ ہر ایک ۴ تولہ اور منضج کے شروع کرنے سے آٹھویں یا دسویں دن یہ مسہل حسب معمول تیار کرکے علی الصباح پلایا جائے اور مسہل پلانے کے بعد مریضہ کو سونے نہ دیں۔ پیاس کے وقت عرق بادیان عرق مکوہ مساوی ملا کر بقدر ضرورت پلاتے رہیں جب اس سے خوب دست آجائیں تو شام کو قریب ۴ بجے کے مریضہ کو مونگ کی کھچڑی ملائم کھلائیں۔ پھر رات کو غذا نہ دی جائے۔ اور صبح کو یہ نسخہ تبرید کا دینا چاہیے۔ خمیرۂ گاؤزباں ایک تولہ۔ ورق نقرہ ایک عدد میں لپیٹ کر اول کھلایا جائے اور شیرۂ بادیان ۵ ماشہ شیرۂ عناب ۵ دانہ عرق گاؤزبان ۱۲ تولہ میں تیار کرکے شربت بنفشہ ۲ تولہ حل کرکے اور تخم ریحان ۵ ماشہ اسپر چھڑک کر اس کے اوپر سے پلایا جائے۔ اسی طرح سے اکثر تین مسہل دئیے جاتے ہیں اور اگر ضرورت سمجھی جاتی ہے تو کبھی تیسرے مسہل سے پہلے مریضہ کو دو یا تین نسخے منضج کے پلا کر آخری مسہل دیا جاتا ہے۔ اس طریقہ سے بلغم کا تنقیہ پورے طور پر ہو کر مریضہ کو شفا ہو جاتی ہے تنقیہ کے بعد مقویات معدہ و رحم چند روز تک کھلائیں۔

فصل ساتویں۔ قروح المہبل (السریشن آف دی ویجائنا) یعنی اندام نہانی کے معمولی زخم۔

اندام نہانی کے اندر کسی سخت رگڑ سے شگاف پیدا ہو جانے کے باعث یا ورم اور پھنسیوں کے پک کر پھوٹنے سے اکثر زخم ہو جاتے ہیں۔ کبھی اندام نہانی یا رحم سے تیزابی رطوبات کا دائمی رساؤ بھی خراش پیدا کرکے زخم ڈال دیتا ہے۔ اور کبھی مرض آتشک یا سوزاک سے بھی اس مقام میں زخم ہو جاتے ہیں۔ چونکہ اندام نہانی کی تجویف شرمگاہ سے رحم تک گہری واقع ہوئی ہے اور اس کا بیرونی حصہ گزرگاہ بول میں واقع ہے۔ اور اندرونی گہرا حصہ خارجی ہوا سے دور ہے اور فضلات طمثیہ وغیرہ اسپر ہمیشہ بہتے رہتے ہیں۔ اس کے علاوہ زخموں کی صفائی اور مرہم وغیرہ ادویہ مدملہ قروح کا لگانا اور ان کا ہر وقت زخموں پر لگا رہنا نہایت دشوار ہوتا ہے اس لئے یہاں کے زخم اکثر دیرپا اور نہایت

عسرالاندمال ہوتے ہیں۔ اور مدت تک ان میں سے ریم جاری رہتی ہے اور قابلہ دوران علاج میں ان زخموں کی خبرگیری اچھی طرح نہ کرے اور باقاعدہ زخموں کو دھونے صاف رکھنے کا لحاظ نہ رکھے تو نتائج اکثر خراب نکلتے ہیں چنانچہ یا تو زخم میں بدگوشت پیدا ہو کر مانع اندمال ہو جاتا اور زخم کا منہ چھوٹا ہو کر ناصور ہو جاتا ہے۔ یا زخم پر گوشت زائد پیدا ہو کر منفذ کو تنگ بالکل بند کر دیتا ہے یا اندام نہانی کی اندرونی جھلی (میوکس ممبرین) ہیں سے آب خون مترشح ہو کر اس کو چمٹا دیتا ہے۔ اس سے بھی منفذ بند ہو جاتا ہے یا اندمال کے اثر سے اندام نہانی کی ساخت سکڑ کر ضیق حبل کا باعث ہوتی ہے کبھی ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ زخموں میں کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں ؛

علاج ۔ اگر زخم سادہ ہوں تو ان میں کسی قسم کی سمیت یا چھوت کا اثر موجود نہ ہو تو ان کے لئے صرف معمولی مرہم کا استعمال اور زخموں کا صاف رکھنا کافی ہوتا ہے جیسا کہ برگ نیب کے جوشاندے سے دھونا اور مرہم کمیلہ یا مرہم سرخ وغیرہ کا استعمال کرنا۔ اور اگر ان میں سوزش اور جلن کی شکایت ہو اور پیپ زیادہ بہتی ہو تو جوشاندہ تخم کتاں سے یا زنک لوشن یا کاربالک لوشن سے دھو کر مرہم کافوری یا مرہم کتھ سفید یا مرہم آئیوڈوفارم وغیرہ کا استعمال کرنا بہت مفید ہوتا ہے۔ اگر اندام نہانی یا رحم سے تیزابی رطوبات کا اکثر بہتے رہنا زخموں کا باعث ہو تو ان تیزابی رطوبات کی پیدائش کو روکنا۔ اور ان کی حدۃ کم کرنے کی تدابیر عمل میں لانا سب سے زیادہ ضروری ہے۔ جیسا کہ اس غرض کے لئے اکثر اطبا تصفیہ خون اور تسکین حدۃ کو سب سے مقدم رکھتے ہیں اور نقوع شاہترہ بالعاب بہدانہ شیرہ عناب عرق مرکب مصفی خون شربت نیلوفر بقدر حاجت مریضہ کو صبح شام پلاتے رہیں اور زخموں کا علاج مرہم کتھ وغیرہ سے کرتے ہیں ؛

ضروری احتیاطیں جو ان زخموں کے دوران علاج میں قابلہ کو ہمیشہ مدنظر رکھنی چاہئیں (۱) زخموں کو صاف رکھنے کے لئے دن میں دو یا تین مرتبہ نیم گرم پانی۔ یا کاربالک لوشن یا زنک لوشن یا جوشاندہ برگ نیب یا جوشاندہ تخم کتاں وغیرہ سے دھونا لازم ہے (۲) اس کے بعد جو مرہم مناسب موقع کے ہو اور طبیب معالج اس کے استعمال کی ہدایت کرے اس کو صاف کپڑے کی بنی ہوئی موٹی بتی پر لگا کر اندام نہانی کے اندر اس طرح رکھا جائے کہ مرہم زخم کے موقع پر پہنچ جائے۔ اور زخم پر لگا رہے۔ اس طرح مرہموں کو استعمال کرنے سے اندام نہانی کی اندرونی جھلی باہم چمٹ

نہیں سکتی۔ اور اس کی ساخت سکڑنے اور منفذ تنگ ہونے سے محفوظ رہتا ہے (۳) مرہموں کے استعمال میں اس بات کا لحاظ بھی ضروری ہے کہ مرہموں میں قوت مدملہ قروح کے علاوہ جلا اور صاف کرنے کی تاثیر بھی ضرور ہونی چاہئے تاکہ زخم کا انگور درست رہے اور اس سے خون تراوش نہ پائے اور زہیلا رہے۔ اس ترکیب پر عمل کرنے سے بدگوشت پیدا نہیں ہوسکتا (۴) مرہموں میں روغنیات یا چربی اور موم کا جزو بھی ضروری ہو تاکہ بعد اندمال کے عضو کی ساخت سکڑنے سے محفوظ رہ سکے (۵) چھوت دار یا سمیت والے زخموں میں ایسی ادویات کا استعمال نہایت ضروری ہے جو دافع عفونت (انٹی سپٹک) اور سمیت کو دور کرنے والی ہوں۔ جیسے کاربالک لوشن وغیرہ۔ چنانچہ۔ آتشکی زخموں میں آیوڈائڈ آف مرکیوری لوشن اور سوزاک کے زخموں میں سلفیٹ آف کاپر (نوتیا) کے پانی یا الیم لوشن سے زخم کو بذریعہ پچکاری کے دھویا جاتا ہے۔ اور جراح بھی اپنے ہاتھوں اور آلات کو ایسے ہی عرقوں سے دھویا اور صاف کیا کرتے ہیں (۶) اگر زخم اندام نہانی کے انتہائی حصے میں ہونے کے باعث نظر نہ آسکتے ہوں تو آلہ مفتاح الفرج (اسپیکیولم) کے ذریعہ سے انکی حالت معلوم کرنی چاہئے (۷) اگر زخم زیادہ متعفن ہوں اور ان سے رطوبات فاسدہ زیادہ بہتی ہوں تو چاندی کی ایک نلی جس کا قطر قریب ایک انچ کے ہو بنوائی جائے اور اس کے گرد صاف کپڑا یا لینٹ لپیٹ کر اسپر مرہم لگایا جائے اور اس نلی کو احتیاط کے ساتھ اندام نہانی کے اندر رکھدیا جائے۔ اس ترکیب سے رطوبات فاسدہ اندام نہانی کے اندر جمع نہ رہ سکیں گی اور زخم کے مقام تک صاف ہوا بھی جاسکے گی ؛

فصل آٹھویں ناصور المہبل (ویجائنل فسچولا) یعنی اندام نہانی کا ناصور۔ اگر قابلہ اندام نہانی کے زخموں کے علاج میں ضروری احتیاطوں کو مدنظر نہ رکھے۔ اور دوران علاج میں پورے طور پر خبر گیری نہ کرے تو زخموں پر بدگوشت پیدا ہوکر اور ان کے منہ چھوٹے ہوکر ناصور ہوجاتے ہیں جن سے ہمیشہ مواد بہتا رہتا ہے۔ یہ ناصور اندام نہانی کی پچھلی یا اگلی دیوار میں اکثر ہوا کرتے ہیں کیونکہ ان دونوں مقاموں پر اندام نہانی کی اندرونی جھلی میں بہت سی چنٹیں (رد جیئز) موجود ہیں جنکے باعث زخموں میں مواد بکثرت جمع رہتا اور اچھی طرح خارج نہیں ہونے پاتا ہے اس لئے زخموں کے صاف نہ رہنے سے ناصور ہوجاتے ہیں ؛

کبھی یہ ناصور اسقدر گہرے ہوتے ہیں کہ اندام نہانی کی تمام ساخت کو گلا کر مثانہ یا معاء مستقیم تک پہنچ جاتے اور ان میں بھی سوراخ کر دیتے ہیں اسوقت مریضہ کا بول یا براز اور یا دونوں فضلات ان سوراخوں کی راہ اندام نہانی کی طرف سے خارج ہونے لگتے ہیں۔ ایسی حالت میں مریضہ کو سخت تکلیف ہوتی اور علاج مشکل ہوتا ہے :

(تصویر نمبر ۲۸ ناصور کی)
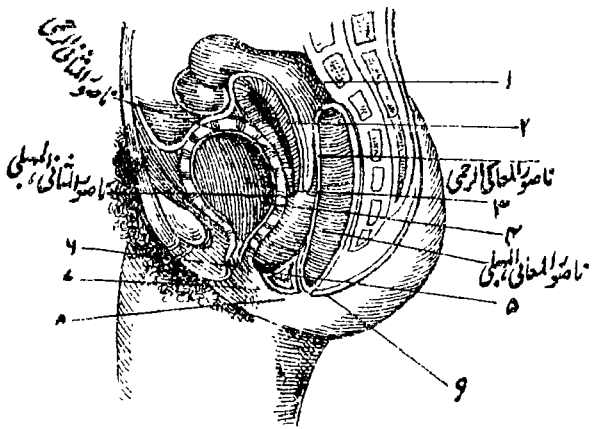
اگر یہ ناصور اندام نہانی کی پچھلی دیوار میں ہو تو اس کو ناصور المعائی المہبلی (رکٹو ویجائنل فسچولا) یعنی معاء مستقیم اور اندام نہانی کے درمیان کا ناصور کہتے ہیں۔ اور اگر سامنے کی دیوار میں ہو تو اس کو ناصور المثانی المہبلی (ویسائکو ویجائنل فسچولا) یعنی مثانہ اور اندام نہانی کے درمیان کا ناصور کہتے ہیں :

علاج ۔ اول مریضہ کو چوکی پر گھٹنوں کے بل اوندھا بٹھائیں اور آلہ مفتاح الفرج (ڈبل سپے کیولم) سے فرج کو کشادہ کر کے مقام ناصور کو ملاحظہ کریں۔ اس کے بعد ناصور میں آلہ سابرۃ القنوح (پروب) یعنی سلائی داخل کر کے اس کی وسعت اور گہرائی کو دریافت کریں :

(تصویر نمبر ۲۹ ۔ سلائی کی)

(۳)
(۲)
(۱)
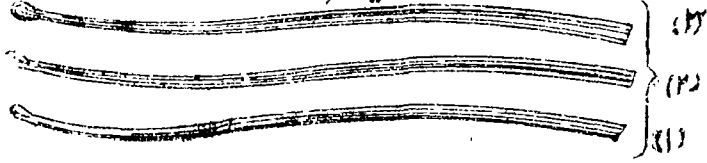
پھر مریضہ کو اوندھا لٹا کر مقام ماؤف کو صابون اور گرم پانی کی پچکاری سے صاف کریں اسکے بعد

پھٹکری کے پانی سے ناصور کو اندر سے بذریعہ پچکاری کے اچھی طرح دھوئیں۔ پھر کچھ دیر کے بعد توتیا کا پانی ناصور کے اندر پہنچائیں۔ اگر زخم اور ناصور خفیف سا ہوتا ہے تو چند روز تک اسی طرح دھونے اور صاف رکھنے سے اچھا ہو جاتا ہے۔ اور اگر ناصور زیادہ گہرا اور زخم زیادہ متعفن ہونے کے باعث مریضہ کو دس سے تیس دن کے درمیان شفا حاصل نہ ہو تو ناصور کو بذریعہ گرم آہنی تار کے جلائیں لیکن عموماً دستکاری کرنی پڑتی ہے **طریقہ دستکاری** کا یہ ہے کہ اول بذریعہ حقنہ کے انتڑیوں کو صاف کریں اور مریضہ کو پیشاب بذریعہ قاثاطیر (کیتھیٹر) کے نکال دیں۔ اس کے بعد مریضہ کو کلوروفارم سنگھا کر رنے نھاٹومی (لیتھاٹومی) کی وضع سے میز پر لٹائیں۔ پھر آلہ مفتاح الفرج (ڈک بل سپے کیولم) کے ذریعہ فرج کو کشادہ کر کے مقام ناصور اور اس کے عمق کا امتحان سلائی سے کریں اور ہک فارسیپس سے پکڑ کر داہنی یا بائیں جانب کو خمیدہ چھری (رلفٹ یا رائٹ اینگیولر نائف) سے قریب چوتھائی انچ کے کنارہ ناصور سے میوکس ممبرین کو چیر دیں اور تمام زخم کو نیا کر کے سوراخدار سوئی (پرفوریٹیڈ نیڈل) میں آہنی تار پرو کر ٹانکے لگائیں۔ ٹانکے لگانے کا یہ طریق ہے کہ سوئی مذکور میں آہنی تار پرو کر ایک جانب سے داخل کر کے دوسری جانب کو نکال لیویں اور تار کو سپس کے ذریعہ پکڑ لیویں۔ اور چونکہ سوزن مذکور دستہ دار ہوتی ہے۔ اس لئے جس راہ سے داخل کیا تھا اسی راہ سے نکال لیویں اس طور سے تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر تار کو پرو دیویں اب زخم کے دونوں کناروں کو ملانے کے واسطے تار کے باہر والے دونوں سروں کو فوریٹیڈ بلیڈ کے بیچ میں پرو کر بل دیویں۔ اس طریقہ سے زخم کے کنارے بہت نزدیک آجاتے ہیں ؛

(دیکھو تصویر نمبر ۳۰۔ ۳۱۔ ان آلوں کی)
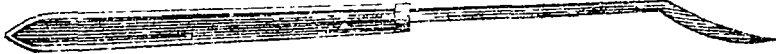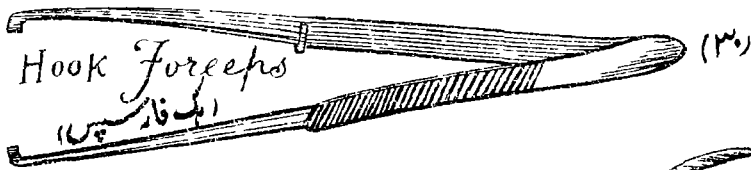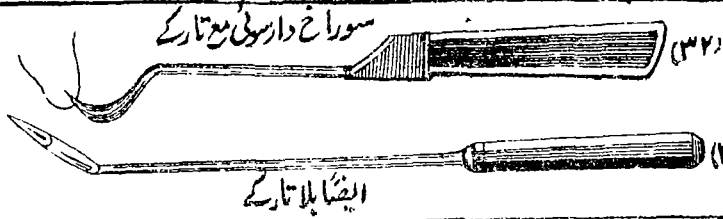
یاد رکھو کہ اس دستکاری میں زیادہ خبرگیری چاہئے - اور مریضہ کے مثانہ میں قاثاطیر رکھی ٹہرہ رکھدیویں - تاکہ مثانہ میں پیشاب کا ایک قطرہ بھی نہ رہنے پائے - اور اندام نہانی کو کسی عرق دافع عفونت (انٹی سیپٹک لوشن) سے بذریعہ پچکاری کے اکثر اوقات دھودیا کریں تاکہ وہ بھی بالکل صاف رہے جیسے کاربالک لوشن وغیرہ اس کے علاوہ برومائیڈ آف پوٹاسیم اور کلورل ہائیڈریٹ کا بھی بقدر مناسب کھلانے میں استعمال کریں ؛

فصل نویں قرحہ افرنجی (سفلیٹک السریشن) یعنی آتشکی زخم - اندام نہانی کے اندر کبھی آتشکی زخم بھی پائے جاتے ہیں جن کے مادہ میں خاص سمیت اور تعدیہ کی خاصیت موجود ہوتی ہے - یہ مرض (آتشک) دو طرح کا ہوتا ہے ایک موروثی جو ماں باپ سے اولاد میں آتا ہے - دوسرا کسبی جو مرد سے عورت کو یا عورت سے مرد کو ہوجاتا ہے - چنانچہ اگر پہلے سے مرد کو ہو اور وہ تندرست عورت سے مقاربت کرے تو عورت بھی مرض مذکور میں مبتلا ہوجاتی ہے - اسی طرح اگر پہلے سے عورت مبتلائے مرض ہو اور تندرست مرد اس سے مقاربت کرے تو مرد مبتلا ہوجاتا ہے - چونکہ آتشکی زخم دو طرح کے ہوتے ہیں - ایک غیر اصلی آتشک کے زخم (سافٹ شنکر) یعنی نرم زخم - اور دوسرے اصلی آتشک (ہارڈ شنکر) یعنی سخت قسم کے زخم - اسلئے ہم ان دونوں قسموں کے زخموں کو جدا جدا مع علاج کے بیان کریں گے -

قسم اول - نرم زخم (سافٹ شنکر) اس قسم کا مادہ خون میں شامل نہیں ہوتا اسی وجہ سے مرض مقامی (لوکل کنٹےجی اس) کہلاتا ہے اور اس کے زہر کا اثر مقام ماؤف پر ہی ہوتا ہے ان زخموں کی ابتدا اس طرح ہوتی ہے کہ جب آتشکی مادہ مقام ماؤف کی نازک جلد یا غشاء لعابی (میوکس ممبرین) پر اپنا تیز ابی اثر کرتا ہے تو اول وہ مقام چھل جاتا ہے پھر ۲۴ گھنٹے کے اندر سرخ ہوجاتا ہے دوسرے یا تیسرے روز قدرے ورم ہوکر پھنسی پیدا ہوجاتی ہے جس میں تیسرے یا چوتھے روز ریم پڑجاتی ہے - اس پھنسی کی نوک سیاہ اور اس کے گرد سرخ حلقہ پایا جاتا ہے چوتھے یا پانچویں دن وہ پھنسی پھوٹ کر اور اس سے قدرے مواد خارج ہوکر گہرا زخم ہوجاتا ہے - اس میں درد شدید

اور مواد بکثرت خارج ہوتا ہے زخم کے چاروں طرف ورم ہوتا ہے اور اس کی شکل بے قاعدہ مثل کرم خوردہ سطح کے نظر آتی ہے۔ زخم کا رنگ خاکستری کنارے صاف۔ جڑ کسی قدر سخت دکھائی دیتی ہے۔ میعاد اس زخم کی تین ہفتہ سے دو ہفتہ تک ہوتی ہے۔ کبھی کبھی اس کے ساتھ جنگاسہ میں ورم (بدھا) بھی نمودار ہو جاتی ہے جس سے مواد خارج ہو کر زخم مثل آتشکی زخم (سافٹ شانکر) کے باقی رہ جاتا ہے۔ اکثر یہ زخم شرمگاہ کے لبوں میں اور اندام نہانی کی اندرونی جھلی میں ہوتے ہیں۔ اور کبھی رحم کے منہ تک بھی پہنچ جاتے ہیں۔

اگر زخم کی صفائی اور عمدہ علاج کی طرف توجہ نہ کی جائے یا مریضہ کے خون میں کسی دوسری قسم کا فساد موجود ہو یا خراب غذائیں کھانے کا اتفاق پڑے تو زخم بڑھ کر غانغرایا (گینگرین) تک بھی نوبت پہنچ جاتی ہے۔ اور سیاہ رنگ کے چھیچھڑے خارج ہونے لگتے ہیں۔ اور کبھی اس سے بھی زیادہ شدت ہوتی ہے یہاں تک کہ تمام شرمگاہ اور اندام نہانی کے اندرونی ساخت میں اول سخت ورم ہوتا اور پھر وہ ساخت مردہ ہو کر گل جاتی ہے اور شدت تکالیف کے باعث مریضہ نہایت ضعیف ہو کر مر جاتی ہے۔

علاج دو قسم کا ہونا چاہئیے۔ ایک پلانے کی دوائیں جو مصفی خون اور مسکن حدت ہوں جیسے نقوع شاہترہ معمولہ مطب عالیجناب حاذق الملک دام اقبالہم۔ یا انفیوزن آف چرائتہ۔ یا عرق عشبہ و معجون عشبہ اور لعاب بہدانہ۔ خمیرہ عناب۔ عرق مرکب مصفی خون وغیرہ۔ اس کے بعد اگر ضرورت ہو تو چند روز **نسخہ منضج** کا پلا کر مسہل دیں **صفت** شاہترہ۔ چرائتہ۔ منڈی۔ پوست ہلیلہ کابلی گل نیلوفر ہر ایک ۷ ماشہ۔ بسفائج فستقی۔ افتیمون۔ برگ بادرنجبویہ۔ ہر ایک ۵ ماشہ عناب ۵ دانہ۔ سب کو شام کے وقت گرم پانی میں تر کر کے صبح کو مل چھان کر خمیرہ بنفشہ ۳ تولہ ملا کر پلائیں۔ بعد نضج مادہ کے اسی نسخہ میں سنا مکی ۷ ماشہ مغز فلوس ۴ تولہ۔ ترنجبین ۴ تولہ شیرہ مغز بادام شیریں ۷ عدد اضافہ کر کے مسہل دیں۔ مسہلوں کے درمیان معمولی تبرید پلانی چاہئیے۔ اور اکثر اس مسہل کے بجائے مطبوخ ہفت روزہ یا کالی دوا کا مسہل بھی دیا جاتا ہے۔

مریضہ کو غذائیں سرد اور مقوی زود ہضم دیں۔ جیسا کہ آش جو یا کھچڑی دال مونگ مقشر۔ یا دال مونگ چاول خشکہ کے ساتھ۔ یا روٹی سبز ترکاریوں کے ساتھ اور جہاں تک ممکن ہو گوشت سے خصوصاً سادہ اور گرم مصالحہ وغیرہ سے اجتناب رکھیں۔

یہ بات رکھنے کے قابل ہے کہ اس قسم میں پارہ یا اس کا کوئی مرکب اندرونی طور پر استعمال میں نہ لانا چاہیئے۔ کیونکہ اس قسم کا زہر عام خون میں شامل نہیں ہوتا۔ اس لئے اگر پارہ کا استعمال کیا جائے تو اس کا اثر خون کے ذریعہ عام بدن پر ہوگا۔ اور بجائے نفع کے اس سے مضرت کا احتمال ہے۔ وہ مضرت یہ ہے کہ ایسے موقع پر پارہ کے استعمال سے اکثر مواد مرض میں تحریک ہو کر اس کا فساد عام ہو جاتا ہے اور دوسری آتشک (سکنڈری سلفس) پیدا ہو جاتی ہے ؛

مقامی ادویات کے استعمال میں یہ بات خوب یاد رکھنی چاہیئے کہ جب تک ضعیف الاثر دواؤں سے کام چلے قوی العمل اور تیز اثر دواؤں کے استعمال کی ہرگز جرأت نہ کریں۔ پس اسی قاعدہ کے رو سے اول دیکھیں کہ اگر زخم سادہ اور غیر متعفن ہوں اور ان پر زیادہ میل بھی نہ ہو تو نیم گرم پانی سے دھونا اور صرف مرہم آئیوڈوفارم لگانا کافی ہوتا ہے۔ اور اگر سمیت اور تعفن کا اثر زیادہ پایا جائے تو جوشاندہ برگ نیب سے دھونا اور مرہم کافوری استعمال کرنا مفید ہوگا۔ اور اگر اس سے نفع نہ معلوم ہو تو اول نائٹرک ایسڈ سے زخموں کو جلا کر گلاب اور کافور سے دھو ڈالیں تاکہ تیزاب مذکور کی حدت اور سوزش دفع ہو جائے اس کے بعد مرہم کتھ سفید یا مرہم سفیدہ کا استعمال کریں ؛

تیزاب مذکور سے زخموں کو اسوقت جلانا چاہیئے جبکہ ورم یا سوزش نہ ہو اور زخم زیادہ پھیلنے ہوں اور اگر سوزش زیادہ نہ ہو تو سرد پانی یا عرق سیسہ محلول (لڈ لوشن) یا کتھ کے پانی یا اسپرٹ لوشن یا جوشاندہ تخم کتان سے بذریعہ پچکاری کے زخموں کو اچھی طرح دھوئیں۔ اور سلفیٹ آف زنک ۲ گرین پانی ۸۔ اونس میں حل کر کے لینٹ اس میں تر کریں اور فرج کے لبوں اور اندام نہانی کے درمیان رکھیں تاکہ وہ باہم چمٹنے اور رگڑ سے محفوظ رہیں ؛

اگر زخم پر بد گوشت پیدا ہونے کا خوف ہو تو قدرے توتیا اسپر چھڑکیں یا توتیا کے پانی سے اکثر زخم کو دھویا کریں تاکہ بد گوشت زائل ہو جائے اور آئندہ نہ ہونے پائے۔

چونکہ ایسے زخموں میں تیزابی دواؤں کے استعمال سے اکثر سیلان خون کا اندیشہ ہوتا ہے اس لئے مناسب موقع پر اس نسخہ کا استعمال بھی مفید پایا گیا ہے **نسخہ** ٹے نک ایسڈ ½ ڈرام ریکٹی فائڈ اسپرٹ ½ ڈرام۔ پانی ۴۔ اونس سب کو ملا کر اس سے زخم کو تر رکھیں ؛

دوسری قسم۔ اصلی آتشک (ہارڈ شنکر یا سی فی لس) اسکا زہر بلا واسطہ خون میں شامل ہوتا ہے۔

پارہ کا اندرونی استعمال منع ہے

اس لئے اس کا فساد صرف اعضا مخصوصہ ہی تک محدود نہیں رہتا بلکہ انسان کے ہر رگ و ریشہ میں سرایت کرجاتا ہے اور عام بدن میں اپنا فساد پیدا کرسکتا ہے۔ جس وقت سے یہ زہر آدمی کے جسم میں داخل ہوتا ہے۔ فوراً مرض مذکور کی علامات اور اس کے عوارض ظاہر نہیں ہوتے۔ بلکہ کچھ مدت تک وہ زہر بدن میں بیکار پڑا رہتا ہے اور اس کا کوئی فساد ظاہر نہیں ہوتا ہے۔ غالباً اس مدت میں وہ زہر خفیہ طور پر بدن میں افزائش پاتا رہتا ہے۔ اس زمانہ کو ڈاکٹری اصطلاح میں زہر کے بیکار پڑے رہنے کا زمانہ (پی ری اڈ آف انکیوبے شن) کہتے ہیں۔ اسکی مدت قریب دو ہفتہ سے چھ ہفتہ تک یا بیں روز سے چھیالیس ۴۶ روز تک ہوتی ہے۔ اس کے بعد مرض آتشک کا پہلا درجہ (پرائمری سفلس) شروع ہوتا ہے جس کی مدت ایک ہفتہ سے چھ مہینے تک ہوتی ہے۔ اس کے بعد دوسرا درجہ (سکنڈری سفلس) دو تین مہینے کے وقفہ کے بعد شروع ہو کر چند ہفتہ سے دو سال تک رہتا ہے۔ بعد ازاں تیسرا درجہ (ٹرشری سفلس) ہوتا ہے جس کی انتہائی میعاد مقرر نہیں ہے۔ اب ہم آتشک کے اسباب اور اسکے ہر درجہ کی علامات کو مع علاج کے بیان کرتے ہیں:

اسباب سرایت مرض آتشک کا سمی مادہ دو طرح سے انسان کے جسم میں داخل ہوسکتا ہے۔
ایک تو یہ کہ ماں باپ سے اولاد میں وراثتاً اس کی سمیت منتقل ہو کر آتی ہے اور کچھ مدت کے بعد (جسکی مقدار مقرر نہیں ہے) اولاد میں مرض مذکور ظاہر ہوتا ہے۔ اس کو موروثی آتشک کہنا چاہئے۔
دوسرے یہ کہ مرض مذکور کسی دوسرے شخص سے منتقل ہو کر مریض میں آیا ہو۔ اس کو آتشک کسبی کہنا چاہئے جو چند طریقوں سے لاحق ہوسکتا ہے:

(۱) آتشک والے مریض کے ساتھ جماع کرنے سے اگر مرض عورت کو ہو تو اس سے مرد کو بھی ہو جاتا ہے اور اگر پہلے سے مرد مبتلائے مرض ہو تو اس سے عورت کے جسم میں بھی وہی زہر سرایت کرجاتا ہے اس کے زخم اول اعضائے تناسل پر ہوتے ہیں:

(۲) ایسی عورت کا بچہ جنانے سے جو مرض آتشک میں مبتلا ہو قابلہ کی انگلیوں پر مرض مذکور کا اثر ہو جاتا ہے۔ پھر اگر اسی وقت قابلہ دوسری عورت کی خدمت میں بدون اچھی طرح صفائی کرنے کے حاضر ہو جائے تو دوسری عورت بھی مبتلائے مرض ہوسکتی ہے:

(۳) آتشک والے مریض کے برتن میں پانی پینے سے تندرست آدمی کی زبان اور لبوں پر آتشک کا

اثر ہو جاتا ہے (۴) جب بچہ میں آتشک کا مادہ موروثی طور پر موجود ہو اس کو دودھ پلانے سے دایہ کی چھاتیوں پر اس مرض کے آثار نمایاں ہو جاتے ہیں :
(۵) اگر آتشک والے بچہ کے ٹیکہ سے مواد لیکر دوسرے تندرست بچہ کو ٹیکا لگایا جائے تو اس کو بھی کسی وقت میں یہ مرض ہو سکتا ہے :
(۶) آتشک والے مریض کے بستر پر سونے سے اگر اس کا مواد تندرست آدمی کے جسم پر لگ جائے تو وہ بھی مبتلائے مرض ہو سکتا ہے :
(۷) اگر آتشک کے پہلے یا دوسرے درجہ والے مریض کا خون یا اس کے زخموں کا مواد کسی تندرست آدمی کے بدن میں داخل ہو جائے تو اس کو بھی وہی مرض ہو سکتا ہے۔ غرضکہ آتشک کا مواد خواہ کسی طرح دوسرے تندرست آدمی کے نازک مقامات پر لگے تو اپنا اثر ضرور پیدا کرتا ہے۔
اس بیان سے آپ کو یہ بھی بخوبی معلوم ہو گیا کہ ایک تندرست آدمی کے جسم میں آتشکی زہر کے حاصل ہونے کا طریقہ صرف ایک جماع ہی نہیں ہے بلکہ اس مرض کا حصہ ماں باپ سے اولاد کو وراثتاً ملنے کے علاوہ دوسرے متعدد طریقوں سے بھی یہ مرض لاحق ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ایک عورت سے دوسری عورت کو بذریعہ قابلہ کے یا ایک بچہ سے دوسرے بچہ کو بذریعہ ٹیکہ کے پہنچ سکتا ہے۔ اور دودھ پینے والے بچہ سے دایہ کو یا دایہ سے بچہ کو لاحق ہو سکتا ہے۔ اسی طرح ایک شخص سے دوسرے کو بذریعہ استعمالی اشیاء (لباس وظروف وغیرہ) کے پہنچ سکتا ہے۔
اس لئے اطباء کو لازم ہے کہ جب ان کے پاس کوئی مریض آتشک میں مبتلا ہو کر آئے اسکو ایک نظر دیکھتے ہی عیاشی اور بدافعالی کا بیجا الزام خواہ مخواہ اسپر نہ لگایا جائے۔ اگرچہ اس زمانہ میں آتشک والے مریضوں میں سے اکثر ایسے ہی ہوتے ہیں جو باوجود صاحب عقل وشعور ہونے کے اپنی خواہشات نفسانی سے مجبور ہو کر فاحشہ اور بازاری عورت کے ساتھ مقاربت کر کے اس موذی مرض کی بلا میں ہمیشہ کے لئے خود گرفتار ہو جاتے ہیں۔ لیکن یہ خوب سمجھ لینا چاہئے کہ سب کا حال یکساں نہیں ہوتا ممکن ہے کہ دوسرے طریقہ سے کسی کو مرض لاحق ہوا ہو۔ اور مریض کو جو خود گرفتار بلا ہے اپنے خیالی ڈھکوسلے پر مفت کا الزام لگایا جائے۔ حالانکہ یہ الزام تدبیر مرض سے کچھ بھی تعلق نہیں رکھتا ہے۔
آتشکی زخم اور ان کے مواقع آتشکی زخم عورتوں اور مردوں میں علاوہ اعضائے تناسل کے

مقعدہ۔ لبوں۔ رخساروں کوذیلین ٹانسل گلینڈز زبان۔ تالو۔ حنجرہ۔ ناک اور انگلیوں پر ناخن کی جڑوں میں ہو جاتے ہیں۔ اگرچہ آتشکی زخم کچھ زیادہ وسیع یا گہرے اور متعفن نہیں ہوتے لیکن پھر بھی ان کے قرب وجوار والے غدود اکثر پھول جاتے ہیں۔ اگر زخم اعضائے تناسل میں ہوں تو جنگاسہ کے غدد دو یا تو متورم ہو جاتے ہیں کبھی وہ پک کر پھوٹ جاتے اور ان کے زخم بھی آتشکی زخموں کی طرح ہو جاتے ہیں۔ اگر منہ یا لبوں میں زخم ہوں تو زیریں جبڑے کے نیچے والے غدود اور غدۂ خلف الاذن ریپائڈ گلینڈ یعنی کان سے پچھلے اور نچلے غدود میں ورم ہو جاتا ہے اسی طرح اگر ہاتھ یا چھاتیوں میں زخم ہوں تو غدد ابطیہ رایگزلری گلینڈز یعنی بغل کے اندر والے غدود متورم ہو جاتے ہیں۔

آتشکی زخموں کی خاصیت ۔ آتشک کے پہلے درجہ میں زخم مختلف اقسام کے ہوتے ہیں بعض اوقات صرف ایک پھنسی ہوتی ہے جس کے گرد سرخی کا حلقہ اور سختی پائی جاتی ہے اور کبھی ایک چھوٹا سا گول زخم درمیان میں قدرے گہرا خاکستری رنگ کا جس کے کنارے ابھرے ہوئے سرخ اور نہایت سخت ہوتے ہیں زخم سے کبھی قدرے رطوبت رقیق بہتی ہے۔ اور کبھی بالکل خشک ہوتا ہے۔ البتہ اگر اسپر اتفاقاً کوئی خارجی اذیت پہنچے تو اجتماع خون کے باعث اس میں ریم پیدا ہو سکتی ہے کبھی زخم بالکل گہرا نہیں ہوتا صرف اس مقام کی جلد چھلی ہوئی سی ہوتی ہے۔ چڈے کے مقام پر غدود پھول جاتے ہیں لیکن ان میں کچھ زیادہ درد نہیں ہوتا۔ البتہ اگر مریض کو زیادہ چلنے پھرنے کا اتفاق پڑے تو ان میں ورم اور درد بشدت ہونے لگتا ہے۔ عموماً یہ زخم چھ ہفتہ کے اندر خود بخود اچھے ہو جاتے ہیں لیکن پورے طور پر نہیں کیونکہ دوبارہ ادنیٰ تحریک سے یہ زخم عود کر سکتے ہیں۔ اور ان کے گرد کی سختی قریب تین مہینے تک رہا کرتی ہے۔ اگر مرکبات سیماب کا استعمال کرایا جائے تو اس درجہ کی آتشک کو ۱۰ سے ۶ ہفتے تک کی مدت میں آرام ہو جاتا ہے۔ ورنہ کم سے کم چھ ماہ اور زیادہ سے زیادہ ایک سال تک یہ درجہ طول پکڑ سکتا ہے۔

دوسرے درجہ کی علامات ۔ پہلا درجہ ختم ہونے کے بعد چھ یا سات ہفتے تک مریضہ کو بظاہر کوئی شکایت اس مرض کے متعلق نہیں معلوم ہوتی۔ اور اپنے کو خاصی تندرست سمجھتی ہے اسلئے اس مدت میں مادہ مرض اس کے بدن میں بیکار پڑا رہتا اور اندرونی طور پر ترقی پذیر ہوتا رہتا ہے۔ اس کے بعد خون میں فساد شدید ہو جانے کے باعث ذیل کی علامات ظاہر ہوتی ہیں :

(۱) روز بروز مریضہ ناتوان اور ضعیف ہوتی جاتی ہے (۲) بھوک یوماً فیوماً گھٹتی جاتی ہے (۳) تمام بدن میں خشکی اور بے رونقی کے ساتھ جلد میں خصوصاً ہتھیلیوں اور چھاتی کے مقام پر سرخ سرخ تانبے کی رنگت کے داغ ہوجاتے ہیں (۴) بدن مختلف مقامات پر جلد موٹی ابھری ہوئی سخت اور سرخ ہوجاتی ہے (۵) کبھی جلد پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہوجاتی ہیں۔ جن پر سے جلد کا باریک پرت چھلکوں کی طرح اکثر اترا کرتا ہے (۶) جلد پر کبھی آبلے مختلف مقدار کے پیدا ہونے لگتے ہیں جن میں رقیق پانی یا ریم بھری رہتی ہے (۷) کبھی جلد پر صرف گومڑیاں سی پیدا ہوجاتی ہیں اکثر یہ تمام جلدی خرابیاں مرض آتشک میں بدن کے صرف ایک ہی نہیں بلکہ دونوں طرف بالمقابل یکساں ہوتی ہیں (۸) لوذتین (ٹانسل گلینڈز) میں ورم ہوکر زخم ہوجاتے ہیں جن کا رنگ خاکستری اور کنارے ابھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ ان زخموں میں درد بہت کم ہوتا ہے اور وہ تدریج زیادہ پھیل جاتے ہیں (۹) بدن کے عام غدود خصوصاً سر کے پچھلے اور پس گوش والے غدود پھول جاتے ہیں۔ (۱۰) منہ۔ زبان۔ تالو حنجرہ۔ اور علحمدہ ریلر آف دی فاسنر کی لعابی جھلی متورم ہوجاتی اور کبھی اس میں کسی قدر خراش یا زخم بھی پیدا ہوجاتے ہیں (۱۱) کبھی مریض کے منہ۔ لبوں۔ باچھوں اور حلق یا حنجرہ میں اور اسی طرح مقعدہ کے گرد اور شرمگاہ پر چھوٹی چھوٹی اور سخت پھنسیاں مسوں کی طرح نمودار ہوجاتی ہیں (۱۲) بھویں اور سر کے بال پتلے اور خشک ہوکر گرنے لگتے ہیں (۱۳) ناخن سخت اور متورم ہوجاتے ہیں۔ (۱۴) آنکھ کے طبقات میں سے قرنیہ مکدر اور غیر شفاف ہوجاتا۔ اور عنبیہ۔ مشیمیہ۔ شبکیہ متورم ہوجاتے ہیں (۱۵) جو ہڈیاں صرف جلد سے پوشیدہ ہیں (جیسا کہ ساق اور کلائی اور پیشانی کی ہڈیاں) ان کے اوپر والی جھلی (پری اسٹی ام) متورم ہوجاتی ہے (۱۶) ان متورم مقامات میں اکثر رات کے وقت ایسا شدید درد ہوتا ہے کہ دبانے یا ملنے سے اسمیں کچھ تخفیف نہیں ہوتی۔

یاد رکھو کہ مرض آتشک کے دوسرے درجہ میں تمام علامات مذکورہ بالا کا موجود ہونا ایک شخص میں اور ایک وقت میں ضرور نہیں ہے۔ ممکن ہے کہ ان میں سے بعض علامتیں کسی مریض میں پائی جائیں اور بعض علامتیں موجود نہ ہوں۔ اگر آتشک کے اس درجہ میں نہایت کوشش کے ساتھ باقاعدہ علاج کیا جائے تو یہ تمام عوارض چھ سات ہفتے میں رفع ہوکر مریض اچھا ہوجاتا ہے ورنہ قریب دو سال تک طرح طرح کی تکالیف میں مبتلا رہنا پڑتا ہے اور آئے دن نئی مصیبت کا سامنا ہوتا ہے

تیسرے درجہ کی علامات۔ دوسرا درجہ ختم ہونے کے بعد پھر چند مہینے اور بعض صورتوں میں چند سال کا وقفہ دے کر آتشک کا تیسرا درجہ (ٹرشری سفلس) شروع ہوتا ہے اس وقفہ کے زمانہ میں آتشکی عوارض میں سے کوئی بھی باقی نہیں رہتا اور بظاہر مریض کو سوائے اس کے اور کوئی شکایت محسوس نہیں ہوتی کہ وہ کبھی کبھی اپنی زبان یا ہاتھوں کی جلد میں قدرے سوزش یا خفیف سی خراش پاتا ہے یا کبھی اتفاقیہ اس کو امراض جلدی میں سے کوئی معمولی سا مرض ہو کر چند روز کے بعد زائل ہو جاتا ہے لیکن پھر بھی اس مدت میں بیمار کا جسم آتشکی زہر سے بالکل پاک اور صاف نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ سمیت رفتہ رفتہ برابر خون میں سرایت کرتی اور خفیہ طور پر ترقی کرتی رہتی ہے۔ اس وقت ایک سفید غلیظ القوام چیکاؤ دار رطوبت جس کو لاطن زبان میں گمٹا کہتے ہیں پیدا ہو کر موجب فساد ہوتی ہے جب اس کا فساد ایک خاص حد تک خون میں سرایت کرکے تمام اندرونی اور بیرونی اعضا پر اپنا پورا تسلط کر لیتا ہے اس وقت آتشک کے تیسرے درجہ کے عوارض ظاہر ہونے لگتے ہیں:

چنانچہ (۱) کبھی خون کی حدۃ سے جلد کی باریک رگیں پھٹ جاتی ہیں اور ان سے خون نکل کر جلد کے نیچے جمع ہو جاتا اور اس میں سرخ داغ پیدا کرتا ہے جس کو ابورسما ڈاکسٹراوی سیشن آف بلڈ) کہتے ہیں (۲) یا چھوٹی چھوٹی گومڑیاں پیدا کرتا ہے جو کبھی مثل اخروٹ کے بڑھ جاتی اور پک کر پھوٹ جاتی ہیں یا وہیں تحلیل ہو جاتی ہیں۔ اگر پکتی ہیں تو ان کے زخم گہرے اور متعفن خراب قسم کے ہوتے ہیں (۳) اور کبھی وہ مادہ جلد کے نیچے خانہ دار جھلی میں جمع ہو کر اول اس میں سختی اور پھر زخم پیدا کر دیتا ہے جیسا کہ اکثر عورتوں کی رانوں اور پنڈلیوں پر ہوتا ہے (۴) کبھی وہ مادہ عضلات بدن میں نفوذ کرکے ان کو سخت اور بیکار کر دیتا ہے (۵) کبھی مفاصل اور ان کے رباطات میں سخت ورم اور وجع المفاصل کا موجب ہوتا ہے (۶) بعض حالتوں میں مفاصل اور ان کی اندر والی جھلی جھیلوں میں زخم ہو کر جوڑ سکڑ جاتے ہیں (۷) ہڈیوں اور ان کے اوپر کی جھلی پر بھی اس کا سخت اثر ہوتا ہے۔ چنانچہ یا تو صرف یہی ہوتا ہے کہ جھلیوں میں وہ مادہ سخت چونہ کی طرح کا ہو کر ان میں سختی پیدا کر دیتا ہے جو چند روز کے بعد علاج سے زائل ہو جاتی ہے یا اس میں اسقدر ترقی ہوتی ہے کہ جس کے باعث ہڈیوں کی پرورش اچھے طور پر نہیں ہونے پاتی۔ اور وہ پتلی اور کمزور ہو جاتی ہیں۔

اور یا ان جھلیوں میں ورم ہوکر ریم پڑجاتی ہے (۸) اسی طرح جب ہڈیوں پر اس کا اثر ہوتا ہے تو وہ مختلف مقامات سے موٹی اور سخت ہوجاتی ہیں۔ یا خاص ان کی ساخت میں ورم ہوکر وہ نرم ہوجاتی ہیں۔ یا ان میں زخم پڑکر وہ بالکل مردہ ہوجاتی ہیں اور گل کر ان کے ریزے ریم کے ساتھ نکلنے لگتے ہیں (۹) اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ منہ۔ زبان۔ حلق۔ حنجرہ۔ اور قصبہ ریہ کی اندرونی جھلی (میوکس میمبرین) میں سختی اور ورم پیدا ہوکر زخم ہوجاتے ہیں (۱۰) کوّا گل کر گرجاتا ہے تالو پھوٹ جاتا ہے۔ ناک کی نازک ہڈیاں گل کر ناک کی نازک ہڈیاں گل کر ناک بے ڈول ہوجاتی ہے (۱۱) حنجرہ کی عضاریف اور لسان المزمار (ووکل کارڈز) خراب اور تباہ ہوکر آواز بیٹھ جاتی ہے ؛

ان عوارض کے علاوہ بدن کے اندرونی اعضا بھی اس مرض کے حملہ سے محفوظ نہیں رہتے۔ چنانچہ (۱) دماغ اور نخاع پر اثر ہونے سے فالج۔ رعشہ۔ استرخاء۔ تشنج۔ کزاز وغیرہ پیدا ہوتے ہیں۔ (۲) آنکھوں پر جب اس کے فساد کا اثر ہوتا ہے تو اس سے آنکھ کے پردوں کی بعض بیماریاں[۱] خصوصاً خراب قسم کے زخم پیدا ہوجاتے ہیں یا ان کی ساخت میں کثافت اور سختی پیدا ہوکر ضعف بصارت کا موجب ہوتی ہے بلکہ بعض موقع پر تو نزول الماء (کٹرکیٹ) تک بھی نوبت پہنچتی ہے (۳) جگر اور گردوں کی خرابی سے استسقاء یا سوء القنیہ (اے نی می آ) تک نوبت پہنچتی ہے (۴) معدہ اور آنتوں کے فساد سے اسہال آنے لگتے ہیں (۵) پھیپھڑے پر اثر ہونے سے مرض سل پیدا ہوجاتا ہے (۶) رحم اور مثانہ پر اثر ہونے سے ان اعضاء کے امراض لاحق ہوتے ہیں (۷) خصیوں اور باقی اعضاء تناسل پر تو اس کا اثر مشہور ہے (۸) کنج ران۔ بغل اور گردن کے غدد لمفاویہ (لمفےٹک گلینڈز) اکثر پھول جاتے ہیں (۹) عام شریانوں اور وریدوں پر بھی اس موذی مرض کا اثر ہوتا ہے۔ جس کے باعث ان میں سختی پیدا ہوکر ان کی تجاویف تنگ ہوجاتی اور وہ موٹی ہوجاتی ہیں۔ غرض کہ آتشک ایسا موذی مرض ہے کہ اس کو اگر اُمّ الامراض کہا جائے تو بالکل بجا ہے ؛

علاج۔ مرض آتشک اصلی (ہارڈ شنکر) کے علاج میں ان تینوں اصول کی پابندی نہایت ضروری ہے (۱) سب سے پہلے تمام بدن کو عام فضلات سے پاک اور معدہ وغیرہ احشاء کو ان کی آلائشوں سے صاف کرنا چاہئے تاکہ جو دوائیں اس مرض کے لئے مخصوص ہیں انکی تاثیر تمام بدن کے

[۱] جیسے رمد (افتھیلمیا) آشوب چشم۔ یا مرض سبل (آئرائی ٹس) وغیرہ۔ ۱۲ مؤلف۔

آتشک سے پیدا ہونے والے امراض

رگ و ریشہ میں اچھی طرح سرایت کر کے آتشکی زہر کا پورے طور پر مقابلہ کر سکے۔
(۲) خاص آتشکی زہر کو فنا اور برباد کرنے والی ادویات کا استعمال کرنا لازم ہے تاکہ اسکے موجودہ عوارض اور آئندہ خراب نتائج سے مریض کو نجات ملنے کی توقع کی جا سکے۔
(۳) خون کی درستی اور اس کا تصفیہ کرنا بھی ضروری ہے۔ تاکہ آتشکی زہر سے متاثر ہونے کی استعداد خون میں سے زائل ہو کر وہ پورے طور سے پرورش بدنی کے لائق ہو جائے۔
اِن اصول پر نظر کرنے سے آپ کو بخوبی معلوم ہو جائے گا کہ معالج کا یہ فرض ہے کہ وہ تنقیہ عام کے لئے سب سے پہلے چند روز تک مریض کو نقوع شاہترہ وغیرہ مصفیات خون اور منضجات پلا کر مادہ کو قابل اخراج کر کے مسہل مناسب سے تنقیہ عام کرائے اس کے بعد مرض آتشک کے زہر کا خاص علاج اس کی ادویہ مخصوصہ سے کرے اور آخر میں یا اس کے ساتھ ہی مصفیات خون (مثل معجون عشبہ عرق عشبہ وغیرہ) کا استعمال کرائے۔ اس طرح باقاعدہ علاج کرنے سے قوی امید کی جا سکتی ہے کہ بہت جلد مریض کو شفا حاصل ہوگی :

مرکبات سیماب کا استعمال۔ یونانی اطباء و یدوں اور ڈاکٹروں نے بالاتفاق اپنے سالہا سال کے تجارب سے یہ بات بخوبی ثابت کر دکھائی ہے کہ مرکبات سیماب کا استعمال کرنا آتشکی زہر کو فنا کرنے کے لئے ایک اعلیٰ تدبیر ہے۔ بعض مریضوں میں تو اس کا فوری اثر سحر کا سا کام کرتا ہے۔ ماہر ڈاکٹروں کا قول ہے کہ آتشک کے پہلے اور دوسرے درجہ میں مرکبات سیماب سے زیادہ کوئی دوا موثر نہیں ہے اور اس کے تیسرے درجہ میں (آیوڈائڈ پوٹاسیم۔ آیوڈائڈ امونیم۔ اور آیوڈائڈ سوڈیم وغیرہ) سب سے زیادہ نافع ہیں۔ لیکن ان دواؤں کا استعمال نہایت احتیاط سے کرنا چاہیئے کیونکہ احتیاط نہ کرنے کی حالت میں ان سے نفع کی بہ نسبت نقصان کا بہت زیادہ خوف ہوتا ہے

مرکبات سیماب کا استعمال مرض آتشک میں اکثر چار طور سے کیا جاتا ہے (۱) **داخلی استعمال** کھانے پینے کے طور پر استعمال کرنے کے لئے مرکبات سیماب میں سے رسکپور اور دارچکنہ زود اثر اور کم مضرت ہونے کے لحاظ سے زیادہ بہتر تسلیم کئے گئے ہیں۔ دیسی اطباء ان دونوں کو بعض اشیاء مصلح کے ساتھ مرکب کر کے بجنسہ گولیوں وغیرہ کی صورت میں دیتے ہیں یا ان کا جوہر اڑا کر استعمال کراتے ہیں۔ آتشکی مواد کو خارج کرنے کے لئے خالص پارہ مصفی بعض مسہلات کی ترکیب میں بھی شامل

کیا جاتا ہے۔ اور بعض نسخوں میں مردار سنگ بھی اپنی منفعت کے لحاظ سے جزو اعظم سمجھا جاتا ہے۔
ڈاکٹر صاحبان مرکبات سیماب کو اپنے مجوزہ طریقہ سے استعمال کراتے ہیں۔ ان کا قول ہے۔
"چونکہ مرکبات سیماب اکثر دست آور ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کو کسی قدر افیون کے ہمراہ ملا کر دینا چاہیئے"
نسخہ (۱) گرے پاؤڈر۔ ایک گرین۔ ڈوورس پاؤڈر ایک گرین۔ اکسٹراکٹ جن شئین بقدر ضرورت ملا کر ایک گولی بنائیں۔ ایسی تین گولیاں استعمال کرائیں۔ اگر تیسرے دن اثر ظاہر نہ ہو تو ہر روز چار گولیاں دیں اور ایک ہفتہ کے بعد پانچ گولیوں تک بڑھا سکتے ہیں۔ ان گولیوں سے اگر زیادہ دست آویں تو ڈوورس پاؤڈر کی مقدار بڑھا دیں اور قبض ہو تو کم کریں (۲) اگر یہ گولیاں موافق نہ ہوں تو آیوڈائڈ آف مرکیوری بقدر نصف گرین دن میں تین مرتبہ دیں (۳) سب کلورائڈ آف مرکیوری ۱/۱۲ گرین سے ۱/۱۰ گرین تک گولی کے طور پر استعمال کرائیں۔ کمزور مریضوں کو آتشک کے تیسرے درجہ میں اس کو ۱/۱۶ سے ۱/۲ گرین تک ٹنکچر سنکونا۔ اور ڈیکاکشن سنکونا کے ساتھ دیتے ہیں۔ کبھی چند گرین آیوڈائڈ آف پوٹاسیم اس کے ساتھ ملا دیتے ہیں۔

(۲) **دھونی**۔ مرکبات سیماب کا استعمال دھونی (فیومی گیشن) کے طور پر دیسی اطباء اور خصوصًا ویدوں کے یہاں پارہ کو بعض دواؤں کے ہمراہ ملا کر مریض کو دھونی دیتے ہیں جس سے بیمار کو پسینہ بکثرت آ کر مرض میں فوری تخفیف ہو جاتی ہے ایسے نسخوں کی مختلف ترکیبیں دیکھی گئی ہیں چنانچہ یہ نسخہ نہایت مفید اور مجرب ہے صفتہ گائے کا گھی ۴ تولے کر اس میں نیب کے تازہ پتوں کی ٹکیہ جلالیں پھر جلی ہوئی ٹکیہ نکال کر گھی میں موم سفید ۲ تولہ پگھلائیں۔ اور اس میں پہلے رسکپور ۶ ماشہ پھر شنگرف ۶ ماشہ پھر توتیا سبز ۳ ماشہ۔ ہر ایک باریک پسا ہوا علی الترتیب ملائیں اس کے بعد چار گرہ کپڑا دیسی گاڑھا اس میں موم جامہ کی طرح تر کر لیں اور اس کی بتیاں بنا کر رکھ چھوڑیں۔ ان میں سے ایک بتی لیکر بیری کے کوئلوں کی آگ پر جلا کر مریض کے تمام بدن کو دھونی دیں۔

ڈاکٹر صاحبان کے یہاں اس طرح دھونی دی جاتی ہے کہ مریض کے کپڑے اتار کر سٹول یا کرسی پر بٹھاتے ہیں اور اس کو ایک کمبل اس طرح اڑھاتے ہیں کہ اوپر کی جانب سر کے نیچے گردن سے مثل چوغہ کے ملا رہے اور نیچے کی طرف زمین پر لٹکتا رہے اور اس کمبل کو بذریعہ ایک گول آہنی

مجرب مانع آتشک

حلقہ اور سیخوں کے پھیلا ہوا رکھیں تاکہ مریض کے بدن سے علیحدہ رہے۔ پھر اسٹول یا کرسی کے نیچے ایک برتن کھولتے ہوئے پانی کا اور دوسرا برتن جسمیں بائی سلفورس آف مرکری بقدر ایک دو ڈرام کے یا کیلومل بقدر بیس یا تیس گرین کے ڈالا گیا ہو۔ اسپرٹ لمپ یا کوئلوں کی آنچ پر رکھیں تاکہ پانی کے بخارات سے جسم کے مسامات کھل جائیں اور پسینہ آنے لگے اور اس کے ساتھ ہی سیماب کا دھواں بھی بدن پر لگ کر اپنا پورا اثر کرے۔ اگر دھونی کے وقت پسینہ نہ آئے تو گرم چائے پلانی چاہئیے۔ یہ دھونی متواتر چند روز تک شام کے وقت کرنی چاہئیے اور دھونی کے بعد مریضہ کو مع کمبل کے بستر پر لٹائیں۔

(تصویر نمبر ۴۴۔ دھونی کا طریقہ)

(۳) مالش۔ مرکبات سیماب کا استعمال بذریعہ مالش (ان ایکشن) کے۔ یہ طریقہ اور اس کے بعد کا طریقہ دونوں خصوصیت کے ساتھ ڈاکٹروں کے یہاں مروج ہیں (انگوانٹم ہائیڈرارجرائی) بقدر بیس گرین یا زیادہ سے زیادہ ایک ڈرام لے کر مریض کی رانوں یا بازو کے اندرونی جانب رات کو سونے سے پہلے مالش کریں۔ مالش کے بعد مریض کو گرم کپڑے پہنا کر سونے دیں اور صبح کو اٹھ کر گرم پانی سے غسل کرائیں:۔

یاد رکھو کہ مالش سے پہلے مقام مالش کو گرم پانی اور صابون سے اچھی طرح دھولینا چاہئیے اور ہر روز ایک ہی مقام پر مالش نہ کرنی چاہئیے بلکہ اس کی جگہ بدلتے رہیں اور مالش کرنے والا اپنے ہاتھوں میں چمڑے کے دستانے پہن کر مالش کیا کرے۔

(۴) پچکاری۔ جلد کے نیچے بذریعہ پچکاری کے سیماب کا کوئی مرکب پہنچایا جائے۔ چنانچہ سبکلورائڈ آف مرکری ½ گرین فی صدی کی طاقت کا عرق بقدر تیس قطرے کے بذریعہ منہی قلم جلد بلد (ہائپوڈرمک سرنج) کے جلد کے نیچے داخل کریں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اول دوا کے عرق کو

اس پچکاری میں بھرلیں۔ پھر جس جگہ پچکاری لگانی ہو وہاں کی جلد کو بائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور سبابہ سے پکڑ کر قدرے اونچا اٹھائیں اور دائیں ہاتھ سے پچکاری کی سوئی جلد کے نیچے بقدر ایک انچ کے داخل کر کے باہستگی دوا اندر داخل کریں اور پچکاری کے بعد بیمار کو آرام سے لیٹا رہنا چاہیئے۔ ورنہ دتل کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہوتا ہے ؛

(تصویر نمبر ۳۵۔ ہائپوڈرمک سرنج)
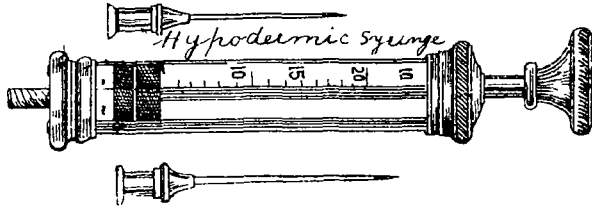
مرکبات سیماب کے استعمال کا وقت اور ضروری احتیاطیں

(۱) مرض آتشک کے پہلے اور دوسرے درجہ میں مرکبات سیماب کے استعمال سے نفع ہوتا ہے اور تیسرے درجہ میں کچھ معتدبہ فائدہ محسوس نہیں ہوتا بلکہ بعض مرتبہ اس سے نقصان پہنچتا ہے۔

(۲) چونکہ سیماب کا اثر آنتوں پر زیادہ ہوتا ہے اس لئے اس کے اثر کو روک[1] کر استعمال کرانا چاہیئے ؛

(۳) چونکہ اس کا اثر مسوڑوں اور منہ پر سب سے پہلے ہوتا ہے۔ اس لئے استعمال کے زمانے میں خیال رکھنا چاہیئے کہ جس وقت مسوڑوں کے قریب کسی قدر سرخی نمودار ہو جائے اور دانتوں میں قدرے درد محسوس ہونے پر فوراً استعمال بند کردیں۔ ورنہ دانتوں کو سخت نقصان پہنچتا ہے ؛

(۴) خنازیری مزاج والے مریضوں کو اکثر اس سے نقصان ہوتا ہے ؛

(۵) امراض گردہ میں مبتلا اشخاص کو مرکبات سیماب کا استعمال مضر ہوتا ہے ؛

(۶) نہایت کمزور اشخاص اور ان کو جو بباعث اپنے پیشہ کے پانی میں بھیگنے اور زیادہ سردی سے بچ نہیں سکتے مضرت ہوتی ہے ؛

(۷) مرکبات سیماب استعمال کرانیکی حالت میں بیمار کو وقت معین پر ہلکی اور نرم غذا کھلانی چاہیئے ہواخوری اور غسل ہمیشہ پابندی سے کرنا چاہیئے۔ گرمیوں میں سرد پانی سے غسل کرنا جائز ہے ؛

[1] اس غرض کیلئے کبھی مرکبات سیماب میں قدرے افیون بھی ملا دیتے ہیں ۱۲ مؤلف ؛

(۸) سردی کا موسم ہو یا گرمی کا ہمیشہ رات کو فلالین کے کپڑے پہننے چاہئیں ؛
(۹) دوران استعمال میں منشی ادویات اور شراب کا استعمال بالکل منع ہے اور احتیاطاً حقہ پینا بھی اگر ترک کیا جائے تو بہتر ہے۔

مرکبات سیماب کے فوائد۔ مرض آتشک کے جس درجہ میں ان کا استعمال کرایا جاتا ہے (۱) اُس درجہ کے شدائد و عوارضات رک جاتے ہیں (۲) اُس درجہ کی میعاد کم ہو جاتی ہے (۳) خون کی اصلاح ہو کر اس کے سرخ دانے زیادہ ہو جاتے ہیں (۴) جسم کا وزن زیادہ ہو جاتا ہے (۵) زخموں کی سختی کم ہو جاتی ہے (۶) زخم کے سطح پر سرخ انگور پیدا ہونے لگتے ہیں (۷) رقیق رطوبت کے بجائے زخموں میں سالم ریم پیدا ہو کر دس روز کے اندر ان کی حالت درست ہو جاتی ہے (۸) غدود جو پہلے سخت اور متورم تھے وہ رفتہ رفتہ چھوٹے ہو کر آخر کار بالکل غائب ہو جاتے ہیں (۹) دوسرے درجہ میں جلد کی سختی اور دھبے وغیرہ غائب ہو جاتے ہیں۔ حلق اور منہ کی حالت درست ہو جاتی ہے زخم وغیرہ عوارض کو بھی بہت نفع ہوتا ہے ؛

مرکبات سیماب کے خراب نتائج اور اُن کا علاج

اگر مرکبات سیماب کو ان کے وقت کے خلاف یا مقدار سے زیادہ استعمال کرایا جائے تو دانتوں کے مسوڑے پھول جاتے ہیں اور نرم ہو کر دانتوں سے علیحدہ ہونے لگتے ہیں۔ زبان اور حلق میں ورم ہو جاتا ہے اور سخت چپکاؤ دار متعفن رطوبت بکثرت منہ سے بہنے لگتی ہے۔ اگر اس پر بھی اسکا استعمال جاری رہے تو دانت ہل کر گرنے لگتے ہیں۔ زبان، منہ، اور حلق میں زخم ہو جاتے ہیں۔ تھوک پیدا کرنے والے غدود متورم ہو جاتے ہیں۔ ورنکاسف کی شدت سے مریض کو بخار آنے لگتا ہے ؛

علاج۔ پوست کچنال۔ پوست کیکر۔ پوست بیخ جھڑبیری۔ برگ چنبیلی اور اس کی شاخیں ان میں سے جو چیز دستیاب ہو سکے اس کو پانی میں جوش دے کر مضمضہ اور غرغرہ کرائیں۔ صرف کتھ سفید پھٹکری پانی میں گھول کر اس سے کلیاں کرانا بھی مفید ہوتا ہے اور پوٹاسی پرمیگناس کو پانی میں گھول کر اس سے کلیاں کرنا بھی نفع کرتا ہے۔ آیوڈائیڈ آف پوٹاسیم، کلورائیڈ آف پوٹاسیم بھی اس کے لئے بہت نافع ہے۔ اگر ان سب سے نفع نہ ہو تو بعض صورتوں میں کوئی ہلکا مسہل دینا پڑتا ہے اور اس کام کے لئے میگنیشیا سلفاس مناسب ہوتا ہے ؛

(۲) مرکبات سیماب کا استعمال مدت تک جاری رکھنے سے کبھی اسہال اور پیچش ہوجاتی ہے ؛

علاج - سیماب کا استعمال کچھ دنوں کے لئے ترک کرائیں اور بیمار کو سردی سے بچائیں۔ چاک کمپچر ہمراہ افیون کے دیں۔ اور افیون کا حقنہ کرائیں۔ لعاب ریشہ خطمی ۴ ماشہ۔ شیرہ حب الآس ۳ ماشہ عرق مرکب مصفی خون ۱ تولہ۔ شربت بنفشہ ۲ تولہ۔ اسپغول مسلم پھانک کر اوپر سے پھانک کر پلانا بھی ایسے موقع پر نافع ہوگا۔ اگر ضرورت ہو تو اس میں لعاب بہدانہ ۳ ماشہ بڑھا دیا جائے ؛

(۳) کبھی بغل اور چڈے اور کہنیوں کے مقام کی جلد سرخ اور متورم ہوجاتی ہے اور اس کے اوپر دانے پیدا ہوکر ان میں سے ایک قسم کی رقیق رطوبت رسنے لگتی ہے اور کبھی زخم ہوجاتے ہیں۔

علاج - اول تکمید کریں۔ اور اگر اس سے نفع نہ ہو تو خفیف سا مسہل دیں۔ بجائے مرکبات سیماب کے عرق عشبہ وغیرہ مصفیات خون کا استعمال کرائیں۔ آٹھ دس روز میں یہ شکایت زائل ہوجاتی ہے۔

(۴) مرکبات سیماب کے مدت تک استعمال کرنے سے کبھی بیمار نہایت کمزور ہوجاتا اور اسکے بدن میں خون صالح کی کمی سے دل دماغ وغیرہ اعضائے رئیسہ کی پرورش میں نقصان آنے لگتا ہے جس سے مریض پست ہمت اور متفکر رہتا ہے اکثر اوقات دل دھڑکتا رہتا ہے تنفس میں تکلیف ہوتی ہے دم گھٹنے لگتا ہے شب کو پسینہ آتا ہے نیند جاتی رہتی ہے آخر کار بیہوشی ہوکر مرجاتا ہے۔

علاج - سیماب کا استعمال فوراً موقوف کراکر تبدیل آب و ہوا کا مشورہ دیں۔ مقوی غذائیں دیں۔ ڈیکاکشن آف سنکونا بارک ہمراہ آئیوڈائڈ آف پوٹاسیم یا ڈائلوٹ نائٹرک ایسڈ کے استعمال کرائیں ؛

آئیوڈائڈ آف پوٹاسیم کا استعمال - یہ دوا آتشک کے تیسرے درجہ میں بہت مفید ہے اور ان حالتوں میں زیادہ مستعمل ہوتی ہے کہ جہاں مرکبات سیماب کا استعمال ناجائز قرار دیا جائے یا ان سے فائدہ نہ ہو یا خراب نتائج پیدا ہوں۔ خصوصاً جبکہ آتشک کا زہر اعصاب میں اتر گیا ہو یا اعضائے رئیسہ اور مختلف اندرونی اعضا پر وہ حملہ کرے یا جلد وغیرہ میں گمٹا[1] کا فساد عام ہوجائے تو اس کے استعمال سے بہت فائدہ ہوتا ہے ؛

لیکن یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بعض ماہر ڈاکٹروں کے نزدیک اس کا دینا اس وقت نافع ہوتا ہے جبکہ مرض آتشک کے کسی درجہ میں اس سے پہلے مرکبات سیماب کا استعمال کرلیا گیا ہو ورنہ اس سے پہلے چند روز تک نہایت تھوڑی مقدار میں رسکپور کا استعمال کرالیا جائے۔ اور

[1] چھوٹی چھوٹی گومڑیاں پیدا ہوجانا ۱۲ مؤلف۔

کبھی دونوں کو ملا کر ساتھ استعمال کراتے ہیں ؛

اس کے استعمال کا طریق یہ ہے کہ بعد تنقیہ واسہال کے مریض کو ہر روز تین مرتبہ آئیوڈائڈ آف پوٹاسیم ۵ گرین سے ۱۰ گرین تک اور بعض حالتوں میں ۲۰ گرین سے ۳۰ گرین تک ہمراہ ڈیکاکشن سنکونا یا مطبوخ یا نقوع عشبہ مغربی (سارساپریلا) کے یا ہمراہ دونوں چیزوں کے پلانا چاہئے۔ اکثر یہ نسخہ بھی نہایت مفید ہوتا ہے۔ صفتہ۔ آئیوڈائڈ آف پوٹاسیم ایک سکروپل۔ ٹنکچر آرنشیائی ۲ ڈرام۔ انفیوزن آف جنشین ۵½ اونس اسمیں سے بمقدار ایک ایک اونس کے دن میں تین مرتبہ دیں۔ اگر مریض کو وجع المفاصل کی شکایت ہو تو آئیوڈائڈ آف پوٹاسیم کو برومائڈ آف پوٹاسیم کے ساتھ ملا کر دیتے ہیں اور کبھی[1] اس کے ساتھ کاربونٹ ایمونیا۔ اور کلورائڈ آف ایمونیا بھی ملا کر دیتے ہیں اور اگر شب کے وقت ہڈیوں میں درد یا بے چینی کی شکایت ہو تو صرف برومائڈ آف پوٹاسیم بقدر ۲۰ گرین کے رات کو سوتے وقت دینا بہت مفید ہے ؛

ضروری احتیاطیں (۱) واضح ہو کہ مرکبات سیماب کی طرح آئیوڈائڈ آف پوٹاسیم کا استعمال بھی ایک عرصہ تک جاری رکھنے سے فائدہ ہوتا ہے خصوصًا جبکہ مریض کے بدن میں آتشکی مادہ زیادہ موجود ہو تو اس حالت میں کم سے کم سال تک اس کا استعمال جاری رکھنا پڑتا ہے تاکہ اس دوا کا اثر مریض کے بدن میں رفتہ رفتہ ہو کر پورے طور پر ازالۂ مرض ہو جائے۔ اسلئے جہاں تک ہو سکے یہ دوا نہایت تھوڑی مقدار میں دینا بہتر ہوتا ہے ؛

(۲) لیکن بعض اشخاص کے مزاج میں قدرتی طور پر اس دوا کی مخالفت پائی جاتی ہے یا ان کے بدن میں آتشکی مادہ بہت کم ہوتا ہے تو انھیں اس دوا کے (نہایت تھوڑی مقدار میں بھی) زیادہ دنوں تک متواتر استعمال کرنے کی برداشت نہیں ہوتی ؛

اس لئے ڈاکٹروں نے یہ قاعدہ مقرر کر لیا ہے کہ دو تین ہفتہ تک آئیوڈائڈ آف پوٹاسیم کا استعمال کرا کر دو چار دن کے لئے بند کر دینا چاہئے۔ تاکہ آئیوڈیزم کے خراب نتائج ظاہر ہونے نہ پائیں

(۳) آئیوڈیزم کی علامتیں یہ ہیں کہ مریض کو شدید زکام ہو جاتا ہے۔ ناک سے رقیق پانی بکثرت جاری ہوتا ہے آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں۔ سر اور ناک میں درد ہوتا ہے۔ کبھی بدن پر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں نکل آتی ہیں۔ ان خرابیوں کو روکنے کی غرض سے آئیوڈائڈ آف پوٹاسیم کے ساتھ قدرے

[1] جبکہ آئیوڈائڈ پوٹاسیم کی تاثیر تیز کرنی منظور ہو تو اس سے نصف وزن ایمونیا کارب اس کے ساتھ ملا دیتے ہیں ۱۲۔ مؤلف

ٹنکچر بلاڈونا ملا دیتے ہیں۔ یا اسے عرق عشبہ کے ساتھ یا بائی کاربونٹ آف پوٹاس کے ساتھ استعمال کراتے ہیں۔ (۴) جب اس دوا کے استعمال سے مریض کو زکام کے آثار ظاہر ہونے لگیں۔ آنکھیں سرخ ہوجائیں اور سر میں درد کی شکایت کرے ناک سے رقیق پانی بہنے لگے تو اس کا استعمال فوراً موقوف کرا کر یہ نسخہ پلانا چاہیے:۔ **صفت**۔ خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ ورق نقرہ ایک عدد میں لپیٹ کر اول کھلائیں اور اس کے اوپر سے بہدانہ ۳ ماشہ عناب ۵ دانہ سپستان ۹ دانہ۔ نبات سفید ۲ تولہ پانی میں جوش دے کر دن میں دو مرتبہ پلایا جائے اس کے استعمال سے اکثر تین دن میں یہ تمام شکایتیں رفع ہوجاتی ہیں (۵) اگر اس کے زیادہ مدت تک استعمال کرنے سے مریض کے تمام بدن پر پھنسیاں نہایت چھوٹی ہوں تو قدرے کافور اور پیپر منٹ روغن گل میں ملا کر مالش کرنا بھی نفع دیتا ہے پھر جب یہ شکایتیں بالکل رفع ہوجائیں تو آیوڈائڈ آف پوٹاسیم نہایت ہی تھوڑی (ایک یا دو گرین کی) مقدار میں صرف یا کسی مصلح دوا کے ساتھ ملا کر پھر دینی شروع کی جائے اس ترکیب سے اکثر کوئی ضرر نہیں ہوتا اور وہ موافق آجاتی ہے:۔

یونانی اطبا، اس مرض کے پہلے اور دوسرے درجہ میں منضجات سودا اور مصفیات خون زیادہ دنوں تک پلا کر چند مسہل دیتے ہیں۔ نسخہ منضج کا یہ ہے **صفت**۔ گل بنفشہ۔ گل سرخ۔ گل نیلوفر۔ شاہترہ چرائتہ۔ سر پھوکہ۔ صندل سرخ۔ عشبہ۔ ہلیلہ سیاہ منڈی ہر ایک ۷ ماشہ۔ افتیمون۔ بسفائج۔ بادرنجبویہ گاؤزبان ہر ایک ۵ ماشہ عناب آلو بخارا۔ ہر ایک ۵ دانہ۔ گلقند یا خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ۔ مریض کے مزاج کے موافق اس نسخہ کی دواؤں میں حسب موقع تغیر و تبدل کیا جاتا ہے اور یہی لحاظ مسہل کی دواؤں میں بھی رکھا جاتا ہے جب مادہ خوب نضج پاکر نکلنے کے قابل ہوجائے تو اسی منضج کے نسخہ میں مسہل کی دوائیں بڑھا دی جائیں۔ جیسے سنا مکی۔ تربد سفید۔ حب النیل۔ شحم حنظل ریشہ خطمی مغز فلوس۔ ترنجبین۔ شیر خشت وغیرہ۔ ان میں سے جو دوائیں مزاج مریض کے مناسب سمجھی جائیں وہی اختیار کرنی چاہئیں۔ مسہل کی یہ گولیاں بھی اکثر بہت مفید ہوتی ہیں۔

صفت۔ مغز جمال گوٹہ مدبر۔ مغز کرنجوہ۔ سونف۔ سونٹھ۔ کلونجی۔ مرچ سیاہ۔ آملہ خشک۔ پوست ہلیلہ کابلی۔ گل سرخ۔ ہر ایک ۶ ماشہ سب کو باریک پیس کر پانی میں گوندھ لیں اور جھڑبیری کے بیر کی برابر گولیاں بنا رکھیں۔ ان میں سے ایک گولی ٹھنڈے پانی کے ساتھ کھلائی جائے اگر مادہ کا

یونانی علاج

مسہل

تصفیہ بخوبی ہوگیا ہے تو ان سے آٹھ یا دس مرتبہ خوب کھل دست آجاتے ہیں۔ ہر مرتبہ دست کے بعد تھوڑا سا پانی ٹھنڈا پلانا چاہئے اور جب پیاس لگے اسوقت بھی ٹھنڈا پانی دیا جاتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے دستوں میں کمی معلوم ہو اور مریض کو نزلے وغیرہ کی شکایت نہ ہو تو مدد کے لئے کسی قدر گلاب خالص پانی میں ملا کر اور برسے ٹھنڈا کر کے پلایا جاتا ہے۔ شام کو مونگ کی نرم کھچڑی کھلائی جاتی ہے اور دوسرے دن نمبر ۵ کا معمولی نسخہ پلایا جاتا ہے۔

اکثر مریضوں کو منضج کے بعد مطبوخ ہندی بھی پلایا جاتا ہے جس کا نسخہ کتاب ہذا کے صفحہ (۵۹) پر درج ہے۔ یہ مطبوخ آتشکی مادہ کو نکالنے میں نہایت بینظیر ثابت ہوا ہے لیکن اس مطبوخ کے دوران استعمال میں کبھی مریض کو خود بخود یا کسی بے احتیاطی کے باعث پیچش ہو جاتی ہے تو اس کو آرام ہونے تک اس مسہل کا استعمال ملتوی رکھ کر پیچش کا یہ نسخہ پلایا جاتا ہے **صفت** لعاب بہدانہ ۳ ماشہ۔ لعاب ریشہ خطمی ۴ ماشہ۔ پانی یا عرق مصفی خون ۱۰ تولہ میں تیار کر کے شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر اور اسپغول مسلم ۷ ماشہ اس پر چھڑک کر پلانا چاہئے۔ اور جب پیچش بالکل جاتی رہے اسوقت مسہل کی باقی خوراکیں پلائی جائیں

فصل دسویں۔ عورتوں کا سوزاک۔ ڈاکٹری اصطلاح میں اس مرض کو (گنوریہ) کہتے ہیں۔ یہ عورتوں کے اندام نہانی اور مجرا بول میں ایک خاص قسم کے التہاب (انفلامیشن) کا نام ہے۔ جو اکثر بوجہ تیزی اور تعفن مادہ منویہ یا دیگر رطوبات فاسدہ کے اور کبھی بذریعہ چھوت کے عورت کو اس کے شوہر سے عارض ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ اکثر مردوں کو فاحشہ عورت کے ساتھ مقاربت کرنے سے لاحق ہو جاتا ہے۔ عورتوں میں اکثر یہ مرض اندام نہانی سے شروع ہو کر باہر کی جانب شرمگاہ کے لبوں اور مجرا بول یا بظر (کلٹورس) تک پھیلتا ہے اور اندر کی جانب رحم تک۔ بلکہ شاذ و نادر قاذف نالیوں (فلی لوپی ان ٹیوبز) اور خصیۃ الرحم (اووریز) تک پھیل جاتا ہے۔ اور کبھی عورت کے مجرا بول سے شروع ہو کر اندام نہانی تک پھیل جاتا ہے۔

جب تک اندام نہانی کے بیرونی حصہ تک رہتا ہے اسوقت تک عورت کو صرف پیشاب کرتے وقت تکلیف ہوتی ہے اور جب اندام نہانی کے اندرونی حصہ یا رحم وغیرہ تک اس کا اثر پہونچ جاتا ہے۔ اس حالت میں ہر وقت سوزش اور جلن نہایت بے چینی اور درد کے ساتھ ہوتی ہے۔

اکثر شدت تکلیف کے باعث بخار بھی آنے لگتا ہے۔ اندام نہانی اور مجرائے بول سے پیپ رطوبت میں ملی ہوئی نکلا کرتی ہے۔ کبھی ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ مواد بہت کم خارج ہوتا اور کبھی بالکل خارج نہیں ہوتا اور مقام ماؤف کی اندرونی جھلی (میوکس میمبرین) میں صرف سرخی پیدا ہوجاتی ہے۔ ایسی حالت میں اس کو خشک سوزاک (گنوریا سکا) کہتے ہیں۔

اسباب (۱) سوزاک کے مواد کا اثر کرنا بذریعہ مقاربت یا کسی دوسرے طریقے سے (۲) مادہ منویہ اور دیگر رطوبات کا اندام نہانی میں جمع ہوکر وہاں متعفن ہوجانا اور عضو میں خراش پیدا کرنا (۳) بدنی صفائی اور غسل کا لحاظ نہ رکھنا۔

علامات۔ اگر مرض حاد اور شدید العوارض ہوتا ہے تو (۱) مجرائے بول شرمگاہ اور اندام نہانی کی اندرونی جھلی (میوکس میمبرین) نہایت سرخ اور متورم ہوتی ہے (۲) پیشاب سخت سوزش اور تکلیف کیساتھ تھوڑا تھوڑا اور بار بار آتا ہے (۳) اس کے بعد اندام نہانی اور مجرائے بول سے پیپ رطوبت میں ملی ہوئی جاری ہوتی ہے (۴) جنگاسہ کے غدود پھول جاتے ہیں اور اگر مرض خفیف العوارض اور مزمن ہوتا ہے تو اس میں اس قدر زیادہ تکالیف نہیں ہوتیں اور صرف پیشاب کے وقت سوزش محسوس ہوتی ہے۔ اور سفید رطوبت غلیظ ریم کے ساتھ مجرائے بول اور اندام نہانی سے خارج ہوتی ہے۔ اور اندام نہانی کی اندرونی جھلی ڈھلڈھلی اور گلابی رنگ کی معلوم ہوتی ہے۔ اس وقت اس مرض اور سیلان رحم میں فرق کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اس حالت میں ان دونوں مرضوں کے درمیان اس طرح فرق کیا جاتا ہے کہ اگر عورت کے مجرائے بول کو انگلی سے دبائیں تو اس مرض میں رطوبت سفید غلیظ برآمد ہوگی اور سیلان رحم میں اس دباؤ سے کوئی رطوبت نہیں برآمد ہوتی۔ سیلان رطوبت فرج (ویجائی نل کٹار) اور اس مرض میں یہ فرق ہے کہ سوزاک والے مواد کو اگر خوردبین سے دیکھیں تو اس میں خالص مادہ سوزاک کا (گونوکاکس) پایا جائے گا اور ویجائی نل کٹار کی رطوبت میں وہ موجود نہ ہوگا۔ اسی طرح اگر سوزاک مدت تک رہے تو اس کے باعث دیگر عوارض (مثل وجع المفاصل اور آشوب چشم وغیرہ کے) بھی پیدا ہوجاتے ہیں جو سیلان رحم وغیرہ میں نہیں ہوتے۔

سیلان رحم اور سوزاک میں فرق

علاج (۱) اگر مرض حاد اور شدید العوارض ہو تو مریضہ کو آرام سے سلائیں (۲) پوست خشخاش کے جوشاندہ سے تکمید کریں۔ انگوئنم بلمبائی ڈائی اسی ٹٹس کا استعمال کریں (۳) لنٹ کو ہلکے ایلم

لوشن یا لالڈ لوشن یا کسی اینٹی سپٹک لوشن میں تر کرکے اندام نہانی کے اندر رکھیں (۴) پوست خشخاش کے جوشاندہ کی پچکاری مجراء بول اور اندام نہانی میں کریں؛
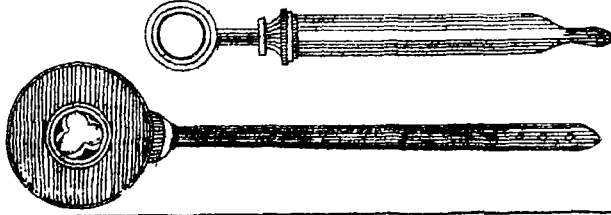
تصویر نمبر ۳۶ پچکاری کی

(۵) نمکین مسہل دیں (۶) آش جو رقیق۔ یا جوشاندہ تخم کتان اور تخم ریحان کا پلائیں۔ یہ چیزیں دوا اور غذا کا کام دیتی ہیں (۷) پوست فالسہ شکری ایک تولہ رات کو پانی میں تر کریں اور صبح کو اسکا نتھار لے کر شربت بزوری معتدل ۴ تولہ حل کرکے پلائیں (۸) تین چار دن کے بعد اسی دوا کے ساتھ یہ سفوف بھی دیا جاتا ہے **صفتہ**۔ گیرو۔ پھٹکری بریاں۔ کباب چینی ایک ایک تولہ سب کو باریک پیسکر ملا رکھیں۔ اس میں سے ڈیڑھ ماشہ دوا اس کے برابر کھانڈ میں ملا کر دی جاتی ہے (۹) اس کے علاوہ غذا دودھ چاول یا فیرنی کم شیرینی کے ساتھ مناسب ہے۔ ترشی اور تیز مرچ۔ گوشت اور گرم مصالحہ وغیرہ سے پرہیز کرائیں؛

نسخہ سفوف سرخ

جب مقام ماؤف کی سرخی اور ورم کم ہو جائے تو پہلے اندام نہانی اور شرمگاہ کو نیم گرم پانی سے اچھی طرح دھوئیں اور آبزن کرائیں۔ پھر اندام نہانی کے اندر ایلم لوشن کی پچکاری کریں۔ نسخہ پچکاری کا بھی بہت مفید ہے۔ ایلم ۲۰ گرین۔ شوگر آف لڈ ۲۰ گرین پانی ۸ اونس۔ اس کی پچکاری دن میں دو تین بار کریں۔ اگر مریضہ کے مجراء بول یا اندام نہانی وغیرہ سے مواد بکثرت خارج ہو اور تدابیر مذکورۂ بالا سے نفع نہ ہو تو روغن تارپین یا کوپے با کا استعمال کریں؛

نسخہ پچکاری سوزاک

اگر مرض پہلے ہی سے خفیف العوارض ہو یا کچھ دنوں کے بعد مزمن ہو گیا ہو تو مذکورہ بالا دواؤں کا استعمال اس موقع پر بھی کریں۔ سفوف کا یہ نسخہ اس حالت میں بہت فائدہ کرتا ہے **صفتہ**۔ ست گلو۔ ست سلاجیت۔ الائچی خورد۔ پکھان بید۔ ملہٹی۔ تالمکھانہ۔ بنسلوچن۔ قلعی کشتہ ہر ایک ۶ ماشہ۔ مصری ۴ تولہ۔ سب کو باریک کوٹ چھانکر سفوف بنائیں اور اس میں سے ۶ ماشہ ہمراہ تازہ پانی کے ہر روز پھنکائیں۔ کاسٹک آف سلور بقدر ۵ گرین ایک اونس پانی میں حل کرکے

نسخہ سفوف سوزاک

لنٹ اس میں تر کریں اور اس کو ایک موٹی بتی یا نلکی پر لپیٹ کر اندام نہانی کے اندر رکھیں تاکہ دوا کا اثر مقام ماؤف پر اچھی طرح سے ہو سکے اور اندام نہانی کی دیواریں باہم چمٹنے سے محفوظ رہیں۔ اور مواد بھی بخوبی خارج ہو سکے اور جب کسی دوا سے نفع نہ ہو۔ اور مواد بکثرت خارج ہوتا رہے تو اندام نہانی کو بذریعہ آلہ مفتاح الفرج کے کشادہ کرکے مقام کو کاسٹک کی بتی سے جلائیں اور ٹے نک ایسڈ کی بتی مجرائے بول میں رکھیں اس سے بہت جلد نفع ہو جاتا ہے۔

باب دوم امراض رحم

اس باب میں اکتیس فصلیں ہیں اور ہر ایک فصل میں ہر ایک مرض کے اسباب و علامات اور مجرب علاج درج کئے گئے ہیں ؛

فصل پہلی حکۃ الرحم ریوٹرائن پرورائی ٹس یعنی رحم کی خارش۔ رحم کے جوف میں اسکے منہ رفم رحم تک کبھی گدگدی کی طرح ایک قسم کی خوشگوار خارش آیا کرتی ہے جس سے مریضہ کو خود بخود مجامعت کی خواہش ہونے لگتی ہے اگر ایسی حالت میں مریضہ کو اتفاقاً جماع میسر ہو جائے تو اس کی بجائے تسکین حاصل ہونے کے خارش میں اور بھی ترقی ہو جاتی ہے کیونکہ مردانہ عضو تناسل کی رگڑ مقام ماؤف تک نہیں پہنچ سکتی بلکہ اس سے رحم کے اعصاب حسیہ (سنسری نروز) کو اور مواد موجبہ مرض کو اور بھی زیادہ تحریک ہوتی ہے۔ اسی سبب سے مریضہ ہر وقت بے صبری کے ساتھ جماع کی خواہشمند رہتی ہے اور جب تک اس مرض کو پیدا کرنے والا مادہ رحم کی تجویف میں ایک خفیف سا خراش اور دغدغہ پیدا کرتا ہے۔ اور اس کی تیزی سے رحم کے اندرونی سطح پر کوئی دوسری علت پیدا نہیں ہوتی ہے۔ اس وقت تک مریضہ کو (سوائے خارش کے) کسی قسم کے درد یا سوزش وغیرہ کی کوئی تکلیف محسوس نہیں ہوا کرتی ہے۔ لیکن اگر مادہ کی تیزابی کیفیت سے رحم کے اندر پھنسیاں یا ورم وغیرہ پیدا ہو جائیں تو خارش کے ساتھ درد اور جلن کی بھی شکایت پائی جاتی ہے۔ اس لئے ہم اس مرض کو دو قسموں پر تقسیم کرتے ہیں ؛

قسم اول۔ وہ خارش جو بلا ورم یا پھنسیوں کے ہوتی ہے ؛

اسباب (۱) اس کا اصلی سبب خون کی گرمی اور حدت ہے جس کے باعث رحم کے اندر تیزابی رطوبت (شور- یا ترش) پیدا ہونے لگتی ہے یا عورت کی منی میں تیزابی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے یا رحم کے اندر صفراوی مادہ کا انصباب ہونے لگتا ہے۔ غرض ان تینوں چیزوں میں سے جو کوئی چیز ہوگی وہ اپنی حدت و لذع (اریٹے شن) یعنی تیزی کے سبب سے رحم کے اندر خراش اور دغدغہ پیدا کر کے خارش کی موجب ہو سکتی ہے (۲) اس کے علاوہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر مریضہ شوہر والی عورت نہ ہو اور اسے بعض بدافعال عورتوں کی صحبت میں آزادانہ زندگی بسر کرنے کا اتفاق پڑے۔ تو اکثر باہمی مساحقت کرنے یا جلق کی عادت ہو جاتی ہے اور اس فعل قبیح پر مداومت کرنے سے چونکہ رحم کی طرف دوران خون تیز ہونے لگتا ہے۔ اس لئے رحم میں تیزابی رطوبت کی پیدائش ہو کر خارش آنے لگتی ہے جو مریضہ کو ہمیشہ کے لئے اس فعل پر مجبور کرتی رہتی ہے ؛

علامات (۱) مریضہ کے بدن میں حدت خون کے آثار ظاہر ہونا (۲) اس کے مزاج میں صفراویت یا سوداویت کا غالب ہونا (۳) رحم کے اندر (سوا خارش کے) سوزش یا درد کا نہ ہونا۔ اور بخار بھی نہ ہونا۔ ان علامتوں کی رو سے آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ مریضہ کا رحم پھنسیوں یا ورم سے محفوظ ہے۔

علاج سبب کے موافق تدبیر کرنی چاہیئے (۱) مثلاً جبکہ تمام بدن میں حدت خون کے آثار ظاہر ہوں۔ اور رحم کے اندر تیزابی رطوبات کی پیدائش یا صفرا کا انصباب ثابت ہو جائے تو ایسی اشیاء کا استعمال کرانا چاہیئے جن سے تمام بدن میں ٹھنڈک پیدا ہو اور خون کی حدت رفع ہو جائے جیسا کہ لعاب بہدانہ ۳ ماشہ۔ شیرۂ عناب ۵ دانہ۔ شیرہ مغز تخم کدو شیریں ۳ ماشہ عرق مرکب مصفی خون ۱۰ تولہ۔ شربت نیلوفر ۲ تولہ بدستور مقرر پلائیں (۲) اسی طرح تخم کاہو تخم خرفہ زرشک۔ سماق وغیرہ کا شیرہ نکال کر شربت غورہ۔ شربت نارنج۔ شربت صندل یا سکنجبین کے ساتھ دیا جا سکتا ہے (۳) اگر ان تدابیر سے پورے طور پر نفع نہ ہو تو اول مصفی خون منضجات پلا کر مسہل بار دسے تنقیہ کرائیں ؛

نسخہ منضج۔ گل بنفشہ۔ گل نیلوفر۔ منڈی۔ شاہترہ۔ تخم کاسنی۔ گل سرخ ہر ایک سات ماشہ۔

عناب۔ آلو بخارا ہر ایک ۵ عدد۔ تمر ہندی ۲ تولہ۔ ان میں سے جو دوائیں مناسب ہوں لیکر رات کو گرم پانی میں تر کریں اور صبح کو مل چھان کر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ ملا کر پلائیں اور جب نضج کے آثار ظاہر ہونے لگیں اسی نسخہ میں سنا مکی ۷ ماشہ۔ مغز املتاس ۵ تولہ اضافہ کر کے حسب قاعدہ تین مسہل دیں (۴) اگر مریضہ جوان قوی الجثہ ہو اور بدن میں خون کی زیادتی پائی جائے تو پیڑو کے مقام پر جونکیں بھی لگائی جاتی ہیں (۵) بلکہ یونانی اطبا تو جونکیں لگانے سے پہلے بعض موقع پر فصد باسلیق (بے زیلک سیکشن) یا فصد صافن (سفی نس سیکشن) کے ذریعہ سے بقدر مناسب خون نکلوانا بھی تجویز کرتے ہیں (۶) ڈاکٹروں نے ایسے موقع پر برومائڈ آف پوٹاسیم اور کلورل ہائیڈریٹ کی بہت تعریف لکھی ہے **مقامی ادویات** میں سے (۱) صندل سفید۔ تخم کاہو مقشر۔ تخم خرفہ سیاہ۔ تخم خشخاش۔ تخم خطمی۔ رسوت سبز۔ ہرے دھنیے کے پانی اور سبز مکوہ کے پانی میں پیس کر اور قدرے روغن گل و سفیدی بیضۂ مرغ ملا کر فرزجہ کے طور استعمال کرائیں (۲) اسی طرح فرزجہ[^1] نعناع بھی مفید ہے (۳) پوست انار۔ گوکنار۔ عدس مسلم۔ پانی میں جوش دے کر بذریعہ پچکاری کے رحم کے اندر پہنچائیں (۴) دودھ اور روغن گل کی پچکاری کرنے سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے اور اگر عورت کا دودھ پچکاری کے لئے میسر آئے تو اور بھی بہتر ہے۔

غذا۔ آش جو خشکہ گائے کے دودھ اور قدرے شکر کے ساتھ یا دہی ترش کے ساتھ دیا جائے۔ یا روٹی سبز ترکاریوں کے ساتھ جیسا کہ پالک یا کدو وغیرہ یا دال مونگ یا ثابت مسور کے ساتھ مناسب ہے اور نیز نمک مرچ۔ گرم مصالحہ۔ گوشت سادہ۔ گڑ۔ تیل وغیرہ گرم اشیاء سے پرہیز رکھنا ضروری ہے۔

اگر مریضہ نے اس مرض کو اپنے افعال (مساحقت وغیرہ) سے پیدا کیا ہے تو اس کے لئے علاوہ تدابیر مذکورۂ بالا کے ترک عادت کرانا۔ اور اس اکثر اوقات امور خانہ داری میں مشغول رکھنا اور زیادہ تخلیہ و آزادانہ بسر اوقات کا موقع نہ دینا مناسب طریقہ سے نصیحت کرنا اعلیٰ درجہ کی تدبیر ہے

قسم دوسری۔ رحم کی وہ خارش جو اس کے اندر پھنسیاں پیدا ہونے سے یا ورم مزمن لاحق

[^1]: صفحتہ۔ پودینہ خشک۔ شراب۔ عدس مقشر۔ پوست انار شیریں ہر ایک ۶ ماشہ گلاب خالص ۱ تولہ سرکہ خالص ۱ تولہ ہر جوش دیں اور اس میں اون تر کر کے فرزجہ رکھیں ۱۲ مؤلف ؛

ہونے سے یا خصیتہ الرحم وغیرہ کے اندر ورم مزمن ہو جانے کے سبب سے عارض ہوتی ہے۔ اگرچہ اس قسم کی خارش کے ابتدائی اسباب بھی وہی ہوتے ہیں جو قسم اول میں بیان کئے جا چکے ہیں۔ اور ان اسباب کی رو سے اس قسم کا علاج بھی قریب قریب قسم اول کے ہی کیا جاتا ہے۔ لیکن اس قسم کی خارش چونکہ امراض مذکورہ (رحم کے ورم اور پھنسیوں وغیرہ) کے تابع ہوتی ہے اسلئے اس قسم کی خارش میں ان امراض کا خاص علاج مقدم رکھنا چاہیئے جو آئندہ ان امراض کے بیان میں مع علامات مشخصہ کے مفصل درج کیا جائے گا۔

فصل دوسری۔ بثور الرحم (ایرپشن آف دی یوٹرس) یعنی رحم کی پھنسیاں۔ کبھی رحم کی تجویف میں اس کے تمام اندرونی سطح پر یا اس کے کچھ حصے پر خصوصاً فم رحم کے قریب چھوٹی چھوٹی پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ جن کے باعث مریضہ کو رحم کے اندر ہر وقت خارش اور قدرے سوزش محسوس ہوا کرتی ہے۔ اور مریضہ نہایت بے چین رہتی ہے۔ کبھی شدت تکلیف کے سبب سے مریضہ کو خفیف سا بخار ہو جاتا ہے۔

اسباب (۱) عموماً اس کا ابتدائی سبب خون کی حدت ہوتی ہے جو بسبب آمیزش قدرے صفرا کے اس میں پیدا ہو جاتی ہے۔ ایسی حالت میں تیزابی رطوبات رحم کے اندر پیدا ہو کر اسکی اندرونی جھلی میں اول تو چند روز تک خارش پیدا کرتی ہیں۔ اور کچھ مدت کے بعد پھنسیاں پیدا کرتی ہیں (۲) کبھی خراب قسم کی منی رحم کے اندر پہنچنے سے یا رحم کے اندر پہونچکر وہاں فاسد ہو جانے سے رحم کے اندر پھنسیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔

علامات (۱) رحم کے اندر خارش اور سوزش محسوس ہوتی ہے (۲) پھنسیاں پک جاتی ہیں تو ان میں سے زرد رنگ کی رقیق تیزابی رطوبت خارج ہو کر اندام نہانی کے راہ سے بہا کرتی ہے (۳) اگر پھنسیاں فم رحم کے قریب ہوتی ہیں تو اندام نہانی میں انگلی داخل کرنے سے انگلی کو محسوس ہو سکتی ہیں (۴) اور اگر زیادہ دور مقام میں ہوتی ہیں تو اندام نہانی اور رحم کے منہ کو آلہ مفتاح الرحم (اسپیکیولم) سے کشادہ کرکے اس کے مقابل صاف آئینہ رکھتے ہیں اس سے یہ پھنسیاں بخوبی دریافت ہو سکتی ہیں۔ اور اس غرض کے لئے چند قسم کے آئینہ دار اسپیکیولم بھی آتے ہیں جیسا کہ تصویر ذیل سے ظاہر ہوتا ہے۔
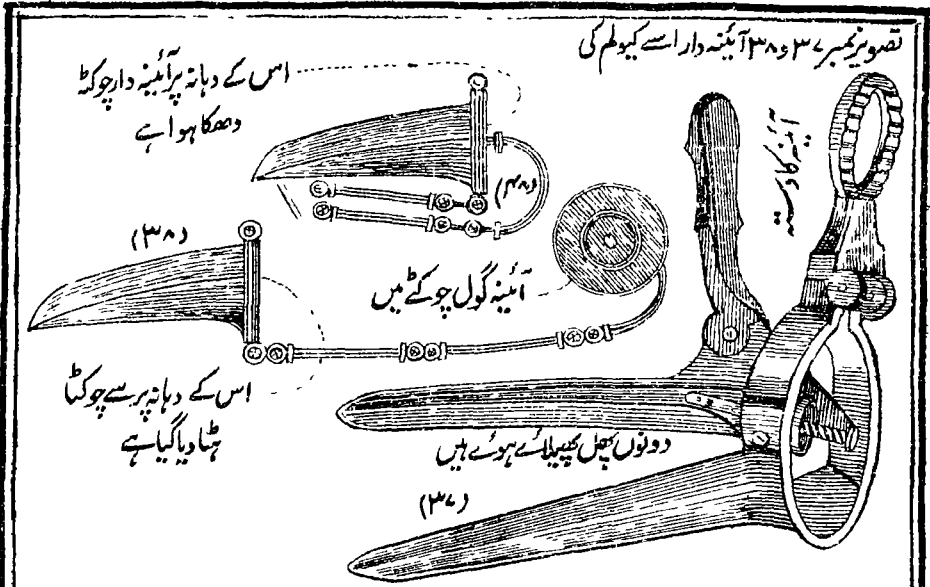
علاج (۱) تسکین حدت خون کے لئے وہ تبرید پلائیں جو پہلی فصل میں (صفحہ　　پر) درج ہو چکی ہے (۲) اگر ضرورت ہو تو فصد یا مسہل کے ذریعہ سے تنقیہ بھی کرایا جائے (۳) اگر پھنسیاں فم رحم کے قریب ہوں تو یہ مرہم بذریعہ بتی کے وہاں تک پہونچایا جائے صفت۔ گل سرخ۔ مردار سنگ۔ کھریا مٹی[۱] مصفی۔ چاندی کا میل۔ سفیدہ رانگ کا ہر ایک ۳ ماشہ سب کو کھرل میں نہایت باریک پیس لیں اور موم سفید ایک تولہ۔ روغن گل ۲ تولہ پگھلا کر پسی ہوئی دوائیں اسمیں ملالیں (۴) اگر پھنسیاں دور مقام میں ہوں اور اس لئے مرہم کی بتی وہاں تک پہونچ نہ سکے تو یہ مرہم یا اس کی دوائیں خوب پسی ہوئی بارتنگ سبز کے پانی میں ملاکر اور قدرے روغن گل اور عورت کا دودھ اس میں اضافہ کرکے بذریعہ پچکاری کے رحم کے اندر پہنچائیں (۵) بتنگ کی لکڑی پانی میں جوش دیکر ایک بڑے برتن میں ڈالیں اور مریضہ کو اس میں بٹھائیں۔ اس عمل کو طبی اصطلاح میں **آبزن** (ام مرسن) کہتے ہیں۔ اس ترکیب سے پھنسیوں کا مادہ بہت جلد تحلیل ہو جاتا ہے اور سوزش وغیرہ کی تکلیف رفع ہو جاتی ہے ؎

---

[۱] کھریا مٹی انگریزی (چاک) لینی چاہئے وہ نہایت صاف اور عمدہ ہوتی ہے اور چاندی کا میل سناروں کی کٹھالی میں لگا ہوتا ہے جو کٹھالی کی مٹی سے علیحدہ اور صاف کرکے استعمال کیا جاتا ہے۔ مؤلف ؎

غذا - سبز ترکاریاں ٹھنڈی جیسے کدو سفید - پالک - خرفہ کا ساگ وغیرہ اور خشکہ دودھ یا دہی کے ساتھ یا آش جو کھلائیں - اور تیز نمک مرچ - گرم مصالحہ اور گرم اشیاء سے پرہیز کرائیں -

فصل تیسری - ورم غشاء رحم (انڈومٹرائی ٹس) یعنی رحم کی اندرونی جھلی کا ورم - یہ ورم رحم کی صرف اندرونی جھلی (میوکس میمبرین) میں ہوتا ہے اور اکثر رحم کی ساخت کے باقی پرت سالم رہتے ہیں - اس لئے اس ورم میں ایسے شدید عوارض نہیں پائے جاتے جیسے کہ رحم کی ساخت کے دوسرے طبقات میں ورم ہونے کی حالت میں لاحق ہوتے ہیں - اس ورم سے رحم کی اندرونی جھلی پھول کر اس کے جوف کو تنگ کر دیتی ہے - اور پیڑو کے مقام پر زیادہ ابھار محسوس نہیں ہوا کرتا ہے چونکہ اس ورم میں اکثر ایک غلیظ اور سفید رطوبت رحم سے بہا کرتی ہے اس لئے اس کو انگریزی میں "کٹار آف دی یوٹرس" بھی کہتے ہیں یہ ورم دو قسم کا ہوتا ہے - ایک حاد (اکیوٹ) یعنی شدید العوارض اور جلد زائل ہونے والا - دوسرا مزمن (کرانک) یعنی خفیف العوارض اور دیرپا -

قسم پہلی - یعنی ورم حاد - اس کا سبب سابق (پری ڈسپوزنگ کاز) یعنی ابتدائی سبب رحم کی اندرونی جھلی کا کمزور ہو جانا ہے جو اکثر بوجہ کثرت مجامعت کے یا کثرت اسقاط حمل اور بار بار حاملہ ہونے سے لاحق ہوتا ہے اسی لئے یہ مرض خاوند والی عورتوں کو بہ نسبت کنواری لڑکیوں کے زیادہ ہوتا ہے اور عام بدن کی کمزوری بھی اس مرض کے حدوث میں پوری اعانت کرتی ہے - اور سبب واصل (اکسائٹنگ کاز) یعنی سبب قریب یا محرک خون کی خرابی اور مقام علت پر کوئی اذیت پہونچنا ہے - جیسا کہ کثرت مجامعت وغیرہ سے یا سردی کی جگہ پر بہت مدت تک بیٹھے رہنے سے ہوتا ہے - آتشکی زہر کا تمام بدن میں سرایت کر جانا - اور احتباس حیض بھی اس مرض کا موجب ہو سکتا ہے - کبھی اندام نہانی کی اندرونی جھلی (میوکس میمبرین) کا ورم زیادہ پھیل کر رحم کی اس جھلی تک پہونچ جاتا ہے ؛

علامات (۱) مریضہ کے پیڑو پر خفیف سا ابھار محسوس ہوتا ہے (۲) زیر ناف دبانے سے درد ہوتا ہے (۳) کمر - سرین اور پنڈلیوں میں بھی درد کی شکایت ہوتی ہے (۴) کبھی شدت تکلیف کے باعث بخار بھی ہو جاتا ہے (۵) کسی دن مریضہ کو قبض شکم ہوتا ہے اور کبھی اسہال یا پیچش کی

تکلیف ہوتی ہے (۶) اگر آلہ مفتاح الفرج سے اندام نہانی کو کشادہ کرکے بذریعہ آئینہ کے رحم کی حالت ملاحظہ کریں تو فم رحم متورم اور اس کی اندرونی جھلی سرخ معلوم ہوگی (۷) ابتداء مرض میں رحم کی اندرونی جھلی خشک رہتی ہے لیکن دو یا تین دن کے بعد اس میں سے چپکاؤ دار گاڑھی رطوبت مترشح ہوکر بہنے لگتی ہے (۸) اس کے بعد رطوبت مذکورہ کے ساتھ قدرے خون اور یا پیپ بھی مخلوط ہوکر آنے لگتا ہے (۹) جسقدر یہ مادہ بکثرت خارج ہوتا ہے اسی قدر دیگر عوارض و تکالیف میں خفت ظاہر ہونے لگتی ہے (۱۰) یہ مرض پندرہ یا بیس دن کے بعد (علاج سے یا خود بخود) یا تو زائل ہوجاتا ہے اور مریضہ کو صحت کلی ہوجاتی ہے۔ اور یا مزمن ہوکر مدت دراز تک باقی رہتا ہے۔

علاج (۱) مریضہ کو آرام سے پلنگ پر لیٹے رہنے دیں چلنے پھرنے اور زیادہ دیر تک بیٹھے رہنے سے منع کریں (۲) یہ نسخہ پلائیں۔ گل بنفشہ۔ پرسیاوشاں۔ مکوہ خشک۔ تخم خطمی۔ تخم خیارین ہر ایک ۷ ماشہ۔ مویز منقی ۹ دانہ۔ گاؤزبان ۵ ماشہ۔ سب دواؤں کو رات کے وقت گرم پانی میں تر کرکے صبح کو مل چھان کر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ حل کرکے پلائیں (۳) شام کو قریب ۴ بجے کے خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ ورق نقرہ ایک عدد میں لپیٹ کر ہمراہ شیرہ بادیان شیرہ مکوہ خشک ہر ایک ۵ ماشہ۔ شیرہ مویز منقی ۹ دانہ۔ عرق برنجاسف ۷ تولہ۔ عرق مکوہ ۵ تولہ میں تیار کرکے خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ اس میں حل کرکے پلائیں (۴) ورم کو تحلیل کرنیوالی دواؤں کا ضماد نیم گرم کرکے پیڑو کے مقام پر کریں

نسخہ ضماد۔ مکوہ خشک ایک تولہ۔ مغز املتاس ۹ ماشہ۔ آرد جو۔ گل بابونہ۔ اکلیل الملک بابچھڑ۔ گل سرخ۔ صندل سرخ۔ ایلوہ۔ جدوار اصلی۔ رسوت خالص مصطگی رومی ہر ایک ۶ ماشہ۔ سب کو آب کاسنی سبز آب مکوہ سبز (بقدر حاجت) میں پیس کر سرکہ خالص ۶ ماشہ۔ روغن گل ایکتولہ ملائیں اور نیم گرم ضماد کریں (۵) مرہم داخلیون ایک تولہ۔ آب مکوہ سبز۔ آب کاسنی سبز (بقدر حاجت) کے کے ساتھ مخلوط کرکے فرزجہ کے طور پر استعمال کریں (۶) اگر ضرورت ہو تو جوشاندہ تخم السی کا بذریعہ پچکاری کے رحم کے اندر پہونچائیں (۷) مریضہ کے ساتھ مجامعت ہرگز نہ کریں (۸) غذا ہلکی زود ہضم اور لطیف کھلائیں۔ آش جو نہایت مناسب غذا ہے۔ قلیہ مع سرد ترکاری کے اور چپاتی معمولی غذا ہے کسی قدر چاول اور دودھ کا بھی مضائقہ نہیں ہے (۹) گرم چیزوں۔ ترشی۔ اور گوشت سادہ سے پرہیز کرنا ضروری ہے ؛

قسم دوسری ورم مزمن۔ جو خفیف العوارض اور دیر پا ہوتا ہے۔ چونکہ اس مرض میں ہمیشہ رحم سے سفید رطوبت جاری رہتی ہے اس لئے اس کو عربی میں سیلان رحم اور انگریزی میں "یوٹرائن لیورکوریا" کہتے ہیں :

اسباب۔ اس قسم کے اسباب بھی تقریبًا وہی ہوتے ہیں جو قسم اول میں مذکور ہو چکے ہیں لیکن خون میں سوداویت یا بلغمیت کا پیدا ہو جانا اور بہت سرد مقام پر مدت تک بیٹھے رہنا بھی اس مرض کا موجب ہوتا ہے اور عام بدن کی کمزوری بھی اس مرض کے حدوث میں پوری اعانت کرتی ہے

علامات (۱) سفید رقیق یا قدرے گاڑھی رطوبت رحم سے ہمیشہ جاری رہتی ہے (۲) اس رطوبت کے مدت تک جاری رہنے سے مریضہ نہایت کمزور ہو جاتی ہے (۳) مریضہ کو ضعف ہضم اور قبض شکم کی اکثر شکایت رہتی ہے (۴) درد کمر اور کسل و کاہلی کے ساتھ درد سر کی بھی تکلیف رہتی ہے (۵) ایام حیض میں اور چند روز ان سے پہلے ان تمام عوارض میں شدت ہو جاتی ہے اور ایام مقررہ کے بعد پھر تمام تکالیف قدرے کم ہو جاتی ہیں (۶) خون حیض کی مقدار اکثر بہت کم ہو جاتی ہے اور اس کی معمولی ترتیب و انتظام میں خلل واقع ہو جاتا ہے (۷) زیر ناف رحم کے موقع پر سختی پائی جاتی ہے :

علاج (۱) اس مرض میں یہ نسخہ نہایت مفید ہوتا ہے۔ جوارش مصطگی ۷ ماشہ ہمراہ شیرہ بادیان۔ شیرہ تخم کشوث ہر ایک ۵ ماشہ۔ عرق مکوہ ۷ تولہ۔ عرق الائچی ۳ تولہ میں تیار کر کے گلقند ۲ تولہ اس میں حل کریں اور دونوں وقت یہی نسخہ پلائیں (۲) معجون[1] موچرس بھی اس موقع پر مفید ہوتی ہے۔
(۳) ناریل پاگ ایک ہندی مرکب دوا ہے اس کے لئے نہایت مجرب ثابت ہوئی ہے۔

صفت۔ گل دھاوہ۔ موچرس۔ مائیں خورد۔ مائیں کلاں۔ مازو سبز۔ گوند چنیہ۔ سنگجراحت۔ ہر ایک ایک تولہ۔ نخود بریاں مقشر ۳ تولہ خوب باریک کوٹ چھان کر ناریل سفید مسلم میں بھر دیں اور اسی کی ڈاٹ لگا کر پہلے اس کے اوپر بھیگا ہوا کپڑا لپیٹ دیں۔ پھر اس پر آٹا لپیٹ کر گرم راکھ میں دبائیں جب آٹا سرخ ہو جائے اسوقت نکال لیں اور سرد ہونے کے بعد آٹا اور کپڑا اتار کر

---

[1] یہ معجون ہندوستانی دواخانہ دہلی سے عمدہ بنی ہوئی مل سکتی ہے۔ مؤلف۔

مع ناریل کے ہاون دستہ میں خوب کوٹ لیں کہ سب یکذات ہوجائے۔ پھر آدھ پاؤ گھی اور آدھ پاؤ شکر سفید کے ساتھ قوام کرکے رکھ چھوڑیں اس میں سے ایک تولہ لیکر ہر روز صبح کے وقت گائے کے دودھ کے ساتھ کھالیا کریں (۴) ان کے علاوہ باقی وہ تمام تدابیر عمل میں لائیں جو اندام نہانی کے ورم مزمن میں (کتاب ہذا کے صفحہ پر درج ہیں)

ڈاکٹری تجربہ میں یہ نسخہ اس مرض کے لئے نہایت مفید ثابت ہوا ہے اور **حکیم شفاء الدولہ** مرحوم نے (اپنی کتاب جامع شفائیہ میں) اسکی بہت تعریف لکھی ہے **صفت**۔ سرکلورائڈ آف کیوری (رسکپور) ۱/۴۸ گرین ہمراہ **مطبوخ عشبہ یا نقوع عشبہ** (ڈیکاکشن یا انفیوزن آف سارساپریلا) کے پلائیں اور اگر رسکپور سے کسی قدر بدہضمی یا فساد معدہ کے آثار ظاہر ہونے لگیں تو بجائے رسکپور کے آئیوڈائڈ آف پوٹاسیم ۳ گرین سے ۵ گرین تک دے سکتے ہیں۔

یاد رکھو کہ ڈاکٹروں نے اس مرض میں دو چیزوں کو سخت مضر بتایا ہے **ایک** یہ کہ مقوی دواؤں میں سے تمام لوہے کے مرکبات اس مرض میں مضر ہوتے ہیں خواہ وہ کسی ترکیب سے اور کسی صورت میں دیئے جائیں۔ ان کا قول ہے کہ لوہے کے تمام مرکبات امراض میوکس میمبرین کیلئے مضر ہیں اس لئے اس مرض میں ان کا استعمال ناجائز ہے **دوسرے** یہ کہ اس مرض میں کوئی رقیق سیال دوا بذریعہ پچکاری کے رحم میں ہرگز نہ پہونچائی جائے۔ اس لئے کہ اس مرض میں رحم کی تجویف اپنی اصلی مقدار سے بہت تنگ ہوجاتی ہے ایسی حالت میں خوف ہے کہ وہ رقیق سیال چیز قاذف نالیوں (فی لوپی ان ٹیوبز) کے راہ **جوف عانہ** اور شکم کے اندر **فضاء صفاقی** (پری ٹونی ال کے وی ٹی) میں پہونچ جائے کیونکہ یہ بات بارہا کے تجربہ سے خوب ثابت ہوچکی ہے کہ فضاء صفاقی میں خارجی پانی یا کسی چیز کے پہونچنے سے فوراً ورم صفاق (پری ٹونائی ٹس) پیدا ہوکر مریضہ مرجاتی ہے اسی وجہ سے انھوں نے یہ قاعدہ مقرر کردیا ہے کہ اس مرض میں جو مقامی ادویات استعمال کی جائیں وہ رقیق سیال نہ ہوں بلکہ گاڑھی دوائیں فرزجہ کے طور پر استعمال کی جائیں۔ چنانچہ یہ نسخہ شیاف کا نہایت مجرب بتایا گیا ہے **صفت**۔ زنگ سلفاس ۵ گرین۔ پھٹکری لوہے پر بھونی ہوئی ۱۰ گرین۔ روغن کوکو ۳۰ گرین سبکو ملاکر گرم کریں اور شیاف بنائیں بعد سرد ہوجانے کے یہ شیاف قسم رحم (آس یوٹرائی)

کے اندر رکھ دیں۔ تاکہ یہ دوائیں رفتہ رفتہ رطوبات رحم میں حل ہو کر ان کا اثر رحم کی اندرونی جھلی تک بخوبی پہونچ سکے ؛

فصل چوتھی ورم رحم (مٹرائی ٹس) یعنی رحم کے طبقہ عضلیہ (مسکیولر کوٹ) کا ورم۔ یہ ورم اکثر تو رحم کے عضلاتی پرت میں ہی مخصوص رہتا ہے لیکن کبھی رحم کے طبقہ مخاطیہ (میوکس کوٹ) یعنی رحم کی اندرونی جھلی تک بھی تجاوز کر جاتا ہے اور شاذ و نادر ایسا بھی ہوتا ہے کہ یہ ورم رحم کے طبقہ مصلیہ (سیرس کوٹ) یعنی اُس کے بیرونی پرت تک سرایت کر جاتا ہے جو کہ فی الواقع صفاق البطن (پری ٹونی ام) کا ایک حصہ ہے اس آخری صورت میں مریضہ کی حالت نہایت خطرناک ہوتی ہے ؛

اسباب ۔ اس مرض کے اسباب سابقہ (پری ڈسپوزنگ کازز) یعنی ابتدائی اسباب عموماً پانچ قسم کے ہوتے ہیں (۱) احتباس حیض خصوصاً جبکہ وہ ایک یا دو روز تک اپنے موقع پر جاری رہ کر دفعتاً قبل از وقت کسی سبب سے رک جائے کیونکہ حیض کے دنوں میں رحم کی طرف دوران خون تیز ہوتا ہے جس کے باعث رحم کی عروق ہر وقت کثیر المقدار خون سے بھری رہتی ہیں۔ اور کثرت خون کے باعث رحم کی ساخت موٹی اور اس کی اندرونی جھلی سرخ رہتی ہے اور اس خون کے قابل الدفع اجزاء رحم کی عروق شعریہ (کیپ لے ریز) سے رس رس کر خارج ہوتے رہتے ہیں پھر جب حیض کا خون کسی عارضی سبب سے قبل از وقت رک جاتا ہے تو اسکے قابل الاخراج فضلی اجزاء رحم کی عروق اور اس کی ساخت میں (غیر معمولی طور پر) جمع ہو کر ورم پیدا کر دیتے ہیں (۲) کبھی کثرت مجامعت سے بھی رحم میں ورم ہو جاتا ہے خصوصاً جبکہ اس فعل میں معمول سے زیادہ قوت صرف کی گئی ہو۔ یا کسی دوسری قسم کی بے[1] اعتدالی عمل میں لائی گئی ہو۔ کیونکہ ایسی حالتوں میں رحم اور اندام نہانی پر قوی صدمہ پڑتا ہے اور دوران خون کے تیز ہونے سے رحم کی عروق میں اجتماع خون ہو کر ورم پیدا کرتا ہے (۳) کبھی اتفاقاً کوئی رجی ضرب یا صدمہ پیڑو پر لگنے سے بھی رحم کو اذیت پہونچتی ہے اور اس میں ورم ہو جاتا ہے (۴) بعض دفعہ اسقاط حمل یا وضع حمل کی غیر معمولی تکلیف سے رحم میں ورم ہو جاتا ہے جو مدت تک ستاتا ہے

[1] جیسا کہ مقاربت کے بعض غیر معمولی طریقے جن کو بعض اوباش عمل میں لاتے ہیں۔ مؤلف

خصوصاً جبکہ ایسے موقع پر یا اس کے بعد شکم پر مالش وغیرہ کا یا کسی سخت رگڑ کا صدمہ پہونچا ہو۔ (۵) کبھی اندام نہانی کا ورم بڑھ کر رحم کی ساخت تک تجاوز کرجاتا ہے۔ غرضکہ ان چاروں (آخرالذکر) حالتوں میں رحم کی طرف دوران خون عارضی طور پر تیز ہوجانے سے رحم کی ساخت میں ورم ہوجاتا ہے ؛

ورم رحم کے اقسام ۔ اب تک یہ بات آپ کو معلوم ہوچکی ہے کہ رحم کی ساخت میں غیر معمولی طور پر اجتماع خون ہونا ورم رحم کا باعث ہوتا ہے ۔ اس کے ساتھ ہی آپ کو یہ بھی یاد رکھنا چاہئے کہ یونانی اطباء کے نزدیک ہمارے بدن کا وہ سرخ وسیال مادہ جس کو عرف عام میں خون کہا جاتا ہے وہ کوئی مفرد (اکیلی) چیز نہیں ہے بلکہ فی الواقع وہ چار مختلف المزاج چیزوں (خون ۔بلغم ۔صفرا۔سودا) کا مجموعہ ہے جن میں سے ہر ایک کی طبیعت دوسرے سے جدا اور ان کی خاصیت علیحدہ علیحدہ ہوتی ہے ہمارے بدن کی رگوں میں یہ چاروں ملے جلے رہتے ہیں اس لئے یونانی اطباء کی اصطلاح میں ان کو **اخلاط** کہا جاتا ہے لیکن اس مجموعہ میں طبعی طور پر خون کی مقدار (باقی اخلاط سے بہت زیادہ ہوتی ہے اس لئے اس تمام مجموعہ مرکب کو عموماً خون کہدیا جاتا ہے ؛

اسی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ رحم کی ساخت میں جمع ہوکر اس میں ورم پیدا کرنے والے مادے میں جو خلط غالب ہوگا ۔ اور اپنی طبعی مقدار سے زیادہ یا اپنی اصلی خاصیت کی رو سے فاسد ہوگا ورم رحم کو اسی خلط کی طرف منسوب کرکے دموی یا صفراوی ۔یا بلغمی ۔ یا سوداوی کہا جائیگا اور اسی وجہ سے یونانی اطباء کے مسلک پر ورم رحم ان چار قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے اور ان چاروں قسموں میں سے ورم دموی اور صفراوی کو ورم حار کہتے ہیں جو نہایت شدید العوارض اور سخت تکالیف دینے والا ہوتا ہے ۔اسی کو ڈاکٹری اصطلاح میں "اکیوٹ" (حاد) کہا جاتا ہے اسی طرح ورم بلغمی اور سوداوی کو یونانی اطباء ورم بارد کہتے ہیں جو نہایت خفیف العوارض اور دیرپا ہوتا ہے اسی کو ڈاکٹری میں کرانک" (مزمن) کہا جاتا ہے ۔لیکن یونانی اطباء ورم بارد کو پھر دو قسموں پر تقسیم کرکے ورم بلغمی کو ورم رخو اور سوداوی کو ورم صلب کے نام سے موسوم کرتے ہیں ۔ اب ہم ان اقسام کو مع علامات وعلاج کے جداگانہ بیان کرتے ہیں ؛

علامات ورم حار (۱) پیڑو کے مقام پر غیر معمولی ابھار مع جلن۔ گرمی اور درد ضربانی کے محسوس ہوتا ہے (۲) مریضہ کو پیشاب اور پاخانہ کی حاجت بار بار معلوم ہوتی ہے لیکن پیشاب و پاخانہ بہت کم اور درد کے ساتھ آتا ہے (۳) بدنی حرارت معمول سے زیادہ بڑھ جاتی ہے اور ہر وقت بخار چڑھا رہتا ہے جو ورم صفراوی میں تیسرے دن شدت پکڑتا ہے (۴) بخار کے ساتھ دردِ سر۔ پیاس شدید۔ ضعف اشتہا۔ ضعف ہضم۔ قے متلی اور ہچکی وغیرہ عوارض بھی حسب موقع موجود ہوتے ہیں (۵) سیون کے مقام اور جنگاسوں میں سخت درد ہوتا ہے جس کی لہریں رانوں اور سرین تک پہونچتی ہیں (۶) شدت تکلیف کے باعث مریضہ کو چلنا پھرنا دشوار ہوتا ہے بلکہ دیر تک بیٹھ بھی نہیں سکتی ہے (۷) اکثر اوقات پنڈلیوں میں کھنچاوٹ کا سا درد ہوتا ہے اور کبھی کبھی رحم کے اندر بھی تشنج کی تکلیف محسوس ہوتی ہے (۸) اگر ورم رحم پچھلی طرف ہو تو درد کمر کی طرف زیادہ محسوس ہوتا ہے اور براز مشکل سے آتا ہے۔ اسی طرح اگر ورم رحم کے سامنے کی طرف ہو تو پیڑو کی طرف درد زیادہ محسوس ہوتا ہے اور پیشاب مشکل سے آتا ہے (۹) بعض مرتبہ ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ مریضہ شدت تکلیف کے باعث اپنے پاؤں کو سیدھا پھیلا کر نہیں لیٹ سکتی ہے بلکہ وہ پاؤں کو شکم کی طرف سکیڑے ہوئے چت پڑی رہتی ہے۔ اور یہ اکثر اس حالت میں ہوتا ہے جبکہ ورم مذکور بڑھ کر رحم کے طبقہ مصلیہ (سیرس کوٹ) یعنی اس کی غشاء صفاقی تک پہونچ جاتا ہے (۱۰) اسی طرح کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرض شروع ہونے سے دوچار دن کے بعد علامات مذکورہ بالا میں قدرے خفت پیدا ہوجاتی ہے اور رحم سے ایک قسم کی رطوبت بہنے لگتی ہے۔ یہ اس وقت ہوتا ہے جبکہ ورم مذکور رحم کی اندرونی جھلی میں بھی پیدا ہوجائے ؟

علاج (۱) ہر روز صبح کو یہ نسخہ پلائیں۔ گل بنفشہ۔ مکوہ خشک۔ پرسیاوشاں۔ تخم خیارین۔ ہر ایک ۷ ماشہ۔ مویز منقی ۹ دانہ عناب ۵ دانہ۔ گاؤزبان ۵ ماشہ۔ رات کو گرم پانی میں بھگوئیں اور صبح کو مل چھان کر آب کاسنی سبز مروق ۳ تولہ۔ آب مکوہ سبز مروق ۴ تولہ اضافہ کرکے خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ اس میں حل کریں اور پلائیں (۲) شام کے وقت خمیرہ گاؤزبان ایک تولہ۔ ورق نقرہ ایک عدد میں لپیٹ کر ہمراہ شیرہ مویز منقی ۹ دانہ۔ شیرہ مکوہ خشک ۷ ماشہ۔ عرق برنجاسف ۷ تولہ۔ عرق گاؤزبان ۵ تولہ میں تیار کرکے خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ اس میں حل کرکے صاف کریں اور پلائیں (۳) ہر روز

کم سے کم دو مرتبہ یہ ضماد پیڑو کے مقام پر لگائیں۔ صفت۔ مکوہ خشک ایک تولہ۔ مغز املتاس ۹ ماشہ آردجو۔ گل بابونہ۔ اکلیل الملک۔ رسوت۔ صندل سرخ۔ بالچھڑ۔ گل سرخ۔ طحلب (کائی) ہر ایک ۷ ماشہ آب مکوہ سبز۔ آب کاسنی سبز (بقدر حاجت) میں پیس کر۔ سرکہ خالص ۶ ماشہ روغن گل ایکتولہ سفیدی بیضۂ مرغ ایک عدد اضافہ کرکے نیم گرم ضماد کریں (۴) دو تین دن کے بعد یہ نسخہ قابلہ سے استعمال کرائیں صفت۔ مرہم داخلیون ایک تولہ۔ آب کاسنی سبز۔ آب مکوہ سبز بقدر حاجت سفیدی بیضہ مرغ ایک عدد۔ روغن ایک تولہ۔ سب کو اچھی طرح سے ملاکر رکھیں اور اس میں سے بقدر ضرورت لے کر اس میں باریک کپڑے کی بتی آلودہ کرکے اندام نہانی کے اندر رکھیں (۵) اسی طرح سے حمول[1] حدوار بھی اس مرض کے لئے بہت نافع ہوتا ہے۔

اندام نہانی میں استعمال کرنے کی دواؤں کے متعلق یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اگر ورم رحم کے پچھلے حصہ میں ہو تو ان دواؤں کا استعمال مقعدہ کے راہ سے بھی ہونا چاہیئے۔ کیونکہ رحم کا وہ حصہ معاء مستقیم سے قریب ہے اس لئے مقعدہ کے راہ سے استعمال کی ہوئی دوا کا اثر مقام ماؤف تک بہت جلد اور بآسانی پہونچ سکے گا لیکن قابلہ کو لازم ہے کہ اس دوسرے طریق استعمال پر زیادہ اصرار نہ کرے بلکہ اس کی منفعت ظاہر کرکے اسے مریضہ کی مرضی پر چھوڑے۔ کیونکہ بعض مستورات اس کو نہایت معیوب سمجھتی ہیں یہاں تک کہ وہ ایسے طبیب اور قابلہ کی طرف اپنا علاج رجوع کرنا پسند نہیں کرتی ہیں۔ جو انھیں مقعدہ کے راہ سے ادویات کے استعمال کرانے پر مجبور کرنا چاہیں مذکورۂ بالا تمام تدابیر کو ان کے موقع پر عمل میں لانے سے بفضلہ تعالیٰ بہت جلد مرض رو بصحت ہونے لگتا ہے اور اگر دوران علاج میں ضرورت تنقیہ تو حسب موقع (فصد۔ یا جونکوں۔ یا مسہل وغیرہ کے ذریعہ سے) تنقیہ کرا دینا چاہیئے تاکہ بعد تنقیہ کے جملہ تدابیر کا اثر بہت جلد عمدہ ظاہر ہونے لگے ان سب باتوں کے علاوہ مریضہ کو آرام سے رکھنا۔ مکان لباس۔ اور آب و ہوا کی صفائی کا لحاظ رکھنا۔ گرم غذاؤں سے پرہیز اور سرد غذاؤں کو اختیار کرنا ضرور ہے۔ آش جو نہایت مفید غذا ہے

انجام (پراگ نوسس) عموماً اس مرض کا انجام چار طور پر ہوتا ہے (۱) اگر تمام تدابیر عمدہ طور پر میسر آئیں تو ہفتہ عشرہ میں ورم تحلیل ہوکر مریضہ بالکل تندرست ہوجاتی ہے (۲) اگر محلل ورم

[1] جدوار۔ آرد جو۔ مکوہ۔ گل ارمنی۔ رسوت صندلین کوفتہ بیختہ باآب کشنیز سبز و مکوہ سبز سرشتہ حمول کنند۔ ۱۲ منہ

دواؤں کے استعمال میں یا کسی دوسری تدبیر میں بے ضابطگی ہوجائے تو لطیف مادہ تحلیل ہوکر کثیف باقی رہجاتا ہے اور مقام ماؤف میں سختی باقی رہجاتی ہے (۳) کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ورم کا مادہ پک کر پیپ پیدا ہوجاتی ہے اور پھر وہ ورم پھوٹ کر زخم ہوجاتا ہے جس میں سے پیپ نکلتی رہتی ہے اور زخم کا باقاعدہ علاج کرنے سے نفع ہوتا ہے (۴) شاذ و نادر کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ قابلہ یا معالج یا مریض اور تیمارداروں کی غلطی سے ورم مذکور میں سرطانی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے اور آخرکار علاج مشکل ہوجاتا ہے۔

علامات ورم رخو (۱) مریضہ کے پیڑو اور اس کے قرب و جوار میں ثقل شدید اور قدرے درد محسوس ہوتا ہے (۲) چلنے پھرنے میں مریضہ کو پاؤں کی حرکت میں کسل معلوم ہوتا ہے (۳) پاؤں کے پٹھوں میں قدرے تناؤ کے ساتھ خدر (سُن) کی سی کیفیت محسوس ہوتی ہے (۴) پیڑو کے مقام پر غیر معمولی ابھار مع نرمی کے پایا جاتا ہے اور ملمس زیادہ گرم نہیں ہوتا (۵) مریضہ کا مزاج بلغمی اور اس کے بدن پر بلغمیت کے آثار ظاہر ہوتے ہیں (۶) رطوبت پیدا کرنے والی چیزوں کے استعمال کا مدت تک اتفاق پڑنا بھی ورم کے بلغمی ہونے پر دلالت کرتا ہے (۷) اسی طرح ورم گرم کے آثار (مثل بخار اور شدت گرمی و درد شدید وغیرہ کے) موجود نہیں ہوتے ہیں۔

علاج - ورم بلغمی کے علاج میں بھی تمام تدابیر اسی ترتیب سے کرنی چاہئیں جو ورم گرم میں بیان کی گئی ہے لیکن دوائیں گرم استعمال کرائی جائیں جو مادہ بلغمی کے مناسب ہوں (۱) چنانچہ صبح کا نسخہ یہ ہونا چاہیے **صفت** - گل بنفشہ - مکوہ خشک - بادیان - پرسیاوشاں - بیخ کاسنی ہر ایک ۷ ماشہ - تخم کشوث پوٹلی باندھ کر - گاؤزباں ہر ایک ۵ ماشہ - مویز منقی ۹ دانہ سب کو رات کے وقت گرم پانی میں تر کریں اور صبح کو مل چھان کر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ حل کرکے پلائیں (۲) شام کے لئے جو نسخہ ورم حار کے علاج میں بیان کیا گیا ہے اسی میں شیرہ بادیان - شیرہ تخم کشوث - پانچ پانچ ماشہ اضافہ کیا جائے (۳) اسی طرح ضماد کے نسخے میں بجائے رسوت - صندل سرخ - طحلب کے مصطگی - جدوار - افسنتین - صبر زرد - وغیرہ محللات کا استعمال مناسب ہے (۴) حکیم ارزانی مرحوم نے اس ضماد کی بہت تعریف کی ہے اور بعد تنقیہ کے میرا ذاتی مجرب ہے **صفت** - گوگل - اشق - سلارس - بابونہ - تخم میتھی ہر ایک ۴ ماشہ - کرنب کلہ کے سبز پتوں کا نچوڑا ہوا پانی تخم السی کا

* صفحہ ۱۴۰ پر دیکھو

لعاب۔ موم زرد ہر ایک ۱ تولہ۔ روغن گل ۲ تولہ۔ بدستور معروف تیار کرکے نیم گرم ضماد کریں (۵) استعمال ضماد کے نسخے میں بجائے مرہم داخلیون کے مرہم اشق[1] یا مرہم رسل[2] کا استعمال بہتر ہے (۶) اگر ضرورت ہو تو گل بابونہ۔ افسنتین رومی۔ مرزنجوش۔ تخم کتان وغیرہ کے جوشاندے سے آبزن کرایا جائے (۷) مریضہ کو غذا میں نخود آب۔ دال ارہر مع روٹی کے یا مونگ کی دال گرم مصالحہ ڈال کر دی جائے۔ اور چاول کھچڑی۔ دودھ دہی وغیرہ سے پرہیز کرانا چاہئے ؛

انجام (پراگ نوسس) ان اصول پر علاج کرنے سے دو تین ہفتہ میں مریضہ کو آرام ہو جاتا ہے لیکن یہ بات ضرور یاد رکھنی چاہئے کہ زیادہ گرم اور خشک دواؤں کے استعمال میں مبالغہ ہرگز نہ کیا جائے کیونکہ ایسی دواؤں کے مسلسل استعمال کرنے سے جیسا کہ مادہ ورم کے تحلیل ہونے کی توقع ہوتی ہے اسی طرح اکثر ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ باوجود مناسب دواؤں کے استعمال کے (صرف ان کی مقدار اور مدت یا وقت استعمال کا لحاظ نہ رکھنے سے) مادہ کا لطیف حصہ تحلیل ہو جاتا ہے اور اس کا کثیف حصہ سخت ہو کر باقی رہجاتا ہے۔ پھر ورم سخت ہو کر مدت تک مریضہ اور معالج کو پریشان رکھتا ہے اور اگر علاج میں مادہ بلغمیہ کا لحاظ نہ رکھا جائے اور چند روز تک دوا یا غذا میں سرد چیزوں کا استعمال رہے تو اس سے مرض استسقا (ڈراپسی) یا سوالقنیہ (لے نی می آ) کا سخت اندیشہ ہوتا ہے ؛

علامات ورم صلب (۱) مریضہ کو بخار یا کوئی دوسری علامت ورم حار کی موجود نہیں ہوتی ہے (۲) مقام عانہ میں ورم سخت اور ثقل شدید بلا درد کے محسوس ہوتا ہے (۳) چلنے پھرنے کے وقت مریضہ کے پاؤں کانپتے ہیں اور جس طرف ورم زیادہ ہوتا ہے اسی طرف کے پاؤں میں

---

[1] صفتہ۔ اشق۔ گوگل ہر ایک ۴ ماشہ۔ روغن زیتون ۴ تولہ میں حل کرکے موم زرد ۴ ماشہ اس میں اضافہ کریں اور سمندر جھاگ۔ رائی۔ زراوند طویل گندھک۔ تخم انجرہ ہر ایک ۴ ماشہ نہایت باریک پیس چھان کر اسمیں حل کرکے مرہم بنائیں ۱۲ مولف

[2] صفتہ۔ جاوشیر۔ زنگار۔ بہروزہ خشک۔ مرکی۔ مرتک (مرداسنگ) سفیدہ ہر ایک ۳ ماشہ۔ کندر۔ زراوند طویل ہر ایک ۴ ماشہ گوگل ۶ ماشہ۔ مرداسنگ ۷ ماشہ۔ اشق ۱۰ ماشہ۔ انزروت۔ موم سفید ہر ایک ۱ تولہ ان میں سے جو دوائیں پیسنے کے قابل ہیں ان کو نہایت باریک پیسکر چھان لیں اور گوگل کو سرکہ خالص ایک تولہ میں حل کریں اور باقی دواؤں کو روغن زیتون ۱ تولہ میں گھلا کر پسی ہوئی دوائیں اور گوگل وغیرہ سب ملا لیں ۱۲ مولف از علاج الامراض ؛

رعشہ کی کیفیت زیادہ پائی جاتی ہے (۴) ورم جسقدر زیادہ سخت ہوتا ہے اور اس کے مادے میں جسقدر زیادہ غلظت ہوتی ہے اسی قدر مقام ماؤف میں درد کم ہوتا ہے (۵) اگر ورم کم ہوتا ہے تو رحم جانب متورم کی طرف مائل ہو جاتا ہے اور اگر زیادہ ہوتا ہے تو رحم جہت متورم کے خلاف جانب کو جھک جاتا ہے (۶) ایام معمولی میں حیض کا خون اپنی مقرر مقدار سے کم آتا ہے یا اس کا جریان بیقاعدہ ہوتا ہے یا اس کا اخراج بالکل بند ہو جاتا ہے۔

علاج (۱) اول چند روز تک صبح کے وقت یہ نسخہ منضج کا پلا کر مسہل دیں **صفتہ**۔ گل بنفشہ شاہترہ تخم خطمی۔ پرسیا وشاں۔ مکوہ خشک ہر ایک ۷ ماشہ۔ مویز منقی ۹ دانہ عناب ۵ دانہ گاؤزبان ۵ ماشہ خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ (۲) شام کو یہ نسخہ دیا جائے۔ خمیرہ گاؤزباں ایک تولہ ورق نقرہ ایک عدد ہمراہ شیرہ بادیان۔ شیرہ مکوہ خشک۔ شیرہ تخم کشوث ہر ایک ۵ ماشہ۔ عرق بادیان۔ عرق مکوہ ہر ایک ۶ تولہ یا عرق برنجاسف ۷ تولہ۔ عرق گاؤزبان ۵ تولہ۔ خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ (۳) پیڑو کے مقام پر یہ بھجیہ بندھوائی جائے **صفتہ**۔ برگ مکوہ سبز۔ برگ کاسنی سبز۔ برگ خطمی سبز۔ برگ سویہ سبز۔ برگ کشنیز سبز۔ برگ نرمہ سبز۔ برگ گل سرخ تازہ ہر ایک ایک تولہ سب کو نیم کوفتہ کرکے مثل بھجیہ کے پکائیں۔ یا بھیگے ہوئے کپڑے میں لپیٹ کر گرم توے پر رکھیں اور اوپر سے کوئی سرپوش ڈھک کر توے کے نیچے نرم آنچ کریں اور تھوڑی دیر کے بعد سرپوش اٹھا کر دوا کو پلٹتے رہیں جب وہ بھرتہ کی طرح پک کر نرم ہو جائے اسوقت روغن گل ایک تولہ اس میں ملا کر نیمگرم باندھیں۔ رات کو اس بھجیہ کا باندھنا بہت مفید ہوتا ہے (۴) دن میں دو یا تین مرتبہ ضماد جالینوس۔ یا ضماد شیر میش والا یا ضماد روغن سرسوں والا معمولہ مطب حضرت **حاذق الملک** دام اقبالہم زیر ناف پیڑو کے مقام پر نیمگرم لگائیں (۵) مرہم زعفران بطریق معروف دایہ سے استعمال کرائیں (۶) ان تمام تدابیر کے علاوہ اگر تنقیہ کی ضرورت ہو تو مطبوخ افتیمون سے تنقیہ کرانا مناسب ہوتا ہے۔

(۷) ڈاکٹروں کا قول ہے کہ اگر صلابت رحم بوجہ زہر آتشک کے ہو تو اس کے لئے وہ دوائیں استعمال کرائی جائیں جو آتشکی زہر کو خون میں سے نکالنے کے واسطے مخصوص ہیں جیساکہ سب کلورائڈ آف مرکوری (رسکپور) ۱/۱۶ گرین تنہا یا ہمراہ آیوڈائڈ آف پوٹاسیم کے یا صرف آیوڈائڈ

تنقیہ بذریعہ مطبوخ افتیمون

آف پوٹاسیم ایک گرین سے ۳ گرین تک ہمراہ نقوع شاہترہ کے دی جائے تو یہ بھی نہایت فائدہ کرتی ہے۔ یہ نسخہ حکیم شفاءالدولہ مرحوم نے بھی اپنی کتاب رجامع شفائیہ میں لکھا ہے۔ (۸) غذائیں مریضہ کو مقوی اور لطیف زود ہضم کھلانی چاہئیں گوشت حلوان کی یخنی یا شوربا چپاتی کیساتھ عمدہ غذا ہے۔ دودھ کی فیرنی کا بھی مضائقہ نہیں۔ آش جو گوشت حلوان کے ساتھ پکا کر دینا بہت فائدہ کرتا ہے اور غذائیت کے ساتھ دوا کا بھی کام دیتا ہے (۹) ورم رحم کی تمام صورتوں میں زوال مرض کے بعد رحم کی ساخت کو قوت دینے والی دوائیں فرزجہ کے طور پر استعمال کرانی چاہئیں۔ ورنہ چند روز کے بعد جب حیض کا زمانہ آتا ہے اس وقت عود مرض کا خوف ہوتا ہے کیونکہ ان ایام میں جب حسب معمول رحم کی طرف دوران خون زیادہ ہوتا ہے تو رحم کی ساخت اپنی کمزوری کے باعث مادہ کو قبول کر لیتی ہے اور پھر دوبارہ رحم میں ورم ہو جاتا ہے اس لئے اختتام علاج کے بعد مقویات رحم کا استعمال ضروری ہے **فرزجہ مقوی رحم** کا نسخہ یہ ہے بالچھڑ۔ جاوتری۔ صعتر۔ قشار کندر۔ فقاح اذخر۔ مرزنجوش۔ گل شبّو۔ پوست بیخ کبر۔ جوزالسرو گلاب زیرہ ہر ایک ۳ ماشہ نہایت باریک کوٹ چھان کر روغن ناردین میں ملائیں اور باریک اُون کے ساتھ بطور فرزجہ کے استعمال کریں **ضماد جالینوس**۔ سخت قسم کے تمام ورموں کو تحلیل کرتا ہے۔ خصوصاً معدہ اور عضلات شکم کی پرانی سختی کو دور کرنے میں جالینوس کا مجرب ہے صلابت رحم کے لئے بھی مفید ثابت ہوا ہے **صفتہ**۔ سونٹھ۔ جاوشیر۔ ہر یک ۶ ماشہ ایلوہ مصفی بہروزہ خشک۔ علک الانباط[۱] ہر ایک ۹ ماشہ۔ سب کو باریک کوٹ چھان لیں اور موم سفید ۱۰ تولہ کو روغن سوسن ۲ تولہ میں پگھلا کر اس میں کٹی ہوئی دوائیں ملا رکھیں ؎

ضماد شیر بیش - اونٹنی کا دودھ۔ بھیڑ کا دودھ۔ روغن بیدانجیر (ارنڈی کا تیل) ہر ایک ۲۰ تولہ نرم آنچ پر پکائیں۔ جب گاڑھا ہو جائے اسوقت آگ پر سے اتار کر سونٹھ۔ اجوائن دیسی ہر ایک تین ماشہ باریک پیسکر اس میں ملا رکھیں **ضماد روغن سوسن**۔ سلارس۔ ایلوہ مصفی زوفا خشک ہر ایک ۳ ماشہ مصطگی۔ زعفران بابونہ۔ اکلیل الملک۔ حماما۔ ہر ایک ۴ ماشہ۔

فرزجہ مقوی رحم

ضماد جالینوس

ضماد شیر بیش ضماد روغن سوسن

---

[۱] یہ ایک قسم کا خوشبودار گوند ہے جسکا رنگ سفید قدرے زردی مائل شفاف ہوتا ہے اسکی ماہیت میں اطبار کا اختلاف ہے اکثر تو یہ کہتے ہیں کہ یہ علک البطم کا دوسرا نام ہے اور اسحاق ابن عمران طبیب کا قول ہے کہ یہ پستہ کے درخت کا گوند ہے (محیط اعظم و مخزن) ۱۲ مولف

اذخر حب بلسان ہرایک ۶ ماشہ ۔ اشق ۷ ماشہ ۔ موم سفید ۱۰ ماشہ ۔ کوٹنے کے لائق دواؤں کو باریک کوٹ چھان لیں اور سلارس مصطگی اشق کو شراب اور سرکہ خالص بقدر حاجت میں تر کرکے گھول رکھیں ۔ پھر موم سفید کو روغن سوسن ۴ تولہ میں پگھلا کر اس میں کھولی ہوئی دوائیں ڈالدیں اور آنچ سے اتار کر پسی ہوئی دوائیں بھی اسی میں ملا رکھیں ؛

مطبوخ افتیمون

مطبوخ افتیمون ۔ گل بنفشہ ۔ گل سرخ ۔ شاہترہ تخم کاسنی ۔ سنا مکی ۔ افتیمون ہرایک ۷ ماشہ بادرنجبویہ ۔ پرسیاوشاں ۔ بسفائج فستقی ۔ گاؤزبان ہرایک ۵ ماشہ عناب ۵ دانہ مویز منقے ۹ دانہ ۔ املی ۲ تولہ ۔ سوا افتیمون کے سب دوائیں رات کو گرم پانی میں تر کریں ۔ صبح کو خوب جوش دیکر آخر جوش میں افتیمون باریک کپڑے میں ڈھیلی پوٹلی باندھ کر ڈالدیں اور سرپوش سے ڈھک کر آنچ پر سے اتار لیں جب دوا سرد ہونے کے قریب پہونچے مل چھان کر اس میں گلقند ۴ تولہ ۔ خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ حل کرکے چھان لیں اور مریضہ کو پلائیں ۔ یہ نسخہ مسہل کا ہے ۔ اس سے پہلے منضج کا نسخہ پلانا چاہئے اور اکثر ایسا بھی کرتے ہیں کہ یہی نسخہ بلا سنا مکی اور بسفائج کے چند روز بطور منضج کے پلایا جاتا ہے اور نضج کے بعد اس میں سنا مکی وغیرہ بڑھا دیجاتی ہے اور کبھی مسہل میں مغز املتاس ۔ تربد سفید ۔ غاریقون وغیرہ بھی شامل کی جاتی ہیں اور بار بار رات کو حب افتیمون کھلا کر صبح کو یہ نسخہ بلا املتاس کے پلایا جاتا ہے

حب افتیمون

حب افتیمون ۔ ہلیلہ سیاہ ۹ ماشہ ۔ بسفائج ۔ اسطوخودوس ۔ افتیمون ہرایک ۶ ماشہ غاریقون مصفی ۴ ۔ ماشہ ۔ سلاجورد مغسول ۳ ماشہ ۔ سقمونیا انگریزی (سکے موفی) ۱۰ ماشہ ۔ سب کو نہایت باریک کوٹ چھان کر پانی میں گوندھ لیں اور چنے کے برابر گولیاں بنا رکھیں ۔ مقدار خوراک ۷ ماشہ سے ۹ ماشہ تک ہے ؛

فصل پانچویں تشحیم الرحم رفے ۔ ٹی ۔ ڈی جی نے ریشن آف یوٹرس) یعنی رحم کی ساخت کا چربی میں بدل جانا ۔ کبھی ایسا اتفاق ہوتا ہے کہ جب کسی سبب سے خون میں چربی کے اجزاء (فیٹی سیلز) زیادہ ہو جاتے ہیں اور رحم کی ساخت میں رفتہ رفتہ جمع ہو کر منجمد ہوتے جاتے ہیں تو اس میں چربی کی مقدار یوماً فیوماً زیادہ ہوتی جاتی ہے ۔ اور ظاہر ہے کہ جس عضو کی اصلی خلقت میں چربی کا ہونا بالکل بے موقع یا بیکار ہو اور کسی جہت سے اسکے حق میں مضر ہو ۔ اسکی

ساخت میں ایسے بیکار اور مفسد اجزاء (چربی) کا جمع ہوجانا بدون اس عضو کی اصلی قوت میں ضعف پیدا ہوتے کے ممکن نہیں ہے ایسی حالت میں گو بظاہر اس عضو (رحم) کی جسامت و بازت اور وزن اصلی مقدار سے کسی قدر بڑھ جاتے ہیں لیکن فی الواقع اس کی اصلی ساخت کے رباطی وعصبانی اور عضلاتی ریشے (چربی میں دب جانے اور کامل پرورش نہ ہوسکنے کے باعث) روز بروز مضمحل ہوتے جاتے ہیں یہاں تک کہ کچھ مدت کے بعد رحم کی تمام ساخت چربی کی معلوم ہونے لگتی ہے اس کی اندرونی تجویف نہایت تنگ بلکہ تقریباً بند ہی ہوجاتی ہے اس کی ساخت میں لچک باقی نہیں رہتی - اسلئے کھچاؤ اور تناؤ کے ذریعہ سے اس کا جسم بڑھنے کے قابل نہیں رہتا ہے اس حالت میں یا تو عورت بالکل بانجھ ہوجاتی ہے - اور یا اس کو اسقاط حمل کا عارضہ دائمی ہوجاتا ہے

اسباب (۱) خون میں چربی کا مادہ زیادہ ہوجانا کیونکہ بدن میں چربی کی پیدائش خون میں چربی دار مادے کی موجودگی پر موقوف ہے (۲) ابتداء میں بدن کا زیادہ فربہ ہونا - کیونکہ اس عمر میں رحم نہایت چھوٹا اور ضعیف اور اس کی اصلی حرارت ضعیف ہونے کے باعث چربی کو تحلیل کرنے سے عاجز ہوتی ہے اس لئے رحم چربی میں دب جاتا ہے (۳) کسی سبب سے رحم میں کمزوری پیدا ہوجانا جیسے کہ عام بدن کی کمزوری سے یا بکثرت اولاد ہونے سے یا کثرت اسقاط حمل یا کثرت جماع سے اکثر ہوتا ہے (۴) غذا میں گھی دودھ اور مرغن چیزوں کا بکثرت استعمال کرنا اور عیش و آرام سے رہنا (۵) قواعد حفظ صحت کے موافق ریاضت کی عادت بالکل نہ کرنا ؎

علامات (۱) ابتداء عمر سے نہایت فربہ اندام ہونا - یا ضعف رحم کے اسباب لاحق ہونے کے بعد فربہی بدن اور اس کے اسباب کا واقع ہونا (۲) باوجود جوانی اور بظاہر ہر طرح سے تندرست ہونیکے حیض بالکل بند ہونا (۳) خون میں چربی کا مادہ زیادہ موجود ہونا (۴) یہ بھی ممکن ہے کہ تمام بدن زیادہ فربہ نہ ہو اور صرف رحم پر ہی چربی غالب ہوجائے تو اس حالت میں احتباس حیض اور خون میں چربی کے اجزاء کی زیادتی رحم کے چربی دار ہونے کا پورا قرینہ ہے (۵) ایسی عورت اکثر بانجھ ہوتی ہے یا اسے عسر حمل کا عارضہ ہوتا ہے اور ہمیشہ وقت مقررہ پر اسقاط حمل کی عادی ہوتی ہے -

علاج (۱) بدن کی چربی تحلیل کرنے اور فربہی مفرط کو زائل کرنے کی سب سے بہتر تدبیر یہ ہے کہ مریضہ کو ایک مدت تک کسی سخت ریاضت میں مبتلا رکھا جائے (۲) غذا مقدار میں بہت کم اور تاثیر میں

ایسی ہونی چاہیے جو خون کی رطوبت اور چکناپائی کو تحلیل اور خشک کرنے والی ہو۔ جیسے بیسنی روٹی بلا گھی کے یا روے کی یا بھوسی دار اور چکی نمکین روٹی (۳) مریضہ کو ہدایت کرنی چاہیئے کہ چند روز فاقہ پر صبر کرے یا روزے رکھے اور گھی دودھ وغیرہ مرغن غذاؤں کا استعمال بالکل ترک کر دے۔

(۴) بہتر ہے کہ مریضہ کو بعض فکری مشاغل میں چند روز کے لئے مبتلا رکھا جائے (۵) اور ضرورت محسوس ہو تو سب سے پہلے چند روز تک مریضہ کو منضجات بلغم پلا کر تنقیہ بلغم کا اچھی طرح سے کیا جائے

نسخہ منضج۔ بادیان۔ پرسیاؤشاں اصل السوس مقشر۔ تخم کشوث۔ کموہ خشک۔ بیخ اذخر۔ انیسون تخم کرفس ہر ایک ۵ ماشہ۔ سب کو رات کے وقت گرم پانی میں تر کر کے صبح کو جوش دیں اور مل چھان کر مصری ۲ تولہ حل کر کے پلائیں۔ تقریباً ایک ہفتہ تک دوا پلانے کے بعد جب آثار نضج مادہ کے ظاہر ہو جائیں تو اسی منضج کے نسخے میں سنا مکی۔ تربد سفید ہر ایک ۷ ماشہ۔ غاریقون ۳ ماشہ۔ مغز فلوس ۲ تولہ ترنجبین ۴ تولہ۔ گلقند ۴ تولہ۔ شیرۂ مغز بادام شیریں ۷ عدد اضافہ کر کے مسہل دیں۔ اسی طرح تین مسہل دیئے جائیں اور مسہلوں کے درمیانی دنوں میں شیرہ بادیان۔ شیرہ عناب۔ عرق بادیان۔ شربت بنفشہ۔ تخم ریحان بطور منقر پلائیں (۶) بعد تنقیہ کے دواء الملک صغیر کا استعمال چند روز تک کرانا چاہیے۔ اسی سے چربی تحلیل ہو کر فربہی زائل ہو جاتی ہے (۷) تخم کرفس۔ انیسون۔ بادیان۔ تخم کاسنی۔ اجوائن دیسی تخم میتھی۔ اسارون کا جوشاندہ ایسے موقع پر خون کی چربی کم کرنے کے لئے اور اس کے قوام کو قدرے رقیق کر کے اجراء حیض کیلئے نہایت مفید ہے

انجام اگر علاج عمدگی کے ساتھ میسر ہو سکے اور موافق آ جائے تو چند روز میں مرض زائل ہو جاتا ہے خون کی چربی کم ہو کر اور اس کا قوام قدرے رقیق ہو کر حیض کا خون جاری ہو جاتا ہے عورت حاملہ اور صاحب اولاد ہونے کے لائق ہو جاتی ہے اور اگر علاج کی طرف پورے طور سے توجہ نہ کی جائے یا کسی وجہ سے علاج موافق نہ آئے اور مایوس ہو کر علاج ترک کر دیا جائے تو رحم کی حالت بالکل خراب ہو کر احتباس حیض کی شکایت بدستور قائم رہتی ہے پھر اس کے عوارضات میں سے اکثر شکایتیں مریضہ کو آئے دن گھیرے رہتی ہیں۔ ممکن ہے کہ رحم کی مشارکت سے خصیۃ الرحم بھی کسی مرض میں مبتلا ہو جائیں۔ ایسی عورت ہمیشہ کے لئے اولاد سے محروم رہنے کے علاوہ طرح طرح کی تکالیف کے باعث اپنی زندگی سے بیزار رہتی ہے ؛؛

فصل چھٹی۔ صغر الرحم (اٹروپی آف دی یوٹرس) یعنی رحم کا چھوٹا ہونا۔ کبھی ایسا دیکھا جاتا ہے کہ کسی عورت کا رحم اس کے قد و قامت کی نسبت سے اور اپنی اصلی جسامت کی طبعی[1] مقدار سے بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ اور اس سبب سے اس کو قلت حیض عسر حیض، احتباس حیض۔ عسر حمل۔ کثرت اسقاط حمل وغیرہ عوارض کی اکثر شکایت رہتی ہے۔ جہاں تک تجربہ سے ثابت ہوا ہے اس مرض کے اسباب چار قسم کے پائے جاتے ہیں جن کو ذیل میں درج کیا جاتا ہے:

(۱) **پیدائشی نقصان** ۔ یہ نقصان مادہ منویہ کی کمی سے یا اعضاء کی ابتدائی ساخت کو بنانے والی قوت کے قصور سے ابتداء پیدائش میں واقع ہوتا ہے جیسا کہ اعضاء ظاہری میں سے ہاتھ پاؤں یا آنکھ ناک۔ کان۔ گردن۔ سر وغیرہ کا چھوٹا پیدا ہونا۔ یا اعضاء اندرونی میں سے معدہ۔ جگر۔ مثانہ۔ گردہ۔ دماغ۔ دل۔ پھیپھڑہ۔ تلی وغیرہ کا چھوٹا پیدا ہونا۔ اور ظاہر ہے کہ جب کسی عضو کی ساخت ابتداء پیدائش میں اپنی مناسب مقدار سے بہت ہی چھوٹے پیمانہ پر مخلوق ہوتی ہے تو بدن کی قوۃ نامیہ (نارمل ڈیولپمنٹ) یعنی بدن کو بڑھانے والی قوت اس عضو کو بڑھا کر مقدار واجب تک پہونچانے سے ہمیشہ قاصر رہتی ہے۔ اس لئے ایسے عضو کا فعل ہمیشہ ناقص رہتا ہے اسی طرح رحم کے نقصان خلقت کی حالت میں بھی اس کا فعل ہمیشہ ناقص رہتا ہے:

علامت ۔ اگر کسی عورت کو ابتداء شباب اور زمانہ بلوغ سے ان امراض کی شکایت ہو جن کا بیان اوپر کیا گیا ہے اور اس کو بارہا اسقاط حمل کا اتفاق ہوا ہو۔ اور اسقاط حمل ہمیشہ مدت حمل کے کسی ایک ہی مہینہ میں واقع ہوتا ہو۔ پھر تفتیش احوال سے یہ بھی اچھی طرح ثابت ہو جائے کہ جن امراض کی مریضہ کو ابتداء شباب سے شکایت ہے ان امراض کے اکثر اسباب میں سے کوئی ظاہری سبب اس مریضہ میں موجود نہیں ہے۔ اسی طرح اسقاط حمل کے موقع پر بھی ہمیشہ خیال کیا جائے تو اس کا کوئی ظاہری سبب بروئے تحقیقات ثابت نہ ہو سکے اور اسقاط حمل ہمیشہ ایک وقت مقرر پر

---

[1] رحم کی طبعی مقدار جسامت اور اسکی شکل جوانی کی عمر میں مثل ناشپاتی کے مثلث ہوتی ہے اسکی طوالت اوپر سے نیچے تک قریب ۳ انچ کے اور عرض بالائی فراخ سرے کے نزدیک ایک جانب سے دوسری جانب تک قریب دو انچ کے ہوتا ہے اور دبازت قریب ایک انچ کے اور وزن پونے تین تولہ سے تین تولہ تک ہوتا ہے لیکن ایام حیض اور حمل کے زمانہ میں رحم کی جسامت اور وزن بہ نسبت معمولی حالت کے عارضی طور پر کسی قدر بڑھ جاتے ہیں اس کا مفصل بیان کتاب ہذا کے پہلے حصہ میں ہو چکا ہے ۱۲ مولف

ہوتا ہو۔ تو ان تمام امور سے طبیب کو سمجھ لینا چاہیئے کہ مریضہ کا رحم ابتداً پیدائش میں اپنی مقدار واجب سے چھوٹا مخلوق ہے ؛

علاج۔ اگرچہ اکثر حالتوں میں یہ مرض بھی مثل دیگر پیدائشی امراض کے لاعلاج سمجھا جاتا ہے لیکن اگر ابتداء شباب میں کسی طرح اس کا ٹھیک پتہ لگ جائے اور خرابی زیادہ نہ ہو تو مناسب تدابیر سے کامیابی کی امید کی جاسکتی ہے اس لئے ایسی حالت میں عورت کو اچھی غذائیں کھلانا عمدہ اور صاف ہوا میں سکونت رکھنا قواعد حفظ صحت کے موافق جسمی پرورش اور معتدل ریاضت کا لحاظ رکھنا چاہیئے اگر اس عضو (رحم) کی ساخت میں اس کی مقدار واجب سے تھوڑی سی کمی ہوگی تو ممکن ہے کہ بدن کے دوسرے اعضاء کی افزائش کے ساتھ یہ خاص عضو (رحم) بھی نشوونما (بالیدگی) حاصل کرکے اپنی مقدار مطلوب تک پہونچ جائے اس کے علاوہ اگر عورت اپنے شوہر کے پاس لازمی طور پر بود و باش رکھے تو اس سے بھی قدرتی طور سے تمام اعضاء تناسل کی قوتوں میں ایک خاص تحریک پیدا ہوتی ہے اور ان کی طرف دوران خون ایک خاص اہتمام کے ساتھ ہوتا ہے اس لئے ان اعضاء کی پرورش اور نشوونما میں ترقی ہونے کی قوی امید کی جاسکتی ہے خصوصاً اگر عورت اپنے پیڑو پر اور ناف سے نچلے بدن پر ایسے تیلوں کی مالش کرے جن سے اعضا کی ساخت میں خون اچھی طرح جذب ہوسکے اور اعضاء میں قوت پیدا ہو۔ چنانچہ اس غرض کے لئے روغن سرخ میں مشک ملا کر یا روغن قسط[1] میں زعفران ملا کر۔ یا روغن چنبیلی میں قدرے فرفیون اور زعفران ملا کر مالش کرنا بہت مفید ہے۔ اور اگر اس قسم کی تدابیر سے ناکامی ہو تو صرف ان عوارض کی اصلاح کرنی چاہیئے جو صغر رحم کے باعث مریضہ کو لاحق رہتے ہیں ؛

(۲) **رحم کی پرورش کا نقصان۔** عام قاعدہ ہے کہ جب کسی عضو سے اس کے لائق کام نہیں لیا جاتا ہے یا اس عضو کی طرف غذائی مادہ لانے والی عروق میں کسی قسم کی خرابی لاحق ہوجاتی ہے تو اسکی پرورش میں نقصان ہونے لگتا ہے۔ اسی طرح رحم سے اگر وہ کام بالکل نہ لیا جائے جس کے لئے

[1] روغن قسط کا نسخہ یہ ہے۔ قسط تلخ۔ چھڑیلہ۔ تج قلمی۔ بالچھڑ۔ تیزپات چرائتہ بیخ سوسن۔ سلارس ہر ایک ایک تولہ مرکی لونگ ہر ایک ۶ ماشہ سب کو نیم کوفتہ کرکے ایک سیر پانی میں نرم آنچ سے پکائیں جب ایک تہائی پانی باقی رہ جائے مل چھان کر تل کا تیل ۲۰ تولہ اضافہ کرکے پھر بدستور پکائیں جب پانی جل کر صرف تیل باقی رہجائے صاف کرکے شیشی میں رکھیں ۱۲ مؤلف

قدرت نے اسے پیدا کیا ہے یا وہ رگیں جو رحم کی طرف مادہ غذائیہ لانے کے لئے پیدا کی گئی ہیں۔ ان کی تجویف کسی وجہ سے بند ہو جائے۔ یا کسی مرض میں دستکاری کرتے وقت ان تمام عروق کو بالکل کاٹ دیا گیا ہو۔ یا ان کی عام جڑ کو باندھ دیا گیا ہو تو ان اسباب سے رحم کی پرورش میں نقصان واقع ہو سکتا ہے اور اس سبب سے صغر رحم کا مرض لاحق ہو سکتا ہے ؛

علامات (۱) کچھ مدت تک رحم کا بالکل بیکار رہنا جیسا کہ مجرد رہنے کی حالت میں ہوتا ہے (۲) کسی ایسی دستکاری کا مقدم ہونا جس سے رحم کی عروق کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہو (۳) انسداد عروق کے اسباب کا پایا جانا۔ جیسے خون میں غلظت ہونا یا اس میں چربی دار مادے کی زیادتی ہونا (۴) عروق رحم پر کسی دائمی ضغطہ اور دباؤ کا واقع ہونا جیسا کہ رحم کی ساخت میں چربی کی زیادتی سے یا رحم میں نہایت سختی پیدا ہو جانے کی حالت میں ہو سکتا ہے ؛

علاج - اگر کچھ مدت تک مجرد رہنے سے رحم چھوٹا رہ گیا ہے تو شادی کے بعد اس کی اصلاح ہو جانی ممکن ہے اور اگر کسی دستکاری میں رگیں کٹ گئی ہیں تو یہ صورت لاعلاج ہے۔ اگر رحم میں چربی کی زیادتی یا صلابت پائی جائے تو اس کا علاج سابقہ فصلوں میں درج ہے اور اگر خون میں غلظت ہو تو اسباب غلظت (سودا یا بلغم کی زیادتی) کو تحقیق کر کے اس کا علاج کرنا چاہیئے ؛

(۳) رحم کی ساخت میں تحلل زائد ہونے سے بھی اس کا حجم گھٹ جاتا ہے اور یہ تحلل دو طرح کا ہوتا ہے۔ چنانچہ ایک تحلل طبعی ہے اور دوسرا غیر طبعی۔ تحلل طبعی کی یہ صورت ہے کہ جس طرح سے بڑھاپے میں تمام اعضا کی ساخت مرجھا کر اس کا حجم گھٹ جاتا ہے اور مقتضائے سن کے موافق بدن کے اجزاء کے تحلیل ہو جانے سے اسکے نرم حصوں کی ساخت سکڑ کر اور مرجھا کر چھوٹی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح بوڑھی عورتوں کا رحم بھی بڑھاپے میں چھوٹا ہو جاتا ہے اور تحلل غیر طبعی کسی مرض کے باعث یا کسی بدفعلی کی عادت سے ہوتا ہے جیسا کہ رحم سے ایک مدت تک بکثرت خون جاری رہنے سے یا رحم میں مدت تک زخم وغیرہ رہنے سے اس کی ساخت سکڑ جاتی ہے یا بداطوار مستورات کو کثرت جماع سے یا خراب عادت میں ایک مدت تک مبتلا رہنے سے واقع ہوتا ہے ان کا رحم اپنی طبعی مقدار سے کبھی چھوٹا ہو جاتا ہے ؛

اسباب (۱) بڑھاپے میں چونکہ بدن کی پرورش کرنے والے اجزاء (غذائی مادہ میں سے)

بہ نسبت تحلیل ہونے والے اجزاء کے بدن کو بہت کم حاصل ہوتے ہیں۔ اسلئے تمام اعضاء کی جسامت اپنی معمولی مقدار سے گھٹ جاتی ہے۔ اسی طرح رحم بھی چھوٹا ہوجاتا ہے (۲) جب کسی مرض کے سبب سے کسی عضو کی ساخت اسقدر تحلیل یا فنا ہوجاتی ہے کہ اس کے فنا شدہ اجزاء کی برابر جدید اجزاء غذائی مادے سے حاصل نہ ہوسکیں تو اس عضو کی ساخت اصلی حالت سے کم ہوجاتی ہے۔ یہی حال رحم کی ساخت کا سمجھنا چاہیئے (۳) جب کسی بد اطوار عورت کے اعضاء تناسل کثرت جماع وغیرہ کے باعث ہمیشہ مشقت میں مبتلا رہتے ہیں اور ان کی پرورش غذائی مادہ سے پورے طور پر نہیں ہوسکتی ہے تو ان کی ساخت کثرت تحلل کے سبب سے بہت گھل جاتی ہے اور ان کی جسامت معمولی مقدار سے بہت چھوٹی ہوجاتی ہے۔

علامات۔ یہ سب صورتیں اپنے اسباب کے تقدم سے تشخیص کی جاسکتی ہیں۔ اس لئے اسباب کو دریافت کرنا چاہیئے ؛

علاج۔ بڑھاپے کی عمر کا نقصان لاعلاج ہے باقی سب صورتوں میں اچھی غذائیں کھلانا اور مناسب تدابیر سے بدعادات کو چھڑانا چاہیئے ؛

(۴) **انقباض رحم**۔ یعنی رحم کا سکڑ جانا۔ رحم کے اندر زخم پیدا ہوجانے کے بعد جب وہ مندمل ہوجاتے ہیں یا کسی عصبی تشنج کے باعث رحم کی ساخت سکڑ کر اسکی مقدار چھوٹی ہوجاتی ہے ؛

اسباب (۱) جب کسی عضو میں ایک مدت تک زخم رہتے ہیں اور اس کی ساخت گل کر اور پیپ وغیرہ کی صورت میں تبدیل ہوکر ضائع ہوجاتی ہے اور اس عضو کی اصلی رطوبات تحلیل ہوجاتی ہیں تو زخموں کے مندمل ہوجانے کے بعد اس عضو پر خشکی غالب آتی ہے اور اس کی ساخت سکڑ کر چھوٹی ہوجاتی ہے۔ اندمال قروح کے بعد یہی حال رحم کا ہوتا ہے (۲) چونکہ ہر عضو کی ساخت میں کچھ نہ کچھ عصبی ریشے ضرور ہوتے ہیں۔ اس لئے عصبانی تشنج کے سبب سے نرم اعضا کی مقدار جسامت گھٹ جاتی ہے۔ یہی حال رحم کا سمجھنا چاہیئے ؛

علامات (۱) اندمال قروح کا مقدم ہونا (۲) رحم میں عصبی تشنج کا واقع ہونا اور قائم رہنا (۳) اگر مرض پرانا نہ ہو تو مریضہ کو اپنے رحم میں اینٹھن کا سا درد محسوس ہونا ؛

علاج۔ اگر انقباض رحم اندمال قروح کے بعد پیدا ہوا ہے تو اگرچہ اس کا اپنی اصلی حالت پر آنا اور

مقدار جسامت کا بڑھ جانا غیر ممکن ہے۔ کیونکہ قروح رحم کی حالت میں جو اجزا، رحم کی ساخت کے ضائع ہو گئے ان کا دوبارہ عود کرنا ممکن نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی عضو میں تری اور نرمی پیدا کرنے والے روغنوں کی مالش پیڑو پر کرانا اور اسی قسم کے فرزجوں کا استعمال کرانا کسی قدر ضرور مفید ہوتا ہے اور اگر یہ مرض عصبی تشنج کے باعث پیدا ہوا ہو تو اس کو دفع کرنے کی مناسب تدابیر عمل میں لائی جائیں اگر وہ عصبی تشنج رفع ہو جائے تو رحم اپنی اصلی حالت پر آسکتا ہے۔

فصل ساتویں۔ سرطان رحم (یوٹرائن کنسر) یہ رحم کے ورم صلب کی ایک خاص قسم ہے جس کا مادہ سودا سوختہ ہوتا ہے اور وہ مادہ رحم کے طبقہ عضلیہ (مسکیولر کوٹ) میں اور اس کی تمام رگوں میں جمع ہو کر اس کی ساخت کو تباہ کرنے لگتا ہے اس ورم میں باوجود سختی کے درد شدید اور جلن ہوتی ہے۔ اس ورم کے قرب وجوار کی رگیں موٹی نیلی اور خراب مادے سے بھری ہوئی نظر آیا کرتی ہیں چونکہ اس ورم اور اس کے گرد کی رگوں کی اجتماعی صورت مثل کیکڑے کے ہوتی ہے اس لئے اس ورم کو یونانی اطباء کی اصطلاح میں سرطان رحم کہا جاتا ہے اکثر یہ ورم فم رحم یا عنق رحم (سروکس یوٹرائی) کے قریب ہوتا ہے اور کبھی **قاع الرحم** (فنڈس) یعنی رحم کے انتہائی حصے میں یا درمیانی حصے میں ہوتا ہے اور کبھی اس کے ساتھ اندام نہانی کی ساخت بھی مبتلا ہو جاتی ہے۔ یونانی اطباء کے نزدیک یہ مرض کبھی ورم حار کے بعد پیدا ہو جاتا ہے جبکہ اس کے علاج میں پورے طور پر احتیاط نہ کی جائے اور مادہ حارہ کی تسکین حدت میں کمی کی جائے۔ اس لئے معالج کو گرم ورموں کے علاج میں اس بات کا خوب لحاظ رکھنا چاہیے کہ اس کی کسی غلطی سے ورم سرطان کی طرف منتقل نہ ہو جائے

تصویر نمبر ۳۹ سرطان رحم کی مع اندام نہانی کے

تصویر نمبر ۴ سرطان رحم کی مع اورام نہانی کے
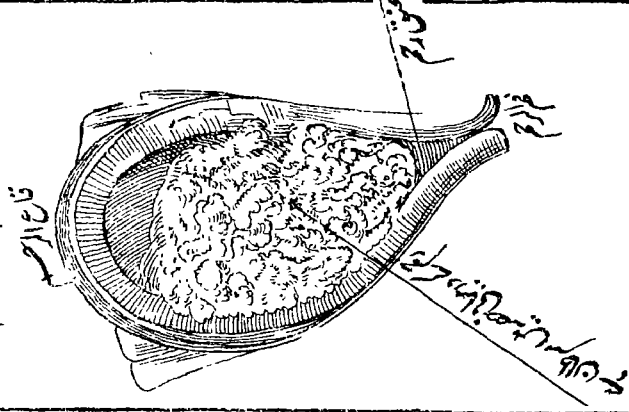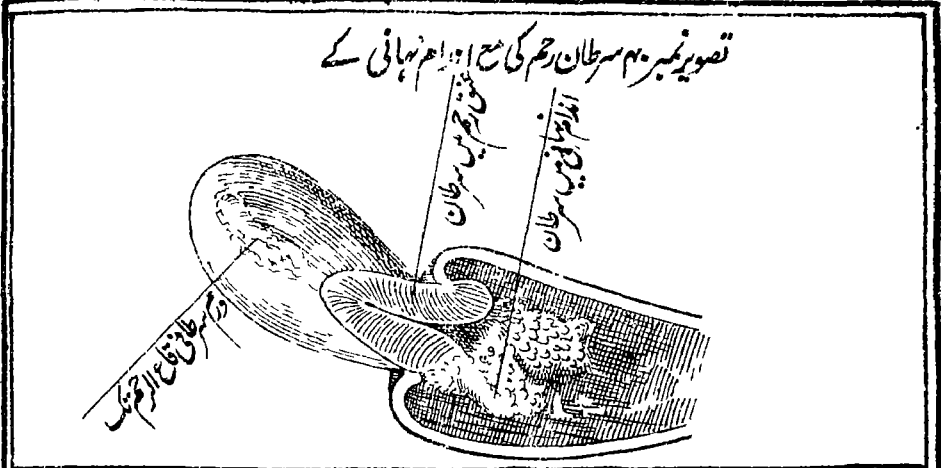
اسباب - یہ ورم اکثر ورم حار کے بعد حادث ہوتا ہے جبکہ ورم کا مادہ پورے طور پر تحلیل نہ ہو سکے اور محللات حارہ کے اثر سے اس میں احتراقی کیفیت اور فساد و تاکل کی خاصیت پیدا ہو جائے۔ اکثر وہ عورتیں اس مرض میں زیادہ مبتلا ہوتی ہیں جن کی عمر تیس سال سے متجاوز ہو گئی ہو اور کثیر الاولاد یا کثیر الجماع ہونے کے باعث ان کے رحم کی ساخت کمزور ہو گئی ہو اور ان کے بدن میں خلط سوداوی غلیظ محترق موجود ہو۔ یہی وجہ ہے کہ چالیس سے پچاس سال تک عمر والی عورتیں خصوصیت کے ساتھ اس مرض میں مبتلا ہوتی ہیں۔ کیونکہ اس عمر میں اکثر سوداویت کا غلبہ ہوتا ہے اور مزاج میں کسی قدر حرارت بھی موجود ہوتی ہے ؛

ڈاکٹروں کی تحقیقات سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ سرطان (کینسر) کا مادہ ایک خاص قسم کے سمی نہایت چھوٹے اجرام (جرمز) ہوتے ہیں جو عضو ماؤف کی ساخت میں پیدا ہو کر یوماً فیوماً اپنی مقدار جسامت اور تعداد میں بڑھتے جاتے ہیں اور عضو ماؤف کی ساخت کو خراب کر دیتے ہیں اور یہ حالت ایک مدت تک بدستور قائم رہتی ہے۔ پھر جب ان فاسد اجرام کو اسقدر غذائی مادہ نہیں پہونچ سکتا جو ان کی افزائش کے لئے کافی ہو سکے۔ تو اسوقت ان میں سے بعض فاسد اجرام خود ہی مردہ ہو کر گلنے سڑنے لگتے ہیں اور ان میں سے متعفن رطوبت بہ کر قریبی ساخت کو نہایت سرعت کے ساتھ فاسد کرنے لگتی ہے اور یہ فساد روز بروز بڑھتا جاتا ہے۔ یہ آخری صورت وہی ہے جس کو یونانی اطباء سرطان متقرح کہتے ہیں ؛

علامات (۱) ابتداء مرض کے وقت رحم میں ورم سخت مع گرم و سوزش اور درد شدید ضربانی کے

پایا جاتا ہے۔ اور پیڑو کے مقام پر اکثر ایک سخت ابھار نمودار ہوتا ہے (۲) اگر اندام نہانی میں انگلی داخل کرکے ورم کو ٹٹولیں تو فم رحم نہایت سخت اور اسپر پھنسیاں سی محسوس ہوتی ہیں (۳) اگر اندام نہانی کو آلہ مفتاح الفرج (اسپےکیولم) سے کشادہ کرکے اندرونی حالت بذریعہ آئینہ کے ملاحظہ کریں تو فم رحم کی اصلی شکل معلوم نہیں ہوسکتی اور مقام ماؤف متورم سرخ سیاہی مائل دکھائی دیتا ہے اور اسپر مثل چھتے کے سخت پھنسیاں نمودار ہوتی ہیں (۴) ورم مذکور جس قدر بڑھتا جاتا ہے اسی قدر پیڑو کا ابھار ترقی کرتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ بعض عورتوں کا شکم استسقا والے کے ساتھ مشابہ ہوجاتا ہے (۵) جب اس ورم میں زخم ہو جاتے ہیں اسوقت اس کے گرد سختی اور بیچ میں نرم حصہ جسمیں جا بجا باریک سوراخ ہوکر مثل اسفنج کے ہو جاتا ہے۔ اس میں سے نہایت متعفن رطوبت زردی مائل یا سیاہی مائل بہنے لگتی ہے اور وہاں کا گوشت گل کر سیاہ سیاہ ٹکڑے خارج ہوا کرتے ہیں (۶) اگر زخم کو کوئی چیز سے چھوئیں یا ادنیٰ سی رگڑ لگ جائے تو اس سے خون بہنے لگتا ہے۔ اور کبھی اسقدر بکثرت جاری ہوجاتا ہے کہ جیسا افراط حیض کی حالت میں ہوتا ہے (۷) اس حالت میں زخم کے اندر ہر وقت سوئیوں کے چبھنے کا سا درد ہوا کرتا ہے۔ اور یہ حالت زیادتی مرض کی ہوتی ہے (۸) آخر کار درد ایسا شدید ہوجاتا ہے کہ جس میں ایک لمحہ بھر سکون و آرام نہیں ملتا ہے مریضہ ہر وقت بے چین اور تنگ دل رہتی ہے رات کو نیند مطلق نہیں آتی ہے (۹) کھانے سے نفرت ہوتی ہے اور اگر کچھ کھایا جائے تو وہ ہضم نہیں ہوتا۔ کثرت ریاح کے باعث اکثر شکم میں قراقر اور نفخ رہتا ہے اکثر اوقات قے اور ابکائیوں سے مریضہ پریشان رہتی ہے (۱۰) کافی غذا بدن کو نہ پہونچنے اور شدت تکالیف کے باعث مریضہ روز بروز لاغر ہوتی جاتی ہے (۱۱) شدت مرض کی حالت میں اس کا اثر کبھی مثانہ اور معاء مستقیم تک پہونچ جاتا ہے۔ اسوقت مریضہ کو حرقت و تقطیر بول یا احتباس بول اور پیچش یا قبض شدید کی تکلیف ہونے لگتی ہے (۱۲) جب اس مرض کا زہر تمام بدن کے خون میں سرایت کرجاتا ہے اس وقت مریضہ کو بخار سخت اور دردِ دوران سر لاحق ہوجاتا ہے **علاج** - سرطان خواہ سادہ ہو یا فم رحم کے ہو اگرچہ علاج پذیر نہیں ہوتا ہے اور اس موذی مرض سے پوری خلاصی کی امید بہت کم کی جاسکتی ہے لیکن پھر بھی رفع تکالیف اور زیادتی مرض کی روک تھام کے لئے علاج کیا جاتا ہے اور عمدگی کے ساتھ باقاعدہ

علاج میسر ہونے کی حالت میں بہت کچھ فائدہ ہوتا ہے اس لئے مناسب ہے کہ (۱) مریضہ کو پلانے میں مصفی خون دواؤں کا استعمال برابر جاری رکھیں (۲) شدت درد اور سوزش کے وقت مقامی ادویات میں سے شیاف ابیض افیونی قدرے زعفران کے ساتھ عورت کے دودھ میں گھس کر بذریعہ پچکاری کے رحم میں پہونچائیں **نسخہ شیاف** ۔ سفیدہ رانگ کا ۲ تولہ گوند کیکر ۱ تولہ کتیرا افیون خالص ہر ایک ۳ ماشہ سب کو نہایت باریک پیس کر سفیدی بیضۂ مرغ میں ملائیں اور شیاف بنا کر خشک کرکے شیشی میں رکھیں۔ یہ شیاف آشوب چشم کی حالت میں بھی درد شدید کی تسکین کے لئے استعمال کیا جاتا ہے اسی طرح رحم کی سوزش اور درد شدید کو بھی مفید ہے ؛ (۳) یہ ترکیب بھی رحم کی جلن اور درد کو تسکین دینے میں عجیب الاثر ہے **صنعتہ** ۔ آب کاسنی سبز یا آب کاہو سبز یا آب کشنیز سبز ان میں سے جو دستیاب ہو بقدر ایک تولہ لیں۔ روغن گل ایک تولہ کے ساتھ پھول کی تھالی میں ڈال کر سیسہ کے ٹکڑے سے خوب گھسیں۔ جب سیسہ بقدر ۶ ماشہ اس میں گھسا جائے اور دوا مثل مرہم کے گاڑھی ہوجائے اس میں سفیدی بیضہ مرغ ایک عدد ملالیں اور اس میں صاف روئی کا پھاہہ آلودہ کرکے مقام ماؤف پر رکھیں۔ اس سے فوراً جلن اور درد میں تسکین ہوجاتی ہے اور مرض کی زیادتی رک جاتی ہے (۴) اسی طرح مرہم سفیدہ اور مرہم کافوری کے استعمال سے بھی اس مرض کو بہت فائدہ ہوتا ہے۔ حکیم محمد مومن خان مرحوم صاحب تحفۃ المومنین نے اس کی بہت تعریف لکھی ہے۔ **صنعتہ** ۔ موم سفید ایک تولہ روغن السی ایک تولہ میں نرم آنچ پر پگھلا کر اس میں کافور ۳ ماشہ سفیدہ کاشغری مغسول ایک تولہ ملا کر خوب حل کریں جب سرد ہونے کے قریب پہونچے تو اس میں سفیدی بیضہ مرغ ایک تولہ ڈال کر خوب ملائیں۔ اس میں سے بقدر مناسب لے کر صاف روئی کا پھاہہ اس میں آلودہ کرکے زخم کی جگہ رکھیں (۵) جب سوزش اور درد میں کسی قدر سکون ہوجائے اور پہلی سی بیتابی نہ ہو تو اسوقت ایسی مرہموں کا استعمال مفید ہوتا ہے جن سے ورم کا مادہ تحلیل ہوجائے اور عضو ماؤف کی ساخت میں نرمی پیدا ہو۔ جیساکہ اس غرض کے لئے مرہم رسل یا مرہم داخلیون کا استعمال کرنا اور پیڑو کے مقام پر ضماد رانیج وغیرہ لگانا بہت مفید ہوتا ہے **نسخہ مرہم داخلیون** ۔ تخم میتھی تخم کنوچہ تخم السی تخم خطمی اسپغول مسلم ہر ایک ایک تولہ رات کو پانی میں بھگو کر صبح کو ان کا لعاب گاڑھا چھان لیں مردارسنگ

شیاف ابیض افیونی

مرہم کافوری

مرہم داخلیون

۲ تولہ باریک پیسکر روغن زیتون ۴ تولہ میں ڈال کر نرم آنچ پر پکائیں اور کسی چیز سے ہلاتے رہیں تاکہ مردار سنگ تہ نشین نہ ہوجائے جب تیل کا رنگ سیاہ ہوجائے اسوقت آنچ پر سے اتار کر دواؤں کا لعاب اس میں ملائیں اور پھر نرم آنچ پر اسقدر پکائیں کہ مرہم کی طرح گاڑھا ہوجائے۔

نسخہ ضماد رانتلنج - رانتلنج - تخم میتھی - تخم السی - تخم کرنب کلہ - بنفشہ خشک - حب الغار ہر ایک ۵ ماشہ - بابونہ - اکلیل الملک - سلارس خشک - صندل سرخ - ریشہ خطمی - تخم سویہ - کاسنی جنگلی - مغز تخم باقلا - گوگل ہر ایک ۱۰ ماشہ - بیج کرنب - برگ کرنب ہر ایک ۲۰ ماشہ - انجیر ولایتی ۳ عدد ان دواؤں میں جو گوند ہیں اور پیسنے کے لائق نہیں ہیں انھیں تخم میتھی کے جوشاندہ میں حل کرلیں - اور انجیر کو شراب و شباب میں ایک رات دن تر رکھ کر پیس لیں اور باقی خشک دواؤں کو نہایت باریک کوٹ چھان رکھیں اس کے بعد تل کا تیل - روغن سوسن - مرغابی کی چربی ہر ایک ۲ تولہ موم سفید ۴ تولہ نرم آنچ پر پگھلا کر اس میں پسی ہوئی دوائیں ملا رکھیں اس میں سے قدرے لے کر آب مکوہ سبز میں ملائیں اور پیڑو کے مقام پر لیپ کریں (۶) تخم السی - تخم میتھی برگ کرنب - برگ خبازی - برگ سویہ - گل بابونہ - اکلیل الملک وغیرہ کے جوشاندے سے آبزن کرائیں (۷) ان تمام مقامی تدابیر کے علاوہ دوران علاج میں مریضہ کو چند روز تک صبح کے وقت نقوع شاہترہ اور شام کے وقت لعاب بہدانہ - شیرۂ عناب - عرق مرکب مصفی خون - شربت نیلوفر پلایا جائے اس سے خون کی صفائی اور اس کی حدت میں بہت کچھ تسکین ہوجاتی ہے اور خون کو فاسد کرنیوالا مادہ بدن سے خارج ہونے کے قابل ہوجاتا ہے اس کے بعد مطبوخ افتیمون یا مطبوخ سنا سے چند بار تنقیہ کرائیں اور تنقیہ کے بعد لعاب بہدانہ والی تبرید پلائیں لیکن اگر یہ تبرید زیادہ مدت تک پلانے کی ضرورت ہو تو لعاب بہدانہ سے معدے میں رطوبت جمع ہوکر ہضم وغیرہ میں خرابی پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو اس میں بجائے بہدانہ کے شیرۂ بادیان دیا جاتا ہے ؛

نسخہ - نقوع شاہترہ کا یہ ہے - جو ایسے موقع پر نہایت مفید ثابت ہوا ہے - شاہترہ - چرائتہ - سرپھوکہ - منڈی - گل نیلوفر - تخم کاسنی - تخم خیارین ہر ایک ۷ ماشہ - عناب ۵ دانہ پوست ہلیلہ زرد تولہ - تمر ہندی ۲ تولہ - سب کو رات کے وقت پانی میں تر کرکے صبح کو مل چھان کر نبات سفید حل کریں - اور مریضہ کو پلائیں ؛

مطبوخ افتیمون　　مطبوخ سنا　　ضماد　　نطول

نسخہ مطبوخ افتیمون کا یہ ہے۔ گل بنفشہ۔ گل نیلوفر۔ شاہترہ۔ گل سرخ۔ بسفائج فستقی۔ گل اسطوخودوس ہرایک ۵ ماشہ۔ مویز منقی ۹ دانہ۔ عناب۔ آلوبخارا ہرایک ۵ دانہ۔ پوست ہلیلہ زرد۔ پوست ہلیلہ کابلی۔ سنا رکی۔ ہرایک ۷ ماشہ۔ تمر ہندی ۴ تولہ سب کو رات کے وقت تین پاؤ پانی میں ترکریں اور صبح کو نرم آنچ سے اسقدر پکائیں کہ پاؤ سیر پانی باقی رہ جائے اسوقت افتیمون ۷ ماشہ کی پوٹلی باریک کپڑے میں ڈھیلی باندھ کر ڈالیں اور آنچ پر سے اتار کر چاء کی طرح سے دم ہونے دیں اور آدھ گھنٹہ کے بعد مل چھان کر نبات سفید ۲ تولہ سے شیریں کرکے مریضہ کو پلائیں۔

مطبوخ سنا کا یہ نسخہ بہت اچھا ہے۔ سنا رکی ۷ ماشہ۔ مکوہ خشک۔ پرسیاوشاں ہر ہرایک ۵ ماشہ۔ گل بنفشہ۔ گل نیلوفر۔ گل سرخ ہرایک ۴ ماشہ۔ تخم خطمی تخم کاسنی ہرایک ۳ ماشہ۔ انجیر ۳ عدد۔ عناب ۵ عدد۔ سپستاں ۹ عدد سب کو رات کے وقت ڈیڑھ سیر پانی میں ترکرکے صبح کو نرم آنچ سے اسقدر پکائیں کہ آدھ سیر پانی باقی رہ جائے اسوقت آنچ پر سے اتار کر اس مغز فلوس ۴ تولہ اور ترنجبین ۵ تولہ اضافہ کریں پھر مل چھان کر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ اس میں حل کرکے مریضہ کو پلائیں۔ نسخہ ضماد۔ جو مادۂ ورم کو تحلیل کرنے اور درد کے تسکین دینے میں بینظیر ہے اور تنقیہ کے بعد استعمال کرایا جائے تو اس کا فائدہ فوراً ظاہر ہوتا ہے۔ ایسے موقع پر میرا خاندانی مجرب ہے صفتہ برگ مکوہ سبز۔ برگ چولائی سبز۔ برگ کشنیز سبز۔ برگ سویہ سبز۔ برگ خطمی سبز۔ پوست خشخاش تازہ ہرایک ۲ تولہ باریک پیس کر اس میں روغن گل ۲ تولہ ملائیں اور نیم گرم ضماد کریں۔ نسخہ نطول۔ تخم خطمی۔ تخم میتھی۔ تخم السی۔ گل بابونہ ہرایک ایک تولہ برگ کرنب سبوس گندم ہرایک ۲ تولہ۔ سب کو ایک رات دن تک ۲ سیر پانی میں ترکرکے نرم آنچ سے پکائیں جب ایک تہائی پانی باقی رہ جائے اسوقت چھان کر ۲ سیر گرم پانی میں ملالیں اور مریضہ کو چت لٹا کر وہ پانی باریک دھار سے مقام ماؤف پر کسی قدر فاصلہ سے گرائیں۔ پانی کی گرمی بقدر برداشت ہونی چاہیے اور اس عمل کے بعد پانی کی تری کو اسفنج یا کپڑے سے خشک کرکے مریضہ کو سرد ہوا سے محفوظ جگہ میں آرام سے بیٹی رہنے دیں ؎

سرطان متقرح۔ اگر خدانخواستہ سرطان میں زخم ہوگیا ہو تو علاوہ تدابیر مسکنہ درد اور تبریدیہ مذکورہ بالا کے یہ ضماد اور آبزن بہت نافع ہوتا ہے اس کا استعمال بعد تنقیہ کے کرنا چاہیے۔

صفتہ ضماد۔ برگ خطمی سبز۔ برگ کرنب سبز۔ برگ مکوہ سبز۔ پوست خشخاش تازہ۔ برگ چولائی تازہ سب کو باریک پیسکر نیمگرم کریں اور روغن گل اضافہ کرکے ضماد کریں ؛

صفتہ آبزن۔ برگ خطمی سبز۔ برگ کرنب سبز۔ برگ بنفشہ۔ تخم السی۔ سب کو پانی میں جوش دے کر نیم گرم آبزن کریں ؛

اگر سرطان سے خون جاری ہو تو گل ارمنی۔ سفیدہ رانگ عصارہ لحیتہ التیس اور بارتنگ سبز کے پتوں کا نچوڑا ہوا عرق لے کر سب کو ملائیں اور پچکاری سے رحم کے اندر پہونچائیں ؛

ڈاکٹروں نے ایسے موقع پر اس نسخہ کی بڑی تعریف کی ہے **صفتہ**۔ گالک ایسڈ ۱۲ گرین سلفیورک ایسڈ ایروما ٹک ۱۵ قطرہ۔ ٹنکچر دارچینی ½ ڈرام شربت خشخاش ولایتی ایک ڈرام پانی ۲۔ اونس۔ یہ ایک خوراک ہے۔ ہر چھ گھنٹہ کے بعد ایسی ایک خوراک دینی چاہئے اور ٹنکچر اسٹیل گلیسرین دونوں مساوی لے کر اس میں لنٹ یا صاف روئی تر کر کے دہن رحم پر رکھیں ان دونوں نسخوں سے فوراً خون بند ہو جاتا ہے۔

اگر رحم سے متعفن رطوبت یا ریم جاری ہو تو کار بالک ایسڈ ½ ڈرام پانی ۲۰۔ اونس میں ملا کر رحم کے اندر پچکاری کریں۔ یا کلورائڈ آف زنگ ۲۰ گرین پانی ۲۰ اونس میں حل کر کے اس کی پچکاری کریں۔ یا پٹاسی پرمیگناس ۲۰ گرین سے ۴۰ گرین تک بیس اونس پانی میں حل کر کے پچکاری کریں اگر اس پچکاری کے بعد بھی رطوبت متعفنہ رحم سے جاری رہے تو اس وقت مناسب ہے کہ کوئلہ لکڑی کا باریک پیس کر باریک کپڑے کی پوٹلی میں باندھ کر اندام نہانی کے اندر رکھیں تاکہ بالفعل بدبو کا آنا موقوف ہو جائے۔ اور مرہم آیوڈوفارم اس وقت بہت نافع ہوتا ہے۔

صفتہ آیوڈوفارم ایک ڈرام۔ موم روغن یا ویزلین ایک اونس میں ملا کر رکھیں اور اس میں سے بقدر ضرورت لے کر اس میں لنٹ یا روئی آلودہ کر کے دہن رحم پر رکھیں اور تسکین درد کے لئے کلورل ہائیڈریٹ ۲۰ گرین سے ۳۰ گرین تک آب پودینہ سبز ۲ اونس میں ملا کر رات کو سوتے وقت پلائیں تاکہ مریضہ کو نیند آجائے اور دیگر اوقات میں کلاروڈین ۵ ۲ قطرہ سے ۳۰ قطرہ تک۔ پانی ۲ اونس میں ملا کر پلائیں یا یہ نسخہ پلائیں **صفتہ**۔ لائکر مارفیا میوریاٹس ۲۰ قطرہ ٹنکچر کلوروفارم کمپونڈ ۳۰ قطرہ۔ ٹنکچر کنبس انڈیکا (قنب ہندی) ۲۰ قطرہ پوڈر ٹریکا[۵۷]۔ کنتھا۔

[۵۷] یعنی سفوف کتیرا مرکب۔ صفتہ صمغ عربی۔ کتیرا۔ نشاستہ ہر ایک ½ اونس نبات سفید ۳ اونس ہر ایک پیسکر سفوف بنائیں ۱۲ جامع شفائیہ۔

کمپونڈ انشی گرین - اسپرٹ ایتھر سلفیورک ۴۰ قطرہ - ایسڈ ہائیڈروسیانک ڈائیلوٹ ۴ قطرہ ٹنکچر ہائیوسائمس ایک ڈرام - پانی ۱۲ ڈرام سب کو خوب حل کرکے پلائیں -

ان تدابیر کے علاوہ اس بات کا بھی لحاظ رکھیں کہ اگر دوران علاج میں قبض کی شکایت ہو تو بذریعہ حقنہ کے تلیین کرائیں اور اگر احتباس بول کی شکایت پیدا ہو جائے تو بذریعہ قاثاطیر (کیتھیٹر) کے مریضہ کا پیشاب خارج کرا دیں ؛

غذا - مریضہ کو مقوی زود ہضم اور لطیف غذا دینی چاہیئے - جیسے دودھ انڈا - یخنی - شوربا - مع ترکاری کے - آش جو مع گوشت کے پکایا ہوا - حریرہ مغز بادام - و مغز کدو وغیرہ کا -

انجام - انجام اس مرض کا اچھا نہیں ہوتا - مریضہ کو اس مرض سے نجات ملنا سخت دشوار ہے البتہ معالج اسقدر کر سکتا ہے کہ اگر اچھی تدبیر کرے اور ہمیشہ مرض کے شدائد اور اس کے عوارض کی روک تھام کرتا رہے تو امید ہوتی ہے کہ مریضہ دو سال تک زندہ رہ سکے - آخر کو شدید تکالیف اور سیلان مواد سے مریضہ سخت کمزور ہو کر مر جاتی ہے ؛

فصل آٹھویں - اکلۃ الرحم (ریوڈنٹ السر) یہ ایک خاص قسم کا زخم رحم کا ہے جو اکثر فم رحم میں پیدا ہوتا ہے - ابتدا میں اس زخم کے کنارے ایسے ناہموار اور دندانہ دار ہوتے ہیں جیسا کہ کسی مقام پر چوہے کے کاٹنے سے اس کے دانتوں کا نشان معلوم ہوا کرتا ہے اسی لئے اس کو انگریزی میں ریوڈنٹ السر یعنی چوہے کے کاٹنے کا سا زخم کہتے ہیں ؛

اسباب (۱) یہ مرض اکثر فساد خون سے خصوصًا مادہ آتشکی یا خنازیری سے ہوتا ہے - (۲) کبھی فساد منی سے بھی لاحق ہو سکتا ہے - اسی وجہ سے بازاری عورتیں اکثر اس مرض میں مبتلا ہوتی ہیں (۳) بعض مرتبہ حیض کی خرابی سے بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے جبکہ اسمیں کوئی تیزابی خراش دار مادہ مخلوط ہو -

علامات (۱) اکثر یہ زخم سرخ چمک دار اور خشک بلا درد کے ہوتا ہے (۲) کبھی اس میں قدرے سوزش اور جلن کا سا درد محسوس ہوتا ہے (۳) کبھی زخم کے قریب کا گوشت نرم اور پھولا ہوا ہوتا ہے اور اس میں سے رطوبت سفید یا سرخی مائل خارج ہوا کرتی ہے (۴) یہ زخم روز بروز پھیلکر فم رحم کو گلاتا جاتا ہے یہاں تک کہ چند روز میں جسم رحم تک پہونچ جاتا ہے (۵) اسوقت

مریضہ کو تکلیف زیادہ ہوتی ہے اور حیض کا خون بھی معمولی مقدار سے زیادہ جاری ہونے لگتا ہے
اس لئے آخر میں مریضہ نہایت لاغر اور ضعیف ہوجاتی ہے ؛

علاج (۱) تصفیہ خون کی غرض سے نقوع شاہترہ صبح کو اور لعاب بہدانہ شیرہ عناب ۔ عرق
مرکب شربت نیلوفر شام کو پلاویں (۲) اگر تنقیہ کی ضرورت ہو تو فصد یا مسہل مناسب سے
تنقیہ کرائیں (۳) مقامی ادویات میں سے یہ مرہم واسطے تسکین حدت اور جلا و اندمال زخم
کے نہایت مفید ہے **صفت**۔ مغز تخم کدو شیریں بریاں ۴ ماشہ ۔ مغز تخم تربوز بریاں ۴ ماشہ
دم الاخوین گلنار ایک ایک ماشہ ۔ توتیا مغسول ۔ برگ حنا ۔ پوست کدو دراز سوختہ ہر ایک
ایک ماشہ ۔ سفیدہ قلعی ۲ ماشہ ۔ سب دواؤں کو نہایت باریک پیسکر چھان لیں اور موم سفید ۳ ماشہ
روغن گل ایک تولہ میں پگھلا کر پسی ہوئی دوائیں اس میں اچھی طرح ملائیں اور مردار سنگ ایک ماشہ
قدرے سرکہ خالص میں گھس کر اس میں مخلوط کریں اس مرہم میں سے بقدر ضرورت لیکر کپڑے
یا روئی کی بتی کے ذریعہ زخم کے اندر رکھیں (۴) اگر اس مرہم سے مقام ماؤف میں کچھ سوزش
محسوس ہو تو یہ مرہم استعمال کریں **صفت**۔ سفیدہ قلعی ۔ طباشیر ایک ایک تولہ کافور ۳ ماشہ رسوت
ڈیڑھ ماشہ ۔ موم سفید ۴ تولہ ۔ روغن گل ۵ تولہ ۔ سفیدی بیضہ مرغ ایک عدد بدستور مقرر مرہم
تیار کرکے استعمال کریں (۵) اگر ان مرہموں سے نفع نہ ہوا اور زخم پر قدرے بدگوشت پیدا
ہوگیا ہو اور زخم زیادہ نہ پھیل گیا ہو تو اول کاسٹک نقرہ کے قلم سے یا نائٹرک ایسڈ اسٹرانگ سے
(یعنی تیزاب شورہ خالص جو ڈائلیوٹ نہ ہو) زخم کو باحتیاط تمام جلاویں اس کے بعد ادویہ مدملہ
زخم (مرہم مذکورہ بالا وغیرہ) استعمال کریں۔

طریقہ احتیاط کا یہ ہے کہ اول اندام نہانی کو آلہ مفتاح الفرج سے کشادہ کرکے زخم کی حالت
ملاحظہ کریں اس کے بعد کاسٹک مذکور کا قلم لے کر یا تیزاب شورہ کی پھریری ٹھیک زخم کے
موقع پر ملیں ۔ پھر فوراً زخم کو سرد پانی سے بذریعہ پچکاری کے دھوئیں تاکہ دوا کی سوزش میں
تسکین ہوجائے اور دوا کا اثر تندرست مقام تک سرایت نہ کرجائے ۔

غذا ۔ مریضہ کو غذا لطیف مقوی سریع الہضم اور ٹھنڈی دینی چاہیئے ۔ آش جو خالص یا گوشت
کے ساتھ پکایا ہوا ۔ دودھ چاول ۔ ٹھنڈی ترکاریاں خالص یا گوشت میں ڈال کر گیہوں کی روٹی کے ساتھ

انجام۔ اگر مرض کی ابتدا میں کام لیا جائے اور تمام تدابیر عمدگی کے ساتھ میسر آئیں تو امید ہوتی ہے کہ مریضہ کو چند روز میں صحت ہو جائے اور اگر مریضہ کی غفلت یا کسی دوسرے سبب سے ابتداء مرض میں علاج نہ ہو سکے اور جب مرض شدت پکڑ کر سارے رحم میں پھیل گیا ہو تو اسوقت علاج نہایت دشوار ہوتا ہے اور مریضہ اکثر شدت مرض کی مصائب اور ضعف سے ہلاک ہو جاتی ہے یا ورم صفاق تک نوبت پہونچکر اس کی شدائد سے مرجاتی ہے۔

فصل نویں بواسیر رحم (پالپز آف دی یوٹرس) یہ چھوٹے چھوٹے گول ابھار فم رحم پر (مثل مقعد کے) پیدا ہو جاتے ہیں اور کبھی یہ ابھار لمبے مثل شاہ توت کے ہوتے ہیں ان کو انگریزی میں "پالی پس آف یوٹرس" کہتے ہیں؛

اسباب (۱) رحم کی رگوں اور اس کی ساخت میں خون سوداوی غلیظ کثیر المقدار مدت تک جمع رہنے سے اکثر یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے (۲) کبھی احتباس طمث بھی اس کا سبب ہوتا ہے (۳) کبھی فم رحم کی اندرونی جھلی میں خراش ہونے سے اس کی رگوں میں اجتماع خون ہو کر وہ رگیں پھول جاتی ہیں اور جھلی مذکورہ متورم ہو کر بواسیر کی شکل حاصل کر لیتی ہے (۴) کبھی ورم رحم یا خصیۃ الرحم سے بھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے؛

علامات (۱) فم رحم کے اندر خارش اور تناؤ کا سا درد محسوس ہوتا ہے خصوصاً جبکہ بواسیر میں خون کثیر المقدار جمع ہو جائے (۲) اگر بواسیر فم رحم کے بیرونی جانب ہو تو اندام نہانی کے اندر انگلی داخل کرنے سے محسوس ہوتی ہے۔ اور اگر فم رحم کے اندر گہری اور جوف عنق رحم (رکے وی کی آف سروکس یوٹرائی) میں ہوتی ہے تو اسوقت اندام نہانی اور فم رحم کو آلہ سے بخوبی کشادہ کر کے بذریعہ آئینہ کے ملاحظہ کرنے سے ظاہر ہوتی ہے (۳) اکثر بواسیر رحم کا خون حیض کے دنوں میں آیا کرتا ہے اور افراط طمث کے مشابہ ہوتا ہے۔ لیکن افراط طمث کی حالت میں حیض سے پہلے فم رحم کی خارش سوزش اور تناؤ کا سا درد نہیں ہوتا۔ اور بواسیر رحم کے لئے ضروری ہے کہ سیلان خون سے پہلے یہ تینوں امور پائے جائیں اور اس کے بعد زائل ہو جائیں (۴) سیلان خون کے بعد سفیدی سرخی مائل یا سیاہی مائل رطوبت بواسیر میں سے مترشح ہو کر اکثر اوقات بہتی رہتی ہے (۵) سیلان رطوبت کی حالت میں اور چند روز

تک اس کے بعد تمام عوارض میں خفت رہتی ہے اور جب رطوبت مذکور بند ہوجاتی ہے اور ایام حیض قریب آتے ہیں اسوقت فم رحم میں خارش۔ سوزش اور تناؤ کا سا درد محسوس ہونے لگتا ہے

علاج ۔ اول اصلاح خون کی غرض سے چند روز تک مصفیات خون (مثل نقوع شاہترہ) پلاکر فصد یا مسہل مناسب (مثل مطبوخ افتیمون) سے تنقیہ کرائیں۔ بعض حالتوں میں تنقیہ کے بعد معجون عشبہ ہمراہ عرق عشبہ کے صبح کے وقت اور اطریفل شاہترہ رات کو سوتے وقت چند روز تک دیا جاتا ہے اور اس سے بہت نفع ہوتا ہے اس کے علاوہ مقامی ادویات میں سے روغن نرگس یا روغن سوسن بواسیری مسوں پر لگانے سے وہ بہت جلد خشک اور تحلیل ہوجاتے ہیں اسی طرح ٹانک ایسڈ اور روغن کوکو سے شیاف بناکر فم رحم میں رکھنا بہت فائدہ کرتا ہے اور اگر زخم ہوگیا ہو تو مرہم سفیدہ آب کافوری کا استعمال کریں اور یہ مرہم بھی نہایت مفید ہوتا ہے صفت۔ چاندی کا میل۔ ہلدی۔ مردار سنگ ہر ایک ۳ ماشہ لے کر نہایت باریک پیسیں اور چھان کر رکھیں پھر موم سفیدہ ۵ ماشہ لے کر روغن خستہ زردآلو یا شفتالو یا روغن السی آٹھ ماشہ میں پگھلا کر پسی ہوئی دوائیں اس میں ملائیں اور اچھی طرح حل کریں جب سرد ہوجائے اس وقت اس میں سے تھوڑا سا لے کر استعمال کریں۔ یا پلمبائی آئیوڈائڈ و ہملک اور روغن کوکو سے شیاف بنا کر استعمال کریں۔ اگر بواسیری ابھار مثل شہ توت کے لمبے ہوں اور ادویہ مذکورہ سے انہیں نفع نہ ہو تو کاسٹک نقرہ کے قلم سے داغ دیں تاکہ ابھار مذکور جل جائیں۔

طریقہ داغ کا یہ ہے کہ بذریعہ آلہ کے فرج کو کشادہ کریں۔ آلہ اندر سے قلعی دار ہونا چاہئے تاکہ اس کی روشنی سے بواسیر کا مقام نمودار ہونے لگے اس وقت کاسٹک کا قلم لیکر اس کو مقام ماوف پر خوب رگڑیں اس کے بعد روغن گل بذریعہ پھریری کے لگائیں تاکہ سوزش رفع ہوجائے اور اگر بواسیر میں خون زیادہ جمع ہونے کے باعث اس میں تناؤ کا سا درد شدید ہوا اور اس کا رنگ سرخ ہوجائے تو ٹنکچر اسٹیل (لوہے کا مرکب عرق ہے) بذریعہ پھریری کے مقام ماوف پر لگائیں

فصل دسویں۔ انشقاق الرحم (ریپچر آف دی یوٹرس) یعنی رحم کا شگاف اور جراحت

یہ ایک نہایت خطرناک مرض ہے جس میں رحم کی اندرونی جھلی (میوکس میمبرین) یا اسکی عضلاتی ساخت پھٹ جاتی ہے اور عرق کے دہانے کھل جانے کے باعث بکثرت خون جاری ہونے لگتا ہے

اور عصبی اذیت کے سبب سے مریضہ نہایت شدید درد میں مبتلا رہتی ہے ؛

اسباب (۱) عسر ولادت یا ولادت غیر طبعی اس مرض کا اکثری سبب ہوتا ہے خصوصاً جبکہ قابلہ ضروری آلات کے استعمال میں احتیاط سے کام نہ لے (۲) مردہ جنین یا آنول (پلاسنٹا) کو رحم سے نکالنے میں بے احتیاطی کی جائے (۳) خارجی ضرب رحم پر پہونچے یا عورت پیٹ کے بل زمین پر گر پڑے اور اس سے رحم میں چوٹ لگے (۴) ورم رحم بوجہ کثرت اجتماع خون کے یا کسی خارجی صدمہ سے یا اخلاط حادہ اور تیزابی رطوبات کی حدت سے قبل از وقت پھٹ جائے ۔ (۵) عام بدن کی کمزوری اور خشکی کے ساتھ رحم کی ساخت میں خشکی غالب ہو تو رحم میں ادنے سی اذیت پہونچنے سے رحم شق ہو سکتا ہے ؛

علامات (۱) بعد وقوع اسباب مذکورۂ بالا کے رحم سے دفعتہً خون بکثرت جاری ہوتا اور رحم میں شدید درد ہونا ۔ اور تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد درد کے دورے پڑنا رحم کے شق ہو جانے کی ظاہری علامت ہے (۲) کثرت جریان خون اور شدت درد کے باعث مریضہ بہت ضعیف ہو جاتی ہے (۳) شدت ضعف کے باعث کبھی مریضہ پر غشی اور بیہوشی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے (۴) اگر شگاف زیادہ نہ ہو تو صرف اسقدر ہوتا ہے کہ پیڑو کے مقام پر دبانے سے مریضہ کو درد معلوم ہوتا ہے اور اگر انگلی یا کوئی دوسری چیز اندام نہانی میں داخل کی جائے تو وہ خون آلودہ نکلتی ہے ۔

علاج ۔ اگر مریضہ زچہ نہ ہو تو ایسی دوائیں پلائیں جن سے خون کی حدت و رقت کم ہو کر سیلان خون بند ہو جائے جیسے قرص کہربا اور لعاب بہدانہ ۔ شیرہ عناب ۔ شیرہ تخم کاہو مقشر ۔ شیرہ بیخ انجبار ۔ شربت خشخاش وغیرہ ۔ اور پوست خشخاش پانی میں جوش دے کر اسفنج کے ذریعہ سے پیڑو کے مقام پر تکمید کرائیں ۔ اور مازو سبز ۔ گلنار ۔ اقاقیا ۔ سرمہ سیاہ ۔ پھٹکری ۔ کتھا ۔ مصطگی ۔ گل سرخ ۔ سب کو باریک پیس کر پیڑو کے مقام پر ضماد کریں اگر ضرورت ہو تو زنگ سلفاس اور پھٹکری ہر یک ایک ایک اونس ۔ ٹانک ایسڈ دو اونس ایک سیر پانی میں حل کر کے رکھیں اور آلہ مفتاح الفرج کے ذریعہ نہایت آہستگی سے فرج کو کشادہ کر کے نہایت احتیاط کے ساتھ رحم کے اندر اس کی پچکاری کریں اس سے بہت جلد خون بند ہو جاتا ہے اسکے علاوہ کندر ۔ دم الاخوین

انزروت - جوز السرو - مازو سبز کو باریک پیس کر بارتنگ سبز کے پانی میں ملا کر اس کا فرزجہ کرنا
بھی مفید ہے - ان تمام تدابیر کے بعد خون بند ہو جائے تو اندمال زخم کے لئے یہ مرہم استعمال کرنا
چاہئے **صفت** - مرغ کی چربی - گائے کی نلی کا مغز - موم سفید - روغن بنفشہ - یا روغن گل سب کو
پگھلا کر مرہم تیار کریں - اور یہ مرہم بھی بہت مفید ہے **صفت** - سفیدہ رانگ - مردار سنگ
باریک پیس کر موم سفید روغن گل میں پگھلا کر اس میں ملائیں پھر کافور اور سفیدی بیضہ مرغ کی
اضافہ کر کے خوب حل کریں اور اس میں روئی یا لنٹ آلودہ کر کے مقام جراحت پر رکھیں مریضہ کو
آرام سے نرم بستر پر لیٹی رہنے دیں - اس کے بازو - چھاتیوں - رانوں کو سیلان خون کی حالت
میں باندھے رکھیں - غذا میں ٹھنڈی ترکاریاں اور دودھ چاول کم شیرینی کے ساتھ دیں - آش جو
بھی نہایت مناسب ہوتا ہے اور ضعف کی حالت میں دوا اور غذا کے طور پر مقویات کا استعمال ضروری ہے

اگر مریضہ زچہ ہو تو اس کا علاج زچہ خانہ اصول پر کرنا چاہئے - ٹھنڈی دوائیں اسکو نہایت
مضر ہوتی ہیں اس لئے ان سے اجتناب نہایت ضروری ہے - غذا بھی کم از کم ایک ہفتہ تک اکثر
حالتوں میں سخت مضر ہوتی ہے - ایسی حالت میں صرف یہی تدبیر کافی ہوتی ہے کہ مریضہ کو بستر
نرم پر نہایت آرام سے لٹائیں اور کسی قسم کی حرکت نہ کرنے دیں - تسکین درد کے لئے پوست خشخاش
کے جوشاندہ سے تکمید کرائیں - ایسی تدابیر عمل میں لائیں جن سے رحم سکڑا رہے - رحم کے اندر
خون جمع نہ ہونے دیں اور حابسات خون بقدر مناسب استعمال کریں - اگر شگاف تھوڑا سا ہوتا ہے
تو صرف اسی تدبیر سے چند روز میں آرام ہو جاتا ہے اور اگر زیادہ ہوتا ہے تو ٹانکا کاری کرنی پڑتی ہے

فصل گیارھویں قرحہ رحم (یوٹرائن السر) یعنی رحم کا زخم - کبھی رحم کے اندر زخم
ہو کر اس سے ریم یا پچھلو جاری ہو جاتا ہے کثرت سیلان مواد اور درد وغیرہ عوارض کی
تکلیف سے مریضہ نہایت ضعیف اور ناتوان ہو جاتی ہے - اگر زخم صرف اندرونی سطح پر ہوتا ہے
اور زیادہ گہرا نہیں ہوتا تو عوارض اور تکالیف بھی کم ہوتی ہیں اور اگر زخم زیادہ ہو کر رحم کے عضلاتی
طبقہ تک پہونچ جاتا ہے تو جملہ عوارض اور تکالیف بشدت ہوتی ہیں اور رحم کے قرب و جوار والے
اعضاء میں ورم ہو جاتا ہے ؛

اسباب (۱) اکثر یہ زخم رحم کے اندر پھنسیوں یا ورم کے پختہ ہو کر پھوٹنے سے پیدا ہو جاتا ہے

(۲) کبھی جراحت اور شگافِ رحم کے بعد بھی زخم ہو جاتا ہے خصوصاً جبکہ اندمال جراحت کے لئے عمدہ تدابیر عمل میں نہ لائی گئی ہوں اور مانع عفونت اشیاء کا استعمال نہ کیا گیا ہو (۳) کبھی سرطان رحم یا آکلہ رحم سے زخم پیدا ہو جاتے ہیں اسوقت پیپ نہایت متعفن سیاہی مائل جاری ہوتی ہے (۴) کبھی عورتوں کا سوزاک بڑھ کر اندام نہانی سے رحم تک پہونچ جاتا ہے اور رحم کے اندرونی سطح پر سوزاکی قروح پیدا ہو جاتے ہیں (۵) کبھی رحم کے اندر آتشکی مادہ سے زخم پیدا ہو جاتے ہیں۔

علامات (۱) پھنسیوں۔ ورم یا جراحت کا پہلے ہونا اور پیپ پیدا ہونے کے آثار ظاہر ہونا۔ پیپ خارج ہونے سے پہلے تپ اور درد ٹیس وغیرہ عوارض میں شدت ہونا۔ اس کے بعد رحم سے ریم جاری ہونا قرحہ رحم کی قوی علامت ہے (۲) سرطان رحم کے متقرح ہونیکی علامات کے بعد رحم میں سوزش اور درد شدید ہونا اور سیاہی مائل غلیظ اور متعفن ریم کا جاری ہونا قرحہ سرطانی کا گواہ ہے (۳) سوزاک کے تقدم اور اس کے اشتداد سے قروح کا سوزاکی ہونا ثابت ہوسکتا ہے (۴) آتشکی علامات کے وجود سے زخموں کا آتشکی ہونا معلوم ہوسکتا ہے (۵) ان علاماتِ خاصہ کے علاوہ زخم کی عام علامات سے اس کے وجود کا یقین ہوسکتا ہے جیسے سیلان ریم۔ درد۔ عفونت مقام ماؤف۔ تپ خفیف مع دردسر۔ ہروقت مریضہ کی کمر۔ پنڈلیوں رانوں میں درد محسوس ہونا (۶) ان علامات کے علاوہ مریضہ روز بروز لاغر اور ضعیف ہوتی جاتی ہے بھوک بہت کم اور ہضم ضعیف ہو جاتا ہے (۷) حیض بے قاعدہ آتا ہے کبھی ایک آدھ روز آکر بند ہو جاتا ہے اور کبھی چند روز تک بکثرت خون جاری رہتا ہے۔

علاج۔ رحم کے زخم خواہ کیسے ہی سادہ اور کسی خاص قسم کی سمیت سے بالکل معرا ہی کیوں نہوں لیکن ان کے علاج میں عام طور پر خون کی اصلاح اور تسکین حدت ضروری ہے اس سے عموماً زخموں کا اندمال آسانی اور سرعت کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس لئے مریضہ کو اس کے مزاج کے موافق مصفیات خون اور مبردات مسکنہ کا استعمال کرائیں۔ چنانچہ اگر مریضہ جوان اور گرم مزاج ہو تو نقوع شاہترہ گل نیلوفر اور شربت نیلوفر کے ساتھ صبح کو اور لعاب بہدانہ شیرہ عناب عرق مرکب مصفی خون شام کو پلائیں۔ اور اگر مریضہ کا مزاج زیادہ گرم نہ ہو تو صرف نقوع شاہترہ یا عرق عشبہ وغیرہ مصفیات کا استعمال کرائیں۔ اگر تنقیہ کی ضرورت ہو تو فصد یا مسہل مناسب سے تنقیہ کرائیں۔ بعض حالتوں میں خاص

مقام ماؤف اور اس کے قرب و جوار سے خون کم کرنے کے لئے مریضہ کے پیڑو یا کمر یا خاص رحم پر جونکیں لگانا بھی رباتفاق رائے یونانی اطباء اور ڈاکٹروں کے، بہتر علاج سمجھا جاتا ہے۔ غذا بھی لطیف سریع الہضم اور ایسی ہونی چاہیئے جس سے عمدہ صاف اور ستھرا خون پیدا ہو۔ جیسے بکری کا گوشت اور سبز ترکاریاں گیہوں کی روٹی دودھ چاول۔ آش جو۔ مونگ کی دال وغیرہ۔ ضعف کی حالت میں انڈے کی زردی اور گوشت کی یخنی مناسب ہے۔ ان عام تدابیر کے علاوہ مقامی ادویات کا استعمال بھی اندمال قروح کے لئے ایک بڑا رکن اور اہم امور میں سے ہے۔ چنانچہ اگر زخم بالکل سادہ اور کسی خاص قسم کی سمیت سے خالی ہوں تو پہلے تخم السی اور شہد کے جوشاندہ سے زخموں کو بذریعہ پچکاری کے صاف کریں اور اگر قرحہ سرطانی ہو تو اس کے تصفیہ اور تسکین سوزش و درد کے لئے شہد اور دودھ کی پچکاری یا آش جو اور شہد کی پچکاری نہایت مفید ہوتی ہے اور اگر درد شدید ہو تو پچکاری کی دواؤں میں قدرے افیون اور زعفران بھی شامل کرنا پڑتا ہے اور اگر بدبو دار مواد مثل گوشت کے دھوؤں کے رحم سے بہتا ہو تو پوست انار۔ گلنار کزمازج۔ حب الآس۔ جفت بلوط۔ مسور۔ چاول بقدر مناسب لے کر پانی میں جوش دیں اور صاف کرکے اس میں روغن گل ملا کر رحم کے اندر حقنہ کریں۔ اگر زخم سوزاک کا ہو تو اس کے لئے توتیا اور پھٹکری کے پانی سے پچکاری کرنا مناسب ہوتا ہے۔ اور آتشکی زخموں کے لئے برگ نیب کے جوشاندہ سے پچکاری کرنا بہتر ہے۔ پھر تصفیہ قروح کے بعد اندمال قروح کے لئے مناسب مرہموں کا استعمال بذریعہ بتی کے زخموں پر کرنا ضروری بات ہے۔ جیساکہ مرہم باسلیقون یا مرہم خل وغیرہ۔ یہ اسوقت ہے جبکہ زخم فم رحم کے قریب ہو اور مرہم بذریعہ بتی کے وہاں تک پہونچ سکتا ہو اور اگر زخم رحم کی تجویف میں اسقدر اندر ہو کہ مرہم بذریعہ بتی کے وہاں تک پہونچانا دشوار ہو تو ادویات مدملہ قروح کو رقیق کرکے بذریعہ پچکاری کے رات دن میں چند بار رحم کے اندر پہنچانا چاہیئے۔

نسخہ مرہم باسلیقون۔ زفت رومی۔ راتینج ہر ایک پونے چار تولہ۔ بہروزہ خشک ۷ ماشہ۔ سب کو باریک پیسکر روغن زیت بقدر حاجت میں ملائیں اور استعمال کریں۔

نسخہ مرہم خل۔ مردار سنگ ایک تولہ باریک پیسکر موم سفید ایک تولہ اور روغن گل ۲ تولہ میں ملائیں اور قدرے سرکہ خالص اس میں حل کرکے استعمال کریں۔ اگر زخم متعفن اور میلا ہو تو چند روز میں

اس کے استعمال سے مندمل ہوجاتا ہے۔ اگر زخم بوجہ سوزاک یا آتشک کے ہوں تو ان کا علاج
ان اصول پر کیا جائے جو ان امراض کے بیان میں بتائے گئے ہیں۔

فصل بارھویں انسداد فم الرحم (اٹریسیا آف دی آس یوٹرائی) یعنی رحم کا منہ
بند ہوجانا۔ اگر کسی سبب سے رحم کے منہ کا سوراخ بند ہوجاتا ہے تو اگرچہ اس عورت کے ساتھ
جماع کرنے میں کوئی دشواری یا تکلیف نہیں ہوتی ہے لیکن مرد کا مادہ منویہ رحم کے اندر داخل
نہیں ہوسکتا ہے اور بعد جماع کے وہ اندام نہانی سے بہ کر نکل جاتا ہے اس لئے بیچاری عورت
حاملہ نہیں ہوسکتی اور ہمیشہ کے لئے اولاد کو ترستی رہتی ہے اسی طرح سے حیض کا معمولی خون ہر مہینہ پر
اس کے رحم میں جمع رہتا ہے جس کے باعث احتباس حیض کے متعلق تمام شکایتیں پائی جاتی ہیں۔

اسباب (۱) کوئی غلیظ اور چپکاؤ دار مادہ فم رحم کے اندر آکر منجمد ہوجائے (۲) فم رحم کے اندر
کوئی ریشہ دار ساخت پیدا ہوکر اسے بند کردے (۳) فم رحم کے اندر کسی سبب سے زخم پیدا ہوگئے ہوں
اور اندمال کے وقت فم رحم بالکل بند ہوجائے (۴) فم رحم کے اندر گوشت زائد یا رسولی پیدا ہوکر اسے
بالکل بند کردے۔

علامات (۱) قابلہ اندام نہانی میں انگلی داخل کرکے معلوم کرسکتی ہے (۲) آلہ مفتاح الفرج کے
ذریعہ سے پورے طور پر اس کی تصدیق ہوسکتی ہے (۳) رحم کے اندر حیض کا خون رکا رہنے سے عورت
کو تکلیف اور احتباس حیض کی دیگر شکایات موجود ہوتی ہیں (۴) گذشتہ حالات کے دریافت کرنے
سے مرض کے اسباب کا بخوبی پتہ چل سکتا ہے۔

علاج۔ اس مرض کے سبب کو تلاش کرکے اس کے موافق علاج کرنا چاہیئے مثلاً اگر کوئی
چپکاؤ دار گاڑھا مادہ فم رحم کے سوراخ میں جمع ہوکر وہاں منجمد ہوگیا ہو تو اس کو پگھلانے اور
صاف کرنے کے لئے ایسی دوائیں بطور فرزجہ کے استعمال کریں جن میں جلا اور صفائی کرنے کی تاثیر
موجود ہو اور سوزش پیدا نہ کریں۔ اس غرض کے لئے یہ فرزجہ چند روز استعمال کرنے سے بہت
مفید ہوتا ہے **صفت**۔ شہد خالص ۲ تولہ۔ گائے کا دودھ ۵ تولہ۔ زعفران باریک پسا ہوا ۸
ماشہ ہلدی نیم کوفتہ ۳ ماشہ۔ سب کو نرم آنچ پر خوب پکائیں جب گاڑھا ہوجائے ہلدی کو اس
میں سے نکال کر اس میں صاف روئی کی بتی آلودہ کرکے رحم کے منہ میں رکھیں اسی طرح جو اکھار اور

فرزجہ مذکور

موبیز منقیٰ کا فرزجہ بھی مفید ہے۔ اور نمک لاہوری۔ شہد خالص۔ گائے کے مسکے میں ملا کر فرزجہ کھانے سے بھی نفع ہوتا ہے۔

اگر رحم کے منہ میں گوشت زائد پیدا ہونے سے اس کا سوراخ بند ہوگیا ہو تو مرہم زنگار بذریعہ بتی کے رکھیں یا دستکاری سے گوشت زائد کو علیحدہ کرکے زخم کا علاج مناسب مرہموں سے کریں۔ اسی طرح اگر اندمال زخم کے سبب سے رحم کا منہ بند ہوگیا ہو تو اس کا علاج بھی بذریعہ دستکاری کے کیا جاتا ہے۔

فصل تیرہویں۔ سیلان رحم (یوٹرائن لیوکیوریا) یہ ایک مشہور عارضہ ہے جس میں اکثر عورتیں مبتلا ہوتی ہیں ان کے رحم سے غیر معمولی رطوبت سفید لیسدار ہمیشہ جاری رہتی ہے اور وہ بہت ناتوان ہوجاتی ہیں۔ اکثر کمر میں درد رہتا ہے۔ بھوک بہت کم لگتی اور ہضم خراب ہوجاتا ہے۔ اگرچہ فی الواقع یہ کوئی مستقل مرض نہیں ہے بلکہ اکثر تو رحم کی اندرونی جھلی میں ورم مزمن ہونے سے لاحق ہوتا ہے اور کبھی بواسیر رحم کے سبب سے ہوتا ہے لیکن ہم نے اس کو چند ضروری فوائد کی غرض سے جداگانہ بیان کرنا مناسب سمجھا ہے (۱) ورم مزمن غشاء اندرونی رحم کی حالت میں چونکہ مریضہ کو رحم کے اندر کوئی درد یا سوزش وغیرہ عوارضات کی تکلیف محسوس نہیں ہوتی اس لئے وہ قابلہ سے یا طبیب سے صرف سیلان رطوبت کے متعلق چارہ جوئی کرتی ہے اور بعض ناواقف طبیب بھی مریضہ کے حسب درخواست محض رطوبت کو خشک کرنے والی اور سیلان کو روکنے والی ادویات استعمال کرتے اور اکثر معالجہ میں ناکامیاب رہتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ عارضہ باوجود مستقل مرض نہ ہونے کے ایسا دیرپا اور مشکل سے زوال پذیر ہونے کے باعث بذات خود اپنے خاص نام (سیلان رحم) سے عام طور پر مشہور ہوگیا ہے (۲) اکثر عورات کو سیلان منی کی شکایت ہوتی ہے جو سیلان رطوبت کے ساتھ مشابہ ہے۔ اس لئے قابلہ کو ان دونوں مرضوں کے درمیان فرق معلوم ہونا ضروری ہے تاکہ وہ طبیب سے بیان کرتے ہیں غلطی نہ کرسکے۔

(۳) سیلان رطوبت فرج اور سیلان رحم کے درمیان فرق کرنا ضروری ہے۔

(۴) بواسیر رحم کی حالت میں جو رطوبت جاری ہوتی ہے اس میں اور سیلان رحم والی رطوبت میں بھی فرق کرنا لازم ہے۔

سیلان رحم کے علاج میں ناکامی کی وجہ

(۵) بثور رحم و سرطان الرحم و قروح رحم کی حالت میں جو رطوبت بہتی ہے اس میں اور سیلانِ رحم میں بھی امتیاز کرنا ضروری ہے اس لئے اب ہم ان علامتوں کو بیان کرتے ہیں جن سے مرض سیلان الرحم کی تشخیص پورے طور پر ہو سکے گی اور اس میں اور دیگر امراض مذکورہ میں بخوبی فرق کیا جاسکے گا۔

علامات فارقہ یہ ہیں (۱) منی سفید زردی مائل۔ غلیظ۔ بے عفونت ہوتی ہے اور سیلانِ رحم والی رطوبت سفید رقیق یا قدرے گاڑھی اور متعفن ہوتی ہے۔ رطوبت سائلہ اکثرا یام حیض کے قرب وجوار میں بکثرت خارج ہوتی ہے اور اس کے دیگر لوازم (مثل درد کمر وغیرہ) بھی اسی وقت بشدت ہوتے ہیں اور سیلان رحم میں مریضہ کو اکثر ضعف ہضم و قبض کی شکایت رہتی ہے اور بھوک بہت کم لگتی ہے بخلاف سیلان منی کے اس مرض میں مریضہ کو سوا ضعف عام بدن اور درد کمر کے مذکورہ بالا شکایتوں میں سے کوئی زیادہ نہیں ہوتی (۲) سیلان فرج اور سیلان رحم میں یہ فرق ہے کہ فرج سے بہنے والی رطوبت سفید اور غلیظ ہوتی ہے اور سیلان رحم والی رطوبت رقیق ہوتی ہے (۳) بواسیر رحم کی حالت میں بہنے والی رطوبت سرخی مائل یا سیاہی مائل ہوتی ہے اور اس کے ساتھ بواسیر کی دیگر علامات موجود ہوتی ہیں اور سیلان رحم کی رطوبت سفید رقیق ہوتی ہے اور بواسیری علامات موجود نہیں ہوتی ہیں (۴) بثور رحم سے مترشح ہونیوالی رطوبت بہت تھوڑی اور زردی مائل یا سرخی مائل رقیق مع سوزش و خارش رحم کے ہوتی ہے بخلاف سیلان رحم کے کہ اس کی رطوبت کثیر المقدار اور سفید ہوتی ہے اور سوزش رحم و خارش وغیرہ عوارض بثور کا وجود اس کے ساتھ نہیں ہوتا (۵) سرطان رحم سے بہنے والی رطوبت رقیق مثل گوشت کے دھوؤں کے یا سیاہ مثل گاد کے اور سخت متعفن مع درد شدید کے ہوتی ہے اور اس کے ساتھ دیگر علامات سرطانی موجود ہوتی ہیں بخلاف سیلان رحم کے کہ اسمیں کوئی ایسی شدید تکلیف نہیں پائی جاتی (۶) قرحہ رحم سے بہنے والی ریم اور سیلان رحم والی رطوبت میں یہ فرق ہے کہ سیلان رحم کی حالت میں کوئی علامت قرحہ کی موجود نہیں ہوتی اور قرحہ سے بہنے والی ریم اکثر سفید گاڑھی اور زیادہ متعفن مع قدرے درد رحم کے ہوتی ہے بخلاف سیلان رحم کے کہ اس میں یہ امور موجود نہیں ہوتے ؛

علاج اگرچہ سیلان رحم کا علاج تیسری فصل میں بیاں ہوچکا ہے لیکن بعض مجرب نسخے اس موقع پر بھی لکھے جاتے ہیں۔ **سفوف نافع سیلان رحم** ۔ مغز تخم تمر ہندی۔ کونپل درخت ڈھاک کونپل درخت کیکر۔ صندل سفید مصطگی۔ گل سرخ ایک ایک تولہ نبات سفید ۴ تولہ سب کو باریک پیسکر سفوف بنائیں اور اس میں سے بقدر ۶ ماشہ لیکر گائے کے دودھ کے ساتھ پھانک لیا کریں۔ ایضاً مجربات قنبر یقینیہ میں سے ہے گل ہرمزی۔ کہربا شمعی چھ چھ ماشہ لیکر نہایت باریک پیس لیں اس میں سے بقدر نصف ماشہ کے لیکر انڈے کی زردی نیم برشت میں ملا کر صبح و شام کھا لیا کریں۔ ایضاً۔ تج۔ گل پستہ۔ گوکھرو۔ گوند ڈھاک۔ مجیٹھ۔ ہر ایک ۳ ماشہ کوٹ چھانکر سب کے برابر کچی کھانڈ ملا کر سفوف بنائیں اس میں سے بقدر ۳ ماشہ لیکر تازہ پانی کے ساتھ پھانک لیا کریں۔ اگر بدمزہ معلوم ہو تو اس میں ہموزن مونگ بھنی ہوئی کا آٹا ملا لیں۔

ضماد ۔ سیلان رحم۔ قشار کندر۔ زیرہ سیاہ۔ پوست انار ہر ایک چھ ماشہ کوٹ چھان کر انار کے سبز پتوں کے عرق میں ملا کر پیڑو اور پشت کے مقام پر ضماد کریں۔ ایضاً چھال کچنال چھال مولسری۔ مازو۔ جفت بلوط۔ مائین خورد۔ پوست آنار۔ پوست کیکر چھ چھ ماشہ کوٹ چھان کر پوست انار کے جوشاندے میں ملا کر ضماد کریں

حمول مانع سیلان رحم ۔ مازو سبز تخم حماض۔ ہر ایک ۷ ماشہ۔ جوز السرو خبث الحدید[۱] مدبر ہر ایک ساڑھے تین ماشہ نہایت باریک پیس کر الگ رکھیں اور جفت بلوط۔ گلنار تین تین ماشہ کے جوشاندے میں کپڑا تر کرکے اس میں مخلوط کرکے اندام نہانی میں رکھیں۔ ایضاً۔ اقاقیا۔ گلنار۔ مازو سبز۔ سک دو دو ماشہ۔ بالچھڑ۔ پھٹکری بریاں ایک ایک ماشہ کوٹ چھان کر بذریعہ پوٹلی کے اندام نہانی میں رکھیں؛

فصل چودہویں۔ سیلان منی ۔ مردوں کی طرح عورتوں کی منی بھی کبھی ان کی شرمگاہ سے بے موقع بہنے لگتی ہے۔

[۱] اس نسخہ میں خبث الحدید ہے اور ڈاکٹروں نے مرکبات آہن کے استعمال کو مرض سیلان رحم میں سخت مضر بتایا ہے اسکے متعلق میرا خیال ہے کہ غالباً اس نسخہ کے دوسرے اجزاء اس کیلئے مصلح ہوتے ہیں یا یہ نسخہ سیلان رحم کی اس قسم کو نفع کرتا ہو جو عام بدن کی کمزوری یا ضعف معدہ کے باعث لاحق ہوسکتی ہے۔ مؤلف۔

سیلان رحم کے جدید نسخے

سیلان رحم کے جدید نسخے

اسباب - عام بدن کی کمزوری - گردوں - رحم خصیۃ الرحم کا ضعف - اچھی غذا کا نہ ملنا مدت تک رنج و غم کے صدمات میں مبتلا رہنا -

علامات - بدن کی لاغری - کمر میں درد ہونا - دل دھڑکنا - سر میں درد ہونا - کسل حرکات بھوک کم لگنا - ضعف ہضم -

علاج - مریضہ کو مقوی اور زود ہضم غذا کھلائیں اور یہ سفوف نہایت مجرب اور مفید ہے -

صفت - ستاور - موچرس - گوکھرو - تال مکھانا - مجیٹھ - نرکچور - موصلی سیاہ - پھلی کیکر - میدہ لکڑی - ست گلو - دانہ الائچی خورد - طباشیر - ثعلب مصری - تخم خشخاش سفید - گوند کیکر - کتیرا قلعی کشتہ - ہر ایک ۴ ماشہ - صندل سفید - گوند ڈھاک - ہر ایک ۵ ماشہ تخم خرفہ ۹ ماشہ - کوٹ چھان کر سب کے برابر شکر سفید ملا کر سفوف بنائیں اس میں سے بقدر ۶ ماشہ لیکر ہمراہ گائے کے دودھ کے پھانک لیا کریں - **ایضاً** ستاور - موچرس - گوکھرو - پھلی کیکر - تال مکھانا - تخم سروالی - سنگھاڑہ خشک - مجیٹھ - چھال سینبھل - چھال مولسری - نرکچور - کندر - موصلی سفید موصلی سیاہ - کزمازج - سمندر سوکھ - ناگرموتھہ - سورنجان - طباشیر - ہر ایک ۴ ماشہ سب کو جدا جدا کوٹ چھان کر سب کے برابر شکر سفید ملا کر سفوف بنائیں اور اس میں سے بقدر سات ماشہ لیکر ہمراہ دودھ گائے تازہ کے پھانک لیا کریں - زیادہ سرد اور ترش چیزوں سے اور تیل - گڑ - تیز مرچ سے پرہیز کریں

فصل پندرہویں - اجتماع الرطوبۃ فی الرحم یا استسقاء الرحم - یعنی رحم کے جوف میں پانی کا جمع ہونا

رحم کے اندر بعض مرتبہ فضلی رطوبات اسقدر کثیر المقدار جمع ہو جاتی ہیں کہ رحم ان سے پر ہو کر بہت بڑھ جاتا ہے اور مریضہ کا پیٹ مثل استسقاء زقی کے ہو جاتا ہے - پہلے احتباس حیض ہوتا ہے - اس کے بعد پیڑو کے مقام پر ابھار محسوس ہونے لگتا ہے - آخرکار جب رحم کے اندر زیادہ رطوبت بھر جاتی ہے اسوقت رحم رفتہ رفتہ جوف عانہ سے جوف شکم کی جانب اونچا ہونے لگتا ہے اس حالت سے خود مریضہ اور دوسرے اشخاص کو حمل کا خیال گذرتا ہے - اس کے بعد شکم کی کلانی اسقدر زیادہ ہو جاتی ہے کہ جیسی مرض استسقاء زقی میں ہوتی ہے - مریضہ ضعیف ہو جاتی ہے سانس رکنے لگتا ہے -

بھوک اور ہضم خراب ہو جاتا ہے۔ معدہ آنتوں خصوصاً رحم کے اندر بکثرت ریاح کی پیدائش اور درد پیچی کے دورے بشدت ہونے لگتے ہیں۔ کبھی خود بخود یا علاج کرنے سے متعفن رطوبت رحم سے بہ کر مریضہ کی حالت رو بصحت ہو جاتی ہے۔ کبھی تشخیص مرض اور علاج کامل نہ ہو سکنے کے باعث مریضہ کی حالت روز بروز خراب ہوتی جاتی ہے اور شدت ضعف و عسر تنفس کی تکلیف اور اعضاء کو غذا نہ پہونچنے کے باعث مریضہ ہلاک ہو جاتی ہے۔

اسباب (۱) رحم کی ساخت اور اس کی اندرونی جھلی میں (بوجہ احتباس حیض کے) اجتماع خون ہو کر اس سے رطوبت (آب خون یا سیرم) مترشح ہونے لگتی ہے۔ اگر فم رحم کسی سبب سے سکڑ جائے اور وہ رطوبت رحم کے اندر جمع ہوتی رہے تو یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے (۲) خون میں رطوبت کی زیادتی اور مزاج کا بلغمی ہونا (۳) رحم کی قوت دافعہ کا نہایت ضعیف ہونا (۴) حرارت غریزی اور قوت بدنی کا ضعف (۵) جگر اور گردوں کے فعل کی خرابی سے خون میں مائیت کی زیادتی ہونا۔

علامات (۱) احتباس حیض کے بعد پیڑو کے مقام پر ابھار اور رحم کے اندر امتلائی ثقل پایا جاتا ہے (۲) ورم رحم کی علامات موجود نہیں ہوتیں (۳) مریضہ کی حرکت کے ساتھ رحم کے اندر پانی کی حرکت محسوس ہوتی ہے (۴) باوجود گزرنے مدت کے رحم کے اندر بچہ کی حرکت محسوس نہیں ہوتی اور نہ مریضہ کے پستان پر کوئی علامت حمل کی نمودار ہوتی ہے (۵) اس مرض میں شکم کی کلانی اسکے زیریں حصے سے شروع ہو کر اوپر کی جانب بڑھتی ہے اور استسقاء میں شکم کا بڑھنا جگر اور ناف کے گرد سے شروع ہوتا ہے (۶) باوجود جلد شکم میں تناؤ ہونے کے اس میں پانی کی جھلک محسوس نہیں ہوتی جیسی کہ مرض استسقاء میں ہوتی ہے (۷) مریضہ کو ابتداء مرض سے پیشاب بکثرت اور بار بار بلا سوزش کے آتا ہے۔

علاج ۔ چونکہ اس مرض کا ابتدائی سبب احتباس حیض ہوتا ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ سب سے پہلے احتباس حیض کے اسباب دریافت کر کے ان کے موافق اجراء حیض کی تدابیر عمل میں لائی جائیں اور چونکہ اکثر احتباس کا سبب خون کا غلیظ ہونا بوجہ غلبہ بلغمیت یا سوداویت کے ہوتا ہے اس لئے مناسب ہے کہ تعین سبب کر کے تنقیہ عام بدن اور عضو خاص (رحم) کا کرایا جائے۔ اور جو رطوبات محتبسہ رحم کے اندر موجود ہوں ان کے اخراج و تحلیل و تخفیف کی تدبیر کی جائے۔

اور آئندہ ان کی پیدائش کو روکنے کے لئے مقویات رحم کا استعمال کھانے پینے کے علاوہ مقامی ادویات کے طور پر بھی کرایا جائے۔ ان تمام تدابیر کے علاوہ یہ ضماد واسطے تحلیل اور خشک کرنے رطوبات کے مجرب اور سریع التاثیر ہے۔ **صفتہ**۔ مازو چھڑ۔ سمندر جھاگ۔ سونٹھ۔ ترمس۔ زیرہ سیاہ ہر ایک ۶ ماشہ۔ بورہ ارمنی خاکستر ہرن کی مینگنیوں کی خاکستر بکری کی مینگنیوں کی ہر ایک ایک تولہ۔ افیون خالص ایک ماشہ۔ سب کو ہرے دھنیے کے عرق میں پیسکر قدرے سرکہ اضافہ کرکے نیم گرم ضماد کریں۔ **ایضاً**۔ بکری کی مینگنیوں کی راکھ جنگلی اپلے کی راکھ۔ انگور کی لکڑیوں کی راکھ ایک ایک تولہ بورۂ ارمنی۔ گندھک چھ چھ ماشہ۔ سب کو باریک پیس کر پانی میں ملا کر قدرے سرکہ خالص اضافہ کرکے نیم گرم ضماد کریں اور گلگی سفید کا حمول کرنا واسطے اخراج رطوبت رحم کے بہت نافع ہے **ایضاً**۔ مازو، نمک، سمندر جھاگ ایک ایک ماشہ۔ بہروزہ خشک، نمک لاہوری دو دو ماشہ باریک پیسکر تین پوٹلیاں بنائیں ان میں سے ایک فم رحم کے نیچے اور دو اس کے دونوں طرف رکھیں۔ اسی طرح معجون کندر اور دواءالمسک کھلانا حکیم علی گیلانی نے بہت مفید بتایا ہے۔ اور اگر مریضہ زیادہ ضعیف نہ ہو تو قدرے ریاضت اور قے کرانا بہت سودمند ہوتا ہے۔

غذا مریضہ کو ایسی دینی چاہئے جس سے بلغم زیادہ پیدا نہ ہو اور موجودہ رطوبت خشک ہونے لگے جیسے بھنا ہوا گوشت۔ کباب وغیرہ ؏

فصل سولہویں۔ نفخۃ الرحم ریاحی سومٹرا یعنی رحم کے اندر ہوا بھر جانے سے اسکا پھول جانا۔ اس مرض کو انگریزی میں "کینز پیس ڈس ٹنشن آف یوٹرس" یعنی رحم کا بڑھ جانا ہوا بھرنے سے بھی کہتے ہیں کیونکہ اس مرض میں رحم کے اندر بکثرت ریاح پیدا ہوکر اسکو اسقدر پھلا دیتی ہیں کہ مریضہ کو اور دوسرے دیکھنے والوں کو شکم کے بڑھ جانے سے حمل یا استسقاء طبلی کا شبہ ہونے لگتا ہے۔ اس حالت میں مریضہ کو رحم کے اندر جنین کا سا ثقل تو محسوس نہیں ہوتا لیکن جب ریاح حرکت کرتی ہیں وہ حرکت مثل حرکت جنین کے معلوم ہوا کرتی ہے۔ اور جب اجتماع ریاح سے رحم زیادہ پھول کر اپنے اصلی مقام سے اوپر کو بڑھتا اور جوف شکم تک آجاتا ہے اسوقت شکم اور سینے کے عضلات میں کھچاوٹ ہونے سے مریضہ کو سانس مشکل آتا ہے اور شکم کے اندرونی اعضاء پر دباؤ پڑنے سے ان کو ضرر پہونچتا ہے مثلاً گردوں پر دباؤ پڑنے سے ان میں

پیشاب کی پیدائش کم ہو جاتی ہے اور مثانہ پر دباؤ پڑنے سے مریضہ کو پیشاب مشکل سے اور بار بار آتا ہے۔ اسی طرح معاء مستقیم پر دباؤ پڑنے سے براز بدشواری اور مروڑ کے ساتھ آیا کرتا ہے اور اس حالت میں عورت حاملہ نہیں ہو سکتی اور اگر حاملہ کو یہ مرض لاحق ہو تو اسقاط حمل ہو جاتا ہے ؛

اسباب (۱) اس مرض کا بڑا سبب رحم کی کمزوری ہے جس کے باعث وہ فضلات کو اچھی طرح دفع نہیں کر سکتا (۲) ضعف حرارت غریزیہ کیونکہ ایسی حالت میں جو غذا رحم کے لئے پہونچتی ہے اس میں حرارت غریزیہ پورے طور پر تصرف کرنے اور اس کو ہضم کرانے سے قاصر رہتی ہے اسلئے ریح پیدا ہو کر تجویف رحم کے اندر بند رہتی ہے (۳) اگر پیدائش جنین کا مادہ رحم کے اندر پہونچکر خاص اپنی خرابی یا رحم کی خرابی سے یا کسی دوسرے سبب سے فاسد اور متعفن ہو جائے اور وہ رحم سے خارج نہ ہو سکے تو اس سے فاسد بخارات پیدا ہو کر غلیظ ریاح بن جاتے ہیں (۴) اسقاط حمل کے بعد اگر کوئی جزو مشیمہ کا رحم کے اندر باقی رہ جائے اور خارج نہ ہو تو وہ رحم کے اندر متعفن ہو جاتا ہے اور اس سے ریاح پیدا ہو کر اس مرض کو پیدا کرتی ہیں (۵) اسی طرح حیض یا نفاس کا خون رحم کے اندر اگر جمع ہو کر متعفن ہو جاتا ہے تو اس سے بھی ریاح پیدا ہو جاتی ہیں (۶) رحم کی اندرونی جھلی میں اگر ورم مزمن ہو جائے اور کسی وجہ سے فم رحم بند ہو جائے تو اس حالت میں رحم کی اندرونی جھلی سے رطوبت مترشح ہو کر وہاں جمع ہو جاتی ہے۔ اور متعفن ہو کر مرض مذکور کا باعث ہوتی ہے (۷) نفاخ اشیاء کے کھانے سے بھی کبھی یہ مرض پیدا ہو جاتا ہے یا اس میں زیادتی ہو جاتی ہے ؛

علامات (۱) پیڑو کے مقام پر ابھار محسوس ہوتا ہے جو ترقی کرکے شکم تک پہونچ جاتا ہے اور مریضہ کی پستان میں درد پیدا ہو جاتا ہے (۲) ابھار کے مقام پر انگلیوں کی ضرب لگانے (پرکشن) سے ڈھول کی سی آواز آتی ہے۔ یہ آواز ایسی ٹھوس نہیں ہوتی کہ جیسی حمل کی حالت میں ٹھونکنے سے آتی ہے (۳) باوجود کلانی شکم اور زناؤ کے مریضہ کو رحم کے اندر ثقل حمل کا سا نہیں معلوم ہوتا (۴) اگر اندام نہانی میں انگلی داخل کرکے فم رحم تک پہونچائی جائے اور دوسرے ہاتھ سے رحم کو ادھر ادھر اور پیچھے کو دبایا جائے تو رسولی کی طرح رحم کی حرکت محسوس ہوتی ہے (۵) مریضہ کو شکم اور جنگاسہ تک تناؤ کا درد محسوس ہوتا ہے (۶) کبھی ریاح کی حرکت سے رحم میں درد شدید

ہوتا ہے جو مریضہ کو بیتاب کر دیتا ہے (۷) نفاخ چیزوں کے استعمال سے مرض میں ترقی اور تکالیف میں شدت ہو جاتی ہے (۸) اکثر ایسا بھی ہوتا ہے کہ جماع کے وقت رحم سے ہوا کے خارج ہونے کی آواز آتی ہے (۹) رحم میں جب ریح کی زیادہ مقدار جمع ہو جاتی ہے تو اکثر سامنے کو جھکنے سے یا اجابت کے وقت زور لگانے سے یا چھینکنے یا کھانسنے اور قے کرنے سے ایک بلند آواز کے ساتھ اندام نہانی کے راہ بہت سی ریح خارج ہو جاتی ہے ؛

علاج (۱) اگر مریضہ کو زیادہ تکلیف ہو تو سب سے بہتر اور فی الفور نفع دینے والا علاج تو یہ ہے کہ خول دار سلائی (رٹروکار جو خاص اسی غرض سے بنایا گیا ہے) کو فم رحم کے اندر داخل کر کے مریضہ کو کسی دوا وغیرہ کے ذریعہ سے چھینک لانیکی تدبیر کریں۔ اگر وہ سلائی موجود نہ ہو تو بجائے اس کے ربڑ کا فاتاطیر (کیتھیٹر) بھی استعمال کر سکتے ہیں (۲) روغن تارپین۔ روغن سداب۔ روغن سویہ۔ ان میں سے جو دستیاب ہو سکے نیم گرم کر کے بقدر ضرورت لیکر پیڑو اور پشت کے مقام پر طلا کریں اور آہستہ آہستہ ملیں (۳) گڑبچ والا ضماد بھی شدت درد کے وقت نہایت سریع المنفعت ہوتا ہے صفتہ۔ گڑبچ ۲ تولہ۔ ناکیسر ایک تولہ تخم سویہ زیرہ سیاہ ہر ایک ۶ ماشہ۔ سب کو باریک پیس کر شیشی میں رکھیں اور ضرورت کے وقت اس میں سے ایک تولہ لیکر پانی میں گھول لیں اور نیم گرم کر کے ضماد کریں (۴) اسی طرح روغن تارپین (ٹرپن ٹائن آئیل) پندرہ یا بیس قطرہ پودینہ سبز کا پانی ۲۰ تولہ ملا کر پلانا بھی مفید ہوتا ہے (۵) سہاگہ۔ ارگٹ۔ دونوں کو چند مرتبہ پلانے سے رحم کے عضلی طبقہ پر خاص تحریک ہوتی ہے جس سے فم رحم کشادہ ہو کر اس کے اندر جو فضلات ہوتے ہیں وہ سب اچھی طرح سے خارج ہو جاتے ہیں (۶) یہ حمول بھی ریاح رحم کو بہت جلد تحلیل اور خارج کر دیتا ہے صفتہ بادیان۔ انیسون۔ تخم کرفس۔ برگ سداب۔ سعتر۔ ہر ایک ۳ ماشہ لیکر سب کو نہایت باریک پیس لیں اور شہد خالص ایک تولہ گرم کر کے پسی ہوئی دوائیں اس میں ملا لیں اور چھوہارے کی گٹھلی کے برابر لمبی بتی بنا کر اندام نہانی کے اندر فم رحم میں رکھدیں۔

(۷) نسخہ آبزن۔ نافع نفخۃ الرحم و محلل ریاح۔ صفتہ۔ گل بابونہ۔ اکلیل الملک۔ بابچھڑ۔ تخم سداب۔ تخم سویہ۔ مرزنجوش۔ ناکیسر۔ زیرہ سیاہ۔ اجوائن دیسی۔ پودینہ خشک ایک

ضماد گڑبچ والا

حمول محلل ریاح

آبزن محلل ریاح

ایک تولہ کھاری نمک ۳ تولہ سب کو ۱۰ اسیر پانی میں جوش دیکر صاف کرلیں اور جب نیم گرم بقدر برداشت طبیعت کے رہے اسوقت کسی بڑے ٹب میں ڈال کر اس میں بیس یا پچیس سیر گرم پانی ڈال دیں اور مریضہ کو اس میں بٹھائیں (۸) اس کے بعد مریضہ کا بدن خشک کرکے یہ تکمید کرائیں تو بہت جلد نفع ہوگا **صفتہ**۔ سونٹھ۔ اجوائن۔ گیہوں کی بھوسی ہر ایک ۶ ماشہ۔ کھاری نمک ایک تولہ سب کو نیم کوفتہ کرکے دو پوٹلیاں بنائیں اور توے پر گرم کرکے سینک کریں (۹) پینے کے لئے یہ نسخہ بہت نافع ہے **صفتہ**۔ جوارش کمونی سات ماشہ ہمراہ شیرہ بادیان۔ شیرہ تخم کثوث۔ شیرہ انیسوں۔ شیرہ تخم کرفس ہر ایک ۳ ماشہ عرق بادیان ۸ تولہ عرق الائچی ۳ تولہ گلقند ۴ تولہ۔ اسی طرح پیپرمنٹ بقدر ۴ چاول پان میں رکھکر کھلانا بھی مفید ہے۔

ان تمام تدابیر کے علاوہ ایسی تدابیر بھی نہایت ضروری ہیں جن سے رحم کا تنقیہ ہوکر اس کی ساخت میں قوت پیدا ہوجائے تاکہ پھر اس میں ریاح پیدا نہ ہونے پائیں۔ اس غرض کے لئے یہ سفوف اور جوشاندہ نہایت مفید ہے **صفت سفوف**۔ پودینہ خشک۔ بادیان۔ ہر ایک ۳ ماشہ۔ مروارید۔ عاقرقرحا ہر ایک ۴ ماشہ۔ زرنباد۔ تخم کرفس۔ دج ترکی۔ درونج عقربی جائفل۔ پیپل۔ دارچینی۔ الائچی خورد ہر ایک ۶ ماشہ۔ سونٹھ۔ مصطگی ہر ایک دس ماشہ۔ کوٹ چھان کر سب کے برابر شکر سفید ملاکر سفوف بنائیں۔ خوراک ۷ ماشہ سے ۹ ماشہ تک ہے۔

صفت جوشاندہ۔ بابڑنگ۔ اہل۔ تخم کرفس۔ زرنباد۔ اصل السوس مقشر۔ سونٹھ۔ سیاہ دانہ۔ مغز تخم کرڑ ہر ایک ۳ ماشہ۔ شہد خالص ۲ تولہ تین پاؤ پانی میں جوش دیں جب ایک ثلث پانی باقی رہ جائے اسوقت صاف کرکے مریضہ کو پلائیں۔

اگر مریضہ کا مزاج گرم ہو یا موسم شدت گرمی کا ہو تو بجائے نسخہ مذکورہ بالا کے یہ نسخہ مناسب ہوتا ہے **صفتہ**۔ تخم خطمی۔ تخم خربزہ۔ بادیان ہر ایک ۶ ماشہ۔ انیسوں۔ ساذج ہندی۔ چھڑیلہ ہر ایک ۳ ماشہ۔ نبات سفید ۲ تولہ بدستور مذکورہ بالا پکا کر پلانا چاہئے۔

اگر یہ دونوں جوشاندے موافق نہ آئیں اور ان سے گرمی کی شکایت پیدا ہو تو ماءالاصول مع روغن بیدانجیر کے نہایت مفید ہوتا ہے **صفتہ**۔ بیخ کاسنی۔ بیخ بادیان۔ اصل السوس تخم کرفس۔ بیخ کبر تین تین ماشہ۔ نبات سفید ۲ تولہ بدستور مقرر جوش دے کر پلائیں۔

تکمید

سفوف مقوی رحم

جوشاندہ مقوی رحم

ماءالاصول

جوارش محلل ریاح

یہ جوارش بھی واسطے تحلیل ریاح رحم کے مفید ہے صفقنہ - زرنباد - درونج عقربی جائیفل الائچی خورد - الائچی کلاں - لونگ اجوائن - سونٹھ - تخم کرفس ہر ایک چھ ماشہ - زیرہ سرکہ میں مدبر کیا ہوا دس ماشہ - جند بید ستر ڈیڑھ ماشہ - سب کو کوٹ چھان کر شہد خالص ۱۱ تولہ میں ملالیں - خوراک ساڑھے چار ماشہ ہے؛

غذا - گوشت روٹی - قلیہ - کباب - دال ارہر مع گرم مصالح کے اور نفاخ چیزوں سے پرہیز کرنا لازم ہے؛

فصل سترہویں - انقلاب الرحم (انورشن آف دی یوٹرس) یعنی الٹ جانا رحم کا

یہ ایک بڑا سخت حادثہ ہے جس سے نہایت خوفناک عوارض پیدا ہوتے ہیں اور اکثر مریضہ ہلاک ہوجاتی ہیں - حقیقت اس مرض کی یہ ہے کہ کسی خارجی صدمہ سے یا قرب والے اعضاء کے دباؤ سے یا وضع حمل کے وقت قابلہ کی بے احتیاطی سے جبکہ فم رحم بہت کشادہ ہو تو قاع الرحم (فنڈس) چہار طرف سے سمٹ کر اور الٹ کر فم رحم کے حلقہ میں سے باہر کی طرف آجاتا ہے اور رحم کا اندرونی سطح جو اس کی تجویف میں ہوتا ہے پلٹ کر اندام نہانی کے اندر ایک نرم رسولی کی طرح گول محسوس ہونے لگتا ہے اور فم رحم غائب ہوجاتا ہے - جیساکہ درزی کسی تھیلی کو سینے کے بعد الٹ دیتا ہے لیکن کبھی تو رحم کی اندرونی جھلی ڈھیلی ہو کر اس کے عضلاتی طبق سے علیحدہ ہوجاتی اور صرف وہی باہر کو پلٹ آتی ہے اور کبھی رحم کا تمام جسم الٹ آتا ہے ایسی حالت میں یا تو رحم کے رباطات پہلے ہی سے ڈھیلے ہوتے ہیں یا وہ نہایت شدت سے کھنچے ہوئے ہوتے ہیں - یا شدت تناؤ کے باعث ٹوٹ جاتے ہیں؛
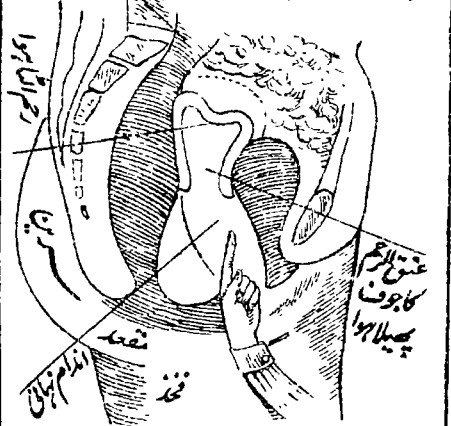
(تصویر نمبر ۴۱ - انقلاب الرحم - پہلا درجہ)

مراتب - کمی اور زیادتی کے اعتبار سے اس مرض کے چار درجے ہیں -

پہلا درجہ اس درجہ میں رحم کا الٹا ہوا حصہ رحم کی گردن (سروکس یوٹرائی) تک آجاتا ہے اور گردن کا جوف بہت پھیل جاتا ہے اس درجہ میں
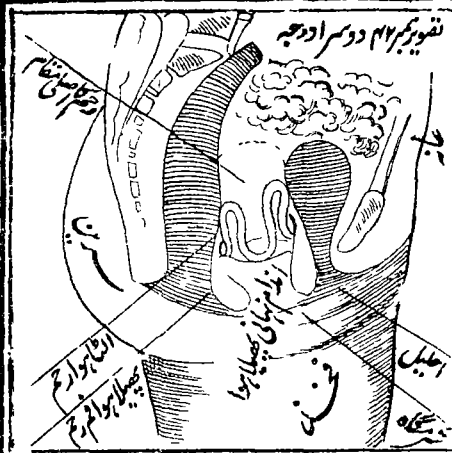
اندام نہانی کے اندر انگلی داخل کرنے سے انقلاب معلوم نہیں ہوسکتا ہے۔

دوسرا درجہ۔ اس درجہ میں رحم کا الٹا ہوا حصہ رحم کی گردن سے تجاوز کرکے فم رحم کے حلقہ میں آجاتا ہے اور اندام نہانی میں انگلی داخل کرنے سے فم رحم ہوکر مثل حلقہ کے محسوس ہونے لگتا ہے۔ اور اس حلقہ میں رحم کا الٹا ہوا حصہ پھنسا ہوا معلوم ہوتا ہے۔

تیسرا درجہ۔ اس درجہ میں رحم کا تمام جسم الٹ کر اور فم رحم کے وسیع حلقہ میں سے نکلکر اندام نہانی کے اندر آجاتا ہے
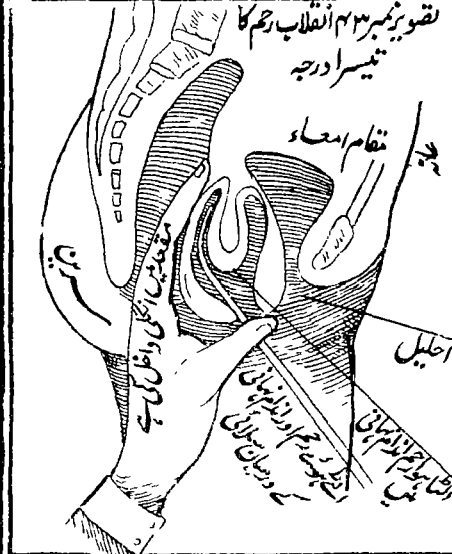
اور اندام نہانی بہت پھیل جاتا ہے اسوقت فم رحم بالکل غائب ہوجاتا ہے اور اگر الٹے ہوئے رحم اور اندام نہانی کے درمیان انگلی یا سلائی داخل کی جائے تو فم رحم اور اندام نہانی کی حد مشترک تک پہونچ کر وہ رک جاتی ہے اس سے آگے نہیں جاسکتی۔
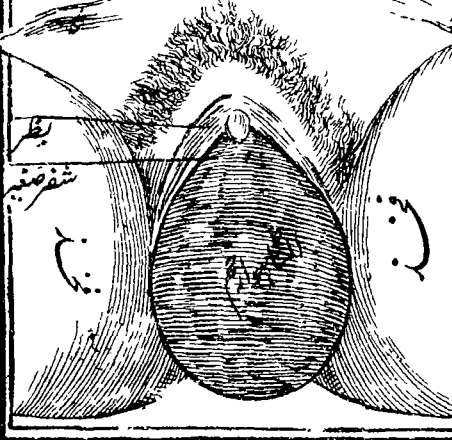
چوتھا درجہ۔ اسکے علاوہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ رحم پلٹ کر اندام نہانی سے بالکل باہر نکل آتا ہے اور جب یہ عرصہ تک باہر لٹکا رہتا ہے تو اکثر بیرونی ہوا کے اثر سے خشک اور سخت ہوجاتا ہے اور کپڑے وغیرہ کی رگڑ سے اسمیں زخم بھی ہوجاتے ہیں کبھی ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ الٹے ہوئے رحم پر اسکی گردن کا سخت دباؤ پڑنے سے رحم کی ساخت مردار پڑجاتی ہے۔

اقسام۔ اسباب کے لحاظ سے اس مرض کی دو قسمیں ہیں جن کو ہم مع اسباب و علامات وعلاج کے جداگانہ بیان کرتے ہیں۔

پہلی قسم وہ ہے جو دفعتہً لاحق ہوتی ہے یہ قسم نہایت خطرناک اور سخت تکلیف دینے والی ہوتی ہے اور اکثر زچہ پن کی حالت میں واقع ہوتی ہے۔

اسباب۔ عموماً اس کے دو سبب ہوتے ہیں (۱) رحم کا تشنج قوی۔ بچہ پیدا ہونے کے وقت جب رحم کا منہ اچھی طرح کھلا ہوا اور اس کا حلقہ خوب پھیلا ہوا ہوتا ہے۔ اس وقت رحم کو اخراج جنین کے لئے جس قدر سکڑنا چاہئے تھا اگر اس اندازہ سے زیادہ شدت اور قوت کے ساتھ رحم میں تشنج ہوجائے تو رحم دفعتہً الٹ کر بچہ کے ساتھ فم رحم کے وسیع حلقہ میں سے باہر نکل آتا ہے اور اندام نہانی کے اندر انگلی داخل کرنے سے گول اور نرم رسولی کی طرح محسوس ہوا کرتا ہے ایسی حالت میں رحم کے رباطات کی کشش اور صفاق البطن ریپٹری ٹونی ام کا اسکے ساتھ تعلق قائم رہنا اس کو اندام نہانی اور فرج کے راہ بالکل باہر آجانے سے روکتا ہے (دیکھو تصویر نمبر ۴۳ صفحہ ۱۵۱ پر) اور اگر صفاق البطن جرم رحم سے علیحدہ ہوجائے اور اس کے رباطات ٹوٹ جائیں یا مرض کے نتیجہ بیج واقع ہونے کی حالت میں وہ رباطات رفتہ رفتہ بہت ڈھیلے ہوجائیں تو رحم اندام نہانی سے بالکل باہر آسکتا ہے (دیکھو تصویر نمبر ۴۴ صفحہ ۱۵۱ پر) لیکن اگر یہ تغیر شدید اور حادثہ عظیم دفعتہً واقع ہوجائے تو اس حالت میں مریضہ شدت درد کے باعث فوراً ہلاک ہوجاتی ہے اور کسی تدبیر کا موقع نہیں ملتا یا تدبیر بے سود ہوجاتی ہے۔

(۲) اخراج مشیمہ (پلاسنٹا وغیرہ) کے وقت قابلہ کی عجلت اور بے موقع حرکت بھی اکثر انقلاب الرحم کا سبب ہوجاتی ہے اور یہ ایسے موقع پر ہوتا ہے جبکہ بچہ پیدا ہونے کے بعد مشیمہ کے بطور خود خارج ہونے میں معمول سے زیادہ تاخیر ہوجائے اور مشیمہ کا تعلق رحم کے ساتھ پورے طور پر باقی ہو۔ اس وقت جاہل اور نادان قابلہ مشیمہ کے اخراج میں نامناسب جلدی کرے اور زبردستی سے اس کو کھینچ لے تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مشیمہ کے ساتھ رحم کا تمام جسم پلٹ کر اندام نہانی کے اندر آجاتا ہے جیسا کہ مندرجہ بالا تصویروں میں دکھا گیا ہے۔ کیونکہ جس طرح مشیمہ کا عارضی تعلق رحم کی اندرونی جھلی کے ساتھ ہوتا ہے اس سے زیادہ قوی وہ قدرتی

ورلازمی تعلق ہے جو رحم کی اندرونی جھلی (میوکس میمبرین) کو رحم کے عضلاتی طبق کے ساتھ ہوتا ہے

(تصویر نمبر ۴۵)

اس لئے آنول کو زبردستی کھینچنے سے رحم اپنے اندر کھنچ کر پلٹ آتا ہے۔ اور اگر رحم کی اندرونی جھلی کثرت رطوبات کے باعث ڈھیلی ہوکر اسکا تعلق رحم کے عضلاتی طبق سے کمزور ہوگیا ہو تو جھلی مذکور قابلہ کی بیجا حرکت کے باعث رحم کے سطح سے جدا ہوکر اور ہر طرف سے سمٹ کر اور پلٹ کر مشیمہ کے ساتھ کھنچ آتی ہے اس حرکت شدید سے مشیمہ تو باہر آجاتا ہے لیکن رحم کی اندرونی جھلی اندام نہانی کے اندر اٹکی رہ جاتی ہے (دیکھو تصویر نمبر ۴۵)

علامات۔ جب الٹا ہوا رحم باہر کو زیادہ نکل آتا ہے تو اس کی شناخت مشکل نہیں ہوتی ہے لیکن جب اس کا تھوڑا سا حصہ الٹ جاتا ہے تو اسوقت البتہ اس کی تشخیص دشوار ہوتی ہے اس لئے اس کی خاص علامات کو غور سے تلاش کرنا چاہئیے (۱) اکثر سیلان خون بکثرت ہوتا ہے (۲) کثرت سیلان خون کے باعث مریضہ کے ہاتھ پاؤں سرد۔ رنگ زرد اور نبض نہایت ضعیف وسریع ہوجاتی ہے (۳) شدت ضعف کے باعث کبھی غشی تک نوبت پہونچتی ہے اور مریضہ کی پیشانی پر سرد اور چپکا ہوا پسینہ آتا ہے (۴) شدت تکلیف کے باعث کبھی اعضا میں تشنج پیدا ہونے تک نوبت پہونچتی ہے (۵) مریضہ کو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز اس کے پیڑو میں سے باہر کو نکلی پڑتی ہے (۶) شکم کے زیرین حصہ میں کسی چیز کے دھکیلنے اور تناو کا سا درد بشدت ہوتا ہے (۷) اندام نہانی کے اندر انگلی داخل کرنے سے بخوبی معلوم ہوسکتا ہے کہ رحم کا کسقدر حصہ منقلب ہوگیا ہے اور انقلاب الرحم کا کونسا درجہ ہے اور یہ بھی معلوم ہوسکتا ہے کہ رحم کا تمام جسم منقلب ہوا ہے یا صرف اس کی اندرونی جھلی اپنے اتصالی سطح سے جدا ہوکر منقلب ہوگئی ہے۔ یاد رکھو کہ انقلاب غشا کی حالت میں تمام عوارض

مذکورہ بالا قدرے خفت کے ساتھ پائے جایا کرتے ہیں۔

علاج: تشخیص مرض کے بعد جسقدر جلد ممکن ہو انقلاب کو بذریعہ دستکاری کے درست کرکے رحم کو اس کے اصلی مقام پر پہونچانا چاہئے۔ کیونکہ رحم کی یہ انقلابی حالت جسقدر مدت تک باقی رہتی ہے (اس مدت تک مریضہ کو سخت تکلیف میں مبتلا رہنے کے علاوہ) علاج میں دشواری ہوتی ہے اس لئے کہ بعد انقلاب کے جسقدر مدت گزرتی جاتی ہے اسی قدر فم رحم کا حلقہ سکڑ کر تنگ ہوجاتا اور الٹا ہوا رحم سخت ہوتا جاتا ہے۔ ایسی حالت میں رحم کے انقلاب کو درست کرکے اس کے اصلی مقام پر پہونچانا ایک تو خود معالج کو بہت مشکل ہوتا ہے دوسرے مریضہ ادہر تو تکالیف مرض سے بیچین ہوتی ہے اُدھر عمل دستکاری سے اس کی تکلیف اسقدر دو بالا ہوجاتی ہے کہ مریضہ ایسے ضعف کی حالت میں ہرگز اس کی تاب نہیں لاسکتی اس لئے مجبوراً مریضہ کو بیہوشی کی دوا (کلوروفارم) سنگھا کر دستکاری کرنی پڑتی ہے اگرچہ ایسی نازک رشدت ضعف کی حالت میں بیہوشی کی دوا سنگھانا خطرہ سے خالی نہیں لیکن مجبوراً معالج کو احتیاط کے ساتھ ایسا کرنا ہی پڑتا ہے۔

طریقہ دستکاری کا یہ ہے کہ مریضہ کو نرم بستر پر آرام سے چت لٹائیں اسکے پیروں کو موڑ کر گھٹنے اسی طرح کھڑے کریں کہ دونوں رانوں کے درمیان کچھ فاصلہ رہے اس وقت قابلہ کو چاہئے کہ مریضہ کے پیروں کی طرف بیٹھ کر ایک ہاتھ سے اس کے پیڑو کو دبائے (تاکہ رحم کے رباطات کا تناؤ کم ہوجائے اور رحم کو اوپر چڑھانے کے وقت وہ اپنے اصلی مقام سے اونچا نہ چڑھ جائے) پھر دوسرے ہاتھ اور انگلیوں کو اور نیز رحم کو روغن گل یا روغن چنبیلی سے خوب چکنا کرکے اپنے ہاتھ کی بند مٹھی سے رحم کے درمیانی حصہ کو نہایت ہوشیاری کے ساتھ) اوپر کی طرف دھکیلے۔

دیکھو تصویر نمبر ۴۶ و ۴۷ صفحہ ۱۵۷ پر
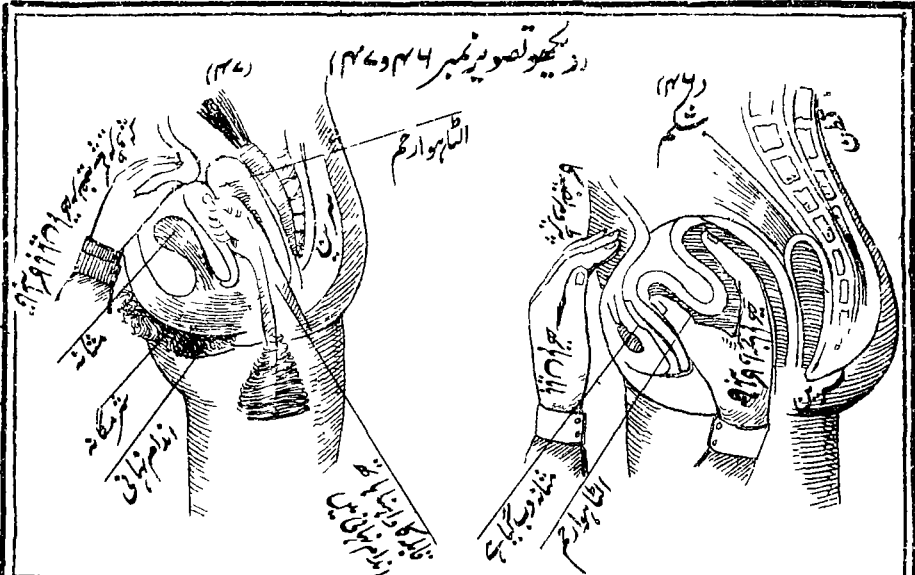
رحم کو اوپر کی طرف چڑھاتے وقت قابلہ کو چار باتوں کا زیادہ خیال رکھنا چاہیئے (۱) سب سے پہلے اسے اپنے ہاتھ کسی مانع عفونت (انٹی سپ ٹک) عرق سے اچھی طرح دھو لینے چاہئیں (۲) رحم کو چڑھاتے وقت قابلہ کے ناخن سے رحم کے سطح پر خراش یا کوئی اذیت نہ پہونچنے پائے (۳) رحم کو چڑھاتے وقت قابلہ کو جوف عانہ (پلوس) کے محور کا خیال رکھنا لازم ہے تاکہ رحم بلامزاحمت اعضاء مجاورہ کے ٹھیک اپنے اصلی مقام پر پہونچ سکے (۴) جب رحم کا انتہائی حصہ (فنڈس) درونی فم رحم کے حلقہ میں سے گذر کر اوپر چڑھ جائے تو پہلے ایک جانب کی قاذف نالی (فی لوپی ان ٹیوب) کے سوراخ کے پاس ایک انگلی یا دو انگلیوں سے دباؤ ڈال کر رحم کے ایک گوشہ کو اس کی جگہ پر قائم کرنا چاہیئے۔ پھر اسی طرح دوسری جانب کی قاذف نالی کے سوراخ کے پاس انگلی کا دباؤ ڈال کر دوسرے گوشہ کو بھی اس کی جگہ پر قائم کرنا چاہیئے۔

تدبیر بعد دستکاری۔ اسکے بعد جب رحم کے اپنے اصلی مقام پر پہونچ جانے کا اطمینان پورے طور پر ہو جائے تو صاف روئی کی نرم گدی روغن گل اور قدرے گلاب[۱] میں تر کر کے اندام نہانی کے اندر رکھیں اور شرمگاہ کے اوپر دوسری گدی رکھ کر لنگوٹ کی طرح پٹی باندھ دیں اور مریضہ کے سرین کو نرم تکیہ سے اونچا کر کے اس کو ایک رات دن (چوبیس گھنٹہ) تک ایک حالت

---

[۱] اگر ایک یا دو قطرے کاربالک آئل کے بھی اس میں شامل کر لئے جائیں تو بہتر ہوگا۔ ۱۲ مؤلف

میں چت لیٹی رہنے دیں اور اس مدت میں مریضہ کا پیشاب دو تین مرتبہ بذریعہ قاثاطیر رسکے مقتے ٹر کے نکال دیں اور تیمارداروں کو تاکید رہے کہ مریضہ کو اپنی کسی ضروری حاجت کیلئے خفیف سی حرکت بھی کرنے کا موقع نہ دیں۔ اس کے تمام حوائج کو اسی حالت میں پورا کردیں کیونکہ ایسی حالت میں خفیف سی حرکت بھی مریضہ کے لئے مضر ہوتی ہے۔

طبیب کو چاہیئے کہ وہ ایسی تدبیر بھی عمل میں لائے جس سے مریضہ کو اتفاقیہ چھینکنے یا ہچکی وغیرہ کا موقع پیش نہ آنے پائے۔ مریضہ کے پاس خوشبودار چیزیں اور عطر موجود رہے رفع درد کے لئے مناسب اشیاء سے تکمید کرانا بھی بہتر ہے۔ اور تقویت کے لئے جواہر مہرہ یا حب جواہر خمیرہ گاؤزبان میں دینا مناسب ہے۔ ڈاکٹر لوگ ایسے موقع پر اینتھر کی پچکاری جلد کے نیچے دیتے یا قدرے برانڈی پلاتے ہیں۔ اس کے علاوہ اگر ایسی تدابیر عمل میں لائی جائیں جن سے مریضہ کو نیند آجائے تو نہایت مناسب ہے۔ لیکن یاد رکھو کہ مریضہ کو ایسی حالت میں غذا دینا یونانی اطباء کے نزدیک سخت مضر ہے۔ دوا اور غذا کے بجائے معمولی کاڑھا دینا چاہیئے اور پلانے یا ضماد کرنے یا تکمید کرنے کی ادویات میں کوئی ایسی چیز ہرگز شامل نہ کی جائے جس سے ان فضلات کے رک جانے کا احتمال ہو جو بعد وضع حمل کے زچہ کے بدن سے قدرتی طور پر خارج ہوا کرتے ہیں کیونکہ ان کے رک جانے (احتباس نفاس) سے اکثر شدید اور مہلک امراض کے وقوع کا قوی اندیشہ ہوتا ہے۔ ان امور کو مدنظر رکھنے کے علاوہ اکثر حالتوں میں کسی دوسری تدبیر کی ضرورت نہیں ہوتی اور مریضہ کی حالت وقتاً فوقتاً روبصحت ہوتی جاتی ہے

پھر دوسرے دن پٹی کو آہستگی کے ساتھ کھول کر اندام نہانی کے اندر سے گدی کو نکالیں اور رحم کے اندر اگر کچھ منجمد خون یا فضلات نفاس کا حصہ موجود ہو تو اس کو بذریعہ پچکاری کے دھو کر دوسری گدی رکھکر بدستور سابق پٹی سے کس دیں۔

پھر تیسرے دن ایسا ہی کریں۔ اس کے بعد مریضہ کو شراب میں یا کسی دوسرے مناسب آبزن میں بٹھائیں اور پشت و عانہ پر قابض و مقوی اعصاب اشیاء کا ضماد کریں۔ اور جب تک رحم کے اپنے مقام پر مستحکم ہو جانے کا یقین کامل نہ ہوجائے اس وقت تک مریضہ کو چلنے پھرنے سے منع کردیں اور ایسی تدابیر عمل میں کہ مریضہ کو اجابت نرم ہوتی رہے۔

غذا نرم مقوی۔ اور زود ہضم ہونی چاہیئے۔

دوسری قسم۔ انقلاب الرحم کی وہ ہے جو رفتہ رفتہ لاحق ہوتی ہے۔ اور جب تک انقلاب زیادہ نہ ہو جائے اُس وقت تک مریضہ کو درد شدید یا کوئی دوسری سخت شکایت اور خوفناک علامت ظاہر نہیں ہوتی۔

اسباب۔ (۱) رحم کی رسولی۔ اگر رحم کے بالائی حصہ (فنڈس) میں رسولی پیدا ہو جائے تو جس طرح وہ رحم کے بیرونی سطح پر پھیلتی ہے اور باہر کی طرف بڑھ کر قریب والے احشا (مثانہ و امعاء وغیرہ) کو دباتی اور اپنے لئے جگہ لیتی ہے۔ اسی طرح وہ خاص رحم کی ساخت کو بھی اس کی تجویف کی جانب دباتی ہے اور اگر رحم کی اندرونی جھلی (میوکس میمبرین) میں پیدا ہو تو اس کے بوجھ سے رحم کا فنڈس تجویف رحم کی طرف دبنے لگتا ہے۔ (دیکھو تصویر نمبر ۴۸)

(تصویر نمبر ۴۸۔ انقلاب رحم رسولی سے)
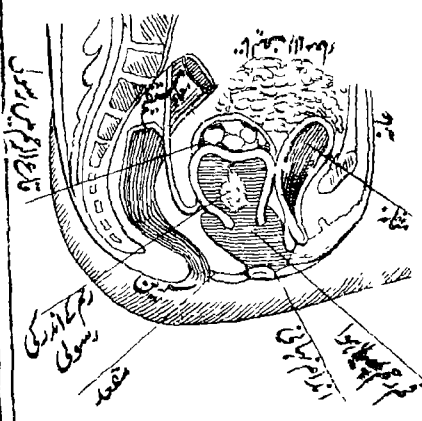
غرض یہ ہے کہ رحم کی رسولی خواہ بیرونی جانب ہو یا اندر کی طرف ہو جس قدر وہ بڑھتی جاتی ہے اسی قدر رحم کا فنڈس رفتہ رفتہ الٹ کر تجویف رحم میں داخل ہوتا جاتا ہے یہاں تک کہ رحم کا الٹا ہوا حصہ ورونی فم رحم تک آپہونچتا ہے۔

یہ انقلاب الرحم کا پہلا درجہ ہے (دیکھو تصویر نمبر ۴۱ صفحہ ۱۵۲ پر) پھر جب رسولی اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے تو عنق الرحم (سرویکس یوٹرائی) پر اسکا دباؤ پڑنے سے اسکے عضلاتی ریشے سست ہو کر پھیلنے لگتے ہیں اور اسی طرح فم رحم بھی رفتہ رفتہ پھیلنے لگتا ہے۔ تب رحم کا الٹا ہوا حصہ عنق الرحم کے وسیع حلقہ میں سے تجاوز کرکے فم رحم تک آجاتا ہے یہ انقلاب رحم کا دوسرا درجہ ہے (دیکھو تصویر نمبر ۴۲ صفحہ ۱۵۳ پر) اسکے بعد جب رسولی کا دباؤ اور بھی زیادہ ہوتا ہے تو الٹا ہوا رحم فم رحم کے وسیع حلقہ میں سے نکلکر اندام نہانی کے اندر آجاتا ہے یہ انقلاب رحم کا تیسرا درجہ ہے (دیکھو تصویر نمبر ۴۳ صفحہ ۱۵۳ پر)

(۲) شکم کے اندر فضلات برازی کثیر المقدار کا اجتماع یا ریاح غلیظ کا احتباس۔ اگر بعض کو اکثر قبض شکم اور احتباس ریاح کی شکایت رہتی ہو خصوصاً جبکہ اس کا رحم کسی وجہ سے کمزور اور

اس کے رباطات ڈھیلے ہوں تو فضلات یا ریاح کے رحم پر اکثر دباؤ ڈالنے اور اس کو وقتاً فوقتاً دھکیلنے سے بھی یہ مرض لاحق ہوسکتا ہے۔

(۳) رحم کے رباطات ڈھیلے ہونے اور کمزور ہونے کی حالت میں اگر مریضہ کو بوجھ اٹھانے یا کودنے کا اتفاق پڑے یا وہ اکثر کسی سخت محنت یا حرکت کرنے میں مصروف رہتی ہو تو وہ بھی اس مرض میں مبتلا ہوسکتی ہے۔

علامات (۱) اگر اس مرض کا سبب رسولی ہو تو سب سے پہلے مریضہ کو شکم اور پیڑو کے مقام پر بے چینی اور قدرے بوجھ اور تناؤ کا سا درد محسوس ہوگا (۲) پھر جس قدر رسولی بڑھتی جائے گی اسی قدر پیڑو کے مقام پر ابھار اور قدرے سختی محسوس ہوگی (۳) اگر مرض کا سبب کثرت ریاح اور قبض دائمی ہو تو اس کا تقدم بھی ایک ضروری اور ظاہری علامات ہے (۴) اگر مرض کا سبب رباطات کا ڈھیلا اور کمزور ہونا اور مریضہ کی محنت ہو تو علامات غلبہ رطوبت کا موجود ہونا اور مریضہ کا اکثر محنت شاقہ میں مبتلا رہنا اس کا گواہ ہوگا (۵) جب فم رحم کا معتدبہ حصہ منقلب ہوجاتا ہے تو ان علامتوں کے علاوہ خاص مرض کے متعلق علامات بھی ظاہر ہونے لگتی ہیں۔ چنانچہ مریضہ کو پیڑو اور جنگاسہ میں کھنچاؤ کا سا درد محسوس ہوتا ہے اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ کوئی چیز اس کے پیڑو میں سے باہر کو نکلی پڑتی ہے (۶) پہلے مریضہ کی کمر سے سرین تک اور پھر رانوں سے پنڈلیوں تک درد ہوتا ہے اور مریضہ کھڑی نہیں ہوسکتی اور نہ مطلق چل پھر سکتی ہے (۷) اندام نہانی کے اندر انگلی داخل کرنے سے انقلاب الرحم اور اس کا درجہ بخوبی معلوم ہوسکتا ہے

علاج - رحم کی رسولی کا علاج ابتداء میں تو محلل ادویات سے ممکن ہے۔ لیکن ایک تو یہ کہ جب تک رسولی کی مقدار زیادہ بڑھ نہیں جاتی اس وقت تک مرض کی تشخیص ہی بہت مشکل ہوتی ہے دوسرے یہ کہ رسولی عمق بدن میں گہری واقع ہوتی ہے۔ اس لئے مقامی ادویات کا اثر پورے طور پر نہیں ہوسکتا۔ پھر جب رسولی بڑھ کر انقلاب الرحم تک پہونچتی ہے تو اکثر علاج بالدواء (خصوصاً مقامی ادویات سے) محض بے سود ثابت ہوتا ہے۔ البتہ اگر ممکن ہو تو ایسی حالت میں دستکاری کے طفیل مرض سے نجات ملنے کی کچھ توقع کی جاسکتی ہے لیکن ایسے نازک مواقع پر دستکاری کرنا نہایت دشوار امر ہے کیونکہ ایسی دستکاریوں رہائی اپریشنرز کے لئے جو

شرائط ضروری ہیں اور دستکاری کے بعد جو احتیاطیں لابدی ہیں اکثر حالتوں میں ان کا بہم پہونچنا سخت دشوار ہے ۔

بہر حال چاہے علاج کیسا ہی مشکل کیوں نہ ہو یا کامیابی کی طرف سے کیسی ہی مایوسی کیوں نہ ہو پھر بھی مریضہ کی جان بچانے کے لئے کچھ نہ کچھ تدبیر ضرور ہی کی جاتی ہے چنانچہ ابتدا میں تحلیل رسولی کے لئے یہ نسخہ نہایت مفید اور صاحب خلاصہ کا مجرب ہے صفت۔ ہلدی سہاگہ دار ہلد تینوں مساوی لے کر نہایت باریک پیس لیں اور اس میں سے قدرے لیکر گھیکوار کے گودے پر رکھ کر اور گرم کرکے رسولی کے مقام پر باندھیں ۔ ایضاً ۔ گکروندہ کے تازے پتے روغن گل سے چرب کرکے اور گرم کرکے باندھیں ایک یا دو ہفتہ میں رسولی تحلیل ہو جاتی ہے ۔

ضماد شیر مایش بھی رسولی اور ورم صلب کو تحلیل کرنے میں بارہا کا مجرب ہے (اس کا نسخہ صفحہ ۱۲۳ پر درج ہے) اور اگر انقلاب الرحم قبض شکم و احتباس ریاح کے سبب سے ہو تو ادویات رافع قبض و کاسر ریاح کا استعمال مدت تک کرائیں اور کثرت رطوبات کی حالت میں ایسی دوائیں مفید ہوتی ہیں جن سے بلغم کی پیدائش میں کمی ہو جائے اور موجودہ مادہ خشک ہو جائے اور اگر ضرورت سمجھی جائے تو منضج بلغم چند روز پلا کر بذریعہ مسہل کے تنقیہ کرائیں ۔ ان تدابیر کے علاوہ انقلاب کو بذریعہ دستکاری کے درست کریں جیسا کہ قسم اول میں بیان کیا گیا ہے ؎

فصل اٹھارہویں

انزلاق الرحم
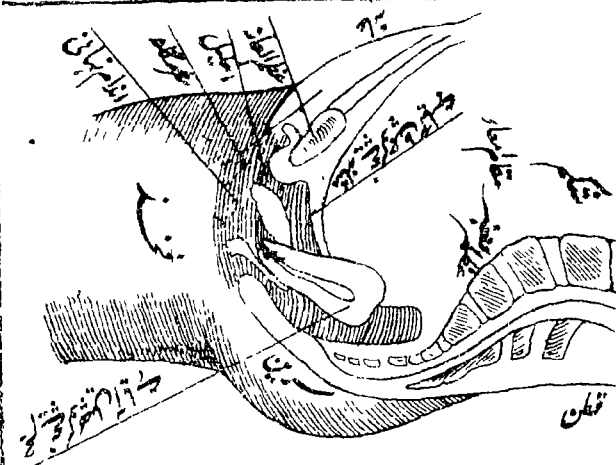
رحم کا اپنے خاص مقام سے نیچے کو پھسل آنا یہ مرض بھی تو صرف اسی قدر ہوتا ہے کہ رحم اپنے اصلی موقع سے قدرے نیچے کو پھسل کر اندام نہانی کے اندر شرمگاہ کے ظاہری حصہ سے نہایت قریب آجاتا ہے

اور کبھی اسقدر زیادہ ہوتا ہے کہ رحم اندام نہانی سے بالکل باہر نکل آتا ہے اسوقت اس مرض کو عربی میں نتو الرحم یا خروج الرحم اور انگریزی میں (پرولیپسس یوٹرائی) کہتے ہیں۔
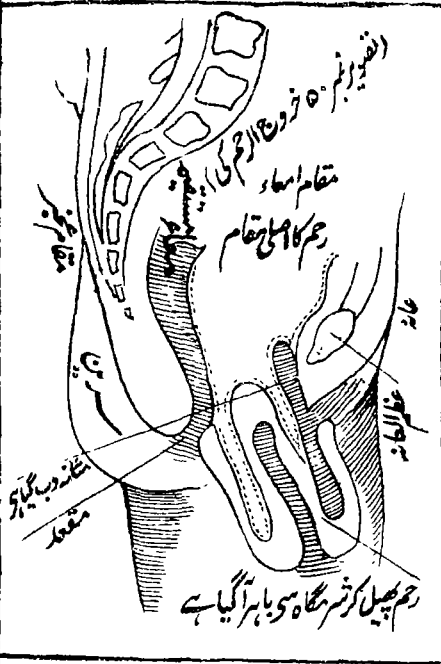
اسباب (۱) اکثر رطوبات کے باعث رحم کے رباطات کا ڈھیلا ہوجانا اور جرم رحم کا پھول کر نرم ہوجانا۔ اسی لئے یہ مرض اکثر بوڑھی عورتوں کو ہوتا ہے (۲) کثرت جماع یا کثرت ولادت کے باعث رحم کا ضعیف ہوجانا (۳) بیٹھ کر ہمبستری کا اکثر اتفاق ہونا کیونکہ جماع کے وقت عموماً رحم قدرے نیچے کی طرف مائل ہوجاتا ہے خصوصاً جبکہ عورت بیٹھ کر شوہر سے مقاربت کرتی ہے تو اس وقت حرکات جماعی ثقل رحم حصول لذت۔ یہ ایسے امور ہیں جو رحم کو نیچے کی طرف معمول سے زیادہ مائل ہونے پر معین ہوتے ہیں۔ پھر جب ایک مدت تک اسی طریقہ پر جماع کیا جائے تو رحم اپنے اصلی مقام سے نیچے کو پھسل آتا ہے (۴) بچہ پیدا ہونے کے بعد فوراً عورت اگر اپنے بستر پر سے اٹھ کر چلنے پھرنے لگے اور امور خانہ داری میں مصروف ہوجائے تو اس سے بھی یہ مرض لاحق ہوجاتا ہے۔ کیونکہ اندام نہانی کا معمول سے زیادہ فراخ ہونا۔ رحم کا ضعف اور اس کے رباطات کا ڈھیلا ہونا اس مرض کے موجب ہوتے ہیں (۵) رحم کے رباطات (بوجہ کثرت رطوبات کے) ڈھیلے ہونے کی حالت میں اگر عورت کو زیادہ چلنے پھرنے۔ کودنے۔ دوڑنے۔ بوجھ اٹھانے۔ کونتھنے۔ یا زور سے چھینکنے کا اتفاق پڑے تو اس وقت بھی یہ مرض لاحق ہوسکتا ہے (۶) کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ رحم کی گردن بوجہ ورم یا بواسیر کے طویل ہوکر پہلے اندام نہانی کے اندر نیچے کو لٹک آتی ہے اور اس سبب سے مرض خروج الرحم لاحق ہوجاتا ہے۔

علامات (۱) مریضہ کو اپنی کمر اور سرین سے رانوں اور پنڈلیوں تک درد کھچاؤ کا محسوس ہوا کرتا ہے (۲) اگر رحم اپنے مقام سے پھسل کر اندام نہانی میں آ گیا ہو تو عورت کو جماع کے وقت تکلیف ہوتی ہے۔ اور اگر رحم شرمگاہ کے قریب یا بالکل باہر آ گیا ہو تو مطلق جماع نہیں کیا جا سکتا (۳) مریضہ کی شرمگاہ سے سفید رطوبت یا پانی بکثرت جاری رہتا ہے (۴) ایام حیض میں خون بکثرت جاری ہوتا ہے (۵) جب رحم شرمگاہ سے بالکل باہر نکل آتا ہے تو مریضہ کو کھڑا ہونا اور چلنا پھرنا سخت دشوار ہوتا ہے (۶) کپڑے کی دائمی رگڑ سے کبھی رحم پر خراش یا ورم ہو جاتا ہے اور گاہے زخم ہو جانے تک بھی نوبت پہونچتی ہے۔ (دیکھو تصویر نمبر ۱۵)

(تصویر نمبر ۱۵ خروج الرحم کی)
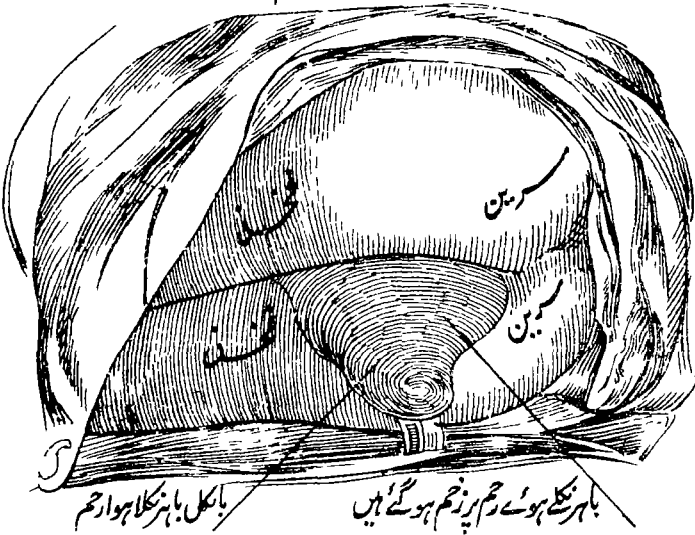
علاج۔ سب سے پہلے مریضہ کے امعاء کو فضلات برازی سے بذریعہ حقنہ کے صاف کریں اور مثانہ کو پیشاب سے بذریعہ فاتاطیر کے تھوڑا کے خالی کریں۔ تاکہ دستکاری کے وقت رحم کو اس کے مقام پر پہونچانے میں سہولت ہو جائے۔ اس کے بعد مریضہ کو نرم بستر پر چت لٹا کر اس کے گھٹنے کھڑے اور رانیں ایک دوسرے سے فاصلہ پر رکھیں۔ پھر قابلہ کو چاہئے کہ اپنے ہاتھوں کو روغن گل یا روغن چنبیلی سے چکنا کرکے اور چند قطرے روغن مذکور سے رحم کو بھی چکنا کرکے اس کو ہوشیاری کے ساتھ اصلی مقام پر پہونچائے اور جب رحم اپنے مقام پر

پہونچ جائے تو باریک کپڑے یا روئی کی گدی روغن گل میں تر کرکے اندام نہانی کے اندر رکھدے اور اس کے اوپر سے دوسری خشک گدی شرمگاہ کے اوپر رکھکر لنگوٹ کی طرح پٹی سے کسدے اور مریضہ کو کم سے کم چوبیس گھنٹے تک اسی طرح بستر پر لیٹے رہنے کی تاکید کرنی چاہیے ؛
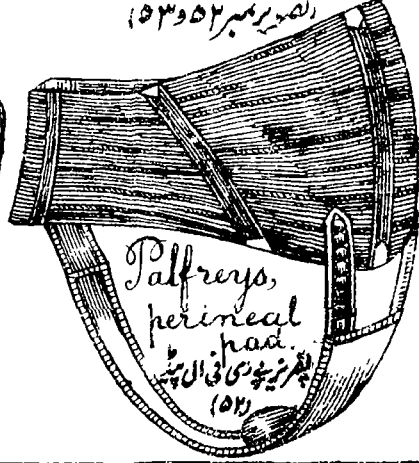
(تصویر نمبر ۵۲ و ۵۳)

(تصویر نمبر ۵۴ پےسی ری ہاتھ میں پکڑی ہے)
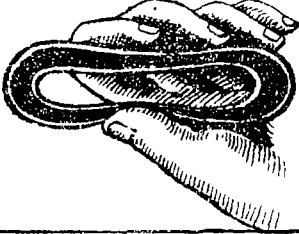
اور اگر بجائے اس ترکیب کے صرف ربڑ کا چھلہ (پےسی ری) اندام نہانی کے اندر رکھا جائے (جو اس غرض کے لئے مخصوص ہے) تو اس سے بھی رحم کو کافی سہارا ملتا ہے معمولی پےسی ری کی علاوہ ایک قسم کی ڈنڈی دار پےسی ری ہوتی ہے جو بذریعہ ایک فیتہ یا چار فیتوں کے کمر کی پٹی کے ساتھ قائم کیجاتی ہے اسکے استعمال میں ایک بڑا نفع یہ ہے کہ مریضہ کے بستر پر پڑا رہنے کی
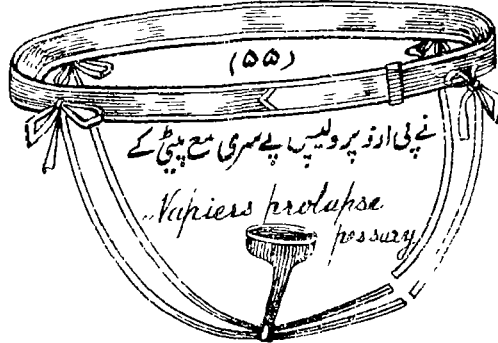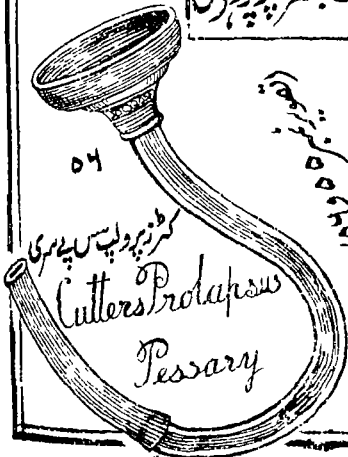
(تصویر نمبر ۵۵ و ۵۶)

چنداں ضرورت نہیں ہوتی ہے بلکہ اس کے استعمال کی حالت میں مریضہ کو کسی قدر چلنے پھرنے کی اجازت دی جاسکتی ہے ؛
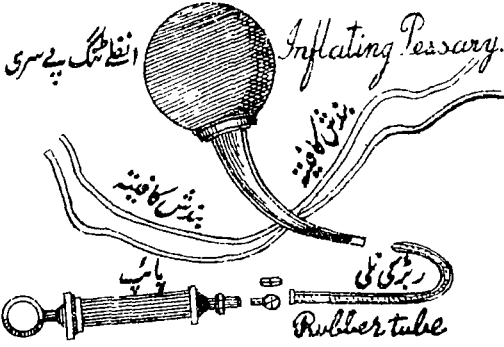
اس کے علاوہ ایک ربڑ کا نرم گولہ ڈنڈی دار ہوتا ہے جو رحم کو اس کے مقام پر پہونچا دینے کے بعد بجائے پے سی ری کے اندام نہانی کے اندر فم رحم کے قریب پہونچا کر اس میں بذریعہ پائپ کے ہوا بھر دی جاتی ہے اور پائپ کو علیحدہ کر کے اس کی ڈنڈی کو فیتوں کے ذریعہ سے کمر کی پٹی کے ساتھ قائم کر دیا جاتا ہے اس سے بھی رحم کو خوب سہارا ملتا ہے۔

لیکن یاد رکھو کہ اس گولے یا کسی قسم کی پے سی ری کو اندام نہانی کے اندر زیادہ مدت تک لگاتار نہیں رکھنا چاہئے۔ کیونکہ اگر مریضہ اس کی عادی نہ ہو تو اندام نہانی کی ساخت پر کسی غیر جنس کے دائمی دباؤ سے اس کی ساخت میں التہاب (انفلامیشن) یا ورم پیدا ہونے کا سخت اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے چاہئے کہ اس عمل (ڈریسنگ) سے کچھ دیر کے بعد اگر مریضہ کسی قدر ناگواری یا درد وغیرہ کی شکایت کرے تو فوراً بندش کو قدرے ڈھیلا اور پے سی ری وغیرہ کے دباؤ کو قدرے کم کر دیا جائے یا اسے تھوڑی دیر کے لئے نکال کر کچھ دیر کے بعد آہستگی سے دوبارہ رکھا جائے۔ اور اگر مریضہ کو پے سی ری وغیرہ کے رکھنے سے کسی قسم کی تکلیف محسوس نہ ہو تو ایک رات دن کے بعد اسے نکال کر اور صاف کر کے دوبارہ بدستور رکھا جائے اسی طرح اگر صرف گدی روغن گل میں تر کر کے رکھی گئی ہو تو اسے بھی دوسرے دن نکال کر اندام نہانی کی صفائی بذریعہ پچکاری کے کر کے اور دوسری گدی رکھ کر بدستور بندش کر دینی چاہئے۔ پھر اس عمل کے بعد مریضہ کے اندام نہانی میں اور فم رحم پر ٹنکچر اسٹیل بذریعہ پھریری کے لگائیں یا سمیٹ کا نسخہ (معمولہ مطب حضرت حاذق الملک دام اقبالہم) استعمال کرائیں۔ اور مازو۔ مائیں۔ حب الآس۔ گلنار۔ گل سرخ۔ اذخر مکی۔ جفت بلوط۔ پھلی ببول۔ پانی میں جوش دے کر اور صاف کر کے ایک بالٹی میں

بھر کر مریضہ کو اس کے اندر بٹھائیں۔ اس کے علاوہ پھٹکری اور گلاب یا پلمبائی ایسٹیاسس۔ یا ٹانک ایسڈ پانی میں حل کر کے اس کو بذریعہ پچکاری کے رحم میں پہونچانا بھی نہایت مفید اور مجرب ہے۔ مریضہ کے پیڑو اور پشت پر قابض ادویات کا ضماد کرنا اور یہ سفوف کھلانا بہت نافع ہوتا ہے صفتہ۔ خستہ آنبہ۔ خستہ جامن۔ پکھان بید۔ موچرس۔ مائیں۔ انیس۔ لودھ کا پھل۔ اندر جو شیریں۔ مرچ سیاہ۔ سونٹھ۔ زعفران۔ گل دھاوہ۔ ملہٹی۔ ارجن۔ برجن گل سینبھل پوست کڑا۔ صندل سرخ۔ زعفران۔ بدہارا سب کو برابر لے کر اور کوٹ چھان کر اس میں سے ۵ ماشہ ہمراہ تازہ پانی کے پھانک لیا کریں۔ اگر تنقیہ کی ضرورت سمجھی جائے تو چند روز تک منضج بلغم پلا کر مسہل بلغم سے تنقیہ کرائیں۔ اگر موقع ہو تو ایارج فیقرا بھی دیا جاتا ہے ؛

پرہیز۔ مریضہ کو حرکات قویہ اور مرطوب اشیاء کے استعمال سے منع کریں۔ جماع بھی مضر ہوتا ہے۔ خوشبو سونگھنا مفید ہے۔ مریضہ کو غذا میں گوشت۔ کباب۔ زردی بیضہ وغیرہ مفید ہوتی ہیں۔

فصل انیسویں۔ میلان رحم رڈس پلیس منٹ آف دی یوٹرس یعنی کسی جانب کو رحم کا جھک جانا اور اس کا ٹیڑھا ہو جانا۔ کتاب ہذا کے پہلے حصہ میں تمہیں معلوم ہو چکا ہے کہ رحم سامنے کی طرف مثانہ سے اور پیچھے کی جانب معاء مستقیم سے بذریعہ رباطات کے بندھا ہوا ہے۔ اور جانبین میں اس کو رباط عریض (براڈ لگامنٹ) حرف عانہ کی ہڈیوں سے مربوط رکھتے ہیں۔ پس ان رباطات میں سے جب کوئی رباط کھنچ جائے تو کھنچے ہوئے رباط کی طرف رحم جھک جاتا ہے۔ اور اگر کسی طرف کا رباط ڈھیلا ہو جائے تو رحم اس کی مخالف جانب کو مائل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح کبھی رحم کے قرب وجوار والے اعضاء کا بے موقع دباؤ بھی اسے اپنے اصلی مقام سے ہٹا کر کسی طرف کو جھکا دیتا ہے

اس بناء پر اگرچہ رحم کا میلان چاروں طرف کو ممکن ہے۔ لیکن اکثر اس کا میلان سامنے یا پیچھے کی طرف ہوا کرتا ہے۔ چنانچہ جب رحم سامنے کو جھکتا ہے یا کسی قدر ٹیڑھا ہو جاتا ہے تو اس کا انتہائی حصہ (فنڈس) مثانہ پر دباؤ ڈالتا ہے اور فم رحم کا رخ معاء مستقیم کی طرف ہوتا ہے۔ اس میلان کو میلان قدامی (انٹی ورشن) اور صرف خم کھا جانے کو اعوجاج قدامی
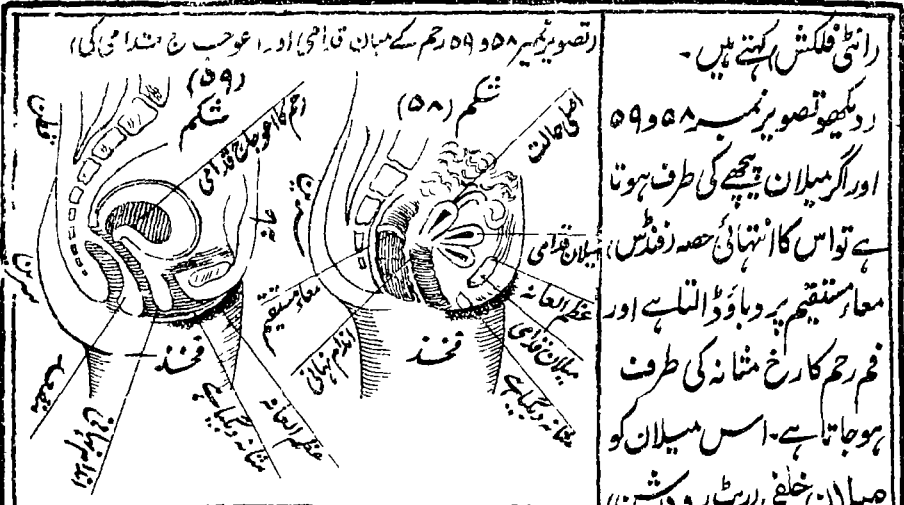
رانٹی فلکشن) کہتے ہیں۔
(دیکھو تصویر نمبر ۵۸ و ۵۹)
اور اگر میلان پیچھے کی طرف ہوتا ہے تو اس کا انتہائی حصہ (فنڈس) معاء مستقیم پر دباؤ ڈالتا ہے اور فم رحم کا رخ مثانہ کی طرف ہوجاتا ہے۔ اس میلان کو میلان خلفی (ریٹروورشن) اور رحم کھا جانیکو انحناء خلفی (ریٹروفلکشن) کہتے ہیں۔
(دیکھو تصویر نمبر ۶۰ و ۶۱)
اسی طرح اگر کبھی اتفاقاً میلان رحم دہنی یا بائیں جانب کو ہوتا ہے تو اسی طرف کے خصیۃ الرحم (اوویری) پر اور پاؤں کی طرف آنے والے اعصاب کی جڑوں پر دباؤ پڑتا ہے۔
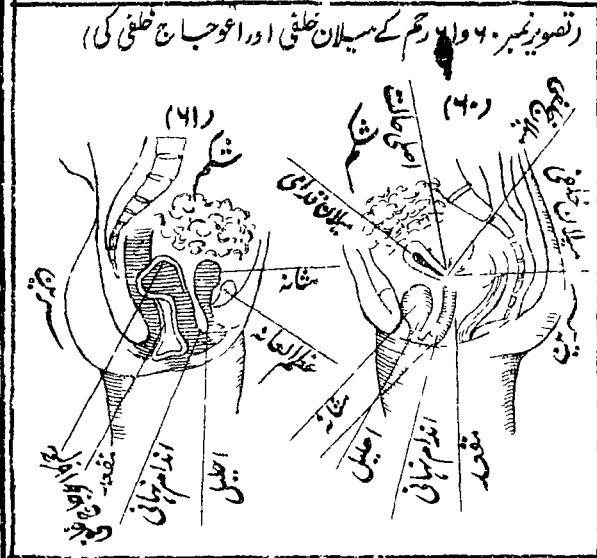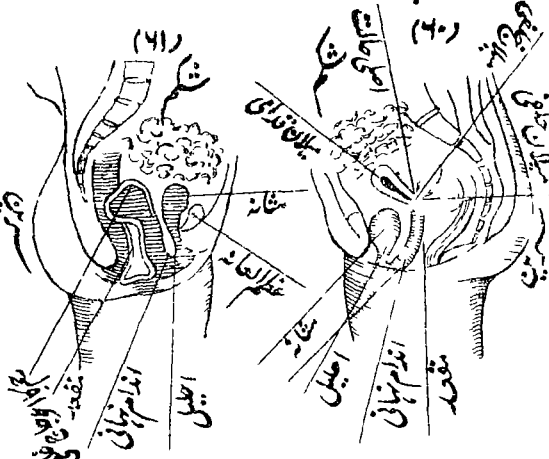
اسباب (۱) رحم کے رباطات کا ڈھیلا ہوجانا۔ یا کھنچ جانا (۲) خاص رحم یا اس کے قرب وجوار والے اعضاء میں ورم یا رسولی کا پیدا ہونا اور اس کا رحم کو دھکیل دینا (۳) کوٹھے یا چونڑوں کے بل گر پڑنے سے رحم پر ضرب شدید یا صدمہ پہونچنا (۴) کبھی بوجھ اٹھانے۔ کودنے۔ یا خوف سے یکایک اچھل پڑنے یا کثرت جماع سے بھی رحم کسی جانب کو جھک جاتا ہے۔

علامات (۱) مریضہ کو جماع سے سخت تکلیف ہوتی ہے (۲) ایک ہاتھ مریضہ کے پیڑو پر رکھکر دوسرے ہاتھ کی انگلی اندام نہانی کے اندر داخل کرنے سے قابلہ کو رحم کا جھکاؤ بخوبی

(تصویر نمبر ۶۲ میلان رحم کا امتحان)
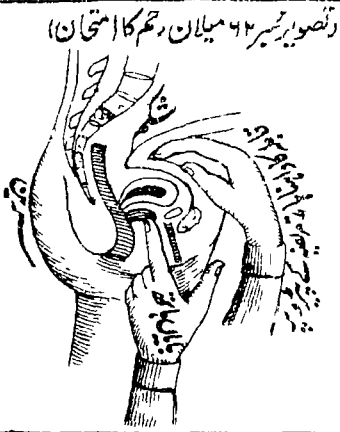
محسوس ہو سکتا ہے (دیکھو تصویر ۶۲) (۳) آلہ منفاح الفرج کے ذریعہ اندام نہانی کو اچھی طرح کشادہ کر کے پوری کیفیت دریافت ہو سکتی ہے (۴) سامنے کی طرف جھکنے کی حالت میں اکثر احتباس بول یا تقطیر بول کی شکایت پائی جاتی ہے (۵) پیچھے کی طرف جھکنے کی حالت میں احتباس براز یا بجیش ہو جاتی ہے۔ یا براز کے وقت مریضہ کو تکلیف ہوتی ہے (۶) اگر دہنی یا بائیں جانب کو میلان ہو تو اس جانب کے جنگاسہ۔ ران اور پنڈلی میں بشدت درد ہوگا اور دوسری جانب کو کسی قدر کم یا بالکل نہ ہوگا (۷) اگر میلان زیادہ ہو تو بعض مرتبہ احتباس حیض تک بھی نوبت پہونچتی ہے (۸) ایسی حالت میں اختناق الرحم کی علامات بھی کبھی پائی جاتی ہیں (۹) اگر میلان بوجہ ورم رحم کے ہو تو مریضہ کو قدرے بخار اور دردسر کی بھی شکایت ہوتی ہے (۱۰) اکثر عورت کو عسر حمل اور اسقاط حمل کی شکایت ہوتی ہے۔

علاج۔ اگر میلان زیادہ مدت سے ہو یا رباطات کے کھنچ جانے سے لاحق ہوا ہو تو سب سے پہلے رباطات میں نرمی پیدا کرنے کے لئے مریضہ کو چند مرتبہ گرم پانی میں بٹھائیں اور اگر اس پانی میں تخم خطمی۔ تخم میتھی۔ گل بابونہ۔ سبوس گندم۔ نمک وغیرہ جوش دیا گیا ہو تو اور بھی بہتر ہوگا اسی طرح انجیر۔ تخم میتھی۔ تخم السی۔ مغز تخم کدو پانی میں جوش دے کر اور قدرے تل کا تیل اس میں ملا کر بذریعہ پچکاری کے رحم کے اندر پہونچائیں اور اوپر سے روغن بابونہ۔ چربی بط کی۔ چربی مرغ کی چربی بکری کے گردہ کی۔ اور گائے کی نلی کا گودہ۔ ان سب کو پگھلا کر پیڑو کے مقام پر آہستہ آہستہ مالش کریں۔

اس کے بعد جب رحم کے رباطات خوب نرم ہو جائیں تو قابلہ بذریعہ دستکاری کے رحم کو سیدھا اور درست کر کے اس کے مقام پر بذریعہ گدی اور پٹی کے اچھی طرح بندش کر دے جس کا طریقہ فصل سابق میں درج ہو چکا ہے۔ اور اگر قابلہ انگلی کے ذریعہ سے رحم کو سیدھا اور درست نہ کر سکے تو اس کو بذریعہ سلائی ربوٹرائن ساونڈ کے جو اس کام کے لئے خاص ہے رحم کو

(تصویر نمبر ۶۳ میلان رحم کے درست کرنیکا طریقہ)

درست کرنا چاہیئے (دیکھو تصویر نمبر ۶۳)
اور اس کے بعد فوراً یہ شیاف
رکھا جائے تاکہ سلائی کے استعمال
سے اذیت ہوکر ورم رحم نہ ہوجائے

صفتہ۔ اکسٹراکٹ پلمبائی آیوڈائڈ
اکسٹراکٹ ہملک (رُب شوکران)
دونوں کو ملا کر شیاف بنائیں اور
اندام نہانی میں رکھیں اور مریضہ کو
نرم بستر پر لیٹے رہنے کی ہدایت
کریں اور جب تک رحم اپنے مقام
پر مستحکم نہ ہوجائے اس وقت تک احتیاط رکھیں کہ مریضہ کسی قسم کی حرکت نہ کرنے پائے جیسا کہ
انقلاب الرحم کے بیان میں کہا گیا ہے۔ اس کے علاوہ میلان رحم یا اعوجاج رحم کو درست کرنے
کے لئے مختلف قسم کی پے سی ریاں بھی استعمال کی جاتی ہیں جن سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔
(دیکھو تصویر نمبر ۶۴)

(تصویر نمبر ۶۴ میلان رحم میں پے سی ری کا استعمال)

پھر جس وقت رحم کے اپنے مقام پر
آجانے کا پورے طور پر اطمینان ہوجائے
تو مقامی طور پر استعمال کرنے اور کھلانے
میں ایسی دواؤں (ادویہ قابضہ) کا
استعمال کرانا چاہیئے جو رحم اور عام
پٹھوں اور رباطات کو مضبوط کرنے کے
لئے مخصوص ہیں۔ جیسا کہ ڈاکٹری ادویات
میں سے ٹنچر اسٹیل۔ اسٹرکنیا۔ کونین
وغیرہ۔ اور یونانی ادویات میں سے سفوف مغز حستہ آنبہ والا جس کا نسخہ فصل سابق میں

صفحہ ۱۷۵ پر درج ہو چکا ہے یا معجون موچرس وغیرہ۔

اور اگر میلان رحم بسبب استرخاء رباطات کے عارض ہوا اور استرخا بوجہ کثرت رطوبات کے ہو تو سب سے پہلے رطوبات کو خشک اور تحلیل کرنے والی ادویات کا استعمال کرنا چاہئے اور اگر ضرورت سمجھی جائے تو چند روز منضجات بلغم پلا کر مسہل بلغم کے ذریعہ بدن کا تنقیہ کرا لیا جائے اس کے بعد رحم کو بذریعہ دستکاری کے سیدھا اور درست کیا جائے۔

اور اگر میلان رحم بسبب ورم کے ہو تو اکثر حالتوں میں صرف ورم کا علاج ہی کافی ہوتا ہے۔ اور بعد تحلیل ہونے ورم کے رحم خود بخود اپنے مقام پر آجاتا ہے۔ چوٹ لگنے کی صورت میں سوائے تدابیر متعلقہ رحم کے خاص چوٹ کا علاج بھی حسب موقع ضروری ہے۔

اگر میلان رحم بسبب کودنے یا بوجھ اٹھانے وغیرہ صدمات کے لاحق ہوا ہو تو صرف رحم کو بذریعہ دستکاری کے درست کرکے ادویہ قابضہ کا مقامی طور پر استعمال کرنا اور آئندہ کے لئے مریضہ کو ایسی حرکات سے باز رکھنا خصوصاً جماع سے چند روز تک منع کرنا کافی ہوتا ہے۔

فصل بیسویں۔ وجع الرحم (پین آف دی یوٹرس) یعنی رحم میں درد محسوس ہونا۔ چونکہ رحم کی ساخت میں عصبی ریشے بکثرت موجود ہیں۔ اس لئے رحم پر جب کسی مودی کا اثر پہنچتا ہے تو اس میں درد کی اذیت محسوس ہوا کرتی ہے چنانچہ ایک تو جب رحم کے اندرونی سطح پر پھنسیاں نکل آتی ہیں تو پھنسیوں کے پیدا کرنے والے مادے کی حدت سے رحم میں سوزش

کاسا درد محسوس ہوا کرتا ہے۔

دوسرے ۔ ورم رحم کی حالت میں بھی مادہ کی حدت اور زیادتی مقدار کے باعث سوزش اور تناؤ کا سا درد محسوس ہوا کرتا ہے۔

تیسرے ۔ سرطان الرحم کی حالت میں مادہ کی خباثت سے درد ضربانی شدید ہوتا ہے

چوتھے ۔ اکلۃ الرحم کی حالت میں جلن کا سا درد بشدت ہوتا ہے۔

پانچویں ۔ بواسیر الرحم کے عارضہ میں بھی رحم کی ساخت اجتماع خون ہونے کے باعث تناؤ کا سا درد ہوتا ہے۔

چھٹے ۔ رحم کے اندر شگاف یا زخم ہونے سے بھی بشدت درد ہوتا ہے۔

ساتویں ۔ نفخۃ الرحم کے وقت کثرت اجتماع ریاح سے رحم میں تناؤ کا سا درد بشدت ہوتا ہے

آٹھویں ۔ انقلاب الرحم ۔ یا میلان الرحم کی حالت میں رحم کی وضع اصلی میں خلل پیدا ہونے کے باعث خاص رحم اور اس کے متعلقات میں سخت بے چین کرنے والا درد ہونے لگتا ہے ۔ یہاں تک جو قسمیں درد رحم کی بیان کی گئیں ان سب کی تدبیریں ان امراض کے بیان میں مذکور ہو چکی ہیں جن کے تابع یہ وجع الرحم ہوتا ہے۔

نویں ۔ جریان حیض کے وقت اکثر لڑکیوں کو بعد بلوغ کے پہلی مرتبہ حیض جاری ہونے سے دو چار دن پہلے اور ایام حیض میں رحم کے اندر اجتماع خون کے باعث تشنجی یا تناؤ کا سا درد ہوا کرتا ہے ۔ پھر رفتہ رفتہ جب ان کی طبیعت ہر مہینہ میں اس عارضہ کی خوگر ہو جاتی ہے تو وہ تکلیف بھی محسوس نہیں ہوتی ۔ البتہ بعض عورتوں کو جریان حیض با فراغت نہ ہونے کی حالت میں کثرت اجتماع خون کے باعث رحم میں درد شدید ہوتا ہے۔

علاج ۔ ایسی حالت میں رحم کے مقام پر تکمید کرنا اور ادرار حیض کی تدابیر عمل میں لانا مناسب ہے۔

دسویں ۔ وضع حمل سے کچھ پہلے رحم کے اندر تشنجی درد تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد دوروں کے ساتھ اٹھا کرتا ہے جو عورت کو نہایت بیتاب کر دیتا ہے ۔ چونکہ یہ درد رحم کے ریشوں کے سکڑنے سے ہوا کرتا ہے اور بچہ کو رحم کے اندر سے خارج کرنے کے لئے اس کا بار بار سکڑنا ضروری ہوتا ہے اس لئے اس قسم کا درد محتاج کسی تدبیر کا نہیں ہے البتہ شدت تکلیف کی

حالت میں بعض مناسب حیلوں سے دفع الوقتی کرنی پڑتی ہے ۔ جیساکہ سنگ مقناطیس بائیں ہاتھ میں لینا یا پیر کے نیچے رکھکر زور سے دبانا ۔ یا خچر کے سم کی دھونی دینا ۔ یا کسی تعویذ گنڈے وغیرہ کا بندھوانا ۔ یا شکم ۔ عانہ ۔ فرج کو مناسب روغنوں سے چکنا کرنا ۔ ان کے علاوہ اور بہت سے حیلے ایسے ہیں جن کو اکثر تجربہ کار بوڑھی عورتیں خوب جانتی ہیں ان حیلوں سے اگرچہ فی الواقع درد میں کوئی معتدبہ تسکین نہیں ہوتی لیکن تاہم مریضہ کا خیال اس طرف منتقل ہوکر اس کو اپنی مصیبت کے وقت میں اس قسم کی خارجی چارہ جوئی بہت کچھ تسلی بخشتی ہے ۔

گیارہویں ۔ عسر ولادت کے وقت کا درد شدید ۔ عسر ولادت خواہ بچہ کی جانب سے بوجہ ولادت غیر طبعی کے ہو ۔ یا حاملہ کی جانب سے بوجہ **جوف عانہ** (پلوس) کی خرابی کے ہو ہر حالت میں رحم کی ساخت پر غیر معمولی دباؤ پڑنے سے اور اس کے بار بار حرکات شدیدہ کرنے سے نہایت بیتاب کرنے والا اور مریضہ کی قوت کو سلب کرنے والا درد ہوا کرتا ہے جو بہت تھوڑی سی مدت میں حاملہ اور بچہ کی زندگی کو معرض خطر میں ڈالتا ہے ۔ اور اکثر اس صدمہ سے ماں یا بچہ یا دونوں ہلاک ہو جاتے ہیں ۔

علاج ۔ اس کی تدبیر یہی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو بہت جلد عسر ولادت کو دفع کرنیکی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں جو اس کے بیان میں بتائی گئی ہیں

بارھویں ۔ احتباس مشیمہ کے وقت بھی اس لئے درد شدید ہوا کرتا ہے کہ بعد وضع حمل رحم تھک جانے کے باعث اسقدر قوی حرکت کرنے سے عاجز رہتا ہے جسقدر اخراج مشیمہ کے لئے کافی ہوسکیں لیکن تاہم وہ تھوڑی تھوڑی دیر کے بعد سستا کر اخراج مشیمہ کے لئے اپنی باقی قوت کے موافق کچھ نہ کچھ حرکات (خواہ وہ کیسی ہی ناکافی کیوں نہ ہوں) ضرورۃً کرتا ہی رہتا ہے ۔ ایسی حالت میں جرم مشیمہ کا رحم کے اندر محتبس رہنا اور اس کی حرکات متعبہ متواترہ یہ دونوں امر درد شدید کے موجب ہوتے ہیں ۔

علاج ۔ ایسی حالت میں اخراج مشیمہ کے لئے یہ نسخہ نہایت مفید ہوتا ہے **صفتہ** ۔ اجوائن اجمود ۔ کلونجی ۔ میتھی ۔ باؤبڑنگ ۔ تخم گاجر ۔ قند سیاہ کہنہ پانی میں جوش دے کر گرما گرم پلائیں **نسخہ** دھونی کا ۔ سانپ کی کینچلی ۔ جنگلی کبوتر کی بیٹ ۔ گوگل ۔ گدھے کا سم

نیم کوفتہ کرکے دھونی دیجائے۔ ایضاً۔ مرکی۔ بہروزہ خشک۔ جاؤشیر۔ گندھک۔ کوٹ چھان کر گائے کے پتہ میں ملاکر قرص بنائیں۔ اور حسب موقع ان میں سے بقدر ضرورت لیکر دھونی دیں۔ باقی تدابیر اختناق مشیمہ کے بیان میں مفصل درج ہیں۔

تیرھویں۔ وجع بعد الولادت (آفٹر پینس) یعنی بچہ کی پیدائش کے بعد جو درد زچہ کے رحم میں ہوتا ہے اور اس کو ہندی میں گیبلن کا درد کہتے ہیں۔ حقیقت اس درد کی یہ ہے کہ ولادت کے بعد چند گھنٹوں تک یا دو تین دن تک رحم وقتاً فوقتاً ڈھیلا ہو ہوکر زور سے سکڑتا رہتا ہے رحم کی ان حرکات سے بہت درد ہوا کرتا ہے۔ فائدہ ان دردوں کا یہ ہے کہ جو خون اکثر ولادت کے بعد رحم کی دیواروں میں سے تراوش پاتا رہتا ہے۔ اور اس کا کچھ حصہ رحم کے اندر منجمد ہو جاتا ہے وہ رحم کی ان حرکات سے وقتاً فوقتاً خارج ہوتا رہتا ہے اس لئے ان دردوں کو عورت کے حق میں بہتر سمجھنا چاہیئے لیکن زیادہ تکلیف کی حالت میں پھر بھی کچھ نہ کچھ تدبیر ضرور کی جاتی ہے۔

علاج۔ تسکین درد کے لئے گرم اینٹ کے ذریعہ صرف تکمید کرنا ہی کافی ہوتا ہے۔ اور اگر درد نہایت شدید ہو تو یہ جوشاندہ پلانا چاہیئے۔ پوست املتاس۔ مشک ترامشیع۔ پرسیاوشان۔ قند سیاہ کہنہ۔ عرق گاؤزبان۔ عرق مکوہ میں جوش دے کر چند بار پلانے کی ضرورت پڑتی ہے کبھی شدت درد کی حالت میں اسی جوشاندے میں قدرے پوست خشخاش بھی زیادہ کیا جاتا ہے اور پوست خشخاش کو پانی میں جوش دے کر اس سے بذریعہ اسفنج کے پیڑو پر تکمید کی جاتی ہے اور تخم السی کے جوشاندہ سے رحم میں حقنہ کرنا بھی مفید ہوتا ہے۔

چودھویں۔ عصبی درد (نیورالجیا) جو صرف سوء مزاج رحم کے باعث ہوا کرتا ہے۔ جب اقسام مذکورۂ بالا کے اسباب میں سے کوئی سبب موجود نہ ہو اور مریضہ درد رحم کی شکایت کرے تو سمجھنا چاہیئے کہ یہ درد خاص اعصاب رحم کے ایذا پانے سے ہوتا ہے اور اعصاب رحم کو اندرونی اذیت پہونچنا۔ رحم کی مزاجی خرابیوں سے ممکن ہے۔ اس لئے اسباب و علامات پر غور کرنے سے بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ رحم کے مزاج میں کس قسم کی خرابی واقع ہوئی ہے۔ مثلاً تمام اعضا میں درد پیدا کرنے والی مزاجی خرابیاں اکثر دو قسم کی ہوا کرتی ہیں۔ جو بذات خود اعضا میں

درد پیدا کر دیتی ہیں۔ ایک یہ کہ کسی حس دار عضو کے مزاج میں معمول سے زیادہ گرمی پیدا ہو جائے دوسرے یہ کہ اس کے مزاج میں سردی کا اثر ہو جائے۔ یہ دونوں صورتیں عضو مذکور میں (علاوہ دوسری خرابیوں کے) درد پیدا کر دیتی ہیں۔ اسی قاعدہ پر قیاس کر کے علامات سوء مزاج کو تلاش کریں جن سے مزاجی خرابی کی تشخیص ہو سکے۔

علاج۔ تشخیص کے بعد سوء مزاج کی تعدیل کرنی چاہئے۔ چنانچہ سوء مزاج سرد کی حالت میں مریضہ کو دواء المسک ہمراہ شیرہ بادیان۔ شیرہ تخم کشوث۔ شیرہ برگ پودینہ عرق خشک بادیان عرق عنبر۔ خمیرہ بنفشہ پلانا چاہئے۔ اور بالچھڑ۔ ساذج ہندی۔ اکلیل الملک۔ زعفران۔ سب کو پیس کر مرغ کی چربی۔ بطخ کی چربی۔ روغن ناردین۔ مرغی کے انڈے کی زردی میں ملا کر فرزجہ رکھنا چاہئے۔ اور مرمکی۔ حب الغار۔ بہروزہ خشک۔ عود غرقی کی دھونی رحم میں پہونچانی چاہئے۔ اور اگر سوء مزاج گرم ہو تو مریضہ کو شیرہ تخم کاسنی۔ شیرہ تخم خیارین۔ شیرہ خارخسک۔ شربت نیلوفر۔ شربت سیب۔ شربت خشخاش وغیرہ پلایا جائے اور انڈے کی زردی روغن گل کے ساتھ ملا کر فرزجہ رکھا جائے۔ اسی طرح ٹھنڈے پانی کی پچکاری رحم میں کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ کبھی اعصاب کی حس کم کرنے کے لئے مخدرات (مثل افیون یا مارفیا وغیرہ) کے استعمال کی ضرورت پڑتی ہے۔

فصل اکیسویں۔ کثرۃ الطمث۔ اس مرض کی دو صورتیں ہوتی ہیں (۱) ایام معمولی میں عادت سے زیادہ خون جاری ہونا۔ جسے انگریزی میں (مے نوراجیا) کہتے ہیں۔ (۲) جریان حیض کی مدت ایام معمولی سے زیادہ ہو جانا۔ جسے انگریزی میں (مٹراجیا) کہتے ہیں۔ اس مرض میں بکثرت خون نکل جانے کے باعث دفعتہً عورت نہایت کمزور اور ناتوان ہو جاتی ہے۔ چہرہ کا رنگ زرد اور بدن پر خشکی غالب آ جاتی ہے اگر زیادہ عرصہ تک یہی حالت قائم رہے تو اس کا علاج مشکل ہو جاتا ہے اور مرض کمی خون (ایے نی میا) ہو جاتا ہے۔ شدت حیض کی حالت میں عورت کو عسر حمل کی شکایت بھی ہوتی ہے۔ آخر کو معدہ اور جگر کے افعال میں خلل واقع ہونے کے باعث کبھی مرض استسقاء تک بھی نوبت پہونچ جاتی ہے۔ اختلاف اسباب کے لحاظ سے اس مرض کو سات قسموں پر تقسیم کر کے مع علامات و

علاج کے ذیل میں جداگانہ بیان کیا جاتا ہے۔

پہلی قسم - کثرت حیض جو زیادتی خون کے باعث لاحق ہو۔ ظاہر ہے کہ جب خون کی پیدائش بدن میں زیادہ اور خرچ کم ہوتا ہے یا خون کی خاصیت میں ایسا تغیر واقع ہوتا ہے۔ جس سے خون پرورش بدن کے لائق نہ رہے تو تمام بدن کی رگوں میں اس کا ذخیرہ بہت زیادہ جمع ہوجاتا ہے۔ اسوقت ہمارے بدن کا قدرتی مدبر (طبیعت انسانی) اس بارگراں سے سبکدوشی حاصل کرنے کی عرض سے خون کو مختلف مقامات سے دفع کرتا ہے۔ یا یہ کہا جائے کہ خون کے تناؤ سے نازک اور نرم مقامات کی رگوں کے منہ کھل کر خون بہنے لگتا ہے۔ چنانچہ دانتوں کو ملنے یا مسواک کرنے کے وقت مسوڑوں سے خون جاری ہوجاتا ہے۔ یا ادنےٰ سی تحریک سے نکسیر جاری ہوجاتی ہے یا بواسیری مسّے پیدا ہوکر مقعدہ سے خون بکثرت نکل جاتا ہے اسی طرح عورتوں میں کثرت جریان حیض کا عارضہ ہوجاتا ہے۔

علامات (۱) بدن کی فربہی اور مریضہ کا نوجوان دموی المزاج ہونا (۲) بدن کا رنگ سرخ ہونا اور عروق میں امتلا پایا جانا (۳) نبض کا قوی اور عظیم ہونا (۴) اگر کثرت خون کے ساتھ کسی قدر خون کی خرابی بھی ہو تو فساد خون کی علامات بھی ظاہر ہوتی ہیں۔ جیسے بدن میں گرمی۔ سوزش پتنگے سے لگنا۔ خارش ہونا۔ پھوڑے پھنسیوں کا نکلنا وغیرہ (۵) باوجود کثرت سیلان خون کے مریضہ کو زیادہ ضعف کی شکایت نہیں ہوتی۔

علاج (۱) جب تک مریضہ کے ضعف ہوجانے کا خوف نہ ہو مقامی ادویات سے خون کو بند کرنے کی تدابیر ہرگز عمل میں نہ لانی چاہئیں (۲) اگر باوجود کثرت خون کے اس میں کسی طرح کا فساد بھی پایا جائے تو مصفیات خون کا استعمال کرائیں (۳) ورنہ مریضہ سے مناسب ریاضت کرائیں اور غذا میں تقلیل کرنا یا روزہ رکھنا زیادہ مناسب ہوتا ہے (۴) اگر خون کا غلبہ بہت زیادہ ہو تو ایسی حالت میں امالہ خون کی غرض سے فصد باسلیق کھولنا یا پستان کے نیچے سینگیاں یعنی گلاس لگانا (کپنگ) بھی مناسب ہوتا ہے (۵) ضماد حنظل حابس طمث کیلئے نہایت مجرب ہے نسخہ۔ حنظل نہایت باریک پسا ہوا ایک تولہ۔ مہندی کے پتے باریک پسے ہوئے ایک تولہ دونوں کو پانی میں ملاکر ہاتھ کی ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلوؤں پر ضماد

کرکے ایک گھنٹہ تک دھوپ میں بیٹھنا چاہئیے۔ فوراً حیض کو بند کرتا ہے (۶) کتھ سفید۔ طباشیر پوست انار۔ چھالیا پرانی ہر ایک چھ ماشہ باریک پیس کر اس میں سے ۵ ماشہ ہمراہ شیرہ بیخ انجبار شیرہ حب الآس۔ شیرہ تخم کاہو مقشر۔ لعاب بہدانہ۔ شربت خشخاش ملاکر پلائیں۔

(۷) مازو سبز۔ گلنار۔ سرمہ سیاہ۔ پھٹکری۔ گل ارمنی۔ دم الاخوین۔ سب کو باریک پیسکر انکی پوٹلیاں اندام نہانی میں فم رحم کے پاس رکھیں۔

دوسری قسم۔ کثرت حیض۔ جو رقت اور حدت خون کے باعث ہو۔ کیونکہ ایسی حالت میں رگوں کے منہ کھل بکثرت خون جاری ہو جاتا ہے

یاد رکھو کہ خون کی حدت اکثر بوجہ اختلاف صفرا کے ہوتی ہے۔ اور کبھی قدرے سوداء محترقہ کے ملنے سے بھی ہو جاتی ہے۔

علامات (۱) تمام بدن میں گرمی اور سوزش محسوس ہونا (۲) قلت اشتہا اور پیاس کی زیادتی (۳) قارورہ کی زردی اور جلن (۴) بدن میں خشکی اور نبض کی سرعت (۵) حیض کے خون کا زردی مائل رقیق یا سیاہی مائل قدرے غلیظ اور گرم مع سوزش کے خارج ہونا۔

علاج (۱) تسکین حدت کے لئے لعاب بہدانہ۔ شیرہ عناب عرق مرکب مصفی خون شربت نیلوفر کے ساتھ پلائیں (۲) عناب۔ شاہترہ۔ منڈی۔ پوست ہلیلہ زرد یا پوست ہلیلہ کابلی۔ ہلیلہ سیاہ۔ افتیمون۔ گل سرخ۔ گل نیلوفر وغیرہ کا نقوع چند روز پلاکر مسہل مناسب سے تنقیہ کرائیں (۳) حلبس خون کے لئے قرص کہربا ہمراہ شیرہ بیخ انجبار۔ شیرہ تخم خرفہ سیاہ۔ شیرہ تخم بارتنگ۔ شربت نیلوفر یا شربت انجبار یا شربت انار داخل کرکے پلائیں نسخہ کہربا یہ ہے۔ **صفت**۔ کشنیز خشک بریاں ۶ ماشہ۔ تخم خشخاش سیاہ و سفید کہربا شمعی ۵ ماشہ لسبدہ ماشہ مروارید ناسفتہ ۵ ماشہ تخم خرفہ ۵ ماشہ۔ بارہ سنگہ سوختہ ۳ ماشہ پوست بیضہ مرغ سوختہ ۳ ماشہ۔ صمغ عربی ۳ ماشہ۔ کتیرا ۳ ماشہ۔ گھونگہ سوختہ ۳ ماشہ۔ بزرالبنج سفید ۲ ماشہ سب کو باریک پیس کر آب بارتنگ سبز میں گوندھ لیں اور بقدر ساڑھے چار ماشہ کے قرص بنائیں خوراک ایک قرص ہے (۴) **ایضاً مجرب**۔ آملہ مقشر۔ بادیان ایک ایک تولہ رات کو پانی میں تر کرکے اور صبح کو مل چھان کر شکر سفید ایک تولہ سے شیریں کرکے پلائیں۔

نزف الطمث خونی

جریان خون

(۵) ۲ ایضاً۔ سفوف حابس خون۔ بنسلوچن۔ سنگجراحت۔ دانہ الائچی سفید تین تین ماشہ باریک پیس کر شکر سفید ایک تولہ ملاکر اس میں سے بقدر ۵ ماشہ ہمراہ گائے کے دودھ کے پھانک لیں۔ نہایت مفید اور میرا خاندانی مجرب ہے۔ (۶) یہ ضماد اور فرزجہ بھی بہت نافع ہے۔
صفتہ ضماد۔ پوست انار۔ گلنار۔ بلوط۔ جوزالسرو۔ مازو سبز۔ کزمازج۔ آقاقیا۔ حب الآس ہر ایک دو ماشہ۔ گل ارمنی ۴ ماشہ۔ سب کو باریک کوٹ چھان کر پوست خشخاش کے پانی میں ملاکر پیڑو پر ضماد کریں (۷) **صفتہ فرزجہ۔** گوند کیکر۔ کافور ہر ایک ۲ ماشہ۔ گلنار ۲ ماشہ۔ کشنیز تازہ ۷ ماشہ۔ سب کو باریک پیس کر نرم کپڑا اسمیں آلودہ کرکے اندام نہانی کے اندر رکھیں۔
تیسری قسم۔ جو خون کی مائیت اور غلبہ بلغمیت کے باعث عارض ہو کیونکہ ایسے خون سے رحم کی باریک رگیں ڈھیلی اور ان کی ساخت نرم ہو جاتی اور دوران خون سست ہو جاتا ہے اسی سبب سے خون کا رقیق حصہ حیض کے راہ بکثرت جاری ہو جاتا ہے۔
علامات (۱) بدن میں غلبۂ بلغم کی علامات ظاہر ہونا (۲) مریضہ کا لحیم و شحیم ہونا (۳) ہضم کی خرابی اور اکثر ترش ڈکاروں کا آنا (۴) قارورہ سفید اور بکثرت آنا (۵) نبض بطی لین عریض ہونا (۶) حیض کا خون رقیق القوام اور گلابی ہونا۔
علاج (۱) تنقیہ بلغم کے لئے قے کرائیں اور منضج بلغم دے کر مسہل گرم اور حب ایارج سے تنقیہ عام کرائیں (۲) غذائیں خشک مثل گوشت کبوتر یا تیتر یا چڑیوں اور کباب وغیرہ کے دینا مناسب ہے (۳) بقدر ایک ماشہ گندھک آنولہ سار باریک کرکے ہمراہ دودھ گائے کے ایک ہفتہ تک پلانا خون حیض کو بند کرتا ہے (۴) اسی طرح رال سفید ایک ماشہ۔ بالاکھ دانہ ایک ماشہ شکر سفید ایک تولہ میں ملاکر تازہ پانی کے ساتھ پھانک لیں مجرب ہے (۵) **ایضاً۔** قرص حابس طمث **صفتہ۔** زیرہ سفید۔ بابچھڑ۔ لونگ مصطگی ہر ایک دو ماشہ۔ صندل سفید۔ کندر۔ دم الاخوین۔ گوند کیکر۔ نشاستہ۔ لاکھ مغسول۔ افیون۔ گل ارمنی۔ سندروس ہر ایک ۴ ماشہ ہلیلہ سیاہ۔ بہیڑہ۔ آملہ خشک خبث الحدید۔ مازو۔ کزمازج۔ ہر ایک ۸ ماشہ۔ بزرالبنج ایک تولہ سب کو کوٹ چھان کر پانی میں گوندہ لیں اور قرص بناکر بقدر ۵ ماشہ ہمراہ جوشاندہ کشنیز خشک اور سماق کے دیں (۶) گدھے کی لید خشک یا بکری کی مینگنیاں جلاکر ان کی راکھ بذریعہ

ضماد حابس خون

فرزجہ حابس حیض

قرص حابس طمث

پوٹلی کے اندام نہانی کے اندر رکھنا بھی خون کو روکتا ہے (۷) ایضاً مجرب - مردار سنگ پھٹکری سفید - گل مختوم - گل ارمنی - گلنار - سرمہ سیاہ - مساوی کوٹ چھان کر بذریعہ پوٹلی کے اندام نہانی میں رکھیں (۸) **ایضاً مفید** - گلنار - کندر - مازو سبز - سرمہ سیاہ - اقاقیا - شب یمانی - جفت بلوط - حب الآس - کزمازج - مساوی کوٹ چھان کر پوست انار کے جوشاندہ میں ملا کر پشت اور عانہ کے مقام پر لیپ کریں -

چوتھی قسم - کثرت حیض - جو اعراض نفسانی کے سبب سے عارض ہو - چنانچہ کثرت غم و غصہ اور بے انتہا خوشی کے وقت اکثر خلاف عادت بے موقع حیض بکثرت جاری ہو جاتا ہے - خصوصاً نازک مزاج اور ضعیف الجثہ عورتیں اس میں زیادہ مبتلا پائی جاتی ہیں کیونکہ ایسے امور کے واقع ہونے سے دوران خون میں یکایک تغیر عظیم واقع ہوتا اور تمام بدن کے رگ پٹھے ڈھیلے پڑ جاتے ہیں - جن سے ان کی قوت ماسکہ (روکنے کی قوت) ضعیف ہو جاتی ہے اور چونکہ اکثر نازک اندام عورتوں کا رحم بھی کمزور ہوتا ہے - اس لئے ایسے موقع پر ان کے رحم سے بکثرت خون جاری ہو جاتا ہے

علامات (۱) ایسے امور کے دفعتہً واقع ہو جاتے ہی بکثرت حیض کا جاری ہونا سب سے بڑی علامت اس کی ہے (۲) کثرت طمث کا کوئی دوسرا سبب نہ پایا جانا (۳) مریضہ بظاہر تندرست اور قوی ہوتی ہے اور اس کو حدت خون یا رقت خون کی شکایت نہیں ہوتی (۴) مریضہ کو بواسیر رحم یا کسی دوسرے مرض کی شکایت نہ ہونا -

علاج (۱) سب سے بہتر تدبیر یہ ہے کہ مریضہ کی طبیعت کو دوسرے امور کی طرف متوجہ کریں کثرت غم کی حالت میں مریضہ کے دل کو تسلی اور دلاسا دیں مفرحات کا استعمال ہر طرح مناسب ہوتا ہے - غصہ کی صورت میں پند و نصائح مناسب سے زیادہ کام لینا چاہیئے - اور مریضہ کو دوسرے مشاغل میں مصروف کرنا بہتر ہوتا ہے - کثرت خوشی کی حالت میں مریضہ کو خوفناک نتائج کی طرف متوجہ کرنا اور خوشی کی افراط کو اس کے دل سے دور کرنا بہترین تدبیر ہے غرض کہ سب سے پہلے عوارض واقعہ کے خلاف امور کی طرف یکایک مریضہ کو متوجہ کرنا ضروری ہے اس کے بعد حبس خون کی عام تدابیر عمل میں لانی چاہئیں (۲) بہ فرزجہ خون کو فوراً

بند کرتا ہے صفتہ - پوست انار - مازو سبز - کہربا - گل ارمنی سنگجراحت والا خوین کاغذ سوختہ گل ملتانی اقاقیا - گلنار - سب کو باریک پیسکر بذریعہ پوٹلی کے اندام نہانی میں رکھیں -

(۳) یہ قرص ایسے موقع پر نہایت مفید ہوتا ہے صفتہ - کتیرا - نشاستہ - گوندکیکر - مغز تخم خیارین چھ چھ ماشہ - گلنار ۴ ماشہ - اقاقیا - کہربا - بسد - سوختہ مصطگی ہر ایک دو ماشہ - افیون ایک ماشہ سب کو نہایت باریک پیسکر بارتنگ سبز کے پانی میں ملاکر قرص بنائیں - خوراک ان کی ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک ہے - ہمراہ شیرۂ تخم خرفہ اور شربت انجبار کے

پانچویں قسم - کثرت حیض - جو بسبب ضعف رحم کے عارض ہوتی ہے - ظاہر ہے کہ جب کثرت مجامعت اور کثرت اولاد کے باعث رحم نہایت کمزور ہوجاتا اور اس کی ساخت ڈھیلی پڑجاتی ہے یا سن کہولت کے باعث اس کی بناوٹ سست پڑجاتی ہے - یا پیدائشی طور پر کسی عورت کا رحم کمزور ہوتا ہے تو خون کے قابل الدفع فضلات جو معمولی طور سے رفتہ رفتہ رحم کی رگوں میں جمع ہوکر ہر مہینہ ایام مقررہ میں خارج ہوا کرتے ہیں وہ فضلات ایسی حالت میں (جبکہ رحم کی ساخت ڈھیلی ہو) رحم کی ساخت اور اس کی رگوں کے اندر جمع ہونے کے لئے محفوظ نہیں رہ سکتے اور کمزور یا ڈھیلا رحم اور اس کی متخلخل رگیں اس خون کو ایک وقت معین تک اپنے اندر روک نہیں سکتیں بلکہ جسقدر خون کے فضلات رحم کی ساخت اور اس کی رگوں میں آتے ہیں اسیقدر بلکہ اپنے ساتھ اچھے خون کو بھی لیکر رگوں میں سے تراوش کرتے اور بہتے رہتے ہیں - اس وجہ سے ایام حیض کا قدرتی انتظام اور خون کا معمولی اندازہ قائم نہیں رہتا - اور ہر مہینہ میں اکثر دن ایسے گزرتے ہیں کہ جن میں عورت حیض سے فارغ نہیں ہوتی یونانی اطباء کی اصطلاح میں اس قسم کو خصوصیت کے ساتھ **استحاضہ** اور انگریزی اسے (مٹرارجیا) کہا جاتا ہے - **علامات** (۱) کثرت اخراج خون کے باعث مریضہ نہایت ضعیف اور ناتوان ہوجاتی ہے (۲) ادنیٰ حرکت سے خصوصاً اگر دو چار مرتبہ پیہم جماع کا اتفاق پڑے تو بے موقع حیض جاری ہوجاتا ہے (۳) خفیف سی حرکت سے بھی رحم اپنے مقام سے ٹل جاتا اور بیکلی ہوجاتی ہے (۴) اکثر مریضہ سیلان رحم کی آفت میں مبتلا رہتی ہے (۵) اگر حمل قرار پاجائے تو اسقاط ہوجاتا ہے -

علاج (۱) چند روز ترک جماع کرنا اور مریضہ کو آرام سے رکھنا (۲) مقوی اعصاب ادویات استعمال کرنا سب سے بہتر علاج ہے (۳) ڈاکٹروں نے خاص اس قسم کے لئے برومائڈ آف پوٹاسیم کی بہت تعریف لکھی ہے۔ اس کے استعمال سے اعصاب کو بے انتہا قوت حاصل ہوتی اور آرام ملتا ہے جن دنوں میں مریضہ کو حیض سے فراغت حاصل ہو۔ ان ایام میں برومائڈ آف پوٹاسیم ہر روز دس گرین ہمراہ عرق چرائتہ دو اونس (۵ تولہ) کے ملا کر تین مرتبہ کر کے پلائیں ایک ہفتہ تک متواتر پلانے سے بہت نفع ہوتا ہے۔ اور آئندہ حیض اپنی معمولی قدرتی مقدار پر بخوبی ہوتا ہے (۴) یونانی ادویات میں سے یہ سفوف نہایت عمدہ مقوی اعصاب ہے۔ **صفتہ**۔ کہربا۔ مصطگی۔ گل سرخ۔ لُبد۔ صندل سرخ۔ مازو سبز۔ گل دہاوہ کا پھول اتیس۔ مجیٹھ۔ موچرس۔ کندر۔ آملہ خشک۔ اقاقیا۔ دانہ الائچی خورد۔ طباشیر۔ جنطیانا رومی۔ کشنیز خشک۔ رال سفید۔ زعفران۔ سب کو مساوی لے کر نہایت باریک کوٹ چھان لیں اور سب کے برابر شکر سفید ملا کر سفوف بنا لیں۔ اس میں سے بقدر ۵ ماشہ لے کر ہر روز سوتے وقت ہمراہ گائے کے دودھ کے پھانک لیا کریں۔ اسی[۱] طرح کشتہ مونگا اور حبث الحدید معجون کلاں میں ملا کر کھلانا بھی بہت نفع کرتا ہے۔

سفوف مقوی رحم و اعصاب

چھٹی قسم۔ کثرت حیض۔ جو بواسیر رحم یا ورم غشاء اندرونی رحم۔ یا ورم خصیۃ الرحم کے سبب سے حادث ہو۔ کیونکہ ایسے مواقع پر خاص رحم اور اس کے قرب و جوار والے اعضاء کی طرف دوران خون تیزی کے ساتھ ہوا کرتا ہے اور رحم کی ساخت اور اس کی رگوں میں خون بکثرت جمع رہتا ہے۔ پھر جب کثرت خون کے باعث رگوں کا تناؤ بہت زیادہ ہو جاتا ہے تو ان کے دہانے کھل کر یا مسامات پھیل کر ان کے اندر سے بکثرت خون خارج ہو کر بہنے لگتا ہے۔ **علامات** اس قسم کی وہی ہیں جو ورم رحم یا بواسیر رحم یا ورم خصیۃ الرحم کے بیان میں مذکور ہیں۔ اسی طرح **علاج** بھی تقریباً وہی ہوتا ہے البتہ اگر بعد زوال سبب کے کثرت طمث کا عارضہ باقی رہے تو حابسات خون کا استعمال کرنا چاہئے۔ جن کے مختلف نسخے اور ترکیبیں سابق میں درج ہو چکے ہیں۔

---

[۱] اس کے علاوہ گیرو، سنگ جراحت والا نسخہ پینے کو اور لیپ اور آبدست کا نسخہ بھی دیا جاتا ہے ۱۲ مؤلف

ساتویں قسم۔کثرت حیض۔جو شگاف و جراحت رحم یا قروح رحم یا سرطان رحم کے باعث لاحق ہوں۔اس لئے کہ رحم کے ماؤف ہونیکی حالت میں اس کی طرف دوران خون سرعت اور تیزی کے ساتھ ہوتا رہتا ہے اور ایام حیض میں جریان خون بکثرت ہوتا ہے۔اس قسم کی علامات وہی ہیں اور علاج بھی وہی ہے جو ان امراض کے بیان میں مفصلاً مذکور ہو چکا ہے۔

فصل بائیسویں۔قلت حیض یعنی حیض کی کمی۔یہ مرض کثرت حیض کے خلاف ہے۔ عورت کو بحالت تندرستی ایام مقررہ میں جسقدر مجموعی مقدار خون کی براہ حیض خارج ہونیکی عادت تھی اس مقدار سے کم خون جاری ہو۔یا جتنے دنوں تک اس کو حیض آیا کرتا تھا ان دنوں کی تعداد بھی کم ہو جائے۔ان دونوں صورتوں کو قلت حیض کہا جاتا ہے۔اس مرض کے نقصانات اور مضرتیں اگرچہ احتباس حیض کی بہ نسبت کم ہیں اور اسی وجہ سے اکثر مستورات اول اول تو اس کی پرواہ نہیں کیا کرتی ہیں بلکہ شرم و لحاظ کے باعث کسی پر اس کا اظہار بھی گوارا نہیں کرتی ہیں۔لیکن کچھ مدت کے بعد جب ان کو اس عارضہ کے باعث مختلف تکالیف ظاہر ہوتی ہیں تو مریضہ اور اس کے متعلقین کو ان عوارض لاحقہ کی طرف توجہ ہوتی ہے ؎

ظاہر ہے کہ بدنی فضلات کا وہ قابل الدفع حصہ جس کو قدرت نے حیض کے راہ خارج کرنا عورتوں کے لئے حفظ صحت کا موجب مقرر کرکے اس میں بہت سی ضروری مصلحتوں کے مخفی راز ودیعت فرمائے ہیں اگر وہ زہریلے فضلات اپنی معمولی مقدار کی بہ نسبت بدن سے کم خارج ہوں اور کچھ مدت کے بعد ان کی معتدبہ مقدار بدن میں جمع ہو جائے تو اس سے جس طرح خاص عضو (رحم) کی صحت میں فتور واقع ہوتا ہے۔اسی طرح عام بدن کی صحت پر بھی ان کا مفسد اثر ضرور پڑتا ہے ؎

اسی وجہ سے قلت جریان حیض کی حالت میں اکثر مستورات کو درد رحم۔صلابت رحم۔ورم رحم۔عسر حمل وغیرہ عوارض لاحق ہو جاتے ہیں۔اس کے بعد معدہ و امعا کے افعال میں بھی خلل واقع ہوتا ہے جس کے باعث اکثر قبض شکم۔ضعف ہضم۔کثرت ریاح وغیرہ تکالیف میں مبتلا رہتی ہیں۔اور احتباس حیض کی وجہ سے ایک تو خون میں زہریلے فضلات مخلوط رہتے ہی ہیں

قلت جریان حیض سے دیگر تکالیف

دوسرے یہ کہ جگر کا فعل خراب ہو جانے سے خون اور بھی زیادہ خراب ہو جاتا ہے اور وہ تغذیہ بدن کے لائق نہیں رہتا اس سبب سے مریضہ کا بدن پھول کر اگرچہ بظاہر فربہ معلوم ہوتا ہے لیکن اس کی قوت نہایت ضعیف ہو جاتی ہے۔ ادنیٰ گرمی کے وقت بدن میں پتنگے سے لگنے لگتے ہیں۔ اور چیونٹیاں سی چلتی معلوم ہوتی ہیں۔ مریضہ کا دل اسقدر ضعیف ہو جاتا ہے کہ ادنیٰ صدمہ سے دھڑکنے لگتا ہے۔ اکثر بعد کھانا کھانے کے دل پر گھبراہٹ ہو کر خفقان کی سی حالت طاری ہو جاتی ہے۔ اکثر سر میں درد اور جگر کی شکایت ہوتی ہے۔ کبھی مریضہ نہایت بدمزاج اور متوحش مثل مالیخولیا والے کے ہو جاتی ہے۔ بعض مرتبہ بیہوشی ہو کر مثل اختناق الرحم کے حالت پیدا ہو جاتی ہے۔

اقسام۔ قلت حیض باعتبار اسباب کے چند قسموں پر منقسم ہے۔

پہلی قسم۔ وہ قلت حیض جو خون کی غلظت کے سبب سے ہو۔ جیساکہ بہت فربہ اور بلغمی یا سوداوی مزاج والی عورتوں کو ہوتا ہے۔

علامات متعلقہ مزاج بلغمی یہ ہیں (۱) مریضہ نہایت لحیم وشحیم ہوتی ہے لیکن بدن میں قوت نہیں ہوتی۔ بدن نہایت نرم اور پلپلا ہوتا ہے (۲) ضعف ہضم۔ ترش ڈکار۔ اور اکثر نفخ و قراقر شکم کی شکایت رہتی ہے (۳) گرمی اور پیاس کی شکایت نہیں ہوتی (۴) کبھی کبھی درد اور دوران سر کی شکایت ہوتی ہے (۵) کسل بدن اور کاہلی رہتی ہے۔ اور نیند نہایت غفلت کی اور بہت زیادہ آتی ہے۔

علاج (۱) سب سے پہلے مریضہ کو چند روز منضجات بلغم پلاکر مسہل بلغم سے تنقیہ کرائیں (۲) غذا کی کمی اور اکثر روزہ رکھنے کی ہدایت کریں (۳) اقسام ریاضت میں سے جس طرح کی ریاضت مریضہ کے حسب حال ہو ویسی ہی ریاضت کرائیں (۴) مرطوب غذاؤں سے اجتناب ضروری ہے (۵) ایام حیض سے ایک ہفتہ پہلے یہ **مطبوخ** پلانا نہایت مفید ہوتا ہے۔

صفتہ۔ مغز تخم کرڑ۔ تخم خربزہ۔ بادیان۔ پرسیاوشاں ہر ایک ساڑھے چار ماشہ نیم کوفتہ کرکے ڈیڑھ پاؤ پانی میں جوش دیں اور شربت بزوری ۴ تولہ اس میں ڈال دیں۔ جب دو حصہ پانی جل کر ایک حصہ باقی رہ جائے اس وقت مل چھان کر پلائیں۔

اگر غلظت خون غلبۂ سودا کے سبب سے ہو تو اس کی **علامات** یہ ہیں (۱) مریضہ سیاہ فام لاغر اندام ہوتی ہے۔ اور اس کے اعضاء میں کسی قدر سختی پائی جاتی ہے (۲) مریضہ کی نبض سست دبی ہوئی اور ضعیف ہوتی ہے (۳) بھوک زیادہ ہضم ضعیف اور ڈکاریں جلی ہوئی سی آیا کرتی ہیں (۴) اکثر مریضہ کا دماغ خشک رہتا ہے۔ اور نیند بہت کم آتی ہے (۵) اکثر خوف اور دہشت کی سی حالت میں مبتلا رہتی ہے (۶) مریضہ بداخلاق ہوتی اور اکثر تھوڑے سے صدمہ سے اس کا دل دھڑکنے لگتا ہے (۷) حیض کا خون سیاہ اور غلیظ ہوتا ہے۔

علاج (۱) بعد فراغ حیض کے چند روز تک یہ نسخہ پلائیں **صفقتہ**۔ گل بنفشہ۔ گل سرخ۔ مویز منقیٰ عناب۔ شاہترہ اسطوخودوس۔ بادرنجبویہ۔ پرسیاوشاں۔ تخم خطمی۔ گاؤزباں خمیرہ بنفشہ (۲) پھر بعد نضج کے اسی نسخے میں افتیمون۔ پوست ہلیلہ کابلی۔ بسفائج فستقی۔ مغز فلوس۔ ترنجبین۔ سنا مکی۔ مغز بادام شیریں اضافہ کر کے مسہل دیں (۳) معمولی تبرید کے بعد ایک ہفتہ تک یہ جوشاندہ پلائیں **صفقتہ**۔ مویز منقیٰ۔ انجیر۔ گاؤزباں۔ تخم کاسنی۔ گل سرخ۔ افسنتین۔ تخم کشوث۔ تخم خیارین۔ پرسیاوشاں۔ نبات سفید۔ اسی طرح کرنے سے آئندہ حیض با فراغت ہونے لگتا ہے (۴) اگر ضرورت سمجھی جائے تو ایام حیض سے دو ایک دن پہلے فصد صافن کرائیں۔

دوسری قسم قلت حیض۔ جو میلان رحم کے باعث عارض ہوتا ہے۔ علامات اور علاج اس کا میلان رحم کی بحث میں مفصل درج ہو چکا ہے

تیسری قسم۔ قلت حیض۔ جو فم رحم کے تنگ ہونے اور ورم رحم کے سبب سے لاحق ہوتا ہے ورم رحم کا بیان بھی گذر چکا ہے

چوتھی قسم۔ قلت حیض۔ جو کمی خون کے باعث ہو جیسا کہ اکثر لاغر اندام ضعیف الجسم۔ اور نقیہ[۱] عورات کو واقع ہوتا ہے۔

علاج۔ مریضہ کو اچھی ہوا میں رکھنا چاہئے۔ عمدہ غذائیں بقدر ہضم کے کھلائی جائیں۔ غذا میں دودھ۔ گھی اور مناسب میوہ جات کا استعمال مفید ہے۔ ریاضت کم کرنا اور عیش و فرحت میں اکثر مصروف رہنا مناسب ہے۔

[۱] نقاہت وہ کمزوری ہے جو بعد کسی شدید بیماری کے باقی رہ جاتی ہے۔ مؤلف۔

پانچویں قسم۔ قلت حیض۔ جو کمی فضلات کے باعث ہو۔ جیسا کہ زیادہ محنت و مشقت کرنے والی عورتوں کو ہوتا ہے۔

چھٹی قسم۔ قلت حیض۔ جو اکثر عورتوں کو ایام رضاعت میں واقع ہوتا ہے۔ چونکہ ان دونوں آخرالذکر قسموں سے کچھ مضرت نہیں ہوتی۔ اس لئے ان کا علاج بھی نہیں کیا جاتا۔

فصل تیئیسویں۔ عسر در دحیض (ڈس مے نوریا) یعنی حیض دشواری اور درد کے ساتھ آنا۔ اس مرض میں حیض کے آنے سے ایک دو روز پہلے اور ایام حیض میں بھی مریضہ کے رحم، پیڑو اور کمر میں درد رہا کرتا ہے۔ ایسی حالت میں اکثر عورات کو قلت حیض کی شکایت بھی ہوتی ہے اور بعض مستورات کو باوجود شکایت مذکورہ کے جریان حیض میں کچھ بھی کمی نہیں ہوتی۔ اسباب کے لحاظ سے اس مرض کی پانچ قسمیں ہیں۔

پہلی قسم۔ نوجوان لڑکیوں کو جب پہلی مرتبہ حیض آنا شروع ہوتا ہے اور اندرونی اعضاء تناسل کی طرف دوران خون تیز ہو کر ان کی رگوں میں امتلا اور تناؤ پیدا ہوتا ہے تو ان کو اس حالت کی عادت نہ ہونے کے باعث جریان حیض سے پہلے خاص جرم رحم پیڑو۔ کمر۔ رانوں اور پنڈلیوں میں درد شدید ہوتا ہے۔ چند روز تک طبیعت بے چین رہتی ہے جس کا کوئی سبب ظاہر نہیں ہوتا۔ پھر جب حیض کا خون جاری ہو جاتا ہے تو رفتہ رفتہ درد کی تکلیف کم ہونے لگتی ہے۔ یہ قسم علاج کی محتاج نہیں ہے۔ کیونکہ دو چار مرتبہ حیض آنے سے پہلے یہ درد ہوا کرتا ہے پھر جب ان اعضاء میں ایام مقررہ پر اجتماع خون کی عادت ہو جاتی ہے تو اس وقت درد ہونا بھی خود بخود موقوف ہو جاتا ہے۔

علاج۔ اگر درد بہت شدید ہو تو گرم پانی کسی جانور کے مثانہ یا بوتل میں بھر کر اس سے سینکنا یا جوشاندہ پوست خشخاش میں اسفنج تر کر کے اس سے تکمید کرنا۔ یا سبوس گندم۔ ریتہ نمک سونٹھ وغیرہ کی پوٹلی سے تکمید کرنا کافی ہوتا ہے اور اگر قلت حیض کی شکایت بھی پائی جائے تو بادیان اجوائن۔ دارچینی۔ تخم خرپزہ۔ درج ترکی۔ تخم کاسنی۔ نبات سفید کا جوشاندہ پلایا جائے۔

دوسری قسم۔ رحم کے چھوٹا ہونے یا اس کا منہ بند ہو جانے سے بھی حیض کے وقت درد شدید ہوتا ہے۔ یہ اکثر نوجوان لڑکیوں کو شادی سے پہلے ہوتا ہے اور شادی کے بعد رفتہ رفتہ

جوشاندہ سینکنا درد رحم

موقوف ہوجاتا ہے اور اگر فم رحم کا بند ہونا ورم یا اندمال زخم کے باعث واقع ہوا ہو تو البتہ بغیر علاج کے رفع نہیں ہو سکتا۔
علاج۔ اگر مریضہ کا رحم چھوٹا ہو تو اس کی تدبیر وہی ہے جو مرض صغر الرحم کے بیان میں درج ہو چکی ہے۔ اور اگر ورم کے دباؤ یا کسی تکلیف سے فم رحم تنگ یا بالکل بند ہو گیا ہو تو ورم کا علاج نہایت ضروری ہے۔ اور اگر اندمال زخم کے سبب سے فم رحم بند ہو گیا ہو اول ایسی دواؤں کا استعمال کرنا چاہئے جن سے فم رحم میں نرمی پیدا ہو جائے۔ جیسا کہ مرہم داخلیون اور مغز ساق گاؤ۔ چربی گردہ بکری کی۔ چربی مرغ کی۔ روغن گل۔ موم سفید۔ زردی انڈے کی۔ بطور فرزجہ کے اندام نہانی میں رکھیں۔ اور نرمی پیدا ہونے کے بعد اسفنج خشک کی باریک بتی فم رحم کے اندر چند روز تک رکھیں اس سے فم رحم کھل کر اس کا دہانہ پھیل جاتا ہے اور تسکین درد کے لئے پوست خشخاش اور تخم کتاں کے جوشاندہ میں مریضہ کو بٹھانا یا اس سے تکمید کرنا مفید ہوتا ہے اور اجراء حیض کے لئے تخم کتاں۔ باؤبڑنگ۔ تخم میتھی۔ برگ سداب دارچینی مشکطرامشیع۔ پوست املتاس۔ شربت بزوری کا جوشاندہ مناسب ہوتا ہے۔
تیسری قسم۔ اکثر نازک مزاج اور لاغر اندام عورتوں کو ضعف اعصاب یا تیزی حس اعصاب کے باعث ایام حیض میں درد بشدت ہوتا ہے۔
علامات (۱) اول ایک دو روز حیض آ کر بند ہو جاتا ہے اور درد کی شدت ہوتی ہے۔ (۲) اس کے بعد بکثرت خون جاری ہو جاتا ہے اور رحم میں تشنجی درد مثل مروڑ اور پیچش کے بشدت محسوس ہوتا ہے (۳) مریضہ نہایت پریشان و بیقرار اور مغموم و متفکر رہتی ہے (۴) کبھی اختلاج قلب اور غشی کی سی نوبت آتی ہے (۵) اکثر درد سر اور دوار کی شدت ہوتی ہے۔
علاج - درد شدید اور زیادہ تکلیف کی حالت میں پوست خشخاش آدھ پاؤ کے جوشاندہ میں سوڈا کاربوناس ایک اونس ملا کر اس سے آبزن اور تکمید کریں۔ اس کے بعد اندام نہانی میں یہ شیاف رکھیں **صفتہ**۔ اوکسائڈ آف زنک ۵ گرین۔ اکسٹراکٹ بلاڈونا ۵ گرین۔ روغن کوکو یا روغن کنجد یا چربی میں ملا کر شیاف بنائیں اس سے درد کو تسکین ہوتی ہے اور جریان حیض میں آسانی ہوتی ہے۔ اسی طرح ضماد وگرٹیج والا معمولہ خاندان شریفی نہایت نافع ہے۔

پلانے کی دواؤں میں سے پوست املناس مشکطراشیح۔ پوست خشخاش کا جوشاندہ نہایت مفید ہے۔ اسی طرح ایمونیا کاربوناس ۵ گرین نقوع پودینہ سبز ایک اونس میں ملا کر پلانا بھی بہت مفید ہوتا ہے **ایضاً**۔ بورنگس رسہاگہ صاف) ۱۰ گرین۔ نقوع پودینہ سبز ایک اونس میں ملا کر ہر روز تین مرتبہ پلائیں۔ **ایضاً گولیاں**۔ اکسٹراکٹ ہائیوسائمس ۵ گرین۔ اکسٹراکٹ بلاڈونا ڈیڑھ گرین۔ اکسٹراکٹ جن شنی ان ربب جنطیانا) یا اکسٹراکٹ ٹراکسی کم بقدر حاجت کے ساتھ ملا کر گولیاں بنائیں۔ یہ گولیاں تین دن کے لئے کافی ہیں۔ ان کے تین حصے کرکے ان میں سے ایک حصہ لیکر ہر روز تین مرتبہ کھلائیں۔ ان گولیوں سے حیض بافراغت آتا ہے اور درد کو تسکین ہوتی ہے

چوتھی قسم۔ عسر ورو حیض۔ جو میلان رحم یا انقلاب رحم کے باعث واقع ہوتا ہے۔ کیونکہ ایسے موقع پر تجویف رحم اور اس کے منافذ کی حالت درست نہیں رہتی اس کی رگوں میں اجتماع خون زیادہ رہتا ہے۔ اس لئے علاوہ ہر وقت کی تکلیف کے ایام حیض میں اور بھی زیادہ تکلیف ہوتی اور حیض کا خون بدشواری خارج ہوجاتا ہے۔

علامات اور علاج۔ اس قسم کا وہی ہے جو فصل انقلاب رحم اور میلان رحم میں مفصلاً مذکور ہوچکا ہے۔ اس کے علاوہ تسکین درد کے لئے جوشاندہ پوست خشخاش یا جوشاندہ برگ قنب ربھنگ) سے پیڑو پر تکمید کرنا مفید ہے۔ اگر میلان یا انقلاب زیادہ نہ ہو یا اسے درست کرلیا گیا ہو تو صرف تسکین درد کے لئے یہ شیاف اندام نہانی میں رکھنا سودمند ہوتا ہے۔

صفت۔ اکسٹراکٹ بلمبائی آئیوڈائڈ۔ اکسٹراکٹ بہلک ررب شوکران) ان دونوں کو بقدر مناسب ملا کر شیاف بنائیں اور استعمال کریں۔

پانچویں قسم۔ عسر ورو حیض۔ جو ورم[۱] یا ورم غشاء[۲] اندرونی یا بیرونی) رحم یا ورم[۳] خصیۃ الرحم کے سبب سے عارض ہو کیونکہ ایسی حالت میں ان اعضاء کی طرف دوران خون بکثرت ہوتا ہے اس لئے ایام حیض میں رحم کی ساخت اور اس کی رگوں میں اجتماع خون بکثرت ہوتا ہے اور ورم کے دباؤ سے جریان حیض میں بہت کمی ہوتی ہے۔ اس لئے ایام حیض میں درد اور بھی زیادہ شدت کے ساتھ ہوتا ہے۔

علامات اور علاج اس قسم کا وہی ہے جو فصل ورم رحم میں بیان کیا گیا ہے اور ورم

خصیتہ الرحم کے بیان میں آئندہ لکھا جائے گا۔ اس کے علاوہ تسکین درد کے لئے وہ تدابیر عمل میں لائی جائیں جو اسی فصل میں چند جگہ بیان کی گئی ہیں۔

فصل چوبیسویں۔ احتباس حیض (امے نوریا) یعنی حیض کا بند ہو جانا۔ اس مرض کی تین صورتیں ہیں جو مختلف اسباب سے واقع ہوتی ہیں۔

(۱) احتباس حیض کی پہلی صورت یہ ہے کہ عورت کے اندرونی اعضاء تناسل کیجانب دوران خون ہی اسقدر نہ ہو کہ اس سے فضلات طمثیہ چھنٹ کر حیض کے راہ خارج ہوسکیں۔ جیساکہ اس عورت کو ہوتا ہے جس کا رحم یا خصیتہ الرحم یا یہ دونوں عضو اصل پیدائش میں اپنی معمولی مقدار سے بہت چھوٹے مخلوق ہوں اور تمام بدن کی طرح قوت نامیہ خاص ان اعضاء کو بڑھاکر ان کی معمولی مقدار پر نہ لاسکے۔ اس لئے وہ جوانی میں بھی اپنا طبعی کمال حاصل نہ کرسکیں۔

یا وہ اعضاء اصل پیدائش میں بالکل ہی معدوم و مفقود رہیں۔ ایسی عورت کو ابتداء جوانی سے آخر عمر تک کبھی حیض نہیں آتا اور اس سے اس کو (مثل صحیح الخلقت مستورات کے) کوئی جسمانی مضرت یا کسی قسم کی تکلیف بھی نہیں ہوتی۔ کیونکہ ایسی عورت کے بدنی فضلات رجو حیض کے راہ خارج ہوتے) قدرتی طور پر دوسرے طریقوں سے خارج یا تحلیل ہوتے رہتے ہیں۔ یہ صورت نہایت نادر الوقوع ہے۔

اسی طرح بڑھاپے کی عمر میں بھی ایک تو بدن میں خون کا ذخیرہ اور اس کی پیدائش ہی کم ہو جاتی ہے۔ دوسرے یہ کہ اعضاء تناسل بھی تمام بدن کی طرح مرجھاکر برائے نام باقی رہجاتے ہیں۔ اس لئے ان کی طرف دوران خون اسقدر نہیں ہوتا کہ اس سے طمثی فضلات چھنٹ کر دفع ہوسکیں اس عمر میں بھی احتباس حیض ایک طبعی امر اور معمولی بات ہے جس سے کوئی مضرت نہیں ہوتی۔ اس لئے یہ صورت شامل امراض نہیں کی جاتی ہے۔

(۲) احتباس حیض کی دوسری صورت یہ ہے کہ رحم اور خصیتہ الرحم کی حالت درست ہو اور ان کی طرف دوران خون معمولی طور پر ہو اور فضلات طمثیہ کی پیدائش بھی بخوبی ہو لیکن مرض رتق یا انسداد فم رحم کے سبب سے حیض جاری نہ ہوسکے۔ ایسی حالت میں

ہر مہینہ ایام مقررہ پر اندام نہانی یا ایام رحم کی تجویف میں خون جمع ہو کر موجب فساد اور اقسام تکالیف کا ہوتا ہے۔ مرض رتق اور انسداد فم رحم خلقی کی حالت میں ابتدا سن بلوغ سے احتباس حیض ہوتا ہے اس لئے اگرچہ یہ حالت امراض خلقیہ عسر العلاج میں سے ہے لیکن تاہم اس کا علاج ممکن ہے۔ اس کو ہم دو قسم پر بیان کرتے ہیں۔

پہلی قسم۔ احتباس حیض جو بباعث مرض رتق کے لاحق ہو۔ لیکن یاد رکھو کہ مرض رتق کی وہ قسم احتباس حیض کا موجب ہو سکتی ہے جس میں اندام نہانی کی تجویف یا اسکا بیرونی دہانہ بالکل مسدود ہو۔ اس کا علاج رتق کے بیان میں ذکر کیا گیا ہے۔

دوسری قسم۔ وہ احتباس حیض ہے جو انسداد فم رحم کے باعث واقع ہوا ہو۔ اگر فم رحم کا انسداد خلقی ہو تو اس کا علاج سخت دشوار ہے۔ اور اگر فم رحم میں زخم ہو کر مندمل ہو جانے کے بعد انسداد ہوا ہو جیسا کہ بعد ولادت یا اسقاط حمل کے زخم ہو جاتا ہے یا کسی قسم کی غلیظ رطوبت یا ریشہ دار مادہ فم رحم کے اندر خشک ہو کر اس کو بند کردے تو اس کا علاج اس طرح کیا جائے کہ اول چند روز تک نرم کرنے والے مرہم[1] استعمال کریں۔ اس کے بعد بذریعہ باریک سلائی یا کسی بتی کے فم رحم کو کھول کر روغن گل میں بتی تر کر کے اس کے اندر رکھدیں چند روز تک اسی طرح عمل کرنے سے فم رحم نرم ہو جاتا اور فم رحم اپنی اصلی مقدار پر کشادہ رہتا ہے۔

(۳) **احتباس حیض** کی تیسری صورت جو اکثر مستورات کو واقع ہوتی ہے وہ یہ ہے کہ پہلے تندرستی کی حالت میں ان کو حیض ہمیشہ بافراغت آتا ہے پھر عوارض لاحقہ باعث حیض بند ہو جاتا ہے۔ باعتبار اسباب کے اس کی سات اقسام ہیں۔ ان کو مع علامات وعلاج کے ہم ذیل میں درج کرتے ہیں۔

پہلی قسم۔ احتباس حیض۔ جو کمی خون کے سبب سے ہو جیسا کہ لاغر اندام عورتوں کو بعد کسی مرض کے نقاہت کی حالت میں۔ یا محنت شاقہ اور فاقہ کشی میں اکثر مبتلا رہنے کے وقت یا جبکہ ان کے بدن سے بذریعہ نکسیر یا بواسیر یا فصد وغیرہ کے بہت خون خارج ہو گیا ہو تو ان کو اس وقت تک حیض بند رہتا ہے جب تک کہ ان کے بدن میں خون کا ذخیرہ

[1] مرہم داخلیون وغیرہ مؤلف۔

بدنی ضرورتوں کے لئے کافی جمع نہ ہوجائے۔

علامات (۱) مریضہ کا نہایت لاغر اور ضعیف ہونا (۲) بدن پر خشکی۔ بے رونقی۔ اور رنگ زرد ہونا (۳) نبض میں صلابت اور ضعف شدید پایا جانا۔ رگوں کا خالی ہونا (۴) اسباب قلت خون کا مقدم ہونا۔

علاج۔ ایسی حالت میں اگرچہ احتباس حیض سے کوئی بدنی مضرت مریضہ کو نہیں ہوتی لیکن ضعف بدن کو قوی کرنا اور خون صالح انسان کے لئے سب سے زیادہ مصیبت ہے۔ اس لئے بدن کو قوی کرنا اور خون صالح وافر پیدا ہونے کی تدابیر عمل میں لانا ضروری ہیں اور یہ جب ہی ہوسکتا ہے کہ مریضہ کو مقوی اور عمدہ غذائیں بقدر برداشت قوت ہاضمہ کے خوب کھلائیں۔ آرام سے رکھیں۔ حمام میں گرم پانی سے اکثر غسل کرایا کریں۔ غم و فکر سے محفوظ رکھیں۔ تمام بدن پر مکھن۔ روغن مغز کدو۔ روغن بادام۔ روغن نارجیل۔ روغن لبوب سبعہ وغیرہ کی مالش کریں۔ ریاضت معتدل کرائیں۔ غذا میں گوشت حلوان۔ گوشت مرغ فربہ۔ پلاؤ۔ دودھ۔ انڈے کی زردی وغیرہ عمدہ اور لذیذ اشیا مناسب ہیں۔ فربہی بدن اور قوت حاصل ہونے کے بعد یا تو حیض خود بخود جاری ہوجاتا ہے یا اجراء حیض کی مناسب تدبیریں کی جاتی ہیں۔

دوسری قسم۔ احتباس حیض جو غلظت خون کے باعث واقع ہو۔ جیسا کہ غلبہ سودا سے یا بلغم غلیظ کے خون میں مخلوط ہوجانے سے ہوتا ہے۔ ایسی حالت میں رحم کی رگوں میں سے اس گاڑھے خون کا رساؤ نہیں ہوسکتا اس لئے حیض بند ہوجاتا ہے۔

اگر خون میں سوداویت غالب ہو تو اس کی **علامات** یہ ہیں (۱) بدن لاغر۔ خشک۔ بے رونق۔ رنگ سیاہی مائل ہوتا ہے (۲) نبض سخت۔ باریک۔ ضعیف ہوتی ہے (۳) مریضہ کو بھوک کی زیادہ شکایت ہوتی ہے۔ اور ہضم ضعیف ہوتا ہے (۴) پیٹ میں نفخ و قراقر کی شکایت ہوتی ہے (۵) ڈکاروں میں سوزش اور دھواں سا معلوم ہوتا ہے (۶) بعد غذا کے تبخیر اور اختلاج قلب کی سی حالت محسوس ہوتی ہے (۷) درد یا دوران سر۔ فکر فاسد۔ خوف بیجا اور توحش میں اکثر مبتلا رہتی ہے (۸) اگر فصد وغیرہ کے ذریعہ خون نکالا جائے تو سیاہ اور غلیظ نکلتا ہے۔

علاج (۱) اول چند روز تک مصفیات خون اور منضجات سودا پلا کر مسہل سودا سے تنقیہ

کرائیں (۲) بعد تنقیہ عام کے ایام حیض سے دو چار دن پہلے فصد سفن (صافن) یا مابض یا صافن سے کسی قدر خون رواسطے امالہ کے نکلوا دیں (۳) اس کے بعد اگر ضرورت سمجھی جائے تو ایام حیض میں خون کو رقیق کرنے والی دواؤں سے آبزن کرائیں۔ **نسخہ آبزن**۔ تخم کتان۔ تخم خطمی۔ گل بابونہ۔ سبوس گندم۔ کوہ خشک۔ زوفا خشک۔ پودینہ خشک ایک ایک تولہ لیکر سب کو پانی میں جوش دیں اور ان کا صاف پانی کسی بڑے ٹب میں ڈال کر اس میں مریضہ کو بٹھائیں۔

اگر غلبہ بلغم کے سبب سے خون میں غلظت ہو کر مانع حیض جریان ہوئی ہو تو اسکی علامات یہ ہیں (۱) مریضہ کا تمام بدن پھولا ہوا ڈھیلا۔ نرم ہوتا ہے (۲) نبض عریض۔ نرم۔ ضعیف اور پر ہوتی ہے (۳) ہضم ضعیف اور ترش ڈکاریں اکثر آتی ہیں (۴) بدن میں ثقل اور کسل و کاہلی زیادہ ہوتی ہے (۵) حواس کند۔ نسیان اور نیند بکثرت آتی ہے (۶) منہ میں صابن سا گھلا رہتا ہے۔ اور پیاس مطلق نہیں ہوتی یا عطش کاذب (جھوٹی پیاس) ہوتی ہے (۷) اگر فصد وغیرہ کے ذریعہ خون نکلے تو گاڑھا اور کم سرخ ہوتا ہے۔

علاج (۱) منضجات بلغم پلا کر مسہل بلغم سے اسہال کرائیں۔ اگر ضرورت ہو تو مسہل میں ہینگ یا ایارج کا استعمال بھی مناسب ہے۔

نسخہ منضج بلغم۔ بادیان۔ بیخ بادیان۔ بیخ کرفس۔ پرسیاوشان۔ بادرنجبویہ۔ تخم کشوث۔ اصل السوس۔ گاؤزبان۔ خمیرہ بنفشہ ان دواؤں کا وزن مقرر کرنا اور ان میں حسب موقع تغیر و تبدل کرنا طبیب کی رائے پر موقوف ہے (۲) اس کے بعد ایام حیض سے ایک ہفتہ پہلے دو یا تین دن تک تخم کرفس۔ انیسون۔ بادیان۔ پودینہ خشک۔ شکر مشتع۔ شہد یا الس کا جوشاندہ پلائیں (۳) آبزن۔ تکمید۔ بخور وغیرہ تدابیر خارجیہ بھی حسب موقع مناسب ہیں۔

نسخہ آبزن۔ گل بابونہ۔ اکلیل الملک۔ سعتر۔ سداب۔ پودینہ۔ مرزنجوش۔ تخم شبت پانی میں جوش دے کر ایک بڑے ٹب میں آبزن کریں (۴) ایام حیض سے دو تین دن پہلے فصد صافن کرنا یا پنڈلیوں پر سینگیاں لگانا مفید ہوتا ہے (۵) اجرائے حیض کی اعانت کے لئے یہ نسخہ بھی مفید ہے۔ صفتہ۔ پوست املتاس۔ پرسیاوشاں۔ شکر مشتع۔ قند سیاہ کہنہ پانی میں جوش دے کر پلائیں۔

تیسری قسم۔ احتباس حیض جو عروق رحم کے انسداد سے واقع ہو۔ جیساکہ خون میں بلغم غلیظ یا چربی کا مادہ زیادہ ہوجانے کی حالت میں ہوتا ہے۔ یا اندمال قروح رحم کے بعد عارض ہوتا ہے۔ **علامات** (۱) غلبہ بلغم کی علامات موجود ہوتی ہیں (۲) قواعد کیمسٹری کے موافق امتحان کرنے سے پیشاب میں چربی کا مادہ معلوم ہوتا ہے (۳) اگر اندمال قروح اسکا سبب ہو تو ان کا پہلے ہونا اس کی صریح علامت ہے۔

علاج (۱) غلبہ بلغم کی حالت میں وہی علاج کرنا چاہئے جو اوپر بتایا گیا ہے (۲) خون میں چربی کا مادہ زیادہ ہونے کی حالت میں نمکین جلاب (مثل ملنے شیا سلفاس کے) مختلف اوقات میں اکثر دیتے رہنے سے بہت نفع ہوتا ہے (۳) اور ایسی حالت میں اجراء حیض کیلئے یہ گولیاں نہایت مفید ہوتی ہیں۔ ہفتہ۔ مرمکی۔ جاوشیر سکبنج۔ ہینگ۔ مجیٹھ۔ ہر ایک چھ ماشہ سب کو باریک پیس کر بسکھپرہ کی تازہ جڑ کے عرق میں ملاکر چنے کی برابر گولیاں بنالیں۔ ان میں سے تین ماشہ لیکر تازہ پانی کے ساتھ نگل لیا کریں۔

اگر اندمال قروح کے سبب سے رحم کی رگیں بند ہوگئی ہوں تو بہ صورت علاج پذیر نہیں ہے البتہ احتباس حیض کی مضرتوں سے مریضہ کو محفوظ رکھنے کے لئے ہمیشہ بعد چند ماہ تنقیہ بدن بذریعہ فصد و اسہال کے کراتے رہیں۔ اور مریضہ کو اکثر روزہ رکھنے اور مناسب ریاضت کرنے کی ہدایت کریں۔

چوتھی قسم۔ احتباس حیض جو رحم کی ساخت کے خشک ہوجانے اور اس کی اندرونی جھلی کے سخت ہوجانے سے اور رحم کی رگوں کے دہانے بند ہوجانے سے واقع ہو۔ جیساکہ اسوقت ہوتا ہے جبکہ رحم کے مزاج میں حرارت مفرطہ یا برودت یا یبوست مفرطہ غالب ہوجائے۔

اگر حرارت رحم سبب مرض کا ہو تو اس کی **علامات** یہ ہیں (۱) رحم کے اندر جلن اور سوزش محسوس ہوتی ہے (۲) قلت اشتہا۔ شدت عطش (۳) زردی یا سرخی اور سوزش بول کی (۴) سرعت و تواتر و ضعف نبض کا (۵) قبض شکم اور خشکی براز کی۔

علاج (۱) شیرہ تخم خرفہ۔ مغز تخم کدو شیریں۔ شیرہ تخم خیارین۔ شربت نیلوفر وغیرہ سے تبرید و تسکین حرارت کریں۔ شربت صندل۔ شربت لیمو۔ شربت خشخاش بھی مناسب ہے۔

فرزجہ مسکن حرارت رحم

(۲) شیر خشت۔ مغز تخم کدو شیریں۔ تخم خبازی۔ بادیان۔ سماق۔ نبات سفید باریک پیس کر پانی خالص میں ملا کر فرزجہ کے طور پر استعمال کریں۔

اگر **برودت رحم** سبب مرض کا ہو تو اس کی علامات یہ ہیں (۱) رحم کے اندر سردی محسوس ہوتی ہے (۲) مریضہ کو پیاس کی شکایت نہیں ہوتی اور ہضم خراب ہوتا ہے (۳) پیشاب سفید اور بکثرت آتا ہے (۴) نبض سست اور ضعیف ہوتی ہے۔

علاج (۱) جوارش جالینوس یا دواء المسک اور مثل ان کے دوسری ادویات جن سے بدن میں خوشگوار حرارت پیدا ہو۔ معدہ اور جگر میں قوت ہو۔ رحم کی سردی زائل ہو استعمال کریں (۲) **قرص مرکی** تسخین رحم کے لئے بے نظیر ہے۔ صفت۔ مرکی ۹ ماشہ۔ نرمس سوا تولہ پودینہ خشک۔ برگ سداب۔ مشکطرا مشیع۔ مجیٹھ۔ ہر ایک ۲ ماشہ سب کو باریک کوٹ چھانکر نگاہ رکھیں اور ہینگ۔ سکنبج۔ جاوشیر۔ ہر ایک چھ ماشہ پانی میں گھول چھان لیں اور اسمیں پسی ہوئی دوائیں ملا کر قرص بنالیں اور ان میں سے بقدر مناسب لے کر ہمراہ جوشاندہ اہل کے پلائیں اس کا نسخہ یہ ہے۔ اہل۔ پرسیاوشان۔ مشکطرا مشیع ہر ایک ۷ ماشہ۔ نرمس پودینہ خشک ہر ایک ۵ ماشہ۔ نبات سفید ۳ تولہ بقدر مناسب پانی میں جوش دے کر پلائیں۔

جوشاندہ اہل و قرص مرکی مدر حیض

(۳) فرزجہ مسخن رحم استعمال کرائیں۔ صفت۔ زعفران۔ مشک۔ عنبر۔ عود شیریں۔ ناگرموتھ۔ لونگ۔ ہر ایک بقدر مناسب لے کر باریک پیسیں اور گلاب میں ملا کر ریشمی کپڑا اس میں آلودہ کرکے فرزجہ رکھیں۔

نسخہ مسخن رحم

اگر **یبوست رحم** کے سبب سے اس کی رگیں بند ہو کر احتباس حیض واقع ہو تو اسکی **علامات** یہ ہیں (۱) رحم و فرج کے اندر خشکی ہوتی ہے (۲) مریضہ لاغر اور بدن پر خشکی و بے رونقی ہوتی ہے (۳) نبض میں صلابت اور خلو پایا جاتا ہے۔

علاج (۱) مریضہ کو مرغن غذائیں کھلائیں (۲) گائے کا دودھ از مغز بادام و مغز تخم کدو کا حریرہ پلائیں (۳) لعاب بہدانہ۔ شیرہ مغز تخم کدو شیریں۔ شیرہ مغز تخم تربوز۔ عرق گاؤزبان شربت نیلوفر بہت مناسب ہے (۴) روغن مغز تخم کدو۔ روغن بنفشہ۔ روغن نیلوفر۔ چربی بط کی۔ چربی مرغ کی ملا کر پیڑو پر شرمگاہ کے اندر باہر ملیں (۵) عورت کا دودھ روغن کدو

اور مکھن میں کپڑا تر کرکے فرزجہ کریں (۶) آبزن مرطب بھی بہت نافع ہوتا ہے صفت۔ گل بنفشہ۔ گل نیلوفر۔ تخم خطمی۔ جو مقشر۔ پوست خشخاش۔ بیری کے پتے۔ خبازی کے پتے۔ پانی میں پکا کر اس میں مریضہ کو بٹھائیں۔

پانچویں قسم۔ احتباس حیض جو فربہی مفرط کے سبب سے واقع ہو کیونکہ زیادہ فربہی کی حالت میں غلبہ بلغمیت کے باعث خون گاڑھا ہو جاتا ہے اور اس میں چربی کا مادہ زیادہ ہو جاتا ہے ایسی حالت میں ایک تو وہ چربی کے اجزاء رحم کی باریک رگوں کے دہانے بند کر دیتے ہیں۔ بلکہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ رحم کی ساخت میں اسقدر چربی زیادہ ہو جاتی ہے کہ گویا وہ بالکل چربی ہے دوسرے خون کی غلظت۔ تیسرے شکم کی احشاء کا دباؤ رحم کے اوپر پڑتا ہے اسلئے حیض بند ہو جاتا ہے

علامات (۱) فربہی مفرط ایسی ظاہری علامت ہے کہ اس کے علاوہ دوسری علامتوں کی چنداں ضرورت نہیں (۲) غلبہ بلغم کی علامتیں جو قسم دوم میں بیان کی گئی ہیں۔ وہ تمام اس حالت میں بھی موجود ہوتی ہیں۔

علاج۔ سب سے بہتر علاج تقلیل غذا و کثرت ریاضت ہے۔ بکثرت روزہ رکھنا اور مرطوب اشیاء سے اجتناب کرنا۔ محنت شاقہ کرنا اور پانی کم پینا بہت فائدہ کرتا ہے بھوک کی حالت میں حمام بکثرت کرنا بھی ایسا ہی کرتا ہے۔ اطریفل صغیر یا معجون کمونی یا انیسون گلقند میں ملا کر ہمیشہ کھانا مفید ہے۔ دواء اللک صغیر فربہی مفرط کے ازالہ میں بے نظیر ہے۔ ان تدابیر کے علاوہ خاص اجراء حیض کے لئے ایام مقررہ سے چند روز پہلے تخم کرفس۔ انیسون۔ تخم کاسنی۔ اجوائن تخم میتھی اسارون۔ گلقند کا جوشاندہ پلانا چاہئے۔ اس کے بعد اور ایام حیض سے دو تین دن پہلے فصد ہفت اندام یا فصد صافن کرائیں۔ عانہ کے مقام پر تکمید کرنا اور پنڈلیوں پر سینگیاں لگوانا بھی مفید ہے۔ **نسخہ تکمید۔** سنبل الطیب۔ دارچینی۔ حب بلساں۔ عود بلساں۔ قسط تلخ۔ دانہ الائچی خورد حائیقل۔ ہر ایک چھ ماشہ سب کو نیم کوفتہ کرکے پوٹلیاں بنائیں اور توے پر گرم کرکے تکمید کریں۔ **نسخہ دواء اللک صغیر۔** لک مغسول۔ قسط تلخ۔ فقاح اذخر۔ ترمس۔ حب الغار۔ تخم میتھی۔ مرچ سیاہ۔ ہر ایک ایک تولہ۔ ریوند چینی ڈیڑھ تولہ۔ کوٹ چھان کر شہد خالص ۲۴ تولہ میں ملائیں مقدار خوراک تین ماشہ۔

چھٹی قسم - احتباس حیض جو میلان رحم کے سبب سے پیدا ہو۔ یہ ایسی حالت میں ہوتا ہے جبکہ میلان رحم اسقدر زیادہ ہو کہ فم رحم پر دباؤ پڑکر بالکل راستہ بند ہو جائے۔ اسکی علامتیں اور علاج فصل میلان رحم میں مفصل درج ہیں۔

ساتویں قسم - احتباس حیض جو ورم رحم کے باعث واقع ہو۔ بالخصوص ورم صلب مزمن کی حالت میں اکثر ایسا ہوتا ہے۔ کیونکہ صلابت رحم کی حالت میں اس کی رگوں پر دباؤ پڑنے کے باعث ان میں دوران خون اچھی طرح نہیں ہوسکتا۔ اور نہ خون رگوں میں مترشح ہوسکتا ہے اسلئے حیض بند ہوجاتا ہے۔ اس کی علامتیں اور علاج ورم رحم کی بحث میں مفصل درج ہوچکے ہیں۔

احتباس حیض کے نتائج - اگر چند روز تک احتباس حیض کی طرف توجہ نہ کی جائے یا علاج ناکافی سے کوئی نفع مرتب نہ ہو تو فضلات طمثیہ کے بدن میں رک جانے سے رفتہ رفتہ خون میں گاڑھا پن اور سوداویت کا غلبہ ہوجاتا ہے جس سے وہ پرورش بدنی کے قابل نہیں رہتا۔ اور تمام بدن کا جو عضو کچھ بھی ضعیف ہو فوراً اس کے فساد سے متاثر ہونے لگتا ہے۔ اس آفت کو عورتوں کے حق میں اگر تمام امراض کی جڑ کہا جائے تو بالکل درست ہے۔ کیونکہ (۱) **ایک تو** اس موذی مرض کے فساد سے خود بیچارے رحم کا ہی محفوظ رہنا دشوار ہوتا ہے اکثر امراض رحم اسی احتباس حیض کے بدولت پیدا ہوجاتے ہیں۔ جیسے ورم رحم۔ صلابت رحم۔ بواسیر رحم۔ نفخہ رحم۔ وجع رحم۔ استسقاء رحم۔ اختناق رحم۔ عقر وغیرہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور ظاہر ہے کہ جب حیض کا خون رحم کی ساخت اور اس کی رگوں میں ہمیشہ ایام ماہواری میں جمع ہوتا ہے۔ اور اس سے خارج نہیں ہوسکتا تو ضرور اس کی ساخت میں اپنا فساد برپا کرے گا۔

دوسرے یہ موذی مرض یا تو بذات خود یا اپنے اسباب وعوارضات کے باعث مرض عقر (بانجھ پن) پیدا کرتا ہے۔ اور یہ بیچاری مریضہ اولاد کی نعمت سے محروم رہتی ہے۔

(۲) رحم ماؤف کی مشارکت سے معدہ وامعاء کے افعال خراب ہوجاتے ہیں۔ مریضہ اکثر ضعف ہضم۔ نفخ وقراقر شکم۔ متلی۔ کثرت تشنگی۔ کمی اشتہا کی آفت میں مبتلا رہتی ہے۔ مرض باؤگولہ جو مشہور ہے وہ اکثر عورتوں کو اسی احتباس حیض کے سبب سے لاحق ہوا کرتا ہے۔

(۳) جگر اور گردوں کا فعل تباہ ہوجانے سے اکثر عورتوں کا جسم پھول جاتا ہے بدن ڈھیلا

اور ضعیف ہوجاتا ہے۔ پیٹ بڑھ جاتا ہے چہرہ اور پاؤں پر تہیج ہوجاتا ہے۔ یہاں تک کہ کبھی مرض استسقاء تک نوبت پہونچتی ہے۔

(۴) فساد خون کے سبب سے بعض عورتوں کو غلبۂ سوداویت کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں اور بعض کے بدن میں بلغمیت زیادہ ہوجاتی ہے۔ چنانچہ سوداویت کی حالت میں بدن پر خشکی۔ بے رونقی لاغری ظاہر ہوتی ہے۔ اور بعض جلدی امراض پیدا ہوجاتے ہیں جیسے داد۔ خارش پھوڑے۔ پھنسیاں۔ جلد میں گرمی سوزش۔ پتنگے سے لگنا وغیرہ۔ اور غلبۂ بلغمیت کی حالت میں فربہی مفرط ہوجاتی ہے۔ پیٹ بڑھ جاتا ہے۔ چلنے پھرنے اور ادنی حرکت سے دم چڑھ جاتا ہے پھیپھڑہ میں خرابی پیدا ہوکر ضیق النفس اور کھانسی ہوجاتی ہے۔

(۵) بعض عورتیں امراض قلب میں مبتلا ہوجاتی ہیں۔ جیسے خفقان۔ اختلاج قلب۔ غشی وغیرہ۔

(۶) اکثر امراض دماغی و عصبانی بھی اس ہی احتباس حیض کا نتیجہ ہوتے ہیں جیسے درد سر شدید۔ دوار۔ سدر۔ صرع۔ مالیخولیا۔ اور کبھی جنون تک بھی نوبت پہونچتی ہے۔ امراض عصبانی جیسے تشنج۔ لقوہ فالج۔ استرخاء وغیرہ بھی احتباس حیض سے لاحق ہوسکتے ہیں۔

(۷) ان امراض کے علاوہ بعض مستورات اس ہی احتباس حیض کے سبب سے حمیات مزمنہ یا شدید قسم کی تپوں میں مبتلا ہوجاتی ہیں۔ یا ان کے خاص عضو میں کوئی مرض شدید ہوجاتا ہے جیسے رعاف شدید۔ یا ورم گوشت یا درد چشم وغیرہ۔

ان خراب نتائج پر تفصیلی نظر ڈالنے سے آپ کو معلوم ہوجائے گا کہ احتباس حیض عورتوں کے لئے کسقدر خوفناک مرض ہے۔ لیکن یہ ضروری نہیں ہے کہ احتباس حیض کی ہر ایک مریضہ ان تمام عوارض میں مبتلا ہوجاتی ہے بلکہ ہمارا مدعا یہ ہے کہ احتباس حیض کے باعث ان امراض میں سے کوئی سا مرض پیدا ہونے کا قوی اندیشہ ہوتا ہے۔ اور اس موذی مرض کے باعث اکثر مستورات ان عوارض میں مبتلا دیکھی جاتی ہیں۔

فصل پچیسویں (اختناق الرحم (ہسٹیریا)) یہ مرض جوانی کی عمر سے تقریباً ۴۵ برس کی عمر تک اکثر لاحق ہوتا اور دوروں کے ساتھ واقع ہوتا ہے۔ اور مرض صرع (مرگی) اور غشی کے ساتھ مشابہت رکھتا ہے کیونکہ اس مرض میں صرع کی طرح مریضہ گر پڑتی ہے اور اعضا میں

تشنج ہوتا ہے اور غشی کی طرح اس مرض میں بھی مریضہ کے ہاتھ پاؤں سرد نبض اور سانس کی حرکت ضعیف چہرہ کا رنگ متغیر ہو جاتا ہے لیکن اس مرض میں کامل بیہوشی نہیں ہوتی۔

اسباب۔ یونانی اطباء نے اس مرض کے دو سبب بتائے ہیں ایک تو احتباس حیض یا نفاس اور دوسرے احتباس منی۔ کیونکہ یہ مرض احتباس حیض یا نفاس والی عورتوں کو یا بعد بلوغ کے ان باکرہ لڑکیوں کو جن کی شادی میں زیادہ تاخیر ہوئی ہو یا ان جوان عورتوں کو اکثر ہوتا ہے جنہیں جماع کی طرف زیادہ رغبت ہو اور کسی سبب سے وہ میسر نہ آئے۔

ڈاکٹروں نے اس مرض کے اسباب بیان کرنے میں یونانی اطباء کے بیان سے صرف اتنا اختلاف کیا ہے کہ احتباس حیض یا نفاس وغیرہ سے جو عوارض دوسرے پیدا ہوتے ہیں ان کو بھی مرض اختناق الرحم کے اسباب میں شمار کر لیا ہے۔ چنانچہ ان کا قول ہے کہ نازک مزاج عورتوں کو جوانی سے ۵۵ سال کی عمر تک اگر امور خانہ داری سے فارغ البالی اور عیش و عشرت کی حالت میں باوجود طبعی خواہش کے مناسب موقع پر ان کی شادی نہ ہو اور وہ ہمیشہ اسی فکر میں مبتلا رہیں تو کثرت افکار سے ان کا دماغ تھک جاتا ہے۔ اگرچہ اس کی طرف دوران خون وافر ہوتا ہے لیکن کثرت افکار کے باعث اسے اسقدر مہلت نہیں ملتی کہ وہ خون سے نفع اٹھا سکے۔ اس لئے دماغ کی پرورش پورے طور پر نہیں ہو سکتی اور وہ بدرجۂ غایت ضعیف ہو جاتا ہے اس کے ساتھ ہی تمام اعضاء میں ضعف ظاہر ہوتا ہے چنانچہ ضعف رحم کے باعث اول تو احتباس حیض یا عسر درو حیض یا کثرت حیض یا سیلان رحم کا عارضہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد قبض شکم۔ سوء ہضمی۔ نفخ شکم ہو کر اختناق الرحم کے دورے پڑنے لگتے ہیں۔

کیفیت حدوث مرض۔ ایسی حالت میں خالص رحم یا اس کے قرب وجوار والے اعضاء میں جمع ہونے والا مادہ (حیض و نفاس کا خون یا منی) جب کچھ مدت تک رکا رہتا ہے تو اس سے دو قسم کے فساد برپا ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ رحم کی مشارکت سے رفتہ رفتہ معدہ و امعاء کے افعال درست نہیں رہتے۔ ہضم خراب ہو جاتا ہے اور شکم میں ریاح بکثرت پیدا ہونے لگتی ہیں۔ دوسرے یہ کہ جو مادہ رحم کے اندر جمع ہوتا ہے رفتہ رفتہ اس میں ایک خاص قسم کی زہریلی خاصیت پیدا ہو جاتی ہے۔ پھر اس زہریلے اثر سے رحم کے عصبی ریشے راذیت کے باعث

سکڑنے لگتے ہیں اسی وجہ سے تمام رحم میں سخت انقباضی کیفیت اور اختناقی حالت پیدا ہو جاتی ہے اور چونکہ رحم کے ساتھ دل اور دماغ کو عصبی مشارکت ہے اسلئے انقباض رحم کیساتھ ہی دل میں اختلاجی حرکت اور دماغ و اعصاب میں تشنجی کیفیت پیدا ہو کر مریضہ کی حرکات ارادیہ میں فتور اور حواس میں خلل واقع ہو جاتا ہے بدن اینٹھ جاتا ہے اسکے وجہ یہ ہیں کہ رحم کے اندر کسی قسم کے زہریلے بخارات (گیس) پیدا ہو کر خاص رحم پر اثر کرتے اور بذریعہ عصبی تعلق کے اختلاج قلب و تشنج دماغ کا موجب ہوتے ہیں -

عوارض بحالت دورہ مرض - اس بیان سے آپ کو بخوبی ظاہر ہو گیا کہ اگرچہ اختناق الرحم کی ابتداء تو رحم کی خرابی ہی سے ہوتی ہے لیکن مشارکت رحم کے باعث معدہ و امعاء اور قلب و دماغ میں بھی اس کا فساد سرایت کر جاتا ہے چنانچہ نوبت شروع ہونے سے پہلے (۱) اکثر مریضہ کو متلی ہوتی ہے یا کلیجہ جلتا ہے اور شکم میں نفخ معلوم ہوتا ہے (۲) جمائیاں اور انگڑائیاں آتی ہیں - بدن بھاری اور سست ہو جاتا ہے (۳) دل دھڑکنے لگتا اور سانس بمشکل آتا ہے اور چہرہ پر زردی سی چھا جاتی ہے (۴) حواس اور فکر میں خلل واقع ہوتا ہے - مریضہ کو کبھی گرمی اور کبھی سردی لگتی ہے (۵) سر میں قدرے درد - آنکھوں میں اندھیرا سا ہو جاتا اور آنسو بھر آتے ہیں (۶) پنڈلیوں میں کمزوری اور بے چینی سی معلوم ہوتی ہے -

اس کے بعد جب نوبت کا وقت اور بھی قریب آجاتا ہے تو مریضہ کو پیڑو کے مقام یا قولون کے بائیں حصہ میں ریاح کا گولہ سا پھرتا ہوا اور اوپر کی طرف چڑھتا ہوا محسوس ہوتا ہے - جب ان ریاح کی اذیت فم معدہ اور محاذات قلب تک پہونچتی ہے اسوقت مریضہ کا سانس گھٹنے لگتا ہے اور اختلاج قلب بشدت ہونے لگتا ہے جس سے مریضہ بدحواس ہو کر ادھر ادھر ہاتھ پیر مارنے اور بیہودہ بکنے لگتی یا ہنسنے لگتی ہے یا چیخ مار کر بیہوش ہو جاتی اور گر پڑتی ہے اور اگرچہ طاقت بولنے کی بالکل نہیں رہتی لیکن قوت سماعت باقی رہتی ہے - سانس میں تنگی اور چہرہ کا رنگ سرخ ہو جاتا ہے - گردن پیچھے کو کھنچ جاتی اور بدن اینٹھ جاتا ہے - آنکھوں کے پپوٹوں میں حرکت اختلاجی ہوتی ہے لیکن آنکھ کے ڈھیلے اپنی جگہ قائم و غیر متحرک ہوتے ہیں اسکے بعد جب دورہ ختم ہو چکتا ہے اسوقت مریضہ کا پیشاب بکثرت خطا ہو جاتا ہے اور نہایت گہرا اور لمبا سانس لیکر مریضہ ہوش میں آجاتی ہے لیکن درد سر شدید اور اعضا شکنی کی شکایت کرتی ہے -

یاد رکھو کہ یہ عوارض جو کچھ بیان کئے گئے شدت مرض کی حالت میں پائے جایا کرتے ہیں۔ اور اگر مرض اور بھی زیادہ شدید ہو تو اس کے دورے بہت جلد جلد پڑتے اور زیادہ دیر تک رہتے ہیں ایسی حالت میں یہ مرض مہلک اور خوفناک ہوتا ہے۔ اگر مرض خفیف ہو تو نوبت زیادہ مدت کے بعد پڑتی ہے اور جلد افاقہ ہوجاتا ہے۔ اور نیز بوقت نوبت عوارض اسقدر خفیف ہوتے ہیں کہ صرف حس وحرکت میں قدرے فتور پڑتا ہے اور سانس میں تنگی ہوتی ہے۔ گلا پھول جاتا ہے رخسارے سرخ ہوجاتے ہیں پپوٹوں میں حرکت اختلاجی ہوتی ہے اور مریضہ بول نہیں سکتی۔

عوارض بحالت وقفہ۔ اختناق الرحم کی نوبتوں کے درمیانی زمانہ میں علاوہ عوارض متعلقہ رحم اور ضعف ہضم وغیرہ کے (۱) بعض عورتوں کو اکثر اختلاج قلب۔ گرانی سر۔ دردسر کی شکایت رہتی ہے (۲) بعض کو روشنی کی بالکل برداشت نہیں ہوتی (۳) بعض عورتوں کے پستان میں سخت تناؤ کا سا درد رہتا ہے (۴) بعض مستورات کی پشت میں سخت درد ہوتا ہے۔ (۵) بعض کو احتباس بول ہوتا ہے (۶) بعض مستورات کے جسم میں کسی خاص مقام کی حس اسقدر تیز ہوجاتی ہے کہ اس مقام کو دبانے یا کوئی چیز لگانے سے فوراً نوبت مرض شروع ہوجاتی ہے اور اگر اس مقام پر کوئی مخدر چیز (مثل برف یا اینتھر کے) لگائی جائے تو نوبت رک جاتی ہے۔ (۷) بعض عورتوں کو بعض رنگوں کے دیکھنے سے فائدہ اور بعض رنگ کے دیکھنے سے نقصان ہوتا ہے (۸) بعض عورتوں کی آواز بیٹھ جاتی ہے (۹) بعض عورتوں کے دل میں ذات الجنب کا خیال جم جاتا ہے (۱۰) بعض کو فالج کا خیال وہم (۱۱) بعض خیال کرتی ہیں کہ انکے مثانہ میں پتھری پیدا ہوگئی ہے

ان تمام عوارض کے متعلق ڈاکٹروں کی رائے تو یہ ہے کہ اکثر عورتیں اول تو فریب کے طور پر اپنے آپ کو ان امراض میں مبتلا بنایا کرتی ہیں۔ لیکن کچھ مدت کے بعد ان کے دل میں یہ وہمی خیالات اچھی طرح جم کر واقعی طور پر ان امراض میں سے کسی مرض کو پیدا کردیتے ہیں۔

لیکن ہمارے خیال میں عموماً عورتوں پر فریب کا الزام لگانا خصوصاً ایسے شدید موذی مرض کی حالت میں ٹھیک نہیں ہے۔ بلکہ اگر یہ کہا جائے تو غالباً کچھ غیر مناسب نہ ہوگا کہ اول تو عموماً عورتوں میں شدائد مرض وتکالیف کے برداشت کرنے کی قابلیت ہی کم ہوتی ہے اسلئے وہ تھوڑی تکلیف سے بھی مردوں کی نسبت زیادہ متاثر ہوا کرتی ہیں اسکے علاوہ ضعف دماغ اختلال ذہن اور

فساد تفکر اس مرض کیلئے لازم ہیں۔اس وجہ سے واقعی طور پر ان کے ذہن میں یہ خیالات فاسدہ جم جاتے ہیں۔اس لئے ان کو دیدہ و دانستہ فریب کرنے سے بالکل بری سمجھنا چاہئے۔

تشخیصی علامات۔ یہ بات ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ اختناق الرحم اور مرگی کے دورے مشابہ ہوتے ہیں۔اس لئے ان دونوں مرضوں میں فرق کرنا معالج کے لئے نہایت ضروری ہے تاکہ علاج میں غلطی واقع نہ ہو۔ان دونوں مرضوں میں تشخیصی علامات کا فرق ذیل کے نقشہ سے بخوبی ظاہر ہوتا ہے۔

نمبر شمار	اختناق الرحم کی علامتیں	صرع کی علامتیں
۱	نوبت کے وقت کامل بیہوشی نہیں ہوتی	کامل بیہوشی ہوتی ہے
۲	چہرہ زرد یا سرخ۔کھچاوٹ نہیں	چہرہ اودا۔ہولناک۔ایک جانب کو کھچا ہوا
۳	منہ بند۔زبان اپنی جگہ پر	دانت کھلے ہوئے۔زبان باہر نکلی ہوئی
۴	آنکھیں بند۔پپوٹوں میں حرکت اختلاجی اور ڈھیلے اپنی جگہ قائم رہتے ہیں	آنکھیں نصف کھلی ہوئیں۔ڈھیلے متحرک پتلی اوپر کو چڑھی ہوئی۔
۵	کف بالکل نہیں ہوتا ہے	کف سفید یا سرخی مائل جاری ہوتا ہے۔
۶	سانس ضعیف خراٹے کی آواز بالکل نہیں آتی ہے۔	سانس بمشکل آتا ہے خراٹے کی آواز بشدت ہوتی ہے۔
۷	بدن اینٹھ جاتا ہے۔ہاتھ پاؤں زور سے سکڑتے اور پھیلتے ہیں۔	ایک جانب تشنج زیادہ اور دوسری طرف کم ہوتا ہے۔

خلاصہ یہ ہے کہ (۱) اگر مریضہ بالکل بیہوش ہو (۲) چہرہ اودا اور متشنج (۳) زبان نکلی ہوئی ہو (۴) منہ سے کف جاری ہوں (۵) سانس خراٹے سے چلتا ہو (۶) آنکھوں کی پتلیاں اوپر کو چڑھی ہوئی ہوں (۷) بدن میں ایک طرف تشنج زیادہ اور ایک طرف کم ہو تو مرض صرع ہے اختناق الرحم نہیں ہے۔

علاج نوبت کے وقت۔ سب سے زیادہ خیال رکھنے کی لائق یہ بات ہے کہ اگر مریضہ حاملہ ہو یا اس کا مزاج بہت گرم ہو تو سنگھانے یا فم رحم پر لگانے کی ادویات زیادہ گرم اور تیز نہ ہونی چاہئیں۔ اور فوری محرکات کے استعمال سے بھی اسقاط حمل کا خوف ہے ان تمام باتوں کا لحاظ رکھکر بحالت نوبت ذیل کی تدابیر عمل میں لائی جائیں (۱) مریضہ کی رانوں[1] اور بازو پر زور سے بندش کردیں (۲) ہاتھوں کی ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلوؤں پر نمک اور رائی اچھی طرح زور سے ملیں (۳) مریضہ کے چہرہ پر ٹھنڈا پانی زور سے چھڑکیں (۴) پیاز اور لہسن یا کافور یا امونیا کی ہوا سنگھائیں۔ یا جند بید ستر۔ نکچھکنی۔ جاوشیر باریک پیسکر ناک میں نفوخ کریں (۵) گندھک اور گوگل کی دھونی ناک کے سامنے کریں (۶) روغن چنبیلی۔ روغن گل۔ روغن بادام میں قدرے مشک حل کرکے فرج کے اندر اور فم رحم پر ملیں یا پودینہ کوہی۔ لونگ۔ مرچ سیاہ زعفران کا فرزجہ کریں (۷) پیڑو کے مقام پر اور رانوں کے اندرونی جانب خالی سینگیاں لگائیں۔ (۸) مریضہ کا نام لے کر اس کے کان میں زور سے پکاریں (۹) حکیم شفاء الدولہ مرحوم نے اس عمل کی نہایت تعریف کی ہے کہ بیہوشی کے وقت مریضہ کی ناک اور منہ کو تھوڑی دیر تک ہاتھ سے بند کرلیں۔ اس عمل سے مریضہ کا سانس گھٹ کر اس کا دل گھبراتا ہے اور وہ فوراً ہوشیار ہوجاتی ہے (۱۰) اگر اختناق الرحم کا باعث احتباس منی اور ترک جماع ہو تو اس حالت میں اگر جماع میسر آئے تو یہ فعل نہایت مفید اور زوال نوبت کی بہتر تدبیر ہے (۱۱) اگر احتباس حیض کے باعث یہ مرض لاحق ہو تو فرفیون اور مرچ سیاہ کا فرزجہ کرنا بہت مفید ہے۔ یہ تمام تدبیریں جو کچھ بیان کی گئی ہیں ان میں سے جو تدبیر ہو سکے وہ محض ازالۂ نوبت کے لئے کارآمد ہے لیکن یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ نوبت کے وقت مریضہ کو بیہوش سمجھکر کوئی فعل یا حرکت مریضہ کے خلاف طبع عمل میں نہ لانی چاہیئے کیونکہ وہ بالکل غافل اور بیہوش نہیں ہوتی بلکہ صرف اس کی حرکات اس کے اختیار سے باہر ہوتی ہیں اور وہ بولنے پر بالکل قادر نہیں ہوتی ہے

علاج بعد زوال نوبت۔ اگر مریضہ حاملہ نہ ہو تو اختناق الرحم کا ابتدائی سبب دریافت اور تشخیص کرکے اس کے موافق تدبیر کریں۔

[1] اگر مریضہ حاملہ ہو تو نمبر ۱-۲-۳-۶-۸- کے سوا دوسری تدبیر مناسب نہیں ہے ۱۲

مثلاً اگر اختناق الرحم کا سبب احتباس منی اور ترک جماع ہو جیسا کہ اکثر بیوہ عورتوں یا باکرہ لڑکیوں کو واقع ہوتا ہے تو سب سے بہتر اس کی تدبیر یہ ہے کہ رواج کے موافق مریضہ کی شادی کر دی جائے۔ اور اگر بروئے تحقیقات یہ بات ثابت ہو کہ احتباس حیض کے باعث یہ مرض لاحق ہوا ہے تو احتباس حیض کے اسباب تلاش کر کے اسکے موافق علاج کرنا چاہیئے

چنانچہ اگر احتباس حیض کا سبب مرض رتق یا انسداد فم رحم ہو تو اس کی تدابیر عمل میں لائی جائیں جو ان امراض کے بیان میں تفصیل کے ساتھ درج ہو چکی ہیں اور اگر یہ لاعلاج ثابت ہوں تو مریضہ کی حفظ صحت کے لئے ہمیشہ بذریعہ فصد کے بمقدار مناسب خون نکلوا دیا کریں تاکہ اس قسم کی آفات سے محفوظ رہے۔

اور اگر میلان رحم یا ورم رحم کے سبب سے احتباس ہو کر مرض اختناق الرحم کا لاحق ہونا ثابت ہو تو ان امراض کا علاج کرنا چاہیئے جو اپنے مواقع پر درج ہو چکا ہے۔

اسی طرح اگر رحم کی ساخت اور اس کے مزاج میں خلل واقع ہونے کے باعث احتباس ہو کر اختناق الرحم کا موجب ہو جائے تو اس کا علاج کرنا چاہیئے جو اس کے بیان میں درج ہے۔

اور اگر غلبۂ بلغمیت یا فربہی مفرط کے باعث احتباس حیض ہو کر یہ مرض پیدا ہوا ہو تو ملطفات خون اور منضجات بلغم پلا کر مسہل بلغم سے مع حب ایارج یا حب لوغاذیا حب اصطمخیقون کے تنقیہ کرانا چاہیئے اس کے بعد معجون مثرودیطوس۔ یا دحمرثا۔ یا معجون غیاثی ہمراہ جوشاندہ انیسون۔ یا ماءالاصول کے بہت نافع ہے اور یہ دوا بھی نفع کرتی ہے۔ صفتہ۔ غاریقون پونے دو ماشہ دواءالمسک ۵ ماشہ یا شہد خالص تولہ میں ملا کر ہر روز کھا لیا کریں۔ ایضاً۔ حمام کرنا اور گندھک کے پانی سے آبزن کرنا بھی مفید ہے۔

نسخہ معجون دحمرثا۔ جو قرابادین قادری اور تحفہ سے نقل کیا گیا ہے یہ معجون رحم کی سردی کو دفع کرتی اور احتباس حیض والوں کے لئے مفید ہے۔ شکم سے ریاح غلیظ کو تحلیل کرتی اور جگر و تلی کے سدے کھولتی ہے۔ سرد مادہ کے بخاروں اور کھانسی اور سستی اعضا کو اور بلغم کی زیادتی سے سانس رک جانے کو فائدہ مند ہے۔ صفتہ۔ تخم حرمل ڈیڑھ مثقال۔ لبان ذکر مصطگی حب بلساں

٭نوٹ ایک من طبی دو رطل کا۔ ایک درم ۳۔ ماشہ کا۔ ایک استار ساڑھے چار مثقال کا۔ اور بقول شیخ ۶۔ درم کا اور ایک مثقال ۴۔ ماشہ کا ہوتا ہے

زعفران۔ اکلیل الملک۔ بالچھڑ۔ مرچ سیاہ۔ ہر ایک دس درم۔ ریوند چینی۔ زراوند طویل۔ زراوند مدحرج ہر ایک بیس درم۔ انیسون۔ سونٹھ۔ قسط تلخ۔ سلیخہ ہر ایک تین استار۔ لونگ ۶ درم کتکی سفید۔ گل سرخ۔ کلونجی ہر ایک چھ استار۔ صبر سقوطری مغسول چودہ درم۔ زرنباد۔ درونج عقربی ہر ایک ۴ درم۔ سب کو باریک کوٹ چھان کر تمام دواؤں سے سہ چند شہد خالص مصفی میں ملائیں اور چینی کے برتن میں محفوظ رکھیں۔ مقدار خوراک ۳ ماشہ سے ۵ ماشہ تک ہے۔

نسخہ معجون غیاثی منقول قرابادین قادری سے **صفتہ**۔ زعفران عاقرقرحا۔ بزرالبنج۔ فرفیون۔ خولنجان۔ الائچی کلاں۔ دارفلفل۔ جندبیدستر ہر ایک ایک تولہ کوٹ چھان کر سہ چند شہد خالص میں معجون بنالیں۔ خوراک تین ماشہ ہے۔

نسخہ ماءالاصول کہ بعد تنقیہ کے اس مرض میں بہت نافع ہوتا ہے **صفتہ** پوست بیخ کرفس۔ پوست بیخ بادیان۔ انیسون۔ قسط شیریں۔ راسن۔ مشکطرامشیع ہر ایک ۱۰ ماشہ۔ بیخ اذخر۔ فقاح اذخر ہر ایک ۱۴ ماشہ۔ بالچھڑ۔ مصطگی ہر ایک پانچ ماشہ۔ حماما۔ دارچینی۔ سلیخہ۔ حب بلساں۔ عود بلساں۔ ہر ایک ۷ ماشہ۔ مویز منقی ۷ تولہ۔ سب کو دو سیر پانی میں اسقدر جوش دیں کہ چہارم پانی باقی رہجائے پھر اس کو صاف کر کے رکھیں۔ یہ تین خوراکیں ہیں جو تین دن کے لئے کافی ہیں۔ ہر روز اس کی ایک خوراک معجون دحمرثا چار ماشہ۔ روغن بادام تلخ ایک ماشہ کے ساتھ دینی چاہیئے۔

اور اگر مریضہ کا مزاج گرم یا اس کے بدن میں سوداویت غالب ہو تو گرم اشیاء سے اجتناب چاہیئے اور بجائے تدابیر مذکورہ بالا کے مطبوخ افتیمون سے تلئین کرانی چاہیئے۔ اور شکم سیری کے وقت جوشاندہ تخم سویہ سے کبھی کبھی قے کرانی مفید ہوتی ہے۔ اگر خون غالب اور بدن قوی ہو تو فصد باسلیق بھی مفید ہوتی ہے۔ پنڈلیوں پر سینگیاں بھری ہوئی لگانا بھی مناسب ہوتا ہے۔

یاد رکھو کہ اگر مرض اختناق الرحم حاملہ کو لاحق ہو تو اس کے لئے فصد یا مسہل قوی اور مدرات حیض یا بطور فرزجہ کے یا کسی خراش پیدا کرنے والی چیز کا استعمال کرنا۔ یا کسی محرک قوی کا عمل میں لانا سخت مضر ہوتا ہے۔ اس لئے مناسب ہے کہ اگر وضع حمل کے دن قریب ہوں تو

دورہ کے وقت مناسب تدابیر سے کام لیکر مریضہ کو محض گلقند و مصطگی بمقدار مناسب کھلائیں۔ اس سے بہت نفع ہوتا ہے اور بعد وضع حمل کے مرض خود بخود زائل ہو جاتا ہے (بشرطیکہ اجراء نفاس کی تدابیر سے غفلت نہ کی جائے) اور اگر وضع حمل میں زیادہ مدت باقی ہو تو لطیف غذائیں دینی چاہئیں اور گلقند و مصطگی کی مداومت کرائیں۔ اور اگر نوبت مرض کی جلد جلد آتی ہو اور مریضہ جوان۔ قوی اور اس کے بدن میں خون کا غلبہ ہو اور حمل کا زمانہ بھی تین مہینہ سے بعد اور آٹھویں مہینہ سے پہلے ہو۔ تو ایسی حالت میں بوقت ضرورت فصد کرانا یا مسہل ضعیف دینا جائز ہے۔

غذا ہر حالت میں مقوی۔ زود ہضم اور سبک ہونی چاہئیے۔ جیسے گوشت حلوان چوزہ مرغ تیتر۔ بٹیر۔ چڑیاں اور گرم مزاج کے لئے پالک یا کدو ورانہ سے اصلاح کرکے دینا چاہئیے۔

چھبیسویں فصل عقر (داسٹرالٹی) یعنی عورت کا بالکل حاملہ نہ ہونا (بانجھ ہونا) ظاہر ہے کہ عورت کا قطعاً حاملہ نہ ہونا کبھی مرد کی خرابی سے ہوتا ہے اور کبھی یہ قصور عورت کی جانب سے واقع ہوتا ہے۔ لیکن امراض نسواں کے بیان میں صرف وہی بانجھ پن مراد ہونا چاہئیے جس کا سبب محض عورت ہی کی جانب سے ہو۔ چنانچہ اس ہی خیال کو مد نظر رکھکر اس موقع پر عقر کے اسباب و علامات اور علاج مفصل بیان کئے جاتے ہیں۔

اس مرض کے **اسباب** اسقدر کثیر التعداد ہیں کہ اگر ان کو سلسلہ وار علیحدہ علیحدہ بیان کیا جائے تو ان کا بیان بہت طویل ہونے کے سبب سے یاد رکھنا بہت دشوار ہوگا۔ اسلئے ہم ان تمام اسباب کو تسہیل بیان کی غرض سے اور طلبہ کو حفظ مضامین میں سہولت پیدا کرنے کے واسطے پانچ جماعتوں میں تقسیم کرکے بیان کرنا مناسب سمجھتے ہیں (۱) اعضاء تناسل کی ساخت کے پیدائشی نقصانات (۲) اعضاء تناسل کی ساخت کے عارضی نقصانات (۳) بعض امراض رحم (۴) عوارضات جسمی (۵) امور خارجی کی خرابی۔

پہلی جماعت اعضاء تناسل کی ساخت کے پیدائشی نقصانات۔ اس جماعت میں وہ تمام خرابیاں داخل ہیں جو اعضاء تناسل کی اصلی ساخت میں ابتداء پیدائش سے ہی واقع ہو گئی ہوں۔ ایسی خرابیاں اکثر پانچ قسم کی دیکھی جاتی ہیں (۱) پردۂ بکارت کا سخت دبیز اور

بالکل بے سوراخ ہونا (۲) اندام نہانی روی جائنا، کا بالکل یا آخری حصہ مسدود یا نہایت تنگ ہونا (۳) رحم کا معدوم ہونا یا فم رحم کا بالکل بند ہونا (۴) خصیۃ الرحم (اوویری) کا مخلوق نہ ہونا (۵) قاذف نالیوں (فی لوپین ٹیوبز) کا معدوم یا مسدود ہونا۔

یہ سب پیدائشی نقصانات ایسے ہیں جن سے عورت بانجھ ہوتی ہے اس لئے کہ ان میں سے پہلی دو صورتوں میں تو عورت بالکل جماع کے قابل ہی نہیں ہوتی۔ اور تیسری صورت میں اس کے ساتھ جماع کیا جا سکتا ہے۔ لیکن استقرار حمل کا مادہ (مرد کی منی) رحم کے اندر نہیں پہونچ سکتا۔ ان تینوں قسم کے نقصانات کا بیان ان کے موقع پر (مرض رتق کے بیان میں ہوچکا ہے۔ باقی دو آخر والی صورتوں میں اگرچہ عورت کے ساتھ بخوبی جماع کیا جا سکتا ہے اور مادۂ منویہ اس کے رحم تک بلا تامل پہونچ جاتا ہے لیکن پھر بھی وہ بیچاری اولاد کی نعمت سے ہمیشہ کے لئے محروم اور بالکل مایوس رہتی ہے۔ کیونکہ جب یہ بات تسلیم کر لی گئی ہے کہ حمل قرار پانے کے لئے مرد کے مادہ منویہ کے ساتھ عورت کے مادۂ تولید یعنی اس کی منی (اووم) کا رحم کے اندر باہم ملنا ضروری ہے اور ظاہر ہے کہ خصیۃ الرحم کے مخلوق نہ ہونے کی حالت میں اس ضروری مادے (اووم) کی پیدائش ممکن نہیں۔ اسی طرح اگرچہ خصیۃ الرحم موجود ہوں اور ان میں مادۂ تولید کی پیدائش بھی ہو تو قاذف نالیوں کے معدوم یا مسدود ہونے کی صورت میں اس مادے (اووم) کا رحم کے جوف تک پہونچنا محال ہے۔ پھر ایسی عورت کو استقرار حمل کی کس طرح امید ہو سکتی ہے۔

علامات۔ چونکہ ظاہری اعضاء کے خلقی نقصانات کو قابلہ خود دیکھکر سبب مرض کو بخوبی جان سکتی ہے۔ اس لئے ان صورتوں میں کسی جدید علامت کے تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ان کی تشخیص کے لئے صرف قابلہ کا مشاہدہ کافی ہوتا ہے۔

اب ہم صرف ان علامتوں کو بیان کرنا چاہتے ہیں جن سے رحم اور خصیۃ الرحم اور اسکے متعلقات کی خرابیوں کا پتہ چل سکتا ہے۔ اس فن کے ماہر لوگوں نے اب تک ایسی نو علامتیں دریافت کی ہیں۔

(۱) **تشریح بعد وفات** (پوسٹ مارٹم) سے ان اعضاء کا ہونا یا نہ ہونا یقینی طور پر

ثابت ہوسکتا ہے۔ کیونکہ زندگی کی حالت میں ایسے پوشیدہ اندرونی اعضاء کے عدم یا وجود کا قطعی فیصلہ کر دینا اور صرف چند قیاسی باتوں کی بنا پر کسی بے گناہ بیچاری عورت پر ہمیشہ کے لئے اولاد سے محروم رہنے کا یقینی حکم لگا دینا جیسا کہ ایک لائق اور معتبر طبیب کے خلاف شان ہے اسی طرح اس کے احاطۂ علم کی قدرت سے بھی خارج ہے۔

(۲) بظر (کلائٹورس) کا خلقتہً معدوم ہونا۔ کیونکہ جن عورتوں کے اندرونی اعضاء تناسل خصوصاً رحم۔ قاذف نالیاں خلقتہً معدوم ہوتے ہیں یا ان میں کوئی بڑا بھاری نقصان ہوتا ہے اکثر ان کے ظاہری اعضاء تناسل میں بظر معدوم ہوتا ہے۔

(۳) اکثر ایسی عورتوں کے بعض اعضاء میں (خصوصاً ان کے چہرہ میں) مرد کی سی شباہت پائی جایا کرتی ہے۔

(۴) ان کے بالائی لبوں پر مردوں کی موچھوں کی طرح سے بکثرت باریک رواں ہوتا ہے۔

(۵) ان کی آواز مثل مردوں کے بھاری اور سخت ہوتی ہے۔

(۶) باوجود سن بلوغ کے ان کی پستان میں دوسری عورتوں کا سا ابھار نہیں ہوتا۔

(۷) بعد بلوغ کے زیادہ عمر گذرنے پر بھی حیض کی آمد بالکل نہیں ہوتی اور نہ اس سے کوئی سخت نقصان ہوتا ہے۔

(۸) دوسری عورتوں کی طرح ان کو جماع کی طرف بالکل رغبت نہیں ہوتی۔

(۹) ان کو جماع سے کوئی حظ حاصل نہیں ہوتا اور نہ کبھی ان کو انزال ہوتا ہے۔

علاج۔ اس جماعت کی تمام صورتوں میں سے صرف رتق کی ایک حالت قابل علاج سمجھی جاتی ہے۔ کیونکہ پردۂ بکارت میں سوراخ کر دینے سے فعل مجامعت اور مادہ منویہ مرد کا رحم تک پہونچنا ممکن ہے جس سے استقرار حمل کی امید کی جاسکتی ہے۔ اس کے علاوہ باقی تمام صورتیں ایسی سخت دشوار ہیں جن کا اصلی علاج بذریعۂ دستکاری یا استعمال ادویہ کے طبیب کی قدرت سے خارج ہے۔ البتہ اگر مریضہ کو ان اسباب مذکورہ کے باعث کوئی دوسری تکلیف (احتباس حیض کے لوازمات میں سے) پیدا ہوجائے جیسا کہ احتباس حیض کے باعث اکثر عورتیں صلابت[۱] رحم ورم[۲] رحم۔ میلان[۳] رحم۔ وجع الرحم[۴]۔ ضعف[۵] ہضم۔ قلت[۶] اشتہا۔

نفخ شکم - کثرت ریاح - امراض جگر و امراض قلب یا امراض دماغ یا امراض فساد خون وغیرہ میں مبتلا ہو جاتی ہیں اور آئے دن طرح طرح کی سخت تکالیف اور نئی نئی مصیبتوں میں گرفتار رہتی ہیں تو ان عوارض کے دفعیہ کے لئے حسب موقع تدابیر مناسبہ عمل میں لائی جاسکتی ہیں تاکہ ان عارضی تکالیف سے مریضہ کو سبکدوشی حاصل ہو جائے

دوسری جماعت - اعضاء تناسل کی ساخت کے عارضی نقصانات جو کسی مرض کے باعث پیدا ہو گئے ہوں - اس فن کے ماہروں نے مدت دراز تک بیشمار تجربے کر کے ثابت کر لیا ہے کہ زنانہ اعضاء تناسل کی ساخت کے ایسے عارضی نقصانات جن کے باعث عورت بانجھ ہو سکتی ہے - وہ مندرجہ ذیل نو قسم کے ہوتے ہیں -

(۱) شرمگاہ کے لبوں کے باہم جڑ جانے سے بانجھ ہونا -

اسباب - اکثر دیکھا جاتا ہے کہ شرمگاہ میں التہاب (انفلامیشن) یعنی سوزش اگر زیادہ دنوں تک رہے یا اس کے لبوں میں کسی سبب سے زخم ہو جائیں تو اندمال کے وقت مریضہ یا قابلہ کی غفلت سے فرج کے لب جڑ جاتے ہیں جس سے اندام نہانی کا سوراخ بالکل بند ہو جاتا ہے - اور عورت بالکل قابل جماع نہیں رہتی اور حیض بھی نہیں خارج ہو سکتا - پھر ایسی حالت میں بھلا وہ بیچاری کس طرح حاملہ اور صاحب اولاد ہو سکتی ہے -

علامات - یہ خرابی ایسی ظاہر ہوتی ہے کہ خود مریضہ اور اس کا خاوند اس کی شکایت کیا کرتے ہیں اور قابلہ کے ذریعہ سے طبیب کو اس کی اطلاع ہو سکتی ہے - دریافت کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے کہ مریضہ کی شرمگاہ میں پہلے زخم یا انفلامیش ہو چکے ہیں اور اُن ہی کا بے موقع اندمال اس مرض کا سبب ہے -

علاج بذریعہ دستکاری کرنا چاہیئے (دیکھو بیان التصاق الشفتین کا)

(۲) اندام نہانی کی تجویف بند ہو جانے سے بانجھ ہونا -

اسباب - اندام نہانی میں ایک مدت تک انفلامیشن یا زخم رہیں[1] - یا مریضہ کو شدید

---

[1] چنانچہ ولادت غیر طبعی کے وقت کسی رگڑ یا انخراش کے پیدا ہونے سے اندام نہانی یا فم رحم میں زخم ہو کر بے موقع اندمال پانے سے اندام نہانی کی تجویف یا فم رحم کا سوراخ بالکل بند ہو جاتا ہے - ۱۲ مؤلف

قسم کا سوزاک ہوجائے تو زخموں کے مندمل ہوتے وقت مریضہ یا قابلہ کی غفلت سے اندام نہانی کی اندرونی جھلی آپس میں چمٹ کر اس کی تجویف بند ہوجاتی ہے۔ اس لئے وہ حاملہ نہیں ہوسکتی۔

علامات (۱) مریضہ قابل جماع نہیں ہوتی۔ حیض کا اخراج بالکل بند ہوجاتا ہے (۳) قابلہ اندام نہانی کے بند ہونے کو انگلی سے معلوم کرسکتی ہے (۴) دریافت کرنے سے اسباب متقدمہ کا پتہ چل سکتا ہے۔

علاج۔ اس کا علاج بھی بذریعہ دستکاری کے کرنا چاہئے (دیکھو بیان رتق کا)

(۳) **فم رحم کے بند ہوجانے سے بانجھ ہونا**۔ رحم کا منہ اگر کسی وجہ سے بند ہوجاتا ہے تو اگرچہ عورت کے ساتھ جماع کرنے میں کوئی دقت یا تکلیف نہیں ہوتی۔ لیکن مرد کا مادہ منویہ رحم کے اندر داخل نہیں ہوسکتا اور وہ بعد جماع کے اندام نہانی سے بہ کر خارج ہوجاتا ہے۔ اس لئے بیچاری عورت حاملہ نہیں ہوسکتی اور ہمیشہ اولاد کو ترستی رہتی ہے۔

اسباب (۱) کوئی غلیظ اور چپکاؤدار مادہ فم رحم کے اندر آکر منجمد ہوجائے (۲) یا کوئی ریشہ دار ساخت فم رحم کے اندر پیدا ہوکر اسے بند کردے (۳) فم رحم کے اندر گوشت زائد پیدا ہوجائے (۴) یا کسی سبب سے زخم ہوگئے ہوں اور اندمال کے وقت فم رحم بالکل بند ہوجائے۔

علامات (۱) قابلہ اندام نہانی میں انگلی داخل کرکے معلوم کرسکتی ہے (۲) آلہ مفتاح الفرج کے ذریعہ سے پورے طور پر اس کی تصدیق ہوسکتی ہے (۳) رحم کے اندر حیض کا خون رکا رہنے سے عورت کو تکلیف اور احتباس حیض کی دیگر شکایات موجود ہوتی ہیں (۴) دریافت کرنے سے انسداد فم رحم کے اسباب متقدمہ کا پتہ چل سکتا ہے۔

علاج۔ اس کا علاج بھی بذریعہ دستکاری کے کرنا چاہئے (دیکھو بیان رتق کا صفحہ ۶۶ پر اور بیان انسداد فم رحم کا صفحہ ۱۴۸ پر)

(۴) **رحم کے سخت ہوجانے سے یا سکڑ جانے سے بانجھ ہونا**۔ کسی سبب سے رحم کی تمام ساخت یا صرف اس کی اندرونی جھلی نہایت سخت ہوجاتی ہے اور اس میں نرمی رلچک

ر بڑھنے کی قابلیت، بالکل باقی نہیں رہتی۔ جس کا موجود ہونا جرم رحم کی تندرستی پر موقوف اور قابلیت استقرار حمل کے لئے ضروری سمجھا جاتا ہے۔ اگر کچھ مدت تک یہ حالت قائم رہے تو رحم کی طرف دوران خون موقوف ہوکر اس کی ساخت بیکار ہو جاتی ہے اور عورت بالکل بانجھ ناقابل علاج ہو جاتی ہے۔

اسباب (۱) رحم کی ساخت میں کسی غلیظ کثیف[۱] مادہ کا نفوذ کر جانا (۲) بلغمی رطوبات کا جرم رحم میں جذب ہوکر منجمد ہو جانا (۳) رحم کے اندر کسی قسم کے زخم ہوکر ان کا مندمل ہو جانا۔ اور اس کی ساخت کا سکڑ جانا (۴) وضع حمل کے بعد کسی قسم کی خرابی پیدا ہو جانا (۵) رحم میں ورم سوداوی کا موجود ہونا۔

علامات (۱) مریضہ کو احتباس حیض کی شکایت ہوتی ہے (۲) اس کے متعلق دیگر عوارض موجود ہوتے ہیں (۳) قابلہ مریضہ کے پیڑو کو ہاتھ سے دبا کر صلابت رحم کو معلوم کر سکتی ہے۔ (۴) آلہ مفتاح الرحم کے ذریعہ سے رحم کی اندرونی جھلی کی حالت بخوبی معلوم ہو سکتی ہے (۵) دریافت کرنے سے اسباب متقدمہ کا پتہ چل سکتا ہے۔

علاج۔ اگر مریضہ کو ایک مدت تک پلانے اور کھلانے کی ادویات استعمال کرائی جائیں اور خارجی استعمال کی ادویات مختلف طریقوں سے (آبزن۔ ضماد۔ مالش۔ فرزجہ وغیرہ) استعمال کرائی جائیں تو ایک مدت تک ان کے استعمال کرنے سے کسی قدر کامیابی کی امید کیجا سکتی ہے۔ بشرطیکہ مرض بہت پرانا نہ ہوگیا ہو۔ اور اگر ہر طرح سے مناسب تدابیر عمل میں لائی جائیں تو ان سے نفع کی امید رکھنی کچھ بیجا نہیں ہے (دیکھو بیان صلابت رحم اور احتباس حیض کا)

(۵) **رحم کے چربی میں بدل جانے سے بانجھ ہونا**۔ جب رحم کی ساخت چربی میں بدلجاتی ہے تو اس کی تجویف نہایت چھوٹی بلکہ بالکل بند ہو جاتی ہے۔ رحم کی جسامت۔ دبازت اور وزن اگرچہ کسی قدر زیادہ ہو جاتے ہیں۔ لیکن اس کی اصلی ساخت چربی میں دب کر بالکل مضمحل ہو جاتی ہے اور اس میں لچک بالکل نہیں رہتی۔ اس لئے وہ ضرورت کے وقت بڑھ نہیں سکتا اور نہ اس کی تجویف میں کسی طرح سے حمل کی گنجائش ہو سکتی ہے اور حیض کا خون

[۱] جیسا کہ خلط سودا جس میں احتراق وغیرہ کے باعث کسی قدر حدت پیدا ہوکر قابل نفوذ ہو جائے ۱۲۔

بالکل بند ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں عورت بوجوہ ذیل حاملہ نہیں ہو سکتی۔

اسباب (۱) چربی کے دباؤ سے رحم کی رگیں دب جاتی ہیں۔ اور ان کی تجویف میں چربی کے مادہ سے سدے پڑ جاتے ہیں۔ اس لئے حیض کا خون رحم کے اندر نہیں آسکتا اور عورت کو احتباس حیض کی شکایت دائمی ترقی کے ساتھ قائم رہتی ہے اور حیض کا خون رحم کے اندر نہ آسکنے کی حالت میں استقرار حمل نہ ہونا ظاہر ہے (۲) رحم کی تجویف یا تو بالکل بند ہو جاتی ہے یا اس میں کسی طرح اسقدر گنجائش نہیں ہو سکتی جسقدر استقرار حمل اور پرورش جنین کے لئے ضروری ہے (۳) ایسی حالت میں مریضہ کو اکثر فربہی مفرط اور کلانی شکم کا عارضہ بھی ہوتا ہے۔ اس لئے مرد کے مادۂ منویہ کا رحم کے اندر پہنچنا اور پھر وہاں اتنی مدت تک ٹھیرا رہنا دشوار ہوتا ہے کہ جتنی مدت میں استقرار حمل ہو سکے (۴) خون میں چربی کا مادہ زیادہ ہونے اور فربہی مفرط کی حالت میں معدہ اور جگر وغیرہ کے افعال میں بھی حسب مراتب ضرور خلل واقع ہو جاتا ہے اور بدن میں اخلاط صالحہ کا وجود کم ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں ممکن ہے کہ عورت کے اعضاء تناسل خصیتہ الرحم وغیرہ کا فعل بھی خراب ہو جائے اور مادۂ تولید کی پیدائش استقرار حمل کے قابل نہ ہو سکے (۵) یہ بھی ہو سکتا ہے کہ قاذف نالیوں (فیلوپی ان ٹیوبز) کا منفذ کسی خارجی دباؤ سے یا اپنے ذاتی انسداد کے باعث بند ہو جائے اور مادۂ تولید رحم کے اندر نہ پہونچ سکے اسلئے عورت حاملہ نہ ہو سکے۔

علامات (۱) ایسی عورت کو اکثر فربہی مفرط اور کلانی شکم کا عارضہ ہوتا ہے (۲) ضعف رحم کی علامات موجود ہوتی ہیں (۳) حیض بند ہو جاتا ہے (۴) مریضہ کے خون کا امتحان قواعد کیمسٹری سے کیا جائے تو اس میں چربی کا مادہ پایا جاتا ہے۔

علاج (۱) ایسی حالت میں مریضہ کو بکثرت ریاضت کرنی چاہیئے (۲) غذا مقدار میں بہت کم اور تاثیر میں خون کی رطوبت یا چکنائی کم کرنے والی اور خشک ہونی چاہیئے (۳) سب سے بہتر یہ ہے کہ چند روز تک مریضہ روزے رکھے اور گھی یا دودھ کا استعمال ترک کر دے (۴) دواء الملک صغیر کا استعمال فربہی مفرط کو زائل کرتا ہے (۵) اس نسخہ کے استعمال سے چربی کا مادہ پگھل کر تحلیل ہو جاتا ہے اور اجراء حیض کے لئے مفید ہے صفتہ تخم کرفس

انیسون - اجوائن دیسی تخم میتھی - اسارون ہر ایک ساڑھے تین ماشہ گلقند ۲ تولہ مقدار مناسب پانی میں جوش دیکر اور چھان کر مریضہ کو دونوں وقت پلایا جائے (۶) اگر ضرورت ہو تو سب سے پہلے مریضہ کو چند روز منضجات بلغم پلا کر تنقیہ بلغم کا کرا دیا جائے (مفصل علاج کے لئے دیکھو بیان تشحم الرحم کا

(۶) خصیتہ الرحم کی ذاتی خرابی سے بانجھ ہونا۔ خصیتہ الرحم میں کسی سبب سے التہاب (انفلامیشن) یعنی سوزش وغیرہ ہو جانے کے بعد یا کسی دوسرے مرض کے اثر سے یا اُن کی پرورش کرنیوالی رگوں میں خلل آنے کے سبب سے اُن کی پرورش میں نقصان آنے لگتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ چند روز کے بعد ان کی ساخت سکڑ کر بہت چھوٹی رہجاتی اور نہایت سخت گٹھلی سی ہو جاتی ہے اور ان میں مادۂ تولید (اووم) کی پیدائش بالکل موقوف ہو جاتی ہے ایسی حالت میں عورت کو جماع کی طرف رغبت بالکل باقی نہیں رہتی اور جماع کے وقت کبھی اُس کو انزال ہونا بھی ممکن نہیں ہوتا۔ کیونکہ جب مادۂ تولید کی پیدائش قطعًا بند ہو جائے تو انزال کس چیز کا ہو اور کس چیز کا ہو اور کس غرض کو پورا کرنے کے لئے اس کے دل میں جماع کی خواہش پیدا ہو۔

اسباب (۱) خصیتہ الرحم میں انفلامیشن ہونا (۲) خون میں کوئی ایسی خاصیت موجود ہونا جو اعضاء تناسل کی پرورش اور مادۂ تولید کی پیدائش کے خلاف ہو (۳) خصیتہ الرحم کے عروقی سلسلہ میں خرابی واقع ہو جانا۔

علامات (۱) عورت کو جماع کی خواہش اور کبھی انزال نہ ہونا خصیتہ الرحم کی خرابی کا سچا گواہ ہے (۲) قابلہ مریضہ کے پیڑو پر مقام رحم کے جانبین میں ہاتھ سے ٹٹول کر اور دبا کر معلوم کر سکتی ہے خصیتہ الرحم سکڑ کر اور سخت ہو کر مثل ایک گٹھلی یا گرہ کے محسوس ہوتے ہیں (۳) دریافت کرنے سے امراض متقدمہ کا پتہ چل سکتا ہے۔

علاج - اگر مرض پرانا نہیں ہوا ہے اور خصیتہ الرحم کی ساخت میں کچھ نرمی اور درست ہونے کی قابلیت باقی ہے تو صلابت رحم کے قواعد کے موافق ایک مدت تک علاج کرنے سے کسی قدر کامیابی کی امید کی جا سکتی ہے۔ ورنہ یہ خرابی ایسی نہیں ہے کہ کسی علاج سے

زائل ہوسکے۔اس لئے اس مرض کو لاعلاج سمجھنا چاہئے۔البتہ جو خرابیاں یا دیگر عوارض اس مرض کے لئے لازم ہوتے ہیں اُن سے نجات ملنا بذریعہ مناسب تدابیر کے ممکن ہے۔

(۷) خصیتہ الرحم پر کاذب جھلی کے پیدا ہونے سے بانجھ ہونا۔یادرکھو کہ خصیتہ الرحم ایک باریک اور نازک غلاف (پٹونیکا البوجی نی آ) میں ملفوف رہتے ہیں جس کا ایک سرا ان کو رحم کے ساتھ باندھے رکھتا اور اپنی جگہ پر قائم رکھتا ہے۔جب مادہ تولید (اووم) خصیتہ الرحم میں تیار ہوجاتا ہے تو اس نازک غلاف کو پھاڑ کر قاذف نالیوں کے راہ تجویف رحم میں جا پہونچتا ہے اور جب خصیتہ الرحم کے اوپر (سواء اصلی غلاف کے) دوسری کاذب جھلی ریشہ دار ساخت کی مضبوط پیدا ہوجاتی ہے تو مادۂ تولید اس کو نہیں پھاڑ سکتا۔اس لئے اول تو چند روز وہ مادہ خصیتہ الرحم میں اپنی جگہ پر موجود رہتا ہے اور پھر یا تو اس میں کوئی دوسرا مرض پیدا کرتا ہے اور یا بتدریج وہیں تحلیل ہوجاتا ہے۔اس کے بعد رفتہ رفتہ خصیتہ الرحم کے اندر مادۂ تولید کی پیدائش موقوف ہوکر آخر کار خاص ان کی ساخت بھی گھٹنے لگتی ہے اسوقت عورت بانجھ ہوجاتی ہے۔شروع میں تو عورت کو جماع کی خواہش ہوتی ہے لیکن انزال بالکل نہیں ہوتا اور پھر وہ خواہش ہونی بھی موقوف ہوجاتی ہے۔

اسباب (۱) خصیتہ الرحم کی کمزوری (۲) خون کی خرابی (۳) خصیتہ الرحم میں کرانک انفلامیشن ہونا (۴) ریشہ دار مادہ کا اجتماع۔

علامات۔اوقات مرض کے موافق ایسی چند علامتیں ہیں جن سے یہ بات معلوم ہوسکتی ہے کہ خصیتہ الرحم کے گرد کاذب جھلی پیدا ہوگئی ہے (۱) اسباب مرض کا پہلے موجود ہونا۔ (۲) خصیتہ الرحم میں انفلامیشن کے عوارض پائے جانے (۳) حیض کی خرابی موجود ہونی (۴) ان علامتوں کے بعد عورت کو انزال ہونا بالکل موقوف ہوجاتا ہے (۵) لیکن شروع میں چند روز تک اُسے جماع کی خواہش بدستور باقی رہتی ہے (۶) پھر چند روز کے بعد رفتہ رفتہ خواہش جماع بھی موقوف ہوجاتی ہے (۷) اس وقت خصیتہ الرحم سکڑ کر بہت چھوٹے اور سخت ہوجاتے ہیں۔

علاج۔اگر ابتداء مرض میں نہایت کوشش سے علاج کیا جائے اور تشخیص سبب کے بعد

مناسب تدابیر عمل میں لائی جائیں تو بہ مشکل کامیابی کی امید ہو سکتی ہے۔ اور کاذب جھلی پیدا ہو جانے کے بعد مرض لاعلاج ہو جاتا ہے کیونکہ نہ دستکاری سے اسکی اصلاح ہو سکتی ہے اور نہ وہ دواؤں سے زائل ہو سکتی ہے۔

(۸) انسداد قاذف سے بانجھ ہونا۔ جب کسی مرض کے خراب نتیجہ اور مفسد اثر سے قاذف نالیوں کی تجویف بند ہو جاتی ہے تو عورت کو باوجود جماع کے کبھی انزال نہیں ہوتا اور مادۂ تولید خصیۃ الرحم سے تجویف رحم میں نہیں پہونچ سکتا۔ اس لئے عورت حاملہ نہیں ہو سکتی۔

اسباب (۱) قاذف کی تجویف میں کسی غلیظ یا چپکاؤ دار مادے (میوکس) یا مادہ تولید وغیرہ کے چمٹ جانے یا منجمد ہو جانے سے اس میں سدہ واقع ہو سکتا ہے (۲) قاذف کی اندرونی جھلی (میوکس ممبرین) میں التہاب (انفلامیشن) ہو جانے کے بعد اس کے باہم چمٹ جانے سے بھی تجویف بند ہو جاتی ہے (۳) قاذف کی ساخت میں ورم ہونے سے یا اس میں قرحہ ہونے کے بعد اندمال کے وقت گوشت زائد پیدا ہو جانے سے (۴) کسی خارجی رسولی کے دباؤ سے یا اس کی خاص تجویف میں رسولی پیدا ہونے سے بھی تجویف بند ہو جاتی ہے۔

علامات (۱) اسباب انسداد کا موجود ہونا (۲) ان اسباب کے متعلق شکایات کا پایا جانا (۳) باوجود ان باتوں کے عورت کو انزال ہونا بالکل موقوف ہو جاتا ہے (۴) لیکن خصیۃ الرحم میں مادۂ تولید کی پیدائش جاری رہنے کے باعث اسے خواہش جماع بدستور باقی رہتی ہے (۵) کبھی جوف عانہ میں مادہ تولید کے جمع ہونے اور اس کے فاسد ہونے سے ورم صفاق یا کوئی دوسرا مرض بھی پیدا ہو جاتا ہے۔

علاج (۱) اگر قاذف نالیوں میں کسی غلیظ رطوبت کے انجماد سے سدہ پڑ گیا ہے تو مریضہ کو چند روز یہ نسخہ پلایا جائے صفتہ۔ بادیان۔ انیسون۔ تخم کرفس تخم حلبہ۔ تخم خربزہ۔ پرسیاؤشاں شربت بزوری۔ اور اگر ورم موجود ہے تو اس کا علاج وہ کرنا چاہئے جو بحث ورم میں لکھا گیا ہے۔ اور اگر گوشت زائد یا رسولی وغیرہ کے باعث قاذف کی تجویف بند ہو جائے تو یہ صورت لاعلاج ہے۔ کیونکہ نہ وہ دستکاری سے درست ہو سکتی ہے اور نہ دواؤں کے استعمال سے کچھ نفع کی امید کی جا سکتی ہے۔

(۹) قاذف نالیوں کے جھالردار سروں کے ریشوں کے زائل ہو جانے سے بانجھ ہونا۔
کبھی ایسا ہوتا ہے کہ قاذف نالیوں کی ساخت میں ورم حاد ہو جانے سے یا کسی تیزابی مادہ کے ان پر گذرنے سے۔ یا آتشکی زہر کے اثر سے ان کے جھالردار سروں کے ریشے گل کر زائل ہو جاتے ہیں اور اسوجہ سے خصیۃ الرحم کے سطح پر بوقت ضرورت ان کی گرفت بخوبی نہیں ہوسکتی اس لئے وہ خصیۃ الرحم سے مادۂ تولید کو چوس کر اپنے اندر نہیں لے سکتے۔ اور مادۂ تولید ان کے راہ سے تجویف رحم میں نہیں پہونچ سکتا اور عورت کے حاملہ نہ ہونے کا سبب ہوتا ہے۔

اسباب (۱) قاذف میں ورم حاد ہونا (۲) تیزابی مادہ کا انصباب (۳) زہر آتشک وغیرہ۔

علامات (۱) اسباب مرض کا مقدم ہونا (۲) اسباب مرض کے متعلق عوارض کا مقدم ہونا (۳) عورت کو بروقت جماع یا دیگر اوقات میں انزال نہ ہونا۔

علاج۔ ان ریشوں کے زائل ہونے سے پہلے اگر اسباب مرض کو تشخیص کرکے علاج کیا جائے امید ہے کہ اس خرابی کے پیدا ہونے تک نوبت نہ پہونچے۔ لیکن اُن کے زائل ہونے کے بعد ان کی جدید پیدائش یا ان خرابیوں کا انسداد نہیں ہوسکتا۔ جو اُن ریشوں کے زوال سے لاحق ہوتی ہیں اس لئے یہ صورت لاعلاج ہے۔

(نوٹ) یاد رکھو کہ عورت کے خصیۃ الرحم موجود نہ ہونے کی حالت میں یا ان کی ساخت کے خراب وبیکار ہو جانے کی صورت میں چونکہ مادہ تولید کی پیدائش نہیں ہوسکتی اسلئے عورت کو جماع کی طرف بالکل رغبت نہیں ہوتی اور نہ اس کو انزال ہوتا ہے اور خصیۃ الرحم پر کاذب جھلی پیدا ہونے کی حالت میں یا قاذف نالیوں کے معدوم یا مسدود ہونے یا انکی جھالر کے ریشے زائل ہو جانے کی صورت میں چونکہ خصیۃ للرحم میں مادۂ تولید کی پیدائش بدستور جاری رہتی ہے اس لئے عورت کو جماع کی طرف رغبت ہوتی ہے لیکن اسے انزال بالکل نہیں ہوسکتا کیونکہ عورت کا یہ فعل اسوقت تکمیل پاتا ہے جبکہ خصیۃ الرحم کی ساخت بالکل درست ہو۔ اس میں مادۂ تولید اپنے وقت پر بخوبی پیدا ہوتا ہو۔ قاذف نالیوں کی ساخت اور ان کی تجویف اور ان کے جھالردار سروں کے تمام ریشے درست ہوں تو جس وقت

مادۂ تولید خصیتہ الرحم میں بالکل تیار ہو جاتا ہے اسوقت قاذف نالیوں کا جھالردار سر خصیتہ الرحم کے ٹھیک اس مقام پر آچمٹتا ہے جہاں مادۂ تولید تیار رہوا ہے اوراس کی جھالر کے ریشے مادہ مذکور کے گرد آجاتے ہیں اوراس کی تجویف کا کشادہ حصہ مادہ تولید کے مقابل رہتا ہے پھر جب وہ جھالردار ریشے اس مادہ پر چاروں طرف سے دباؤ ڈالتے ہیں توانکی تحریک اور طبیعت کے جوش سے ایک قسم کی گدگدی سی پیدا ہوکر گرافی ان وسیکل[^1] پھٹتا ہے اور مادۂ مذکور خصیتہ الرحم سے قاذف نالیوں کے کشادہ حصہ میں آتا ہے۔ پھر قاذف نالیوں کی ساخت کے عضلاتی ریشے مسکیولر فائی برز اپنی طبعی (غیر ارادی) حرکات کے ذریعہ سے یکے بعد دیگرے نمبروار سکڑتے ہوئے مادۂ مذکور کو جوف رحم تک پہوچادیتے ہیں۔ اور جو حرکت بروقت انزال عورت کو اپنے اندرونی اعضاء تناسل میں محسوس ہوا کرتی ہے۔ وہ درحقیقت مادہ تولید کے منتقل ہونے اور قاذف نالیوں کے عضلاتی ریشوں کے سکڑنے کی حرکت ہوتی ہے۔

تیسری جماعت بعض امراض رحم۔ اس جماعت میں رحم کے وہ امراض داخل ہیں جن کے لاحق ہونے سے عورت استقرار حمل کے قابل نہیں رہتی ہے۔ ایسے امراض کا تفصیلی بیان شروع کرنے سے پہلے ہم ان شرائط کا ذکر مناسب سمجھتے ہیں جو استقرار حمل کے لئے نہایت ضروری ہیں ان تمام شرائط کو مدنظر رکھنے کے بعد آپ بخوبی فیصلہ کرسکیں گے کہ ان امراض کے سبب سے استقرار حمل کیوں غیر ممکن ہے۔

شرائط (۱) مرد اور عورت کے مادۂ منویہ میں کوئی ایسی خرابی موجود نہ ہو جس سے وہ استقرار حمل کے قابل نہ رہ سکے۔ غرضیکہ وہ تمام عیوب ذاتیہ سے مبرا ہو (۲) رحم کا مزاج درست ہو اور تمام کیفیات مفسدہ سے محفوظ ہو۔ تاکہ مادۂ منویہ رحم کے اندر پہوچکر فاسد اور بیکار نہ ہو جائے (۳) رحم ہر قسم کی آلائش اور فضلات ردیہ متعفنہ سے پاک صاف ہو تاکہ اسکے اندر کوئی مفسد خارجی مادۂ منویہ میں مل کر اُسے خراب و بیکار نہ کردے (۴) رحم کی ساخت

شرائط استقرار حمل

[^1]: ماده تولید جب خصیتہ الرحم میں تیار ہوتا ہے تو اسکی سطح پر باریک جھلی کے نیچے مثل آبلہ کے نمودار ہوتا ہے آبلہ نما جسم کو گرافی ان وسیکل کہتے ہیں ۱۲ مؤلف۔

درست ہو اور اس میں کوئی خرابی استقرار حمل کے منافی موجود نہ ہو (۵) مادۂ منویہ بلا کسی رکاوٹ کے بہت جلد رحم کے جوف میں پہونچ جائے (۶) مادہ منویہ کو رحم کے اندر پہونچنے کے بعد ضروری امداد خون حیض وغیرہ سے کافی طور پر مل سکے (۸) ان کے علاوہ دیگر مانعاتِ حمل موجود نہ ہوں جیسے عوارض نفسانیہ مثل غم غصہ اور خوف وغیرہ کے۔

شرائط مذکورہ بالا کے معلوم کرنے کے بعد آپ کو خوب سمجھ لینا چاہئے کہ ان آٹھ شرطوں میں سے پہلی اور آٹھویں شرط کو صحت یا مرض رحم سے کوئی تعلق نہیں ہے کیونکہ یہ بات تو آپ کو پہلے سے معلوم ہے کہ مادۂ منویہ کی پیدائشی درستی مرد اور عورت کے خصیوں کی صحت اور عام بدنی تندرستی پر موقوف ہے اور اس مادہ کی خرابی ان کے خصیوں اور عام بدن کے بعض امراض سے ہوا کرتی ہے۔ اسی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں کہ مادۂ منویہ کی پیدائشی خرابی کو امراض رحم سے کوئی ذاتی تعلق نہیں ہے۔ باقی رہی آٹھویں شرط۔ وہ تو بالکل ہی اس سے متعلق نہیں ہے کیونکہ وہ امور خارجیہ میں سے ہے البتہ درمیانی چھ شرطیں ایسی ہیں جو رحم کی صحت کے ساتھ بالکل وابستہ ہیں۔ اسی لئے اکثر امراض رحم کی حالت میں ان شرائط کا وجود نہ پایا جانے کے سبب سے عورت حاملہ نہیں ہوا کرتی ہے۔

اب ہم ان امراض کو پانچ قسموں میں تقسیم کرکے بیان کرتے ہیں (۱) وہ امراض جنکے باعث مادہ منویہ (رحم میں پہنچکر) فاسد اور بیکار ہوجاتا ہے جیسے رحم کے مزاج میں کوئی خرابی (گرمی۔ سردی۔ تری۔ خشکی وغیرہ) پیدا ہونا (۲) وہ امراض جن کے سبب سے رحم کے اندر فضلات ردیہ کی آلائش موجود رہتی ہے۔ جو مادہ منویہ کے ساتھ مل کر اسے استقدر خراب کردیتی ہے جس سے وہ استقرار حمل کے قابل نہیں رہتا ہے اور نیز ان ہی امراض کے باعث رحم کی ساخت بھی ماؤف ہوجاتی ہے جیسے رحم کے اندر کسی تیزابی رطوبت یا فضلاتِ غلیظہ کا جمع ہوجانا۔ یا دیگر امراض جیسے سرطان الرحم۔ قروح الرحم۔ آکلۃ الرحم وغیرہ۔ (۳) وہ امراض جن کے سبب سے مادۂ منویہ جوف رحم کے اندر نہیں پہونچ سکتا ہے جیسے انقلاب الرحم۔ میلان الرحم۔ استسقاء رحم[۱]۔ بواسیر رحم (۴) وہ امراض جن کے سبب سے

[۱] کیونکہ استسقاء رحم کی حالت میں رحم کا منہ بند رہتا ہے ۱۲ منہ

مادۂ منویہ رحم کے اندر سے بہ کر بہت جلد خارج ہوجاتا ہے۔ جیسے سیلان منی۔ سیلان رحم۔ نفخۂ رحم۔ کثرت ریاح (۵) وہ امراض جن کے سبب سے مادہ منویہ کو وہ امداد نہیں مل سکتی جو استقرار حمل کے لئے ضروری ہے جیسے احتباس حیض۔ صلابت رحم۔ تشنج رحم وغیرہ۔ اس کے بعد اب ہم بالتفصیل یہ بیان کرتے ہیں کہ یہ تمام امراض عقر کا باعث کیوں ہوتے ہیں اور ان کا علاج کس طرح کرنا چاہئے تاکہ عورت اولاد کے لائق ہو سکے۔

(۱) رحم کے مزاج کی حرارت زیادہ ہوجانے سے بانجھ ہونا۔ جب رحم کا اصلی مزاج خراب ہوجاتا ہے اور اس میں طبعی اندازہ سے زیادہ گرمی پیدا ہوجاتی ہے تو مادہ منویہ خواہ کیسا ہی اعلیٰ درجہ کا ہو رحم کے اندر پہونچکر اس کے لطیف اجزاء تحلیل ہوجاتے ہیں یا یہ کہا جائے کہ اس کا جوہر اعلیٰ یا خلاصہ راسپرے ٹوٹ جاتا۔ اور او وم جسے استقرار حمل کے لئے جزو اعظم کہنا چاہئے۔ وہ جسم مردہ کی طرح بالکل بیکار اور خراب ہوجاتا ہے۔ اور کسی طرح استقرار حمل کے قابل نہیں رہتا ہے۔

اسباب (۱) کھانے پینے میں گرم اشیاء کا بکثرت استعمال کرنا (۲) عمر جوان اور بدن کا مزاج اصلی گرم یا مائل بحرارت ہونا (۳) گرم آب و ہوا میں رہنے کا اکثر اتفاق پڑنا (۴) محنت۔ مشقت ریاضت وغیرہ کا زیادہ اتفاق پڑنا (۵) غلط فہمی یا نادانی سے کسی گرم چیز کا بطور فرزجہ وغیرہ کے استعمال کرنا۔

علامات (۱) گرمی پیدا کرنے والے اسباب کا مقدم ہونا (۲) خون حیض کا گرم۔ گاڑھا اور سیاہ ہونا (۳) عانہ کے مقام پر بالوں کی کثرت (۴) عورت کو اپنے رحم اور اندام نہانی کے اندر گرمی محسوس ہونا (۵) جماع کے وقت شوہر کو بھی اندام نہانی کی گرمی ناگوار معلوم ہونا (۶) اندام نہانی میں انگلی داخل کرکے قابلہ بھی اس گرمی کی تصدیق کر سکتی ہے (۷) اگر مریضہ کو تمام بدن میں گرمی کی عام شکایت ہو تو وہ لاغر اندام۔ ضعیف۔ زرد رنگ اور مضمحل ہوگی۔ اسے بھوک بہت کم اور پیاس زیادہ لگتی ہوگی۔

علاج (۱) گرمی پیدا کرنے والے خارجی اسباب کو دور کرنا چاہئے (۲) مریضہ کو چند روز یہ نسخہ تبرید کا پلائیں صفحۂ۔ شیرۂ تخم خیارین۔ شیرۂ خارخسک۔ شیرۂ مغز تخم کدوئے شیریں

شیرۂ مغز تخم تربوز ہر ایک ۳ ماشہ۔ شیرۂ عناب ۵ دانہ۔ عرق گاؤزباں ۱۲ تولہ۔ شربت نیلوفر ۲ تولہ (۳) اس کے علاوہ شربت لیموں۔ شربت سیب۔ شربت فالسہ۔ شربت صندل۔ شربت خشخاش وغیرہ۔ ان میں سے جو مناسب ہو قدرے لیکر پانی میں حل کرکے پلانا بھی کافی ہو سکتا ہے (۴) حیض سے فارغ ہونے کے بعد یہ فرزجہ مفید ہے صفتہ۔ موم سفید چربی بط کی۔ چربی مرغی کی روغن گل میں پگھلا کر اس میں روغن مغز تخم کدو۔ صندل سفید گھسا ہوا۔ انڈے کی سفیدی ملائیں اور قابلہ سے استعمال کرائیں (۵) اگر ضرورت ہو تو پیڑو کے مقام پر کوئی سرد ضماد لگائیں جیسے رسوت خالص۔ گل سرخ۔ صندل سفید۔ طحلب (کائی) برگ کاسنی سبز۔ جرادہ کدو سفید وغیرہ (۶) اگر عام بدن میں گرمی کی شکایت اور صفرا کا غلبہ ثابت ہو تو سب تدابیر سے پہلے مناسب ادویات کے ساتھ اس کا تنقیہ کرانا چاہیئے جیسے گل بنفشہ۔ گل نیلوفر۔ عناب۔ آلو بخارا۔ تخم خبازی۔ تخم کاسنی۔ تخم خیارین۔ تمرہندی وغیرہ (۷) غذا میں تمام گرم چیزوں سے پرہیز کرنا چاہیئے اور سرد و تر ترکاریاں بلا گوشت کے یا بکری کے گوشت میں پکا کر کھلائیں جیسے کدو سفید۔ ککڑی۔ پالک۔ خرفہ وغیرہ کا ساگ۔

رحم کا سوء مزاج سرد

(۲) رحم کے مزاج میں سردی پیدا ہوجانے سے بانجھ ہونا۔ جب رحم کے اندر سردی پیدا ہوجاتی ہے تو مادہ منویہ اس میں داخل ہوتے ہی منجمد کثیف اور خراب ہوجاتا ہے۔ اس کے لطیف اجزا ٹھہر کر اور کثیف یا منجمد ہوکر بالکل بیجان ہوجاتے ہیں اور قابل استقرار حمل کے نہیں رہتے ہیں۔ بلکہ بعض مرتبہ تو ایسا دیکھنے میں آتا ہے کہ زیادہ سردی کے باعث مادہ منویہ میں ایک خاص قسم کی سمیت پیدا ہوجاتی ہے۔ پھر اگر یہ خراب مادہ رحم کے اندر محتبس رہجاتا ہے تو اس سے مریضہ کو صرع کے دورے پڑنے لگتے ہیں۔ یا مرض اختناق الرحم پیدا ہوجاتا ہے جسکا مفصل بیان پہلے ہوچکا ہی (دیکھو اختناق الرحم کا بیان)

اسباب (۱) کھانے پینے میں سرد اشیاء اور ترشیوں کا بکثرت استعمال کرنا (۲) بدن کا اصلی مزاج سرد اور عمر کا جوانی سے تجاوز کرنا (۳) سرد ملک میں زیادہ رہنے کا اتفاق ہونا (۵) نادانی سے کسی سرد چیز کا استعمال بطور فرزجہ وغیرہ کے کرلینا۔

علامات (۱) سردی پیدا کرنے والے اسباب کا مقدم ہونا (۲) خون حیض کا رقیق۔ کم

سرخ ہونا۔ اور تھوڑا تھوڑا زیادہ مدت تک آتے رہنا (۳) پیڑو پر بال کم اور باریک ہونا۔ (۴) عورت کو اپنے رحم کے اندر سردی اور اکڑاہٹ سی محسوس ہونا (۵) اگر تمام بدن کا مزاج سرد ہو تو عورت کا بدن بادی سے پھولا ہوا۔ کمزوری کے ساتھ بدن میں فربہی اور ڈھیلا پن۔ رنگ سفیدی مائل ہوگا۔ ہضم خراب اور پیاس ندارد۔

علاج (۱) سردی پیدا کرنے والے اسباب کا دفعیہ کرنا چاہیئے (۲) مریضہ کو چند روز دوالمسک یا مثرودیطوس وغیرہ گرم معجونیں یا کوئی دوسری مناسب دوا کھلائی جائے۔ (۳) بعد فراغ حیض کے یہ فرزجہ قابلہ سے استعمال کرائیں۔ صفت۔ سنبل الطیب۔ ساذج ہندی۔ قردمانا۔ اکلیل الملک۔ زعفران۔ بط کی چربی۔ مرغی کی چربی۔ انڈے کی زردی بدستور مقرر استعمال کریں (۴) رحم کی سردی دفع کرنے کے لئے یہ دھونی بھی مفید ہے۔ صفت۔ ہڑتال سرخ۔ مرمکی۔ جوز السرو۔ میعہ یابسہ۔ بہروزہ خشک۔ لوبان۔ حب الغار۔ بدستور مشہور دھونی دیں (۵) اگر ضرورت پڑے تو پیڑو پر محجمہ ناری (کیپ ینگ گلاس) لگانا بھی اکثر مفید ہوتا ہے (۶) اگر تمام بدن میں سردی کی عام شکایت ہو اور غلبہ بلغم کی علامات پائی جائیں تو سب علاجوں سے پہلے بلغم کا تنقیہ کرنا ضروری ہے (۷) تمام سرد اشیاء سے پرہیز رکھنا اور غذا میں گرم حیوانات کا گوشت جیسے کبوتر کا بچہ۔ مرغ۔ بٹیر۔ تیتر وغیرہ غلہ جات میں سے دال ارہر۔ چنا۔ گرم مصالحہ وغیرہ سے اصلاح کرکے کھایا کریں۔

فرزجہ گرم

دھونی

(۳) رحم کے مزاج میں خشکی ہوجانے سے بانجھ ہونا۔ رحم کے مزاج میں خشکی غالب ہونے کی حالت میں جب مادہ منویہ اس کے اندر پہونچتا ہے تو اس کے رطوبی اجزا خشک ہوجاتے ہیں جو اس کے قوام کو درست اور اس کے اصلی جوہر کو تحلیل سے محفوظ رکھنے والے یا جوہر اصلی کا فدیہ اور اس کی غذا میں صرف آنے والے ہیں۔ اور قدرت نے ان رقیق اجزا کو اصلی جوہر کے ساتھ ان ہی منافع کی غرض سے شامل کر رکھا ہے۔ اس لئے مادۂ منویہ اپنے رقیق اجزاء کے خشک ہوجانے کی حالت میں استقرار حمل کے قابل نہیں رہتا۔

رحم کا سوء مزاج خشک

اسباب (۱) ایک مدت تک خشک غذاؤں کے کھانے کا اتفاق پڑے جیسے باجرہ مکا۔ چنا وغیرہ (۲) فاقہ کشی یا مسلسل روزہ رکھنے کا زیادہ اتفاق ہو (۳) عورت کا مزاج

سوداوی ہو اور سن جوانی سے تجاوز کر جائے (۴) محنت و مشقت بکثرت کرنا۔ یا غم و فکر میں مبتلا رہنا۔ یاد رکھو کہ اگرچہ ان اشیاء کے زیادہ استعمال سے خون گاڑھا پیدا ہونے یا پورے طور پر بدل ما یتحلل نہ ہونے کے باعث تمام بدن میں خشکی اور سوداویت کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں لیکن اگر کسی وجہ سے رحم ضعیف ہو جاتا ہے تو بالخصوص رحم میں خشکی زیادہ غالب آجاتی ہے (۵) کسی ایسی دوا کا فرزجہ کے طور پر بکثرت استعمال کرنا جس سے اندام نہانی میں خشکی رہے اور جماع کے وقت حصول لذت کا باعث ہو۔ یا ایسی دوا کا فرزجہ کرنا جو استقرار حمل کی مانع ہو۔ جیسے تخم انار اور پھٹکری۔ یا چوہے کی مینگنیں شہد کے ساتھ یا ہاتھی کی لید وغیرہ ان اشیاء کے استعمال سے رحم میں خشکی پیدا ہوتی ہے۔

علامات (۱) خشکی پیدا کرنے والے اسباب کا مقدم ہونا۔ خون حیض کا گاڑھا سیاہی مائل اور بہت کم مقدار ہونا (۳) فرج اور اندام نہانی کا ہر وقت خشک رہنا (۴) ایسی عورتوں کو بعض مرتبہ جماع کے وقت کسی تر چیز یا روغن کے استعمال کی ضرورت پڑتی ہے (۵) اگر عام بدن میں خشکی غالب ہوگی یا سودا کا غلبہ ہوگا تو بدن لاغر خشک۔ بے رونق رنگ سیاہی مائل یا مکدر ہوگا۔

علاج (۱) ہر قسم کے وہ اسباب جن سے خشکی پیدا ہوئی ہے سب سے پہلے ان کو دور کرنا ضروری ہے (۲) مریضہ کو چند روز گائے کا تازہ دودھ مصری سے شیریں کرکے یا بکری کا دودھ شربت عناب کے ساتھ پلائیں (۳) مغز بادام شیریں مقشر۔ مغز تخم کدو شیریں۔ مغز تخم تربوز۔ نبات سفید باریک پیس کر چٹنی کی طرح ہر روز صبح کو چٹائیں یا تازہ مکھن مصری کے ساتھ کھلائیں (۴) روغن گل۔ روغن بادام۔ روغن کدو وغیرہ کی مالش پیڑو کے مقام پر اور فرج کے اندر باہر رانوں تک چند روز تک برابر کرائیں (۵) عورت کا دودھ لعاب بہدانہ و اسپغول کے ساتھ بطور فرزجہ استعمال کریں (۶) مرطب اور فربہ کرنے والی غذائیں جو مرغن اور لذیذ اور شیریں ہوں کھلائیں (۷) اگر ضرورت ہو تو پہلے سودا کا تنقیہ بطور مناسب کرائیں

(۴) رحم کے مزاج میں تری زیادہ ہو جانے سے بانجھ ہونا۔ رحم کے مزاج میں تری غالب ہونے سے ایک تو یہ خرابی ہوتی ہے کہ اس کی اکثر قوتیں خصوصاً قوت ماسکہ ضعیف

ہوجاتی ہے جس کے باعث مادہ منویہ رحم میں پہونچکر وہاں ٹھیر نہیں سکتا اور استقرار حمل کے وقت سے پہلے ہی وہ رطوبات رحم کے ساتھ مخلوط ہوکر باہر کو بہ آتا ہے۔ دوسرے یہ بھی ممکن ہے کہ بچہ کی پیدائش کا مادہ جب رحم کے اندر پہونچے تو وہاں کی رطوبات فضلیہ کے ساتھ مخلوط ہوجانے کے سبب سے اس میں استقرار حمل کی قابلیت بہت کم رہجائے یا بالکل معدوم ہوجائے۔

اسباب (۱) ایک مدت تک زیادہ مرطوب اور زیادہ مرغن غذائیں بکثرت کھائی جائیں جیسے دودھ۔ بالائی۔ کھیر۔ مغزیات کے ترحلوے۔ خربزہ۔ تربوزا اور دوسرے ترمیوے وغیرہ (۲) ناز ونعم کے ساتھ ہمیشہ آرام سے رہنا۔ اور معمولی ریاضت میں بھی کمی کرنا (۳) بدن کا عام مزاج بلغمی اور سن ابتداء شباب کا ہونا (۴) مرطوب ملک میں رہنے کا اکثر اتفاق پڑنا (۵) کسی وجہ سے مرطب روغنوں کی مالش تمام بدن پر یا خاص زیر ناف۔ پیڑو۔ رانوں پر کرنا۔ یا شرمگاہ اور اندام نہانی کو اکثر چکنا رکھنا۔

علامات (۱) رطوبات پیدا کرنے والے اسباب کا مقدم ہونا (۲) خون حیض بکثرت آنا اور کم سرخ رقیق ہونا (۳) پیڑو پر بال بہت کم اور باریک ہونا (۴) شرمگاہ اور اندام نہانی میں ہر وقت تری رہنا (۵) مقاربت کے وقت اندام نہانی سے زیادہ رطوبت خارج ہونا (۶) تمام بدن میں چربی دار فربہی اور اعضاء میں نرمی ہونا۔ رنگ بے رونق اور سفیدی مائل ہونا۔

علاج (۱) رطوبت پیدا کرنے والے تمام اسباب کو حسن تدبیر کے ساتھ دور کرنا چاہیئے۔ (۲) اگر ضرورت ہو تو مادہ بلغم کا تنقیہ مناسب ادویات کے ساتھ دوسری تدابیر سے پہلے کیا جائے (۳) ایسے موقع پر حبوب ایارج کا استعمال بھی اکثر بغرض اسہال بلغم یا بغرض خشک وتحلیل کرنے رطوبات فضلیہ کے کیا جاتا ہے اور بہت مفید ہوتا ہے (۴) مریضہ کو کبھی کبھی قے کرانا بھی اکثر بہت مفید ہوتا ہے (۵) خشک غذائیں جیسے بھنا ہوا گوشت۔ مع گرم مصالحہ کے اور بیسنی روٹی مفید ہوتی ہے (۶) شحم حنظل۔ انزروت۔ سماق۔ مرمکی۔ زعفران۔ پھٹکری شہد کے ساتھ ملاکر فرزجہ کریں (۷) گل سرخ۔ مازو۔ بانجھٹر۔ تج۔ صعتر۔ سُک نکھ پانی میں جوش دے کر صاف کرکے رحم کے اندر بطور حقنہ کے استعمال کریں۔

(۵) رحم کے اندر فاسد رطوبات کے جمع ہونے سے بانجھ ہونا۔ رحم کے اندر کبھی بلغمی رطوبت فضلیہ غلیظ القوام ہو جاتی ہے اور کبھی مادہ صفراویہ رقیق جس میں ایک خاص قسم کی تیزابی کیفیت ہوتی ہے اور کبھی مادہ سوداویہ جس میں نہایت تیز ترشی ہوتی ہے ان تین قسموں کی فاسد رطوبات میں سے جو کوئی رطوبت رحم کی تجویف میں موجود ہو اور مادہ منویہ وہاں پہونچے تو ان کے ساتھ مخلوط ہو کر اس میں استقرار حمل کی قابلیت باقی نہیں رہتی اور اس کے لطیف اجزاء میں سے زندگی کی قوت فنا ہو کر وہ بالکل مردہ ہو جاتے ہیں اور ان رطوبات کے ساتھ بطور فضلہ کے بہ کر جوف رحم سے خارج ہو جاتے ہیں اس لئے عورت حاملہ نہیں ہو سکتی ہے۔

علامات (۱) استحالت میں بھی تقریبًا وہی علامتیں پائی جاتی ہیں جو رحم کے مزاج کی خرابیوں میں بیان کی گئی ہیں (۲) بلغمی رطوبات جمع ہوں تو رحم میں سوزش نہیں ہوتی (۳) صفراوی رطوبات ہوں تو رحم میں گرمی اور جلن محسوس ہوتی ہے (۴) سوداوی رطوبات ہوں تو رحم میں خارش اور تیزی سی محسوس ہوا کرتی ہے (۵) رات کو اندام نہانی میں فم رحم کے قریب سفید کپڑا رکھکر سو رہیں۔ صبح کو وہ کپڑا نکال کر سکھالیں۔ بعد سوکھنے کے اگر کپڑے کا رنگ سفید اور اس میں کلپ کی سی سختی ہو تو یہ بلغمی رطوبت کی علامت ہے اور اگر اس میں قدرے زردی پائی جائے تو صفراویت سمجھنی چاہئے۔ اور اگر اس کا رنگ میلا یا قدرے سیاہی مائل ہو جائے تو یہ خلط سوداوی کی علامت ہے۔

علاج۔ بروئے تشخیص جس قسم کا مادہ ثابت ہو اسی کا تنقیہ کرانا چاہئے۔ اس کے بعد رحم کو قوت پہونچانے کے لئے مزاج کے موافق خوشبودار اور مقوی ادویات بطور فرزجہ یا حقنہ وغیرہ کے استعمال کریں۔ اسی طرح کوئی مقوی معجون یا سفوف کھلائیں اور پرہیز کی تاکید کریں

(۶) رحم کے اندر کیڑے پیدا ہو جانے سے بانجھ ہونا۔ بعض یونانی اطبا سے منقول ہے کہ انہوں نے ایسی بانجھ عورتوں کا بھی علاج کیا جن کے رحم یا اندام نہانی کے اندر ایک خاص قسم کے کیڑے موجود تھے جو دیدان المعاء المستقیم (اسمال تھریڈ درم) یعنے چنمنوں سے بھی زیادہ باریک اور چھوٹے تھے۔ جب اس کی تحقیق کی گئی تو اندام نہانی یا

رحم کی اندرونی جھلی کی چنٹوں (روچیز) میں ان کیڑوں کی سکونت پائی گئی۔ معلوم ہوا کہ یہ کرم مادہ منویہ کے اکثر حصہ کو کھا لیتے ہیں اور کچھ باقی مادہ ان کے فضلات کے ساتھ مل کر بالکل خراب اور بیکار ہو جاتا ہے اس لئے استقرار حمل نہیں ہو سکتا اور عورت بانجھ ہوتی ہے۔

اسباب (۱) رحم یا اندام نہانی کے اندر فضلات غلیظہ بلغمیہ کا ایک مدت تک جمع رہنا (۲) تنقیہ رحم اور تصفیہ اندام نہانی کا خیال نہ رکھنا (۳) کھانے پینے میں ایسی چیزوں کا بکثرت استعمال رکھنا جن سے کچے بلغم کی پیدائش زیادہ ہوتی ہے (۴) رحم یا اندام نہانی کے اندر اقسام مذکورہ بالا کے فضلات غلیظہ جمع ہو کر کسی وجہ سے متعفن ہو جائیں اور کیڑے پیدا ہو جائیں

علامات (۱) کرموں کی حرکت یا کاٹنے سے رحم یا اندام نہانی کے اندر خارش ہوتی ہے۔ (۲) خارش کے وقت کبھی اندام نہانی سے ایک خاص قسم کی رقیق رطوبت خارج ہوتی ہے۔ (۳) اندام نہانی سے بہنے والی رطوبت کو اگر تیز بصارت سے بغور دیکھیں یا بذریعہ آلہ خورد بین کے ملاحظہ کریں تو نہایت باریک چھوٹے چھوٹے کیڑے اس میں دکھائی دیتے ہیں (۴) جماع اور انزال کے بعد رحم کی خارش تھوڑی دیر کے لئے موقوف ہو جاتی ہے اور کچھ دیر کے بعد مادہ منویہ مع رطوبت کے رحم سے بہ کر خارج ہو جاتا ہے (۵) جماع کے بعد جب یہ رطوبت خارج ہوتی ہے اگر اس وقت ایک باریک اور صاف کپڑا اندام نہانی میں رکھ لیا جائے تو اس کپڑے پر بھی ان کیڑوں میں سے ایک دو کیڑے اکثر مل سکتے ہیں۔

علاج (۱) سب سے پہلے بلغم کا تنقیہ کرنا چاہئے (۲) مریضہ کو اندام نہانی کے صاف رکھنے کی تاکید کرنی چاہئے (۳) بلغم پیدا کرنے والی اشیاء سے پرہیز کرنا ضروری ہے (۴) کیڑوں کے مارنے کے لئے برگ حنا سایہ میں خشک کر کے نہایت باریک کوٹ چھان کر قدرے موم سفید کے ساتھ ملا کر فرزجہ کے طور پر استعمال کریں (۵) مولی تازہ چھیل کر اس کا ٹکڑا اندام نہانی میں رکھیں (۶) مولی کے پتوں کا نچوڑا ہوا عرق بذریعہ پچکاری کے اندام نہانی اور رحم کے اندر پہنچاویں (۷) کو اشیاء کے تقوع (انفیوژن) یعنی خیساندہ کی پچکاری بھی بہت مفید ہے۔

(۷) سرطان رحم سے بانجھ ہونا۔ کبھی سرطان رحم ایسا خفیف طور پر لاحق ہوتا ہے کہ اسکی شدائد اور تکالیف بہت کم ظاہر ہوتی ہیں۔ ایسی حالت میں رحم کی ساخت خراب ہو جاتی ہے۔

اور اس کی صحت قائم نہیں رہتی۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ قرب رحم کے باعث خصیۃ الرحم کا فعل بھی خراب ہو جائے اور اس میں مادہ تولید اچھی طرح سے تیار نہ ہو سکے۔ اس لئے عورت میں استقرار حمل کی قابلیت باقی نہیں رہتی ہے یہی وجہ ہے کہ اطبا نے اس مرض کو اسباب عقر میں شمار کیا ہے ورنہ اگر اس مرض کی شدت کے وقت لاحق ہونے والے عوارض اور تکالیف کا لحاظ کیا جائے تو ایسے خطرناک موقع پر مریضہ کے بانجھ ہونے کا خیال نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس موذی مرض کی شدت کے وقت تو مریضہ کو ان تکالیف کی سب سے زیادہ شکایت ہوتی ہے جو سرطان رحم کے لوازمات میں سے ہیں۔ ایسی حالت میں مریضہ تیمار داروں۔ قابلہ اور طبیب معالج کی توجہ ان شدائد کے دور کرنے کی طرف مصروف ہوتی ہے۔ بہرحال اس صورت میں مرض سرطان رحم کا علاج کرنا اور اس کی تکالیف کا حتی الامکان انسداد کرنا لازم ہے۔ اگر مرض خفیف ہوا اور فضل الٰہی سے وہ زائل ہو جائے تو اس کے بعد عقر کی تدابیر کا موقع آسکتا ہے (تشخیص مرض اور علاج کے لئے دیکھو بیان سرطان رحم کا)

(۸) آکلہ رحم سے بانجھ ہونا۔ یہ مرض چونکہ فم رحم (آس یوٹرائی) اور اس کے قریب والے حصہ میں اکثر لاحق ہوتا ہے اور اس کے اکثر اسباب فساد خون یا خنازیری مزاج یا خون حیض کی خرابی سے تعلق رکھتے ہیں اس لئے اس مرض کی حالت میں نہ تو رحم ہی استقرار حمل کے قابل رہتا ہے نہ عورت کا مادہ تولید خصیۃ الرحم میں اچھی طرح تیار ہوتا ہے اور نہ مرد کا مادہ منویہ پورے طور پر رحم کے اندر داخل ہو سکتا ہے بلکہ اگر کسی قدر مادہ منویہ رحم کے اندر پہونچ بھی جائے تو وہ رطوبات فاسدہ کے ساتھ مل کر بالکل خراب اور بیکار ہو جاتا ہے جو اکثر اس حالت میں مقام ماؤف کی ساخت سے مترشح ہو کر تجویف رحم میں جمع رہتی ہیں اسی سبب سے اس مرض کو اسباب عقر میں شمار کیا گیا ہے (تشخیص مرض اور علاج کے لئے دیکھو بیان آکلہ رحم کا)

(۹) قروح رحم سے بانجھ ہونا۔ رحم کے اندر اگر زخم ہو جائیں تو ان کے سبب سے عورت کے حاملہ نہ ہونے کی دو صورتیں ہیں ایک تو بحالت موجود ہونے زخموں کے چند وجوہ سے حمل کی امید نہیں کی جاسکتی (۱) زخموں سے بہنے والی رطوبت (پیپ) رحم کی تجویف میں تھوڑی

یا بہت ضرور جمع رہتی ہے اس لئے مادۂ منویہ رحم کے اندر پہونچکر اور اس سڑی ہوئی رطوبت سے مل کر استقرار حمل کے قابل نہیں رہتا (۲) رحم کی ساخت زخموں کے باعث استقرار حمل کے قابل نہیں رہتی (۳) ممکن ہے کہ اس حالت میں خصیۃ الرحم کے اندر مادہ تولید کی پیدائش بالکل موقوف یا بہت کم ہوجائے یا وہ اسقدر خراب پیدا ہو کہ استقرار حمل کے قابل نہ ہوسکے (۴) ممکن ہے کہ قروح رحم کی حالت میں زیادہ تکلیف ہونے کے باعث مریضہ مقاربت سے نفرت کرے اور اس کو اس فعل سے کوئی حظ حاصل نہووے۔ اسلئے ایسی حالت میں عورت کو استقرار حمل کی امید کسی طرح نہیں ہوسکتی۔ لیکن قروح رحم کی حالت میں چندروز تک عارضی طور پر عورت کے حاملہ نہ ہونے کو اصطلاح اطباء میں یا عرف عام کے لحاظ سے بانجھ ہونا (عقر) نہیں کہا جاسکتا۔ اور نہ اسوقت علاج میں عقر کا خیال پیش نظر ہوتا ہے بلکہ اس وقت تو مریضہ۔ تیمارداروں۔ قابلہ اور طبیب معالج کی توجہ ازالۂ قروح کی طرف مصروف ہوتی ہے۔ اس لئے اس صورت کو اسباب عقر میں شمار کرنا صرف ترتیبی بیان سمجھنا چاہیئے (علاج کے لئے دیکھو بیان قروح رحم کا)

دوسری صورت یہ ہے کہ اگر زخم زیادہ گہرے۔ دیرپا۔ یا خراب قسم کے ہوں تو ان کو بالکل آرام ہوجانے اور اندمال پانے کے بعد خاص رحم کی ساخت یا اس کی اندرونی جھلی میں ایسی سختی پیدا ہوجاتی ہے جس کے باعث احتباس حیض یا قلت حیض یا عسر حیض کا عارضہ لاحق ہوجاتا ہے۔ اور جب ایسی حالت میں رحم کے اندر مادۂ منویہ پہونچے تو ممکن ہے کہ اسکو خون حیض سے کافی امداد یا تقویت حاصل نہ ہوسکنے کے باعث حمل قرار نہ پاسکے اور بیچاری عورت ہمیشہ کے لئے اولاد سے محروم (بانجھ) رہے اس لئے قابلہ اور طبیب معالج کو لازم ہے کہ وہ اسباب عقر کو تلاش کرتے ہوئے اس امر کی تفتیش ضرور مدنظر رکھے کہ عورت پہلے کسی وقت قروح رحم کی مصیبت میں گرفتار ہوچکی ہے یا نہیں۔ اگر پہلے اس کو یہ عارضہ ہوچکا ہے اور اس کے بعد حاملہ ہونا موقوف ہوگیا ہے تو صلابت رحم کے اصول پر علاج کرنا اور رحم کی ساخت میں نرمی پیدا ہونے کی تدبیریں عمل میں لانی چاہئیں (علاج کے لئے دیکھو بیان صلابت رحم کا)

(۱۰) انقلاب رحم سے بانجھ ہونا۔ اس مرض کی وہ قسم جو رفتہ رفتہ واقع ہوتی ہے اسکی ابتدا میں جب تک کہ علامات شدت مرض کی ظاہر ہونے نہیں پاتی ہیں اسوقت تک باوجود حسب عادت جماع میسر ہونے کے عورت اور اس کے خاوند کو حمل نہ ٹھہرنے سے تعجب ہوتا ہے اور اس حالت پر جسقدر زمانہ گذرتا جاتا ہے اسی قدر مرض عقر کا احتمال قوی ہوتا جاتا ہے اس حالت میں حمل قرار نہ پانے کے یہ اسباب ہوتے ہیں (۱) رحم کی تجویف درست نہیں رہتی (۲) اس کا منہ اکثر بند رہتا ہے (۳) مادۂ منویہ کا رحم کے اندر پہونچنا اور وہاں ٹھہرنا دشوار ہوتا ہے (۴) جب مرض ترقی کرتا ہے اور رحم کا جسم بالکل پلٹ کر فم رحم کے اندر آجاتا ہے یا زیادہ لٹک کر اندام نہانی تک آجاتا ہے تو ایسی حالت میں عورت کے ساتھ جماع نہیں کیا جاسکتا اور نہ بچے کی پیدائش کا مادہ وہاں ٹھہر سکتا ہے اس لئے عورت استقرار حمل کی بالکل قابل نہیں ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ اطبا نے اس مرض کو عقر کے اسباب میں شمار کیا ہے۔

اس حالت میں انقلاب رحم کی علامتیں موجود ہوتی ہیں اور قابلہ اندام نہانی میں انگلی داخل کرکے اسے بخوبی معلوم کرسکتی ہے۔ (علاج کیلئے دیکھو بیان انقلاب رحم کا)

(۱۱) میلان رحم سے بانجھ ہونا۔ جب رحم کسی طرف کو زیادہ جھک جاتا ہے تو ذیل کے اسباب استقرار حمل کے مانع ہوتے ہیں (۱) رحم کا منہ اور اس کی تجویف اپنے ٹھیک موقع پر قائم نہیں رہتے (۲) مریضہ کو جماع کے وقت سخت ناقابل برداشت تکلیف ہوتی ہے (۳) رحم کا منہ اور تجویف دونوں کچھ نہ کچھ ضرور بند ہوجاتے ہیں (۴) جب رحم کسی طرف کو زیادہ ٹیڑھا ہوجائے تو ممکن ہے کہ اس کا منہ اور تجویف دونوں ایسے بند ہوجائیں کہ مرد کے مادۂ منویہ کو رحم کے اندر جانے کا راستہ نہ مل سکے۔ اسی وجہ سے اکثر مریضہ کا حیض بھی رک جاتا ہے (۵) ممکن ہے کہ رحم جھک جانے سے قاذف نالیوں پر کھچاؤ یا دباؤ پڑنے کے باعث ان کا منفذ (راستہ) ایسا بند ہوجائے کہ عورت کا مادۂ تولید رحم کے اندر داخل نہ ہوسکے۔ ان اسباب کا خیال کرکے اطبا نے میلان رحم کو بھی اسباب عقر میں شمار کیا ہے۔ کیونکہ ایسی حالت میں عورت استقرار حمل کے قابل نہیں رہتی ہے (تشخیص مرض اور علاج کے لئے دیکھو بیان میلان رحم کا)

(۱۲) **استسقاء رحم سے بانجھ ہونا**۔ جب رحم کی تجویف میں فضلات رقیقہ بھر کر اس میں جمع ہو جاتے ہیں تو اس حالت میں رحم کا منہ بالکل بند رہتا ہے اسلئے نہ تو مادۂ منویہ رحم کے اندر داخل ہو سکتا ہے اور نہ اس کا مزاج اصلی تندرستی کے اندازہ پر قائم رہتا ہے۔ بلکہ ایسی حالت میں یہ بھی ممکن ہے کہ خصیۃ الرحم کا فعل بھی خراب ہو جائے اور اس میں مادۂ تولید (اوِوم) کی پیدائش پورے طور پر نہ ہو سکے۔ اس لئے استسقاء رحم کو اسباب عقر میں شمار کیا گیا ہے کیونکہ ایسی حالت میں بھی عورت کو استقرار حمل کی امید نہیں ہو سکتی ہے۔ (تشخیص مرض اور علاج کے لئے دیکھو بیان استسقاء رحم کا)

(۱۳) **بواسیر رحم سے بانجھ ہونا**۔ اس مرض کے باعث رحم کا منہ اکثر بند اور سخت دردناک رہتا ہے۔ عورت کو ہر وقت اور خصوصاً جماع سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ مادۂ منویہ کا رحم کے اندر داخل ہونا بہت مشکل ہوتا ہے۔ اکثر اوقات بواسیر میں سے فاسد رطوبت تراوش پاکر اندام نہانی کے راہ بہتی رہتی ہے جس کے ساتھ ملنے سے مادۂ منویہ استقرار حمل کی قابل نہیں رہتا۔ کبھی ورم خصیۃ الرحم کے باعث بواسیر رحم کا مرض پیدا ہو جاتا ہے تو اس حالت میں یہ بھی ممکن ہے کہ عورت کے مادۂ تولید کی پیدائش میں بھی خلل واقع ہو۔ ان تمام وجوہات سے مرض بواسیر رحم عقر کا سبب ہو سکتا ہے (تشخیص مرض اور علاج کے لئے دیکھو بیان بواسیر رحم کا)

(۱۴) **سیلان منی سے بانجھ ہونا**۔ جب عورت کا مادۂ تولید بے موقع رحم سے خارج ہو کر اکثر شرمگاہ سے بہنے لگتا ہے تو اس صورت میں عورت کو حمل نہ ٹھہرنے کے دو سبب ہوتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ عورت کے مادۂ تولید کا رحم کے اندر ٹھہرنا اور وہاں مرد کے مادۂ منویہ کے ساتھ ملنا استقرار حمل کے لئے ضروری ہے جو سیلان منی کی حالت میں ممکن نہیں ہے بلکہ عورت کا مادہ تولید مرد کے مادۂ منویہ کو بھی اپنے ساتھ لیکر تجویف رحم سے بہ نکلتا ہے۔

دوسرے یہ کہ عورت کا مادۂ تولید اکثر اس حالت میں رحم سے خارج ہو کر بہا کرتا ہے جبکہ خصیۃ الرحم کے اندر اس کی پیدائش میں کسی وجہ سے کوئی سخت نقصان واقع ہوا ہو

چونکہ وہ مادہ اپنے پیدائشی نقصان کے باعث استقرار حمل کے قابل نہیں ہوتا۔ اس لئے رحم کے اندر وہ ٹھیر نہیں سکتا ہے۔

اور اگر ایسے ناقص مادہ کو بلا اصلاح کے کسی تدبیر سے روکا جائے تو کسی سخت مرض کے پیدا ہونے کا احتمال ہوتا ہے۔ اس بیان سے آپ کو معلوم ہوا کہ ایسے ناقص مادہ کا رحم سے خارج ہونا ایک قدرتی اور مفید فعل ہے اور اس کو روکنا نہیں چاہئے۔ البتہ اسکی اصلاح کرنا طبیب کا فرض ہے۔ پھر ایسی حالت میں مرد کا مادۂ منویہ کس طرح جوف رحم میں ٹھیر سکتا ہے۔ اور اس کے نہ ٹھیرنے کی حالت میں استقرار حمل کی امید رکھنی بالکل عقل سے بعید ہے۔ اسلئے اطباء نے اس مرض کو اسباب عقر میں شمار کیا ہے (علاج کیلئے دیکھو بیان سیلان منی کا)

(۱۵) سیلان رحم سے بانجھ ہونا۔ چونکہ اس مرض میں رحم کی اندرونی جھلی (میوکس میمبرین) سوزش مزمن میں اکثر مبتلا رہنے کے باعث رحم کی صحت بالکل خراب رہتی ہے اور رحم سے بہنے والی رطوبات اس کی تجویف میں اکثر جمع رہتی ہیں۔ اس لئے جو مادۂ منویہ رحم کے اندر پہونچتا ہے فوراً خراب اور بیکار ہو کر استقرار حمل کے قابل نہیں رہتا۔ پھر ان بہنے والی رطوبات کے ساتھ رحم سے خارج ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس مرض میں عورت کو استقرار حمل نہ ہوسکنے کے باعث اطباء نے اس مرض کو اسباب عقر میں شامل کیا ہے لیکن یاد رکھو کہ سیلان رحم جب تک نہایت شدت اور کثرت کے ساتھ نہ ہو اسوقت تک پورے طور پر عقر کا موجب نہیں ہوسکتا کیونکہ رات دن کے تجربہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اکثر عورتیں جو ایک مدت تک اس مرض میں معمولی طور پر مبتلا رہتی ہیں وہ سب کی سب اولاد سے محروم نہیں ہوتی ہیں بلکہ ان میں سے اکثر حاملہ اور صاحب اولاد ہوتی ہیں البتہ یہ شکایت اکثر سنی اور دیکھی جاتی ہے کہ ان کو استقرار حمل میں معمول سے زیادہ تاخیر ضرور واقع ہوتی ہے۔ یا ان کا حمل باوجود احتیاط اور حفاظت کے اکثر ساقط بھی ہو جاتا ہے اس لئے ہمارے نزدیک اس مرض کی معمولی حالت کو اسباب عسر حمل میں یا اسباب اسقاط جنین میں شمار کرنا مناسب معلوم ہوتا ہے۔ (علاج کیلئے دیکھو بیان سیلان رحم کا)

(۱۶) نفخہ رحم سے بانجھ ہونا۔ یاد رکھو کہ یہ مرض دو وجہ سے استقرار حمل کا مانع ہوسکتا ہے

ایک تو اپنی موجودہ حالت کے لحاظ سے۔ دوسرے اپنے اسباب کے لحاظ سے۔
اول یہ کہ نفخۃ الرحم اپنی موجودہ حالت کے اعتبار سے اس لئے استقرار حمل کا مانع ہوتا ہے کہ مرض کی حالت میں رحم کے اندر بکثرت ریاح بھرے ہوئے اور اس کا منہ بند رہتا ہے جس کے باعث ایک تو مادہ منویہ رحم کے اندر داخل ہی نہیں ہوسکتا ہے اور اگر کسی قدر داخل بھی ہو جائے تو اسے ریاح فوراً باہر کو دفع کر دیتے ہیں۔ اس لئے عورت یا تو بالکل حاملہ نہیں ہوسکتی یا بدشواری اگر کبھی حاملہ ہو بھی جائے تو اکثر حمل ساقط ہو جاتا ہے۔
دوسرے یہ کہ نفخۃ الرحم کے اکثر اسباب ایسے ہیں جن کی وجہ سے استقرار حمل کی امید ہرگز نہیں کی جاسکتی۔ کیونکہ اس مرض میں (۱) رحم کی تمام قوتیں اور اس کی حرارت غریزی (اپنی مل ہیٹ) یعنی اصلی حرارت نہایت ضعیف ہو جاتی ہیں وہ رحم کے مادہ غذائیہ کو اچھی طرح سے ہضم کرنے اور اس کے فضلات کو دفع کرنے سے قاصر رہتی ہیں۔ اس ہی وجہ سے اس میں بکثرت ریاح پیدا ہو کر ہر وقت بھرے رہتے ہیں (۲) جب خون حیض کے جاری ہونے کا موقع آتا ہے اس وقت رحم اپنے ضعف کے باعث خون حیض کے نکالنے پر قادر نہیں ہوسکتا اور اس سے ریاح بکثرت پیدا ہونے لگتے ہیں (۳) اسقاط حمل یا وضع حمل کے بعد کچھ حصہ مشیمہ کا رحم کے اندر باقی رہ جانا۔ یا کسی قدر خون نفاس کا رحم کے اندر رک جانا اور پھر اس سے ریاح کا پیدا ہونا یہ سب امور جس طرح کہ ضعف رحم کا ایک ادنیٰ کرشمہ ہیں اسی طرح سے ضعف رحم کو اور بھی زیادہ بڑھانے والے ہیں۔
پھر بھلا جب کسی عورت کا رحم اسقدر ضعیف ہو کہ وہ اپنے رات دن کے معمولی کام (اپنی پرورش وغیرہ) کو بھی انجام نہ دے سکتا ہو تو مادہ منویہ کی ضروری اصلاح یا جنین (فی ٹش) کی پرورش کی جلیل القدر خدمت جو استقرار حمل کے موقع پر اس کے ذمہ لازمی ہوتی ہے ایسے ضعف کی حالت میں اس سے کس طرح ممکن ہے اسی وجہ سے اطباء نے اس مرض کو اسباب عقر میں شمار کیا ہے (علاج کے لئے دیکھو بیان نفخۃ الرحم کا)
(۱۷) صلابت رحم سے بانجھ ہونا۔ اس مرض کی تمام حالتیں استقرار حمل کی مانع نہیں ہوسکتی ہیں۔ کیونکہ اکثر عورتیں جن کے رحم میں تھوڑی سی سختی ایک مدت دراز سے موجود

ہوتی ہے یا رحم کے بعض حصہ میں صلابت پائی جاتی ہے۔ وہ اکثر حاملہ اور صاحب اولاد ہوتی ہیں لیکن جن عورتوں کو صلابت رحم کا ایسا سخت عارضہ ہوتا ہے کہ ان کے رحم کی تمام ساخت یا اس کا تمام اندرونی طبقہ (میوکس میمبرین) ورم سوداوی کے سبب سے یا پرانے زخموں کے اندمال پانے کے بعد اسقدر سخت ہو جائے کہ احتباس حیض تک نوبت پہونچے اور سختی کے باعث حیض کا خون رحم کی رگوں سے بالکل تراوش نہ پاسکے تو ایسی حالت میں عورت کے حاملہ ہونے کی کسی طرح امید نہیں ہوسکتی ہے۔

کیونکہ ایک تو ایسی عورتوں کو ورم صلب رحم کے باعث اکثر میلان رحم کا عارضہ ہوجاتا ہے جس کے باعث مادہ منویہ رحم کے اندر پہونچ نہیں سکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ اگر کسی قدر مادہ منویہ رحم میں پہونچ بھی جاتا ہے تو رحم کے اندر اس کو خون حیض کی ضروری امداد حاصل نہ ہوسکنے کے باعث وہ بذات خود استقرار حمل کے لئے کافی نہیں ہوسکتا ہے اس لئے کچھ مدت کے بعد وہ رحم سے فضلہ کے طور پر خارج ہوجاتا ہے۔

تیسرے یہ کہ اگر صلابت رحم کا مرض بہت پرانا ہوجائے تو یہ بھی ممکن ہے کہ رحم کی شرکت سے خصیۃ الرحم کے فعل میں خرابی پیدا ہوجائے اور اس میں مادہ تولید کی پیدائش خراب یا بالکل موقوف ہوجائے۔ ان وجوہات سے ورم صلب رحم کا اگر کم ہو تو اسباب عسر حمل میں اور اگر زیادہ ہو تو اسباب عقر میں شمار کیا جاتا ہے (علاج کے لئے دیکھو بیان صلابت رحم کا)

(۸) احتباس حیض سے بانجھ ہونا۔ اگر کسی جوان عورت کا کسی وجہ سے حیض بالکل بند ہوجاتا ہے اور علاج سے غفلت کرنے کے باعث یا علاج کی ناموافقت سے ایک مدت تک مرض باقی رہتا ہے تو علاوہ دوسری تکالیف کے جو احتباس حیض کے ساتھ لازم ہیں۔ وہ بیچاری اولاد کی نعمت سے بالکل محروم اور ہمیشہ کے لئے بانجھ ہوجاتی ہے۔

کیونکہ اس مرض میں ایک تو یہ بات ہے کہ جب مادہ منویہ رحم کے اندر پہونچتا ہے۔ اسوقت رحم کے اندر اس کو خون حیض سے مدد نہیں مل سکتی جو استقرار حمل کے لئے ضروری ہے اور اکیلا وہ قلیل المقدار مادہ استقرار حمل کے لئے کافی نہیں ہوتا ہے۔ اس لئے وہ بطور فضلہ کے رحم سے خارج ہوجاتا ہے۔ دوسرے یہ بھی ممکن ہے کہ جن اسباب سے احتباس حیض کا

مرض لاحق ہوتا ہے۔ ان کی مفسد تاثیر سے یہ مادہ منویہ بالکل فاسد اور بیکار ہوکر استقرار حمل کے قابل نہ رہے اور فضلہ کی طرح رحم سے خارج ہو جائے اس لئے اختباس حیض کو اسباب عقر میں شمار کیا گیا ہے (علاج کے لئے دیکھو بیان اختباس حیض کا)

(۱۹) رحم کے چربی میں بدل جانے سے بانجھ ہونا۔ ایسی حالت میں عورت کے بانجھ ہونے اور اولاد سے محروم رہنے کے چند سبب ہوتے ہیں (۱) اسے اختباس حیض کا عارضہ ہوتا ہے جس سے نطفہ کو استقرار حمل کے لئے کافی امداد نہیں مل سکتی ہے (۲) ایسی حالت میں اکثر مریضہ کو فربہی مفرط اور کلانی شکم وکثرت ریاح کی شکایت ہوتی ہے اس لئے مادہ منویہ کا رحم کے اندر پہونچنا اور پھر اس کا رحم کے اندر ٹھیرا رہنا دشوار ہونے کے باعث استقرار حمل نہیں ہوسکتا ہے ایسی حالت میں جوف رحم کے اندر استقرار حمل اور پرورش جنین کی گنجائش نہیں رہتی ہے اور نہ اس کی ساخت کھنچاؤ اور تناؤ پیدا ہوکر بڑھنے کے قابل رہتی ہے اسلئے اکثر تو استقرار حمل ہی نہیں ہوسکتا ہے۔ اور اگر اتفاقاً حمل قرار بھی پا جائے تو ممکن ہے کہ علامات حمل کے ظاہر ہونے سے پہلے ہی ایک مضغہ گوشت یا چھیچھڑے کی صورت میں رحم سے اس طرح خارج ہو جائے کہ اسے اسقاط حمل قرار نہ دیا جاسکے۔

لہذا ہم اس مرض کو عقر یا عسر حمل کے اسباب میں شمار کرسکتے ہیں۔ البتہ اگر استقرار حمل کے کچھ دنوں بعد اور جنین کی جسامت کسی قدر بڑھ جانے کے بعد وہ ساقط ہو اور اس کے ساتھ ہی مریضہ کو اسقاط حمل کے سے عوارض لاحق ہوں تو اسے اسقاط حمل کہا جائے گا۔ اور اس حالت میں اس مرض کو اسقاط حمل کے اسباب میں شمار کیا جائیگا۔ (علاج کے لئے دیکھو بیان تشحم رحم کا)

جماعت چوتھی عوارضات جسمی۔ اس جماعت میں تمام وہ خرابیاں داخل ہیں جو تمام بدن یا کسی عضو خاص میں لاحق ہوکر عورت کے حاملہ نہ ہوسکنے کا باعث ہوسکتی ہیں جیسے (۱) عام بدن کے مزاج میں کوئی خاص خرابی (۲) مرض فساد خون یا آتشکی زہر (۳) ضعف اعضاء (۴) فربہی مفرط (۵) کلانی شکم (۶) بڑھاپا۔

اب ہم ان کو ذیل میں تفصیل کے ساتھ درج کرتے ہیں۔

(۱) **عام بدن کے سوء مزاج سے بانجھ ہونا**۔ اس سے ہماری مراد وہ مزاجی خرابی نہیں ہے جو عورت کے بدن میں کسی خاص مرض کو پیدا کرکے اس کے ضمن میں ظاہر ہو جائے کیونکہ ایسی حالت میں عارضی طور پر کچھ مدت کے لئے عورت کا حاملہ نہ ہونا عقر (بانجھ پن) کی حد میں داخل نہیں ہے اور نہ کسی مرض ظاہری کی موجودگی میں خود مریضہ کو یا اس کے تیمارداروں یا معالج کو مرض عقر کا خیال یا اس کا علاج مدنظر ہوتا ہے۔ بلکہ اسوقت میں تو مریضہ کو مرض موجود کی تکالیف سے بچانا اور ازالۂ مرض کی تدابیر عمل میں لانا سب کو مدنظر ہوتا ہے جیسے مرض دق میں دوسرے درجہ کے بعد۔ یا مرض سل میں جبکہ مریضہ نہایت ضعیف اور ناتوان ہو جائے۔ یا مرض آتشک میں اس کی شدت کے وقت۔

بلکہ عام بدن کی مزاجی خرابی سے ہماری مراد اس وقت وہ خرابی ہے جو کسی مرض کی صورت میں ظاہر نہ ہوئی ہو۔ اس قسم کی خرابی اکثر ایسی پوشیدہ ہوتی ہے کہ مریضہ اور اسکے متعلقین کو سوائے اس کے اور کوئی شکایت نہیں ہوتی ہے کہ عورت بانجھ اور اولاد سے بالکل محروم رہے اور جس طبیب سے چارہ جوئی کی جاتی ہے تو اسے بھی اس پوشیدہ خرابی کی تشخیص میں کمال دقت پیش آتی ہے اس وقت اگر وہ تفتیش حال کی غرض سے تمام اسباب عقر کو اور ان کی تفصیلی علامات کو دریافت کرنا شروع کرتا ہے تو بالآخر اس کو معلوم ہو جاتا ہے کہ مریضہ کے اعضائے تناسل بیرونی یا اندرونی میں کوئی خرابی نہیں ہے اور امراض رحم میں سے کوئی مرض نہ بالفعل موجود ہے نہ پہلے کبھی لاحق ہو چکا ہے۔ مریضہ کی بدنی حالت درست ہے زیادہ فربہ یا لاغر اور ضعیف بھی نہیں ہے خارجی امور میں سے بھی کوئی سبب جو استقرار حمل کا مانع ہو موجود نہیں ہے اسوقت طبیب کو یقین کر لینا چاہئے کہ اس مریضہ کے عقر کا سبب اس کے بدن کی عام سوء مزاجی ہے۔

اسباب۔ مزاجی خرابی کے اثر سے عورت کا بانجھ ہونا تین طرح سے ہوتا ہے (۱) بعض بانجھ عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ ان کے بدن میں جسقدر غذائی مادہ موجود ہوتا ہے یا کھانے پینے سے ہمیشہ حاصل ہوتا رہتا ہے۔ ان کا بدن تمام غذائی مادہ کو اپنی پرورش میں صرف کر لیتا ہے اور ان کے اعضائے تناسل میں غذائی مادہ اسقدر نہیں پہونچتا جس سے

مادۂ تولید کی پیدائش کافی طور پر ہو سکے اس لئے ان کے بدن میں مادۂ تولید کی پیدائش ضرورت سے بہت کم ہوتی ہے ایسی عورتیں فربہ اندام۔ بظاہر نہایت تندرست قدآور اور آزادخیال ہوتی ہیں بعض بانجھ عورتوں کے بدن میں اگرچہ مادۂ تولید کی پیدائش بقدر ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن ان کی مزاجی خرابی کے اثر سے مادہ تولید میں ایسی خرابی موجود ہوتی ہے کہ اگر کسی طرح اس کی اصلاح ہو جائے تو وہ حاملہ ہو سکتی ہیں اور اگر اس مادہ کی اصلاح نہ ہو سکے تو استقرار حمل ممکن نہیں ہوتا ہے چنانچہ تجربہ سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اگر ایسی عورت کا نکاح کسی ایسے مرد کے ساتھ ہوتا ہے کہ جسکے مزاج میں عورت کے مزاج کی سی خرابی موجود ہوتی ہے تو وہ عورت ہمیشہ اولاد سے محروم اور بانجھ رہتی ہے کیونکہ اس حالت میں مادۂ تولید کی اصلاح نہیں ہو سکتی ہے اور اگر ایسی عورت کا نکاح کسی ایسے مرد کے ساتھ کیا جائے جسکے مزاج میں اس خرابی کی اصلاح کرنیکی قابلیت موجود ہو تو وہ عورت حاملہ اور صاحب اولاد ہو سکتی ہے کیونکہ اس حالت میں مادۂ تولید کی اصلاح ہو کر وہ استقرار حمل کے قابل ہو جاتا ہے (۳) بعض بانجھ عورتیں ایسی ہوتی ہیں کہ مزاجی خرابی کے باعث ان کے بدن میں مادۂ تولید نہایت فاسد اور بیکار پیدا ہوتا ہے۔ جو کسی طرح استقرار حمل کے قابل نہیں ہوتا ہے اکثر ایسی عورتیں صفراوی یا سوداوی مزاج کی ہوتی ہیں یا ان کے بدن میں کسی قسم کی زہریلی تاثیر موجود ہوتی ہے۔

علاج (۱) اگر باوجود بدن کی فربہی اور کثرت غذا کے عورت کے بدن میں مادہ تولید کی پیدائش کم ہو تو اسکو بکثرت روزہ رکھنے اور ورزش کی ہدایت کرنی چاہئے اور ایسی ادویات کا استعمال کرانا چاہئے جس سے اعضاء تناسل قوی ہو کر مادۂ تولید کو اچھی طرح سے تیار کرنے لگیں اس غرض کیلئے اکثر تودری سرخ کو دودھ میں جوش دیکر پلایا کرتے ہیں اور بہت نفع ہوتا ہے (۲) اگر علامات سے ثابت ہو جائے کہ مادۂ تولید کی خرابی قابل اصلاح ہے تو نوعیت فساد کو دریافت کر کے اسکے موافق اصلاح میں کوشش کرنی چاہئے (۳) اگر معلوم ہو جائے کہ مادہ تولید بالکل فاسد اور بیکار ہے تو عورت کے مزاج کی موافق خلط غالب کا تنقیہ کرنا اور اس کے بدن کی زہریلی تاثیر کو دفع کرنا ضروری ہے امید ہے کہ بعد مناسب تدابیر کے وہ صاحب اولاد ہو جائے گی۔

(۲) فساد خون یا آتشکی زہر سے بانجھ ہونا۔ جب خون میں کسی قسم کا فساد یا آتشکی

زہر موجود ہوتا ہے تو اس حالت میں اکثر عورتوں کے بدن میں مادۂ تولید کی پیدائش نہایت کم ہو جاتی ہے جو استقرار حمل کے لئے کافی نہ ہو سکے۔ یا مادۂ تولید ایسا فاسد پیدا ہوتا ہے جس میں استقرار حمل کی قابلیت نہیں ہوتی ہے۔

علامات۔ فساد خون یا آتشکی زہر کی علامتیں جو پہلے کئی موقعوں پر لکھی گئی ہیں ان سے تشخیص مرض کرنی چاہئے۔

علاج۔ مصفیات خون اور آتشکی زہر کو زائل کرنے والی دواؤں کا استعمال اور انکے موافق پرہیز کرنا چاہئے (دیکھو بیان آتشک کا)

(۴) **ضعف اعضاء سے بانجھ ہونا**۔ جب عورت کے عام اعضاء نہایت ضعیف اور کمزور ہوتے ہیں خواہ وہ کمزوری اور نحافت پیدائشی ہو یا عارضی طور پر کسی مرض کے باعث پیدا ہو گئی ہو تو ان دونوں صورتوں میں تمام اعضاء ظاہری کی طرح عورت کے اعضاء تناسل بھی نہایت ضعیف ہونے کے باعث اپنے کام سے قاصر رہتے ہیں۔ اس لئے اس کے بدن میں مادۂ تولید کی پیدائش بالکل موقوف یا نہایت کم ہو جاتی ہے اور اسی سبب سے عورت حاملہ نہیں ہو سکتی ہے۔

علامات (۱) عورت نہایت لاغر۔ نحیف البدن۔ نازک مزاج ہوتی ہے (۲) کمزوری کے باعث جماع سے خائف رہتی اور شوہر سے علیحدہ رہنے کو پسند کرتی ہے (۳) مادہ تولید کی پیدائش نہ ہونے یا کم ہونے کے باعث اس کو جماع کی طرف رغبت نہیں ہوتی اور نہ اس کو کبھی انزال ہوتا ہے۔

علاج (۱) مرغن اور لذیذ غذائیں بقدر ہضم ہونے کے اچھی طرح کھلائی جائیں (۲) دودھ وغیرہ کا استعمال مدت تک رکھنا نہایت مفید ہوتا ہے (۳) انڈے کی زردی نیم برشت نہایت اعلیٰ درجہ کی غذا ہے (۴) اگر ضرورت ہو تو مقوی دوائیں اور بدن کو فربہ کرنے والی معجونیں بھی استعمال کرائیں (۵) عیش و آرام سے زندگی بسر کرنا اور ہمیشہ خوش رہنا رنج و غم کا اثر دل پر نہ ہونے دینا بھی بدن کو خوب فربہ اور قوی کرتا ہے۔

(۵) **فربہی مفرط سے بانجھ ہونا**۔ فربہی دو قسم کی ہوتی ہے ایک تو چربی کی زیادتی سے

جیساکہ اکثر آرام طلب اور خوش خوراک عورات میں پائی جاتی ہے اور دوسری گوشت کی زیادتی سے۔ جیساکہ اکثر ان عورتوں میں ہوتی ہے جو نہایت خوش خوراک اور ورزش بدنی کی عادی ہوں۔ اگرچہ دونوں قسم کی فربہی جب حد سے زیادہ ہوتی ہے تو اس کے سبب سے عورت بانجھ ہوسکتی ہے لیکن جو فربہی مفرط چربی کی زیادتی سے ہوتی ہے۔ وہ اکثر عقر کا باعث ہوتی ہے اور جو فربہی گوشت کی زیادتی سے ہوتی ہے۔ اس کے سبب سے عورت کا بانجھ ہونا بہت کم دیکھا جاتا ہے۔

کیونکہ جو عورت چربی زیادتی سے نہایت فربہ اندام ہوتی ہے اس کا بدن بادی سے پھولا ہوا اور مزاج سرد بلغمی ہوتا ہے اس کی صحت ہمیشہ خراب رہتی ہے چنانچہ اس کے تمام اعضاء خصوصاً معدہ اور جگر کا فعل خراب ہونے کے سبب سے اس کو ضعف ہضم کثرت ریاح اور قراقر شکم کی شکایت رہتی ہے۔ اس کے دیگر اعضاء میں بھی غذائی مادہ کی رطوبت اچھی طرح سے تحلیل نہیں ہوسکتی ہے جس کے باعث بدن میں بوجھ سا معلوم ہوتا ہے اور ہر وقت طبیعت میں سستی اور کاہلی رہتی ہے۔ اسی طرح اس کے اعضاء تناسل کے فعل میں بھی ہمیشہ فتور اور خرابی رہتی ہے وہ مادہ تولید جنین کو اچھی طرح سے تیار نہیں کرسکتے ہیں۔ اس لئے وہ استقرار حمل کے قابل نہیں ہوتا ہے۔ اور عورت بانجھ ہوتی ہے۔

اور جن عورتوں کے بدن میں گوشت کی زیادتی سے فربہی ہوتی ہے ان کا بدن بہ نسبت دوسری عورتوں کے سخت اور قوی ہوتا ہے ان کا مزاج اکثر دموی ہوتا ہے۔ ان کے اعضاء نہایت چست اور حرکات سبک ہوتے ہیں ایسی عورتیں بہت کم بانجھ ہوتی ہیں۔ کیونکہ ایک تو ان کے بدن میں فربہی حد افراط تک نہیں پہونچتی ہے جو قسم اول کی طرح مانع استقرار حمل کی ہوسکے۔ دوسرے جس طرح کہ ان کے تمام اعضاء فربہ قوی ہوتے ہیں اسی طرح ان کے اعضاء تناسل بھی قوی ہوتے ہیں۔ البتہ ایسی فربہ عورتیں صرف اس حالت میں بانجھ ہوسکتی ہیں جبکہ ان کے تمام بیرونی اعضا کسی ورزش دائمی میں ہمیشہ مبتلا رہنے کے باعث غذائی مادہ میں سے اکثر حصہ کو اپنی ضرورت کے موافق اپنی پرورش

میں پورا صرف کر لینے کے عادی ہو گئے ہوں اور ان کے اعضاء تناسل کو غذائی مادہ کا اسقدر وافر حصہ نہ مل سکے جو ان کی پرورش سے بچ کر مادۂ تولید جنین کی تیاری میں صرف ہو سکے۔ چونکہ ایسی عورتوں کے بدن میں مادۂ تولید جنین کی پیدائش بالکل نہیں ہوتی یا ضرورت سے بہت کم ہوتی ہے اس لئے وہ بانجھ ہوتی ہیں جیسا کہ اکثر عورتوں کو دیکھا گیا ہے جو ورزشی کرتبوں کا تماشا دکھا کر اپنی گذران کرتی ہیں۔ ہندوستان میں نٹوں کی ایک قوم ہے جن کی عورتیں اس قسم کے ورزشی کرتب دکھایا کرتی ہیں اور ان میں سے اکثر بیچاریاں صرف اسی سبب سے بے اولاد ہوتی ہیں۔

علاج۔ اگر فربہی مفرط چربی کی زیادتی سے ہو تو (۱) عورت کو کسی محنت اور مشقت کے کام میں پھنسا دینا چاہیئے (۲) بکثرت روزے رکھنے یا فاقہ کشی کی ہدایت کریں (۳) کھانے میں خشک غذائیں جیسے بینی روٹی بلا گھی دودھ کے یا بھوسی دار آٹے کی روٹی۔ یا باجرے کی روٹی۔ ان میں سے جو مناسب اور موافق مزاج کے ہو تجویز کرنی چاہیئے (۴) معجون[1] لک صغیر بہت نافع ہوتی ہے (۵) اگر ضرورت سمجھی جائے اور موقع ہو تو چند روز یہ نسخہ پلایا جائے۔ صفتہ۔ انیسون۔ بادیان۔ تخم کشوث۔ گل بابونہ۔ مصطگی۔ تخم کرفس۔ اجوائن دیسی۔ گلقند۔ ان دواؤں میں سے بقدر مناسب لے کر پانی میں جوش دے کر مل چھان کر ہر روز صبح پلایا جائے۔

اور اگر فربہی گوشت کی زیادتی سے ہو تو (۱) ورزش موقوف کریں (۲) غذا کم اور مرطوب کھلائیں (۳) عورت کو آرام سے رکھیں (۴) تبدیل خیالات اور خاوند کی خدمت میں رہنا بہت مفید ہوتا ہے (۵) اگر دوا کی ضرورت ہو تو اس کام کے لئے تودری سرخ دودھ میں جوش دے کر چند روز پلانا بہت نافع ہے۔

(۵) کلانی شکم سے بانجھ ہونا۔ اگرچہ اکثر حالتوں میں تو کلانی شکم کا عارضہ بھی فربہی مفرط کا ایک شعبہ ہوتا ہے اور اس کے ساتھ ہی پایا جاتا ہے۔ لیکن بعض موقع پر ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ بدون فربہی مفرط کے بعض عورتوں کا صرف شکم ہی بادی سے بہت بڑھ جاتا ہے

[1] یہ معجون ہندوستانی دواخانہ دہلی سے نہایت عمدہ بنی ہوئی ملتی ہے ۱۲ مؤلف

چونکہ پیٹ زیادہ بڑھجانے کی حالت میں اکثر معدہ اور جگر کے افعال خراب ہوتے ہیں ضعف ہضم کثرت ریاح۔ قراقر شکم۔ قلت اشتہا کی شکایت ہوتی ہے۔ تھوڑی حرکت کرنے سے سانس چڑھ جاتا ہے دل دھڑکنے لگتا ہے۔ غرض کہ بدن کی عام صحت میں خرابی موجود ہوتی ہے۔ اس لئے مادہ تولید جنین کی پیدائش بھی کامل طور سے ممکن نہیں ہوتی اور اس میں استقرار حمل کی قابلیت موجود نہیں ہوتی ہے کہ کلانی شکم کی حالت میں جماع کے وقت مرد کا مادۂ منویہ رحم کے اندر پہونچنا مشکل ہوتا ہے اور اگر کسی قدر پہونچتا بھی ہے تو کچھ تو کثرت ریاح۔ کچھ پیٹ کا رحم پر دباؤ۔ کچھ رحم کے اندر رطوبات فضلیہ کا موجود ہونا۔ یہ سب خرابیاں مل کر مادہ منویہ کو خراب کر کے بہت جلد رحم سے خارج کر دیتی ہیں اور ان وجوہات سے عورت کو حمل نہیں ٹھیر سکتا اور وہ بیچاری بانجھ ہوتی ہے۔

علاج۔ مثل فربہی مفرط کے کرنا چاہئے۔ اور جوارش جالینوس یا جوارش زرعونی یا جوارش مصطگی۔ یا جوارش کمونی۔ اس غرض کے لئے بہت مفید ہے۔ صرف اجوائن دیسی اور مرچ سیاہ اگر بعد غذا کے دونوں وقت تھوڑی سی کھایا کریں تو یہ بھی بہت نافع چیز ہے

(۶) بڑھاپے سے بانجھ ہونا۔ جب عورت زیادہ بوڑھی اور سن رسیدہ ہوجاتی ہے۔ تو اس کے تمام اعضاء تناسل اپنے کام سے عاجز رہتے ہیں اس کے رحم میں پرورش جنین کی قابلیت اور خصیتہ الرحم میں مادۂ تولید کے پیدا کرنے کی صلاحیت باقی نہیں رہتی ہے اسلئے بڑھاپا بھی بظاہر اسباب عقر میں سے ایک بڑا قوی سبب معلوم ہوتا ہے لیکن غور کرنے سے آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ جب عقر ایک مرض کا نام ہے اور مرض غیر طبعی حالت ہوتی ہے تو اس کا سبب طبعی انحطاط قوت (بڑھاپا) کس طرح ہو سکتا ہے اس لئے میرے خیال میں اسے بیان تنزیلی سمجھنا چاہئے۔

جماعت پانچویں۔ امور خارجی۔ اس جماعت میں تمام وہ خارجی امور داخل ہیں کہ اگر وہ اکثر واقع ہوتے رہیں تو استقرار حمل کے مانع ہو سکتے ہیں۔ اگرچہ ایسے امور کے اکثر واقع ہونے سے عورت کا ایک مدت تک حاملہ نہ ہونا ہمارے نزدیک اس کو بانجھ نہیں کر سکتا ہے۔ کیونکہ خارجی امور کے باعث عارضی طور پر حاملہ نہ ہونا اور عورت میں استقرار حمل

کی قابلیت نہ ہونا۔ ان دونوں صورتوں میں بہت بڑا فرق ہے لیکن چونکہ نتیجہ دونوں کا اکثر ایک رحاملہ نہ ہونا) ہی ہوتا ہے۔ اس لئے تمام اطباء کی طرح ہم بھی ان امور کو اسباب عقر کے ذیل میں بیان کرتے ہیں جیسے (۱) جماع بے وقت (۲) حرکت بعد جماع (۳) کثرت جماع (۴) عادت جلق (۵) کثرت غم وغصہ (۶) کثرت آسائش وآرام طلبی (۷) ہمیشہ سرد پانی سے استنجا کرنے کی عادت (۸) آب وہوا کی خرابی۔ اب ہم ان کو ذیل میں بالتفصیل درج کرتے ہیں

(۱) **جماع بے وقت سے بانجھ ہونا**۔ یاد رکھو کہ ایام حیض سے ایک ہفتہ پہلے اور ان سے ایک ہفتہ بعد عورت کے خصیۃ الرحم میں تولید جنین کا مادہ تیار اور موجود رہتا ہے۔ اس لئے طالب اولاد کے لئے یہ دونوں ہفتے جماع کے وقت مقرر کئے گئے ہیں۔ کیونکہ ان ہفتوں میں مقاربت کرنے سے مرد کا مادہ منویہ عورت کے مادہ تولید کے ساتھ مل کر حمل قرار پا سکتا ہے اور ان دونوں ہفتوں کے درمیان والے دنوں میں جماع کرنا طالب اولاد کے لئے جماع بے وقت سمجھا جاتا ہے کیونکہ اس درمیانی زمانہ میں مادہ تولید جنین کا خصیۃ الرحم میں اکثر ایسا تیار نہیں رہتا ہے کہ وہ رحم کے اندر داخل ہو کر اور مرد کے مادہ منویہ کے ساتھ مل کر استقرار حمل کا باعث ہو سکے۔ اس لئے ان درمیانی دنوں میں اکثر جماع کرنے سے سواء حظ مجامعت کے اور کوئی منفعت نہیں ہوتی بلکہ رحم نہایت کمزور اور ضعیف ہو جاتا ہے اور زنانہ اعضاء تناسل کی طرف دوران خون کے بے وقت تیز ہو جانے سے اکثر عورتیں بعض امراض اعضاء تناسل میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ ہمارے مطب میں بعض غیر محتاط عورتیں ایسی بھی آتی ہیں جنہیں صرف وقت کی پابندی نہ کرنے سے ہی اکثر اوقات ورم رحم یا سیلان رحم وغیرہ امراض کی شکایت گھیرے رہتی ہے۔ غرض یہ ہے کہ ایسے بے وقت جماع کی ہمیشہ عادت کر لینے سے عورت کا حاملہ نہ ہونا یا اس کا بالکل بانجھ ہو جانا ایک ادنیٰ خرابی ہے۔

علاج۔ اگر جماع بے وقت کرنے سے زنانہ اعضاء تناسل میں خرابی پیدا نہ ہوئی ہو تو صرف اس عادت کا ترک کرنا اور وقت مناسب پر مقاربت کا پابند رہنا استقرار حمل کیلئے کافی ہوتا ہے اور اگر زمانہ دراز تک جماع بے وقت کی عادت کرنے سے عورت کے

اعضاء تناسل میں کوئی مرض پیدا ہو گیا ہو تو اس مرض کی تشخیص اور اس کا علاج کرنا ضروری امر ہے۔ ازالۂ مرض سے پہلے استقرار حمل کی امید رکھنی فضول ہے۔

(۲) **حرکت بعد جماع سے بانجھ ہونا۔** اکثر اطباء نے لکھا ہے کہ اگر بعد جماع کے عورت فوراً بستر سے کھڑی ہو لے اور تیزی کے ساتھ چلنے یا کودنے لگے یا کسی سخت ریاضت میں مصروف ہو جائے تو اکثر اس کو استقرار حمل نہیں ہوتا ہے کیونکہ اس حالت میں ممکن ہے کہ مرد کا مادہ منویہ عورت کے مادۂ تولید جنین کے ساتھ ملنے سے پہلے ہی رحم سے خارج ہو جائے یا بعد ملاقات اور باہمی اختلاط کے وہ دونوں رحم سے خارج ہو جائیں یا حرکت کی حرارت سے ان کے لطیف اجزاء رحم کے اندر ہی تحلیل ہو جائیں۔ اور باقی ماندہ حصہ استقرار حمل کے قابل نہ رہے اس لئے بعد جماع کے فوراً عورت کا حرکت کرنا یا کسی ریاضت بدنی میں مصروف ہو جانا اکثر حالتوں میں استقرار حمل کا مانع ہو سکتا ہے۔

لیکن یاد رکھو کہ اس قسم کی حرکات یا دوسرے قوی التاثیر حیلوں سے عورت کا حاملہ نہ ہونا یا ہمیشہ یہی طریقہ اختیار کر لینے سے ایک مدت تک اس کا حاملہ نہ ہونا ایسا امر نہیں ہے جس سے عورت کو بانجھ کہا جا سکے۔ کیونکہ عورت کے اعضاء تناسل میں استقرار حمل کی قابلیت موجود ہونے کے باعث بعض موقع پر اس سے زیادہ قوی تدبیریں بھی اگر کی جائیں تو بالکل بے سود ثابت ہوتی ہیں۔ اور حمل قرار پا جاتا ہے۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی کہ اس قسم کی حرکات کو اسباب عقر میں شمار کیا جائے البتہ عسر حمل کے اسباب میں شمار کیا جا سکتا ہے۔

علاج۔ اگر یہ بات خوب ثابت ہو جائے کہ حاملہ نہ ہونے کا سبب حرکت بعد جماع ہے تو عورت کو ایسی حرکت سے باز رکھنا چاہیئے اور ہدایت کرنی چاہیئے کہ بعد فراغ جماع کے تھوڑی دیر اسی حالت میں بستر پر لیٹی رہے۔ امید ہے کہ اس تدبیر سے وہ حاملہ ہو جائے گی۔

(۳) **کثرت جماع سے بانجھ ہونا۔** تجربہ سے یہ بات بخوبی ثابت ہو چکی ہے کہ اکثر عورتیں صرف کثرت جماع سے ہی بانجھ ہو جاتی ہیں۔ چنانچہ بعض کسبیوں یا فاحشہ عورتوں کی حالت سنی گئی ہے کہ وہ اپنی بداعمالی میں رات دن مبتلا رہنے کے زمانہ میں اولاد سے ہمیشہ محروم رہیں اور جب انہوں نے حرام کاری سے توبہ کر کے نکاح کیا تو حاملہ ہو گئیں۔ اس سے

معلوم ہوتا ہے کہ پہلی حالت میں ان کا حاملہ نہ ہونا صرف کثرت جماع کے سبب سے تھا۔
کثرت جماع سے اندام نہانی میں اکثر التہاب (انفلامیشن) ہوجاتا ہے۔ اس میں رطوبات فاسدہ پیدا ہونے لگتی ہیں جو مادہ منویہ کو خراب کر دیتی ہیں یا رحم ضعیف ہوجاتا ہے یا وہ بعض امراض میں مبتلا ہوجاتا ہے اس لئے پہلے تو عورت کو چند روز تک عسر حمل کا مرض ہوتا ہے اور کچھ مدت کے بعد وہ بالکل بانجھ ہو جاتی ہے۔
علاج۔ سب سے بڑا علاج یہ ہے کہ کثرت جماع سے باز رکھا جائے اس کے بعد اگر اندام نہانی یا رحم کی خرابی ثابت ہو تو اس کا علاج کرنا چاہئے اور تقویت رحم کے لئے کھانے کی دوائیں اور فرزجہ وغیرہ استعمال کرنے چاہئیں۔
(۴) **مساحقت کی عادت سے بانجھ ہونا**۔ بعض نوجوان مستورات کو شادی نہ ہونے کے زمانہ میں آزاد مزاج اور فارغ البال رہنے سے یا صحبت بد حاصل ہونے کے سبب سے یا ان کے رحم یا خصیۃ الرحم میں سوزش۔ خراش یا اجتماع خون ہونیکے باعث جماع کی خواہش زیادہ ہوتی ہے۔ اور جماع میسر نہ ہونے کی حالت میں ان کو بعض آوارہ مردوں کی طرح باہمی مساحقت (مصنوعی جماع) کی عادت ہوجاتی ہے۔ اور ایک مدت تک اس فعل قبیح میں مبتلا رہنے سے ان کے اندام نہانی کی ساخت میں اجتماع خون یا انفلامیشن ہوجاتا ہے۔ اس میں فاسد رطوبات کی پیدائش ہونے لگتی ہے۔ ان کا رحم نہایت ضعیف ہوجاتا ہے اور ان وجوہات سے ان میں استقرار حمل کی قابلیت باقی نہیں رہتی ہے اور وہ ہمیشہ کے لئے بانجھ ہوجاتی ہیں۔
علاج۔ اگر صحبت بد اور آزاد مزاجی سے جلق یا مساحقت کی عادت ہوگئی ہو تو نصیحت کرکے یہ بدعادت چھڑانی چاہئے۔ کاروبار خانگی میں مصروف رکھیں اور چند روز کسی ہوشیار ضعیفہ کے ساتھ سخت بستر پر سلائیں۔ اگر اندام نہانی میں سوزش ہو یا اجتماع خون ہو تو کاسٹک لگائیں گرم چیزیں نہ کھانے پینے دیں۔ اگر خصیۃ الرحم وغیرہ میں سوزش ہو تو اس کا علاج باقاعدہ کریں اگر کسی علاج سے کامیابی نہ ہو اور عورت بکثرت خواہش جماع ہونے کے باعث اپنی عادت کو کسی طرح ترک نہ کرسکے تو لبظر (کلےٹورس) کو قطع کرنا پڑتا ہے۔

اس کے بعد خواہش جماع بہت کم ہو کر عادت جلق بالکل چھوٹ جاتی ہے۔

(۵) کثرت غم و غصہ کی عادت سے بانجھ ہونا۔ غم اور غصہ میں بکثرت مبتلا رہنے کی حالت میں انسان کی جسمانی صحت ہمیشہ خراب رہتی ہے۔ اس کا بدن خشک اور لاغر۔ اسکا رنگ سیاہ اور نہایت بے رونق ہو جاتا ہے۔ طبیعت ہر وقت سست رہتی ہے۔ اخلاط میں احتراق ہو کر سوداویت کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ ہمیشہ طبیعت کے متفکر رہنے سے آدمی کو اپنی زندگی شاق ہو جاتی ہے۔ نہ اسے کھانے پینے کی طرف رغبت رہتی ہے نہ اس کا سونا جاگنا ٹھیک رہتا ہے نہ وہ امور خانہ داری میں اچھی طرح مصروف رہ سکتا ہے نہ وہ کسی کام کو پورے طور پر انجام دے سکتا ہے۔ غرض ہر طرح سے اس کی طبیعت مکدر اور زندگی سے بیزار رہتی ہے۔

اور ظاہر ہے کہ ایسے تمام امور کا اثر مردوں کی بہ نسبت عورتوں پر زیادہ پڑتا ہے خصوصًا جو عورتیں صفراوی مزاج ضعیف الخلقت۔ تنگ ظرف۔ بدمزاج۔ چڑچڑی ہوتی ہیں۔ ان کی صحت پر ان امور کا مفسد اثر اور بھی خراب ہوتا ہے اور جب صحت بدنی خراب ہوتی ہے تو ان کے عام افعال خصوصًا افعال تغذیہ میں فتور واقع ہونا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایسی عورتیں اکثر امراض رحم مثلاً قلت حیض۔ عسر حیض۔ احتباس حیض۔ ورم مزمن رحم۔ صلابت رحم وغیرہ میں مبتلا رہتی ہیں۔ اور ان امراض کے باعث ان میں استقرار حمل کی قابلیت باقی نہیں رہتی ہے۔ اس لئے وہ بیچاریاں ہمیشہ کے لئے اولاد کی نعمت سے محروم اور بانجھ ہو جاتی ہیں۔

علاج۔ عورت کو غم اور غصہ سے حتی الامکان روکنا چاہئے۔ اور غم اور غصہ کے تمام اسباب کو رفع کرنا چاہئے۔ سیر و تفریح سے طبیعت خوش رکھنا دل خوش رکھنے والے قصوں اور حکایات کا اکثر چرچا رکھنا۔ خانہ داری کے مشاغل میں ہمیشہ مصروف رکھنا۔ تمام کنبہ میں اخلاص و محبت پیدا کرنے والے معاملات کو ترقی دینا۔ کھانے پینے میں لذیذ اور مرغن غذاؤں کا استعمال رکھنا چاہئے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی مرض امراض مذکورہ میں سے پیدا ہو گیا ہو تو اس کا علاج باقاعدہ کرنا لازم ہے۔

(۶) **کثرت آسائش و آرام طلبی سے بانجھ ہونا**۔ ہمیشہ آرام و آسائش کے ساتھ زندگی بسر کرنا۔ گھر کے کاموں میں مصروف نہ رہنا۔ مناسب ریاضت بدنی اور ورزش جسمانی کی طرف بالکل توجہ نہ کرنا۔ ہر طرح سے بدن کو آرام طلب کر دینا صحت جسمانی کا ایسا زبردست دشمن ہے کہ اس کے مفاسد سے بدن ہرگز محفوظ نہیں رہ سکتا۔ جسم نازک اور ہر مرض کے قابل ہو جاتا ہے۔ خصوصاً عورتوں کی صحت پر ایسے امور کی تاثیر بہت زیادہ پڑتی ہے۔ اکثر ان کا بدن بادی سے پھول جاتا ہے۔ پیٹ بہت بڑھ جاتا ہے۔ بدن میں چربی زیادہ ہو جاتی ہے۔ مزاج میں بلغم کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ بھوک بہت کم اور ہضم خراب ہو جاتا ہے۔ پیٹ میں نفخ اور قراقر کی اکثر شکایت رہتی ہے۔

ایسی حالت میں جس طرح بدن کے ظاہری افعال میں فتور واقع ہوتا ہے اسی طرح مادۂ تولید کی پیدائش میں بھی خلل پڑ جاتا ہے۔ ان وجوہات سے آرام طلب عورتوں کو اکثر عسر حمل کی شکایت ہوتی ہے اور بعض بیچاریاں تو بالکل ہی اولاد سے محروم ہو جاتی ہیں۔ کبھی ان کو بعض امراض رحم لاحق ہو جاتے ہیں۔ جیسے سیلان رحم۔ سیلان منی۔ استسقاء رحم۔ نفخہ رحم۔ انزلاق رحم اختناق رحم۔ کثرت حیض۔ قلت حیض۔ عسر حیض۔ احتباس حیض وغیرہ اور کبھی رحم کی ساخت میں چربی کی زیادتی ہو جاتی ہے اور ان امراض کے سبب سے عورت بانجھ ہو جاتی ہے۔

علاج۔ عورت کو ورزش جسمانی کی طرف متوجہ کرنا اور اس کے فائدے سمجھانے چاہئیں۔ گھر کے معمولی کاموں میں مشغول رہنے کی ہدایت کرنی چاہئے کیونکہ عورتوں کے لئے یہ بھی کافی ریاضت ہے اگر بدن میں بادی اور پھولا پن زیادہ ہو تو روزے رکھنا اور خشک غذاؤں کا استعمال کرنا بہتر تدبیر ہے۔ اگر نفخ شکم اور کثرت ریاح کی شکایت ہو تو جوارش جالینوس اور معجون کمونی یا نمک سلیمانی مناسب ادویات میں سے ہیں۔ اجوائن دیسی۔ مرچ سیاہ نمک سیاہ تینوں تھوڑی لیکر بعد غذا کے دونوں وقت چند روز تک برابر کھاتے رہنا بہت فائدہ کرتا ہے۔ اگر کوئی مرض امراض رحم میں سے لاحق ہو گیا ہو تو اس کا علاج کرنا چاہئے۔

(۷) **سرد پانی سے استنجا کرنے کی عادت سے بانجھ ہونا**۔ اگر کسی عورت کو ہمیشہ سرد پانی سے استنجا کرنے کی عادت ہو جائے تو اس سے ایک مدت میں رفتہ رفتہ پانی کی سردی کا اثر

اول اندام نہانی پر اور پھر خاص رحم کی ساخت پر ایسا قوی ہوتا ہے کہ ان مقامات کی اندرونی جھلی سخت ہو جاتی ہے۔ بعض مرتبہ اس میں اجتماع خون ہو کر انفلامیشن کے آثار پیدا ہو جاتے ہیں۔ رحم کی ساخت میں خلل واقع ہونے سے عسر حیض یا احتباس حیض کا مرض ہو جاتا ہے کبھی رحم کی شرکت سے خصیۃ الرحم بھی مبتلائے مرض ہو جاتے ہیں۔ اور مادہ تولید کی پیدائش میں خلل پڑ جاتا ہے۔ یا رحم کی خرابی کے باعث مادہ منویہ رحم کے اندر پہونچ کر ایسا خراب اور بیکار ہو جاتا ہے کہ اس میں استقرار حمل کی قابلیت باقی نہیں رہتی۔ اس لئے ہمیشہ وہ رحم سے فضلہ کے طور پر بہ کر خارج ہو جاتا ہے اور عورت بانجھ ہوتی ہے۔

علاج (۱) سرد پانی سے استنجا کرنے کی عادت چھڑانی چاہیے (۲) گل بابونہ۔ اکلیل الملک سنبل الطیب۔ پرسیاوشاں ایک ایک تولہ۔ سازج ہندی ۶ ماشہ۔ سب کو ایک من پانی میں جوش دیکر بدستور مقررہ آبزن کرائیں (۳) اس کے بعد روغن حنا۔ روغن بابونہ۔ زعفران یا بجھٹر۔ فرزجہ کے طور پر استعمال کریں (۴) اگر کوئی مرض امراض رحم وغیرہ میں سے موجود ہو تو اس کا علاج حسب قاعدہ کریں۔

(۸) آب و ہوا کی ناموافقت سے بانجھ ہونا۔ آب و ہوا کے موافق نہ آنے سے جس طرح کہ اکثر لوگوں کو طرح طرح کے ظاہری امراض ہو جاتے ہیں اسی طرح کبھی ایسا بھی ہوتا ہی کہ بظاہر کسی مرض جسمانی کی عام شکایت نہیں پیدا ہوتی ہے البتہ اعضائے تناسل کے امراض میں سے کوئی ایسا مرض لاحق ہو جاتا ہے کہ جس کا کوئی سبب سوا ناموافقت آب و ہوا کے دوسرا نہیں ہوتا کبھی آب و ہوا کی ناموافقت اس قسم کی ہوتی ہے کہ اس کے مفسد اثر سے گرچہ اعضائے تناسل میں کوئی مرض ظاہر نہیں ہوتا ہے لیکن پھر بھی ان کے اندرونی افعال میں کوئی ایسی خرابی ضرور پیدا ہو جاتی ہے جس سے صرف اولاد کی پیدائش بند ہو جاتی ہے چنانچہ بعض صاحب اولاد مستورات کو جب کسی وجہ سے تبدیل وطن کا اتفاق ہوتا ہے تو دوسرے ملک کی آب و ہوا موافق نہ آنے سے ان کے اولاد پیدا ہونی موقوف ہو جاتی ہے اس کے سوا کوئی دوسری شکایت ان کو نہیں ہوتی۔ طبیب اگر آب و ہوا کی ناموافقت کا خیال نہ کرے تو اس کو ایسی حالت میں سخت حیرانی ہوتی ہے اور بلا سمجھے علاج کرنے سے

سوائے ناکامی اور بدنامی کے کوئی نتیجہ نہیں ہوتا۔

علاج۔ اگر آب وہوا کی ناموافقت ثابت ہوجائے تو اس کے لئے تبدیل آب وہوا سے بہتر اور کوئی تدبیر نہیں ہے۔ اگر آب وہوا کی مخالفت سے عورت کے اعضاء تناسل میں کوئی مرض پیدا ہوگیا ہو تو اس کا علاج کرنا لازم ہے۔ اکثر عورات کو ایسے موقع پر حیض کے متعلق مختلف شکایتیں پیدا ہوجاتی ہیں۔ پورے طور پر ان کی تحقیقات کرکے مناسب حال تدبیریں کرنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

ستائیسویں فصل۔ عسر حمل مشکل سے حمل قرار پانا۔ اکثر ایسا دیکھا جاتا ہے کہ بعض مستورات کو عام عادت کے برخلاف اور توقع سے بہت کم۔ کبھی اتفاقاً استقرار حمل ہوجاتا ہے۔ ان کے دل میں ہمیشہ اولاد کی تمنا اور بچہ کی ماں بننے کی خواہش رہتی ہے۔ لیکن باوجود تمام اسباب ظاہری مہیا ہونے کے اس خداداد نعمت میں ان کا حصہ بہت کم ہوتا ہے۔ اس لئے وہ عام رواج کے موافق اکثر عاملوں کے تعویذ گنڈوں کی طرف زیادہ متوجہ رہتی ہیں۔ حالانکہ یہ بھی مرض عقر (بانجھ پن) کی طرح ایک مرض ہے جس کے اسباب تقریباً عقر کے سے ہوتے ہیں۔ لیکن فرق یہ ہے کہ عقر کے اسباب قوی ہوتے ہیں اور اس مرض کے اسباب عقر کے بہ نسبت ضعیف ہوتے ہیں۔ چنانچہ اب ہم اس مرض کے اسباب کو چار جماعتوں میں تقسیم کرکے بیان کرتے ہیں (۱) پردہ بکارت یا اندام نہانی کی خرابیاں (۲) بعض امراض رحم وخصیتہ الرحم (۳) عوارض بدنی (۴) امور خارجی۔

جماعت اول۔ اس جماعت میں عسر حمل کے تمام وہ اسباب شامل ہیں جنکا تعلق امراض شرمگاہ یا اندام نہانی کی خرابیوں سے ہے۔ جیسے (۱) پردہ بکارت کی سختی (۲) بعض اقسام رتق (۳) ضیق اندام نہانی (۴) سیلان رطوبت (۵) خروج اندام نہانی (۶) زیادتی حس اندام نہانی (۷) اندام نہانی کے زخم اور ناصور وغیرہ۔

ان میں سے پہلی پانچ حالتوں کا بیان مرض عقر کی بحث میں پورے طور پر کردیا گیا ہے اس لئے اس موقع پر ان کے دوبارہ ذکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے صرف یہ یاد رکھنا چاہئے کہ یہ اسباب عسر حمل کی حالت میں بہ نسبت عقر حمل کے ضعیف ہوتے ہیں۔ اسلئے عسر حمل کی

حالت میں ان کا علاج بھی ایسا ہی ضعیف اور ہلکا کرنا کافی ہوتا ہے۔ باقی رہیں دو آخر الذکر صورتیں سوان کا بیان اس جگہ کیا جاتا ہے۔

(۱) زیادتی حس اندام نہانی سے عسر حمل ہونا۔ اس حالت میں بعض عورتوں کے اندام نہانی کے دہانہ پر چاروں طرف چھوٹے چھوٹے مسوں یا پھنسیوں کی قطار ہوتی ہے جن میں جماع کے وقت سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اور بعض مستورات کے اندام نہانی یا اس کے دہانہ پر وضع حمل کے وقت قدرے زخم ہو کر جب مندمل ہو جاتا ہے تو قدرے گوشت زائد سخت پیدا ہو کر اس کے نیچے حسی عصب کے ریشے بند ہو جاتے ہیں اور جماع کے وقت ان ریشوں پر دباؤ پڑنے سے سخت تکلیف ہوتی ہے اسی سبب سے عورت جماع سے متنفر ہوتی ہے۔ اور یہ نفرت عسر حمل کا باعث ہوتی ہے۔

علاج۔ (۱) اگر اندام نہانی کے دہانہ پر گوشت زائد یا مسے پیدا ہو گئے ہوں تو انھیں قطع کریں (۲) اگر پھنسیاں موجود ہوں تو ان پر ادویہ محللہ کا استعمال کریں (۳) زیادتی حس کو دفع کرنے کے لئے افیون یا بلاڈونا وغیرہ مخدر ادویات کا ضماد کریں (۴) پوست خشخاش کے جوشاندے سے اندام نہانی اور شرمگاہ پر تکمید کرنا یا اندام نہانی میں اس کی پچکاری کرنا بھی فائدہ کرتا ہے۔

(۲) اندام نہانی کے زخم اور ناصور سے بانجھ ہونا۔ جب اندام نہانی میں سادہ زخم یا ناصور ہوں یا اس میں آتشکی یا سوزاکی زہریلے زخم موجود ہوں تو زخموں کا مواد اور میل وغیرہ کی آلائش اس میں اکثر موجود رہتی ہے۔ اس لئے مادۂ منویہ رحم کے اندر داخل ہونے سے پہلے مواد کے ساتھ مخلوط ہو کر اور خراب اور بیکار ہو کر اندام نہانی سے خارج ہو جاتا ہے اس حالت میں اکثر عورت کو استقرار حمل نہیں ہو سکتا۔ اور اگر اندام نہانی میں مواد کی آلائش بہت کم ہو اور اس کی زہریلی خاصیت ضعیف ہو تو کبھی اتفاقاً کسی قدر مادۂ منویہ رحم کے اندر صحیح وسالم پہونچ جاتا ہے اور بدشواری حمل ٹھہر جاتا ہے۔ اس لئے اطباء نے اندام نہانی کے زخموں کو مرض عقر یا عسر حمل کے اسباب میں شمار کیا ہے۔

علاج۔ اگر اندام نہانی میں سادہ زخم ہوں تو زخموں کو صاف رکھنا اور معمولی مرہموں کا

استعمال کرنا کافی ہوتا ہے۔ اور اس غرض کے لئے برگ نیب اور شہد کے جوشاندے سے زخموں کو دھونا اور مرہم باسلیقون یا مرہم خل کا استعمال کرنا مفید ہوتا ہے۔ اور اگر زخم میں ناصور ہو گیا ہو یا آتشکی یا سوزاکی زخم ہوں تو ان کا علاج اپنے موقع پر درج ہو چکا ہے۔

جماعت دوسری۔ اس جماعت میں عسر حمل کے تمام وہ اسباب مذکورہ ہوں گے جو امراض رحم یا خصیۃ الرحم سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور ان کی وجہ سے عورت کو بدشواری حمل قرار پاتا ہے جیسے (۱) صغر رحم (۲) صلابت رحم (۳) میلان رحم (۴) بواسیر رحم (۵) نفخہ رحم (۶) سیلان رحم (۷) سیلان منی (۸) قلت حیض (۹) کثرت حیض (۱۰) امراض خصیۃ الرحم۔ ان سب امراض کا بیان مرض عقر کے اسباب میں بخوبی کیا گیا ہے۔ ان کے متعلق اس جگہ صرف اسقدر سمجھ لینا کافی ہے کہ یہ امراض اگر قوی ہوں تو مرض عقر کو پیدا کریں گے اور اگر خفیف ہوں تو ان سے عسر حمل عارض ہوگا۔ اور اس حالت میں علاج بھی عقر کے علاج سے خفیف کرنا چاہئے۔

جماعت تیسری۔ اس جماعت میں عسر حمل کے تمام اسباب کا بیان تفصیل کے ساتھ کیا جائیگا جو عام بدن کی خرابیوں سے تعلق رکھتے اور عوارضات جسمی کہلاتے ہیں۔ جیسے (۱) نو عمری (۲) جوانی کا اتار (۳) ضعف بدنی اور نقاہت (۴) سوء مزاج اعضاء (۵) فربہی مفرط (۶) کلانی شکم (۷) امراض فساد خون۔

(۱) **نو عمری**۔ نو عمری سے سن بلوغ کا ابتدائی حصہ (چڑھتی جوانی) مراد ہے۔ جس میں اگرچہ اعضاء تناسل کے افعال شروع ہو جاتے ہیں اور عورت استقرار حمل کے قابل ہو جاتی ہے لیکن اس عمر میں اعضاء تناسل کے تمام افعال پورے طور پر کامل نہیں ہو چکتے ہیں۔ اس لئے نو عمری میں (۱۲ سال سے ۱۹ سال تک) عورت بہت کم حاملہ ہوتی ہے اور ظاہر ہے کہ سن بلوغ کی ابتدا سب عورتوں میں یکساں نہیں ہوتی کیونکہ اس میں عورت کی جسمی حالت۔ خورونوش کی کیفیت۔ طرز معیشت اور مقام سکونت کی آب وہوا وغیرہ خارجی اسباب کو بہت بڑا دخل ہے۔

چنانچہ فربہ اندام۔ قوی الجسم۔ خوش خوراک۔ آرام طلب۔ خوش دل۔ آزادی پسند۔

(۲) **جوانی کا اُتار**۔ اس عمر میں جس طرح تمام جسمانی قوتیں ضعیف ہونے لگتی ہیں اسی طرح اعضاء تناسل کے افعال میں بھی روز بروز کمزوری کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں اور عورت میں حاملہ ہونے کی قابلیت پہلے کی بہ نسبت کم ہونے لگتی ہے۔ نقشۂ مندرجہ بالا سے آپ کو معلوم ہوا ہوگا کہ گرم ملک میں رہنے والی اکثر عورتیں ۳۱ سال کی عمر سے ۴۱ سال کی عمر تک بہت کم حاملہ ہوتی ہیں اور سرد ملک میں رہنے والیاں ۴۰ سال کی عمر سے ۵۰ سال کی عمر تک اور معتدل ملک (خصوصاً وسط ہندوستان) میں سکونت رکھنے والی مستورات ۳۵ سال کی عمر سے ۴۵ سال کی عمر تک بہت کم حاملہ اور صاحب اولاد ہوتی ہیں۔ خصوصاً جبکہ اس عمر سے پہلے ان کو خدا نے زیادہ اولاد عطا کی ہو۔ کیونکہ اولاد والی عورتوں کی قوتیں اکثر اس عمر میں ضعیف ہو جاتی ہیں۔ اور ۴۵ سال کی عمر کے بعد اکثر متوسط قوت والی عورتوں کا حیض بند ہو جاتا ہے اس لئے وہ اولاد کے قابل بالکل نہیں رہتی ہیں۔ پچاس یا پچپن سال کی عمر میں خصیۃ الرحم سکڑ کر بہت چھوٹے رہ جاتے ہیں ان میں مادۂ تولید کی پیدائش اکثر موقوف ہو جاتی ہے۔ تمام بدن میں بڑھاپے کے آثار خوب ظاہر ہونے لگتے ہیں۔

اگرچہ بعض ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ حیض بند ہونے کے بعد بھی کچھ مدت تک عورت میں حاملہ ہونے کی قابلیت باقی رہتی ہے۔ چنانچہ ایک عورت کو ۴۵ سال کی عمر میں حیض بند ہو چکا تھا۔ اس نے دو برس کے بعد (۴۷ برس کی عمر میں) مرد سے مقاربت کی اسے خیال تھا کہ اب حمل نہ ٹھیرے گا۔ پھر بھی وہ حاملہ ہو گئی۔ اسی طرح یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بعض عورتیں ۵۷ اور ۶۰ بلکہ ۶۵ سال کی عمر تک صاحب اولاد ہوتی ہیں۔

لیکن یہ سب اتفاقی واقعات ہیں جو کہ جسمی قوتوں کے تفاوت اور آب و ہوا کے اختلاف سے کبھی پیدا ہوتے ہیں ورنہ اکثر یہی دیکھا جاتا ہے کہ ۳۵ سال کی عمر سے ۴۵ سال کی عمر تک دس سال کے زمانہ میں عورت کو استقرار حمل بہت کم ہوتا ہے۔ اس لئے اُتری ہوئی جوانی کے زمانہ کو اسباب عسر حمل میں شمار کیا گیا ہے اسکے بعد عورت بوڑھی ہو جاتی ہے۔

علاج۔ اگر عسر حمل محض عمر کے زیادہ ہو جانے سے ہو اور عورت کے اعضاء تناسل میں کوئی مرض نہ ہو تو (۱) مقوی غذاؤں کا استعمال رکھیں جن سے تمام بدن اور خصوصاً اعضاء تناسل

میں قوت پیدا ہو جائے (۲) بدن کو ضعیف کرنے والے اسباب سے اجتناب رکھیں (۳) قواعد حفظ صحت کی پورے طور پر پابندی کرنے سے عورت زیادہ عمر تک بچہ کی ماں بن سکتی ہے۔ (۴) بعض مرتبہ کوئی فرزجہ معین حمل بھی مفید ہوتا ہے۔

(۳) **ضعف بدن ونقاہت** - جو عورت ابتداء پیدائش سے نہایت ضعیف البدن لاغر اندام اور نحیف ہوتی ہے۔ یا کسی مرض میں مدت تک مبتلا رہنے کے باعث زوال مرض کے بعد ناطاقتی کچھ دنوں تک باقی رہتی ہے تو ان دونوں صورتوں میں جسمی کمزوری کے سبب سے اس کو عسر حمل کا عارضہ ہوتا ہے۔

اسباب (۱) عام جسمی کمزوری کے سبب سے اعضاء تناسل اپنا کام پورے طور پر نہیں کر سکتے ہیں (۲) خصیۃ الرحم میں مادہ تولید کی پیدائش بقدر کفایت نہیں ہو سکتی ہے۔ (۳) ضعف بدنی کے سبب سے عورت کو فعل جماع کی طرف رغبت نہیں ہوتی۔

علامات (۱) عورت کی لاغری اور ناتوانی ایسی ظاہر علامت ہے کہ اس کے ہوتے ہوئے کسی دوسری علامت کی ضرورت نہیں ہے (۲) عورت کو مقاربت کی طرف رغبت بہت کم ہوتی ہے (۳) مقاربت سے تکلیف ہونے کے باعث اس کو نفرت ہوتی ہے اور حرکاتِ جماعی کی تکلیف سے ڈرتی رہتی ہے۔

علاج - بدن کو فربہ اور قوی کرنے کے لئے عمدہ اور مرغن لذیذ غذائیں کھلائیں۔ اچھی آب وہوا میں رکھیں۔ تمام قوانین حفظ صحت پر عمل کرائیں۔ بدن فربہ کرنے والی مرکب ادویات اور لذیذ حلوے کھلائیں۔ بیضہ مرغ کا حلوہ بدن کو بہت قوی اور فربہ کرتا ہے ہر وقت طبیعت کو خوش رکھنا عیش وآرام سے رہنا۔ قدرے ورزش کرنا بھی بہت مفید ہوتا ہے۔

(۴) **سوء مزاج اعضاء** - جب عورت کے مزاج میں کوئی کیفیت (گرمی۔ سردی۔ خشکی تری) اسقدر غالب ہوتی ہے۔ کہ اس کے اعضاء تناسل اور مادہ تولید میں اس کیفیت کا اثر ظاہر ہونے لگے تو اس حالت میں اگر اس کے شوہر کا مزاج ایسا ہے کہ اس کا مادہ منویہ اس خرابی کی اصلاح کر سکتا ہے تو استقرار حمل کے متعلق اس خرابی کا کوئی معتد بہ اثر ظاہر نہیں ہونے پاتا ہے۔ اور اگر شوہر کا مزاج ایسا ہے کہ اس سے اس خرابی کی اصلاح

بالکل نہ ہوسکے تو اکثر عورت بالکل بانجھ ہوتی ہے۔

اور اگر کبھی کسی سبب سے اتفاقاً عارضی طور پر مادۂ تولید کی اصلاح ہو جائے اور ایسی حالت میں جماع کا اتفاق پڑے تو استقرار حمل ہو جاتا ہے اور اگر پھر وہ اصلاح کبھی نہ ہوئی تو استقرار حمل نہیں ہوتا۔ یہ ایک خاص صورت عسر حمل کی ہے جو اکثر سوء مزاج اعضاء سے۔ یا یہ کہو کہ میاں بیوی کے مزاج میں طبی ناموافقت پائی جانے کے سبب سے واقع ہوتی ہے۔

اسباب۔ عام بدن یا اعضاء تناسل کے مزاج میں کسی کیفیت کے زیادہ ہو جانے سے عورت کا مادۂ تولید بھی اکثر فاسد اور خراب ہو جاتا ہے اگر یہ خرابی زیادہ نہ ہو اور آب و ہوا یا بعض غذاؤں وغیرہ سے یا مرد کے مادۂ منویہ سے اس کی اصلاح ممکن ہو استقرار حمل ہو جاتا ہے ورنہ عورت کو حمل نہیں رہ سکتا۔

علامات (۱) مزاج میں جس قسم کی خرابی ہو اسی کے متعلق علامات تمام بدن میں یا صرف اعضاء تناسل میں پائی جاتی ہیں۔ جیسے گرمی۔ سردی۔ خشکی۔ تری کی علامات جو بارہا بیان ہو چکی ہیں (۲) مادۂ تولید میں خرابی ہونے کی شناخت اس طرح ہو سکتی ہے کہ کہ اس کو پانی پر ڈالا جائے اگر وہ پانی پر تیرتا رہے تو وہ قابل تولید نہیں ہے (۳) کاہو یا کدو کے درخت کی جڑوں میں عورت سے چند روز تک پیشاب کرائیں اگر وہ درخت خشک ہو جائے تو سمجھنا چاہیئے کہ عورت کے مادۂ تولید میں بھی خرابی ضرور ہے (۴) ایک پیالہ میں مٹی بھر کر اس میں پانچ یا سات دانے جو یا باقلا کے بودیں اور عورت اس میں پیشاب کرے اگر پیشاب کی تری سے دانے مذکور نہ اُگ سکیں تو یہ بھی مادۂ تولید کے خراب ہونے کی علامت ہے (۵) عورت کے رحم میں قسط یا عود یا سندروس کی دھونی دیں اگر اس کی بو عورت کے منہ یا ناک میں نہ آئے تو اس سے بھی معلوم ہو سکتا ہے کہ عسر حمل عورت کی جانب سے ہے۔

علاج (۱) عورت کے مزاج میں جس قسم کی خرابی ثابت ہو اس کے موافق مناسب تدابیر کرنی چاہیئں۔ مثلاً اگر کسی خلط غیر طبعی کا غلبہ ہو تو اس کا بدن سے اخراج یا اس کی

اصلاح (تعدیل) کرنی لازم ہے (۲) اعضاء تناسل اور مادۂ تولید میں اگر کوئی خاص خرابی ہو تو اس کی اصلاح ضروری ہے (دیکھو بیان سوء مزاج رحم کا)

فربہی مفرط سے عسر حمل کی پہلی وجہ

(۵) فربہی مفرط دو طرح عسر حمل کا سبب ہو سکتی ہے۔ ایک تو یہ کہ جب عورت نہایت فربہ اندام ہوتی ہے تو ایسی حالت میں جس طرح اس کے تمام بدنی اعضاء کے افعال تغذیہ میں خلل ظاہری ہوتا ہے اسی طرح اس کے اعضاء تناسل میں مادۂ تولید جنین کی پیدائش بھی کامل نہیں ہوتی ہے اس لئے وہ مادہ ہمیشہ اس قابل نہیں ہوتا کہ اس سے بلا تامل استقرار حمل ہو سکے بلکہ جب کبھی اتفاقاً کسی سبب سے مادۂ تولید کی پیدائش طبعی طور پر کامل ہو جاتی ہے یا بعض اسباب عادیہ یا اتفاقیہ کے سبب سے اس کی اصلاح ہو جاتی ہے تو اس سے استقرار حمل ہو جاتا ہے ورنہ عورت اکثر حمل سے محروم رہتی ہے۔

ایضاً دوسری وجہ

دوسرے یہ کہ فربہی مفرط کی حالت میں عورت کے ساتھ فعل مقاربت کی تکمیل باقاعدہ بہت دشوار ہوتی ہے اور مرد کا مادۂ منویہ نہایت دشواری سے رحم کے اندر داخل ہوتا ہے۔ اس لئے عورت بہت کم حاملہ ہوتی ہے۔ ان دونوں وجوہ سے اطباء نے فربہی مفرط کو اسباب عسر حمل میں شمار کیا ہے۔

علاج (۱) عورت کو اکثر اوقات ریاضت معتدل میں مشغول رہنا چاہیے (۲) انتظام خانہ داری وغیرہ مناسب تفکرات میں مصروف رہنا لازم ہے (۳) عیش و آرام طلبی و کاہلی سے ہر وقت بیکار پڑے رہنا مضر ہے (۴) اکثر خشک غذاؤں کا استعمال کرنا۔ کم غذا کھانا یا روزے بکثرت رکھنے مناسب ہیں (۵) مرطوب و مرغن غذاؤں اور دودھ یا گھی وغیرہ زیادہ کھانے سے پرہیز رکھنا ضروری ہے (۶) اگر ضرورت ہو تو چند روز منضجات بلغم پی کر مسہل بلغم سے تنقیہ کرانا چاہیے (۷) بعض ایسی ادویات جو بدن کو دبلا کرنے اور فربہی مفرط کے زائل کرنے میں قوی التاثیر ہیں (جیسا کہ معجون لک وغیرہ) ان کا استعمال کرنا مفید ہوتا ہے (۸) تھوڑی سی اجوائن دیسی نمک سیاہ کے ساتھ بعد غذا کے دونوں وقت کھانا بہت مفید ہے (۹) اگر یہ فرزجہ استعمال کیا جائے تو اس سے اکثر کامیابی کی امید ہوتی ہے۔

فرزجہ معین حمل

صفتہ۔ جائفل ۳ ماشہ۔ تخم پیاز۔ تخم سویہ۔ تخم جرجیر جاوتری اندر جو شیریں

ایک ایک ماشہ مشک خالص ایک رتی۔ سب کو نہایت باریک پیسکر شہد میں ملائیں اور اس سے قدرے لیکر باریک کپڑا آلودہ کرکے حیض سے فارغ ہونے کے بعد استعمال کریں

(۶) کلانی شکم۔ جب عورت کا پیٹ بادی سے زیادہ بڑھ جاتا ہے تو مرد کا مادہ منویہ رحم کے اندر بمشکل پہونچتا ہے۔ اور اگر کسی قدر مادہ منویہ پہونچ بھی جاتا ہے تو وہ اعضاء شکم کے دباؤ سے رحم میں ٹھیر نہیں سکتا اور استقرار حمل سے پہلے وہ رحم سے خارج ہو جاتا ہے اس لئے کلانی شکم کی حالت میں عورت بہت کم حاملہ ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کلانی شکم کو اسباب عسر حمل میں شمار کیا ہے

علاج مثل فربہی مفرط کے کرنا چاہیئے۔ یونانی طب کی اکثر کتابوں میں لکھا ہے کہ مقاربت کے وقت عورت کو پیٹ کے بل لٹانا کلانی شکم کی حالت میں استقرار حمل کا باعث ہوتا ہے اور معجون جلتیت کا استعمال بھی مفید ہے۔

(۷) امراض فساد خون۔ ظاہر ہے کہ جب خون میں کسی قسم کی خرابی ہوتی ہے اور وہ پورے طور پر بدنی پرورش کے قابل نہیں ہوتا ہے تو اس حالت میں اعضاء تناسل کی پرورش اور مادۂ تولید جنین کی پیدائش میں بھی تھوڑا یا بہت خلل ضرور پڑتا ہے۔ اس صورت میں اگر مادۂ تولید بہت ہی فاسد اور خراب پیدا ہوتا ہے تو عورت بالکل بانجھ ہوتی ہے اور اگر مادۂ تولید میں کم خرابی ہوتی ہے کہ اس کی اصلاح کبھی اتفاقاً کسی سبب سے ہو سکے تو عورت حاملہ ہو سکتی ہے۔ اور اگر وہ اصلاح نہ ہو سکے تو حاملہ نہیں ہوتی اسی سبب سے اطباء نے فساد خون کو بھی اسباب عسر حمل میں شمار کیا ہے

علامات (۱) بدن میں معمول سے زیادہ گرمی ہونا (۲) کبھی کبھی جلد میں سوزش اور پتنگے سے لگنا اور چیونٹیوں کے کاٹنے کا سا درد یا ان کے چلنے کی سی حرکت محسوس ہونا۔ (۳) اکثر بدن میں پھنسیوں یا پھوڑوں کے نکلنے کی شکایت پائی جانا (۴) بدن کے رنگ میں تغیر اور جلد میں خشکی اور بے رونقی ہونا (۵) خون میں کسی خاص زہر کی علامات کا پایا جانا جیسے آتشکی زہر وغیرہ۔

علاج (۱) اگر بدن میں خون کی مقدار زیادہ ہو اور عمر اور حالت بدن وغیرہ فصد کے

مانع موجود نہ ہوں تو فاسد خون کو بذریعہ فصد کے نکالنا سب تدابیر سے مقدم اور بہتر سمجھنا چاہئے (۲) دواؤں اور غذاؤں کے ذریعہ سے خون کی اصلاح ضروری ہے (۳) اگر بدن میں گرمی کی زیادہ شکایت ہو تو مناسب تبرید کے ساتھ عرق مصفی خون کا استعمال مفید ہوتا ہے (۴) اگر آتشکی زہر خون میں ہو تو اس کا خاص علاج کرنا چاہئے (۵) مفسد خون اشیاء سے پرہیز لازم ہے۔

جماعت چوتھی۔ اس جماعت میں عسر حمل کے تمام وہ اسباب مذکور ہوں گے جو کبھی اتفاقاً پیش آتے اور امور خارجی کہلاتے ہیں جیسے (۱) کثرت جماع (۲) حرکت بعد جماع (۳) جماع بے وقت (۴) عادت مساحقت (۵) کثرت غم و غصہ وغیرہ (۶) تغیرات موسم۔ (۷) صرف گوشت خوری۔

(۱) **کثرت جماع**۔ تجربہ سے یہ بات بخوبی ثابت ہو گئی ہے کہ بکثرت جماع میں مشغول رہنے سے استقرار حمل دشوار ہو جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شادی کے پہلے سال میں اکثر عورتیں حاملہ نہیں ہوتی ہیں اور چند روز کے بعد جب فعل مجامعت میں کسی قدر کمی کی جاتی ہے تو وہ حاملہ ہو جاتی ہیں۔ ڈاکٹر رحیم خاں صاحب نے اپنی مشہور کتاب (طب رحیمی) میں لکھا ہے کہ ایک نوجوان عورت صرف کثرت جماع کے باعث ہی ایک مدت تک حاملہ نہ ہو سکی تھی اس لئے اس کا خاوند اسے بانجھ خیال کرنے لگا تھا۔ لیکن دریافت حالت اور تشخیصی علامات کی رو سے عورت کا تندرست ہونا ثابت ہوا۔ ایک مرتبہ وہ عورت اتفاقیہ مرض عسر الحیض میں مبتلا ہوئی اور علاج سے آرام ہو گیا۔ دوران علاج میں چند روز اس کا خاوند اس کے ساتھ مقاربت کرنے سے باز رہا۔ پھر وہ حاملہ ہو گئی اس سے معلوم ہوا کہ مدت تک اس کے حاملہ نہ ہو سکنے کا سبب صرف کثرت جماع ہی تھا۔

اسباب (۱) کثرت جماع سے اکثر عورت کا رحم ضعیف اور ان کے اندام نہانی میں التہاب (انفلامیشن) ہو جاتا ہے (۲) اندام نہانی میں خراب قسم کی رطوبت جمع رہتی ہے اور اکثر وہاں متعفن ہو کر بہا کرتی ہے (۳) سیلان رطوبت کا عارضہ پیدا ہو کر عسر حمل کا موجب ہو جاتا ہے (۴) ایسی عورتوں کو اکثر امراض رحم کے متعلق مختلف شکایتیں رہا کرتی ہیں۔

علاج - سب سے بہتر یہ علاج ہے کہ کثرت جماع سے پرہیز کیا جائے۔ اگر اندام نہانی میں کوئی خرابی پیدا ہوگئی ہو تو اس کا علاج کرنا چاہئے اور شکایات متعلقہ امراض رحم اگر موجود ہوں تو ان کے دفعیہ کی طرف توجہ کرنی چاہئے۔

(۲) **حرکت بعد جماع** - جماع کے بعد اگر فوراً عورت اپنے بستر سے کھڑی ہو جائے یا کودنے لگے یا کوئی دوسری حرکت قوی کرنے لگے تو ممکن ہے کہ بچہ کی پیدائش کا مادہ ایسی حرکات کے باعث فوراً رحم سے خارج ہو جائے یا اس کے لطیف اجزاء جن میں قوت حیات اور استقرار حمل کی قابلیت ہے تحلیل ہو جائیں یا اور باقی ماندہ اجزاء میں استقرار حمل کی قابلیت کم ہو تو استقرار حمل نہایت مشکل ہوتا ہے۔ اس لئے اطباء نے حرکت بعد جماع کو اسباب عسر حمل میں شمار کیا ہے

علاج - اگر یہ ثابت ہو جائے کہ عسر حمل کا سبب حرکت بعد جماع ہے تو عورت کو ہدایت کرنی چاہئے کہ بعد جماع کچھ دیر تک اسی حالت میں اپنے بستر پر آرام سے لیٹی رہے اور کسی قسم کی حرکت نہ کرے امید ہے کہ اس تدبیر پر عمل کرنے سے وہ حاملہ ہو جائے گی۔

(۳) **جماع بے وقت** - یہ بات سب جانتے ہیں کہ استقرار حمل کے لئے صرف مرد کا مادۂ منویہ کافی نہیں ہوتا ہے بلکہ اس کے لئے عورت کا مادہ تولید جنین (اووم) بھی ضروری جزو ہے اور یہ مادہ زنانہ اعضاء تناسل میں ہمیشہ بقدر کفایت موجود نہیں رہتا ہے۔ یہ بات خوب ثابت ہو چکی ہے کہ ایام حیض کے ایک ہفتہ پہلے سے لیکر اس زمانہ کے تقریباً ایک ہفتہ بعد تک مادۂ تولید جنین زنانہ اعضاء تناسل میں پورے طور پر تیار رہتا ہے اور ان ایام کے علاوہ ضروری نہیں ہے کہ استقرار حمل کا مادہ عورت کے اعضاء تناسل میں بالکل مہیا رہے۔ اس لئے ان خالی ایام میں جماع کرنے سے عورت نہایت شاذونادر طور پر اتفاقاً شاید کبھی حاملہ ہو جاتی ہو۔ ورنہ اکثر یہی دیکھا جاتا ہے کہ وقت کا خیال نہ رکھنے سے جماع کا نتیجہ ظاہر نہیں ہوتا ہے اور عورت کے دل میں بچہ کی ماں بننے کی تمنا ہمیشہ رہتی ہے۔ اس لئے اطباء نے جماع بے وقت کو عسر حمل کے اسباب میں شمار کیا ہے۔

علاج۔ طالب اولاد کو لازم ہے کہ ان ایام میں مباشرت کرنے کی عادت رکھے جو ایام تجربہ کار اطبائے اس کام کے لئے مقرر کردئیے ہیں۔ ورنہ اسے عدم استقرار حمل یا عسر حمل کی شکایت نہیں کرنی چاہئے۔

(۴) **عادت مساحقت۔** عقر کے بیان میں ہم یہ بات اچھی طرح بتا چکے ہیں کہ اس فعل قبیح کی عادت کرنے سے زنانہ اعضاء تناسل میں کیسی کیسی خرابیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور کن وجوہ سے ناعاقبت اندیش عورات کو اس فعل ناجائز کی عادت ہو جاتی ہے اب ہمیں صرف یہ کہنا باقی ہے کہ اگر عورت اس ناپاک فعل کو مدت دراز تک کرتی ہے تو اس فعل قبیح کے اثر سے اس کے اعضاء تناسل میں بہت خرابی پیدا ہو جاتی ہے اور وہ ہمیشہ کے لئے بانجھ ہو جاتی ہے اور اگر یہ فعل بہت کم کیا ہو تو اس کا ضعیف اثر اگرچہ بالکل بانجھ نہیں کر سکتا۔ لیکن پھر بھی اسے عسر حمل کی شکایت ضرور ہو جاتی ہے اسلئے وہ اپنی مدت عمر میں بہت کم حاملہ ہوتی ہے۔ اور اولاد کی خداداد نعمت سے اسکو بہت کم حصہ ملتا ہے۔ **علاج۔** اگر زنانہ اعضاء تناسل کے کسی مرض سے عورت کو یہ عادت بد ہو گئی ہو تو مستقل طور پر سب سے پہلے اس کا علاج کرائیں۔ ورنہ اس مرض کے برے نتائج سے عورت کو مطلع کر کے اس کام سے ہمیشہ اجتناب رکھنے کی ہدایت کریں (باقی علاج دیکھو عقر کی بحث میں)

(۵) **کثرت غم و غصہ وغیرہ۔** غم۔ رنج۔ غصہ وغیرہ کی مصیبت میں اکثر مبتلا رہنے والی مستورات کو دیکھا گیا ہے کہ وہ بہ نسبت خوش طبع اور فرحت و سرور میں زندگی بسر کرنے والی عورتوں کے بہت کم صاحب اولاد ہوتی ہیں۔ رنج و غم دائمی کا اثر جس طرح کہ آدمی کے ظاہری افعال میں تغیر پیدا کر دیتا ہے اسی طرح اس کے تمام افعال (متعلق پرورش بدنی وغیرہ) میں بھی فتور ڈال دیتا ہے۔ ایسی حالت میں اعضاء تناسل کسی طرح آفت سے نہیں بچ سکتے اس لئے مادۂ تولید کی پیدائش بھی پورے طور پر ہونی مشکل ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ایک مدت دراز تک ایسی مصیبتوں میں مسلسل گرفتار رہنے والی عورتیں اکثر اولاد سے محروم رہتی ہیں۔ اور اگر بہت زیادہ مدت تک وہ ان مصیبتوں میں مبتلا نہ رہیں تو بھی ان کو عسر حمل کی شکایت ضرور ہوتی ہے۔

علاج ۔ اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ عسر حمل کا سبب صرف کثرت رنج وغم اور طبیعت کا دائمی ملال ہی ہے اور اس کے علاوہ عورت ہر طرح تندرست ہے تو رنج وغم کے اسباب کو رفع کرنا اور سیر و تفریح سے ہمیشہ دل کو خوش رکھنا چاہئے اور اسے انتظام خانہ داری میں مصروف رکھنا اور دل میں خوشی پیدا کرنے والے قصوں میں طبیعت کو مشغول رکھنا مفید ہوتا ہے ۔ مقوی اور مرغن غذائیں کھلانا ۔ دودھ اور گھی کا زیادہ استعمال کرنا بھی فائدہ کرتا ہے ۔

(۶) تغیرات موسم ۔ یہ بات ظاہر ہے کہ ہر جگہ آب وہوا کے موسمی تغیرات کے سبب سے ہر موسم میں خاص خاص قسم کے امراض لاحق ہوتے رہتے ہیں اور کسی سال میں موسمی امراض (ہیضہ اور موسمی بخار وغیرہ) کی زیادہ کثرت رہتی ہے اور کسی سال میں موسمی امراض بہت کم لاحق ہوتے ہیں اور عام صحت عمدہ حالت میں رہتی ہے اسی طرح بعض مرتبہ ایسا بھی اتفاق ہوتا ہے کہ ان ہی موسمی تغیرات کے باعث اکثر عورتوں کو اسقاط حمل کا عارضہ بیشتر لاحق ہوتا ہے اور کسی سال میں عورتیں اس مصیبت سے محفوظ رہ کر اپنی میعاد مقررہ پر وضع حمل سے بامراد فارغ ہوتی ہیں ۔ اور بعض مرتبہ ایسا بھی دیکھا جاتا ہے کہ کسی سال میں صرف آب وہوا کے خاص تغیرات موسمی کے باعث بہت کم عورتیں حاملہ ہوتی ہیں ۔ اور کسی سال میں یہ موسمی تغیرات استقرار حمل کے مانع نہیں ہوتے ۔ ان واقعات پر نظر کرکے اطباء نے موسمی تغیرات کو بھی عسر حمل کے اتفاقیہ اسباب میں شمار کیا ہے

علاج ۔ موسمی تغیرات کی حالت میں جن مفسد اجزاء کے اختلاط سے آب وہوا کا اثر استقرار حمل یا حاملہ عورتوں کے لئے مخالف ہوتا ہے ان کو پورے طور پر دریافت کر لینا عام لوگوں کے لئے سخت دشوار ہے ۔ اور اگر بالفرض ان مفسد اجزاء کا یقینی علم کسی طریقہ سے ہو بھی جائے تو ان کے مخالف اثر کو بدن سے دور کرنے اور آئندہ کے لئے اس اثر سے بالکل محفوظ رکھنے کی تدابیر ہر شخص کو میسر نہیں ہو سکتی ہیں ۔ اس لئے ایسی بد اثروں سے محفوظ رہنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ ایسے موسمی تغیرات کے وقت تبدیل آب وہوا کی غرض سے چند روز کے لئے مقام سکونت کو بدل دیا جائے اور ان مقامات میں

سکونت اختیار کی جائے۔ جہاں کی ہوا صاف اور ایسے مفسد اثروں سے پاک ہو۔

(۷) **صرف گوشت خوری** ۔ تجربہ اور تفتیش حالات سے یہ بات بخوبی ثابت ہو چکی ہے۔ کہ جس قوم میں صرف گوشت کھانے کا بکثرت رواج ہوتا ہے یا ان کی زندگی کا دارومدار صرف حیوانی غذاؤں پر ہوتا ہے اس قوم کی عورتیں اکثر بہت کم حاملہ ہوتی ہیں۔ اور اسی وجہ سے اس قوم کے لوگوں میں توالد و تناسل بہ نسبت دوسری قوموں کے بہت کم ہوتا ہے اور ان کی اولاد تعداد میں بہت کم ہوتی ہے۔

اگرچہ ان لوگوں کی اولاد بھی کچھ بہت زیادہ نہیں ہوتی جو صرف نباتی غذاؤں سے اپنی زندگی بسر کرتے ہیں لیکن پھر بھی بہ نسبت گوشت خور قوم کے وہ زیادہ صاحب اولاد ہوتے ہیں اور سب سے زیادہ صاحب اولاد وہ لوگ ہوتے ہیں جو گوشت کے ساتھ ترکاریاں وغیرہ نباتی غذائیں کھانے کے عادی ہوتے ہیں۔ اسی طرح صرف گوشت کھانے والے جانور بھی بہ نسبت صرف پھل کھانے والے جانوروں کے بہت کم بچے دیتے ہیں ان مشاہدات کی رو سے اطبا نے صرف گوشت خوری کو اسباب عسر حمل میں شمار کیا ہے۔

علاج ۔ اگر یہ بات ثابت ہو جائے کہ عسر حمل کا سبب صرف گوشت خوری کے سوا اور کوئی نہیں ہے تو ایسی غذاؤں کے استعمال کو رفتہ رفتہ ترک کرنے کی ہدایت کرنی چاہیئے۔ اور گوشت کے ساتھ ترکاریاں اور نباتی غذائیں کھانے کی عادت کرنی لازم ہے۔

اٹھائیسویں فصل ۔ **کثرۃ اسقاط حمل** (ابارشن) یہ اس مرض کا نام ہے جس میں حاملہ عورتوں کا حمل ضائع ہو جاتا ہے اور وقت سے پہلے جنین رحم سے خارج ہو جاتا ہے۔ یاد رکھو کہ اسقاط حمل ابتدائی تین مہینوں اور آخری تین مہینوں میں اکثر واقع ہوتا ہے۔ شیخ بوعلی بن سینا کا قول ہے کہ رحم کے ساتھ بچہ کا تعلق ایسا ہوتا ہے جیسا کہ میوہ کا تعلق درخت کی شاخ کے ساتھ اور جس طرح کہ میوہ کے گرنے کا خوف ابتدا میں اور پختگی کے قریب زیادہ ہوتا ہے۔ اسی طرح اسقاط جنین کا خوف بھی حمل کے ابتدائی زمانہ اور آخری زمانہ میں بہ نسبت درمیانی زمانہ کے زیادہ ہوتا ہے۔

اگرچہ ان دونوں زمانوں میں اکثر ادنیٰ سبب سے اسقاط حمل ہو جاتا ہے لیکن مریضہ کو

اس سے کسی سخت خطرہ کا اندیشہ نہیں ہوتا ہے جیساکہ مدت حمل کے درمیانی تین یا چار مہینوں میں ہوتا ہے۔ کیونکہ حمل کے ابتدائی دو یا تین مہینہ تک جنین کا جسم بہت چھوٹا اور اس کا تعلق رحم کے ساتھ ضعیف ہوتا ہے اس لئے وہ مع اپنے تمام متعلقات کے پورے طور پر باسانی رحم سے خارج ہوجاتا ہے اور اس کے خارج ہوتے وقت مریضہ کو درد وغیرہ کی بھی زیادہ تکلیف نہیں ہوتی ہے اور جریان خون کا بھی بہت کم اندیشہ ہوتا ہے۔

اسی طرح مدت حمل کے آخری حصہ میں اگرچہ جنین کا جسم بڑا اور اس کا وزن زیادہ ہوتا ہے لیکن اسقاط حمل کے وقت مریضہ کو وضع حمل سے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی ہے اور نہ جریان خون بہت زیادہ ہوتا ہے۔ کیونکہ اس مدت میں بھی جنین کا تعلق رحم سے زیادہ قوی نہیں ہوتا۔

اور تیسرے مہینہ کے آخر سے ساتویں مہینہ تک جنین اور اس کے متعلقات کا تعلق رحم کے ساتھ نہایت قوی ہوتا ہے اور بچہ کی مقدار جسامت بھی کچھ بہت کم نہیں ہوتی ہے۔

اس لئے اگرچہ اس درمیانی مدت میں اسقاط حمل بہت کم ہوتا ہے اور وہ بھی بلا سبب قوی کے نہیں ہوتا۔ لیکن اسقاط کے وقت مریضہ کو درد وغیرہ کی نہایت سخت تکلیف ہوتی ہے جو وضع حمل طبعی سے بہت زیادہ ہوتی ہے اور خروج جنین کے بعد اکثر آنول رحم کے سطح سے چمٹا رہ جاتا ہے جو کچھ وقفہ کے بعد نہایت دشواری اور تکلیف کے ساتھ خارج ہوتا ہے اور چونکہ رحم کو بچے کے نکالنے میں زور سے پھیل کر پھر سکڑنا پڑتا ہے۔ اسلئے عورت کے رحم سے بکثرت جریان خون ہوتا ہے جس سے مریضہ بہت ضعیف ہوجاتی ہے اور کبھی ان شدائد کے سبب سے ہلاک بھی ہوجاتی ہے۔

آنول کا رحم میں چمٹا رہنا

اگرچہ کبھی ایسا بھی دیکھا جاتا ہے کہ اسقاط حمل کے بعد آنول آٹھ دس دن تک رحم میں بدستور چمٹا رہتا ہے اور برابر اپنی غذا رحم سے لیتا رہنے کے باعث متعفن نہیں ہوتا۔ لیکن اکثر ایسا ہوتا ہے کہ اگر دو یا تین دن تک وہ رحم سے خارج نہ ہوسکے تو رحم کے اندر متعفن ہوجاتا ہے اسوقت جو رطوبات اور خون رحم سے بہتے ہیں ان میں سخت بدبو آنے لگتی ہے اور کبھی آنول کے متعفن ٹکڑے یا چھیچھڑے خون وغیرہ کے ساتھ خارج ہوتے ہیں۔ ایسی حالت میں متعفن مادہ کا زہر بذریعہ خون کے تمام بدن میں سرایت

کرجانے کا قوی اندیشہ ہوتا ہے اور اس سے عوارض فساد خون یا سرخ بادہ پیدا ہونیکے علاوہ کسی خاص قسم کی سمیت سے تپ شدید اور سرسام تک نوبت پہونچتی ہے اور مریضہ کے ہلاک ہونے کا خوف ہوتا ہے۔ حالات مذکورۂ بالا کو مدنظر رکھنے سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسقاط حمل ایک بیچاری نامراد اور مصیبت زدہ عورت کے لئے نہ صرف ایک حسرت اور افسوس ہی کا باعث ہوتا ہے بلکہ طرح طرح کی شدائد و تکالیف کے سبب سے اس بیچاری کی زندگی کو سخت خطرہ میں ڈالنے والی ایک بلاء ناگہانی ہے۔ اسی لئے عموماً کہا جاتا ہے کہ اسقاط حمل کے شدائد سے مریضہ کا نجات پانا گویا مرنے کے بعد پھر دوبارہ زندگی حاصل کرنا ہے۔ **اسباب**۔ اسقاط حمل کے اسباب اسقدر کثیر التعداد ہیں کہ اگر ان سب کو بلا ترتیب ایک جگہ مفصل بیان کیا جائے تو ان کا یاد رہنا طالب علم کو سخت دشوار ہوگا۔ اس لئے ہم انہیں حسب ذیل چار جماعتوں میں تقسیم کر کے بیان کرتے ہیں (۱) امور خارجی (۲) عوارض جسمی (۳) امراض رحم (۴) فساد حال جنین۔

جماعۃ اول امور خارجی۔ اس جماعۃ میں وہ تمام امور داخل ہیں جو اتفاقاً حاملہ کو پیش آتے اور اکثر اسقاط حمل کے باعث ہوتے ہیں جیسے (۱) حرکت و ریاضت قوی (۲) ضربہ یا سقطہ (۳) کثرت جماع (۴) مدرات قویہ کا استعمال (۵) مسہلات قویہ کا استعمال۔ (۶) بدن سے خون کا بکثرت نکلنا (۷) متواتر فاقہ کشی (۸) مرغوب طبیعت اشیاء کا وقت پر دستیاب نہ ہونا (۹) کثرت غم و غصہ وغیرہ (۱۰) یکایک خوف اور گھبراہٹ (۱۱) آب و ہوا کی موسمی یا مقامی خرابی۔

جماعۃ دوم عوارضات جسمی۔ اس جماعت میں حاملہ کے عوارضات جسمی کے علاوہ بعض امراض بدنی بھی شامل ہیں جن سے اکثر اسقاط حمل ہوجاتا ہے جیسے صغر سنی (۲) مزاجی خرابی (۳) ضعف اعضاء اور لاغری مفرط (۴) فربہی مفرط اور کسل اعضاء (۵) کلانی شکم و کثرت ریاح (۶) تپ لرزہ اور اس کے شدائد (۷) قے مفرط اور اس کی تکالیف (۸) اسہال کثیر اور ان سے کمزوری (۹) ہیضہ اور اس کی سمیت (۱۰) پیچش اور اسکا درد (۱۱) کرم شکم یعنی دیدان امعاء (۱۲) عورت کا سوزاک اور اس کی تکالیف (۱۳)

مرض آتشک اور اس کا فساد۔

جماعۃ سوم امراض رحم۔ اس جماعۃ میں تمام وہ امراض داخل ہیں جنکی موجودگی میں اکثر تو استقرار حمل ہی نہیں ہو سکتا ہے۔ اور اگر وہ امراض خفیف ہوں جن سے رحم کے فعل میں زیادہ خرابی نہ ہوسکنے کے باعث کبھی استقرار حمل بھی ہوجاتا ہے لیکن ایسی حالت میں ادنیٰ سبب سے اسقاط حمل کا قوی اندیشہ رہتا ہے۔ یا اگر استقرار حمل کے بعد حاملہ کو وہ امراض لاحق ہوجائیں تو اسقاط حمل کے موجب ہوتے ہیں۔ اس لئے ان امراض کو اسقاط حمل کے اسباب میں شمار کیا جاسکتا ہے جیسے (۱) صغر رحم (۲) رحم کا چربی دار ہونا (۳) میلان رحم (۴) نفخہ رحم (۵) اختناق رحم (۶) رحم کی ساخت میں رطوبت کی زیادتی۔ (۷) رحم کے اندر والی معمولی رطوبات میں شوربت اور تیزابی خاصیت (۸) سیلان رحم (۹) کثرت حیض اور اس سے کمزوری (۱۰) قلت حیض اور اس سے دیگر فسادات (۱۱) رحم کی ساخت میں رسولی (۱۲) رحم کا تشنج کسی دوا کے سبب سے جیسا کہ ارگٹ کے بے موقع استعمال سے ہوتا ہے (۱۳) خصیۃ الرحم کی رسولی۔

جماعۃ چہارم جنین اور اس کے متعلقات کی خرابیاں۔ اس جماعۃ میں تمام امراض اور خرابیاں شامل ہیں جو خاص جنین (فی ٹش) یا غشیۃ الجنین (فی ٹل ممبرینس) یعنی جنین کی جھلیوں سے یا مضغہ مشیمیہ (پلاسنٹا) یعنی آنول۔ اور حبل السرۃ (امبلائیکل کارڈ) یعنی ناف سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور وہ تمام مرض واسقاط حمل کا باعث ہوتے ہیں جیسے (۱) مشیمہ کا تعلق رحم سے کمزور ہونا (۲) رطوبت جنین کی زیادتی اور جھلیوں کا تناؤ (۳) رطوبت مذکورہ کا سیلان (۴) آنول کا چربی دار ہوجانا (۵) نال کا زیادہ لمبا ہونا اور اس میں پیچ یا گرہ لگ جانا (۶) جنین کا زیادہ قوی ہونا (۷) جنین کی کمزوری اور لاغری۔ (۸) جنین کا مبتلائے مرض ہونا (۹) جنین کی موت۔

اسقاط حمل کی علامات (۱) اسقاط حمل کے اسباب میں سے کسی ایک سبب کا پایا جانا یا ایک سے زیادہ اسباب کا جمع ہونا کہ اسقاط حمل کا موجب ہوتا ہے۔

(۲) اسباب اسقاط حمل کے واقع ہونے سے کچھ دیر کے بعد حاملہ کو اپنی پشت۔

خاصرہ۔ (چڈے کے مقام) اور پیڑو میں گرانی محسوس ہوتی ہے پھر ان مقامات میں درد شروع ہوتا ہے۔ (۳) رحم میں تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد انقباض (سکڑنے) کی سی حرکت محسوس ہوتی ہے شدت سے درد ہونے لگتا ہے۔

(۴) رحم سے سیلان خون شروع ہوجاتا ہے۔ خصوصًا جبکہ حمل کے دوسرے یا تیسرے مہینہ کے بعد اسقاط حمل واقع ہو۔

(۵) پستان کی سختی زائل ہوجاتی ہے اور ان کی جسامت دفعتًہ گھٹ جاتی ہے۔

(۶) اندام نہانی میں فراخی اور ڈھیلا پن پیدا ہوجاتا ہے اور رحم اپنے مقام سے نیچے کو مائل ہوجاتا ہے۔

(۷) رحم کا منہ اسقدر کھل جاتا ہے کہ قابلہ کی انگلی اس کے اندر بخوبی جاسکتی ہے۔

(۸) اگر قابلہ انگلی سے امتحان کرے تو جنین فم رحم کے حلقہ میں یا اس سے کسی قدر باہر کی طرف آیا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ اس حالت میں جنین کے متعلقات کا اکثر حصہ رحم کی ساخت سے علیحدہ ہوجاتا ہے۔

(۹) جب اسقاط حمل کا وقت بالکل ہی قریب ہوتا ہے تو اکثر حاملہ کے سر میں غیر معمولی گرانی اور آنکھوں کے سامنے اندھیرا سا ہوجاتا ہے۔ آنکھوں کی گہرائی میں درد اور بدن میں لرزہ پیدا ہوتا ہے خصوصًا جبکہ مدت حمل کے درمیانی زمانہ میں اسقاط حمل کا اتفاق پڑے

اسقاط حمل کا علاج۔ اسقاط حمل کا سبب واقع ہوتے ہی اور علامات اسقاط کے شروع ہونے سے پہلے اس کی مضرت سے محفوظ رہنے کی جو تدابیر کی جائیں انہیں اطباء کی اصطلاح میں تقدم بالحفظ کہتے ہیں اور علامات اسقاط کے شروع ہونے کے بعد جب تک جنین اپنے اصلی موقع پر قائم ہو۔ اور حسن تدبیر سے اس کے قائم رہنے کی امید ہوسکے۔ تو اس وقت حفظ جنین اور منع اسقاط کی تدابیر کی جاتی ہیں لیکن جب جنین اپنی جگہ سے علیحدہ ہوجائے اور حمل کے قائم رہنے کی امید نہ ہوسکے تو جنین کا نکالنا ہی مناسب ہوتا ہے۔ اب ہم ان تینوں قسم کی تدابیر کو ذیل میں درج کرتے ہیں۔

(۱) **تقدم بالحفظ۔** حاملہ کو اسباب اسقاط سے محفوظ رکھنا چاہیئے۔ اگر عوارضات جسمی یا

امراض رحم اسقاط حمل کا باعث سمجھے جائیں تو استقرار حمل سے پہلے ان کی تدبیر کرلینی مناسب ہے اور استقرار حمل کے بعد ان کی مضرت سے غافل نہیں رہنا چاہیے۔ اگر جنین کی خرابی ثابت ہو تو اس کی طرف بھی توجہ کرنی لازم ہے لیکن اس قسم کی تمام تدابیر اسقاط حمل کے آثار شروع ہونے سے پہلے کارگر ہوتی ہیں اور اسقاط حمل کے آثار شروع ہو جانے کے بعد علامات اسقاط کو اچھی طرح سے دیکھکر اس بات کا فیصلہ کرلینا چاہیے کہ حمل قائم رہ سکتا ہے یا نہیں۔

(۲) **حفظ جنین اور منع اسقاط**۔ اگر حاملہ کے پیڑو۔ کمر۔ رانوں وغیرہ میں درد کم ہو اور سیلان خون بہت زیادہ نہ ہو۔ فم رحم کھلا نہ ہو۔ جنین اپنے موقع پر قائم ہو تو اسقاط حمل سے محفوظ رہنے کی توقع کی جاسکتی ہے۔ ایسی حالت میں وہ تدابیر عمل میں لائی جائیں جن سے خون رک جائے درد موقوف ہو جائے اور جنین اسقاط سے محفوظ رہے۔

اگرچہ حمل کے ابتدائی ایک دو ماہ تک تو اسباب اسقاط کے واقع ہوتے ہی اسقدر جلد اسقاط حمل ہو جاتا ہے کہ اس تھوڑی سی مدت میں حاملہ یا قابلہ کو حفظ جنین کی تدبیر کرنے کا موقع نہیں مل سکتا۔ اور نہ حاملہ کو بہت زیادہ درد محسوس ہوتا ہے نہ کچھ زیادہ سیلان خون ہوتا ہے۔ بلکہ اکثر منجمد خون کے لوتھڑوں میں جنین ایسا مخلوط ہو کر خارج ہو جاتا ہے کہ اس کی خبر تک نہیں ہوتی اور ایسے موقع پر حبس خون یا حفظ جنین کی جو تدبیریں کی جاتی ہیں ان سے عورت کو سخت نقصان پہونچتا ہے اس لئے ایسے موقع پر اس منجمد خون کا امتحان کرنا ضروری ہے۔

خون کے امتحان سے اگر ثابت ہو جائے کہ صرف خون ہے اور اس میں جنین کا کوئی جزو شامل نہیں ہے تو اس تدبیر سے بہت جلد فائدہ ہوتا ہے (۱) **پینے کا نسخہ**۔ زہر مہرہ بنسلوچن۔ گیرو۔ سنگجراحت چاروں ایک ایک ماشہ باریک پیسکر آملہ مربی ایک عدد میں ملائیں اور چاندی کے ایک ورق میں لپیٹ کر کھلائیں۔ اس کے اوپر فوراً یہ نسخہ پلائیں۔ شیرہ بیخ انجبار ۴ ماشہ۔ شیرہ حب الآس ۳ ماشہ۔ شیرہ تخم خرفہ سیاہ ۳ ماشہ۔ سب کو عرق گاؤزبان میں شیرہ نکالکر اور شربت اناشیریں ۲ تولہ ملاکر پلائیں

(۲) **لیپ کا نسخہ**۔ گل سرخ۔ بلوط۔ جفت بلوط۔ اقاقیا قشار کندر۔ مازو سبز۔ مائین۔

پوست انار ترش - عدس مسلم - ہر ایک ۶ ماشہ لیکر پانی میں پیس لیں اور مریضہ کے پیڑو اور پشت پر لیپ کریں (۳) **آبدست کا نسخہ** - کوکنار - گلنار - بلوط - جفت بلوط - پوست انار ترش ہر ایک ایک تولہ لیکر نیم کوفتہ کریں اور ۴ سیر پانی میں خوب جوش دے کر رکھ چھوڑیں اس پانی کو چھان کر تھوڑی دیر کے بعد اس سے آبدست کرائیں۔

(۴) **سفوف کا نسخہ** - اکثر اس نسخہ سے بہت فائدہ ہوتا ہے اور میرا خاندانی مجرب ہے سنگجراحت ۹ ماشہ - بنسلوچن ۶ ماشہ - دانہ الائچی خورد ۳ ماشہ ۳ ماشہ - سب کو باریک پیسکر اس کے برابر شکر سفید ملالیں - اور اس کی تین خوراکیں کرلیں - ان میں سے ایک ایک خوراک تین تین گھنٹہ کے بعد گائے کے دودھ کی لسی کے ساتھ مریضہ کو کھلائیں

(۵) ملتانی مٹی ۱۰ تولہ کوٹ کر مٹی کے کورے برتن میں ڈال کر اس میں تازہ پانی بھر دیں جب مریضہ کو پیاس معلوم ہو یہ صاف اور ٹھنڈا پانی ایک ایک گھونٹ پلاتے رہیں - اس سے بھی بہت فائدہ ہوتا ہے۔

(۶) مریضہ کو غذا نہایت ہلکی دینی چاہئے - اکثر ساگودانہ رقیق اور کم شیریں پلایا جاتا ہے یا خشکہ ملائم - دودھ اور نہایت کم شیرینی کے ساتھ دیا جاتا ہے۔

(۷) سب سے زیادہ ضروری اور بہتر یہ ہے کہ مریضہ کو اچھی ہوا اور صاف مکان میں رکھیں لباس صاف ستھرا - اور بستر نرم ہو - اور حتی الامکان مریضہ کو آرام سے لیٹا رہنے دیں۔

ڈاکٹروں نے اس کی بہت تعریف کی ہے کہ مریضہ کو ہر تین چار گھنٹے کے بعد ٹنچر اوپیم ۲۰ قطرہ یا کلورل ہائیڈریٹ ۱۵ گرین - یا کلوروڈین ۲۰ منم - یا لائیکر اوپیائی سیڈیٹوس دیں - ان ادویات میں سے جو دوا دی جائے اس کی تین خوراک سے زیادہ دینے کی ضرورت نہیں ہوتی ان سے درد کو آرام ہوتا ہے - سیلان خون بند ہو جاتا اور حمل قائم رہتا ہے لیکن یہ تدبیر تین مہینہ کے حمل کو اچھی طرح روک سکتی ہے اگر سیلان خون زیادہ ہو تو پلمبائی ایسیٹاس ۵ گرین سے ۱۰ گرین تک تازہ پانی کے ساتھ یا قدرے افیون کو پانی میں حل کر کے اس کے ساتھ دیتے ہیں یا سلفیورک ایسڈ اور کیالک ایسڈ افیون کے ساتھ دیا جاتا ہے - لیکن خیال رکھنا چاہئیے کہ افیون سے اکثر قبض ہو جاتا ہے

اسقاط حمل

جو اسقاط کا معاون ہوتا ہے۔ اس لئے اگر ضرورت سمجھی جائے تو اس کے ساتھ تھوڑی مقدار میں کاسٹر آئل یا کوئی دوسرا نرم ملین دیں تاکہ قبض نہ ہونے پائے۔

(۳) جنین کو نکالنا۔ اگر علامات کے مشاہدہ سے اس بات کا یقین ہو جائے کہ حمل کا قائم رہنا ممکن نہیں ہے۔ حمل تین مہینے یا اس سے زیادہ کا ہے۔ درد شدید اور جریان خون زیادہ ہے رحم کا منہ کھل گیا اور بچہ اپنے مقام سے علیحدہ ہو گیا ہے تو ایسی حالت میں تدابیر مذکورہ بالا سے کوئی فائدہ ہونے کی امید نہیں کی جاسکتی ہے اسوقت اسقاط جنین پر اعانت کرنے والی ادویات دینی چاہئیں تاکہ حاملہ کو اسقاط حمل کی تکالیف اور شدتِ درد یا کثرت سیلان خون وغیرہ عوارض سے جلد نجات مل جائے۔

(۱) پینے کا نسخہ۔ مشکطرامشیع۔ تخم ترب۔ گل خطمی۔ پرسیاوشاں۔ خار خسک۔ تخم کرفس۔ دوقو۔ عنب الثعلب خشک۔ پوست املتاس۔ تخم خربزہ۔ پوست خربزہ زیرہ سیاہ شربت بزوری۔ ان ادویات میں جو دوائیں اور جسقدر مناسب ہوں۔ پانی میں جوش دیکر پلائی جائیں تاکہ جنین خارج ہو جائے۔

(۲) آبزن کا نسخہ۔ اگر ضرورت ہو تو ان ادویات کو بہت سے پانی میں پکا کر کسی بڑے برتن میں بھر دیں اور مریضہ کو اس میں بٹھائیں۔ ترمس تلخ۔ برنجاسف۔ بابونہ حاشا۔ قردمانا۔ فراسیون۔ پودینہ کوہی عرطنیثا۔ کماذریوس۔ برگ تلسی۔ ہر ایک ایک تولہ اس ترکیب سے بہت جلد اسقاط ہو جاتا ہے۔

(۳) ضماد کا نسخہ۔ نکچھکنی۔ برنجاسف باریک پیسکر شہد میں ملاکر عانہ اور پشت پر لیپ کریں

(۴) فرزجہ کا نسخہ۔ ایلوہ۔ سہاگہ بریاں۔ لونگ۔ نوسادر۔ مہوہ کی گٹھلی۔ بسکھپرہ کی جڑ۔ ہر ایک ساٹ ماشہ لے کر باریک پیس لیں اور بسکھپرہ سبز کے عرق میں ملاکر فرزجہ رکھیں۔

(۵) ایضاً۔ مرکی۔ جاوشیر۔ کٹکی سفید ہر ایک تین ماشہ باریک پیسکر گائے کے پتے میں ملائیں اور باریک کپڑا اس میں آلودہ کر کے استعمال کریں۔

(۶) ایضاً۔ ماذریون۔ جاؤشیر۔ سکبینج۔ زراوند مدحرج۔ اشنان تخم حنظل۔ مویزج۔ کٹکی سیاہ۔ نوشادر ہر ایک بقدر مناسب لے کر باریک پیس لیں اور روغن بیدانجیر اور

گائے کے پتے میں ملا رکھیں پھر اس میں سے قدرے لیکر اس میں باریک کپڑا آلودہ کر کے فرزجہ کے طور پر استعمال کریں (۷) مرکی ۔ بہر وزہ خشک ۔ جاؤ شیر ۔ برابر لیکر سفوف کریں ۔ اس میں سے بقدر ۷ ماشہ لیکر ہمراہ جوشاندہ تخم کرفس اور سونف کے پھنکائیں ۔

(۸) برگ سداب خشک ۱۰ ماشہ مرکی ۳۰ ماشہ ہینگ پونے دو ماشہ سب کو باریک کوٹ چھان کر دو حصے کریں ان میں سے ایک حصہ صبح کو اور ایک حصہ شام کو جوشاندہ اہل کے ساتھ پھنکائیں (۹) جنطیانا رومی ۔ حب الغار ۔ مرکی ۔ قسط بحری ۔ تج ۔ مجیٹھ ۔ گوگل ۔ عصارہ افسنتین ۔ فرودمانا ۔ مشکطرامشیع ۔ زراوند طویل ۔ ایک ایک تولہ کوٹ چھان کر شہد خالص ۳۵ تولہ میں ملا کر رکھیں ۔ مقدار خوراک ایک ایک تولہ سے ڈیڑھ تولہ تک ہے ۔

فصل انتیسویں ۔ رجا یا حمل کاذب (اسپیوریس پرگنین سی) یعنی جھوٹا حمل ۔ اس مرض میں یا تو رحم کے اندر خراب فضلات جمع ہو جاتے ہیں ۔ یا اس کی تمام ساخت میں یا اس کے کسی خاص حصے میں سختی پیدا ہو جاتی ہے یا رحم کے جوف میں فضلات ردیہ سے ریاح پیدا ہو کر وہیں بند رہتی ہیں ۔ یا ایک گوشت کا لوتھڑا سا پیدا ہو کر بڑھتا رہتا ہے اس لئے مریضہ کا شکم حاملہ عورت کے شکم کی طرح سے روز بروز بڑھتا جاتا ہے اور ابتدا میں تین چار مہینے تک مریضہ کو حمل کا دھوکا رہتا ہے ۔

کیونکہ اس مرض میں سچے حمل کی طرح سے رحم کا منہ بند رہتا ہے اور حیض اکثر بالکل ہی بند رہتا ہے اور بعض حالتوں میں کبھی کبھی بے قاعدہ طور پر تھوڑا آیا کرتا ہے چونکہ مریضہ کو اس سے کچھ زیادہ تکلیف یا اپنی خیالی امید کے زائل ہونے کا خوف نہیں ہوتا اس لئے وہ اس حیض کے آنے کی زیادہ پرواہ نہیں کرتی ہے بلکہ وہ حتی المقدور کسی پر اس کا اظہار بھی نہیں کرتی اور ہر وقت اپنی خیالی امید کی دھن میں لگی رہتی ہے اس حیض کی بے موقع رکاوٹ یا بے قاعدگی سے مریضہ کے تمام بدن کی رنگت میں خصوصاً اس کے چہرے کے رنگ میں قدرے تیرگی اور بے رونقی پیدا ہو جاتی ہے اس کے پستان میں سختی اور تناؤ سا معلوم ہونے لگتا ہے ۔ سر پستان کا رنگ سیاہی مائل اس کے گرد کا حلقہ قدرے اودا ہو جاتا ہے ۔

ان تمام علامتوں کے علاوہ اگرچہ مریضہ کی طبیعت بہ نسبت سچے حمل کے کسی قدر زیادہ بدمزہ اور کسلمند رہتی ہے۔ اعضا شکنی اور بدن کے مختلف مقامات کا درد اسے اکثر ستاتا ہے شکم میں نفخ و اقراقر کی کثرت اور ضعف ہضم وغیرہ کی شکایت سے اکثر وہ بے چین رہتی ہے لیکن وہ ان سب تکلیفوں کو اپنی وہمی امید کے بھروسہ پر گوارا کر لیتی ہے۔ اسی حالت میں جب مریضہ کو تین مہینے گذر چکتے ہیں اور چوتھا مہینہ شروع ہوتا ہے تو اس کے شکم میں یا رحم میں کبھی کبھی ریاح کی حرکت محسوس ہونے لگتی ہے جس سے اس کا خیال اور بھی زیادہ پختہ ہو جاتا ہے اور وہ سمجھتی ہے کہ اس کے پیٹ میں بچہ حرکت کرنے لگا ہے۔

لیکن اس کے بعد جسقدر زمانہ گذرتا ہے مریضہ کے بدن میں مرض کی سی تکالیف ظاہر ہونے لگتی ہیں اکثر اس کے چہرے پر تہبج اور پاؤں پر ورم رخو (اے ڈی ما) اچھی طرح سے معلوم ہونے لگتا ہے اور بخلاف حاملہ عورتوں کی حالت کے مریضہ متفکر اور پریشان رہتی ہے اس کی تمام حرکات میں سستی اور کاہلی و پست ہمتی پائی جاتی ہے۔ پھر بھی وہ بیچاری بچہ کی ماں بننے کی امید میں تمام تکلیفوں کو بدستور جھیلتی رہتی ہے۔ البتہ مدت حمل کے آخری زمانہ میں خصوصاً نو مہینے گذر جانے کے بعد جسقدر وضع حمل میں تاخیر ہوتی ہے اسی قدر مریضہ اور اس کے رشتہ داروں کو فکر بڑھتا جاتا ہے اور مجبوراً طبیب کیطرف رجوع کرنا پڑتا ہے اور طبیب اس مرض کے اسباب و علامات میں غور کر کے علاج شروع کرتا ہے

اسباب۔ یونانی اطباء اس مرض کے دو سبب قرار دیتے ہیں ایک تو یہ کہ پیدائش جنین کا صرف نسائی مادہ (اووم) رحم کے اندر پہونچکر کسی وجہ سے وہاں رکا رہجائے اور چونکہ اکیلے مادے میں پیدائش جنین کی پوری قابلیت موجود نہیں ہوتی ہے۔ اسلئے صرف اسی سے طبعی طور پر استقرار حمل ممکن نہیں ہے اس وجہ سے مادہ رحم کے اندر خون حیض سے مدد پاکر ایک گوشت کے لوتھڑے کی صورت اختیار کرتا اور بتدریج بڑھتا رہتا ہے۔

دوسرے یہ کہ رحم کے مزاج میں کسی وجہ سے گرمی زیادہ پیدا ہو جائے اور فضلات ردیہ اس میں جمع ہو کر وہیں رکے رہ جائیں۔ پھر چاہئے ان ہی فضلات کی مقدار جوف رحم میں روز بروز بڑھتی رہے یا ان سے ریاح پیدا ہو کر جمع ہوتی رہیں یا ان سے رحم کی

ساخت کے کسی حصہ میں یا تمام رحم میں ورم صلب پیدا ہوکر بدستور ترقی کرتا رہے بہ صورت مریضہ کی حالت حاملہ کے مشابہ ہوجاتی ہے اسی طرح سے بعض اطباء کا یہ بھی خیال ہے کہ اکثر اس مرض کا ابتدائی سبب مرض قب الرحم بھی ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ رحم کی گردن میں ورم صلب ہوجانے سے فم رحم بھی سخت ہوکر نہایت شدت سے بند ہوجاتا ہے اور اس کی ابتدا اکثر اس طرح سے ہوتی ہے کہ اول کسی سبب سے رحم کی گردن یا اس کی اندرونی جھلی میں التہاب (انفلامیشن) اور پھر ورم فلغمونی یعنی دموی پیدا ہوجاتا ہے۔ رحم کی اندرونی جھلی کے غدد لعابیہ (میوکس گلینڈز) متورم ہوجاتے ہیں۔ شروع شروع میں تو مریضہ کی شرمگاہ سے رقیق و سفید رطوبت بکثرت بہا کرتی ہے پھر وہ موقوف ہوجاتی ہے اور اگر کسی سبب سے رحم کے اندرونی سطح پر خفیف سی رگڑ پہونچے یا کوئی خراش دار تیز مادہ وہاں پہونچے تو رحم سے بکثرت خون بہنے لگتا ہے رحم کی اس حالت کو ڈاکٹری اصطلاح میں (سروائیکل انڈومٹرائی ٹس) کہتے ہیں۔ پھر جب ایک مدت کے بعد مادہ ورم کے لطیف اجزاء تحلیل ہوکر اس کے کثیف اجزاء باقی رہجاتے ہیں تو وہ ورم سخت ہوجاتا ہے اور اسی سختی کے سبب سے فم رحم بند ہوجاتا ہے۔ اس حالت کو یونانی اطباقب الرحم کہتے ہیں

اگر اس حالت میں اندام نہانی کے اندر انگلی داخل کرکے ٹٹولا جائے تو رحم کے دونوں لب نہایت سخت اور اس کا منہ شدت کے ساتھ بند محسوس ہوا کرتا ہے۔ اس لئے ایسی حالت میں عورت کو استقرار حمل کسی طرح ممکن نہیں کیونکہ ایک تو فم رحم کے بند ہونے سے مرد کا مادہ منویہ رحم کے اندر داخل نہیں ہوسکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ رحم کا مزاج نادرست ہونے کے سبب سے جنین کی پیدائش کا مادہ فاسد ہوکر استقرار حمل کے لائق نہیں رہ سکتا ہے۔ اور پھر بھی اگر اس حالت میں مریضہ کو حمل کی سی علامتیں ظاہر ہونے لگیں تو اکثر وہ سچا حمل نہیں ہوتا بلکہ اسے حمل کاذب سمجھنا چاہیئے۔ کیونکہ فم رحم کے بشدت بند ہونے کی حالت میں حیض کا خون اور دیگر فضلات ردیہ رحم کے اندر سے نکل نہیں سکتے اور اگر عورت کا مادہ منویہ (اووم) رحم کے اندر آئے تو وہ بھی وہیں بند رہتا ہے اس لئے رحم میں ان مادوں کے جمع رہنے سے یا تو ایک گوشت کا لوتھڑا سا پیدا ہوجاتا ہے۔ یا

ان سے ریاح پیدا ہوکر رحم میں بھری رہتی ہیں۔ یا وہ فضلات اپنی موجودہ صورت میں ہی رحم کے اندر بھرے ہوئے اور بتدریج زیادہ ہوتے رہتے ہیں اور ان فضلات کی زیادتی کے سبب سے مریضہ کا پیٹ حاملہ کے پیٹ کی طرح سے روز بروز بڑھتا جاتا ہے یہ حالت ایک مدت تک بدستور قائم رہتی ہے اسی کو حمل کاذب یا مرض رجا کہتے ہیں۔

ڈاکٹروں کی تحقیقات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ (۱) زیادہ عمر ہو جانے کے سبب سے جن عورتوں کا حیض بند ہونے کو ہوتا ہے اکثر وہ عورتیں اس مرض میں مبتلا دیکھی گئی ہیں (۲) یا ان جوان عورتوں کو جنھیں اولاد کی زیادہ آرزو ہوتی ہے اور ہر مرتبہ اپنے آپ کو حاملہ خیال کرتی ہیں (۳) خصوصًا ان مستورات کو یہ مرض اکثر ہوتا ہے جو اختناق الرحم میں مبتلا ہوں (۴) یا ان عورتوں کو جو قدرتی طور پر وہمی طبیعت کی ہوں یا کسی قسم کے فساد تخیل میں مبتلا ہوں۔ غرض یہ ہے کہ اس مرض کے اسباب دریافت کرنے میں جہاں تک چھان بین کی گئی تو یہی معلوم ہوا کہ قوت متخیلہ سے اس مرض کا بڑا گہرا تعلق ہے۔

تشخیصی علامات۔ اس حالت میں چار یا پانچ مہینے گذر جانے سے پہلے ایک تو خود طبیب کو ہی مرض مذکور اور حمل میں شبہ رہتا ہے۔ دوسرے یہ کہ مریضہ اور اس کے رشتہ داروں کے دلوں میں سے ان کے جمے ہوئے خیالات کا دور کرنا اور حمل نہ ہونیکا یقین دلانا سخت دشوار ہوتا ہے اس لئے پانچ مہینے سے پہلے مرض کے موجود ہونے کا قطعی فیصلہ نہیں دیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد اگر مریضہ کے حالات کی پوری تفتیش کی جائے اور علامات ذیل کو نہایت احتیاط اور غور و فکر کے ساتھ مختلف اوقات میں چند مرتبہ تلاش کیا جائے تو امید ہے کہ تشخیص مرض میں کافی امداد حاصل ہو سکے گی۔

(۱) مریضہ کا شکم حاملہ کی بہ نسبت عمومًا زیادہ سخت ہوتا ہے۔ لیکن اگر اس کے رحم میں کسی قسم کی فضلی رطوبات بھری ہوئی ہیں تو اس کے پیٹ پر دونوں طرف ہاتھ رکھکر ایک ہاتھ کے دبانے سے اس رطوبت کی حرکت پانی کی لہروں کی طرح سے دوسرے ہاتھ کو محسوس ہوا کرتی ہے۔ اور اگر رحم میں ریاح جمع ہوں تو ہاتھ کی ضرب سے اندرونی ہوا کی آواز سنائی دیتی ہے۔ دیکھو تصویر نمبر ۶۹

(تصویر نمبر ۶۹)
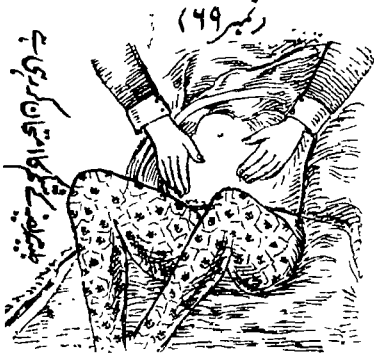
(۲) مریضہ کو اپنے پیٹ میں بچے کی سی حرکت محسوس نہیں ہوتی ہے اور اس میں غیر معمولی بوجھ سا معلوم ہوا کرتا ہے اور اگر ہاتھ سے کسی طرف کو حرکت دی جائے تو عارضی طور پر قدرے حرکت ہو جاتی ہے اگر مریضہ کے پیٹ پر مختلف جگہ آلۂ مسماع الصوت (اسٹتھس کوپ) لگا کر بچے کے دل کی حرکات سننی چاہیں تو ان کا بالکل پتہ نہیں چلتا۔ (دیکھو تصویر نمبر ۷۰)

(تصویر نمبر ۷۰)

(۳) مریضہ کی طبیعت بہ نسبت حمل کے سست بدمزہ متفکر اور مغموم رہتی ہے اسکے بدن اور چہرے پر حاملہ کی سی رونق نہیں پائی جاتی ہے اس کے ہاتھ پاؤں میں سستی ڈھیلا پن

اور کسل وغیرہ پائے جاتے ہیں بلکہ بعض موقع پر تو اس کے چہرے اور ہاتھ پاؤں پر کسی قدر ہیج راے ڈی ما بھی ہوجاتا ہے۔

(۴) کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر کلوروفارم سنگھا کر مریضہ کو بیہوش کریں تو عضلات شکم کے ڈھیلے ہوجانے سے پیٹ کی اونچائی غائب ہوجاتی ہے اور پھر جب اس دوا کا اثر زائل ہوجاتا ہے تو شکم بدستور ابھر آتا ہے اور اس سے معلوم ہوجاتا ہے کہ دیگر اسباب کے علاوہ کبھی مریضہ کے صرف خیالات اور اس کے اعصاب کی خاص کشش سے بھی یہ صورت پیدا ہوجاتی ہے (۵) اگر مریضہ کے رحم یا خصیۃ الرحم کی رسولی یا ان کے ورم سے اس کا شکم بڑھکر حمل یا مرض رجا کی سی حالت ہوگئی ہو تو ان امراض کی خاص علامتوں سے اس کی تشخیص ہوسکتی ہے اور مریضہ کے شکم ابھار اس ورم یا رسولی کی طرف سے شروع ہوتا ہے۔ بخلاف حاملہ کے کیونکہ اس کے شکم کا ابھار پیڑو کے ٹھیک بیچ میں سے شروع ہوکر ہر طرف کو بڑھا کرتا ہے

علاج۔ اگر مریضہ کے رحم میں یا عنق الرحم میں ورم سوداوی صلب یعنی مرض قبب الرحم (سروائکل انڈومٹرائی ٹس) موجود ہو تو (۱) اس کے متعلق تمام تدابیر وہی ہیں جو ورم صلب رحم کی بحث میں بیان کی گئی ہیں۔

(۲) ان تدابیر کے علاوہ یہ بھی خیال رکھیں کہ اگر مریضہ قوی اور اس کے بدن میں خون کا غلبہ ہو اور نبض خون سے بھری ہوئی اور قوی معلوم ہو تو فصد باسلیق یا فصد صافن سے بقدر مناسب خون نکالا جائے۔

(۳) اور یہ نسخہ پلانا چاہئے صفنہ۔ گل بنفشہ۔ گل سرخ۔ بادیان۔ بکوہ خشک ہر ایک ۷ ماشہ مویز منقی ۹ دانہ۔ گاؤزبان۔ گل خطمی ہر ایک ۴ ماشہ رات کو پانی میں تر کریں صبح کو جوش دے کر مل چھان لیں اور خمیرہ بنفشہ یا گلقند ۲ تولہ حل کرکے پلائیں۔ اگر مریضہ کو گرمی اور پیاس وغیرہ کی شکایت ہو تو اسی نسخہ میں سپستاں ۱۵ دانہ اور تخم خیارین ۳ ماشہ اضافہ کریں (۴) اگر اس کے بعد تنقیہ کی ضرورت سمجھی جائے تو اسی نسخہ میں سنا مکی ریشہ خطمی ہر ایک ۷ ماشہ۔ مغز فلوس۔ خیار شنبر ۶ تولہ ترنجبین ۲ تولہ شیرہ مغز بادام شیریں مقشر ۷ عدد اضافہ کرکے مسہل دیں۔ اس دن بجائے پانی کے سونف اور کوہ کا عرق

یا ان کا جوشاندہ پلائیں۔ شام کو مونگ کی نرم کھچڑی کھلائیں۔ دوسرے دن صبح کو معمولی تبرید کا نسخہ پلایا جائے (۵) اسی طرح کم سے کم تین مسہل دینے کے بعد پیڑو اور شکم پر یہ ضماد لگانا چاہئے صفتہ۔ مغز فلوس ایک تولہ۔ گل بابونہ۔ اکلیل الملک۔ مرزنجوش۔ تخم میتھی تخم خطمی۔ مغز تخم ارنڈی ہر ایک چھ ماشہ سب کو باریک پیس کر زردی بیضہ مرغ ایک عدد۔ روغن گل ایک تولہ اس میں ملا کر نیم گرم ضماد کریں (۶) اور یہ فرزجہ صلابت رحم کے لئے نہایت مفید ہے صفتہ۔ تخم خشخاش سفید۔ کنجد مقشر ہر ایک ۲ تولہ کوٹ کر گائے کے دودھ میں پکائیں اور خوب باریک پیس لیں پھر زعفران۔ کتیرا۔ ایک ایک ماشہ۔ گوند کیکر۔ گل خطمی ہر ایک دو ماشہ باریک پیس کر اور انڈے کی زردی ۲ عدد۔ روغن گل۔ روغن حنا ایک ایک تولہ اس میں ملا کر نگاہ رکھیں۔ اس میں سے بقدر ضرورت لیکر باریک کپڑے کے ساتھ استعمال کریں (۷) ان تدابیر کے ساتھ ہی مریضہ کو آبزن میں بٹھانا اور تکمید کرنا بھی مفید ہوتا ہے صفتہ۔ گل خطمی۔ گل بابونہ ہر ایک ۲ تولہ اکلیل الملک مکوہ خشک مرزنجوش۔ بادیان۔ تخم میتھی۔ تخم السی۔ برگ کرنب ہر ایک ایک تولہ سب کو چار سیر پانی میں جوش دیکر صاف کریں اور چالیس سیر پانی گرم میں ملا کر کسی بڑے ٹب میں ڈالیں اور مریضہ کو اس میں بٹھاویں (۸) تکمید کا نسخہ یہ ہے صفتہ۔ تخم سویہ۔ تخم کرفس۔ اجوائن دیسی۔ زیرہ سیاہ۔ باٹرنگ۔ آنبہ ہلدی۔ مغز خستہ شفتالو ہر ایک ۶ ماشہ۔ کنجد سیاہ ۲ تولہ۔ ناریل کہنہ ایک تولہ۔ سب کو نیم کوفتہ کرکے دو پوٹلیاں بنائیں اور لوہے کے توے پر گرم کرکے بقدر برداشت سینکیں (۹) غذاؤں میں سے چوزہ مرغ یا حلوان کا گوشت اور لطیف چیزیں بقدر ہضم کھلائیں اور تیز نمک مرچ یا خشک چیزوں سے پرہیز کریں۔

ان تمام تدابیر سے رحم کی سختی رفع ہو کر وہ اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے اور عنق الرحم درست و نرم ہو کر فم رحم کا سوراخ اپنے معمول کے موافق کھل جاتا ہے۔ اس لئے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مرض رجائی حالت میں صرف اسی علاج سے پوری کامیابی حاصل ہوتی ہے اور کسی دوسری تدبیر کی ضرورت نہیں پڑتی ہے رحم کے اندر جو کچھ ہوتا ہے (خواہ وہ رطوبت متعفنہ ہو یا ریح یا گوشت کا لوتھڑا) اسے طبیعت یا تو خود بخود یا تھوڑی تحریک سے دفع کر دیتی ہے۔

اور اگر ان تدبیروں سے نفع نہ ہو تو اس حالت میں وہ دوائیں استعمال کرنی چاہئیں جو رکے ہوئے حیض[1] کو جاری کرنے یا جنین مردہ کو نکالنے کے لئے بیان کی گئی ہیں

ان کے علاوہ یہ نسخے بھی اس غرض کے لئے بہت مفید ہیں (۱) جوشاندہ جو مریضہ کو پلایا جاتا ہے صفتہ۔ مشکطرامشیع۔ بادیان۔ پرسیاؤشاں۔ مجیٹھ۔ اشترغار ہر ایک ۴ ماشہ تخم خربزہ۔ خار خسک۔ تخم کاسنی ہر ایک ۶ ماشہ شہد خالص ۱۰ تولہ۔ یا شربت بزوری ۴ تولہ سب کو آدھ سیر پانی میں جوش دیں جب ایک نہائی پانی باقی رہ جائے اسوقت چھان کر پلائیں۔ (۲) اور یہ جوشاندہ بھی فائدہ کرتا ہے صفتہ۔ بادیان۔ تخم کاسنی۔ ہر ایک ۷ ماشہ انیسون۔ ترمس۔ مشکطرامشیع ابہل۔ ہر ایک ۵ ماشہ۔ گلقند ۲ تولہ (۳) یہ ضماد مریضہ کے پیڑو اور شکم پر کیا جائے۔ صفتہ۔ زیرہ سیاہ صعتر۔ گل بابونہ۔ قردمانا۔ تخم کرفس ہر ایک ۶ ماشہ۔ جاؤشیر۔ سکبینج ہر ایک ۵ ماشہ۔ برگ کرفس سبز کے عرق میں یا پانی میں پیسکر ضماد کریں (۴) یہ شیاف اسقاط جنین کے لئے مجرب ہے صفتہ۔ مرکی۔ جاوشیر۔ کلکلی۔ ہینگ۔ گندہ بہروزہ خشک۔ ہر ایک ۳ ماشہ باریک پیسکر گائے کے پتے میں ملائیں اور باریک بتیاں بناکر ان میں سے ایک بتی فم رحم کے اندر رکھیں۔

(۵) یہ آبزن جنین مردہ کو نکالنے اور صفائی رحم کے لئے بہت مفید ہے صفتہ تخم میتھی سداب تخم السی۔ تخم فنجنکشت۔ تخم گزر۔ مکوہ خشک۔ مجیٹھ۔ ہر ایک ۲ تولہ سب کو پانی میں جوش دیکر صاف کریں۔ اور مریضہ کو بدستور اس پانی میں بٹھائیں۔

اس طریقہ پر علاج کرنے سے رحم کی بخوبی صفائی ہوجاتی ہے۔ اس کے اندر چاہے گوشت کا لوتھڑا ہو یا کسی قسم کی متعفن رطوبت ہو سب کچھ نکل جاتا ہے۔ اور اگر ضرورت سمجھی جائے تو فرزجہ کے ان نسخوں میں سے جو مناسب ہو استعمال کریں۔ ان سے بھی رحم کے اندر کی سڑی ہوئی رطوبت بہکر خارج ہوجاتی ہے۔

(۱) فرزجہ۔ منقی رحم اجمود۔ باؤبڑنگ۔ بہروزہ خشک ہر ایک ۴ ماشہ تخم سویہ نمک لاہوری ہر ایک ۲ ماشہ۔ سب کو باریک پیسکر شہد خالص گرم کئے ہوئے میں ملائیں اور پرانی روئی کیساتھ

[1] دیکھو بیان احتباس حیض کا صفحہ ۱۸۰ سے ۱۹۴ تک اور جس قسم کا احتباس ہو اسی کے موافق علاج کرو ۱۲ مؤلف

حاشیہ: جوشاندہ نفخ رحم — جوشاندہ — ضماد — شیاف — آبزن — فرزجہ منقی رحم

گائے کے پتے میں ملا رکھیں پھر اس میں سے قدرے لیکر اس میں باریک کپڑا آلودہ کر کے فرزجہ کے طور پر استعمال کریں (۷) مرکی - بہروزہ خشک - جاؤشیر - برابر لیکر سفوف کریں - اس میں سے بقدر ۷ ماشہ لیکر ہمراہ جوشاندہ تخم کرفس اور سونف کے پھنکائیں -

(۸) برگ سداب خشک ۱۰ ماشہ مرکی ۳ ماشہ - ہینگ پونے دو ماشہ سب کو باریک کوٹ چھان کر دو حصے کریں ان میں سے ایک حصہ صبح کو اور ایک حصہ شام کو جوشاندہ اہل کے ساتھ پھنکائیں (۹) جنطیانا رومی - حب الغار - مرکی - قسط بحری - تخم مجیٹھ گوگل عصارہ افسنتین - فرد مانا - مشکطرامشیع - زراوند طویل - ایک ایک تولہ کوٹ چھان کر شہد خالص ۳۵ تولہ میں ملا کر رکھیں - مقدار خوراک ایک ایک تولہ سے ڈیڑھ تولہ تک ہے -

فصل انتیسویں - رجا یا حمل کاذب (اسپیوریس پرگنین سی) یعنی جھوٹا حمل - اس مرض میں یا تو رحم کے اندر خراب فضلات جمع ہو جاتے ہیں - یا اس کی تمام ساخت میں یا اس کے کسی خاص حصے میں سختی پیدا ہو جاتی ہے یا رحم کے جوف میں فضلات ردیہ سے ریاح پیدا ہو کر وہیں بند رہتی ہیں - یا ایک گوشت کا لوتھڑا سا پیدا ہو کر بڑھتا رہتا ہے اس لئے مریضہ کا شکم حاملہ عورت کے شکم کی طرح سے روز بروز بڑھتا جاتا ہے اور ابتدا میں تین چار مہینے تک مریضہ کو حمل کا دھوکا رہتا ہے -

کیونکہ اس مرض میں سچے حمل کی طرح سے رحم کا منہ بند رہتا ہے اور حیض اکثر بالکل ہی بند رہتا ہے اور بعض حالتوں میں کبھی کبھی بے قاعدہ طور پر تھوڑا آیا کرتا ہے چونکہ مریضہ کو اس سے کچھ زیادہ تکلیف یا اپنی خیالی امید کے زائل ہونے کا خوف نہیں ہوتا اس لئے وہ اس حیض کے آنے کی زیادہ پرواہ نہیں کرتی ہے بلکہ وہ حتی المقدور کسی پر اس کا اظہار بھی نہیں کرتی اور ہر وقت اپنی خیالی امید کی دُھن میں لگی رہتی ہے اس حیض کی بے موقع رکاوٹ یا بے قاعدگی سے مریضہ کے تمام بدن کی رنگت میں خصوصًا اس کے چہرے کے رنگ میں قدرے تیرگی اور بے رونقی پیدا ہو جاتی ہے اس کے پستان میں سختی اور تناؤ سا معلوم ہونے لگتا ہے - سر پستان کا رنگ سیاہی مائل اس کے گرد کا حلقہ قدرے اودا ہو جاتا ہے -

ان تمام علامتوں کے علاوہ اگرچہ مریضہ کی طبیعت بہ نسبت سچے حمل کے کسی قدر زیادہ بدمزہ اور کسلمند رہتی ہے۔ اعضا شکنی اور بدن کے مختلف مقامات کا درد اسے اکثر ستاتا ہے شکم میں نفخ و اقراقر کی کثرت اور ضعف ہضم وغیرہ کی شکایت سے اکثر وہ بے چین رہتی ہے لیکن وہ ان سب تکلیفوں کو اپنی وہمی امید کے بھروسہ پر گوارا کر لیتی ہے۔ اسی حالت میں جب مریضہ کو تین مہینے گذر چکتے ہیں اور چوتھا مہینہ شروع ہوتا ہے تو اس کے شکم میں یا رحم میں کبھی کبھی ریاح کی حرکت محسوس ہونے لگتی ہے جس سے اس کا خیال اور بھی زیادہ پختہ ہو جاتا ہے اور وہ سمجھتی ہے کہ اس کے پیٹ میں بچہ حرکت کرنے لگا ہے۔

لیکن اس کے بعد جسقدر زمانہ گذرتا ہے مریضہ کے بدن میں مرض کی سی تکالیف ظاہر ہونے لگتی ہیں اکثر اس کے چہرے پر تہبج اور پاؤں پر ورم رخو (اے ڈی ما) اچھی طرح سے معلوم ہونے لگتا ہے اور بخلاف حاملہ عورتوں کی حالت کے مریضہ متفکر اور پریشان رہتی ہے اس کی تمام حرکات میں سستی اور کاہلی و پست ہمتی پائی جاتی ہے۔ پھر بھی وہ بیچاری بچہ کی ماں بننے کی امید میں تمام تکلیفوں کو بدستور جھیلتی رہتی ہے۔ البتہ مدت حمل کے آخری زمانہ میں خصوصًا نو مہینے گذر جانے کے بعد جسقدر وضع حمل میں تاخیر ہوتی ہے اسی قدر مریضہ اور اس کے رشتہ داروں کو فکر بڑھتا جاتا ہے اور مجبورًا طبیب کیطرف رجوع کرنا پڑتا ہے اور طبیب اس مرض کے اسباب وعلامات میں غور کر کے علاج شروع کرتا ہے

اسباب۔ یونانی اطباء اس مرض کے دو سبب قرار دیتے ہیں ایک تو یہ کہ پیدائش جنین کا صرف نسائی مادہ (اووم) رحم کے اندر پہونچکر کسی وجہ سے وہاں رکا رہجائے اور چونکہ اکیلے مادے میں پیدائش جنین کی پوری قابلیت موجود نہیں ہوتی ہے۔ اسلئے صرف اسی سے طبعی طور پر استقرار حمل ممکن نہیں ہے اس وجہ سے مادہ رحم کے اندر خون حیض سے مدد پاکر ایک گوشت کے لوتھڑے کی صورت اختیار کرتا اور بتدریج بڑھتا رہتا ہے۔

دوسرے یہ کہ رحم کے مزاج میں کسی وجہ سے گرمی زیادہ پیدا ہو جائے اور فضلات ردیہ اس میں جمع ہو کر وہیں رکے رہجائیں۔ پھر چاہئے ان ہی فضلات کی مقدار جوف رحم میں روز بروز بڑھتی رہے یا ان سے ریاح پیدا ہو کر جمع ہوتی رہیں یا ان سے رحم کی

ساخت کے کسی حصہ میں یا تمام رحم میں ورم صلب پیدا ہو کر بدستور ترقی کرتا رہے بصورت
مریضہ کی حالت حاملہ کے مشابہ ہو جاتی ہے اسی طرح سے بعض اطباء کا یہ بھی خیال ہے کہ اکثر
اس مرض کا ابتدائی سبب مرض قبب الرحم بھی ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ رحم کی گردن میں
ورم صلب ہو جانے سے فم رحم بھی سخت ہو کر نہایت شدت سے بند ہو جاتا ہے اور اس
کی ابتدا اکثر اس طرح سے ہوتی ہے کہ اول کسی سبب سے رحم کی گردن یا اس کی اندرونی
جھلی میں التہاب (انفلامیشن) اور پھر ورم فلغمونی یعنی دموی پیدا ہو جاتا ہے۔ رحم
کی اندرونی جھلی کے غدد لعابیہ (میوکس گلینڈز) متورم ہو جاتے ہیں۔ شروع شروع
میں تو مریضہ کی شرمگاہ سے رقیق و سفید رطوبت بکثرت بہا کرتی ہے پھر وہ موقوف ہو جاتی
ہے اور اگر کسی سبب سے رحم کے اندرونی سطح پر خفیف سی رگڑ پہونچے یا کوئی خراش دار
تیز مادہ وہاں پہونچے تو رحم سے بکثرت خون بہنے لگتا ہے رحم کی اس حالت کو ڈاکٹری اصطلاح
میں (سروائیکل انڈومٹرائی ٹس) کہتے ہیں۔ پھر جب ایک مدت کے بعد مادہ ورم کے
لطیف اجزاء تحلیل ہو کر اس کے کثیف اجزاء باقی رہجاتے ہیں تو وہ ورم سخت ہو جاتا ہے
اور اسی سختی کے سبب سے فم رحم بند ہو جاتا ہے۔ اس حالت کو یونانی اطبا قبب الرحم کہتے ہیں
اگر اس حالت میں اندام نہانی کے اندر انگلی داخل کر کے ٹٹولا جائے تو رحم کے دونوں
لب نہایت سخت اور اس کا منہ شدت کے ساتھ بند محسوس ہوا کرتا ہے۔ اس لئے ایسی
حالت میں عورت کو استقرار حمل کسی طرح ممکن نہیں کیونکہ ایک تو فم رحم کے بند ہونے سے
مرد کا مادہ منویہ رحم کے اندر داخل نہیں ہو سکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ رحم کا مزاج نادرست
ہونے کے سبب سے جنین کی پیدائش کا مادہ فاسد ہو کر استقرار حمل کے لائق نہیں رہ سکتا
ہے۔ اور پھر بھی اگر اس حالت میں مریضہ کو حمل کی سی علامتیں ظاہر ہونے لگیں تو اکثر وہ سچا
حمل نہیں ہوتا بلکہ اسے حمل کاذب سمجھنا چاہئے۔ کیونکہ فم رحم کے بشدت بند ہونے کی
حالت میں حیض کا خون اور دیگر فضلات ردیہ رحم کے اندر سے نکل نہیں سکتے اور اگر
عورت کا مادہ منویہ (اووم) رحم کے اندر آئے تو وہ بھی وہیں بند رہتا ہے اس لئے
رحم میں ان مادوں کے جمع رہنے سے یا تو ایک گوشت کا لوتھڑا سا پیدا ہو جاتا ہے۔ یا

ان سے ریاح پیدا ہوکر رحم میں بھری رہتی ہیں۔ یا وہ فضلات اپنی موجودہ صورت میں ہی رحم کے اندر بھرے ہوئے اور بتدریج زیادہ ہوتے رہتے ہیں اور ان فضلات کی زیادتی کے سبب سے مریضہ کا پیٹ حاملہ کے پیٹ کی طرح سے روز بروز بڑھتا جاتا ہے یہ حالت ایک مدت تک بدستور قائم رہتی ہے اسی کو حمل کاذب یا مرض رجا کہتے ہیں۔

ڈاکٹروں کی تحقیقات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ (۱) زیادہ عمر ہو جانے کے سبب سے جن عورتوں کا حیض بند ہونے کو ہوتا ہے اکثر وہ عورتیں اس مرض میں مبتلا دیکھی گئی ہیں (۲) یا ان جوان عورتوں کو جنھیں اولاد کی زیادہ آرزو ہوتی ہے اور ہر مرتبہ اپنے آپ کو حاملہ خیال کرتی ہیں (۳) خصوصاً ان مستورات کو یہ مرض اکثر ہوتا ہے جو اختناق الرحم میں مبتلا ہوں (۴) یا ان عورتوں کو جو قدرتی طور پر وہمی طبیعت کی ہوں یا کسی قسم کے فساد تخیل میں مبتلا ہوں۔ غرض یہ ہے کہ اس مرض کے اسباب دریافت کرنے میں جہاں تک چھان بین کی گئی تو یہی معلوم ہوا کہ قوت متخیلہ سے اس مرض کا بڑا گہرا تعلق ہے۔

تشخیصی علامات۔ اس حالت میں چار یا پانچ مہینے گذر جانے سے پہلے ایک تو خود طبیب کو ہی مرض مذکور اور حمل میں شبہ رہتا ہے۔ دوسرے یہ کہ مریضہ اور اس کے رشتہ داروں کے دلوں میں سے ان کے جمے ہوئے خیالات کا دور کرنا اور حمل نہ ہونیکا یقین دلانا سخت دشوار ہوتا ہے اس لئے پانچ مہینے سے پہلے مرض کے موجود ہونے کا قطعی فیصلہ نہیں دیا جا سکتا ہے۔ اس کے بعد اگر مریضہ کے حالات کی پوری تفتیش کی جائے اور علامات ذیل کو نہایت احتیاط اور غور و فکر کے ساتھ مختلف اوقات میں چند مرتبہ تلاش کیا جائے تو امید ہے کہ تشخیص مرض میں کافی امداد حاصل ہو سکے گی۔

(۱) مریضہ کا شکم حاملہ کی بہ نسبت عموماً زیادہ سخت ہوتا ہے لیکن اگر اس کے رحم میں کسی قسم کی فضلی رطوبات بھری ہوئی ہیں تو اس کے پیٹ پر دونوں طرف ہاتھ رکھکر ایک ہاتھ کے دبانے سے اس رطوبت کی حرکت پانی کی لہروں کی طرح سے دوسرے ہاتھ کو محسوس ہوا کرتی ہے۔ اور اگر رحم میں ریاح جمع ہوں تو ہاتھ کی ضرب سے اندرونی ہوا کی آواز سنائی دیتی ہے۔ دیکھو تصویر نمبر ۶۹

(۲) مریضہ کو اپنے پیٹ میں بچے کی سی حرکت محسوس نہیں ہوتی ہے اور اس میں غیر معمولی بوجھ سا معلوم ہوا کرتا ہے اور اگر ہاتھ سے کسی طرف کو حرکت دی جائے تو عارضی طور پر قدرے حرکت ہو جاتی ہے اگر مریضہ کے پیٹ پر مختلف جگہ آلۂ مسماع الصوت (اسٹےتھس کوپ) لگا کر بچے کے دل کی حرکات سننی چاہیں تو ان کا بالکل پتہ نہیں چلتا۔ (دیکھو تصویر نمبر ۷۰)

(تصویر نمبر ۶۹)

(تصویر نمبر ۷۰)

(۳) مریضہ کی طبیعت بہ نسبت حمل کے سست بدمزہ متفکر اور مغموم رہتی ہے اسکے بدن اور چہرے پر حاملہ کی سی رونق نہیں پائی جاتی ہے اس کے ہاتھ پاؤں میں سستی ڈھیلاپن

اور کسل وغیرہ پائے جاتے ہیں بلکہ بعض موقع پر تو اس کے چہرے اور ہاتھ پاؤں پر کسی قدر تہبج راے ڈی ما بھی ہو جاتا ہے۔
(۴) کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر کلوروفارم سنگھا کر مریضہ کو بیہوش کریں تو عضلات شکم کے ڈھیلے ہو جانے سے پیٹ کی اونچائی غائب ہو جاتی ہے اور پھر جب اس دوا کا اثر زائل ہو جاتا ہے تو شکم بدستور ابھر آتا ہے اور اس سے معلوم ہو جاتا ہے کہ دیگر اسباب کے علاوہ کبھی مریضہ کے صرف خیالات اور اس کے اعصاب کی خاص کشش سے بھی یہ صورت پیدا ہو جاتی ہے (۵) اگر مریضہ کے رحم یا خصیۃ الرحم کی رسولی یا ان کے ورم سے اس کا شکم بڑھکر حمل یا مرض رجا کی سی حالت ہو گئی ہو تو ان امراض کی خاص علامتوں سے اس کی تشخیص ہو سکتی ہے اور مریضہ کے شکم ابھار اس ورم یا رسولی کی طرف سے شروع ہوتا ہے۔ بخلاف حاملہ کے کیونکہ اس کے شکم کا ابھار پیڑو کے ٹھیک بیچ میں سے شروع ہو کر ہر طرف کو بڑھا کرتا ہی

علاج۔ اگر مریضہ کے رحم میں یا عنق الرحم میں ورم سوداوی صلب یعنی مرض قبب الرحم (سروائکل انڈومٹرائی ٹس) موجود ہو تو (۱) اس کے متعلق تمام تدابیر وہی ہیں جو ورم صلب رحم کی بحث میں بیان کی گئی ہیں۔
(۲) ان تدابیر کے علاوہ یہ بھی خیال رکھیں کہ اگر مریضہ قوی اور اس کے بدن میں خون کا غلبہ ہو اور نبض خون سے بھری ہوئی اور قوی معلوم ہو تو فصد باسلیق یا فصد صافن سے بقدر مناسب خون نکالا جائے۔
(۳) اور یہ نسخہ پلانا چاہئے صفنہ۔ گل بنفشہ۔ گل سرخ۔ بادیان۔ مکوہ خشک ہر ایک ۷ ماشہ مویز منقی ۹ دانہ۔ گاؤزبان۔ گل خطمی ہر ایک ۴ ماشہ رات کو پانی میں تر کریں صبح کو جوش دے کر مل چھان لیں اور خمیرہ بنفشہ یا گلقند ۴ تولہ حل کر کے پلائیں۔ اگر مریضہ کو گرمی اور پیاس وغیرہ کی شکایت ہو تو اسی نسخہ میں سپستاں ۱۵ دانہ اور تخم خیارین ۳ ماشہ اضافہ کریں (۴) اگر اس کے بعد تنقیہ کی ضرورت سمجھی جائے تو اسی نسخہ میں سنا مکی ریشہ خطمی ہر ایک ۷ ماشہ۔ مغز فلوس۔ خیار شنبر ۶ تولہ ترنجبین ۴ تولہ شیرہ مغز بادام شیریں مقشر ۷ عدد اضافہ کر کے مسہل دیں۔ اس دن بجائے پانی کے سونف اور کوہ کا عرق

یا ان کا جوشاندہ پلائیں۔ شام کو مونگ کی نرم کھچڑی کھلائیں۔ دوسرے دن صبح کو معمولی تبرید کا نسخہ پلایا جائے (۵) اسی طرح کم سے کم تین مسہل دینے کے بعد پیڑو اور شکم پر یہ ضماد لگانا چاہئے صفتہ۔ مغز فلوس ایک تولہ۔ گل بابونہ۔ اکلیل الملک۔ مرزنجوش۔ تخم میتھی تخم خطمی۔ مغز تخم ارنڈی ہر ایک چھ ماشہ سب کو باریک پیس کر زردی بیضۂ مرغ ایک عدد۔ روغن گل ایک تولہ اس میں ملا کر نیم گرم ضماد کریں (۶) اور یہ فرزجہ صلابت رحم کے لئے نہایت مفید ہے صفتہ۔ تخم خشخاش سفید۔ کنجد مقشر ہر ایک ۲ تولہ کوٹ کر گائے کے دودھ میں پکائیں اور خوب باریک پیس لیں پھر زعفران۔ کتیرا۔ ایک ایک ماشہ۔ گوند کیکر۔ گل خطمی ہر ایک دو ماشہ۔ باریک پیس کر اور انڈے کی زردی ۲ عدد۔ روغن گل۔ روغن حنا ایک ایک تولہ اس میں ملا کر نگاہ رکھیں۔ اس میں سے بقدر ضرورت لیکر باریک کپڑے کے ساتھ استعمال کریں (۷) ان تدابیر کے ساتھ ہی مریضہ کو آبزن میں بٹھانا اور تکمید کرنا بھی مفید ہوتا ہے صفتہ۔ گل خطمی۔ گل بابونہ ہر ایک ۲ تولہ اکلیل الملک۔ کوہ خشک مرزنجوش۔ بادیان۔ تخم میتھی۔ تخم السی۔ برگ کرنب ہر ایک ایک تولہ سب کو چار سیر پانی میں جوش دیکر صاف کریں اور چالیس سیر پانی گرم میں ملا کر کسی بڑے ٹب میں ڈالیں اور مریضہ کو اس میں بٹھاویں (۸) تکمید کا نسخہ یہ ہے صفتہ۔ تخم سویہ۔ تخم کرفس۔ اجوائن دیسی۔ زیرہ سیاہ۔ بالچھڑ۔ آنبہ ہلدی۔ مغز خستہ شفتالو ہر ایک ۶ ماشہ۔ کنجد سیاہ ۲ تولہ۔ ناریل کہنہ ایک تولہ۔ سب کو نیم کوفتہ کرکے دو پوٹلیاں بنائیں اور لوہے کے توے پر گرم کرکے بقدر برداشت سینکیں (۹) غذاؤں میں سے چوزۂ مرغ یا حلوان کا گوشت اور لطیف چیزیں بقدر ہضم کھلائیں اور تیز نمک مرچ یا خشک چیزوں سے پرہیز کریں۔

ان تمام تدابیر سے رحم کی سختی رفع ہوکر وہ اپنی اصلی حالت پر آجاتا ہے اور عنق الرحم درست و نرم ہوکر فم رحم کا سوراخ اپنے معمول کے موافق کھل جاتا ہے۔ اس لئے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مرض رجا کی حالت میں صرف اسی علاج سے پوری کامیابی حاصل ہوتی ہے اور کسی دوسری تدبیر کی ضرورت نہیں پڑتی ہے رحم کے اندر جو کچھ ہوتا ہے (خواہ وہ رطوبت متعفنہ ہو یا ریح یا گوشت کا لوتھڑا) اسے طبیعت یا تو خود بخود یا تھوڑی تحریک سے دفع کر دیتی ہے۔

ضماد محلل ورم

نسخہ آبزن

نسخہ تکمید

اور اگر ان تدبیروں سے نفع نہ ہو تو اس حالت میں وہ دوائیں استعمال کرنی چاہئیں جو رکے ہوئے حیض[1] کو جاری کرنے یا جنین مردہ کو نکالنے کے لئے بیان کی گئی ہیں

ان کے علاوہ یہ نسخے بھی اس غرض کے لئے بہت مفید ہیں (۱) جوشاندہ جو مریضہ کو پلایا جاتا ہے صفتہ۔ مشکطرا مشیع۔ بادیان۔ پرسیاؤشاں۔ مجیٹھ۔ اشتر غار ہر ایک ۴ ماشہ تخم خربزہ۔ خارخسک۔ تخم کاسنی ہر ایک ۶ ماشہ شہد خالص ۱۰ تولہ۔ یا شربت بزوری ۴ تولہ سب کو آدھ سیر پانی میں جوش دیں جب ایک تہائی پانی باقی رہ جائے اسوقت چھان کر پلائیں۔ (۲) اور یہ جوشاندہ بھی فائدہ کرتا ہے صفتہ۔ بادیان۔ تخم کاسنی۔ ہر ایک ۷ ماشہ انیسون۔ ترمس۔ مشکطرا مشیع ابہل۔ ہر ایک ۵ ماشہ۔ گلقند ۲ تولہ (۳) یہ ضماد مریضہ کے پیڑو اور شکم پر کیا جائے۔ صفتہ۔ زیرہ سیاہ صعتر۔ گل بابونہ۔ قردمانا۔ تخم کرفس ہر ایک ۲ ماشہ۔ جاؤشیر۔ سکبینج ہر ایک ۵ ماشہ۔ برگ کرفس سبز کے عرق میں یا پانی میں پیسکر ضماد کریں (۴) یہ شیاف اسقاط جنین کے لئے مجرب ہے صفتہ۔ مرمکی۔ جاؤشیر۔ کٹکی۔ ہینگ۔ گندہ بہروزہ خشک۔ ہر ایک ۳ ماشہ باریک پیسکر گائے کے پتے میں ملائیں اور باریک بتیاں بناکر ان میں سے ایک بتی فم رحم کے اندر رکھیں۔

(۵) یہ آبزن جنین مردہ کو نکالنے اور صفائی رحم کے لئے بہت مفید ہے صفتہ تخم میتھی سداب تخم السی۔ تخم فنجنکشت۔ تخم گذر۔ کوہ خشک۔ مجیٹھ۔ ہر ایک ۲ تولہ سب کو پانی میں جوش دیکر صاف کریں۔ اور مریضہ کو بدستور اس پانی میں بٹھائیں۔

اس طریقہ پر علاج کرنے سے رحم کی بخوبی صفائی ہو جاتی ہے۔ اس کے اندر چاہے گوشت کا لوتھڑا ہو یا کسی قسم کی متعفن رطوبت ہو سب کچھ نکل جاتا ہے۔ اور اگر ضرورت سمجھی جائے تو فرزجہ کے ان نسخوں میں سے جو مناسب ہو استعمال کریں۔ ان سے بھی رحم کے اندر کی سڑی ہوئی رطوبت بہکر خارج ہو جاتی ہے۔

(۱) فرزجہ منقی رحم اجمود۔ بابونہ۔ بہروزہ خشک ہر ایک ۴ ماشہ تخم سویہ نمک لاہوری ہر ایک ۲ ماشہ۔ سب کو باریک پیسکر شہد خالص گرم کئے ہوئے میں ملائیں اور پرانی روئی کیساتھ

حاشیہ: جوشاندہ منقی رحم — جوشاندہ — ضماد — شیاف — آبزن — فرزجہ منقی رحم

[1] دیکھو بیان احتباس حیض کا صفحہ ۱۸۰ سے ۱۹۲ تک اور جس قسم کا احتباس ہو اسی کے موافق علاج کرو ۱۲ مؤلف

اندام نہانی میں فم رحم کے سامنے رکھیں (۲) **ایضاً مجرب** - ترپھلہ۔ بہروزہ خشک۔ لونگ ٹوپی دار۔ باؤ بڑنگ۔ نمک لاہوری ہر ایک ایک ماشہ باریک پیس کر تل کے تیل میں ملائیں اور پرانی روئی اس میں آلودہ کرکے استعمال کریں (۳) **ایضاً** مرکی۔ لونگ ایک ایک ماشہ باریک پیس کر تین پوٹلیاں بنائیں ان میں سے ایک پوٹلی فم رحم کے سامنے اور دو پوٹلیاں اس کے دونوں طرف رکھیں۔

اگر دستوں کے ذریعہ سے رطوبت کا نکالنا منظور ہو تو مریضہ کو پہلے منضج کا نسخہ پلا کر اس کے بعد قوی مسہل دینا چاہئے۔ اور ایسے موقع پر مسہل کی یہ گولیاں بھی مفید ہوتی ہیں۔

نسخہ منضج - گل بنفشہ۔ بادیان۔ بیخ کاسنی پرسیاؤشاں۔ ملوہ خشک۔ تخم خربزہ ہر ایک ۷ ماشہ منقیٰ ۹ دانہ۔ عناب ۵ دانہ۔ گاؤزبان ۵ ماشہ خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ۔

حبوب مسہل - جن سے رطوبت رقیق دستوں میں نکلتی ہے اور مرض استسقاء میں بھی فائدہ ہوتا ہے۔ قنطوریون۔ ماہی زہرج۔ عصارہ افسنتین ہر ایک ایک ماشہ۔ غاریقون ایارج فیقرا۔ ہر ایک ۲ ماشہ۔ تربد سفید ۴ ماشہ۔ شحم حنظل سقمونیا انگریزی۔ ہر ایک ۱۰ ماشہ۔ سب کو باریک پیس کر پانی میں ملائیں اور چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ ان میں سے ایک گولی رات کو سوتے وقت عرق بادیان ۵ تولہ کے ساتھ کھلا دینی چاہئے ان سے ہر روز ایک دو مرتبہ اجابت کھل کر ہو جاتی ہے اور رفتہ رفتہ پورے طور پر تنقیہ ہو جاتا ہے۔ اگر رحم میں ریاح بھرے ہوئے ہوں تو انہیں تحلیل کرنا اور ان کے مادہ کا نکالنا ضروری ہوتا ہے۔ اس لئے ایسی حالت میں یہ نسخے بہت مفید اور مجرب ثابت ہوئے ہیں۔ (۱) **جوشاندہ** محلل ریاح رحم۔ تخم کرفس۔ انیسون۔ بادیان۔ تخم سداب قردمانا۔ فطراسالیون اجوائن دیسی ہر ایک ۳ ماشہ۔ گلقند ۲ تولہ (۲) **ایضاً** - بادیان۔ ملوہ خشک۔ مجیٹھ ہر ایک ۴ ماشہ۔ بیخ بادیان۔ گوکھرو۔ تخم خربزہ ہر ایک ۶ ماشہ۔ گلقند ۲ تولہ۔ بقدر مناسب پانی میں جوش دیکر حسب دستور پلائیں (۳) **آبزن** - وضماد و محلل ریاح۔ برگ سداب۔ پودینہ خشک برنجاسف۔ مرزنجوش قنطوریون۔ تج قلمی۔ زیرہ سیاہ انیسون۔ تخم سنبھالو۔ تخم کرفس اجوائن دیسی ہر ایک ۶ ماشہ۔

فرزجہ منقی رحم

حبوب مسہل

جوشاندہ محلل ریاح رحم

آبزن و ضماد

سب کو پانی میں جوش دیکر صاف کریں اور اس پانی میں مریضہ کو بٹھائیں۔ ان دواؤں کا ثفل باریک پیسکر نیم گرم لیپ کریں۔

(۴) نسخہ حمول۔ برگ سداب۔ پودینہ خشک۔ ابہل۔ تر کچور۔ ہر ایک ۳ ماشہ باریک پیس کر ململ کے نہایت باریک کپڑے میں چھوٹی چھوٹی پوٹلیاں بنائیں اور ہر مرتبہ تین پوٹلیاں رکھیں (۵) حقنہ رحم۔ گل بابونہ۔ اکلیل الملک۔ بادیان۔ انیسون۔ تخم سداب۔ تخم سویہ۔ تخم کرفس۔ تخم حرمل۔ اجوائن دیسی۔ زیرہ سیاہ۔ مرزنجوش۔ برنجاسف۔ افسنتین۔ درمنہ ترکی ہر ایک ماشہ سب کو آدھ سیر پانی میں نرم آنچ سے خوب پکائیں جب ایک تہائی پانی باقی رہ جائے صاف کرکے اس میں روغن قسط۔ روغن چنبیلی۔ روغن ناردین ایک ایک تولہ ملاکر بذریعہ پچکاری کے رحم میں حقنہ کریں۔

انجام مرض۔ کبھی تو ایسا ہوتا ہے کہ باوجود ہر قسم کی عمدہ تدبیریں کرنے اور ہر طرح سے علاج میں پوری کوشش کرنے کے بھی مریضہ کی حالت زیادہ دنوں تک بدستور باقی رہتی ہے۔ شکم کا بڑھاو رفتہ رفتہ بڑھتا جاتا ہے جس سے مریضہ کو سانس لینے میں تکلیف ہونے لگتی ہے مریضہ بہت کمزور ہوجاتی ہے۔ کبھی مرض استسقا تک نوبت پہونچتی ہے اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ آخر کار خود بخود یا علاج کے اثر سے مریضہ کو درد زہ کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں اور رحم کے اندر جو کچھ ہوتا ہے خدا کے فضل سے خارج ہوجاتا ہے۔ چنانچہ ایسے موقعوں پر مختلف شکل کے بچوں کا پیدا ہونا سنا گیا ہے۔ مثلاً کچھوے کی صورت یا بندر یا مرغ یا کتے یا ہاتھی یا سانپ کی صورت ہوتی ہے۔ یا صرف ایک گوشت کا سادہ لوتھڑا ہوتا ہے یا اس میں چھوٹی چھوٹی بہت سی انسانی صورتیں موجود ہوتی ہیں یا محض رطوبت متعفنہ یا بکثرت ریاح خارج ہوتی ہیں۔ ایسی صورت واقع ہونے کے بعد تمام وہ تدبیریں عمل میں لانی چاہئیں جو زچہ کے لئے کی جاتی ہیں لیکن مریضہ کی قوت کا خیال ہر طرح سے رکھنا چاہئے اور کوشش کرنی چاہئے کہ جہاں تک ممکن ہو رحم بہت جلد اپنے اندر کی آلائشوں سے اچھی طرح پاک اور صاف ہوجائے۔

ان تدبیروں کے بعد جب پورے طور سے اطمینان ہوجائے کہ رحم بالکل پاک

حمول

حقنہ

اور صاف ہو گیا ہے تو مقوی رحم دواؤں کا استعمال کرنا چاہئے تاکہ پھر اس میں کسی قسم کا خراب مادہ جمع نہ ہونے پائے۔ اس فائدہ کے لئے یہ نسخہ بہت اچھا اور بارہا کا مجرب ہے۔
صفتہ۔ جاوتری۔ لونگ۔ ناگرموتھہ۔ ہر ایک ایک ماشہ۔ بالچھڑ۔ دارچینی۔ انیسون مائین خورد ہلدی۔ کندر چھالیہ کہنہ گوگل۔ مرماحور۔ مومیائی کانی۔ نبات سفید مغز خستہ زرد آلو۔ مغز خستہ شفتالو مغز بنولہ۔ مغز فندق۔ مغز بادام شیریں۔ مغز پستہ۔ مغز اخروٹ مغز نارجیل کہنہ ہر ایک ۲۰ ماشہ۔ گل سرخ مصطگی۔ ہر ایک چار ماشہ موم سفید ۴ ماشہ روغن چنبیلی ۴ ماشہ۔ چربی مرغ ۶ ماشہ۔ زردی بیضہ مرغ ایک عدد۔ آب گندنا تازہ۔ ایک تولہ۔ پیسنے کے لائق دواؤں کو باریک پیس کر موم و چربی وغیرہ پگھلا کر اس میں ملائیں۔ پھر انڈے کی زردی وغیرہ ملا کر مثل مرہم کے بنائیں اور اس میں سے قدرے لے کر باریک کپڑے کے ساتھ استعمال کریں۔

فصل تیسویں۔ سلعۃ الرحم (یوٹرائن ٹیومر) یعنی رحم کی ساخت میں رسولی کا پیدا ہو جانا۔ اولاد زیادہ پیدا ہونے کے سبب سے یا کسی دوسری وجہ سے جن عورتوں کے رحم کی ساخت کمزور ہو جاتی ہے۔ اور ان کے خون میں رطوبات غلیظہ کی کثرت یا غلبہ سوداویت کے سبب سے گاڑھا پن یا کسی دوسری قسم کا فساد موجود ہوتا ہے تو اس حالت میں تیس سال کی عمر سے پچاس سال کی عمر تک ان کے رحم میں کبھی رسولیاں پیدا ہو جاتی ہیں۔ یہ رسولیاں رحم کی ساخت کے عضلاتی پرت میں اکثر پائی جاتی ہیں اور آہستہ آہستہ جسقدر ان کی جسامت[1] بڑھتی جاتی ہے اسی قدر ان میں سختی اور مریضہ کے شکم میں کلانی ظاہر ہو جاتی ہے شروع شروع میں ان کا پتہ چلنا بہت دشوار ہوتا ہے لیکن جب ان کے بڑھنے سے مریضہ کے پیڑو میں ابھار پیدا ہوتا اور اس کا شکم بڑھنے لگتا ہے تو چند روز تک اسے حمل کا شبہ رہتا ہے۔
پھر جب اسے اپنے پیڑو کے اندر غیر معمولی گرمی اور تناؤ کا درد محسوس ہوتا ہے۔

---

[1] بعض قسم کی رسولیوں کی جسامت کبوتر کے انڈے کے برابر اور بعض کی اخروٹ کی برابر ہوتی ہے اور بعض اسقدر بڑھ جاتی ہیں کہ ان کا وزن دس سیر تک بلکہ تیس سیر تک ہو جاتا ہے اس حالت میں مرض استسقا کا شبہ ہونے لگتا ہے ۱۲ مولف

اوراس کے بعد نہایت درد سے حیض کا خون بکثرت جاری ہوجاتا ہے تو وہ اسقاط حمل کا خیال کرکے اسے روکنے کی تدبیر کرتی ہے۔ اگر وہ ایسا کرسکی اور خون کا اخراج بند ہوگیا تو اس کے شکم کی کلانی اور بھی زیادہ بڑھ جاتی ہے۔ اور اگر جریان حیض میں بندش نہ ہوئی تو چار پانچ دن میں وہ خود بخود کم ہوکر آخر کو بالکل رک جاتا ہے۔ اس کے بعد مریضہ کو چند روز کے لئے پیڑو کے اندر والی گرمی اور تناؤ کے درد کی تکلیف میں بہت کمی معلوم ہوتی ہے لیکن کچھ دنوں کے بعد خلاف عادت کسی قدر خون آجاتا ہے اور اسی طرح سے حیض کی بیقاعدگی بدستور شروع ہوجاتی ہے۔ پھر جب دوسرے مہینے میں بھی اسے پہلے کی طرح تکلیف ہوتی ہے اور اس کا شکم رفتہ رفتہ بڑھ کر حیض کے آنے سے اس کی تکلیف میں کسی قدر کمی ہوجاتی ہے تو اسے مرض کا خیال ہوتا ہے اور طبیب کی طرف رجوع کرکے اپنی سرگذشت سناتی ہے

رسولیوں کی ساخت

اکثر یہ رسولی ریشہ دار عضلی ساخت کی ہوتی ہے اسے سلعہ لیفیہ (فائبرائڈ ٹیومر) کہتے ہیں اور کبھی اس کے اندر ایک قسم کا دانہ دار مادہ چربی کا سا مع قدرے ریشہ دار ساخت کے بھرا رہتا ہے۔ اسے سلعہ لیفیہ مرکبہ (مائی اوسارکوما) کہتے ہیں۔ اسی طرح سے بعض دیگر اقسام کی رسولیاں بھی ہوتی ہیں جن میں چونے کی طرح کا سخت مادہ یا نہایت گاڑھی رطوبت بھری رہتی ہے اور کبھی سرطانی رسولیاں بھی ہوتی ہیں۔ کبھی ان کی افزائش اسقدر سست ہوتی ہے کہ مدت تک بدستور رہتی اور بہت زیادہ تکلیف کی موجب نہیں ہوتی ہیں اور کبھی بہت جلد بڑھ کر تکلیف دینے لگتی ہیں۔

دیکھو تصویر نمبر ۱، رحم کی رسولیاں صفحہ آئندہ پر

تصویر نمبر ۱۷ رحم کی رسولیاں

(۱) سلعہ لیفیہ رحم کے فنڈس میں
(۲) " " کی اگلی دیوار میں
(۳) " " کی پچھلی دیوار میں
(۴) رحم کی ساخت
(۵) رحم کا جوف
(۶) ایضاً رسولی سے دب گیا ہے
(۷) معاء مستقیم
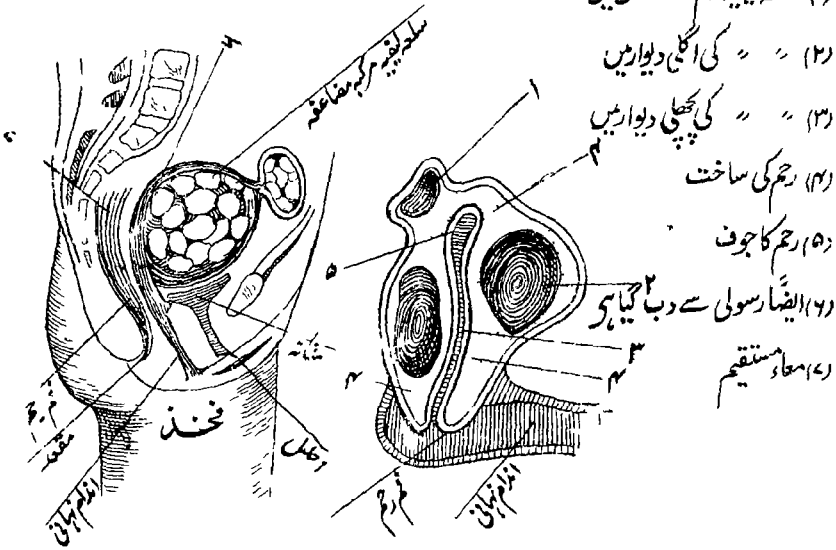
رسولیوں کے مقامات۔ کبھی یہ رسولیاں رحم کی گردن کے قریب اور کبھی اسکے جسم والے حصہ میں ہوتی ہیں۔ اسی طرح کبھی صرف ایک رسولی کسی ایک جانب میں ہوتی ہے اور کبھی ایک سے زیادہ رسولیاں رحم کے اگلے حصہ میں اور پیچھے اور اوپر کی طرف ہوتی ہیں۔ بعض مرتبہ رسولی رحم کے عضلی پرت میں اس کے اندر کی طرف **طبقہ مخاطیہ** (میوکس کوٹ) کے نیچے ہوتی ہے اس لئے اس کو **سلعہ تحت الغشائیہ** (سب میوکس ٹیومر) کہتے ہیں۔ اس قسم کی رسولی رحم کے جوف کی طرف بڑھ کر اسے گھیر لیتی ہے۔ اور کبھی اس کے اندر کو لٹکنے سے اور اس کے بوجھ کی دائمی کشش سے رحم کی ساخت اندر کو پلٹ کر مرض **انقلاب الرحم** (انورشن آف یوٹرس) ہو جاتا ہے۔ اور بعض مرتبہ یہ رسولیاں رحم کے عضلی پرت میں باہر کی طرف **طبقہ مصلیہ** (سیرس کوٹ) کے نیچے ہوتی ہیں اس لئے ان کو **سلعہ تحت الصفاقیہ** (سب پے ری ٹونی آل ٹیومر) کہتے ہیں اس قسم کی رسولیاں رحم سے باہر کی طرف بڑھکر اس کی ساخت پر اپنا دباؤ ڈالتی ہیں اس لئے اکثر اس تجویف کی تنگ یا بھچکر بالکل بند ہو جاتی ہے۔ یہ رسولیاں کبھی تو رحم کو دھکیل کر اسے

دوسری طرف کو جھکا دیتی اور مرض میلان الرحم (ڈس پلیس منٹ آف یوٹرس) پیدا کرتی ہیں۔ اور کبھی ان کے دباؤ سے رحم کی ساخت اندر کو لٹک کر اس کے جوف میں پلٹ آتی ہے جس سے مرض انقلاب الرحم ہوجاتا ہے۔

اسباب (۱) مریضہ کے خون میں غلبۂ بلغم سے گاڑھا پن یا کوئی دوسرا فساد اور رسولیوں کے پیدا کرنے کی خاصیت موجود ہونا (۲) عورت کے کثیر الاولاد ہونے یا کسی دوسرے سبب سے رحم کی ساخت کا نہایت کمزور ہوجانا (۳) مقتضاء سن یا کسی دوسری وجہ سے رحم کی طرف دوران خون کسی قدر زیادہ ہونا (۴) رحم کی کمزوری کے سبب سے اس میں دفع فضلات کی پوری قابلیت نہ ہونا (۵) یا رحم کی عروق پر کسی قسم کا دباؤ پڑنے سے اکثر اس کی ساخت میں اجتماع خون رہنا۔

علامات (۱) مریضہ کا شکم حاملہ عورت کی طرح سے رفتہ رفتہ بڑھنے لگتا ہے (۲) رسولی کے دباؤ سے مرض انقلاب الرحم یا میلان الرحم ہوجاتا ہے (۳) رحم کی ساخت میں اجتماع خون کے زیادہ ہوجانے سے اور رسولیوں کے دباؤ اور تناؤ سے مریضہ کو اپنے پیڑو میں غیر معمولی گرمی اور تناؤ کا سا درد محسوس ہوا کرتا ہے (۴) مریضہ کو حیض نہایت درد کے ساتھ بکثرت آتا ہے لیکن اس کے وقت کا انتظام درست نہیں رہتا۔ (۵) اول تو اس حالت میں استقرار حمل ہی بہت دشوار ہوتا ہے اور اگر اتفاقاً مریضہ حاملہ ہوجائے تو کچھ دنوں کے بعد حمل گر جاتا ہے (۶) اگر رسولی رحم کی ساخت کے پچھلے حصہ میں ہوتی ہے تو معاء مستقیم پر دباؤ پڑنے سے مریضہ کو اکثر قبض کی شکایت رہا کرتی ہے۔ یا پیچش کی طرح سے بار بار اجابت کا تقاضا ہوا کرتا ہے (۷) اسی طرح اگر رسولی رحم کی ساخت کے سامنے والے حصہ میں ہوتی ہے تو مثانہ پر دباؤ پڑنے سے مریضہ کو بار بار پیشاب کی ضرورت ہوتی ہے اور پیڑو میں گرمی ہونے کے سبب سے پیشاب گرم سرخ اور جلن سے آیا کرتا ہے اور کبھی احتباس بول بھی ہوجاتا ہے (۸) اگر اندام نہانی یا مقعد میں انگلی داخل کرکے امتحان کیا جائے تو رحم کے ماؤف حصہ میں سختی بھی محسوس ہوسکتی ہے۔ اور فم رحم رسولی پر پھسلتا ہوا محسوس ہوا کرتا ہے (۹) مریضہ کو باوجود ان تکالیف کے بخار نہیں ہوتا ہے اور نہ وہ یکایک زیادہ لاغر ہوجاتی ہے۔

علاج - مریضہ کو چند روز تک بہ نسخہ منضج کا پلاکر مسہل مناسب سے تنقیہ کامل کرایا جائے تاکہ رسولیوں کی افزائش موقوف ہو جائے اور مقامی دواؤں کے استعمال سے رسولیاں بتدریج تحلیل ہونے لگیں۔ تنقیہ کے بعد مریضہ کو ہر روز آبزن میں بٹھائیں یا اسکے شکم پر نطول کریں مادے کو تحلیل کرنے والے روغنوں کی مالش کریں اور اسی قسم کے ضماد لگائیں۔ ان کے علاوہ فرزجہ کے طریقہ پر بھی مناسب دواؤں کا استعمال کریں (۱) **نسخہ منضج** - گل بنفشہ - بادیان - شاہترہ - منڈی - گل سرخ - کشوہ خشک - ہر ایک ۷ ماشہ تخم خربزہ - پرسیاؤشاں - گاؤزباں - تخم کشوث (پوٹلی باندھ کر) ہر ایک ۵ ماشہ سب کو پانی میں جوش دے کر گلقند ۳ تولہ حل کر کے اور چھان کر پلائیں (۲) اس کے بعد حب ایارج سے یا مطبوخ افتیمون سے حسب قاعدہ تنقیہ کرائیں۔ لیکن ہر حالت میں مریضہ کی قوت کا پورے طور پر لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

(۳) **نطول** - گل بابونہ - اکلیل الملک - مرزنجوش - بیخ سوسن - زوفا خشک تخم سویہ تخم قرطم - تخم خطمی - السی ہر ایک ۲ تولہ - سب کو بیس سیر پانی میں خوب پکائیں - پھر چھانکر دواؤں کا ثفل رہنے دیں اور صاف پانی کو لوٹے کی ٹونٹی کی باریک دھار سے مریضہ کے شکم پر ڈالیں اور ان ہی دواؤں کے پانی میں مریضہ کو بطور آبزن کے بٹھانا بھی مفید ہوتا ہے (۴) آبزن یا نطول کے بعد مریضہ کے شکم پر روغن بابونہ - روغن نرگس روغن سویہ روغن قسط وغیرہ کی بقدر مناسب مالش کرنی چاہئے (۵) ایلوہ - رسوت - مکوہ سبز کے پانی میں گھول کر اور زرد کوڑیوں کی راکھ پرانی چربی میں ملاکر سب کو خوب مخلوط کریں - جب وہ سب یک ذات ہو جائیں تو مریضہ کے شکم پر لیپ کر کے اس کے اوپر سیسہ کا باریک ورق رکھکر باندھ دیا کریں - اس سے بھی رسولیاں تحلیل ہو جاتی ہیں۔

(۶) جناب حکیم **اجمل خان صاحب** مرحوم نے ایک نہایت عمدہ ضماد خنازیری مادے کو تحلیل کرنے کے لئے تجویز کیا ہے جو رسولیوں کو بھی تحلیل کرتا ہے۔ صفحتہ - تخم میتھی ۱۳ ماشہ ایلوہ - مرکی - اجوائن دیسی - تخم السی - ایرسا ہر ایک ۶ ماشہ - زراوند مدحرج - مرچ سیاہ پیپلامول - چرائتہ - گوگل - اشق - راتینج - قسط تلخ - فرفیون - ہینگ ہر ایک ایک تولہ - سب کو

باریک پیسکر پانی کے ساتھ قرص بنا رکھیں۔ ان میں سے بقدر مناسب لیکر مکوہ سبز اور کشنیز سبز کے پانی میں گھسکر ضماد کریں۔

(۷) مرہم رسل[۱] اور مرہم باسلیقون یا مرہم داخلیون کا مرکب کا استعمال بطور فرزجہ کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ **صفت**۔ تخم السی۔ تخم میتھی۔ اسپغول مسلم۔ ہر ایک ایک ایک تولہ رات کو پانی میں بھگو کر ان کا لعاب نکال لیں۔ مردار سنگ ۳ تولہ۔ روغن زیتوں زرد آدھ سیر میں پکائیں۔ جب تیل سیاہ ہو جائے تو دواؤں کا لعاب اس میں ڈال کر نرم آنچ سے پکائیں۔ جب گاڑھا ہو جائے تو اس میں زفت رومی ۹ ماشہ۔ خاکستر شاخ انگور ۱۔ تولہ۔ ترمس ایک تولہ باریک پیس کر ملائیں۔ سب مل کر مثل مرہم کے ہو جائے گا۔

مرہم داخلیون

(۸) مرہم زعفران مرکب بھی رحم کی رسولیوں اور سختی کو تحلیل کرتا ہے۔ **صفت**۔ زعفران۔ ایلوہ گوگل۔ ایرسا ہر ایک ۷ ماشہ۔ جند بید ستر ۳ ماشہ۔ سب کو باریک پیس لیں اور روغن بابونہ۔ روغن ارنڈی۔ روغن حنا۔ روغن سوسن۔ ہر ایک ایک تولہ۔ موم زرد ۲ تولہ پگھلا کر پسی ہوئی دوائیں اس میں ملائیں اور بقدر مناسب لیکر گرم کرکے مریضہ کے شکم پر ضماد کریں۔ اسی میں سے تھوڑا سا لیکر بطور فرزجہ کے بھی استعمال کیا جائے تو بہتر ہوتا ہے۔

مرہم زعفران مرکب

(۹) مریضہ کو آرام سے رکھنا اور ہلکی زود ہضم غذائیں کھلانا چاہئے۔ بادی اور نفاخ چیزوں سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

رسولیوں کے تغیرات اور مرض کا انجام۔ کبھی یہ رسولیاں خود بخود یا علاج کرنے سے تحلیل ہو جاتی ہیں۔ اور کبھی ان کا بڑھنا موقوف ہو جاتا ہے۔ اور برسوں تک بدستور باقی رہتی ہیں اور مریضہ کو ان سے زیادہ تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ کبھی ان میں خون کم ہو کر چربی سی بن جاتی ہے اور کبھی چونہ کا سا مادہ پیدا ہو کر اس جگہ رحم کی ساخت میں سختی موجود رہتی ہے کبھی رسولیوں کی جڑ پتلی ہو کر اور ان کی جسامت بڑھ کر جوف رحم سے اندام نہانی تک آجاتی ہیں۔ کبھی ان کی جڑ ٹوٹ کر اندام نہانی سے خارج ہو جاتی ہیں اور کبھی ان میں ورم ہو کر پک جاتا اور رحم میں زخم ہو جاتا ہے کبھی اس زخم سے بکثرت مواد اور چھیچھڑے نکلکر آرام ہو جاتا ہے

[۱] یہ مرہم اور دیگر مرکب دوائیں ہندوستانی دواخانہ دہلی سے نہایت عمدہ اور معتبر مل سکتی ہیں ۱۲ مؤلف۔

اور کبھی سرطانی صورت اختیار کرتا ہے اور اس سے متعفن رطوبت زرد رنگ کی بہتی رہتی ہے کبھی زخم سے رحم کی ساخت بالکل مردا ہو کر اس میں سوراخ ہو جاتا ہے اور غرض ورم الصفاق (پری ٹونائی ٹس) تک نوبت پہونچتی ہے۔ یا زخم اور پیپ کی سمیت خون میں سرایت کر جانے سے مرض (سیپٹی سی می آ) ہو کر مریضہ ہو جاتی ہے۔

فصل انتیسویں التہاب الصفاق الرحمی (پری مٹرائی ٹس) یعنی رحم کے

طبقہ مصلیہ (سیرس کوٹ) کی سوزش۔ رحم کا یہ پرت صفاق البطن کا ایک حصہ ہے جو رحم کے بیرونی سطح پر منتشر کرتا ہے۔ یہ مرض عورتوں میں بڑی کثرت سے ہوتا ہے شروع میں مریضہ کو اپنے پیڑو کے اندر گرمی اور جلن کے ساتھ سوئیوں کے چبھنے کا سا درد ہوتا ہے۔ شدت کے وقت لرزہ کے ساتھ بخار چڑھتا ہے متلی اور قے بہت ستاتی ہے منہ کا مزہ کڑوا بھوک بہت کم اور پیاس زیادہ ہو جاتی ہے۔ مریضہ ہر وقت اپنے پاؤں شکم کی جانب سکیڑے پڑی رہتی ہے پاؤں پھیلانے یا پیڑو پر دبانے سے درد زیادہ ہوتا ہے اور اگر مرض خفیف ہو تو یہ عوارض بھی کسی قدر کم ہوتے ہیں اس کے بعد اس مرض کی تین حالتوں میں سے کوئی ایک حالت ہو جاتی ہے (۱) مقام ماؤف کے سطح سے بہت سا آب خون (سیرم) رسکر جوف عانہ میں جمع ہونے لگتا ہے جس سے مریضہ کا پیڑو اونچا ہو جاتا ہے (۲) مقام ماؤف سے رسکر جمع ہونے والی رطوبت پیپ بن جاتی ہے اور آب خون یا پیپ جوف عانہ میں سیبر دل جمع ہو سکتی ہے (۳) کبھی رحم کا ماؤف سطح اپنے قرب و جوار کے دوسرے اعضا کے ساتھ چمٹ جاتا ہے۔

اسباب (۱) وضع حمل یا اسقاط حمل کے صدمہ سے یا کسی دوسری وجہ سے رحم کی ساخت کا ضعیف ہو جانا (۲) حیض کے دنوں میں رحم پر خارجی سردی کا اثر پہونچنے سے یا کسی دوسری بے اعتدالی سے احتباس حیض ہو کر رحم کی ساخت میں بہت سا خون جمع ہو جانا (۳) مریضہ کے بدن میں سوزاک کی زہر یا آتشکی فساد کا موجود ہونا اور تمام خون میں اس کا سرایت کر جانا (۴) خاص رحم یا شرمگاہ کے گہرے حصوں میں کوئی عمل جراحی کرنا (۵) رحم کے اندر کوئی آلہ داخل کرنے میں بے احتیاطی واقع ہونا (۶) خمیت الرحم میں

رسولیاں یا سرطان زہر کا موجود ہونا ر، خصیۃ الرحم یا قاذف نالیوں میں ورم ہونا۔

علامات (۱) اگر مرض شدید قسم کا ہوتا ہے تو مریضہ کو لرزہ کے ساتھ بخار آتا ہے۔ (۲) متلی اور قے بکثرت ہوتی ہے (۳) مریضہ کے پیڑو میں درد اسقدر شدید ہوتا ہے کہ اس کے پیڑو پر تھوڑا دبا ڈالنے سے یا اس کو ہلانے جلانے سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ (۴) ریاح کا اخراج نہ ہونے سے مریضہ کے شکم میں نفخ کی شکایت زیادہ ہوتی ہے۔ (۵) اگر مقام ماؤف سے رطوبت رسکر جوف عانہ میں جمع ہوجاتی ہے تو مریضہ کا پیڑو ابھر آتا ہے (۶) اندام نہانی میں انگلی داخل کرنے سے جوف عانہ میں آب خون (سیرم) یا پیپ کا اجتماع اور اس کی لہریں محسوس ہوسکتی ہیں۔

(۷) اگر رحم اپنے قرب وجوار کے اعضا سے چمٹ گیا ہو تو وہ اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرسکتا ہے اور اگر انگلی سے ہلایا جائے تو مریضہ کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔

یاد رکھو۔ کہ یہ مرض اور رحم کی رسولیاں اور رحم کے قرب وجوار والے اعضاء کا التہاب اور جوف عانہ میں خونی رسولیاں۔ یہ سب ایسے ملتے جلتے امراض ہیں کہ جن میں باہم اشتباہ ہوسکتا ہے اس لئے ان کی تشخیصی علامات اور باہمی امتیازات کو نقشہ ذیل سے اپنے ذہن میں خوب جمالینا چاہئے

(دیکھو نقشہ صفحہ آئندہ پر)

امراض مندرجہ ذیل کے لئے تشخیصی علامات کا نقشہ

	سلعۃ الرحم	التہاب الصفاق الرحمی	التہاب مجاورات الرحم	سلعۂ دموی عانہ
۱	پوشیدہ اسباب سے رفتہ رفتہ افزائش ہوتی رہتی ہے	اسباب مذکورہ بالا سے دفعتہً مرض کی تکالیف ظاہر ہونے لگتی ہیں۔	اگر کسی عمل جراحی یا اسقاط حمل یا وضع حمل کے صدمہ سے ہوتا ہے۔	اندام نہانی کے راستہ میں کسی قسم کی رکاوٹ سے یا کسی دوسرے سبب سے احتباس حیض ہو یا پیڑو کے مقام پر کوئی سخت چوٹ لگے تو مرض دفعتہً شروع ہو جاتا ہے۔
۲	بخار نے لرزہ متلی غیرہ اور پیڑو میں درد نہیں ہوتا البتہ حیض کے دنوں میں درد اور بے قاعدگی حیض کی شکایت ہوتی ہے	بخار مع لرزہ کے متلی اور قے بکثرت پیڑو میں درد شدید اور نفخ شکم ہوتا ہے	بخار اور لرزہ لازمی نہیں ہے	رحم وغیرہ کی رگوں میں سے دفعتہً خون بہکر جوف عانہ میں جمع ہو جانے سے مریضہ کو قے و متلی ہوتی اور ضعف ہو کر غشی تک نوبت پہونچتی ہے۔
۳	سختی خاص رحم کی جسامت میں ہوتی ہے	سختی رحم کے سامنے یا پیچھے محسوس ہوا کرتی ہے	رحم کے دونوں طرف سختی محسوس ہوا کرتی ہے	رحم کی ساخت سالم ہوتی ہے۔
۴	ابھار ابتدا سے سخت ہوتا اور اسکے ساتھ حرکت کرتا ہے۔	ابھار اکثر رحم کے پیچھے محسوس ہوا کرتا ہے	ابھار پہلے نرم پھر سخت اور پھر نرم ہو جاتا ہے	ابھار پہلے نرم اور پھر سخت ہو جاتا ہے۔
۵	ابھار گول اور محدود ہوتا ہے	ابھار پھیلا ہوا ہوتا ہے	ورم کا ابھار زیادہ پھیلا ہوا نہیں ہوتا۔	ورم کا ابھار جلدی سے بڑھ کر خلاء الدکلس میں محسوس ہونے لگتا ہے۔
۶	رحم ہر طرف کو حرکت کر سکتا ہے۔	رحم اکثر اپنی جگہ پر جکڑا رہتا ہے۔	رحم ایک طرف کو جکڑ جاتا ہے۔	رحم مخالف جانب کو مائل ہو جاتا ہے۔
۷	مریضہ کو اپنی رانیں سکیڑے رہنے کی ضرورت نہیں ہوتی ہے۔	مریضہ اپنی دونوں رانیں سکیڑے پڑی رہتی ہے۔	ماؤف جانب کی ران سکیڑے رہتی ہے	اس میں نہیں۔

علاج۔ اس مرض کی ابتدا میں نہایت مستعدی اور ہوشیاری کے ساتھ ایسی تدبیریں کرنی چاہئیں جن سے التہاب میں فوراً کمی اور خون کی حدت میں بہت جلد تسکین ہو جائے۔
چنانچہ (۱) اگر مریضہ کا مزاج گرم اور اس کے بدن میں خون غالب ہو اور قوت بھی کافی ہو تو سب سے پہلے فصد باسلیق یا صافن کے ذریعہ سے بقدر مناسب خون نکلوا دینا چاہئے (۲) اس کے بعد تبریدکا یہ نسخہ پلایا جائے **صفت**۔ لعاب گل خطمی ۳ ماشہ شیرہ مکوہ خشک شیر بادیان ہر ایک ۵ ماشہ۔ شیرہ عناب ۵ دانہ۔ عرق مرکب مصفی خون یا عرق شاہترہ ۱۰ تولہ شربت نیلوفر یا شربت بنفشہ ۲ تولہ۔ خاکسی ۳ ماشہ (۳) پھر صبح کو ہر روز یہ نسخہ منضج کا دیا جائے **صفت**۔ گل بنفشہ۔ گل نیلوفر۔ منڈی۔ شاہترہ۔ ہر ایک ۷ ماشہ۔ مکوہ خشک گل خطمی۔ تخم خیارین۔ ہر ایک ۵ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ رات کو پانی میں تر کریں اور صبح کو چھان کر آب مکوہ سبز مروق آب کاسنی سبز مروق ہر ایک تین تولہ۔ خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ ملا کر پلائیں (۴) **ضماد**۔ مکوہ خشک ایک تولہ۔ مغز املتاس ۹ ماشہ۔ جو کا آٹا۔ گل خطمی صندل سرخ رسوت۔ گل سرخ پانی کی کائی ہر ایک ۶ ماشہ۔ سب کو باریک پیس کر آب مکوہ سبز بقدر حاجت اور سرکہ خالص ۶ ماشہ روغن گل ایک تولہ میں ملائیں اور نیم گرم ضماد کریں۔
(۵) **فرزجہ**۔ مکوہ خشک۔ جو کا آٹا۔ رسوت۔ صندل سرخ۔ صندل سفید۔ گل ارمنی۔ جدوار اصلی ہر ایک تین ماشہ۔ آب مکوہ سبز۔ آب کشنیز سبز ہر ایک بقدر حاجت میں نہایت باریک پیس کر باریک کپڑے یا روئی کے ساتھ بطور فرزجہ کے استعمال کریں۔
انتہائے مرض کے زمانہ میں اگر مسہل کی ضرورت سمجھی جائے تو منضج کا نسخہ نمبر ۳ بالا پکا کر اسی میں گل سرخ۔ سنا مکی۔ ریشہ خطمی ہر ایک ۷ ماشہ۔ مغز املتاس ۶ تولہ اضافہ کر کے اور شیرہ مغز بادام شیریں ملا کر حسب دستور تین مسہل دئیے جائیں اور اگر مسہل کی زیادہ ضرورت نہ سمجھی جائے تو مریضہ کو دوسرے یا تیسرے دن روغن ارنڈی و گرم پانی **حقنہ** (انیما) کرا دینا اکثر کافی ہوتا ہے۔
ان کے علاوہ ضماد کے نسخہ میں گل بابونہ۔ تخم خطمی۔ اکلیل الملک اضافہ کریں اور بجائے مذکورہ بالا فرزجہ کے یہ مرہم استعمال کرانا چاہئے **صفت**۔ گل خطمی۔ گل بابونہ۔ مکوہ خشک۔

تخم خطمی ہر ایک ۹ ماشہ پانی میں نرم آنچ سے خوب پکائیں۔ جب یہ تمام دوائیں خوب گل جائیں تو پانی کو چھان کر اس میں روغن گل۔ روغن بنفشہ ہر ایک ۲ تولہ ڈال کر نرم آنچ سے پھر پکائیں۔ جب پانی خشک ہو کر صرف تیل باقی رہ جائے تو اسے صاف کر کے اسمیں موم سفید ۶ ماشہ۔ چربی بکری کے گردہ کی ایک تولہ اضافہ کر کے اس میں مصطگی۔ کندر۔ صندل سفید ہر ایک ۳ ماشہ۔ زعفران ایک ماشہ نہایت باریک پیسکر ملائیں اور ضرورت کے وقت اس میں سے قدرے لیکر انڈے کی زردی ایک عدد آب مکوہ سبز بقدر حاجت ملا کر استعمال کریں۔

ان تمام تدابیر کے علاوہ آبزن کا یہ نسخہ بھی بہت مفید ہے صفتہ۔ گل خطمی۔ گل نیلوفر۔ گل بابونہ۔ اکلیل الملک۔ تخم خطمی۔ تخم خربزہ۔ تخم السی ہر ایک ایک تولہ۔ جو مقشر سبوس گندم۔ گل سرخ ہر ایک ۲ تولہ برگ خطمی سبز۔ برگ کرنب سبز۔ برگ کاسنی سبز ہر ایک ۵ تولہ شلغم تازہ چقندر تازہ مع برگ ہر ایک دس تولہ۔ سب کو چالیس سیر پانی میں اسقدر پکائیں کہ خوب گل جائیں اور پانی کو صاف کر کے مریضہ کو اس میں ایک گھنٹہ تک بٹھائیں اور اگر اسی پانی سے نطول بھی کرایا جائے تو مفید ہوگا۔ نطول یا آبزن کے بعد مریضہ کے پیڑو پر روغن حنا یا روغن شبت کی مالش کر کے گرم روئی باندھ دینی چاہیئے۔ باقی تمام تدابیر وہی ہیں جو ورم رحم گرم کے علاج میں بتائی گئی ہیں۔

لیکن اگر مریضہ کے بدن میں خشکی زہر یا سوزاک کی مادہ موجود ہو تو اسکے خاص علاج سے غافل نہیں رہنا چاہیئے اور نرم بستر پر آرام سے لیٹی رہنے دیں اور ایسی غذا کھلائیں جس سے خون میں حدۃ پیدا نہ ہو۔ اور اجابت نرم ہوتی رہے۔ اور مکان کی صفائی کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

انجام مرض۔ اگر تمام تدابیر عمدہ طور پر میسر ہوں تو اکثر دو یا تین ہفتہ میں مریضہ کو آرام ہو جاتا ہے اور اگر یہ مرض بڑھ جائے تو اس سے ورم الصفاق (پری ٹونائٹس) ہو جانیکا اندیشہ ہوتا ہے یا کوئی خوفناک پھوڑا بن کر خاص رحم کے اندر کو یا اندام نہانی کی طرف یا مثانہ یا معاء مستقیم کی طرف پھوٹ سکتا ہے اور اگر مادہ مرض کا فساد یا اسکی عفونت خون میں سرایت کر جائے یا زخم کی پیپ خون میں جذب ہو جائے تو اسے مرض قذارۃ الدم (سپٹیسی می آ) پیدا ہو کر مریضہ ہلاک ہو جاتی ہے۔

باب دوم میں رحم کے جملہ امراض تفصیل کے ساتھ بیان ہو چکے ہیں۔ لیکن دو تین مرض ایسے ہیں جن کا ذکر مستقل طور پر نہیں کیا گیا ہے۔ بلکہ دوسرے مرض کے اسباب میں ان کا تذکرہ ہوا ہے۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ایسے امراض کا بھی الگ الگ بیان کر دیا جائے۔ اس میں طالبات وناظرین کو سہولت ہوگی۔ وہ امراض یہ ہیں ۱۔ سوءمزاج۔ ۲۔ ضعف رحم ۳۔ عظم الرحم۔

سوءمزاج رحم۔ بدن انسان کے ہر عضو کا مزاج خاص ہے اور ہر عضو کی ساخت جداگانہ ہے تمام امراض مزاج یا ساخت کے متغیر ہونے سے پیدا ہوتے ہیں۔

سوءمزاج کی دو قسم ہیں۔ سا ذج۔ مادی۔ سوءمزاج مادی۔ اور ساخت کے تغیرات کے امراض اپنی موٹی موٹی اور ظاہری علامات وعوارضات سے بخوبی سمجھ میں آجاتے ہیں۔ لیکن سوءمزاج سا ذج جبکہ اس کے ساتھ مادی عوارضات اور ساخت کی خرابیاں واقع نہیں ہوتی ہیں آسانی سے سمجھ میں نہیں آتا نہ اس کی طرف معالج کا ذہن منتقل ہوتا ہے چنانچہ بعض مستورات کے رحم کا مزاج اصلی متغیر ہو جاتا ہے اور ساخت میں کوئی خرابی نہیں ہوتی جیسے بعض اقسام اختناق الرحم اور بعض اقسام عقر محض سوءمزاج سا ذج حار یا بارد سے ہوتی ہیں۔ آلات ودیگر ذرائع سے ڈاکٹرنیاں ودائیاں رحم کی جسمانی ساخت میں کوئی تغیر نہ پاکر تشخیص میں حیران ہوتی ہیں اور ان کے بیان کے مطابق معالج طبیب یا ڈاکٹر بھی تخیلات و عصبی خرابی کہدیتے ہیں اور اصلی سبب کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ ایلوپیتھک میں تو مزاج سے بحث ہی نہیں کیجاتی اس لئے وہ تو اس بات پر مجبور ہیں کہ اختناق الرحم کی جس مریضہ میں مواد اور ساخت کی خرابیاں موجود نہیں ہوتیں اسے عصبی بیماری کہدیتے ہیں اور اصلی سبب جس سے اعصاب میں یہ خرابی ہوئی ہے اس کے متعلق فرماتے ہیں کہ سبب نامعلوم۔ لیکن طبیب وطبیبہ مزاجی اصول کے مطابق غور وخوض کرکے صحیح نتیجہ پر پہونچ جاتے ہیں۔ اور ایسے مشاہدات پیش آئے ہیں اور آتے رہتے ہیں کہ بعض مستورات کی تمام جسمانی صحت اچھی ہوتی ہے۔ رحم میں کوئی مادی یا ساخت کی خرابی نہیں ہوتی۔ ماہواری حیض ٹھیک آتا ہے اور اختناق الرحم کے دورے ہوتے ہیں یا حمل قرار نہیں پاتا۔ ایسے حالات میں منع حمل کے

اور اختناق کے دیگر اسباب نہیں پائے جاتے صرف حرارت یا برودت۔ رحم اعصاب میں بڑھ جاتی ہے اس اصول کے مطابق مبردات و مسخنات سے علاج کیا جاتا ہے تو اکثر فائدہ ہو جاتا ہے۔ سوء مزاج رحم کے اقسام۔ اسباب۔ علامات۔ علاج کی تفصیل عقر کے ضمن میں ہو چکی ہے۔

ضعف رحم۔ اس کی دو قسم ہیں۔ ایک یہ کہ قوت ماسکہ۔ جاذبہ۔ دافعہ۔ ہاضمہ (غاذیہ) سوء مزاج کی وجہ سے کمزور ہو جائیں۔ دوسری یہ کہ ان قوتوں کی خرابی کے بعد رحم کی ساخت کمزور ہو جائے سوء مزاج سے اولاً رحم کی قوتوں کے افعال خراب ہوتے ہیں پھر اسکی ساخت میں مختلف قسم کی خرابیاں ہو کر دیگر امراض پیدا ہوتے ہیں اور ان اسباب امراض سے رحم کی قوت پرورش ناقص و کمزور ہو کر اسکی ساخت پتلی پڑ جاتی ہے۔ یہ دونوں قسم کا ضعف اکثر ہوتا ہے۔ اور بعض مستورات میں پیدائشی طور پر رحم کمزور ہوتا ہے۔ ضعف رحم کی تفصیل کثرت حیض کے ضمن میں گذر چکی ہے

عظم الرحم۔ یعنی رحم کا بڑا ہو جانا۔ اس حالت میں رحم کی پوری ساخت موٹی اور دبیز ہو جاتی ہے اور بڑا ہو کر جوف فراخ ہو جاتا ہے۔ اس مرض کے پیدا ہونے کی صورت یہ ہوتی ہے کہ وضع حمل کے بعد رحم پورے طور پر سکڑ کر اپنی اصلی حالت پر نہ جا سکے اور اسی حالت پر قائم ہو جائے۔ پھر اسکی تمام جسمانی ساخت دبیز اور موٹی ہونے لگتی ہے۔

اسباب۔ وضع حمل کے بعد جلدی چلنے پھرنے یا کام کرنے لگ جانا۔ متواتر حمل ہونا۔ زچگی میں عمدہ اور مقوی رحم غذاؤں کا نہ ملنا ان سب کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رحم کے ریشوں اور لیفات کی انقباضی (سکیڑ) قوت کمزور ہو جاتی ہے۔

تشخیص۔ انگشت داخل کرنے سے درد ہوتا ہے اور فم رحم موٹا اور کشادہ معلوم ہوتا ہے عنق رحم بڑی اور سخت معلوم ہوتی ہے۔ ساونڈ ڈھائی انچ سے زیادہ اندر چلا جاتا ہے پیڑو میں ابھار ہوتا ہے۔ بعض دفعہ اسقدر بڑھ جاتا ہے کہ حمل یا رسولی کا شبہ ہوتا ہے۔ حمل اور رسولیوں کی دیگر علامات سے فرق کیا جا سکتا ہے۔ جن کا بیان اپنی اپنی جگہ ہو چکا ہے۔

عظم الرحم کی پوری کیفیت معلوم ہونے کے بعد۔ یہ بات بخوبی واضح ہو جاتی ہے کہ یہ مرض بھی حمل قرار نہ پانے کا ایک قوی سبب ہے۔

علاج۔ صلابت رحم کے اصول سے علاج کریں۔ غذائیں لطیف و زود ہضم کھلائیں۔ بعض دفعہ

اس مرض میں فم رحم پر زخم ہوجاتا ہے اور لب کشادہ ہوجاتے ہیں ایسی حالت میں زخم کا علاج کریں۔
جب یہ مرض خفیف حالت میں ہوتا ہے تو مقوی اور لطیف غذاؤں کے دینے اور مریضہ کو آرام سے رکھنے ہی سے آرام ہوجاتا ہے۔

واضح رہے کہ جملہ امراض میں کثیر الوقوع ورم رحم اور سیلان رحم ہے۔ اکثر امراض رحم ان دونوں مرضوں سے ہوتے ہیں بلکہ مستورات کی دیگر بیماریاں بھی اکثر رحم کی خرابیوں سے پیدا ہوتی ہیں اسلئے طبیب اور طبیبہ کو لازم ہے کہ رحمی امراض میں ورم رحم کی طرف زیادہ توجہ کریں اور مستورات کی دوسری بیماریوں میں بھی رحم کے امراض وحالات کی طرف زیادہ خیال کریں۔ بعض دفعہ ایسا ہوا ہے کہ مریضہ کو بخار ہے مسہل کی ضرورت پڑی ماہواری حیض کا کچھ خیال نہیں کیا انہیں ایام میں مسہل دیدیا حیض رک گیا بخار شدید ہوکر سرسامی حالت ہوگئی۔ بعض مرتبہ ایسی بے احتیاطیوں سے مریضہ کو اختناق کے دورے پڑنے لگے ہیں۔ علاج معالجہ کرنے والے حضرات کو ایسے واقعات بھی پیش آئے ہیں کہ بوڑھی عورت بیمار ہے اسکے بوڑھے ہونیکی وجہ سے رحمی حالات کی طرف خیال نہیں ہوا اور اسکے مرض کا سبب ورم رحم ہے۔ مختلف قسم کے علاج ہوئے آرام نہیں ہوا جب اسطرف خیال کرکے علاج کیا تو صحت ہوگئی

الغرض رحمی امراض میں عموماً ورم رحم کی ابتدا نکلتی ہے۔ اور مستورات کی دوسری بیماریوں میں بھی رحمی امراض کی شرکت یا معیت ہوا کرتی ہے اور ورم رحم اتنا کثیر الوقوع مرض ہے کہ فیصدی نوے عورتیں اس میں مبتلا دیکھی جاتی ہیں۔ جب ورم رحم عرصہ تک رہتا ہے تو دیگر احشاء کے افعال خراب ہوکر دوسری بیماریاں پیدا ہونے لگتی ہیں۔ دق بھی ہوجاتی ہے اور بعض مرتبہ اسکے عوارضات دق کے مشابہ ہونے سے معالج کو دھوکہ ہوتا ہے اور وہ دق کا علاج شروع کردیتا ہے اور ورم رحم کے علاج سے غافل رہتا ہے۔ اس سے بجائے نفع نقصان ہوتا ہے۔ چونکہ ایسی مریضہ لاغر اور بہت کمزور ہوتی ہے۔ دق کا خیال ایسا قوی اور غالب ہوجاتا ہے کہ اصلی سبب کی طرف دھیان ہی نہیں ہوتا صحیح تشخیص ہی مشکل ہوتی ہے۔

طبیب اور طبیبہ کو ان سب امور کی طرف متوجہ ہوکر علاج کرنا چاہیئے۔ یہ چند مشاہدات اور واقعات علاج کی عام واقفیت حاصل ہونے اور غلطیوں سے محفوظ رکھنے کی غرض سے لکھدی گئی ہیں ؎

باب سوم

امراض ملحقات رحم

اس باب میں خصیۃ الرحم اور قاذف نالیوں اور رحم کے رباطات وغیرہ دوسرے ملحقات رحم کے امراض کا بیان ہے۔ یہ باب چند فصلوں پر شامل ہے اور ہر ایک فصل میں ایک ایک مرض کے اسباب وعلامات مع مجرب علاج کے درج کیئے گئے ہیں۔

فصل پہلی۔ وجع خصیۃ الرحم (پین آف دی اووری) یعنی خصیۃ الرحم میں درد ہونا۔ اس مرض میں عورت کو اپنے پیڑو میں خصیۃ الرحم کے مقام پر گہرا درد محسوس ہوا کرتا ہے جو اکثر تو خصیۃ الرحم کے ورم یا زخم وغیرہ سے یا بعض امراض رحم کی شرکت سے اور حسی اعصاب (سنسری نروز) کے تکلیف پانے سے ہوتا ہے جسے ان امراض کی علامت سمجھنا چاہیئے مگر کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگرچہ بظاہر خصیۃ الرحم کا مقام اوپر سے کسی قدر ابھرا ہوا بھی معلوم ہو جس سے خیال کیا جاسکے کہ یہ درد اندرونی ورم وغیرہ کے سبب سے ہے۔ لیکن اسباب مرض میں کامل غور کرنے سے بخوبی ثابت ہو جاتا ہے کہ درحقیقت خصیۃ الرحم یا رحم میں کوئی ظاہری مرض موجود نہیں ہے۔ اسلئے ڈاکٹر لوگ اسے عصبی درد (نیورلجیا) کی اقسام میں شامل کرتے ہیں۔ اور یونانی اطباء کے نزدیک ایسا درد یا تو اعصاب اور دماغ کی کمزوری سے یا اُن کی حس تیز ہوجانے سے۔ یا کسی عضو کے مزاج میں خرابی (سوء مزاج گرم یا سرد) پیدا ہوجانے سے عارض ہوتا ہے

اکثر نازک مزاج عورتیں اس درد میں مبتلا ہوتی ہیں۔ اور کبھی اختناق الرحم کی مریضہ کو بھی اس قسم کے درد کی شکایت ہوتی ہے۔ یہ درد اکثر نوبت سے ہوتا ہے۔ کبھی زیادہ ہوجاتا ہے اور کبھی خود بخود کم یا بالکل موقوف ہوجاتا ہے۔ اور بائیں خصیۃ الرحم میں بہ نسبت داہنے کے زیادہ واقع ہوتا ہے۔ چلنے پھرنے سے اور حیض کے دنوں میں یا مباشرت کے وقت یا کوکھ پر ہاتھ وغیرہ کا دباؤ ڈالنے سے اکثر اس درد کی شدت ہوجاتی ہے۔ کبھی تو صرف خصیۃ الرحم میں ہی ہوتا ہے۔

اور کبھی تمام جوف عانہ میں پھیل جاتا ہے۔ اس وقت مریضہ کو پیشاب در د اور جلن سے تھوڑا تھوڑا بار بار آتا ہے۔ اسی طرح اجابت کے وقت بھی اسے تکلیف ہوتی ہے۔

اسباب۔ ڈاکٹروں کے نزدیک تو اس قسم کے درد کا سبب صرف عصبی خرابی ہے لیکن یونانی اطباء کے مسلک پر اس مدعا کی شرح اس طرح ہو سکتی ہے کہ اگر دماغ یا حسی اعصاب میں کسی قدر کمزوری پیدا ہو جائے یا کسی عضو کی عصبی حس اپنے معمول سے زیادہ ہو جائے۔ تو پرورش عضوی کے متعلق اندرونی تغیرات[1] (جو حسب معمول ہمیشہ ہوتے رہتے ہیں اُن) سے بھی اذیت محسوس ہونے لگتی ہے۔ اسی طرح اگر کسی عضو کے مزاج میں گرمی یا سردی وغیرہ دفعتًا اپنے معمول سے کسی قدر زیادہ ہو جائیں تو اس حالت میں بھی حسی اعصاب اس ناگوار تغیر کا احساس کرتے ہیں۔ اور اسی کا نام درد ہے۔ اس لئے میں کہہ سکتا ہوں کہ عصبی درد یا تو ضعف دماغ و اعصاب سے یا اُن کی حس تیز ہو جانے سے ہوتا ہے۔ اور یا کسی عضو کے مزاج میں خرابی پیدا ہونے سے۔

علاج (۱) اگر ضعف دماغ و اعصاب اس مرض کا سبب ہو تو پہلے کمزوری کے اسباب دریافت کر کے انھیں رفع کرنا چاہیے۔ اور پھر دماغ و اعصاب میں قوت پیدا کرنے والی چیزیں استعمال کرنی چاہئیں۔ جیسے حریرہ بادام وغیرہ کا یا خمیرہ گاؤزباں۔ اور مقوی غذائیں کھلائی جائیں۔

(۲) اور اگر عصبی حس تیز ہو گئی ہو تو اُسے کسی قدر سُست کرنے کے لئے ایسی چیزوں کا استعمال کریں جن سے ارواح دماغی میں غلظت پیدا ہو اور اخلاط بدنیہ گاڑھے پیدا ہوں جیسے حریرہ خشخاش اور معجون برشعشا وغیرہ اور بکری کی سری یا اس کے احشاء بطنیہ کا شوربا یا حلیم وغیرہ۔

(۳) اگر خصیۃ الرحم کے مزاج میں گرمی یا سردی کا غلبہ ہو جانا ثابت ہو جائے تو اس کی دُرستی اور تعدیل کرنی چاہیے۔ چنانچہ سوء مزاج گرم کی حالت میں مریضہ کو ٹھنڈی دوائیں پلائیں۔ جیسے شیرہ تخم خرفہ اور شیرہ تخم کاسنی۔ شربت نیلوفر وغیرہ۔ اسی طرح صندل سفید۔ کشنیز خشک۔ گل سُرخ کدو سفید کے چھلکے۔ گل ارمنی۔ پوست خشخاش۔ پانی کی کائی۔ سب کو پانی میں پیس کر قدرے سرکہ خالص اور گلاب اضافہ کر کے پیڑو پر ضماد کریں۔ اور صرف اسپغول مسلم گلاب میں بھگو کر ضماد کرنا

[1] جیسے عضو ماؤف کی رگوں میں غذائی مادہ کا انضمام اور اس کی معمولی تبخیر وغیرہ ۱۲۔ محمد عبدالرزاق

بھی کافی ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ خشخاش سفید کو بکری کے دودھ میں پیس کر روئی کے ساتھ اندام نہانی میں رکھنے سے یا ٹھنڈے پانی میں کپڑا تر کرکے پیڑو پر رکھنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

(۴) اگر پیڑو پر خارجی سردی لگنے سے یا سرد چیزیں زیادہ کھانے سے خصیۃ الرحم میں سردی پیدا ہو کر درد رہنے لگا ہے تو مریضہ کے پیڑو پر گرم روغنوں کی مالش کرنی چاہیے۔ اس غرض کے لئے روغن بابونہ روغن قسط۔ روغن مصطگی وغیرہ عمدہ ہیں۔ اسی طرح گرم دواؤں سے تکمید کرنی بھی مفید ہوتی ہے۔ اگر ضرورت ہو تو مریضہ کو حلوا گھیکوار یا کوئی مناسب معجون کھلائیں۔

(۵) اگر درد کی نہایت شدت ہو تو ہر قسم کے درد میں ایسی دوائیں بھی استعمال میں لائی جاسکتی ہیں، جن سے مریضہ کو درد کی تکلیف محسوس نہ ہو۔ جیسے کھلانے میں یا مقامی طور پر مخدرات (اینی ستھیٹک) اشیاء کا استعمال کرنا چنانچہ اس غرض کے لئے معجون برشعثا بقدر مناسب کھلانا اور پوست خشخاش اور گل بابونہ پانی میں پکا کر اس سے تکمید کرنا بہت مفید ہے۔ اسی طرح ڈاکٹر صاحبان بھی ایسے موقعہ پر سلے فی منٹ بلاڈونا اور سلے فی منٹ اکونائٹ قدرے کلوروفارم کے ساتھ ملا کر مقام ماؤف پر مالش کرتے اور پٹاسی بروما ئیڈ کھلاتے ہیں۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ کافین سائٹراس ایک گرین اور کونائن دو گرین ملا کر عرق گاؤزباں ۵ تولہ کے ساتھ کھلاتے ہیں۔ اور ہر روز ایسی تین پڑیاں کھلانے سے درد کو نفع ہوتا ہے۔

ڈاکٹر رحیم خاں صاحب نے لکھا ہے کہ اس کے لئے دو دوائیں بہت مفید ہیں جن پر اعتماد کیا جاسکتا ہے۔ ایک کونائن ہے جو نیورالجیا کی دیگر قسموں کے درد کی طرح اس درد میں بھی فائدہ کرتی ہے۔ اور دوسری دوا کا نام "وے لی ری انٹ آف زنک" ہے۔ مگر اس کے استعمال میں ایک تو یہ قباحت ہے کہ اس کا ذائقہ عرصہ تک منہ میں رہتا ہے۔ دوسری یہ کہ اس کے کھانے سے بری ڈکاریں عرصہ تک آتی رہتی ہیں۔ لیکن اگر اس کی گولی بنا کر چاندی کے ورق میں لپیٹ کر کھلائی جائے تو اس کے یہ دونوں عیب رفع ہوجاتے ہیں۔

فصل دوسری۔ التہاب خُصیۃ الرحم (انفلامیشن آف دی اوویری) یعنی عورتوں کے خصیۃ الرحم میں سوزش اور سرخی پیدا ہونا۔ یہ مرض نوجوان لڑکیوں کو اکثر خون حیض کی خرابی اور بیقاعدگی سے پیدا ہوتا ہے۔ اور اس سے زیادہ عمر والی عورتوں کو خصیۃ الرحم کی کمزوری سے یا کثرت

مباشرت سے یا پیڑو کے مقام پر چوٹ وغیرہ لگنے سے ہو جاتا ہے۔ خصوصاً جبکہ ان کے خون میں کسی وجہ سے زیادہ گرمی پائی جاسکے۔

اسباب (۱) خصیۃ الرحم کی ساخت میں کسی وجہ سے کمزوری موجود ہونا (۲) کسی سبب سے خون میں حدت پیدا ہونا (۳) کثرت مباشرت سے یا چوٹ وغیرہ سے خصیۃ الرحم کو اذیت پہونچنا (۴) کسی غرض سے کوئی تیز دوا فم رحم یا اندام نہانی میں رکھنا (۵) کسی سبب سے دفعتاً معمولی اخراج کا رک جانا۔

علامات (۱) اسباب مذکورہ بالا کے واقع ہونے سے ایک یا دو روز کے بعد مریضہ کو اپنے پیڑو والی کوکھ میں ایک طرف یا دونوں طرف گرمی اور جلن کے ساتھ قدرے درد محسوس ہونے لگتا ہے۔
(۲) پیشاب جلن سے آتا اور اکثر قبض شکم رہتا ہے (۳) پیاس بہت لگتی ہے اور بھوک بہت کم ہو جاتی ہے (۴) مریضہ کو اکثر نہار منہ متلی ہوتی ہے۔ اور ابکائیاں آتی ہیں۔ اور کسی دن صفراوی قے بھی ہو جاتی ہے (۵) مریضہ کا دل ہر وقت بے چین رہتا اور کسی قدر بخار بھی ہوتا ہے (۶) کھڑے ہونے کے وقت یا ایام معمولی کے موقعہ پر یا مباشرت کے وقت درد کی شکایت زیادہ ہوتی ہے۔
(۷) اس مرض کی حاد قسم کے ساتھ بخار بہت تیز ہوتا ہے۔

علاج (۱) مریضہ کو چند روز یہ نسخہ صبح کے وقت پلائیں صفتہ مکوہ خشک۔ تخم خطمی۔ تخم خیارین شاہترہ۔ منڈی ہر ایک ۷ ماشہ۔ گل نیلوفر۔ سپستاں ہر ایک ۵ ماشہ۔ رات کو پانی میں بھگو کر صبح کو صاف کریں اور گلقند ۳ تولہ اس میں حل کر کے خاکسی ۵ ماشہ کے ساتھ پلائیں۔
(۲) شام کو قریب چار بجے کے عرق شاہترہ سات تولہ۔ آب مکوہ سبز ۳ تولہ۔ شربت بنفشہ ۲ تولہ حل کر کے پلائیں۔ اگر مریضہ کا مزاج زیادہ گرم اور مرض حاد قسم کا ہو تو لعاب بہدانہ ۳ ماشہ۔ شیرہ عناب ۵ دانہ۔ عرق مکوہ۔ عرق شاہترہ ہر ایک ۵ تولہ۔ شربت نیلوفر ۲ تولے کے ساتھ پلائیں (۳) درد کی تسکین اور مادۂ مرض کو تحلیل کرنے کی غرض سے پوست خشخاش ایک تولہ۔ گل سرخ۔ گل بابونہ ہر ایک ۶ ماشہ۔ دو سیر پانی میں پکا کر اسفنج کے ذریعہ سے مریضہ کے پیڑو پر تکمید کریں۔
(۴) اگر ضرورت ہو تو مریضہ کے پیڑو پر محللات کا ضماد بھی کریں۔ یا نمبر ۳ کی دواؤں کا ثفل باریک پیس کر اس میں قدرے روغن گل ملا کر پیڑو پر نیم گرم باندھ دیں۔
(۵) مرہم داخلیون آب مکوہ سبز اور سفیدی بیضہ مرغ کے ساتھ بطور فرزجہ کے استعمال کرنا بھی مفید ہے

(۶) اگر حیض کے بے وقت بند ہوجانے سے مرض پیدا ہوا ہو تو اس کے اسباب تلاش کر کے ان کے موافق علاج کرنا چاہیئے۔

(۷) اندام نہانی میں کسی تیز دوا کا فرزجہ رکھنے سے مریضہ کو منع کریں۔ اور کثرت مباشرت سے بچائیں۔ رحم اور خصیۃ الرحم کو تقویت پہونچانے کی تدابیر عمل میں لاویں۔

انجام مرض۔ اگر ابتدائے مرض سے ہی مریضہ ہمارے مطب میں آئے تو مذکورہ بالا طریقہ پر علاج کرنے سے بہت جلد آرام ہوجانے کی قوی امید کی جاسکتی ہے۔ اور اگر ابتدا مرض کا زمانہ گذر جانے کے بعد خصوصاً شدت عوارض کے وقت علاج شروع کیا جائے تو علاج کسی قدر مشکل ہوتا ہے اور مریضہ کی حالت نازک ہوشیار طبیب کی پوری توجہ کی محتاج ہوتی ہے۔ اسپر بھی اگر مرض قابو میں نہ آئے تو کبھی التہاب کے زیادہ ہوجانے سے ورم خصیۃ الرحم تک نوبت پہونچتی ہے پھر اگر وہ ورم تحلیل نہ ہوسکے تو پک کر زخم ہوجاتا ہے جسکی پیپ اندام نہانی یا معاء مستقیم کی طرف کو پھوٹ کر بہا کرتی ہے اور یا جوف عانہ کے اندر جمع ہوکر مریضہ کی ہلاکت کا سبب ہوتی ہے۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ورم پکتا نہیں بلکہ سخت ہوکر ایک مدت تک بدستور قائم رہتا ہے اور اس جگہ پر ایک سخت گرہ سی باقی رہ جاتی ہے۔

اگر خصیۃ الرحم کا التہاب ابتدا سے ہی مزمن قسم کا ہوتا ہے تو اس میں مریضہ کو درد وغیرہ کی زیادہ شکایت نہیں ہوتی۔ اسلئے وہ علاج کی بھی کچھ زیادہ پرواہ نہیں کرتی۔ اور خفیف سی تکالیف کی برداشت کرتی رہتی ہے۔ اس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ خصیۃ کی ساخت پر ایک پردہ کاذب رفتہ رفتہ التہابی مادہ سے پیدا ہوجاتا ہے۔ اس کا بیان پانچویں فصل میں آئے گا۔

فصل تیسری ورم خصیۃ الرحم (اوویرائی ٹس) یعنی خصیۃ الرحم کا سوج جانا

یہ ورم ایک وقت میں دونوں طرف کے خصیۃ الرحم میں بہت کم پیدا ہوتا ہے۔ اور داہنی طرف کی بہ نسبت بائیں طرف زیادہ پایا جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ اس کا یہ سبب ہو کہ بائیں طرف کا خصیۃ الرحم چونکہ معاء مستقیم کے سامنے اس کے قریب رہتا ہے۔ اس لئے معاء مستقیم کے اندر والے فضلات ہمیشہ قریب رہنے سے اس طرف کے خصیۃ الرحم میں ادنیٰ سبب سے متورم ہوجانے کی قابلیت زیادہ پائی جاتی ہے۔ اور داہنی طرف کے خصیۃ الرحم میں ایسی قابلیت کم ہوتی ہے۔ یا یہ کہا جائے کہ تمام

مباشرت سے یا پیڑو کے مقام پر چوٹ وغیرہ لگنے سے ہو جاتا ہے۔ خصوصاً جبکہ ان کے خون میں کسی وجہ سے زیادہ گرمی پائی جائے۔

اسباب (۱) خصیۃ الرحم کی ساخت میں کسی وجہ سے کمزوری موجود ہونا (۲) کسی سبب سے خون میں حدت پیدا ہونا (۳) کثرت مباشرت سے یا چوٹ وغیرہ سے خصیۃ الرحم کو اذیت پہونچنا (۴) کسی غرض سے کوئی تیز دوا فم رحم یا اندام نہانی میں رکھنا (۵) کسی سبب سے دفعتاً معمولی اخراج کا رک جانا۔

علامات (۱) اسباب مذکورہ بالا کے واقع ہونے سے ایک یا دو روز کے بعد مریضہ کو اپنے پیڑو والا کوکھ میں ایک طرف یا دونوں طرف گرمی اور جلن کے ساتھ قدرے درد محسوس ہونے لگتا ہے۔
(۲) پیشاب جلن سے آتا اور اکثر قبض شکم رہتا ہے (۳) پیاس بہت لگتی ہے اور بھوک بہت کم ہو جاتی ہے (۴) مریضہ کو اکثر نہار منہ متلی ہوتی ہے۔ اور ابکائیاں آتی ہیں۔ اور کسی دن صفرا دی سے بھی ہو جاتی ہے (۵) مریضہ کا دل ہر وقت بے چین رہتا اور کسی قدر بخار بھی ہوتا ہے (۶) کھڑے ہونے کے وقت یا ایام معمولی کے موقعہ پر یا مباشرت کے وقت درد کی شکایت زیادہ ہوتی ہے۔
(۷) اس مرض کی حاد قسم کے ساتھ بخار بہت تیز ہوتا ہے۔

علاج (۱) مریضہ کو چند روز یہ نسخہ صبح کے وقت پلائیں صفتلہ مکوہ خشک۔ تخم خطمی۔ تخم خیار ین شاہترہ۔ منڈی ہر ایک ۷ ماشہ۔ گل نیلوفر۔ برسیاوشاں ہر ایک ۵ ماشہ۔ رات کو پانی میں بھگو کر صبح کو صاف کریں اور گلقند ۳ تولہ اس میں حل کر کے خاکسی ۵ ماشہ کے ساتھ پلائیں۔
(۲) شام کو قریب چار بجے کے عرق شاہترہ سات تولہ۔ آب مکوہ سبز ۳ تولہ۔ شربت بنفشہ ۲ تولہ حل کر کے پلائیں۔ اگر مریضہ کا مزاج زیادہ گرم اور مرض حاد قسم کا ہو تو لعاب بہدانہ ۳ ماشہ۔ شیرہ عناب ۵ دانہ۔ عرق مکوہ۔ عرق شاہترہ ہر ایک ۵ تولہ۔ شربت نیلوفر ۲ تولہ کے ساتھ پلائیں (۳) درد کی تسکین اور مادۂ مرض کو تحلیل کرنے کی غرض سے پوست خشخاش ایک تولہ۔ گل سرخ۔ گل بابونہ ہر ایک ۶ ماشہ۔ دو سیر پانی میں پکا کر اسفنج کے ذریعہ سے مریضہ کے پیڑو پر تکمید کریں۔
(۴) اگر ضرورت ہو تو مریضہ کے پیڑو پر محللات کا ضماد بھی کریں۔ یا نمبر ۳ کی دواؤں کا ثفل باریک پیس کر اس میں قدرے روغن گل ملا کر پیڑو پر نیم گرم باندھ دیں۔
(۵) مرہم داخلیون آب مکوہ سبز اور سفیدی بیضہ مرغ کے ساتھ بطور فرزجہ کے استعمال کرنا بھی مفید ہے

(۶) اگر حیض کے بے وقت بند ہو جانے سے مرض پیدا ہوا ہو تو اس کے اسباب تلاش کر کے ان کے موافق علاج کرنا چاہیے۔

(۷) اندام نہانی میں کسی تیز دوا کا فرزجہ رکھنے سے مریضہ کو منع کریں۔ اور کثرت مباشرت سے بچائیں۔ رحم اور خصیۃ الرحم کو تقویت پہونچانے کی تدابیر عمل میں لادیں۔

انجام مرض۔ اگر ابتدائے مرض سے ہی مریضہ ہمارے مطلب میں آئے تو مذکورہ بالا طریقہ پر علاج کرنے سے بہت جلد آرام ہو جانے کی قوی امید کی جا سکتی ہے۔ اور اگر ابتدا مرض کا زمانہ گذر جانے کے بعد خصوصاً شدت عوارض کے وقت علاج شروع کیا جائے تو علاج کسی قدر مشکل ہوتا ہے اور مریضہ کی حالت نازک ہوشیار طبیب کی پوری توجہ کی محتاج ہوتی ہے۔ اس پر بھی اگر مرض قابو میں نہ آئے تو کبھی التہاب کے زیادہ ہو جانے سے ورم خصیۃ الرحم تک نوبت پہونچتی ہے پھر اگر وہ ورم تحلیل نہ ہو سکے تو پک کر زخم ہو جاتا ہے جسکی پیپ اندام نہانی یا معاء مستقیم کی طرف کو پھوٹ کر بہا کرتی ہے اور یا جوف عانہ کے اندر جمع ہو کر مریضہ کی ہلاکت کا سبب ہوتی ہے۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ورم پکتا نہیں بلکہ سخت ہو کر ایک مدت تک بدستور قائم رہتا ہے اور اس جگہ پر ایک سخت گرہ سی باقی رہ جاتی ہے۔

اگر خصیۃ الرحم کا التہاب ابتدا سے ہی مزمن قسم کا ہوتا ہے تو اس میں مریضہ کو درد وغیرہ کی زیادہ شکایت نہیں ہوتی۔ اسلئے وہ علاج کی بھی کچھ زیادہ پرواہ نہیں کرتی۔ اور خفیف سی تکالیف کی برداشت کرتی رہتی ہے۔ اس کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ خصیۃ کی ساخت پر ایک پردہ کا ذب رفتہ رفتہ التہابی مادہ سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اس کا بیان پانچویں فصل میں آئے گا۔

فصل تیسری ورم خصیۃ الرحم (اووریائی ٹس) یعنی خصیۃ الرحم کا سوج جانا۔ یہ ورم ایک وقت میں دونوں طرف کے خصیۃ الرحم میں بہت کم پیدا ہوتا ہے۔ اور داہنی طرف کی بہ نسبت بائیں طرف زیادہ پایا جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ اس کا یہ سبب ہو کہ بائیں طرف کا خصیۃ الرحم چونکہ معاء مستقیم کے سامنے اس کے قریب رہتا ہے۔ اس لئے معاء مستقیم کے اندر والے فضلات ہمیشہ قریب رہنے سے اس طرف کے خصیۃ الرحم میں ادنیٰ سبب سے متورم ہو جانے کی قابلیت زیادہ پائی جاتی ہے۔ اور داہنی طرف کے خصیۃ الرحم میں ایسی قابلیت کم ہوتی ہے۔ یا یہ کہا جائے کہ تمام

بدن میں داہنی طرف کے اعضا بہ نسبت بائیں طرف کے قدرتی طور پر زیادہ قوی ہوتے ہیں۔ اسلئے وہ اکثر امراض کے اثر سے نسبتاً کم متاثر ہوتے ہیں۔

یہ ورم دو قسم کا ہوتا ہے (۱) **حاد مزمن** (سب اکیوٹ) اس قسم کے عوارض کسی قدر شدید ہوتے ہیں۔ اور مریضہ کو زیادہ تکلیف ہوتی ہے۔ یہ قسم بہت کم دیکھنے میں آتی ہے۔

(۲) **مزمن** (کرانک) اس قسم میں عوارض بہت خفیف ہوتے ہیں۔ اور مرض اگرچہ زیادہ مدت تک رہتا ہے۔ لیکن مریضہ کو بہت زیادہ تکلیف نہیں ہوتی۔ یہ قسم اکثر دیکھنے میں آتی ہے اور یا تو قسم حاد کے مادہ میں سردی پیدا ہو کر اس کے گاڑھا ہو جانے سے ہوتی ہے۔ اور یا ابتدا سے ہی اس کا مادہ سرد و غلیظ ہوتا ہے۔

قسم حاد کے اسباب (۱) عورت کے پیڑو پر کوئی چوٹ وغیرہ لگنا۔ اور خصیۃ الرحم پر کسی قسم کی اذیت پہونچنا (۲) سوزاکی مادہ کا خصیۃ الرحم تک سرایت کر جانا۔ یا خون میں آتشکی زہر موجود ہونا (۳) خصیۃ الرحم کی ساخت میں کمزوری ہونی۔ اور حیض کا دفعتاً کسی سبب سے رک جانا (۴) ان اسباب کے علاوہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ خصیۃ الرحم کا غلاف بنانے والی جھلی یا اس کے قرب وجوار کی دیگر ساختوں کا ورم بڑھکر خصیۃ الرحم کی ساخت کو مبتلا کر لیتا ہے۔

علامات (۱) ورم رحم کی طرح اس مرض میں بھی مریضہ کو تیز بخار مع دردسر کے ہوتا ہے۔ اور اکثر ہذیان (ڈلے ری ام) تک نوبت پہنچتی ہے (۲) مریضہ کے پیڑو، جنگاسہ اور کمر میں درد ہوتا ہے۔ (۳) کبھی درد کی تکلیف پنڈلیوں کے پٹھوں تک پہنچتی معلوم ہوا کرتی ہے۔ اور کھڑے ہونے سے پاؤں کانپتے اور درد زیادہ ہوتا ہے (۴) مریضہ کو پیشاب سرخ اور تھوڑا تھوڑا بار بار اور تکلیف سے آتا ہے۔ (۵) اکثر قبض کی شکایت رہتی ہے یا پیچش اور مروڑ کی تکلیف ہوتی ہے (۶) کبھی قے اور اُبکائیاں بھی آتی ہیں (۷) اندام نہانی میں یا معاء مستقیم میں انگلی داخل کر کے امتحان کرنے سے ورم کی سختی انگلی کو محسوس ہوتی ہے۔

یاد رکھو کہ اگرچہ اس مرض کا علاج بالکل وہی ہے جو ورم رحم میں کیا جاتا ہے لیکن پھر بھی مقام مرض کی تعیین اور اس مرض کی پوری تشخیص کرنے کے لئے چند تشخیصی علامات کا جاننا بہت ضروری ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل علامات کی رو سے ورم رحم اور اس مرض میں

تم بخوبی فرق کرسکتے ہو۔

(۱) اندام نہانی میں انگلی داخل کرکے فم رحم اور اس کے لبوں کو ٹٹولنے سے اگر لب سوجے ہوئے معلوم ہوں۔ اور مریضہ کو درد محسوس ہو تو ورم رحم ہے۔ اور اگر اندام نہانی کی چھت میں داہنی یا بائیں طرف انگلی ہلانے سے درد محسوس ہو اور خصیۃ الرحم کا جرم بڑھا ہوا معلوم ہو تو سمجھ لو کہ ورم خصیۃ الرحم میں ہے۔ (۲) اسی طرح خصیۃ الرحم کے ورم کا ابھار بیضوی ہوتا ہے اور اگر انگلی سے دھکیلیں تو وہ اپنی جگہ سے حرکت کرسکتا ہے۔ (۳) اگر خصیۃ الرحم کے ورم کو انگلی سے دبائیں تو مریضہ کو فوراً متلی ہونے لگتی ہے۔ اور یہ باتیں ورم رحم میں نہیں پائی جاتیں (۴) اگر مریضہ لاغر ہو تو اس کے پیڑو پر ٹٹولنے سے خصیۃ الرحم کے ورم کا ابھار مقام رحم سے کسی طرف کو ہٹا ہوا محسوس ہوسکتا ہے (۵) اگر داہنے خصیۃ الرحم میں ورم ہوتا ہے تو مثانہ پر اس کا دباؤ پڑنے سے مریضہ کو پیشاب بار بار آیا کرتا ہے۔ اور اگر بایاں خصیۃ الرحم مبتلائے مرض ہو، تو معاء مستقیم پر زیادہ دباؤ پڑنے سے پیچش کی شکایت پیدا ہوتی ہے۔

علاج (۱) اگر مریضہ کا مزاج گرم اور عمر جوان ہو تو اسے پینے کا یہ نسخہ پلایا جائے **صفتہٗ**:۔ شاہترہ گل نیلوفر۔ گل سرخ۔ مکوہ خشک۔ تخم خطمی۔ تخم خیارین ہر ایک ۷ ماشہ۔ عناب۔ آلو بخارا ہر ایک ۵ دانہ رات کو پانی میں تر کرکے صبح کو چھان لیں اور مصری ۲ تولہ حل کرکے پلائیں۔

(۲) اگر پیچش کی شکایت موجود ہو تو اس نسخہ میں سے عناب۔ آلو بخارا۔ تخم خیارین موقوف کرکے ریشہ خطمی۔ تخم کنوچہ ہر ایک ۷ ماشہ بڑھائیں۔ اور اسبغول مسلم کے ساتھ پلائیں۔

(۳) شام کے وقت لعاب ریشہ خطمی ۴ ماشہ۔ لعاب بہدانہ ۳ ماشہ۔ شیرہ تخم خیارین۔ شیرہ تخم خرفہ سیاہ۔ ہر ایک ۳ ماشہ۔ عرق شاہترہ ۷ تولہ۔ عرق مکوہ ۵ تولہ میں تیار کرکے شربت بنفشہ ۲ تولہ حل کریں۔ اور تخم کنوچہ ۵ ماشہ کے ساتھ پلائیں۔

(۴) تخم خطمی۔ تخم السی۔ تخم سویہ۔ مکوہ خشک۔ گل سرخ۔ گل بابونہ۔ ہر ایک ۶ ماشہ۔ مغز املتاس ۹ ماشہ۔ آب مکوہ سبز۔ آب کاسنی سبز میں پیس کر روغن گل ایک تولہ ملائیں۔ اور مریضہ کے پیڑو پر نیم گرم ضماد کریں۔ اگر درد کی زیادہ تکلیف ہو تو اسی لیپ میں بزرالبنج ۳ ماشہ۔ افیون۔ زعفران ہر ایک ایک ماشہ۔ زردی بیضہ مرغ ایک عدد اضافہ کریں یا ے بی منٹ بلا ڈونا۔ ے بی منٹا کونائٹ

سموزن سے کر قدرے کلورافارم اس میں ملا کر پیڑو پر مالش کریں۔

(۵) مریضہ کو ہر روز آدھے گھنٹے تک صرف گرم پانی میں یا ایسی دواؤں کے جوشاندہ میں بٹھائیں، جن سے ورم کا مادہ تحلیل ہو جائے۔ اور درد کو تسکین ہو سکے۔ جیسے گل بابونہ۔ تخم خطمی۔ گل سرخ۔ پوست خشخاش وغیرہ۔ اور اسی پانی سے بذریعہ اسفنج کے تکمید کرنا بھی مفید ہے۔

(۶) شدت درد کے وقت آب کاسنی سبز۔ آب مکوہ سبز۔ آب بارتنگ سبز۔ آب کشنیز سبز۔ روغن گل سفیدی بیضہ مرغ۔ لڑکی کی ماں کا دودھ۔ سب کو ملا کر اس میں روئی تر کریں۔ اور اندام نہانی اور مقعد کے راہ مقام ورم کے قریب پہنچائیں۔

(۷) اسی طرح افیون اور بلاڈونا کی بتی بنا کر فم رحم میں رکھنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ اور اگر تسکین کی زیادہ ضرورت ہو تو چار چاول افیون سہ تین یا چار گھنٹے کے بعد دے سکتے ہیں۔

(۸) ڈاکٹروں نے کونائن اور کافینی سائٹر اس کی بہت تعریف کی ہے۔ اور یہ بھی لکھا ہے کہ وی لے ری نٹ آف زنک بقدر دو گرین کی گولی بنا کر اور چاندی کا ورق اس پر لپیٹ کر کھلانے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔

(۹) اگر احتباس حیض اس مرض کا سبب قرار پائے تو فصد صافن کرنے سے یا مریضہ کے پیڑو پر آٹھ دس جونکیں لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اس کے بعد تمام وہ تدابیر کرنی چاہئیں جن سے حیض ہمیشہ باقاعدہ آتا رہے۔

(۱۰) اگر مریضہ کے خون میں آتشکی فساد یا سوزاک کی زہر موجود ہو تو اس کا باقاعدہ علاج کرنا چاہئے۔ (دیکھو آتشک اور سوزاک کا بیان کتاب ہذا میں)

(۱۱) مریضہ کو غذا نہایت ہلکی اور جلد ہضم ہو جانے والی دینی چاہئے۔ اور ایسی تدبیر کرنی چاہئے جس سے مریضہ کمزور نہ ہونے پائے۔ لیکن گوشت اور ہر ایک ایسی غذا سے پرہیز کرائیں جس سے خون رقیق اور زیادہ گرم پیدا ہوتا ہو۔ اس کے علاوہ مریضہ کو چلنے پھرنے سے منع کریں۔ اور بستر پر آرام سے لیٹے رہنے دیں۔

انجام مرض ۔ اگر ہر طرح سے عمدہ تدابیر میسر ہوں تو فضل الہٰی سے چند روز میں مریضہ کو بالکل آرام

ہوجاتا ہے۔ لیکن جب ورم پکنے والا ہوتا ہے تو کسی علاج سے فائدہ نہیں ہوتا، بلکہ مریضہ کی تکلیف روز بروز بڑھتی جاتی ہے۔ اور ہر وقت ٹیس کا سا درد اور تیز بخار رہتا ہے۔ پھر ورم پھوٹ کر اندام نہانی یا مقعد کی راہ اس کی پیپ ایک مدت تک جاری رہتی ہے۔ ایسی حالت میں نہایت مستعدی کے ساتھ عمدہ علاج کرنے سے یا تو مریضہ کو شفا ہوجاتی ہے۔ ورنہ وہ رفتہ رفتہ کمزور ہوکر فوت ہوجاتی ہے۔ لیکن اگر ورم جوف عانہ کی طرف پھوٹ کر اس کی پیپ اندر ہی جمع رہتی ہے تو ورم صفاق ہوکر بخار وغیرہ تکالیف دفعتاً بڑھ جاتی ہیں۔ اور مریضہ جلد ہلاک ہوجاتی ہے۔

قسم مزمن کے اسباب: (۱) مریضہ کا مزاج بلغمی یا سوداوی ہونا یا اُس کے خون میں آتشکی زہر موجود ہونا۔
(۲) اندام نہانی یا رحم میں ورم بارد موجود ہونے کی حالت میں کثرت مباشرت کا اتفاق پڑنا۔
(۳) کثرت مقاربت کے ساتھ ایسی تدابیر کرنا جن سے استقرار حمل نہ ہوسکے۔
(۴) سردی وغیرہ کے اثر سے حیض دفعتاً رک جانا۔ اور خصیۃ الرحم کا کمزور ہونا
(۵) شراب خواری یا مساحقت کی عادت ہونا یا ادھورے جماع کا اتفاق پڑنا۔

علامات (۱) حیض دشواری اور درد کے ساتھ آتا ہے (۲) مریضہ کو مباشرت سے قدرے تکلیف ہوتی ہے (۳) خصیۃ الرحم کی جگہ پر خفیف سا درد ہر وقت رہتا ہے۔ جو دبانے سے ہونے لگتا ہے۔ اور کبھی مریضہ کو درد کی بالکل شکایت نہیں ہوتی (۴) کبھی رحم سے رطوبت سفید جاری ہوتی ہے۔ اور پستان میں قدرے درد مع ورم کے ہوتا ہے (۵) مریضہ کو اکثر قبض کی شکایت رہتی ہے رفع حاجت کے وقت پیڑو میں درد زیادہ ہوتا ہے (۶) اندام نہانی میں انگلی داخل کرنے سے خصیۃ الرحم کا ورم بخوبی محسوس[1] ہوسکتا ہے۔ اور اس ورم پر انگلی کا دباؤ پڑنے سے مریضہ کو درد زیادہ محسوس ہوتا ہے۔ اور اسی وقت ابکائیاں یا قے آنے لگتی ہے (۷) مریضہ چڑچڑی ہوجاتی ہے اور مالیخولیا والوں کی طرح اس کے خیالات اکثر فاسد رہتے ہیں۔ کبھی اس کے حواس میں خلل پڑجاتا ہے

---

[1] کیونکہ خصیۃ الرحم کی ساخت میں خون بھر کر اسکی جسامت بڑھ جاتی ہے۔ اور وہ اپنی جگہ سے نیچے کو لٹک کر معائےمستقیم اور اندام نہانی کے درمیان والے ظلو یعنی خلاء الدکلس" (یا ڈُوچ آف ڈگلاس) میں آ ٹھہرتا ہے۔ اسلئے یہ ورم دایہ کی انگلی کو بخوبی محسوس ہوسکتا ہے۔ ۱۲ محمد عبدالرزاق عفی عنہ۔

اور ہر روز تھوڑی دیر کے لئے پالکی میں یا پیدل ہوا خوری کرائیں۔ اس کے علاوہ مریضہ کو گرم پانی میں بٹھانا اور پیڑو پر تکمید کرنا بھی مفید ہے۔

انجام خصیۃ الرحم کا ورم مزمن کبھی مہینوں بلکہ برسوں تک رہتا ہے۔ اس حالت میں اگرچہ خصیۃ الرحم کے فعل میں کچھ نہ کچھ فتور ضرور پڑجاتا ہے۔ لیکن اکثر ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ مریضہ کو درد وغیرہ کی شکایت بالکل نہیں ہوتی۔ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ورم کے مقام سے پیازی رنگ کی رطوبت (لمف) رس کر خصیۃ الرحم کو اس کے قریبی اعضاء میں سے کسی کے ساتھ جوڑ دیتی ہے۔ اور یہ ورم سخت ہو کر ایک گرہ سی ہمیشہ کے لئے باقی رہ جاتی ہے خصیۃ الرحم کا سخت حصہ بالکل بے کار ہو جاتا ہے۔ اور اس طرح سے اگر دونوں خصیۃ الرحم بے کار ہو جائیں تو عورت بانجھ ہو جاتی ہے۔

فصل چوتھی قروح خصیۃ الرحم (اووریز السرز) یعنی خصیۃ الرحم کے زخم جب کہ خصیۃ الرحم کا ورم کسی علاج سے تحلیل نہیں ہوتا اور پک کر اس میں ریم پیدا ہونے لگتی ہے تو اکثر خصیۃ الرحم کی متورم ساخت سے ایک رقیق سرخی مائل رطوبت (لمف) رس کر اسے قریبی اعضاء کے ساتھ جوڑ دیتی ہے۔ اسلئے جب یہ ورم پھوٹتا ہے تو اسکی ریم یا تو اندام نہانی کے راہ عرصہ تک بہا کرتی ہے اور یا معاء مستقیم کی طرف سے نکلتی رہتی ہے اور یا قاذف نالیوں کے ذریعہ سے رحم میں آکر وہاں سے نکلا کرتی ہے۔ اور اگر کسی طرف کو نہ نکل سکے تو جوف عانہ میں جمع ہونے لگتی ہے۔ اور مریضہ کی ہلاکت کا سبب ہوتی ہے۔ یہ مرض بہت کم دیکھنے میں آتا ہے۔ اور اگرچہ اس کی تشخیص کرتے وقت بلا کامل تحقیق اور کامل غور کے یقینی طور سے یہ سمجھ لینا سخت دشوار ہے کہ مریضہ کے اندام نہانی یا معاء مستقیم سے بہنے والی پیپ خاص خصیۃ الرحم کے زخموں سے آتی ہے۔ یا قاذف نالیوں میں زخم ہیں۔ یا رحم کی ساخت زخمی ہو رہی ہے لیکن علاج کرتے وقت کھانے یا پینے کے نسخوں یا مقامی ادویات کا استعمال کرنے کے لئے اس تحقیقات کی بہت زیادہ ضرورت بھی نہیں ہے۔ کیونکہ جسطرح کھانے یا پینے کی ادویات ہر حالت میں یکساں ہیں اسی طرح مرہموں وغیرہ کا لگانا یا پچکاری کے ذریعہ سے زخموں کا دھونا بھی اسی مقام سے عمل میں آتا ہے۔ جہاں سے پیپ بہتی ہوئی دکھائی دیتی ہے۔ اس لئے ایک تو اس قسم کی تشخیصی علامات بیان کرنے میں زیادہ فائدہ نہیں ہوسکتا ہے۔ دوسرے یہ کہ مقام ماؤف میں تکلیف کا محسوس ہونا اور پہلے سے ورم وغیرہ کے

عوارضات کا موجود ہونا مقام ماؤف کی تعیین کے لئے کافی ہے۔

علاج۔ (۱) چونکہ تمام زخموں کے اندمال کے لئے خون کا بہتر حالت میں ہونا ضروری ہے۔ اس لئے معالج کا فرض ہے کہ اگر مریضہ کے خون میں کسی قسم کا فساد پائے تو کھانے یا پینے میں مصفی خون ادویات کا استعمال ضروری سمجھے۔ اسلئے ایسے موقع پر نقوع شاہترہ یا لعاب بہدانہ۔ شیرۂ عناب شیرۂ تخم خیارین۔ شیرۂ مغز تخم کدو عرق مرکب مصفی خون۔ شربت بزوری کے ساتھ۔ یا معجون عشبہ ہمراہ عرق عشبہ یا اطریفل شاہترہ ہمراہ عرق مرکب شربت بزوری حل کرکے پلایا جائے۔

(۲) اگر ضرورت ہو تو مسہل مناسب سے تنقیہ بھی کرایا جائے۔

(۳) اس کے بعد جوہر منقی[۱] بھی چند روز دیا جا سکتا ہے۔

(۴) اندمال قروح کے لئے یہ سفوف بھی نہایت مفید ہے۔ گیرو سنگجراحت۔ دم الاخوین۔ مبنلوچن شادنج عدسی۔ کہربا۔ کتھ سفید۔ دانہ الائچی سفید۔ ہر ایک مساوی لے کر سب کے برابر مصری ملائیں، اور اس میں سے ۳ ماشہ ہر روز صبح کے وقت بکری یا گائے کے دودھ کی لسی کے ساتھ کھلائیں۔

(۵) برگ نیب۔ برگ شاہترہ۔ مکوہ خشک۔ گل سرخ کمیلہ کے جوشاندہ کی پچکاری سے زخموں کو دھونا بھی بہتر ہے۔

(۶) روغن کمیلہ یا مرہم سفیدہ یا مرہم کافوری مفید ہے۔

(۷) پرہیز کے متعلق طبیب کا فرض ہے کہ مریضہ کو مناسب ہدایات کرے۔

فصل پانچویں۔ غشاء کاذب خصیۃ الرحم (فالس ممبرین آف اوویری) یعنی خصیۃ الرحم کی بیرونی سطح پر ایک غیر معمولی سخت جھلی کا پیدا ہو جانا۔ یہ مرض اکثر خصیۃ الرحم کے التہاب مزمن کا نتیجہ ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر مریضہ ایک مدت تک خفیف تکالیف کی برداشت کرکے علاج سے غافل رہے۔ تو خصیۃ الرحم کے التہاب کا غلیظ مادہ اس کی سطح پر جم کر رفتہ رفتہ ایک جھلی کے پردۂ کاذب کی صورت اختیار کر لیتا ہے پھر یا تو اس پردہ کے اندر ایک رقیق و شفاف رطوبت تھوڑی تھوڑی رس کر جمع ہوتی رہتی ہے۔ اور اسی رطوبت کے زیادہ جمع ہو جانے سے مرض **استسقاء خصیۃ الرحم** (اوویری ان ڈراپسی) پیدا ہو جاتا ہے۔ اور یا وہ پردہ موٹا اور سخت ہو کر خصیۃ الرحم کی ساخت اور

---

[۱] یہ جوہر ہندوستانی دواخانہ دہلی سے نہایت معتبر اور عمدہ مل سکتا ہے۔ ۱۲

اس کی عروق پر اسقدر دباؤ ڈالتا ہے کہ جس سے خصیۃ الرحم کی پرورش موقوف ہوجاتی ہے
پھر ایک تو خصیۃ الرحم کی پرورش نہ ہونے سے اور دوسرے اس کی ساخت پر ہر وقت اس
پردہ کا دباؤ پڑنے سے اس کی حجامت رفتہ رفتہ گھٹنے لگتی ہے۔ اس لئے ماؤف خصیۃ الرحم
کچھ دنوں کے بعد چھوٹا ہوجاتا ہے۔ بعض مرتبہ ایسا بھی ہوتا ہے کہ پردہ مذکور سخت ہو کر اسقدر
سکڑ جاتا ہے کہ اس کے کھچاؤ سے اس طرف کا رباط[1] عریض بھی سکڑ جاتا ہے۔ اور خصیۃ الرحم یا تو قاذف
نالی کے ساتھ اور یا رحم کی ساخت کے ساتھ جڑ جاتا ہے۔ پھر جب خصیۃ الرحم سکڑ کر بہت چھوٹا اور بہ
نہایت سخت ہوجاتا ہے تو اس حالت میں اس کا قدرتی[2] کام بھی موقوف ہوجاتا ہے۔ اگر دونوں
خصیۃ الرحم اس مرض میں مبتلا ہو کر بیکار ہوجاتے ہیں تو مریضہ کا حیض اپنے معمولی وقت سے پہلے
بالکل بند ہوجاتا ہے۔ اور وہ بیچاری بانجھ ہوجانے کے علاوہ احتباس طمث کے دیگر شدید عوارض
میں ہمیشہ مبتلا رہتی ہے۔ اور اگر ایک طرف کا خصیۃ الرحم مبتلا ہوتا ہے تو اس حالت میں بھی کسیقدر
تکلیف ضرور ہوتی ہے۔

علامات۔ مریضہ کے سابقہ حالات دریافت کرنے سے معلوم ہوسکے گا کہ وہ کچھ دنوں پہلے التہاب
خصیۃ الرحم کی قسم مزمن میں مبتلا ہوچکی ہے (۲) اور جب ہی سے اس کو قلت طمث اور درد کی شکایت
بڑھتے بڑھتے بالکل احتباس طمث تک نوبت پہنچی ہے (۳) خصیۃ الرحم کے مقام پر ٹٹولنے سے
دایہ کو معلوم ہوسکیگا کہ اس کی مقدار حجامت کم ہوگئی ہے۔ اور وہ ایک سخت گٹھلی کی طرح
محسوس ہوتی ہے (۴) رباط عریض کے تناؤ کو بھی دایہ محسوس کرسکتی ہے۔ (۵) مرض پرانا ہوجانے
پر مریضہ میں نسائی خواص رفتہ رفتہ کم ہونے لگتے ہیں۔

علاج۔ جو تدابیر صلابت رحم کے لئے بیان کی گئی ہیں۔ وہی اس مرض کے لئے بھی مفید ہوتی ہیں
اگر مرض پرانا نہیں ہے تو فائدے کی امید رکھنی چاہئے۔ لیکن اگر خصیۃ الرحم سکڑ کر نہایت چھوٹے
اور بیکار ہوگئے ہوں تو مرض کے لاعلاج ہونے میں کلام نہیں ہے۔

---

[1] یہ رباط رحم کے دونوں طرف ہوتا ہے جو اسے جوف عانہ کے ساتھ باندھے رکھتا ہے۔ دیکھو تعلیم القابلہ حصہ اول مؤلف

[2] بچہ کی پیدائش کا نسائی مادہ پیدا کرنا جو خصیۃ الرحم کی سطح پر ایک آبلہ نما جسم (گرافی ان ویسائیکل) کے اندر پیدا ہوتا ہے۔ اس کا تفصیلی بیان دیکھو تعلیم القابلہ حصہ اول میں۔ ۱۲ محمد عبد الرزاق۔

بہرحال روغن حنا یا روغن زعفران یا روغن سرخ یا روغن قسط مع مشک خالص یا عنبر یا جند بیدستر کے پیڑو پر مالش کرنے سے اور حجیبہ معمول مطب یا دوسری محلل ادویات کا ضماد کرنے سے کامیابی کی قوی امید ہوسکتی ہے۔

فصل چھٹی صغر خصیۃ الرحم (اٹروفی آف دی اوویری) یعنی خصیۃ الرحم کا چھوٹا ہونا۔ کبھی تو ابتداء پیدائش میں خصیۃ الرحم کی ساخت اسقدر چھوٹی اور برائے نام ہوتی ہے کہ بدن کو بڑھانے والی قوت اور پرورش بدن کا غذائی مادہ (تمام بدن کی پرورش کے ساتھ) انکی جسامت کو واجبی مقدار تک پہنچانے کے لئے کافی نہیں ہوسکتے۔ اس لئے وہ مقدار واجب سے بہت چھوٹے رہ جاتے ہیں۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ خصیۃ الرحم کے غلاف میں التہاب مزمن (کرانک انفلامیشن) ہوجانے سے اس پر ایک باریک جھلی کا پردہ پیدا ہوجاتا ہے۔ اور اس میں رطوبت لمفاویہ لمف یعنی آب خون رس کر اسے قاذف نالی یا رحم کے ساتھ جوڑ دیتی ہے۔ یا وہ کاذب جھلی اسقدر موٹی ہوتی ہے کہ خصیۃ الرحم اس کے اندر جکڑ جاتا ہے۔ اس لئے اس کی پرورش پورے طور پر نہ ہوسکنے کے سبب سے وہ رفتہ رفتہ چھوٹا ہوجاتا ہے۔ اس کا نتیجہ وہی ہوتا ہے جو اس سے پہلی فصل میں بیان کیا گیا ہے۔

اسباب (۱) ابتدائے پیدائش میں خصیۃ الرحم کا بہت چھوٹا پیدا ہونا (۲) خصیۃ الرحم کو بڑھانے والی قوت کا قصور یا غذائی مادہ کی خرابی (۳) خونی عروق کی خرابی سے غذائی مادہ کا وہاں نہ پہنچنا (۴) خصیۃ الرحم پر کاذب جھلی پیدا ہوجانے سے اس کی پرورش میں نقصان ہونا۔ (۵) کبھی کثرت مباشرت سے بھی یہ خرابی پیدا ہوجاتی ہے۔

علامات (۱) اگر مرض پیدائشی ہو تو پہلے ہی سے حیض بند ہوجاتا ہے۔ اور اس کی بندش سے مریضہ کو کوئی تکلیف نہیں ہوتی ہے (۲) اگر خصیۃ الرحم بالکل چھوٹے اور غیر کافی ہوں تو عورت کو اپنے بیاہ اور اس کے لوازمات سے نفرت ہوتی ہے (۳) ایسی عورت بانجھ ہوتی ہے۔ اور اس کے عادات و اخلاق اور تمام جسمی حالات اور آواز وغیرہ مردوں کے ساتھ متشابہ ہوتے ہیں (۴) اگر مرض سن بلوغ کے بعد شروع ہوا ہو تو حیض کچھ دنوں تک آکر رفتہ رفتہ بند ہوجاتا ہے اور مریضہ کو احتباس حیض کے متعلق تکالیف گھیرے رہتی ہیں۔ (اگر مرض کا سبب عادت مباشرت

یا خصیۃ الرحم کا پردہ کا ذب ہے تو حالات سابقہ کے دریافت کرنے سے اس کے اسباب کا تقدم معلوم ہو سکے گا

علاج۔ اگر یہ مرض پیدائشی ہو، یا خصیۃ الرحم کو غذا پہنچانے والی خونی عروق کے کٹ جانے سے یا ان میں کوئی (نہ زائل ہونے والی) رکاوٹ پیدا ہو جانے سے عارض ہوا ہو تو لا علاج سمجھنا چاہیئے۔ اور اگر خصیۃ الرحم کے گرد کا ذب جھلی کا پیدا ہونا یا مذکورہ بالا خرابِ عادت اس مرض کا سبب ہو تو ابتداءِ مرض میں جب تک کہ حیض کے بالکل بند ہو جانے اور تغیرِ مزاج کے لوازمات پیدا ہونے تک نوبت نہ پہنچی ہو یا اس حالت کو زیادہ زمانہ گذر نہ گیا ہو تو اس وقت تک یہ مرض قابلِ علاج سمجھا جاسکتا ہے۔ اگرچہ اس میں شک نہیں کہ اس حالت میں بھی علاج کی کامیابی نہایت مشکل ہے۔ لیکن پھر بھی خدا کے فضل پر بھروسہ کرکے حتی المقدور مناسب تدابیر عمل میں لانا طبیب کا فرض ہے۔ اگر عضو ماؤف کی ساخت میں اصلی حالت پر آجانے کی قابلیت باقی ہے اور علاج کی تمام ضروریات میسر ہو جائیں تو نفع کی امید کی جاسکتی ہے۔ اسلئے تدابیر مندرجہ ذیل پر ایک مدت تک کاربند ہونا چاہیئے۔

(۱) مریضہ کو سسرال میں رہنے اور مقوی غذائیں بقدر ہضم کھانے اور بے فکری کے ساتھ عیش و آرام سے بسر کرنے کی ہدایت کی جائے (۲) اعضاءِ تناسل میں قوت پیدا کرنے والی معجونیں اور گولیاں یا عرق وغیرہ کھلائے پلائے جائیں (۳) اگر کوئی خلط فاسد بدن میں موجود ہو تو اسکا باقاعدہ تنقیہ کرایا جائے (۴) اگر غشاء کاذب کی پیدائش اس مرض کا سبب ہو تو صلابت رحم کے علاج کیطرح اسکی تدابیر عمل میں لائی جائیں (۵) اگر عضو ماؤف کی طرف دوران خون میں خرابی ہو تو ملطفات اور جاذب خون اشیاء کا ضماد اور اسی قسم کے روغنوں کی مالش اور مقوی فرزجہ وغیرہ کا استعمال مناسب ہے جیسے روغن زعفران روغن سرخ وغیرہ میں مشک ملاکر پیڑو پر مالش کرنا اور عطر حنا کیساتھ فرزجہ کرنا مفید ہے

فصل ساتویں

خروج خصیۃ الرحم (اووپرین پروسپس) یعنی خصیۃ الرحم کا اپنے مقام سے پھسل آنا کبھی ایسا ہوتا ہے کہ رحم یا اندام نہانی کی ساخت کے ڈھیلا ہو جانے سے یا خصیۃ الرحم کی بندش کے ڈھیلا ہونے کی حالت میں اس مقام پر کوئی جھٹکا لگنے سے یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے اسی طرح کبھی ایسا بھی دیکھا گیا ہے کہ مرض انزلاق الرحم یا انقلاب الرحم یا سیلان الرحم کے ساتھ ایک

یا دونوں خصیۃ الرحم اپنی جگہ سے پھسل کر رحم کے سامنے یا پیچھے یا اس کے جانبی کناروں کے نیچے یا لٹکے ہوئے رحم کے خلو میں آجاتے ہیں یا رحم کے رباط مستدیر کے ساتھ مجرائے اربیہ (انگوئی نل کینال) میں یا اس سے باہر جنگاسہ یا شرمگاہ کی نرم ساخت میں جلد کے نیچے جگہ لیتے ہیں۔ اس آخر الذکر حالت میں اس مرض کو **فتق استحیائی** (پیوڈنل ہرنیا) کی ایک قسم قرار دیا جا سکتا ہے۔

اسباب (۱) رحم یا اندام نہانی کی ساخت یا رباط الخفیہ کے ڈھیلا ہونے کی حالت میں کوئی شدید جھٹکا یا دباؤ پڑنا (۲) مرض انزلاق الرحم یا انقلاب الرحم میں رحم کے ساتھ خصیۃ الرحم کی شرکت۔ (۳) مرض میلان الرحم میں خصیۃ الرحم پر جھکے ہوئے رحم کا دباؤ پڑنا (۴) وضع حمل کے وقت یا اس کے بعد رحم کا زیادہ زور سے سکڑنا اور خصیۃ الرحم کو دھکیلنا (۵) اتفاقاً زور سے کودنا یا کھانسنا یا کونھنا یا طاقت سے زیادہ بوجھ اٹھانا۔

علامات (۱) اگر مرض کسی حرکت شدید کے سبب سے دفعتاً لاحق ہوا ہے تو مریضہ کو اپنے پیڑو میں درد نہایت شدید محسوس ہوتا ہے (۲) کبھی اس کے ساتھ الکائی اور متلی بھی ستاتی ہے (۳) اگر ماؤف خصیۃ الرحم جنگاسہ یا شرمگاہ کی نرم ساخت میں آپہنچا ہو تو جلد کے اسکا ابھار بخوبی محسوس ہو سکتا ہے (۴) اگر مجرائے اربیہ میں ہو تو جنگاسہ میں ٹٹولنے سے معلوم ہو سکتا ہے (۵) اگر مرض میلان الرحم کے سبب سے خصیۃ الرحم دب کر رحم کے پیچھے اپنی جگہ سے نیچے کو لٹک گیا ہو تو مقعد میں انگلی داخل کرنے سے شناخت کی جا سکتی ہے۔ (۶) اگر جھکے ہوئے رحم کے سامنے یا اس کے جانبین میں یا الٹے ہوئے رحم کے خلو میں لٹک آیا ہو تو اندام نہانی میں انگلی داخل کرنے سے دریافت ہو سکتا ہے (۷) ہر حالت میں خصیۃ الرحم پر انگلی کا دباؤ پڑنے سے مریضہ کو درد محسوس ہوتا اور الکائی آتی ہے۔

علاج (۱) اگر رباط الخفیہ ڈھیلا ہو اور غلبہ رطوبت کی علامات موجود ہوں تو گل سرخ صندل سفید۔ کندر۔ مرکی۔ مصطگی۔ مازو سبز۔ پھٹکری ہر ایک ۶ ماشہ نہایت باریک پیس لیں اور صاف روئی کو روغن گل میں تر کر کے اسے پسی ہوئی دواؤں سے آلودہ کریں۔ اور اندام نہانی میں اسطرح رکھیں کہ اس سے خصیۃ الرحم کو اپنے اصلی مقام تک پہنچنے کے لئے کافی سہارا مل سکے۔

(۲) اگر انقلاب الرحم یا انزلاق الرحم یا میلان الرحم اس مرض کا سبب ہو تو اس حالت میں ازالہ سبب کی تدابیر عمل میں لانی چاہئیں۔ اور مذکورہ بالا فرزجہ بھی مفید ہو گا۔

(۳) صندل سرخ۔ صندل سفید۔ گل ارمنی۔ مازو سبز۔ مائیں۔ گلنار۔ اقاقیا۔ جفت بلوط ہر ایک ۶ ماشہ نہایت باریک پیس کر جوشاندہ پوست انار میں ملا کر پیڑو اور کمر پر لیپ کرنا مفید ہے۔

(۴) پیڑو اور شکم پر سینگیاں یا گلاس لگانا بھی مناسب ہے۔

(۵) لیکن اگر مریضہ زچہ ہو تو اس حالت میں ان قابض دواؤں کے استعمال سے احتباس نفاس اور شدت درد اور دیگر عوارض پیدا ہونے کا خوف ہے۔ اسلئے دایہ کو چاہیئے کہ وہ رحم کی طرح خصیۃ الرحم کو بھی انگلی سے اسکی اصلی جگہ پہنچائے۔ اور شراب یا روغن گل میں روئی تر کر کے فرزجہ رکھے۔

(۶) ہر حالت میں مریضہ کو چند روز بستر پر آرام سے چت لیٹے رہنا اور کسی قسم کی حرکت نہ کرنا ضروری ہے

(۷) ایسی تدبیر کرنی چاہیئے کہ مریضہ کو اجابت نرم ہوتی رہے اور قبض شکم نہ ہونے پائے۔ اگر ضرورت پڑے تو ہر روز صابون اور نمک کے پانی سے عمل کر دینا چاہیئے۔

فصل آٹھویں

سلعہ خصیۃ الرحم (اوویرین ٹیومر) یعنی خصیۃ الرحم کی ساخت یا رسولی پیدا ہونا کبھی خصیۃ الرحم کی سطح پر بھی مثل دیگر اعضاء کے رسولی پیدا ہو جاتی ہے۔ چونکہ مختلف مریضات میں ان رسولیوں کی مقدار[1] مختلف ہوتی ہے۔ اور ان کے اندر کا مادہ بھی گاڑھے پن یا رقیق ہونے میں اور اپنی جنسیت[2] میں مختلف ہوتا ہے۔ اسی طرح بعض رسولیاں جلد بڑھنے والی اور بعض دیر میں نمو پانے والی ہوتی ہیں اور بعض رسولیاں زیادہ اذیت دینے والی اور بعض کم اذیت دہ ہوتی ہیں۔ اسلئے اطباء نے انکی تین قسمیں بیان کی ہیں (۱) وہ رسولیاں جنمیں رقیق رطوبت بھری رہتی ہے اور اسکی ایک تھیلی ہوتی ہے۔ انکی سطح ہموار محسوس ہوتی ہے اور اگر بڑھی ہوئی رسولی پر دونوں طرف ہاتھ رکھکر ایک طرف سے حرکت دیں تو دوسرے ہاتھ کو پانی کی لہر جیسی حرکت (فلکچوایشن) صاف طور سے محسوس ہوتی ہے۔ اس قسم کی رسولیاں بتدریج بڑھتی ہیں اور اپنے قریب والی دیگر ساختوں سے اکثر علیحدہ رہتی ہیں اگرچہ یہ رسولیاں زیادہ بڑھ جاتی ہیں تو ان سے مریضہ کو بہت زیادہ تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ اسلئے وہ یکایک زیادہ ناتوان اور لاغر نہیں ہو جاتی ہے اگر

---

[1] اکثر انکی مقدار مٹر کے دانہ سے بڑے رنگترے تک ہوتی ہے۔ مگر بعض مرتبہ اسقدر بڑی ہوتی ہیں کہ انمیں ایک سیر یا دو سیر رطوبت بھری ہوتی ہے ۱۲

[2] اکثر ان رسولیوں میں صاف شفاف قدرے سبزی مائل آب خون (سیرم) جمع ہوتا ہے جسمیں بکثرت البیومن موجود اور اس کا وزن متناسبہ (۱۰۲۰) ہوتا ہے۔ کبھی اس رطوبت میں قدرے خون یا پیپ بھی ملی رہتی ہے۔ کبھی رسولیوں میں گاڑھی رطوبت بھری رہتی ہے اور کبھی چربی دار مادہ یا ہڈی اور بال بھی دیکھے جاتے ہیں۔ ۱۲ مولف۔

انکے اندر کا پانی بذریعہ آلہ ٹروکار کے نکالا جائے تو یہ بالکل خالی ہوجاتی ہیں

(۲) وہ رسولیاں جن میں رطوبت بھری ہوئی چند تھیلیاں ہوتی ہیں ان تھیلیوں کے علٰحدہ علٰحدہ محسوس ہونے کے سبب سے انکی سطح ناہموار محسوس ہوا کرتی ہے۔ اور پانی کی حرکت بھی ہر ایک تھیلی میں علٰحدہ علٰحدہ محسوس ہوا کرتی ہے۔ یہ رسولیاں اکثر جلد بڑھجاتی ہیں۔ اور اپنے قریب والی دیگر ساختوں سے اکثر جڑجاتی ہیں۔ اور مریضہ ان میں بہ نسبت قسم اول کے ضعیف ہوجاتی ہے۔ اگر ان کا پانی نکالا جائے تو صرف وہی تھیلی خالی ہوتی ہے۔ جسے چھیدا گیا ہے۔ اور باقی حصہ بدستور پانی سے بھرا رہتا ہے۔

(۳) وہ رسولیاں جو سخت اور ناہموار ہوتی ہیں انمیں درد زیادہ ہوتا ہے۔ اور جلد بڑھ جاتی ہیں اُن میں دن کی بہ نسبت رات کو درد زیادہ ہوتا ہے۔ اور مریضہ بہت جلد کمزور ہوجاتی ہے۔ اس قسم کی رسولیاں اکثر تیس یا چالیس برس کی عمر تک پیدا ہوا کرتی ہیں۔ اگر انہیں نلکی چھیدی جائے تو رطوبت بالکل نہیں نکلتی ہے کیونکہ انکے اندر کی رطوبت بہت گاڑھی ہوتی ہے۔ اور کبھی انمیں بال یا دانت کی سی ہڈیاں بھی پائی جاتی ہیں۔

علامات (۱) جب تک یہ رسولیاں چھوٹی اور جوف عانہ میں رہتی ہیں اگر زیادہ بڑھی ہوئی ہوں تو مریضہ کبھی زیادہ تکلیف کی شکایت نہیں کیا کرتی (۲) لیکن جب وہ کسی قدر بڑھ کر جوف عانہ میں پھنس جاتی ہیں۔ تو مثانہ پر دباؤ پڑنے سے احتباس یا تقطیر بول کی اور معاء مستقیم پر دباؤ پڑنے سے احتباس براز کی شکایت ہوتی ہے (۳) اعصاب عجزیہ قدامیہ (انٹیرئر اسکیرل نروز) پر دباؤ پڑنے سے مریضہ کو اپنی رانوں اور کولھوں کے عضلات میں سستی اور جلد میں خدر کی سی کیفیت محسوس ہوا کرتی ہے (۴) چلنے میں پاؤں بے قابو ہوجاتے ہیں۔ اور پیڑو میں تناؤ یا کھینچن کا سا درد ہوا کرتا ہے (۵) ممکن ہے کہ ورید حرقفی باطن پر اور اس کے ساتھ علاقہ رکھنے والی دیگر بڑی رگوں پر دباؤ پڑنے سے پاؤں میں اجتماع اور تشنج پیدا ہونے لگے (۶) رسولی کے دباؤ سے رحم کی گردن چھوٹی ہوکر سامنے کو جھک جاتی ہے (۷) مریضہ کے چہرہ کی خاص حالت اور اس میں بے رونقی پیدا ہوجاتی ہے۔

امراض متشابہ سے تشخیص ۔ خصیۃ الرحم کی رسولی جب بڑھکر جوف عانہ میں پھنس جاتی ہے۔ تو چاہے تینوں قسموں میں سے کسی قسم کی ہو اسکو رحم کی رسولی سے یا حاملہ کے میلان رحم سے تشخیص کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اسلئے یاد رکھنا چاہئے کہ اگر کئی مہینہ سے ایام معمولی بند ہوں۔ اور اندام نہانی و پستان کے متعلق علامات حمل موجود ہوں۔ اور رحم کی گردن نرم ہو۔ مریضہ کی طبیعت زیادہ مضمحل نہو اور میلان رحم کے

اسباب واقع ہوئے ہوں۔ تو حاملہ کا رحم پیچھے کو جھک جانے سے رحم یا خصیۃ الرحم کی رسولی کا شبہ ہو سکتا ہے
لیکن اگر جریان حیض میں بے قاعدگی اور کثرت پائی جاوے اور ایام مقررہ میں مریضہ درد شدید کی
شکایت کرے۔ اندام نہانی میں انگلی داخل کر کے امتحان کرنے سے فم رحم رسولی پر پھیلتا ہوا معلوم ہو
تو اس کو رحم کی رسولی سمجھنا چاہیئے۔ اگر علامات مذکورہ بالا میں سے کوئی علامت نہ پائی جائے اور
جوف عانہ کے اندر غیر معمولی ابھار موجود ہو تو خصیۃ الرحم کی رسولی سمجھنی چاہیئے۔ اور جب یہ رسولیاں
بڑھکر جوف شکم میں پہنچ جاتی ہیں۔ تو ابتدا میں آنتوں اور معدہ وغیرہ پر دباؤ پڑنے سے مریضہ بےچین
رہتی ہے۔ اسکی طبیعت مضمحل اور سست رہنے کے علاوہ ہضم کی خرابی رہتی ہے۔ وہ حسب معمول کھانا نہیں
کھا سکتی۔ اور جو کچھ کھاتی ہے قے سے نکل جاتا ہے۔ اسلئے وہ رفتہ رفتہ ضعیف و لاغر ہو جاتی ہے اسکا شکم
بہت بڑھ جاتا ہے۔ اس وقت اس مرض کو استسقا یا حمل یا شکم و رحم کی رسولیوں سے فرق کرنا دشوار ہوتا ہے
اسلئے یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حمل کی دیگر علامات (متعلقہ اندام نہانی و پستان وغیرہ) کے علاوہ حمل کا ابھار
پیڑو کے ٹھیک بیچ سے اوپر کو اپنی خاص رفتار کے ساتھ بڑھتا ہے۔ اور خصیۃ الرحم کی رسولی پیڑو
کی داہنی یا بائیں طرف سے شروع ہو کر اوپر کو اور دوسری طرف کو بڑھتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ اور
استسقا میں شکم کا ابھار ناف کے قریب سے شروع ہوتا ہے۔ شکم کی جلد میں پانی چمکنے لگتا اور ناف ابھر آتی
ہے۔ مریضہ کو اس سے پہلے مرض جگر یا گردہ یا قلب کی شکایت ہوتی ہے۔ اسیطرح شکم کی رسولی حدود شکم کے اندر
شروع ہو کر بڑھا کرتی ہے۔ اور رحم کی رسولیوں کی علامات اوپر بیان کیگئی ہیں ان تمام علامات کو بغور ملاحظہ کرنے سے تشخیص میں

تصویر نمبر ۲۷
خصیۃ الرحم
کی رسولی

کافی امداد حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کے علاوہ یہ بات بھی یاد رکھنے کے لائق ہے کہ جب خصیۃ الرحم کی رسولی
میں بال یا چربی وغیرہ ہوتی ہے تو اسکے ساتھ اکثر خصیۃ الرحم میں کسی قدر التہاب موجود ہوتا ہے۔ اسوقت رحم کے

رباط عریض کے التہاب سے فرق کرنیکے لئے علامات مندرجہ ذیل کا خیال رکھنا چاہئے۔ (۱) خصیۃ الرحم کی رسولی کو اِدھر اُدھر حرکت دیجا سکتی ہے۔ اور اس سے مریضہ کو زیادہ تکلیف نہیں ہوتی اور التہاب رباط عریض میں ابھار اپنی جگہ سے حرکت نہیں کرسکتا اور وہاں صرف ہاتھ رکھنے سے مریضہ تڑپ جاتی ہے (۲) اگر یہ رسولی جوف عانہ میں پھنس جانے کی وجہ سے حرکت نہ کرسکے تو اس میں اندام نہانی کی چھت اس قدر موٹی ہو کر سخت نہیں ہوجاتی ہے جس قدر کہ رباط عریض اور اس کے قریبی خانہ دار ساخت (سیلولر ٹشو) کے التہاب میں ہوتی ہے خصیۃ الرحم کی رسولی خواہ جوف عانہ میں ہو یا جوف شکم میں تاہم اسکی شکل و حدود ٹٹولنے سے بخوبی معلوم ہوسکتے ہیں۔ بخلاف ورم رباط عریض وغیرہ کے (۴) یہ رسولی اکثر ایک طرف ہی ہوتی ہے اور رباط عریض کا ورم اگر ایک طرف ہو تو بہت جلد دوسری طرف بھی ہوجاتا ہے (۵) رسولی ایک مدت تک رفتہ رفتہ بڑھتی رہتی ہے۔ اور بالآخر اس میں پانی وغیرہ کا وجود ثابت ہونے لگتا ہے۔ رباط عریض کا ورم بہت جلد پکنے لگتا ہے۔ اور اس میں پیپ پڑجاتی ہے۔

علاج۔ اگر خصیۃ الرحم کی میں رقیق پانی بھرا ہوا ہو تو اس کا علاج استسقاء خصیۃ الرحم کے موافق کرنا چاہئے۔ اور اگر رسولی میں گاڑھی رطوبت بھری ہوئی ثابت ہو تو تحلیل رطوبت کے لئے مندرجہ ذیل تدابیر اختیار کرنی چاہئیں (۱) بیخ کاسنی۔ بیخ بادیان۔ اصل السوس مقشر۔ مکوہ خشک۔ شاہترہ۔ گاؤزبان ہر ایک ۵ ماشہ۔ تخم کشوث (پوٹلی میں باندھکر) ۳ ماشہ سب کو آدھ سیر پانی میں پکائیں جب ایک تہائی پانی باقی رہجائے تو افتیمون ۳ ماشہ کی پوٹلی اس میں ڈال کر مثل چائے کے دم کریں۔ ایک گھنٹہ کے بعد چھانکر سکنجبین عنصلی یا بزوری ۲ تولہ یا شربت دینار ۴ تولہ حل کرکے پلائیں (۲) نسخہ مذکورہ بالا تین چار روز تک پلانے کے بعد شام کے وقت یہ سفوف بھی ہمراہ **جوشاندہ** اذخر مکی ۶ ماشہ۔ تخم السی ۶ ماشہ کے پلانا شروع کریں۔ **نسخہ سفوف** کا یہ ہے۔ ریوند چینی۔ مجیٹھ ہر ایک ۹ ماشہ۔ دارچینی ۳ ماشہ سب کو کوٹ چھانکر سفوف بنائیں۔ خوراک ۳۰ ماشہ ہے (۳) اکلیل الملک، بالچھڑ، برگ سداب۔ تخم میتھی۔ مرزنجوش۔ گل بابونہ۔ مکوہ خشک۔ مجیٹھ۔ گل سرخ ہر ایک ۲ تولہ لے کر پانی میں جوش دیں اور صاف کرکے بڑے برتن میں ڈال کر مریضہ کو اس میں بٹھائیں (۴) بالچھڑ ۶ ماشہ۔ زعفران ۲ ماشہ۔ باریک پیس کر مغز ساق گاؤ میں ملاکر آبزن کے بعد مالش کریں (۵) بالچھڑ۔ برگ سداب۔ تخم میتھی۔ صندل سرخ اکلیل الملک ہر ایک ۶ ماشہ۔ انجیر خشک ۵ عدد کوٹ چھان کر رکھیں۔ اور اشق وگوگل ہر ایک ۵ ماشہ

سرکہ شراب میں حل کر کے چھان لیں اور کٹی ہوئی دوائیں اس میں ملا کر موم زرد ۲ ماشہ۔ روغن گل ۲ تولہ میں پگھلا کر اس میں ملائیں۔ پھر اس میں سے قدرے لیکر آب مکوہ سبز اور سرکہ خالص کے ساتھ نیمگرم لیپ کریں (۶) اسی طرح یہ لیپ بھی مفید ہے۔ عود خام۔ بالچھڑ۔ ریوند چینی۔ حب الغار ہر ایک ۶ ماشہ گوگل۔ مصطگی ہر ایک ۳۰ ماشہ۔ مومیائی۔ زعفران ہر ایک ۱ ماشہ۔ سب کو باریک پیس کر آب مکوہ سبز بقدر حاجت روغن سوسن۔ یا روغن بکائن ایک تولہ میں ملا کر نیمگرم ضماد کریں (۷) زراوند طویل ایلوہ ہر ایک ۶ ماشہ۔ افسنتین۔ زعفران ہر ایک ۲ ماشہ باریک پیس کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں جب مریضہ کی حالت روبہ اصلاح ہو تو ایام کی باقاعدگی کے لئے　　　۲ گولیاں رات کو سوتے وقت عرق بادیان کے ساتھ کھلائی جائیں (۸) کثرت ریاح و قراقر اور درد شکم کی تکلیف دور کرنے کیلئے یہ گولیاں مفید ہوتی ہیں ہینگ ایلوہ۔ زعفران۔ افیون ہر ایک ۳ ماشہ باریک پیس کر دانہ ماش کے برابر گولیاں بنائیں ان میں سے ایک گولی عرق پودینہ یا عرق اجوائن کے ساتھ کھلائیں (۹) مرکبات میں سے دوالکرکم اور قرص مقل اور معجون اثاناسیا صغیر بھی اس مرض میں تحلیل رطوبت اور ادرار کیلئے مفید ہوتی ہیں **نسخہ دوالکرکم**۔ زعفران۔ بالچھڑ ہر ایک ایک تولہ۔ مرمکی۔ دارچینی۔ فقاح اذخر۔ قسط تلخ ہر ایک ۶ ماشہ۔ سب کو کوٹ چھان کر شہد خالص ۱۲ تولہ میں ملا کر اس میں سے ۳ ماشہ ہر روز کھلایا جائے **نسخہ قرص مقل** مقل مصفیٰ ۵ تولہ۔ گل سرخ ۱۰ ماشہ بالچھڑ ہر ما قسط تلخ۔ مغز بادام تلخ ہر ایک ۳ ماشہ۔ مرمکی مصطگی۔ زعفران ہر ایک ۲ ماشہ۔ سب کو پیس چھان کر شہد خالص میں ملا کر قرص تیار کریں۔ مقدار خوراک ۱۰ ماشہ ہمراہ عرق پودینہ ۵ تولہ کے **نسخہ اثاناسیا صغیر** سبعہ یا سبہ زعفران۔ قسط تلخ۔ بالچھڑ۔ مرمکی۔ عود بلسان۔ سلیخہ۔ افیون ہر ایک ۶ ماشہ۔ عصارہ غافث ایک تولہ — اصل السوس مقشر ۱۰ تولہ سب کو کوٹ چھان کر پاؤ سیر شہد میں ملائیں۔ خوراک ۲ ماشہ ہے۔

فصل نویں۔ استسقاء خصیۃ الرحم (اوویرین ڈراپسی) یعنی خصیۃ الرحم میں پانی بھر جانا۔

یہ مرض نو عمر لڑکیوں اور بوڑھی عورتوں کو بہت کم ہوتا ہے۔ ۳۰ سال سے ۴۰ سال کی عمر تک زیادہ ہوتا ہے اکثر خاوند والی عورتیں بہ نسبت بے شوہر والیوں کے۔ اور بانجھ عورتیں بہ نسبت اولاد والیوں کے اور وہ عورتیں جن کو بے قاعدگی طمث یا دوسرے امراض رحم کی شکایت ہو۔ اس مرض میں زیادہ مبتلا دیکھی جاتی ہیں۔

یہ مرض اکثر اسقدر پوشیدہ طور پر شروع ہوتا ہے کہ ابتداء میں جب مریضہ اپنے پیڑو میں کسی قدر

ابھار دیکھتی ہے تو سمجھتی ہے کہ فربہی یا کثرتِ ریاح کے سبب سے ہے۔ اور اگر وہ شوہر والی ہے اور کسی وجہ سے اتفاقاً اس کا حیض بھی رک گیا ہو تو اپنے کو حاملہ سمجھتی ہے اسلئے وہ علاج کی طرف بالکل متوجہ نہیں ہوتی۔ البتہ جب تین یا چار مہینے گذر جانے کے بعد وہ اپنی کوکھ میں سخت ابھار بچہ کے سر کا سا پاتی ہے اور بچہ کی حرکت اسے محسوس نہیں ہوتی۔ یا اس کا شکم امید سے زیادہ بڑھ جاتا ہے تو اسے فکر ہوتا ہے اور اس ابھار کو رسولی یا دبل کا ابھار سمجھ کر طبیب کی طرف رجوع کرتی ہے۔

حقیقت اس مرض کی یہ ہے کہ خصیۃ الرحم کے خاص غلاف میں رقیق سفید یا قدرے سرخی مائل چپکاؤ دار پانی جمع ہو جاتا ہے اور خصیۃ الرحم کا غلاف ایک پانی سے بھری ہوئی تھیلی کیطرح ہو جاتا ہے ابتدا میں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ خصیۃ الرحم کی سطح پر گویا ایک چھوٹا سا آبلہ پیدا ہو گیا ہے جس میں رقیق رطوبت بھری ہوئی ہے۔ اس وقت تک اس مرض کو خصیۃ الرحم کی رسولیوں کے اقسام میں شمار کیا جا سکتا ہے لیکن جب کچھ دنوں میں وہ آبلہ رفتہ رفتہ اسقدر بڑھ جاتا ہے کہ جوفِ عانہ سے اونچا ہو کر جوفِ شکم میں جگہ لیتا ہے۔ اس وقت مریضہ کا شکم حاملہ کی طرح یا استسقاء والے کیطرح بڑھ جاتا ہے۔ اس حالت میں اس مرض کو استسقاء خصیۃ الرحم کہتے ہیں۔

اسباب۔ اس مرض کے اسباب پیدائش بیان کرنے میں اطباء کی مختلف رائیں ہیں (۱) اطباء قدیم کی رائے کے موافق کہا جا سکتا ہے کہ خصیۃ الرحم کی ساخت میں کمزوری پیدا ہو جانے کے سبب یا خون میں کوئی خرابی موجود ہونیکے سبب اسکا غذائی مادہ اسکی ساخت میں ہضم نہیں ہو سکتا ہے۔ اس لئے رطوبی فضلات خصیۃ الرحم کے غلاف میں کثیر المقدار جمع ہو جائیں۔ تو اس مرض کا نام استسقاء خصیۃ الرحم رکھا جاتا ہے (۲) اطباء جدید میں سے بعض اصحاب کہتے ہیں کہ خصیۃ الرحم کے خاص غلاف (ٹیونیکا البوجی نیا) میں التہاب مزمن (کرانک نفلامے شن) پیدا ہو کر اس کے مسامات میں سے رقیق رطوبت رسنے لگتی ہے۔ اور غلاف مذکور کے اوپر جو صفاق البطن کا استر ہوتا ہے اس کے نیچے رطوبت جمع ہوتی رہتی ہے (۳) اور اکثر اصحاب کا خیال ہے کہ خصیۃ الرحم میں ہمیشہ پیدا ہونے والا آبلہ نماجسم یعنی حوصلہ گرافیوس (گرافی ان ویسائکل) جو بحالت اپنے مقررہ وقت پر تیار ہو کر پھٹا کرتا ہے۔ اور بچہ کی پیدائش کا نسائی مادہ (اووم) اس کے اندر سے نکل کر قاذف نالیوں کے راہ جوفِ رحم میں پہنچا کرتا ہے۔ اگر اس آبلہ نماجسم کی ساخت میں کسی سبب التہاب پیدا

پیدا ہوجائے تو اس سے ایک رقیق رطوبت رس کر اس کے اندر جمع ہوتی رہتی ہے چونکہ اس اثنا میں خصیۃ الرحم کا غلاف کسی وجہ سے اس قدر سخت و مضبوط ہوجائے کہ اس رطوبت کے تناؤ سے نہ پھٹ سکے تو غلاف مذکور میں رفتہ رفتہ کثیر المقدار رطوبت جمع ہوجاتی ہے اور مریضہ کا شکم استسقا والے مریض کی طرح بڑھ جاتا ہے شکم کی جلد تن جاتی ہے اور اس پر سفید خطوط نظر آنے لگتے ہیں۔ لیکن اس میں پانی کی چمک نہیں ہوتی ہے۔ **علامات** (۱) ابتدا میں کوکھ اور پیڑو کے درمیان گول ابھار محسوس ہوتا ہے (۲) لیکن آخر میں پانی سے بھرا ہوا خصیۃ الرحم رفتہ رفتہ تمام شکم کو گھیر لیتا ہے (۳) اگر مریضہ کے شکم پر دونوں طرف ہاتھ رکھکر ایک طرف سے حرکت دیں تو دوسرے ہاتھ کو پانی کی لہریں محسوس ہوتی ہیں (۴) چونکہ اس مرض میں اکثر ایک خصیۃ مبتلا ہوتا اور دوسرا سالم ہوتا ہے۔ اسلئے مریضہ کو عموماً حیض کے متعلق کوئی زیادہ شکایت نہیں ہوتی ہے (۵) لیکن جب شدت مرض سے مریضہ بہت ضعیف ہوجاتی ہے تو قلت حیض یا احتباس حیض تک نوبت پہنچتی ہے (۶) اگر مریضہ زیادہ لاغر نہ ہو تو غلاف خصیۃ الرحم کے تناؤ اور درد کی تکلیف سے ایام مقررہ پر رحم کی ساخت میں بکثرت اجتماع خون ہونے سے کثرت حیض کی شکایت بھی ہوسکتی ہے (۷) کبھی اس مرض کے ساتھ خصیۃ الرحم میں ورم بھی ہوتا ہے تو اسکی علامات (بخار۔ پیڑو میں درد۔ سرخی و گرمی وغیرہ) بھی پائی جاتی ہیں (۸) خصیۃ الرحم میں پانی کی زیادہ مقدار جمع ہوجانے سے مریضہ کے شکم اور حجاب حاجز میں تناؤ پیدا ہونے کے باعث اس کو سانس لینا مشکل ہوجاتا ہے (۹) کبھی آنتوں پر زیادہ دباؤ پڑنے سے مریضہ کو قبض شکم ہوجاتا ہے (۱۰) کبھی مثانہ کے بالائی حصہ پر دباؤ پڑنے سے تھوڑا تھوڑا پیشاب جلد جلد آیا کرتا ہے جسے وہ روک نہیں سکتی (۱۱) کبھی مثانہ کی گردن در مجرے بول پر دباؤ پڑنے سے اس کا پیشاب ایسا رک جاتا ہے کہ قاثاطیر سے نکالنا پڑتا ہے (۱۲) کبھی گردوں پر دباؤ پڑنے سے بول کی پیدائش کم ہونے لگتی ہے۔ اور خون میں فاسد فضلات کی آمیزش ہونے سے بعض دیگر امراض پیدا ہوجاتے ہیں **امراض متشابہ سے تشخیص**۔ اس مرض میں بعض مرتبہ تو حمل کے ساتھ اور بعض مرتبہ امراض مندرجہ ذیل کے ساتھ اشتباہ ہوسکتا ہے۔ اسلئے تشخیصی علامات کا یاد رکھنا ضروری ہے (۱) تندرست عورت کو استقرار حمل سے پہلے حیض باقاعدہ آتا ہے۔ اور حمل قرار پانے کے بعد اس کی بندش سے کوئی خاص تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ اور حمل کا ابھار او پہلی پیڑو کے بیچ سے شروع ہوکر ماہ بماہ ایک خاص رفتار سے بڑھتی ہے۔ رحم کی گردن نرم ہوتی ہے۔ پھر چوتھے مہینہ میں حاملہ کو بچہ کی حرکت

محسوس ہونے لگتی ہے۔ اسی طرح بچہ کے دل کی حرکت آلہ سینہ بین کے ذریعہ سے معلوم کیجا سکتی ہے۔ حالا
اگر کسی سبب سے ضعیف ولاغر ہو تو بھی اسکی طبیعت زیادہ مضمحل اور چہرہ بے رونق اور ہمت پست نہیں ہوتی
ہے لیکن اس مرض میں حیض کسی قدر بے قاعدہ اور تکلیف سے آتا ہے۔ ابھار پیڑو کے کسی جانب سے
شروع ہو کر دوسری طرف کو بتدریج بڑھنے لگتا ہے۔ چونکہ حمل نہیں ہے اسلئے نہ مریضہ کو کسی وقت
بچہ کی حرکت محسوس ہوتی ہے اور نہ امتحان کرنے والے کو بچہ کے دل کی حرکت کا پتہ لگتا ہے۔ اور اگرچہ
اکثر مریضہ کی قوت جلد زائل نہیں ہوتی۔ اور بظاہر اس کی عامہ صحت میں کچھ زیادہ خلل محسوس نہیں
ہوتا ہے۔ لیکن پھر بھی اس کا چہرہ بے رونق اور ہمت پست اور طبیعت سست رہتی ہے۔

(۲) رحم سے باہر (جوف شکم کے اندر) حمل قرار پانے کی حالت میں حاملہ کے شکم میں درد بشدت اور متواتر
ہوا کرتا ہے اور اس کے ساتھ ہی اکثر خون حیض جاری ہو کر اسمیں جھلی کے ٹکڑے خارج ہوا کرتے ہیں رحم
کی گردن ملائم ہوتی اور مدت حمل کے آخر میں اگر شکم کو ٹٹولیں تو رحم بڑھا ہوا جوف شکم میں اونچا نہیں
معلوم ہوتا۔ بچہ کے اعضا کا ابھار اس (رحم) سے اوپر علیحدہ معلوم ہوا کرتا ہے لیکن اس مرض (استسقاء خصیۃ الرحم)
میں اگر کبھی مریضہ کو درد شکم کی شکایت ہوتی ہے تو شکم میں سوئیاں سی چبھتی ہوئی محسوس ہوا کرتی ہیں اور اگر
خون حیض آتا ہے تو اس میں جھلی کے ٹکڑے نہیں ہوتے۔ رحم کی سکونت جوف عانہ میں اور اس کی گردن
اپنی معمولی حالت پر ہوتی ہے۔ اور مریضہ کے شکم کو ٹٹولنے سے بچہ کے اعضاء کا ابھار محسوس نہیں ہوتا۔

(۳) استسقاء المشیمہ (ڈراپسی آف دی ایمنین) میں حاملہ کا رحم حسب معمول جوف عانہ سے اوپر چڑھ جاتا
ہے۔ اور اندام نہانی میں انگلی داخل کریں تو رحم تک بمشکل پہونچتی ہے۔ نیز یہ عارضہ مدت حمل سے
زیادہ عرصہ تک قائم نہیں رہ سکتا ہے۔ لیکن استسقاء خصیۃ الرحم میں رحم اکثر جوف عانہ سے کچھ زیادہ
اونچا نہیں ہوتا ہے۔ اور اگر پانی سے بھرا ہوا خصیۃ الرحم جوف شکم تک پہونچ جائے تو کلانی شکم
زیادہ دنوں تک رہتی ہے۔

(۴) مرض رجا (سپیورس پرگنین سی) یعنی حمل کاذب میں اکثر مریضہ کے شکم کا ابھار جوف عانہ کے درمیان
سے اوپر کو چڑھتا ہے اور اس میں بہ نسبت حمل کے سختی کسی قدر زیادہ ہوتی ہے۔ لیکن استسقاء خصیۃ الرحم
کا ابھار پیڑو کے ایک جانب سے شروع ہو کر اوپر کو بڑھتا ہے اور ہاتھ کے ساتھ ٹٹولنے سے اس میں پانی
بھرا ہونے کے سبب سے نرم معلوم ہوتا ہے۔

(۵) رحم کے اندر اگر حزن یا پیپ کا زیادہ اجتماع ہو تو اس حالت میں بھی پیڑو کا ابھار مرض استسقاء خصیۃ الرحم سے مشابہ ہوتا ہے لیکن اسباب متقدمہ کے دریافت کرنے سے یہ اشتباہ بخوبی رفع ہوسکتا ہے۔

(۶) شکم کی رسولیاں جلد یا عضلات شکم میں پیدا ہوکر اگرچہ مقام ماؤف سے ہر طرف کو پھیلتی ہیں لیکن پھر بھی ان کے پھیلاؤ کا میلان اکثر نیچے کو زیادہ ہوتا ہے بخلاف اس مرض کے کہ اس کا پھیلاؤ ہمیشہ جوف عانہ کے کسی ایک طرف سے شروع ہوکر اوپر کو بڑھا کرتا ہے۔

(۷) استسقاء البطن (ایبڈومی نل ڈراپسی) میں مریضہ کو پہلے سے کوئی مرض دل یا گردہ یا جگر کا ہوتا ہے اور پھر اسکے شکم کا ابھار ناف کے قریب سے شروع ہوکر تمام شکم میں پھیلتا ہے۔ اور شکم کا درمیانی حصہ زیادہ اونچا نہیں ہوتا۔ اور شکم کی جلد شدت تناؤ سے پتلی ہوکر اور اس کے اندر پانی بھرا رہنے سے چمکنے لگتی ہے اور شکم کی رگیں نیلی اور کسی قدر موٹی ہوجاتی ہیں۔ لیکن اس مرض میں شکم کی رگیں بہت موٹی اور کھال سخت اور بے رونق ہوتی ہے۔ ابھار جوف عانہ کے ایک طرف سے شروع ہوکر اوپر کو بڑھتا ہے مریضہ کو دل یا گردہ یا جگر کے کسی مرض کی شکایت نہیں ہوتی شکم کا درمیانی حصہ زیادہ ابھرا ہوا اور ابھار کے گرد کی حدود اچھی طرح محسوس ہوا کرتی ہیں

(دیکھو تصویر نمبر ۳۳/۷ استسقاء خصیۃ الرحم کی)

مریضہ بیٹھی ہے۔ کوڑی کے مقام پر دونوں ہاتھ رکھکر اپنی تکلیف کا اظہار کر رہی ہے۔ پانی سے بھرا ہوا خصیۃ الرحم جوف شکم میں کوڑی تک پہونچ جانے سے اسکا پیٹ مستسقیہ کی طرح بڑھ گیا ہے۔ شکم کی جلد میں موٹی موٹی رگیں ابھر آئی ہیں۔

علاج۔ ابتداء مرض میں ایسی دوائیں مفید ہوتی ہیں جن سے بلغمی رطوبات کی پیدائش میں کمی ہوکر حزن کا قوام درست ہوسکے۔ اور جگر میں قوت پیدا ہوکر اس کا فعل درست ہوجائے۔ ایام معمولی کی حالت ٹھیک ہوجائے۔ لیکن اگر مرض شدید ہوکر استسقاء سے مشابہ ہوجائے تو استسقاء کی طرح اس میں بذریعہ آلہ (ٹروکار) پانی نکالکر ایسی دوائیں دیجائیں جنسے خصیۃ الرحم میں پانی کی پیدائش نہ ہونے پائے اس غرض کیلئے مندرجہ ذیل تدابیر نہایت مفید ہوتی ہیں

(۱) اسارون۔ بادیان۔ اجواین دیسی۔ تخم کرفس۔

بالچھڑ. ورج ترکی۔ انجدان رومی۔ پودینہ خشک۔ تخم ہلیون۔ کاکنج۔ ہر ایک ۳ ماشہ سب کو آدھ سیر پانی میں جوش دیں جب ایک ثلث پانی باقی رہ جائے اس وقت صاف کرکے شربت افتیمون ۲ تولہ ملاکر صبح کے وقت پلائیں (۲) شام کو حب ریوند ہمراہ جوشاندہ انیسوں ۳ ماشہ۔ بادیان ۵ ماشہ۔ اجوائن دیسی ۳ ماشہ۔ شربت کثوث ۲ تولہ کے ساتھ کھلائیں۔ **نسخہ حب ریوند**۔ تربد سفید ۱ تولہ۔ ریوند چینی۔ گوگل مصفی ہر ایک ۵ ماشہ۔ زراوند مدحرج ۴ ماشہ۔ انیسوں ۱۲ ماشہ۔ سب کو باریک پیس کر پانی میں گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں (۳) دارچینی چراًتہ۔ برگ جھاؤ۔ زراوند مدحرج۔ گل بابونہ۔ گل سرخ۔ صندل سرخ۔ جدوار اصلی ہر ایک ۶ ماشہ باریک پیس کر روغن سوسن یا روغن ابکائن میں ملاکر نیم گرم ضماد کریں (۴) بالچھڑ۔ دارچینی سلیخہ۔ اجوائن دیسی۔ زراوند مدحرج ہر ایک ۶ ماشہ کھاری نمک ایک تولہ سبوس گندم ۲ تولہ سب کو نیم کوفتہ کرکے پوٹلیاں بنائیں اور گرم کرکے تکمید کریں۔ (۵) قرص مازریون کا یہ نسخہ بھی اس مرض میں بہت مفید ہے **نسخہ قرص مازریون**۔ مازریون ایک تولہ اسقدر سرکہ میں تر کریں کہ اسکے اوپر آئے۔ دوشبانہ روز کے بعد اسے سایہ میں خشک کرلیں۔ پھر پوست ہلیلہ زرد۔ آرد جو۔ نبات سفید ہر ایک ایک تولہ لیکر سب کو جدا جدا کوٹ کر چھان کر پانی میں گوندھ لیں اور قرص بناکر سایہ میں خشک کریں خوراک ۴ ماشہ ہے۔ اس سے رقیق دست آتے ہیں اور احشاء میں پانی کی پیدائش کم ہونے لگتی ہے (۶) یہ سفوف بھی بہت فائدہ کرتا ہے۔ کٹکی سیاہ۔ کالی زیری۔ ہر ایک ۳ ماشہ کوٹ چھانکر سفوف بنائیں۔ اس میں سے ۲ ماشہ لے کر رات کو سوتے وقت عرق بادیان۔ عرق مکوہ ہر ایک ۵ تولہ کے ساتھ کھلادیا کریں۔ اس سے بھی پتلے دست آتے ہیں (۷) مریضہ کو غذا میں شوربا کبوتر کا یا بھونی ہوئی چڑیاں دینی چاہئیں اور اگر پانی کے بجائے صرف عرق برگ جھاؤ اور مکوہ قدرے پینے پر صبر کرسکے تو بہتر ہے۔ ورنہ پانی میں لوہا بجھاکر پینا چاہئے۔

فصل دسویں سلعہ دموی عانہ (بلوک ہیماٹوسیل) یعنی جوف عانہ میں اجتماع خون ہوکر رسولی کی شکل اختیار کرنا۔ اگر یہ اجتماع خون رحم کے پیچھے **خلاء الدکلس** (پاؤچ آف ڈگلاس) میں ہوتا ہے تو اسکو سلعہ **خلف الرحم** (ریٹرویوٹرائن ہیماٹوسیل) کہتے ہیں اور اگر رحم کے سامنے اور مثانہ کے درمیانی خلاء میں ہو تو اسکو سلعہ **قدام الرحم** (انٹی یوٹرائن ہیماٹوسیل) کہتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ بھی ممکن ہے کہ اس خون میں سے کچھ حصہ رحم کے سامنے یا پیچھے والی خانہ وار ساخت میں جذب ہوکر اس میں ورم یا

سلعہ دموی پیدا کرے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ ورم مذکور سے یہ مرض پیدا ہوجائے۔
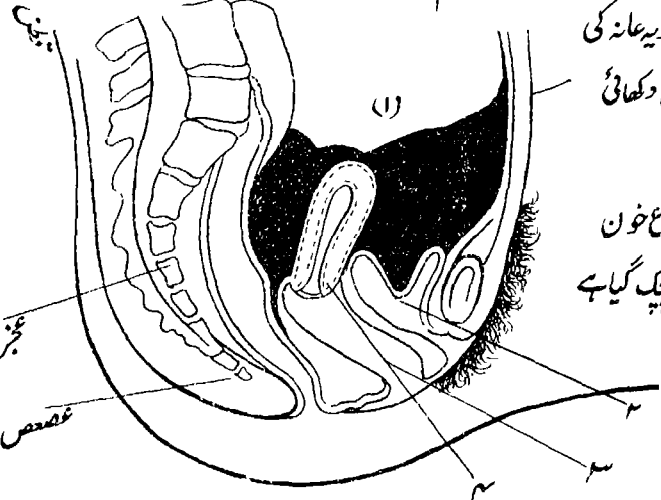
تصویر نمبر ۴۷ میں سلعہ دمویہ عانہ کی دونوں قسمیں قدامی و خلفی دکھائی گئی ہیں۔

(۱) رحم کے سامنے اور پیچھے اجتماع خون

(۲) مثانہ خون کے دباؤ سے پچک گیا ہے

(۳) اندام نہانی

(۴) رحم

اسباب (۱) یہ مرض اکثر سن شباب میں جوش خون یا حدت خون سے ہوتا ہے (۲) جوش خون کے سبب سے ہی کبھی شدید ٹائیفس فیور میں یکایک یہ مرض ہوجاتا ہے (۳) شاذونادر بڑھاپے میں بھی احشاء عانہ پر لات یا گھونسا وغیرہ کی چوٹ لگنے سے یا بوجھ اٹھانے سے ہوسکتا ہے (۴) عام بدنی ضعف ولاغری اگر کمی خون یا بلغمیت خون کے سبب ہو اور ایسے موقعہ پر جوش خون کے اسباب پیدا ہوجائیں۔ اور احشاء جوف عانہ میں اجتماع خون ہوکر اسکو وہاں سے نکلنے کا موقع نہ مل سکے تو اس حالت میں بھی یہ مرض پیدا ہوسکتا ہے (۵) اسی طرح رحم یا خصیۃ الرحم یا قاذف نالیوں یا اندام نہانی یا شرمگاہ کی ساخت میں دیگر وجوہات سے اجتماع خون ہونا (۶) ایام معمولی کے موقعہ پر احشاء عانہ میں بیرونی سردی کا اثر پہنچنے سے یا دفعتہً غم یا خوف وغیرہ دماغی صدمات کے واقع ہونے سے یکایک احتباس طمث ہوجانا (۷) حمل کے ابتدائی زمانہ میں اسقاط ہوجانا۔ یا رحم سے باہر استقرار حمل ہونا۔ یا رحم کا پھٹ جانا (۸) کسی وجہ سے خصیۃ الرحم یا قاذف نالیوں کا پھٹ جانا۔ یا خصیۃ الرحم کے مرض میں عمل جراحی کرنا (۹) **التہاب الصفاق الرحمی** (پیری مٹرائی ٹس) اور **التہاب مجاورات الرحم** (پیرامٹرائی ٹس یا پلوک سیلولائی ٹس) بھی اس مرض کے اسباب میں سے ہیں۔

علامات (۱) اسباب مذکورہ بالا میں سے بعض کا تقدم اور بعض کا موجود ہونا اور اس کے بعد یکایک مرض کا ظاہر ہونا (۲) مرض شروع ہونے سے پہلے بعض مرتبہ جریان طمث بکثرت ہوتا ہے۔ اور بعض

مرتبہ بلا جریان طمث کے مرض پیدا ہو جاتا ہے (۳) جوف عانہ میں اجتماع خون کے سبب سے مریضہ کو قے اور متلی ہوتی ہے۔ اور اس کے ساتھ قبض شکم یا احتباس بول کی شکایت ہوتی ہے (۴) مریضہ کو جوف عانہ میں درد شدید اور بوجھ اور دباؤ محسوس ہوتا ہے (۵) نبض سریع وضعیف ہوتی ہے اور ابتدا مرض میں درجہ حرارت گھٹ جاتا ہے۔ لیکن شدت مرض کے وقت درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے اور نبض مختلف ہو جاتی ہے۔ کبھی جریان طمث بکثرت ہوتا ہے اور شدت ضعف کے سبب سے غشی تک نوبت پہونچتی ہے (۶) اندام نہانی میں انگلی داخل کرکے امتحان کرنے سے رحم کی ساخت سالم معلوم ہوتی ہے لیکن رحم کے آگے یا پیچھے اول ایک نرم ابھار مع گرمی کے محسوس ہوتا ہے۔ جو چند روز کے بعد سخت ہو جاتا ہے (۷) رحم مخالف جانب کو سامنے یا پیچھے کو مائل ہو جاتا ہے اور مرض جسقدر زیادہ دنوں کا ہوتا ہے اسیقدر رحم ایک جگہ جکڑ جاتا ہے (۸) جنگاسہ اور پیڑو کے درمیان ابھار پایا جاتا ہے جس پر ٹھونکنے سے آواز ٹھوس آتی ہے (۹) علامات مندرجہ بالا کا بشدت پایا جانا یا انمیں کسی قدر کمی ہونی۔ جوف عانہ میں جمع ہونے والے خون کی مقدار پر موقوف ہے

تصویر نمبر ۵۔ جوف عانہ میں اجتماع خون ہو کر سامنے رحم و مثانہ کو اور پیچھے معاء مستقیم کو دبا رہا ہے
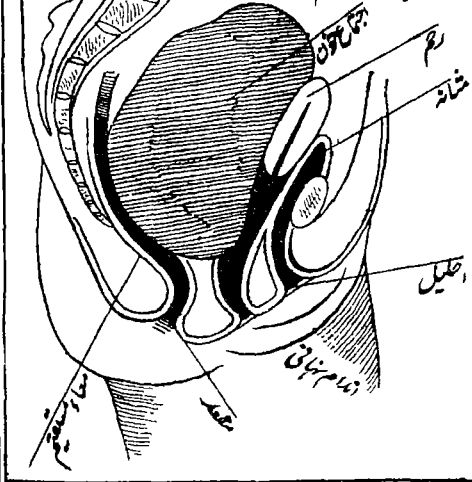
علاج۔ مریضہ کو بستر پر آرام سے لیٹے رہنے کی ہدایت کرنی چاہیئے۔ اگر مریضہ جوان ہو اور اس کے خون میں حدت پائی جائے تو شدت مرض اور بخار کی حالت میں صبح کو یہ نسخہ پلایا جائے (۱) گل بنفشہ۔ شاہترہ۔ منڈی۔ ملوہ خشک ہر ایک ۷ ماشہ۔ عناب۔ آلو بخارا۔ ہر ایک ۵ دانہ۔ تخم کاسنی۔ تخم خیارین۔ گل نیلوفر۔ گاؤزبان ہر ایک ۵ ماشہ۔ رات کو پانی میں بھگو کر صبح کو صاف کرکے خمیرہ بنفشہ ۳ تولہ حل کرکے پلائیں۔ اگر احشاء و عانہ میں ورم بھی موجود ہو تو اس نسخہ میں آبِ کاسنی سبز مروق اور آب مکوہ سبز مروق اضافہ کیا جائے (۲) اگر مریضہ دوا کی زیادہ مقدار پسند نہ کرے اور ضعیف ہو تو بجائے اس نسخہ کے خمیرہ گاؤزبان پر ورق نقرہ لپیٹ کر اس کے ساتھ صرف مروقین میں خمیرہ بنفشہ حل کرکے پلانا

بھی کافی ہوتا ہے (۳) شام کے وقت خمیرہ مروارید ہمراہ لعاب بہدانہ۔ شیرہ عناب۔ عرق مرکب مصفی خون۔ شربت نیلوفر پلایا جائے (۴) عضو ماؤف کی طرف مادہ کی آمد روکنے اور مادہ موجودہ کی تحلیل وتسکین درد کیلئے ابتداء مرض میں یہ ضماد مفید ہوتا ہے۔ گل سرخ۔ گل بابونہ۔ مکوہ خشک۔ مغز املتاس۔ صندل سفید۔ رسوت خالص۔ آرد جو۔ طحلب۔ آب کاسنی سبز۔ آب مکوہ سبز۔ روغن گل سفیدی بیضہ مرغ سرکہ خالص بدستور تیار کرکے ضماد کریں (۵) زیادتی جوش خون اور گرمی مزاج و شدید سوزش کی حالت میں پیڑو پر برف رکھنا بھی مفید ہوتا ہے (۶) اگر مریضہ بہت ضعیف نہ ہو تو کبھی فصد باسلیق کھولنی پڑتی ہے (۷) غذا میں آش جو یا دال مونگ کا پانی یا کدوے دراز یا خرفہ یا پالک کا ساگ اور دوسری سرد غذائیں مناسب ہیں۔ اور میوہ جات میں سے انار یا انگور دے سکتے ہیں۔

اگر مریضہ کا مزاج سرد ہو اور اس کے خون میں بلغمیت پائی جائے تو صبح کے وقت پینے کیلئے یہ نسخہ دیا جائے (۱) شاہترہ۔ مکوہ خشک۔ بادیان۔ بیخ بادیان۔ تخم خرپزہ۔ ہر ایک ۷ ماشہ۔ پرسیاوشاں۔ افسنتین۔ فوہ ہر ایک ۵ ماشہ پانی میں جوش دیکر صاف کریں اور شربت دینار ۴ تولہ حل کرکے پلائیں (۲) شام کا نسخہ یہ ہے دواءالمسک صغیر یا کبیر ۵ ماشہ ہمراہ شیر بادیان۔ شیرہ تخم کشوث۔ شیرہ مکوہ خشک ہر ایک ۵ ماشہ عرق برنجاسف ۱۰ تولہ۔ شربت بزوری ۴ تولہ۔ ضماد کا نسخہ یہ ہے۔ جدوار اصلی۔ مکوہ خشک۔ مغز املتاس۔ حاشا۔ مرمکی۔ مصطگی۔ صندل سرخ۔ جاؤشیر۔ سکبینج۔ آب مکوہ سبز میں پیس کر روغن گل اضافہ کرکے نیم گرم ضماد کریں (۴) رات کے وقت روغن افسنتین کی مالش اور پھر تہ سفت برگ معمولہ مطب کا باندھنا بھی مفید ہے (۵) گل بابونہ۔ گل سرخ۔ مرزنجوش۔ صعتر فارسی۔ اکلیل الملک۔ پودینہ خشک۔ فوہ۔ کٹکی سفید ہر ایک بقدر مناسب لے کر پانی میں پکائیں اور صاف کرکے کسی بڑے برتن میں ڈالکر مریضہ کو اسمیں بٹھائیں (۶) تسکین درد کے لئے پوست خشخاش۔ مکوہ خشک۔ گل بابونہ۔ گل سرخ کے جوشاندہ سے تکمید کرنا بھی مناسب ہے۔ (۷) غذا میں دال ارہر۔ گرم مصالحہ کے ساتھ اور شلغم اور چقندر یا بتھوہ یا میتھی و سویہ کا ساگ دیا جاسکتا ہے۔

ڈاکٹر ول نے اس مرض کیلئے ارگٹ کے داخلی وخارجی استعمال کی تعریف کی ہے۔ اور ۳ گرین سے ۵ گرین تک اس کی پچکاری کو بہت مفید بتائی ہے۔ تقویت کے لئے کونین اور ڈیجی ٹیلس کے استعمال کا مشورہ دیا ہے۔ تسکین درد اور تحلیل مواد کے لئے بلاڈونا اور افیون کا شیاف رکھنا تجویز کیا ہے

نا ۱۳۳ ... نا ۱۳۴

ان تدابیر کے علاوہ آلہ ٹروکار اور اکسپورنگ اسپائی ریٹر کے ذریعہ سے مادہ مجتمعہ کو نکالنا بہتر سمجھا ہے

تصویر نمبر ۷۶ ٹروکار کی
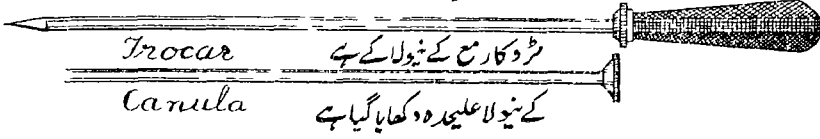
تصویر نمبر ۷۷ آلہ اکسپلورنگ اسپائریٹر کی
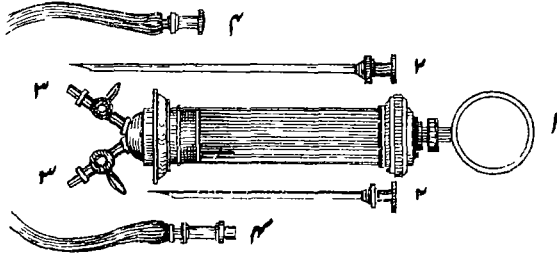
(۱) اسپائریٹر کی پچکاری
(۲) خول دار سوئی (۳) سوئی لگانیکی نلی
(۴) ربڑ کی نلی جو کبھی نمبر ۲ و ۳ کے
درمیان لگائی جاتی ہے۔

انجام۔ اگر مرض حاد قسم کا اور شدید ہو اور اول الذکر طریقہ علاج کی مندرجہ تمام تدابیر وقت پر میسر ہوں تو مریضہ کو اکثر شفا ہو جاتی ہے۔ لیکن بعض مرتبہ باوجود عمدہ تدابیر کے بھی شدید عوارض کی تکلیف سے مریضہ ضعیف ہو کر ہلاک ہو جاتی ہے۔ اور اگر مرض مزمن دو دیرپا ہوتا ہے تو آخر الذکر تدابیر سے شفا حاصل ہوتی ہے۔ اگرچہ یہ مرض دیرپا اور عسر العلاج ضرور ہے لیکن بعض ڈاکٹروں نے اپنا تجربہ یہ لکھا ہے کہ ایسی مریضات کا علاج نہایت استقلال اور احتیاط کے ساتھ تین سال تک کیا گیا تو بالآخر صحت حاصل ہوئی۔

فصل گیارھویں۔ التہاب مجاوراتِ الرحم (پلوک سلولائی ٹس) یعنی رحم کے گرد کی خانہ دار ساخت میں یا رحم کے رباط عریض کی دونوں تہوں کے درمیان والی ساخت میں سوزش پیدا ہونا۔ اگرچہ یہ مرض رحم کے گرد کی خانہ دار ساخت کے ہر حصہ میں ہو سکتا ہے۔ لیکن اس حصہ میں اکثر لاحق ہوتا ہے جو رحم کے رباط عریض (براڈ لگامنٹ) کے دو پرتوں کے درمیان میں پایا جاتا ہے ڈاکٹروں کی جدید تحقیقات سے یہ بھی ثابت ہوا ہے کہ یہ مرض پہلے خصیتہ الرحم اور قاذف نالیوں کی ساخت سے شروع ہوتا ہے۔ پھر رباط عریض اور اس کے اندر والی خانہ دار ساخت کو مبتلا کرتا ہے اسکے بعد صفاق البطن (پیری ٹونی ام) کے اس حصہ میں بھی پھیل سکتا ہے جو تمام پیرٹرو کے جوف میں اثر کرتا ہے اسوقت اسکو التہاب الصفاق العانی (پلوک پیری ٹونائی ٹس) کہتے ہیں۔

اس مرض کے مختلف حالات (۱) ابتداء مرض میں عمدہ تدابیر میسر ہونے سے یا خود بخود حسن اتفاق سے کبھی ایک یا دو دن میں ہی التہابی مادہ تحلیل ہو کر یہ مرض بجائے شدت پکڑنے کے) بالکل رفع ہو جاتا ہے (۲) لیکن اگر دو یا تین دن تک مرض رفع نہ ہو تو اکثر ایسا ہوتا ہے کہ مقام ماؤف سے تھوڑی تھوڑی **رطوبت لمفاویہ** (لمف) رِسکر خصیۃ الرحم اور قاذف نالیوں اور رباط عریض وغیرہ کو رحم کیساتھ یا معاً مستقیم (رکٹم) کیساتھ چمٹا دیتی ہے (۳) پھر رفتہ رفتہ مقام ماؤف میں سوجن پیدا ہو کر اسکے تمام عوارض ترقی کرنے لگتے ہیں (۴) اسکے بعد یا تو عمدہ علاج کرنے سے وہ ورم بالکل تحلیل ہو جاتا ہے یا کیوجہ سے وہ ورم کا لطیف حصہ تحلیل ہو کر اسکے کثیف اجزاء باقی رہ جاتے ہیں۔ اور ایک سخت گرہ سی ہمیشہ کے لئے باقی رہ جاتی ہے۔ (۵) یا وہ ورم پکنے لگتا ہے اس حالت میں اسے **دبیلہ عانیہ** (پلوک ایب س) یعنی پیڑو کا پھوڑا کہتے ہیں جس کا بیان علیٰحدہ کیا جائے گا

اسباب (۱) اسقاط حمل یا وضع حمل کی حالت میں رحم یا اسکے قریب والے اعضاء خصیۃ الرحم وغیرہ کی ساخت پر کوئی غیر معمولی صدمہ پہنچنے سے اکثر یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے (۲) ایام حیض میں اگر عورت بیرونی سردی وغیرہ سے احتیاط نہ کرے اور اس وجہ سے حیض اپنے معمولی وقت سے پہلے دفعتاً رک جائے تو یہ مرض پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر مریضہ کے خون میں تیزی یا کسی قسم کا دوسرا فساد موجود ہو تو وہ بھی اس مرض کے پیدا کرنے میں بڑا مددگار ہوتا ہے۔

علامات (۱) اگر یہ مرض جلد ترقی کرنے والا اور شدید قسم کا ہوتا ہے تو وضع حمل یا احتباس حیض سے دو یا تین دن کے بعد ہی مریضہ کو سردی لگ کر تیز بخار ہو جاتا ہے۔ اور اسے اپنے پیڑو میں گرمی اور جلن کے ساتھ تناؤ کا سا درد محسوس ہونے لگتا ہے اور اگر مرض رفتہ رفتہ بڑھنے والا ہوتا ہے تو تمام علامتیں آہستہ آہستہ ظاہر ہوا کرتی ہیں۔

(۲) اگر مرض رباط عریض کے اندر والی ساخت میں ہوتا ہے تو پہلے مریضہ کو اپنی ماؤف کوکھ میں صرف بوجھ سا محسوس ہوا کرتا ہے۔ اور کوکھ کے مقام پر دبانے سے بہت تکلیف ہوتی ہے۔ اور وہاں ٹھونکنے سے آواز ٹھوس آیا کرتی ہے۔ پھر دو یا تین دن کے بعد ورم ظاہر ہونے لگتا ہے۔ اور ٹٹولنے سے قدرے سختی معلوم ہونے لگتی ہے۔ جو چند روز کے بعد نرم ہو جاتی ہے۔

(۳) یہ ورم جسم کے آڑے پن میں لمبا اور کسی قدر چوڑا پھیلا ہوا لیکن دلدار زیادہ ہوتا ہے۔ اور ایک طرف رحم سے اور دوسری طرف جوف عانہ کی دیوار سے جڑا ہوا رہتا ہے اور جسقدر بڑھتا جاتا ہے اسیقدر

رحم کو اسکی جگہ سے دھکیلتا جاتا ہے۔
(۴) اگر یہ ورم رحم اور مثانہ کے درمیان کی خانہ دار ساخت میں ہوتا ہے تو جبتک زیادہ نہ بڑھ جائے اس وقت تک اس کا ابھار پیڑو کے مقام پر بہت ہی کم اور نہایت مشکل سے محسوس ہوا کرتا ہے لیکن اندام نہانی میں انگلی داخل کرکے امتحان کیا جائے تو اسکی سامنے والی دیوار اور چھت میں ورم کا ابھار مع گرمی اور سختی کے بخوبی محسوس ہوا کرتا ہے۔ اس کے علاوہ مریضہ کو پیشاب زیادہ سرخ نہایت جلن کے ساتھ تھوڑا تھوڑا بار بار آیا کرتا ہے (۵) اگر یہ ورم اندام نہانی اور معاء مستقیم کے درمیان والی ساخت میں ہوتا ہے تو اندام نہانی یا مقعد میں انگلی داخل کرنے سے سختی اور گرمی اندام نہانی کی پچھلی دیوار کی طرف محسوس ہوا کرتی ہے۔ اسکے علاوہ مریضہ کو دردزہ کی طرح کا سخت درد تھوڑی دیر کے بعد ستاتا رہتا ہے اور جب مریضہ بیٹھنے یا کھڑی ہونے کی کوشش کرتی ہے تو درد نہایت شدت پکڑ جاتا ہے اور نہایت سکون کے ساتھ ماؤف جانب کی ران سکیڑے ہوئے اپنے بستر پر پڑے رہنے کی حالت میں درد کم ہوا کرتا ہے (۶) اس درد کی شدت دورہ کے ساتھ ہوتی ہے۔ کبھی ایک یا دو گھنٹے کے لئے درد میں کمی ہو جاتی ہے اور کبھی ہر روز کسی وقت کچھ دیر تک درد کی زیادتی ہو جاتی ہے۔ بخار اور درد کی تکلیف سے مریضہ بہت کمزور ہو جاتی ہے۔ اور اسے پیچش کی تکلیف رہتی ہے۔ اسلئے وہ اور بھی زیادہ ناتوان ہو جاتی ہے (۷) جب ورم تحلیل ہونے لگتا ہے تو مریضہ کی تمام تکلیفوں میں رفتہ رفتہ کمی ظاہر ہونے لگتی ہے۔ اور جب وہ پکنے لگتا ہے تو اسکی تمام تکلیفیں بڑھنے لگتی ہیں۔ اور مریضہ کی کمزوری بھی زیادہ ہوتی جاتی ہے **علاج** (۱) اگر مریضہ کا مزاج گرم اور عمر جوان ہو تو ابتدائے مرض میں لعاب بہدانہ ۳ ماشہ۔ شیرہ عناب ۵ دانہ۔ عرق مصفی خون ۱۰ تولہ۔ شربت بزوری ۴ تولہ کے ساتھ پلانا چاہیئے پھر دو یا تین دن کے بعد گل بنفشہ۔ گل نیلوفر۔ شاہترہ۔ چرائتہ۔ منڈی۔ مکوہ خشک۔ ہر ایک ۷ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ پرسیاوشاں۔ تخم خیارین۔ گاؤزباں ہر ایک ۵ ماشہ رات کو پانی میں تر کرکے صبح کو چھان کر شربت بزوری ۴ تولہ اس میں حل کرکے پلائیں۔ اور شام کو لعاب بہدانہ والا نسخہ دیتے رہیں (۲) اگر مزاج زیادہ گرم نہ ہو تو شاہترہ۔ چرائتہ۔ منڈی۔ مکوہ خشک ہر ایک ۷ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ پرسیاوشاں تخم خربزہ۔ گاؤزباں۔ ہر ایک ۵ ماشہ۔ رات کو پانی میں تر کرکے اور صبح کو چھان کر شربت بزوری ۴ تولہ حل کرکے پلائیں۔ اور شام کو شیرہ بادیان۔ شیرہ عنب الثعلب خشک۔ ہر ایک ۵ ماشہ۔ عرق

مرکب مصفی خون ۱۰ تولہ شربت بزوری ۴ تولہ دینا چاہئے (۳) اسی طرح مریضہ کے پیڑو پر ضماد محللات[1] لگانے سے یا اسکی ماؤف کو کھ پر چند جونکیں لگانے سے بھی بہت جلد آرام ہو جاتا ہے۔ اگر ایک مرتبہ جونکیں لگانے سے فائدہ نہ ہو، تو ۲۴ گھنٹے کے بعد پھر جونکیں لگانی چاہئیں۔ اگر ضرورت ہو تو اندام نہانی کو بذریعہ آلہ **مفتاح الفرج** (اسپے کیولم) کے کھول کر خاص فم رحم جونکیں لگائی جاتی ہیں۔ (۴) اگر چند روز تک یہ تدبیریں کرنے سے فائدہ نہ ہو اور ابتداء مرض کا زمانہ گذر جائے اور تنقیہ کی ضرورت سمجھی جائے تو نسخہ جات مذکورہ بالا میں تلیین کی دوائیں بڑھا کر ہلکی سی تلیین دینی چاہئے۔ اور کبھی کبھی روغن بید انجیر گلاب میں حل کر کے بذریعہ حقنہ کے آنتوں کو صاف رکھنا چاہیئے۔ (۵) اسکے علاوہ مرہم داخلیون سفیدی بیضہ مرغ۔ آب کاسنی سبز۔ آب مکوہ سبز۔ روغن گل کے ساتھ ملا کر آگے اور پیچھے (بطور فرزجہ اور حمول کے) استعمال کرنا مناسب ہے۔ اور تسکین درد کے لئے پوست خشخاش مکوہ خشک۔ گل سرخ۔ گل بابونہ کے جوشاندہ سے تکمید کرنا اور اسی سے آبزن یا نطول کرنا بھی مفید ہے (۶) اگر جونکیں وغیرہ لگانے کے بعد مرض کے مقام پر قدرے سختی باقی رہ جائے تو اکسٹرا کٹ بلاڈونا ۲ ڈرام۔ مرہم سیماب ۶ ڈرام۔ دونوں کو ملا کر لنٹ کے ذریعہ سے ورم کی جگہ پر لگانے سے بقیہ ورم بہت جلد تحلیل ہو جانا اور درد کو تسکین ہوتی ہے (۷) تنقیہ کے بعد اگر مرکبات سیماب کا استعمال کرایا جائے تو اس سے بھی التہابی (انفلامیشن) کا مادہ بہت جلد رگوں میں جذب ہونے لگتا ہے اور مرض بڑھنے نہیں پاتا۔ جیسے گرے پوڈر اور ڈوورس پوڈر کو ہموزن لیکر پانچ پانچ گرین کی گولیاں بنا رکھیں انمیں سے ایک گولی صبح کو اور ایک شام کو کھلائیں۔ آٹھ یا دس روز میں اس سے مریضہ کا منہ آجاتا ہے اور مرض میں تخفیف ہونے لگتی ہے۔ اگر بیماری شدید ہو تو ہر چھ گھنٹہ کے بعد ایک گولی کھلانی چاہیئے۔ اور اگر رات کو درد کی شدت ہو تو تسکین درد کیلئے افیون میں قدرے کافور ملا کر کھلانے سے فائدہ ہوتا ہے (۸) مریضہ کو نہایت ہلکی اور جلد ہضم ہونے والی غذا دی چاہئے۔ جو باوجود مقوی ہونیکے خون میں حدت پیدا نہ کر سکے۔ جیسے آش جو یا چاول کی کھیر یا دودھ کی فیرنی یا مونگ کا

---

[1] ضماد محللات کا نسخہ یہ ہے۔ مکو خشک ایک تولہ۔ مغز املتاس ۹ ماشہ۔ گل بابونہ۔ اکلیل الملک۔ بابچھڑ۔ آرد جو۔ ریوند خالص گلیسرین۔ صندل سرخ۔ دیودار اصلی ہر ایک ۶ ماشہ۔ سب کو باریک پیس کر آب کاسنی سبز آب مکوہ سبز میں ملا کر اور سرکہ خالص روغن گل اضافہ کر کے نیم گرم لیپ کریں۔ محمد عبد الرزاق عفی عنہ

پانی یا کوئی حریرہ وغیرہ اور جب تک مریضہ بالکل تندرست نہ ہو جائے اسے چلنا پھرنا بلکہ اپنے بستر پر سے اٹھنا بیٹھنا ہرگز نہیں چاہئے (۹) پورے طور پر تندرست ہو جانے کے بعد جب حیض کا زمانہ آئے تو اسے نہایت سکون و آرام کے ساتھ رہنا چاہئے۔ اور اگر وہ اپنے پیڑو میں غیر معمولی درد یا کسی قسم کی بے چینی وغیرہ محسوس کرے تو فوراً پیڑو کے مقام پر چند جونکیں لگائی جائیں اور پھر مذکورہ بالا تدابیر کے موافق علاج کرنا چاہئے۔ تاکہ مرض کے دوبارہ عود کر آنے کا اندیشہ باقی نہ رہے۔

انجام مرض۔ اگر ابتداء مرض میں ہر طرح سے عمدہ تدابیر ملبتر ہوں تو اس مرض کے علاج میں بہت جلد کامیابی ہوتی ہے۔ اور اگر ورم بہت زیادہ ہوتا ہے تو اسکے تحلیل ہو جانیکے بعد کسی قدر سختی اکثر باقی رہ جاتی ہے جو یا تو کچھ دنوں کے بعد رفتہ رفتہ خود بخود تحلیل ہو جاتی ہے اور یا مقام ماؤف پر قدرے سختی ہمیشہ کے لئے باقی رہ جاتی ہے۔ جو کسی علاج سے زائل نہیں ہو سکتی۔ لیکن جب ورم پک کر اس سے ریم بہنے لگتی ہے تو مہینوں تک علاج کرنے سے بجز تخفیف کے پورے طور پر صحت پانے کی امید بہت کم ہوتی ہے۔ اکثر مریضہ عورتیں آخر میں نہایت کمزور ہو کر فوت ہو جاتی ہیں۔

فصل بارھویں

دبیلہ عانیہ (پلوک ایبسس) یعنی پیڑو کا پھوڑا۔ جب رحم کے گرد کی گردکی خانہ دار ساخت میں یا رحم کے رباط عریض (براڈ لگامنٹ) کی دو تہوں کے درمیان والی خانہ دار ساخت میں ورم ہو کر پکنے لگتا ہے۔ اور اس میں پیپ پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہے تو اسے دبیلہ عانیہ کہتے ہیں۔ **اسباب۔** یہ تو آپکو پہلے معلوم ہو چکا ہے کہ اس مرض کا مقدم سبب جوف عانہ کے اندر والی خانہ دار نرم ساختوں میں ورم پیدا ہونا اور اسکے مادہ کا تحلیل نہ ہو سکنا ہے۔ لیکن اس ورم کے پکنے اور پھوڑا بنجانے کے قریبی اسباب تقریباً ویسے ہی ہوتے ہیں جیسے کہ دیگر اعضا میں پھوڑے پیدا ہونے کے اسباب ہوتے ہیں۔

علامات (۱) جب ورم پکنے لگتا ہے تو مریضہ کو تیز بخار ہر وقت رہتا ہے (۲) پیڑو کے متورم مقام میں سرخی اور گرمی اور جلن کے ساتھ ٹیس کا سا درد مریضہ کو ہر وقت بے چین رکھتا ہے۔ اگر ورم کا تناؤ اور اسکے مواد کا دباؤ عضلہ حرقفیہ (ایلائیکس) اور عضلہ صلبیہ کبیرہ (سواس میگنس مسل) پر اثر کر جاتا ہے تو ان دونوں عضلوں کے سکڑنے سے مریضہ کی ران سکڑ جاتی ہے اور وہ اپنا پاؤں

طور پر پھیلا نہیں سکتی ہے (۴) اگر ورم الصفاق تک نوبت پہنچے تو اس حالت میں بھی مریضہ اپنے پاؤں سکیڑے ہوئے اور بخار شدید وغفلت کی حالت میں یا بدحواس پڑی رہتی ہے (۵) جب پڑو کا ورم بالکل پک چکتا ہے اور پیپ بن چکتی ہے تو بخار اور درد میں کسی قدر کمی ہو جاتی ہے (۶) اس حالت میں اگر اندام نہانی میں انگلی داخل کر کے ٹٹولیں تو ورم میں نرمی محسوس ہونے لگتی ہے (۷) پھر جب ورم پختہ ہو کر پھوٹتا ہے تو اسکی پیپ یا تو خود بخود پھوٹ کر جوف عانہ سے باہر کی طرف کو راستہ کر لیتی ہے اور یا جوف عانہ کے اندر پھوٹ کر چند روز وہیں جمع رہتی ہے۔ اس وقت یا تو مریضہ کو ورم الصفاق (پری ٹونائی ٹس) ہو جاتا ہے اور وہ شدت تکلیف کے باعث ہلاک
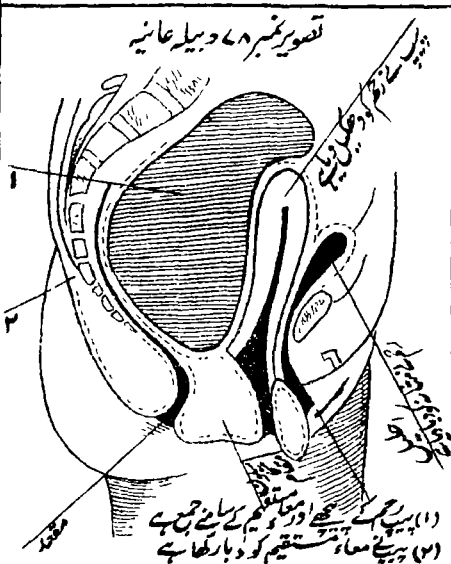
ہو جاتی ہے۔ اور یا کوئی خوش قسمت مریضہ اس تکلیف سے بدشواری نجات پا کر تندرست ہو جاتی ہے۔

پیپ نکلنے کے راستے (۱) اگر ورم رحم اور مثانہ کے درمیان والی ساخت میں ہوتا ہے، تو اسکی پیپ اکثر شرمگاہ کی طرف سے بہا کرتی ہے۔ (۲) لیکن اگر ورم بہت بڑھکر قعر الخاصرہ (ایلیک فاسہ) تک پہنچ جاتا ہے۔ اور مقام ماؤف کی ساخت پیڑو کے قریب دیوار شکم سے چمٹ جاتی ہے۔ تو اس کی ریم جنگاسہ کی طرف پھوٹ کر بہنے لگتی ہے (۳) اگر ورم رباط عریض کے اندر والی ساخت میں ہوتا ہے تو اکثر اسکی پیپ مقعد کے راہ خارج ہوا کرتی ہے۔ اور چونکہ زخم کا منہ چھوٹا ہوتا ہے۔ اس لئے ریم دفعتاً خارج نہیں ہوا کرتی ہے بلکہ تھوڑی تھوڑی زخم سے نکل کر معاء مستقیم میں جمع ہوتی رہتی ہے۔ اور پھر وہاں سے براز کے ساتھ یا اس سے قدرے پہلے خارج ہوا کرتی ہے (۴) جب ورم اندام نہانی اور معاء مستقیم کے درمیان والی ساخت میں ہوتا ہے تو اس کی پیپ اکثر اندام نہانی کی طرف سے بہا کرتی ہے (۵) اس کے علاوہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ زخم کی پیپ سیون کے مقام کی نرم ساخت کو گلا کر پھوڑے کی صورت اختیار کرتی ہے۔ پھر وہ پھوڑا پھوٹ کر وہاں سے پیپ نکلا کرتی ہے۔

علاج۔ جب تم دیکھو کہ باوجود بہترین تدابیر کے ورم مذکور بڑھ رہا ہے۔ اور کسی طرح تحلیل ہونے میں نہیں آتا۔ اور مریضہ کا بخار شدت پر ہے۔ اور ٹیس کا درد شروع ہوگیا ہے۔ تو سمجھ لینا چاہئے کہ ورم پکنے لگا ہے۔ اس وقت بجائے ضماد محللات کے تخم السی اور تخم کنوچہ کی پولٹس دن رات میں چند بار گرما گرم باندھنی چاہئے۔ اس سے ورم بہت جلد پک کر اس کی پیپ کسی طرف کو نکلنے لگتی ہے اس کے بعد شاہترہ۔ مکوہ خشک۔ گل سرخ۔ کملیہ ایک ایک تولہ۔ شہد خالص ۲ تولہ پانی میں جوش دیکر اور چھان کر بذریعہ پچکاری کے زخم کو دھوئیں۔ اگر درد کی شدت ہو تو اسکی تسکین اور زخم کو صاف کرنے کے لئے گرم دودھ اور شہد کی پچکاری بھی مفید ہے۔ اسی طرح پوست خشخاش۔ گل بابونہ گل سرخ کے جوشاندہ سے بذریعہ اسفنج کے تکمید کرنے سے بھی درد میں سکون ہو جاتا ہے۔ پھر زخم کا علاج مرہموں سے کرنا چاہئے۔ لیکن ورم پک جانے کے بعد اگر اسکے پھوٹنے میں دیر ہو۔ تو کسی ہوشیار اور مستند طبیبہ کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ جو اعمال جراحی میں نہایت مشاق اور تجربہ کار ہو۔ وہ اس پھوڑے کی پیپ کا ٹھیک موقعہ معلوم کرکے ایسی جگہ شگاف دیکر پیپ نکالیگی جہاں سے بذریعہ پچکاری کے زخم کو دھونا اور صاف کرنا آسان ہو۔ اور زخم کے اندر مرہم وغیرہ پہنچانے میں سہولت ہو اور زخم آسانی کے ساتھ بہت جلد بھر سکے۔ ان سب تدابیر کے علاوہ مریضہ کو مصفی خون دوا کھلانا اور خون کی حدت کم کرنے والی دوائیں پلانا اور بدنی قوت کو قائم رکھنے والی مقوی اور عمدہ غذائیں کھلانی چاہئیں۔ اور گاہ گاہ ملینات کا استعمال بھی مناسب ہے۔ تاکہ قبض ہونے نہ پائے۔ کیونکہ ایسی حالت میں قبض شکم سخت مضر ہوتا ہے۔

فصل تیرھویں۔ انسداد قاذف (اٹریسیا آف دی فیلوپین ٹیوب) یعنی قاذف نالی کا مسدود ہو جانا۔ یہ مرض نہایت شاذ و نادر دیکھنے میں آتا ہے۔ اور بعض مستورات میں پیدائشی ہوتا ہے اور بعض کو پیدائش کے بعد سن بلوغ سے پہلے۔ لیکن بعض کو سن بلوغ کے بعد لاحق ہوتا ہے اسلئے اسکو مندرجہ ذیل تین اقسام میں تقسیم کرکے بیان کرتے ہیں۔

پہلی قسم۔ پیدائشی۔ اس کا سبب (بھی تمام پیدائشی امراض کی طرح) یا تو قوت مصورہ کی خرابی ہوتی ہے۔ اور یا پیدائشی مادہ کا فساد اور اس کی علامات وہی ہیں جو مرض عقر (بانجھپن) کے بیان میں درج ہیں۔ یہ مرض لاعلاج ہے۔

دوسری قسم وہ ہے جو پیدائش کے بعد سن بلوغ سے پہلے کسی سبب سے پیدا ہوئی ہو۔ اسکی حالت بھی قسم اول کی سی ہے۔ یعنی لا علاج ہے۔

تیسری قسم وہ ہے جو سن بلوغ کے بعد پیدا ہوئی ہو۔

اسباب (۱) عصبانی کھچاؤ کے سبب سے قاذف نالی کی ساخت کا سکڑ جانا۔ اور اس کے مجریٰ کا بند ہو جانا (۲) نالی میں کسی سدہ پیدا کرنے والے مادہ کا رک جانا (۳) ساخت مذکور میں ورم پیدا ہونے سے راستہ کا بند ہو جانا (۴) قاذف نالی کی ساخت پر قریبی اعضاء کا دائمی دباؤ پڑنا۔ (۵) نالی مذکور کی اندرونی غشاء مخاطی میں ورم ہونا اور اسکی سطح میں چپکاؤ دار رطوبت رسکر اس کے جوف کا اندرونی سطح میں چمٹ جانا (۶) آتشکی یا سوزاکی زخموں کا وہاں سرایت کر جانا اور اندمال قرحہ کے وقت اس نالی کا بند ہو جانا (۷) قاذف نالی میں گوشت زائد یا مسہ کی طرح کا ابھار پیدا ہو جانا۔

علامات (۱) اسباب مرض کا موجود ہونا یا کچھ دنوں پہلے ان کا پایا جانا (۲) اسباب مرض کے لاحق ہونے سے پہلے سن بلوغ کے زنانہ لوازمات[1] کا موجود ہونا اور اس کے بعد سب میں کمی شروع ہو کر ان کا رفتہ رفتہ معدوم ہو جانا (۳) مریضہ کے دل میں اولاد سے مایوسی کے خیالات پیدا ہونا اور زنانہ جذبات کا معدوم ہو جانا **علاج**۔ اگر اس مرض کا سبب عصبانی تشنج ہو تو کھانے پینے کی دوائیں اور ضماد یا مالش کے اور آبزن کے طور پر ایسی دوائیں استعمال کرنی چاہئیں۔ جن سے اعصاب کا تشنج رفع ہو جائے اگر قاذف نالی کی ساخت میں ورم ہو تو ہر طرح سے اسکے تحلیل کرنے کی تدابیر کرنی چاہئیں۔ ان دونوں صورتوں میں اس قسم کے نسخے مفید ہو سکتے ہیں۔ گل بنفشہ۔ مویز منقیٰ۔ عناب۔ تخم خطمی۔ مکوہ خشک تخم کشوت۔ تخم خیارین۔ تخم خربزہ۔ بادیان۔ گاؤزبان۔ خمیرہ بنفشہ (۲) ضماد محللات لگانا اور روغن بابونہ وغیرہ کی مالش کرنا۔ (۳) عصبانی تشنج دور کرنے کیلئے روغن موم یا چربیوں کی مالش کرنی بھی مفید ہوتی ہے (۴) ماش کا آٹا گائے کے دودھ میں گوندھکر اسکی روٹی ایک طرف سے توے پر پکائیں اور کچی طرف روغن گل سے چکنی کر کے گرما گرم باندھیں (۵) اعصاب میں تشنج اور خشکی پیدا کرنے والی اشیائے پرہیز کریں[2]۔ اگر قاذف نالی پر قریبی اعضاء کا دباؤ اس مرض کا سبب ہو اور اس کا زائل کرنا ممکن ہو تو

---

[1] جریان طمث اور پستان کی بالیدگی وافعال تناسلی کی طرف رغبت وغیرہ ۱۲ مؤلف

[2] اگر قاذف میں سدہ ہو تو سدہ کھولنے والی قوی دوا کا استعمال مناسب ہے۔ مؤلف

مناسب تدابیر کرنی چاہئیں۔ اور اگر یہ ممکن نہ ہو تو اس قسم کو بھی اول الذکر صور توں کی طرح لاعلاج سمجھو

فصل چودھویں - انشقاق القاذف (ریچر آف دی فیلوپین ٹیوب) یعنی قاذف کا پھٹ جانا

پیڑو پر کوئی سخت چوٹ مثلاً گھونسہ یا لات وغیرہ لگنے سے یا نالی مذکور میں حمل قرار پا جانے اور وہاں اسکے بڑھتے رہنے سے یہ مرض ہو سکتا ہے۔ اس وقت مقام ماؤف میں سخت درد ہوتا ہے۔ اور اگر شگاف کے موقعہ پر کوئی موٹی رگ بھی ٹوٹ یا پھٹ جائے تو بکثرت جریان خون ہو کر جوف عانہ میں یا **رباط عریض** (براڈ لگامنٹ) کی ساخت میں اجتماع خون ہو کر سلعہ دمویہ عانہ یا رباط مذکور میں ورم پیدا ہو سکتا ہے۔ اور ان مرضوں کے متعلق تمام وہ تکلیفیں مریضہ کو گھیر لیتی ہیں جنکا بیان ان امراض کی بحث میں گذر چکا ہے۔

اسباب (۱) پیڑو پر کوئی سخت چوٹ لگنا (۲) نالی مذکور میں حمل قرار پا کر وہیں اسکے بڑھنے سے نالی کی ساخت میں شدید اور ناقابل برداشت تناؤ پیدا ہونا (۳) نالی مذکور کی ساخت کا پہلے ہی سے کمزور ہونا۔

علامات (۱) چوٹ وغیرہ کا شدید صدمہ پہنچتے ہی مریضہ کو مقام ماؤف میں سخت درد محسوس ہونا (۲) اسکے بعد فوراً مریضہ کو غشی طاری ہونا (۳) نبض میں نہایت کمزوری اور سرعت بلکہ تفاوت اور اختلاف پیدا ہو جانا (۴) پیڑو میں اجتماع خون وغیرہ کے سبب سے غیر معمولی ابھار مع گرمی کے پیدا ہونا (۵) سخت بخار لرزہ کے ساتھ ہونا۔

علاج - اگر ابتداء مرض میں مریضہ آپ کے پاس آئے اور بدن ضعیف نہ ہو اور امتلاء خون یا حدت خون کے آثار پائے جائیں تو (۱) سب تدابیر سے پہلے فصد باسلیق یا صافن اندام سے بقدر مناسب خون نکلوانا چاہیئے (۲) پھٹکری خام ایک ماشہ۔ ہلدی ایک ماشہ نہایت باریک پیسکر گائے یا بکری کے دودھ کے ساتھ کھلانا مناسب ہے (۳) گلاب خالص آدھ سیر میں پوست خشخاش ایک تولہ اور پھٹکری ایک تولہ جوش دیکر صاف کریں اور برف سے خوب سرد کر کے اسمیں کپڑا یا اسفنج تر کریں اور مقام ماؤف پر رکھیں (۴) تقویت قلب کے لئے خمیرہ مروارید ۳ ماشہ ہمراہ لعاب بہدانہ ۳ ماشہ۔ شیرہ عناب ۵ دانہ۔ شیرہ تخم کاہو مقشر ۳ ماشہ شیرہ مغز تخم خیارین ۳ ماشہ۔ عرق گاؤزبان۔ عرق کیوڑہ۔ عرق شاہترہ ہر ایک ۴ تولہ۔ شربت نیلوفر ۲ تولہ حل کر کے اور تخم ریحاں یا تخم بارتنگ چھڑک کر پلائیں (۵) مریضہ کو نہایت سکون اور آرام سے بستر

پر سیدھی لیٹی رہنے کی تاکید کریں (۶) اجابت کیلئے عمل کرنا اور قاثاطیر سے پیشاب نکالنا ایسا ضروری ہے کہ معالج کو اس سے ہرگز غافل نہ رہنا چاہیئے (۷) پیاس کے وقت عرق گلاب۔ عرق گاؤزبان، عرق مکوہ۔ عرق کیوڑہ۔ ہر ایک بقدر مناسب ملا کر تھوڑا تھوڑا دینا اور انار کھانے کی اجازت دینا مناسب ہے۔ اگر ابتدائے مرض کا زمانہ گزرنے کے بعد مریضہ آپکے مطب میں آئے تو اس حالت میں تدابیر مذکورہ بالا میں سے جو مناسب سمجھی جائیں معہ ان تدابیر کے عمل میں لائیں جو سلعہ دمویہ عانہ یا ورم مجاورات رحم کے بیان میں گزر چکی ہیں۔

انجام۔ اگر ابتدا مرض میں عمدہ تدابیر میسر ہو جائیں تو قاذف نالی کے شگاف سے زیادہ سیلان خون ہونے نہیں پاتا۔ مریضہ ورم سے محفوظ رہتی اور شگاف درست ہو جاتا ہے۔ لیکن یہ ممکن نہیں کہ اندمال شگاف کے موقعہ پر کوئی ایسی تدبیر کی جا سکے جس سے نالی مذکور زخمی ہونے یا بالکل بند ہو جانے سے یقینیاً محفوظ رہ سکے۔ اگر شگاف کے موقع میں سے بکثرت سیلان خون ہو کر جوف عانہ میں اجتماع خون ہو جائے تو سلعہ دمویہ عانہ پیدا ہو سکتا ہے۔ اگر مریضہ ضعیف ہو اور عمدہ تدابیر میسر نہوں تو ضعف شدید اور غشی یا شدت درد اور بخار شدید وغیرہ تکالیف کی صعوبت سے جلد ہلاک ہو جاتی ہے۔ اور یا ان مصیبتوں سے نجات پا کر جوف عانہ میں پھوڑا پیدا ہونے اور اس کے شدائد میں مبتلا ہوتی ہے

فصل سترھویں۔ قرحہ قاذفہ (السرشن آف دی فلیوپین ٹیوب) یعنی قاذف نالی کا زخم۔ اس حالت میں مقام ماؤف سے پیپ یا زرد و متعفن اور تیزابی رطوبت بہکر ہمیشہ جوف رحم کیطرف ہوتی ہوئی اندام نہانی سے خارج ہوا کرتی ہے۔ اس کے ساتھ ہی مریضہ اپنے پیڑو اور کمر میں درد کی شکایت کرتی ہے۔ ایام معمولی کے موقعہ پر وہ سخت درد سے بے چین رہتی ہے۔ اور بعض مریضات کثرت جریان طمث کی شاکی ہوتی ہیں۔ اور بعض قلت و بیقاعدگی طمث کی مصیبت میں مبتلا ہوتی ہیں اگر علاج میں اصل مرض اور اُس کے اسباب کا لحاظ نہ کیا جائے اور صرف عوارض موجودہ کے دفعیہ کی تدابیر عمل میں لائی جائیں تو باوجود پوری کوشش کے علاج میں ناکامی معالج کو حیران اور مریضہ کو شفا پانے سے مایوس کرتی ہے۔

اسباب (۱) یہ زخم کبھی تو آتشکی یا سوزاکی مادہ سے ہوتا ہے (۲) اور کبھی صرف حدت و فساد خون کے سبب سے قاذف نالی کی اندرونی جھلی میں خراش پیدا ہونے سے ہوتا ہے (۳) کبھی نالی مذکور کی ساخت میں ورم پیدا

ہو کر اس کے پک جانے سے ہوتا ہے (۴) کبھی نالی مذکور میں کسی وجہ سے شگاف ہو کر اسکے پک جانے سے ہوتا ہے

علامات (۱) متعفن اور تیزابی رطوبت کا سیلان (۲) مریضہ کو اپنے تلوں اور کمر میں درد محسوس ہونا (۳) اگر آتشکی یا سوزاکی زہر اس مرض کا سبب ہو تو اسکی علامات کا پایا جانا (۴) اگر حدت خون سبب ہو تو اسکی علامات کا موجود ہونا (۵) اگر پہلے قاذف میں ورم یا شگاف ہو کر اس کے پک جانے سے زخم پیدا ہوئے ہوں تو مریضہ سے دریافت کرنے پر اس کا پتہ چل سکتا ہے۔

علاج۔ اگرچہ عام طور پر اس مرض میں مصفی خون دوائیں (جیسے نقوع شاہترہ) مدرات کے ساتھ نہایت مفید ہوتی ہیں۔ لیکن اگر مریضہ کے خون میں حدت موجود ہو یا آتشکی و سوزاکی زہر کا فساد پایا جائے تو مصفیات خون کا پلانا بہت ضروری ہے۔ اور اس غرض کیلئے معجون عشبہ[1] ہمراہ عرق عشبہ و چوب چینی کے اور جوہر رسکپور معمولہ مطب خاص مؤثر دوا ہے۔ اگر مزاج میں زیادہ گرمی اور خون میں حدت پائی جائے تو لعاب بہدانہ۔ شیرہ عناب۔ شیرہ تخم کاسنی۔ عرق شاہترہ۔ شربت نیلوفر شام کے وقت ضرور پلانا چاہئے اگر ورم موجود ہو تو زیر ناف ضماد محللات لگانا چاہئے۔ اور ہر حالت میں رحم کے اندر پچکاری کرنیکے لئے یہ نسخہ مفید ہوتا ہے **صفتہ**۔ شاہترہ۔ مکوہ خشک۔ گل بابونہ۔ گل سرخ۔ برگ نیب۔ کمیلہ ہر ایک بقدر مناسب لیکر پانی میں پکائیں اور صاف کر کے رحم کے اندر پچکاری کریں تاکہ دوا کا اثر مقام ماؤف تک پہنچ سکے۔ لیکن پچکاری دینے میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ پانی کی دھار مقام ماؤف سے آگے تجاوز نہ کرنے پائے بلکہ موقعہ زخم تک زور سے نہ پہنچے۔ اور اس مرض میں یہ فرزجہ بہت مفید ہے **صفتہ**۔ کندر۔ انزروت۔ مرکی جوزالسرو۔ پوست انار۔ پھٹکری۔ دم الاخوین ہر ایک ۶ ماشہ نہایت باریک پیس چھانکر رکھیں اور اسمیں سے بقدر حاجت لیکر آب بارتنگ سبز کے ساتھ ملا کر استعمال کریں۔

انجام۔ اگر ہر طرح سے عمدہ تدابیر میسر ہوں تو چند روز میں مریضہ کو آرام ہو جاتا ہے۔ ورنہ مہینوں وہ بیچاری اس مصیبت میں مبتلا رہتی ہے۔ اور اگر دیگر عوارض پیدا ہو جائیں تو انکے شدائد سے ضعیف ہو کر فوت ہو جاتی ہے۔ اسیطرح اگر اندمال زخم کے موقعہ پر قاذف مسدود ہو جائے تو اس سے مریضہ بانجھ ہو سکتی ہے۔

فصل سولھویں۔ تاکل قاذف (فال آف ممبری آف فیلوپین ٹیوب) یعنی قاذف کا گل جانا کبھی قاذف نالی کے جھالر دار سرے کے ریشے کسی تیز مادے کے اثر سے گل کر جھڑ جاتے ہیں۔ اور کبھی

[1] یہ معجون اور جوہر رسکپور اور دیگر مرکب دوائیں ہندوستانی دواخانہ دہلی سے نہایت عمدہ و معتبر مل سکتی ہیں۔ ۱۲ مؤلف

یہانتک نوبت پہنچتی ہے کہ اس سرے کی رباطی ڈوری جو اسکو حفیۃ الرحم کے ساتھ جوڑتی ہے وہ بھی گل جاتی ہے اس حالت میں قاذف نالی کا یہ سرا حفیۃ الرحم کی سطح پر جو بصیلہ گرافیوس (گرافین وی سائیکل) تک نہیں پہنچ سکتا ہے اور نہ اس پر اپنا دباؤ ڈال کر اسکے اندر والے مادہ کو بخوبی چوس کر اپنے اندر لے سکتا ہے اسلئے بیدالنثی انسانی کے نسائی مادہ کا (ادوم) حفیۃ الرحم سے جوف رحم میں پہنچنا دشوار ہو جاتا ہے اور مریضہ عسر حمل[۱] کی مصیبت میں مبتلا ہوتی ہے۔ ایسی حالت میں زن وشوہر کے دل میں اولاد کی تمنا کا جوش جب انھیں طبیب کے پاس کھینچ لاتا ہے۔ اور طبیب صاحب عسر حمل کے اسباب تلاش کرتے ہوئے جانبین کی قوت بدنی اور دیگر حالات متعلقہ مادہ تولید کی طرف متوجہ ہوتے ہیں تو ان میں سے کسی کا قصور نہ پاکر حیران رہ جاتے ہیں۔ پھر اگر انھوں نے مستغیث سے اپنی حیرانی ظاہر کر دی تو اسے مایوسی ہوتی ہے اور اگر تن بہ تقدیر کچھ نہ کچھ علاج کرنا شروع کر دیا تو ناکامی سے خفت اٹھانی پڑتی ہے۔ اسلئے ہم اس مرض کے اسباب وعلامات درج ذیل کرتے ہیں:۔

اسباب (۱) خون میں آتشکی یا سوزاکی زہر کے اثر سے قاذف کے جھالردار سرے میں زخم ہو جانا (۲) اسی طرح سادہ گرمی اور حدت خون کے سبب سے نالی مذکور کے سرے میں زخم ہو جانا (۳) یہ بھی ممکن ہے کہ حفیۃ الرحم پر عمل جراحی کرتے وقت یا شکم میں شگاف دیکر بچہ رحم سے نکالتے وقت غلطی سے قاذف کے جھالردار سرے کے ریشے کٹ جائیں۔

علامات (۱) مرض لاحق ہونے سے پہلے خون میں آتشکی یا سوزاکی زہر کا موجود ہونا، خواہ اسکے بعد وہ خرابی موجود ہو یا زائل ہو گئی ہو (۲) حدوث مرض کے وقت قرحہ قاذف کی علامات موجود ہونا (۳) اسکے بعد مریضہ کو (باوجود بظاہر تندرستی کے) عسر حمل کی شکایت ہونا۔

علاج۔ اگر مریضہ کے بدن میں آتشکی یا سوزاکی زہر کا اثر موجود ہو، یا اس کے خون میں کسی دوسری قسم کا فساد پایا جائے تو پہلے اسے زائل کرنے کی تدابیر کرنی چاہئیں۔ اور اگر مریضہ کا خون صاف ہونے کے باوجود اور بلا کسی دوسرے سبب کے اسکو عسر حمل کی شکایت ہونے میں قاذف نالی کا قصور ثابت ہو جائے تو اسے لاعلاج سمجھنا چاہئے کیونکہ نہ تو اس جھالردار سرے کی اصلی حالت پیدا ہونی

---

[۱] کیونکہ اگر قاذف نالی کا یہ ماؤف سرا اتفاقاً جو بصیلہ گرافیوس کے ٹھیک موقعہ پر جا پہنچے اور نسائی مادہ کو وہاں سے لیکر بلکہ جوف رحم میں پہنچا دے۔ اور طرف ثانی کا مادہ بھی ہر طرح سے درست ہو تو ایسی حالت میں استقرار حمل ہو سکتا ہے ورنہ ہرگز نہیں۔ منہ عفی عنہ

ممکن ہے۔ اور نہ اس جھالر کا فائدہ کسی دوسری تدبیر سے حاصل کیا جاسکتا ہے۔

فصل سترھویں سلعہ قاذف (اسٹومر آف دی فیلوپین ٹیوب) یعنی قاذف نالی کی رسولی

ڈاکٹر رحیم خاں صاحب مرحوم نے اپنی کتاب (امراض نسواں کے صفحہ ۲۵۰) میں لکھا ہے کہ شیرخوار لڑکیوں کی نعش کا امتحان کرتے ہوئے بعض دفعہ قاذف نالیوں کے جھالردار سرے کے قریب چھوٹی چھوٹی رسولیاں مٹر کے دانہ یا بیر کی گٹھلی کے برابر پائی جاتی ہیں۔ ان میں ایک شفاف رقیق اور کسی قدر لسیدار رطوبت بھری رہتی ہے اور ان کی ڈنڈی اکثر ایک انچ سے تین انچ تک لمبی ہوتی ہے۔ مگر کوئی رسولی بے ڈنڈی کی بھی ہوتی ہے۔ ان ڈنڈیوں کو اگر بغور دیکھا جائے تو ان میں ایک سوراخ ہوتا ہے جو بعض دفعہ کسی رسولی میں جا کھلتا ہے۔ کبھی ان ڈنڈیوں کے خود بخود ٹوٹ جانے سے یہ رسولیاں جھڑ کر گر پڑتی ہیں، اور یا پھٹکر بالکل نابود ہوجاتی ہیں۔ اور کبھی اپنی جگہ رفتہ رفتہ بڑھتی ہیں۔ لیکن یہ رسولیاں بیضہ مرغ یا سیب یا رنگترہ سے زیادہ بڑی کبھی نہیں ہوتی ہیں۔

اسباب و علامات۔ ڈاکٹر صاحب موصوف نے اگرچہ ان رسولیوں کے اسباب و علامات وغیرہ بیان نہیں کئے ہیں، اور حفیتہ الرحم کی رسولیوں کے بیان میں ضمنی طور سے انکا ذکر کیا ہے۔ لیکن بغور غور کرنے سے آپکو بخوبی معلوم ہوسکتا ہے کہ ان رسولیوں کا سبب بھی وہی غیر طبعی اور گاڑھی رطوبت ہوتی ہے جس سے دیگر اعضاء میں رسولیاں پیدا ہوسکتی ہیں۔ اسیطرح انکی علامات کی نسبت بھی کہا جاسکتا ہے، کہ اگر ان کی مقدار کسیقدر بڑی ہو تو مریضہ کے پیڑو اور جنگاسہ کے درمیان (قعر الخاصرہ میں) ایک غیر معمولی ابھار پایا جائے گا۔ لیکن رسولیوں کے متعلق دیگر علامات میں سے بعض تو ایسی ہیں کہ مریضہ کے صغر سن کی وجہ سے ان کا وجود پایا نہیں جاسکتا ہے۔ اور بعض ایسی ہیں کہ بچوں میں ان کے بیان کرنیکی قابلیت نہیں ہوتی ہے۔ اسلئے موضع ماؤف میں ایک غیر معمولی ابھار دیکھکر قاذف نالی کی رسولی کی رسولی کا یقین کرلینا ایک سمجھدار معالج کے لئے سخت دشوار ہے۔

علاج۔ جب کسی معقول وجہ سے کوئی طبیب کسی مرض کی تشخیص کامل میں عاجز و ناکام رہتا ہے۔ تو ایسے موقعہ پر ایسے مشترک اور عام النفع طریقہ علاج اختیار کرنے کی اجازت دیگئی ہے۔ اسلئے میں کہہ سکتا ہوں کہ یہاں بھی طبیب کو ضماد محللات اور اسی قسم کی دوائیں کھلانے یا پلانے کی تجویز کرنی مناسب ہیں جنسے مقام ماؤف کا ورم یا رسولی تحلیل ہوسکے اور تیز و قوی الاثر دواؤں کے استعمال سے احتراز واجب ہے۔

باب چہارم

بعض امراض مثانہ ومعاء مستقیم ومقعد

اگرچہ مثانہ اور معاء مستقیم نہ تو اعضاء تناسل کی جماعت میں شریک ہیں اور نہ ان کے ملحقات میں شمار کئے جاتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ہم اس موقع پر ان دونوں اعضاء کے بعض ان امراض کو بیان کرنا مناسب سمجھتے ہیں جن کا طریقہ علاج سیکھنا طبیبات کے لئے ضروری ہے تاکہ وہ مستورات کے ان امراض کا علاج بخوبی کرسکیں جن کی حالت صاف طور پر مردوں سے بیان کرنا دشوار ہوتا ہے۔ اور ان امراض کی تشخیص میں یا اسباب مرض کی تعیین میں اطباء کو اول تو سخت دشواریاں پیش آتی ہیں اور اس کے بعد استعمال ادویہ یا عملی خدمات بذات خود انجام نہ دے سکنے کے باعث بعض ضروری تدابیر سے قاصر رہتے ہیں۔ اگر ہماری تعلیم یافتہ طبیبات دیگر امراض مختصہ نسواں کی طرح ان امراض کے علاج میں بھی مہارت پیدا کریں گی تو امید کرتا ہوں کہ ایسی مریضات کو اپنے علاج کے لئے مرد اطباء کی طرف رجوع کرنے کی اشد ضرورت باقی نہیں رہے گی۔

اس باب میں چند فصلیں ہیں اور ہر ایک فصل میں ایک مرض کے اسباب وعلامات مع مجرب ومفید علاج کے درج کئے گئے ہیں۔

فصل پہلی ورم مثانہ (سسٹائی ٹس) یہ مرض تین قسم کا ہوتا ہے۔ ایک ورم گرم حاد دوسرا سرد مزمن۔ اور تیسرا سرطانی۔

قسم اول۔ ورم گرم حاد۔ (اکیوٹ سسٹائی ٹس) یہ ورم اکثر گرم مزاج والی اور جوان مستورات کو پیڑو پر چوٹ لگنے سے یا مثانہ کی پتھری کے خراش سے۔ یا وضع حمل کے وقت مثانہ کو اذیت پہونچنے سے پیدا ہوتا ہے۔ اور دایہ کی بے احتیاطی اور صفائی کا خیال نہ کرنے سے یا سوزاک کی مادہ کے سرایت کرنے سے بھی ہوسکتا ہے۔

علامات (۱) پیڑو میں درد شدید معہ ٹیس کے ہوتا ہے۔ اور کھڑے ہونے سے مریضہ کو سخت تکلیف ہوتی

ہے (۲) شدید بخار ہوتا اور ہاتھ پاؤں سرد رہتے ہیں۔ کبھی ہذیان تک بھی نوبت پہنچتی ہے (۳) پیشاب گاڑھا سرخ متعفن اور قطرہ قطرہ نہایت جلن سے آتا ہے۔ اور اسوقت کبھی شدت تکلیف سے تشنج تک نوبت پہنچتی ہے۔ اگر ورم زیادہ ہو تو پیشاب بالکل بند ہو جاتا ہے (۴) مریضہ کو پیچش کی تکلیف ہوتی ہے۔ اور اگر ورم زیادہ ہو تو احتباس براز بھی ہو جاتا ہے۔

علاج (۱) اگر خون کا غلبہ ہو ابتداء مرض کے زمانہ میں سب سے پہلے فصد باسلیق کرائیں (۲) اس کے بعد شیرہ بادیان شیرہ مکوہ خشک۔ عرق شاہترہ۔ شربت نیلوفر پلائیں (۳) ہر روز صبح کو یہ نقوع پلانا چاہئے **صفتہ** گل بنفشہ۔ عناب تخم خطمی۔ تخم خبازی۔ مکوہ خشک۔ شاہترہ۔ تخم کاسنی۔ گاؤزبان۔ شربت بنفشہ (۴) مکوہ خشک۔ مغز فلوس۔ آرد جو۔ گل بابونہ۔ کنجد مقشر۔ آب مکوہ سبز میں پیکر روغن اضافہ کرکے فرزجہ کریں (۶) گل بنفشہ۔ تخم خطمی۔ مکوہ خشک۔ شاہترہ۔ گل سرخ۔ گل بابونہ کے جوشاندہ کا نطول کریں یا اسی سے آبزن کریں۔ (۷) شدت درد کے وقت پوست خشخاش کو گلاب میں جوش دیکر اس سے تکمید کریں (۸) آش جو میں شیرہ تخم خشخاش سفید اور شربت بنفشہ ملا کر بطور غذا کے دیں (۹) ابتداء مرض اور تزاید کا زمانہ گزر جانیکے بعد جملہ تدابیر مذکورہ بالا میں حسب موقع تبدیلی کرنا معالج کی رائے پر ہے۔

انجام۔ اگر عمدہ تدابیر میسر ہوں تو چند روز میں ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔ اور وقت پر اگر عمدہ علاج نہ ہو سکے تو ورم پکنے لگتا ہے۔ اور اس میں پیپ پیدا ہو جانے کے بعد پھوٹ جاتی ہے اور یا ورم میں صلابت پیدا ہو کر قسم مزمن کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر مرض نہایت شدید اور مریضہ لاغر وضعیف ہو تو شدید عوارض کی تکلیف سے ہلاک ہو جاتی ہے

قسم دوسری۔ ورم بارد بلغمی۔ (کرانک سسٹائی ٹس) یہ ورم اکثر سرد مزاج والی مریضات کو پیر ڈو پیر سردی لگنے سے یا سنگ مثانہ کی خراش سے یا پیشاب میں مرض نقرس کا مادہ موجود ہونے سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اسمیں مثانہ کی اندرونی جھلی اکثر پھول کر موٹی ہو جاتی ہے۔ اور مریضہ اسمیں مدت تک مبتلا رہتی ہے۔

علامات۔ (۱) مریضہ کو اپنے پیڑو میں بوجھ محسوس ہوتا ہے اور کھڑے ہونے سے پاؤں کانپتے ہیں۔ پیڑو میں درد اور بخار نہیں ہوتا۔ اور نہ طمث کے متعلق کوئی شکایت ہوتی ہے (۳) پیشاب تھوڑا تھوڑا جلن اور تکلیف سے آتا ہے۔ اور پیشاب کرنے سے پہلے یہ تکلیف شروع ہوتی ہے۔ (۴) پیشاب گاڑھا لیسدار ہوتا ہے

سلہ کیونکہ اندام نہانی میں رکھی ہوئی دوا کا اثر مثانہ کے پچھلے حصہ تک بخوبی پہنچ سکتا ہے ۱۲ مؤلف

اور اس میں رسوب مخاطی (میوکس) بکثرت پایا جاتا ہے (۵) جس برتن میں پیشاب رکھا جائے اسمیں نیچے گاڑھے اور لسیدار اجزاء کے ساتھ کسیقدر چونے کے سے اجزاء بھی جمے ہوئے پائے جاتے ہیں (۶) جسقدر مرض ترقی کرتا جاتا ہے پیشاب میں ان اجزاء کی مقدار اسیقدر زیادہ ہوجاتی ہے۔ اور پیشاب کا رنگ بھورا خاکستری ہوتا جاتا ہے (۷) اگر پیشاب کو جوش دیا جائے تو انڈے کی سفیدی کی طرح کے اجزاء البیومن اس میں تہ نشین ہوجاتے ہیں۔ (۸) کبھی یہ گاڑھی رطوبت (میوکس) احلیل میں چمٹ کر احتباس بول پیدا کرتی ہے۔ اگر قاثاطیر داخل کیا جائے تو اس کے سوراخ میں میوکس چمٹ کر پیشاب کو نکلنے سے روکتا ہے (۹) کبھی پیشاب میں کسیقدر اجزاء خون کے شامل ہوتے ہیں اور اسمیں نوشادر (امونیا) کی سی متعفن بو آتی ہے۔

علاج (۱) بادیان۔ عناب۔ شاہترہ۔ مکوہ خشک۔ تخم خطمی۔ تخم خربزہ۔ گاؤزبان کا جوشاندہ۔ شربت بنفشہ یا شربت بزوری کے ساتھ صبح کے وقت پلائیں۔ (۲) شام کے وقت یہ سفوف بقدر ساڑھے چار ماشے ہمراہ آب تازہ اور سکنجبین ۲ تولہ کے کھلائیں **صفت** مغز تخم خربزہ ایک تولہ۔ تخم کرفس ۹ ماشہ۔ رب السوس ۶ ماشہ نبات سفید ۲ تولہ باریک پیکر سفوف بنائیں (۳) بابونہ۔ مرزنجوش۔ تخم حلبہ۔ تخم خطمی۔ تخم السی۔ مکوہ خشک برنجاسف۔ شاہترہ۔ برگ نیب کے جوشاندہ سے آبزن کریں (۴) روغن کمیلہ بقدر مناسب پچکاری کے ذریعہ سے مثانہ میں داخل کریں (۵) اگر پیشاب نہایت بدبودار آتا ہو اور اندیشہ ہو کہ اسکے فساد سے مثانہ کی جھلی گلنے لگیگی تو مثانہ کے اندر اس جوشاندہ کی پچکاری کرنی چاہیئے **صفت** برگ نیب۔ برگ حنا مکوہ خشک۔ گل بابونہ۔ گل سرخ۔ شاہترہ۔ کمیلہ۔ پوست خشخاش پانی میں جوش دے کر صاف کریں اور اس سے بذریعہ پچکاری کے مثانہ کو دھو ڈالیں۔ (۶) جوارش زرعونی اس مرض کے لئے بہت مفید ہے۔

صفت تخم گزر۔ تخم کرفس۔ تخم اسپست۔ نانخواہ۔ سونف۔ مغز تخم خربزہ۔ مغز تخم خیارین۔ پوست بیخ کرفس ہر ایک ۷ ماشہ۔ لونگ۔ پیپلامول۔ کباب چینی ہر ایک ۳۔ ماشہ۔ عود خام۔ زعفران۔ مصطگی۔ ہر ایک ۲۔ ماشہ۔ سب کو کوٹ چھان کر پاؤ سیر شہد خالص میں ملا رکھیں۔ خوراک ۵ ماشہ۔ (۷) غذا میں گوشت بزاور پالک۔ کدو مانی نہایت کم نمک و مرچ ہمراہ چپاتی کے دیں۔ اگر دودھ یا خیارین کی کھیر دی جائے تو چنداں مضائقہ نہیں ہے۔

انجام۔ مثانہ میں رطوبت لسیدار اور چونہ کی طرح کثیف رسوبی اجزاء جمع رہنے سے پتھری پیدا ہونے لگتی ہے۔ یا مادہ مرض کے فساد سے مثانہ کی اندرونی جھلی گلنے لگتی ہے۔ اور بالآخر اسمیں زخم ہوجاتے ہیں۔ کبھی ان زخموں کے مثانہ میں سوراخ ہوجاتے ہیں۔ کبھی یہ مرض مثانہ سے اوپر کو بڑھ کر

برنجین (یوریٹرز) کے ذریعہ سے گردوں تک پہنچتا ہے۔ اور مدت تک اس قسم کی تکالیف برداشت کرنے سے مریضہ لاغر و ضعیف ہو کر فوت ہو جاتی ہے۔

قسم تیسری۔ ورم بارد سوداوی سرطانی (کینسر آف بلیڈر) یہ ورم اکثر ورم حار کے بعد (علاج میں کسی خرابی سے) پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر مریضہ کے مزاج میں سوداویت غالب ہو تو ابتداءً بھی ہو سکتا ہے۔

علامات (۱) پیڑو میں ثقل اور درد محسوس ہوتا ہے (۲) پیشاب تکلیف اور جلن کے ساتھ آتا ہے (۳) قارورہ گاڑھا

علاج (۱) گل بنفشہ۔ عناب۔ شاہترہ۔ مکوہ خشک۔ پرسیاوشاں۔ تخم خیارین۔ گاؤزباں کا جوشاندہ چند روز تک شربت بزوری کے ساتھ صبح کے وقت پلائیں (۲) نضج کے بعد اسی نسخہ میں مغز فلوس اضافہ کر کے مسہل دیں (۳) مکوہ خشک۔ گل بابونہ۔ اکلیل الملک۔ تخم السی۔ تخم میتھی۔ تخم خطمی۔ پرسیاوشاں۔ مغز تخم قرطم۔ خارخسک۔ پوست خشخاش۔ پانی میں جوش دیکر آبزن کریں (۴) مکوہ خشک۔ مغز فلوس۔ آرد جو۔ گل بابونہ۔ تخم خطمی۔ رسوت۔ صندل سرخ۔ تخم السی۔ تخم کنوچہ۔ کندر سفید۔ اشق۔ گوگل۔ مکوہ سبز کے پانی میں پیس کر مغز ساق گاؤ۔ روغن قسط اضافہ کر کے نیم گرم ضماد کریں (۵) شاہترہ۔ مکوہ خشک۔ برگ نیب گل سرخ۔ گل بابونہ۔ کمیلہ۔ پانی میں جوش دے کر مثانہ میں اس کی پچکاری کریں۔ (۶) شدت درد کے موقعہ پر ضماد اور پچکاری کی دوا میں افیون قدرے زعفران کے ساتھ اضافہ کر سکتے ہیں۔

(۷) غذا میں آش جو یا دال مونگ یا کدو دراز نہایت کم مرچ نمک کے ساتھ پکا کر چپاتی کے ہمراہ دے سکتے ہیں۔

فصل دوسری قروح مثانہ و مجرائے بول (السریشن آف بلاڈر اینڈ یوریتھرا) یعنی مثانہ و مجرائے بول میں زخم ہو جانا۔

اسباب (۱) کوئی خلط گرم تیزابی خاصیت کا مثانہ میں گرے اور اپنی تیزی سے اندرونی سطح کو چھیل کر زخم پیدا کرے۔ جیسا کہ اکثر نوجوانوں کو سوزش بول کے بعد ہو جاتا ہے۔ اسی واسطے جسکو ایک مدت تک پیشاب جلن اور گرمی کے ساتھ آتا رہے۔ اسے قروح مثانہ یا مجرائے بول سے بےخوف نہیں رہنا چاہیئے۔ (۲) مثانہ میں خاردار پتھری پیدا ہو جائے اور وہ مثانہ کی سطح میں خراش پیدا کر کے زخم ڈال دے (۳) بعض مرتبہ مثانہ میں ورم پیدا ہو کر اسکے پک جانے اور پھوٹنے سے بھی زخم ہو جاتا ہے۔

علامات (۱) پیشاب جلن سے آنا (۲) پیشاب میں ریگ موجود ہونا (۳) پیشاب میں بدبودار پیپ موجود ہونا (۴) پیشاب میں بھوسی کی طرح کے سفید چھلکے اور مثانہ کی اندرونی جھلی کے گلے ہوئے ٹکڑے موجود ہونے (۵) مثانہ میں ہر وقت جلن کی تکلیف محسوس ہوتی۔

علاج سب سے پہلے مریضہ کو ایسی دوائیں پلائی جائیں جن سے پیشاب کھل کر بکثرت آئے اور مثانہ پیپ اور میل وغیرہ سے پاک ہو جائے۔ جیسا کہ ماء العسل یا بکری کے دودھ کی لسی۔ یا پوست بیخ فالسہ کے نقوع کا آب زلال شربت بزوری کیساتھ۔ پھر جب مثانہ صاف ہو جائے اور زخم کو پیدا کر نیوالا متعفن مادہ بالکل نکل جائے تو اس وقت ایسی دوائیں کھلائی جائیں جن سے زخم رفتہ رفتہ مندمل ہونے لگیں جیسے قرص کا کنج یا قرص کہربا وغیرہ۔ اور اگر گل ارمنی۔ شادنج عدسی مغسول۔ کندر۔ انزروت۔ نشاستہ۔ بارہ سنگھا سوختہ۔ سفیدہ جست۔ ہر ایک بقدر مناسب لیکر بکری کے دودھ میں گھول کر پچکاری سے مثانہ میں پہنچائیں تو اس سے بہت جلد زخم مندمل ہو جاتا ہے۔ اور اگر مثانہ یا احلیل میں درد بشدت محسوس ہوتا ہو تو شیاف ابیض افیونی کو عورت کے دودھ میں حل کر کے احلیل میں ٹپکانا اور شربت خشخاش عرق شاہترہ یا عرق کاسنی میں ملا کر پلانا مفید ہوتا ہے۔

نسخہ قرص کا کنج تخم کا کنج۔ مغز تخم خیارین۔ مغز بادام شیریں مقشر۔ رب السوس۔ نشاستہ۔ صمغ عربی دم الاخوین۔ کتیرا۔ کندر تخم کرفس۔ ہر ایک ۱۰ ماشہ۔ افیون خالص ایک ماشہ کوٹ چھانکر صاف پانی میں قرص بنائیں خوراک ۳ ماشہ ہے۔

نسخہ قرص کہربا۔ کہربا شمعی۔ کتیرا۔ نشاستہ۔ صمغ عربی۔ مغز تخم خیارین۔ ہر ایک ۶ ماشہ گلنار فارسی ۴ ماشہ اقاقیا ۳ ماشہ۔ کوٹ چھانکر آب بارتنگ میں قرص تیار کریں۔ خوراک ۷ ماشہ ہمراہ آب سماق۔

نسخہ شیاف ابیض۔ نشاستہ ایک ماشہ۔ سفیدہ کاشغری مغسول ۶ ماشہ۔ کتیرا۔ صمغ عربی ہر ایک ۳ ماشہ افیون خالص ۱ ماشہ۔ نہایت باریک پیسکر سفیدی بیضہ مرغ میں ملا کر شیاف تیار کریں۔ یہ شیاف آشوب چشم کے لئے بھی مفید ہیں۔ جو درد شدید کے موقعہ پر بعد تنقیہ کے مستعمل ہیں۔

فصل تیسری۔ احتباس البول (ری ٹنشن آف یورن) یعنی پیشاب بند ہو جانا۔ یہ دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک یہ کہ پیشاب مثانہ میں بھرا رہے اور نکل نہ سکے۔ دوسرے یہ کہ گردوں میں پیشاب کی موقوف ہو جائے۔ اسلئے مریض کا پیشاب رک جائے۔ ان دونوں قسم کے احتباس کا آخری نتیجہ

یہ ہوتا ہے کہ اگر یہ تکلیف زیادہ قائم رہے تو پیشاب میں دفع ہونے والے فضلات کی سمیت تمام بدن میں سرایت کرنے سے اور اعضاء رئیسہ پر اس کا مفسد اثر ہونے سے مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔ اب ہم ان دونوں قسموں کو معہ اسباب و علامات و علاج کے درج ذیل کرتے ہیں۔

قسم اول۔ وہ احتباس جس میں مثانہ پیشاب سے اسقدر بھر جاتا ہے کہ مریض کا پیڑو پھول جاتا ہے اور مثانہ کے تناؤ کی سخت اذیت سے مریض بے چین رہتا ہے کبھی خفقان یا بیہوشی یا ہذیان تک بھی نوبت پہنچتی ہے۔

اسباب (۱) اگر مثانہ میں پتھری ہو تو اس کا مجرائے بول میں پھنس جانا (۲) اگر مثانہ میں زخم ہوں تو ان کی پیپ سے مجرائے بول کا بند ہو جانا۔ یا زخم کی جگہ سے کوئی چھیچھڑا علیحدہ ہو کر مجرائے بول میں پھنس جانا (۳) اگر مثانہ میں زخم ہو تو پیشاب کرنے میں تکلیف ہونے کے خوف سے بیمار کو پیشاب کی ہمت نہ ہونا (۴) اندمال زخم کے موقعہ پر مجرائے بول میں گوشت زائد پیدا ہو جانا (۵) شرمگاہ کے بیرونی حصہ یا اندام نہانی یا معاء مستقیم وغیرہ میں ورم شدید ہو تو اس کے دباؤ سے مجرائے بول بند ہو جانا (۶) عام عصبی تشنج سے مجرائے بول کا بند ہو جانا۔ جیسا کہ بعض شدید قسم کے امراض دماغی میں ہوتا ہے (۷) یا خاص عضلہ ماسکۃ البول کے تشنج سے مجرائے بول کا بند ہو جانا۔ جیسا کہ مثانہ یا مجرائے بول میں ورم یا زخم ہونے کی حالت میں یا حرقۃ البول کی تکلیف سے ہوتا ہے (۸) مثانہ کی گردن اور عضلہ ماسکۃ البول کے علاوہ اسکی تمام ساخت کا ڈھیلا ہو جانا اور اسکی قوت دافعہ میں کمزوری پیدا ہو جانا اور حس معدوم ہو جانا۔ جیسا کہ مثانہ کی ساخت میں رطوبت مادی جذب ہو جانے سے ہوتا ہے (۹) اتفاقاً کسی کام میں مشغول ہونے کی حالت میں اگر کچھ دیر تک پیشاب روکا جائے تو شدت تناؤ کے سبب سے اسکی ساخت کے عضلی ریشے تھک کر اسقدر سست ہو جاتے ہیں کہ پیشاب کو دفع کرنے کیلئے انہیں سکڑنے کی طاقت باقی نہیں رہتی۔ اسلئے پیشاب خارج نہیں ہو سکتا۔

علامات (۱) مریض کے پیشاب میں ریگ کا پایا جانا سنگ مثانہ کی علامتوں میں سے ہے۔ اور اندام نہانی میں انگلی داخل کرکے ٹٹولنے سے بھی پتھری معلوم ہو سکتی ہے (۲) پیشاب میں پیپ ہونا مثانہ اور مجرائے بول کے زخموں کی کھلی علامت ہے۔ باقی علامات ان امراض کے موقعہ پر درج کیجائینگی۔

(۳) مجرائے بول میں گوشت زائد پیدا ہونے سے اگر احتباس بول ہو تو پہلے زخموں کا ہونا اور جب اندمال زخم

شروع ہو تو رفتہ رفتہ پیشاب کی دھار باریک ہو کر احتباس بول تک پہنچنا اسکی علامت ہے۔ اسکے علاوہ اگر احلیل میں سلائی داخل کرنے سے اسمیں رکاوٹ اور درد ہو اور سلائی خون آلودہ نکلے تو اس سے گوشت زائد کی تصدیق ہو سکتی ہے (۴) اگر شرمگاہ یا اندام نہانی وغیرہ کے ورم سے یا عام عصبی تشنج سے احتباس بول ہو تو ان امراض کا وجود اسکی علامت ہے (۵) اگر مثانہ یا مجرائے بول کے گہرے حصہ میں ورم ہونے سے احتباس بول ہو تو بخار اور مقامی درد کی تکلیف اسکی علامت ہے (۶) اگر مثانہ کی ساخت کے ڈھیلا ہونے اور ضعف قوت دافعہ سے پیشاب رک گیا ہو تو غلبہ بلغمیت کی علامتیں موجود ہونگی۔ اور پیڑو میں ثقل محسوس ہونا اور کثرت بلغم کے اسباب کا مقدم ہونا اسکی علامت ہے (۷) اگر کسی کام میں مشغول ہونے اور پیشاب کے روکے رکھنے سے احتباس بول ہوا ہو تو دریافت کرنے سے ثابت ہو سکتا ہے۔

علاج۔ اگر مثانہ میں پیشاب کی زیادہ مقدار جمع ہو جانے سے مریض بے چین ہو یا دیگر شدید عوارض پیدا ہونے کا اندیشہ ہو تو سب تدابیر سے پہلے قاثاطیر داخل کرکے پیشاب نکال دینا چاہیئے۔

لیکن یاد رکھو کہ اگر مجرائے بول یا مثانہ میں ورم شدید ہو تو حتی المقدور قاثاطیر کا استعمال نہ کرنا چاہیئے اسی طرح اگر شرمگاہ یا اندام نہانی میں ورم ہو یا عضلہ ماسکۃ البول میں سخت تشنج ہو تو اس حالت میں بھی جبتک شدید ضرورت پیش نہ آئے اسوقت تک قاثاطیر کا استعمال نہ کرنا بہتر ہے۔

(۲) اسکے بعد اگر مثانہ کی پتھری سبب ہو تو اس کے نکالنے کی تدابیر کرنی لازم ہیں جنکا بیان آئندہ آئیگا

(۳) اگر مثانہ یا مجرائے بول میں زخم ثابت ہوں تو انکا علاج بھی اسی قاعدہ سے کرنا چاہیئے جو اس بحث میں مذکور ہے۔

(۴) اگر مجرائے بول میں گوشت زائد ہو تو دواؤں سے اسکا علاج سخت دشوار ہے خصوصاً جبکہ مجرائے بول کے گہرے حصہ میں ہو۔ اسلئے قاثاطیر سے پیشاب نکالنا چاہیئے۔ اور بارودت ایک تولہ باریک پیس کر روغن زیتون ۲ تولہ میں ملا کر اسکے چند قطرے احلیل میں ٹپکائیں۔ یا شیشے کی پچکاری سے مجرائے بول میں پہنچا دیں۔ دو یا تین ہفتہ تک عمل کرنے سے گوشت زائد کے تحلیل ہونے کی امید ہے (۵) اگر عصبی تشنج یا ورم کے سبب سے مجرائے بول بند ہو گیا ہو تو اسکے لئے یہ آبزن مفید ہے **صفتہ** تخم خطمی پرسیاوشاں۔ مکوہ خشک۔ بابونہ۔ تخم کتان۔ مرزنجوش۔ برگ سداب۔ پودینہ خشک۔ برنجاسف۔ تخم میتھی۔ گل سرخ۔ اکلیل الملک۔ سنبل الطیب۔ مغز تخم قرطم۔ تخم سویہ ہر ایک ایک تولہ لیکر پانی میں پکائیں اور صاف کرکے آبزن کریں۔ باقی تدابیر ورم کی بحث میں مذکور ہیں (۶) اگر مثانہ کی ساخت کے ڈھیلے ہونے اور

قوت دافعہ کے ضعف سے احتباس بول ہو تو قاثا طیر سے پیشاب نکالنا اور ایسی دواؤں کے جوشاندہ میں مریضہ کو بٹھانا مفید ہوتا ہے۔ گلنار۔ گل سرخ۔ مازو سبز۔ مائیں۔ پوست انار۔ جوز السرو۔ برگ آس۔ بدستور پانی میں پکا کر کام میں لائیں (۷) اگر مثانہ کے عضلی ریشوں میں سکڑنے کی طاقت باقی نہ رہی تو انکی تحریک کے لئے زعفران کی پنکھڑی احلیل میں رکھنی اور پیڑو پر شورہ کا لیپ کرنا اور بھینس کے کان کا میل ناف پر لگانا۔ اسیطرح ناف میں جوں چھوڑ دینا مجرب ہے۔ **قسم دوسری**۔ وہ احتباس بول جس میں پیشاب مثانہ کے اندر موجود نہ ہو بلکہ گردہ میں پیشاب کی موقوف ہو جانے کے سبب سے پیشاب بند ہو گیا ہو۔

اسباب (۱) ہیضہ وبائی کے تیسرے درجہ میں جبکہ پتلے دست بکثرت آنیسے بدنی رطوبت بہت کم باقی رہ جاتی ہیں ضعف حرارت غریزیہ کے سبب سے بدن سرد اور نبض ساقط ہو جاتی ہے۔ اور خون کا قوام گاڑھا ہو کر اسکا دورہ سست ہو جاتا ہے۔ تو اس حالت میں تمام اعضا کیطرح گردے بھی تھک کر اپنے کام (تولید بول) سے عاجز ہو جاتے ہیں (۲) اسیطرح بعض شدید قسم کے بخاروں اور دیگر امراض میں بھی رطوبات بدنی کے تحلیل ہونے سے اور طبیعت کے دفع مرض کی تدابیر میں مشغول ہو کر اپنے معمولی فرائض سے عاجز رہنے کے باعث پیشاب کی پیدائش کم ہونے لگتی ہے (۳) بعض دماغی امراض میں پیشاب کی پیدائش کم ہونے یا بالکل موقوف ہونے کی علت (علاوہ مذکورہ بالا وجوہ کے) ایک یہ بھی ہے کہ دماغ کے مبتلاء مرض شدید ہونیکی حالت میں نظام عصبی کچھ ایسا درہم برہم ہو جاتا ہے کہ دماغ اعصاب مشترکیہ (سمپے تھٹک نروز) کے ذریعہ سے وہ احکام صادر نہیں کر سکتا جنکی رو سے خونی رگیں دوران خون کا انتظام قائم رکھ سکیں اور خون کو معہ فضلات بول کے حسب معمول گردوں تک پہنچاتی رہیں۔

علامات (۱) امراض مذکورہ بالا اور انکے شدید عوارض کا موجود ہونا کافی ہے۔

(۲) مثانہ میں پیشاب کا موجود نہ ہونا جو قاثاطیر داخل کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔

(۳) پیشاب بند ہونیکے بعد مریض کے پیڑو میں ابھار معلوم نہ ہونا اور مثانہ کے تناؤ کی تکلیف اور بےچینی کا نہ ہونا۔

(۴) غفلت اور بیہوشی ہونا یا ہذیان تک نوبت پہنچنا۔ (۵) نبض منخفض دقیق ضعیف خالی اور مختلف ہونی۔

علاج۔ ہیضہ وبائی میں پیشاب کی بندش رفع کرنیکے لئے یہ نسخہ مفید ہے **صفتہ**۔ شورہ قلمی۔ جوا کھار۔ کباب چینی۔ ہر ایک ۴ سرخ باریک پیسکر سفوف بنائیں اور اسکے ہمراہ شیرہ تخم کاسنی۔ شیرہ تخم خیارین۔ شیرہ تخم خرفہ سیاہ۔ ہر ایک ۳ ماشہ۔ عرق گذرے ۷ تولہ۔ عرق بید مشک ۵ تولہ میں تیار کرکے سکنجبین بزوری ۲ تولہ ملا کر تھوڑا تھوڑا پلائیں۔ اور سبوس گندم و نمک کی پوٹلی سے گردوں کے مقام پر تکمید کریں۔

نسخہ بندش بول

شدید قسم کے بخاروں میں اس غرض کیلئے یہ تدبیر اچھی ہے کہ مفرح بارد کے ساتھ شیرہ عناب شیرہ مغز کدو شیریں عرق گاؤزباں عرق گذر شربت نیلوفر یا شربت بزوری دیا جائے۔ اور انیسوں تخم مسویہ۔ زیرہ سفید قدرے جوا کھار اور شورہ ملا کر پیڑو اور کمر پر گردوں کی جگہ لیپ کریں۔ اور قدرے رائی پانی میں جوشیدہ کر اس سے تکمید کرنا بھی مفید ہے۔

اگر دماغی شدید امراض سے احتباس بول ہو تو خاص ان امراض کی تدابیر کے علاوہ آبزن کا نسخہ بہت مفید ہوتا ہے **صفت**۔ تخم گزر۔ پرسیاوشاں۔ خار خسک۔ مغز تخم قرطم۔ تخود سیاہ۔ پودینہ خشک تخم خطمی۔ سبوس گندم۔ بقدر مناسب لیکران کے جوشاندہ سے آبزن کریں۔ اور زعفران روغن بابونہ میں ملا کر پیڑو اور کمر پر مالش کریں۔

آبزن در احتباس بول

فصل چوتھی

حرقۃ البول (آری ٹیبل بلیڈر) یعنی پیشاب کرتے وقت جلن محسوس ہونا۔

اسباب (۱) جوانی میں گرم چیزوں (تیز نمک مرچ وغیرہ) کے زیادہ کھانے یا گرمی میں زیادہ رہنے سے جگر یا گردوں میں زیادہ گرمی پیدا ہونا۔ اور پیشاب میں صفرا کا زیادہ خارج ہونا

(۲) مثانہ یا مجرائے بول میں ورم یا کسی قسم کی پھنسیاں یا جب پیدا ہونا جریان یا کسی سبب سے زخم ہو جانا۔

(۳) جگر یا گردوں کی خرابی سے پیشاب میں کسی قسم کا تیزابی مادہ (ترشی یا کھاری پن) زیادہ ہو جانا۔

(۴) گردوں یا مثانہ میں ریگ پیدا ہو کر پیشاب میں شامل ہونا اور مثانہ یا مجرائے بول میں خراش پیدا کرنا۔

(۵) پیشاب زیادہ لانے والی چیزوں کے بکثرت استعمال سے مثانہ یا مجرائے بول کی محافظ لیسدار رطوبت کا فنا ہو جانا۔

علامات۔ ہر ایک سبب کی تشخیص اسکی متعلقہ علامتوں سے بخوبی ہو سکتی ہے۔ مثلاً (۱) گرم چیزوں کا پہلے کھانا اور گرمی میں رہنا۔ اور پیاس کی شدت بھوک کی کمی۔ پیشاب کی زردی یا سرخی۔ سرد چیزوں کے استعمال سے فائدہ ہونا۔ حرارت جگر و گردہ کی علامات ہیں۔ (۲) مثانہ یا مجرائے بول میں ورم وغیرہ پیدا کرنے والے اسباب کا مقدم ہونا اور بخار یا درد وغیرہ علامات ورم کا موجود ہونا ورم مذکور کا گواہ ہے۔ اسطرح پیشاب میں رسوب مخاطی کے وجود سے ورم کا ہونا اور پیپ کے مخلوط ہونے سے زخم کا موجود ہونا ثابت ہو سکتا ہے (۳) پیشاب کی ترشی یا کھاری پن اسکی بو سے اور کیمیائی طریقہ پر امتحان کرنے سے دریافت ہو سکتی ہے (۴) پیشاب میں ریگ ہونا بھی قارورہ کے معمولی معائنہ سے معلوم ہو سکتا ہے

اور کیمیائی امتحان سے اسکی پوری تصدیق ہوسکتی ہے۔
(۵) مدرات کے بکثرت استعمال کرنے کے بعد حرقۃ البول کی شکایت پیدا ہونا مجرائے بول کی اندرونی رطوبت کے فنا ہوجانے کی علامت ہے۔
علاج۔ اگر جگر یا گردوں میں حرارت ہو تو شیرہ تخم کاسنی۔ شیرہ تخم خیارین۔ شیرہ تخم خرفہ سیاہ شربت نیلوفر یا بزوری کے ساتھ پلائیں۔ جگر یا گردوں کی جگہ پر سرد چیزوں کا لیپ لگائیں اور سرد غذائیں کھلائیں (۲) اگر مثانہ یا مجرائے بول میں ورم ہو تو اس کا علاج کریں۔ اور اگر جرب وغیرہ ہو تو لعاب بہدانہ۔ شیرہ مغز تخم خیارین عرق شاہترہ۔ شربت نیلوفر یا شربت خشخاش پلائیں۔ اور یہ **سفوف** بھی مفید ہے۔ رب السوس ۳ ماشہ۔ نشاستہ۔ صمغ عربی۔ کتیرا۔ تخم خشخاش سفید بزرالبنج سفید ہر ایک ۷ ماشہ۔ مغز تخم کھیرہ۔ مغز تخم خربزہ ہر ایک ۱۰ تولہ۔ تخم خرفہ ۳ تولہ سب کو کوٹ چھان کر اسبغول مسلم ۳ تولہ ملائیں۔ ہر روز اس میں ۹ ماشہ لے کر جوشاندہ برگ شاہترہ ۷ ماشہ شربت عناب ۳ تولہ کے شاہترہ کھالیا کریں۔ اگر مثانہ یا مجرائے بول میں زخم ہوں تو انکا علاج علیحدہ بیان کیا گیا ہے (۳) اگر پیشاب میں ترشی تیزابی مادہ موجود ہو تو ریوند چینی کباب چینی جوکھار شورہ قلمی ہر ایک نصف ماشہ کا سفوف ہمراہ شیرہ کاکنج۔ شیرہ دوقو۔ شیرہ تخم کرفس ہر ایک ۳ ماشہ شربت بزوری ۳ تولہ داخل کرکے پلائیں۔ اور پوست خربزہ کا نمک بھی اسکے لئے مفید ہے۔ جو پوست خربزہ کی راکھ کو پانی میں گھول کر اسکے مقطر پانی کے پکانے سے حاصل ہوتا ہے (۴) اور اگر پیشاب میں کھاری پن ہو تو اس کے لئے شیرہ تخم خرفہ ۳ ماشہ۔ سکنجبین بزوری کے ساتھ مفید ہے۔
(۵) **ریگ گردہ و مثانہ** کے لئے یہ سفوف بہت اچھا ہے۔ مغز تخم خیارین ایک تولہ۔ مغز تخم خربزہ تخم خبازی۔ بادیان۔ تخم کرفس ہر ایک ۶ ماشہ۔ مغز بادام شیریں مقشر۔ حب ملباں۔ مغز تخم لکائن۔ بیخ کاکنج۔ دوقو۔ فقاح اذخر۔ ناخواہ۔ برگ سداب۔ مرچ سیاہ۔ گل سرخ۔ ناگرموتھہ۔ ہر ایک ۳ ماشہ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ خوراک ۷ ماشہ ہمراہ آب تازہ اور شربت آلو بالو کے کھلائیں۔
شربت آلو بالو پاؤ سیر رات کو ایک سیر پانی میں بھگوکر صبح کو اسقدر پکائیں کہ نصف رہجائے پھر صاف کرکے ایک سیر شکر سفید اضافہ کریں۔ اور شربت تیار کریں خوراک ۲ تولہ ہے (۶) کثرت استعمال مدرات کی حالت میں سفوف رب السوس والا گائے کے دودھ کی لسی کے ساتھ مفید ہوتا ہے۔ اور یہ پچکاری

نہایت مجرب ہے صفتہ۔ مغز تخم کدو شیریں۔ مغز تخم تربوز ہر ایک ۳ ماشہ پانی میں پیس کر لعاب اسپغول مسلم ۱۰ ماشہ۔ لڑکی کی ماں کا دودھ ایک تولہ اضافہ کر کے مجرائے بول میں پچکاری سے داخل کریں۔

غذا۔ مریض کو ٹھنڈی غذائیں کھلانا اور گرم چیزوں سے پرہیز کرانا ضروری ہے۔ آش جو اور سبز ترکاریاں مثل کدو دراز و ککڑی اور ساگ خرفہ و پالک وغیرہ مفید ہیں۔

فصل پانچویں

سلس البول (ان کانٹی نینس آف یورن) یعنی پیشاب ہر وقت بلا ارادہ کے جاری رہنا۔ یہ مرض اگرچہ بلغمی المزاج بچوں اور ضعیف بوڑھوں کو ہوتا ہے اور بعض ادھیڑ عمر کے مریض بھی (جو کہ مرطوب آب و ہوا کے مقامات میں سکونت رکھتے ہوں) اس مرض میں مبتلا دیکھے جاتے ہیں اسلئے میرے نزدیک اس مرض کا بڑا سبب مثانہ میں سردی پہنچنا اور غلبہ رطوبت کا ہوتا ہے۔ لیکن اگر اس کے اسباب کو گہری نگاہ سے دیکھا جائے تو ہم اس نتیجہ پر پہنچ سکتے ہیں کہ یہ مرض پانچ اسباب سے پیدا ہو سکتا ہے۔ جنکو ہم جداگانہ مع علامات اور علاج کے درج ذیل کرتے ہیں۔

اسباب (۱) خاص مثانہ کی ساخت کے عصبی ریشے اور وہ عضلہ جو مثانہ کی گردن پر محیط ہو کر اسے بند رکھتا ہے۔ غلبہ بلغم سے مسترخی (ڈھیلا) ہو کر اپنا کام پورے طور پر نہ کر سکیں۔

علامات (۱) پیشاب کا رنگ سفید ہونا (۲) سرد چیزوں کے کھانے سے مرض میں زیادتی ہونی (۳) گرم اور خشک چیزوں سے فائدہ ہونا (۴) دیگر اسباب کے متعلق کسی علامت کا موجود نہ ہونا۔

علاج گرم اور قابض و مقوی مثانہ دوائیں کھلائیں جیسے معجون ماسک البول۔ معجون کندر جوارش مصطگی۔ اور یہ سفوف بھی اس مرض میں بہت مفید ہے صفتہ کندر۔ مصطگی۔ گل سرخ۔ ناگرموتھ۔ خولنجان۔ جفت بلوط۔ گلنار۔ ہر ایک مساوی کوٹ چھان کر اس میں سے بقدر ۷ ماشہ رات کو سوتے وقت ہمراہ عرق بادیان۔ عرق الائچی۔ عرق پودینہ کے کھلایا جائے اور تل مقشر ایک تولہ خشخاش سفید ۲ ماشہ۔ مغز بادام شیریں مقشر ۷ عدد۔ باریک پیس کر سب کے برابر مصری ملا کر کھانا بھی مفید ہے۔

سفوف ماسک البول

نسخہ معجون ماسک البول۔ حب الآس۔ شہد انج۔ ہر ایک ۱۰ تولہ۔ ہلیلہ سیاہ۔ پوست ہلیلہ کابلی دونوں گائے کے گھی میں بھونی ہوئی۔ کتھ سفید ہر ایک ۹ ماشہ۔ کہربا شمعی ۷ ماشہ تعداد مصری ہم ۲ ماشہ جفت بلوط۔ کندر ہر ایک ۷ ماشہ۔ سب کو کوٹ چھان کر الگ رکھیں اور مویز منقی کلاں ۱۰ عدد گلاب ۵ تولہ میں پیس کر اور چھان کر پکائیں۔ جب قوام گاڑھا ہو جائے تو کٹی ہوئی دوائیں اسمیں ملا کر معجون

معجون ماسک البول

تیار کریں۔ خوراک ۵ ماشہ ہے **نسخہ معجون کندر** کندر۔ قسط شیریں۔ بلوط۔ سعد کوفی۔ دار فلفل ہر ایک ۱۰ ماشہ سونٹھ ۴ ماشہ۔ مرچ سیاہ ۳ ماشہ۔ کوٹ چھانکر شہد خالص ۵ تولہ میں ملا کر معجون تیار کریں مقدار خوراک ۵ ماشہ

(۲) کثرت مدرات بول جن چیزوں سے بکثرت پیشاب آتا ہے ان کے کھانے میں مبالغہ کرنا اور ایک مدت تک بکثرت کھانا بھی گردہ اور مثانہ کو ضعیف کرکے اس مرض کا موجب ہوسکتا ہے جیسے تخم الجزری کی عادت یا خربزہ اور تربوز وغیرہ بکثرت کھانا۔ دودھ۔ چھاچھ لسی یا کسی قسم کا شربت وغیرہ بکثرت پینا۔

علامات (۱) اشیاء مذکورہ پہلے سے کھانا انکے سبب ہونے کا گواہ ہے جو مریض کے حالات سابقہ دریافت کرنے سے بخوبی ثابت ہوسکتا ہے (۲) اس قسم کی اشیاء کا استعمال ترک کرنے سے یا انکی اصلاح کرنے سے مریض کو فائدہ پہنچنا (۳) مریض کے اعصاب اور اعضائے عصبانیہ کا اصل پیدائش ہی کمزور ہونا بھی اسکا ایک قرینہ ہے

علاج۔ اس قسم کی اشیاء کے استعمال سے بالکل پرہیز کرنا اور مقویات مثانہ کا استعمال کرنا مفید ہوتا ہے۔ چنانچہ اس غرض کے لئے روغن مصطگی۔ روغن لکاؤ۔ روغن سرخ کی مالش مثانہ پر کرنا اور اطریفل کبیر یا جوارش مصطگی کھلانا مناسب ہے۔

(۳) سوء مزاج گرم مثانہ۔ کبھی مثانہ کا سوء مزاج گرم بھی اس مرض کا سبب ہوتا ہے۔ خصوصاً جبکہ گرمی سے مثانہ کی ساخت کے ریشے ڈھیلے ہوجائیں **علامات** (۱) پیشاب کی سرخی اور جلن (۲) مریض کے مزاج میں غلبہ گرمی کی علامات کا پایا جانا (۳) گرم اشیاء کے استعمال سے مرض کی زیادتی

علاج۔ سرد اور قابض دوائیں کھلائیں۔ جیسے قرص طباشیر قابض جوارش آملہ۔ اطریفل صغیر وغیرہ اور یہ سفوف بھی مفید ہے **صفت**۔ گلنار۔ گل سرخ۔ مازو سبز۔ کرمازج۔ کشنیز خشک۔ آملہ خشک۔ صندل سفید۔ طباشیر سفید۔ ہر ایک ۶ ماشہ۔ نبات سفید ۴ تولہ۔ سب کو کوٹ چھان کر سفوف بنائیں۔ اور اس میں سے ۷ ماشہ لیکر بکری کے دودھ کے ساتھ کھلائیں۔

(۴) موضع عجز پر چوٹ لگنا۔ کبھی عجز کے مہروں پر پیچھے سے چوٹ لگنے سے مثانہ کو صدمہ پہنچکر یا مثانہ کے پیچھے لوٹ کر یا مثانہ کے قریب والے اعضاء کا دباؤ مثانہ پر پڑنے سے یہ مرض ہوجاتا ہے

علامت۔ اس جگہ چوٹ لگنے کے بعد اس مرض کا لاحق ہونا اسکی علامت ہے **علاج**۔ اگر عجز کے فقرات یا جوف عانہ کے اندر کا کوئی عضو اپنے موقعہ سے ہٹکر مثانہ پر دباؤ ڈال رہا ہو تو سرجیکل کے ذریعہ سے ان اعضاء کو انکے موقعہ کی طرف کھینچنا چاہیے۔ اور اگر چوٹ لگنے سے مثانہ کی ساخت میں کچھ

کمزوری پیدا ہوگئی ہو تو مقوی مثانہ ضمادات کا استعمال مفید ہوتا ہے۔ اور اگر کوئی پٹھا ٹوٹ گیا ہو تو مرض لاعلاج ہے۔ یہ **ضماد** چوٹ لگنے کے موقعہ پر لگانے سے فائدہ ہوتا ہے۔ ہلدی میدہ لکڑی سجی۔ تل سفید۔ گل ارمنی۔ ایلوہ۔ تخم ہنواڑ ہر ایک ۲ ماشہ پانی میں باریک پیس کر نیم گرم لیپ کریں۔ اس سے درد کو تسکین ہوتی اور ورم تحلیل ہو جاتا ہے۔

(۵) ورم مجاورات مثانہ۔ اگر مثانہ کے قریب والے اعضاء میں سے کسی میں ورم ہو جاوے تو اس کے دباؤ سے بھی ہر وقت پیشاب جاری رہ سکتا ہے۔ جیسے ورم رحم مزمن یا ورم معاءِ مستقیم وغیرہ۔

علامات (۱) ان اعضاء میں ورم ہونا اور ورم کی علامات موجود ہونا (۲) دیگر اسباب کے متعلق علامات کا موجود نہ ہونا **علاج** جس عضو میں ورم کا وجود ثابت ہو اسکا علاج حسب قاعدہ کرنا چاہئے۔

فصل چھٹی۔ البول فی الفراش (انکونٹی نینس آف یورن) یعنی رات کو سوتے میں پیشاب نکل جانا۔ یہ مرض اکثر بلغمی یا خنازیری مزاج کے ضعیف بچوں کو اور کبھی بوڑھوں کو بھی ہو جاتا ہے اس مرض میں اکثر عضلہ ماسکۃ البول (اسفنکٹر ویسی سی) کسی قدر ضعیف ہو جاتا ہے۔ چونکہ جاگنے کی حالت میں یہ عضلہ اس وقت تک کام دے سکتا ہے۔ جب تک کہ مثانہ پیشاب سے خوب بھر نہ جائے اسلئے مریض حتی المقدور پیشاب روکنے کی کوشش کر سکتا ہے لیکن سونے کی حالت میں جب مثانہ پیشاب سے بھرا ہو تو اسے روکے رکھنا اسکی طاقت سے باہر ہوتا ہے۔ اسلئے پیشاب نکل پڑتا ہے۔ اسیطرح اگر معاءِ مستقیم میں دیدان (چنونے) ہوں یا خنازیری مزاج والے بچے کے پیشاب میں خراش دار تیزابی مادہ (یورک ایسڈ) ہو تو ان دونوں چیزوں کی خراش سے بھی (عصبی مشارکت کیوجہ سے) اس عضلہ کے فعل میں خلل پڑ جاتا ہے۔ اسلئے مریض رات کو سونے کی حالت میں پیشاب کو روکنے سے عاجز ہوتا ہے۔

اسباب (۱) مزاج بلغمی یا خنازیری ہونا (۲) عام عصبی کمزوری اور خاص عضلہ ماسکۃ البول کا کمزور ہونا (۳) معاءِ مستقیم میں چنونے ہونا (۴) پیشاب میں ترشی یا کوئی تیزابی جوہر ہونا۔ (۵) پیشاب کی پیدائش زیادہ ہونا۔

علامات (۱) بلغمی مزاج کے بچوں کا بدن فربہ پھلپھلا اور حواس کند۔ حرکات سست۔ نبض عریض اور بطی ہونے کے ساتھ ہی انہیں نیند کا غلبہ اور بلغم کی دیگر علامات موجود ہوتی ہیں (۲) خنازیری مزاج کے

سلہ یہ عضلہ مثانہ کی گردن کے گرد حلقہ بناتا اور اپنے سکڑنے سے مثانہ کے دہانہ کو بند رکھتا ہے۔ ۱۲ مؤلف

بچے اکثر ضعیف زرد رنگ اور دبلے ہوتے ہیں (۳) اگر معا مستقیم کے چیچنے مرض کا سبب ہوں تو کبھی کبھی براز میں نکلنے اور مقعد میں تکلیف ہونے سے تشخیص کئے جا سکتے ہیں (۴) پیشاب کی ترشی اور تیزابی خاصیت اسکے امتحان سے دریافت کی جا سکتی ہے (۵) زیادہ پیشاب پیدا کرنے والی چیزوں کا کھانا، دریافت کرنے سے معلوم ہو سکتا ہے۔

علاج (۱) بلغمی مزاج کے مریضوں کو جوارش مصطگی یا معجون کندر مفید ہوتی ہے (۲) لوٹے مریضوں اور خنازیری مزاج کے بچوں کیلئے یہ معجون نہایت مجرب ہے **صفتہ**۔ ناگرموتھ ۲۰ تولہ۔ کندر۔ مصطگی۔ قسط شیریں بلوط۔ ہر ایک ½ تولہ۔ سونٹھ ۹ ماشہ۔ مرچ سیاہ ۶ ماشہ۔ سب کو باریک کوٹ چھان کر شہد خالص ۲۵ تولہ میں ملالیں۔ پوری خوراک ۵ ماشہ ہے۔ رات کو سوتے وقت عرق بادیان ۵ تولہ کیساتھ کھلائی جائے (۳) لوہے کے مرکبات جیسے کشتہ خبث الحدید یا فولاد کھلانا بھی مجرب ہے (۴) تل سفید شکر کیساتھ کھلانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔ اور مصطگی ایک ماشہ پیسکر گلقند ایک تولہ میں ملاکر رات کو کھلانا مفید ہے (۵) اگر چیچنوں کے سبب سے ہو تو انکا علاج کرنا چاہئے۔ اور باؤبڑنگ ۳ دانہ مویز منقی ۳ عدد میں رکھکر ہر روز کھلانے سے دو ہفتے میں فائدہ ہو جاتا ہے۔ (۶) اگر پیشاب میں ترشی یا تیزابی اجزا، پائے جائیں تو زیرہ سیاہ، کندر، سونٹھ اجوائن دیسی، مرچ سیاہ، نمک سیاہ، جواکھار۔ ہر ایک ۳ ماشہ۔ سب کو سفوف بنا کر اسمیں سے ایک ماشہ تازہ پانی کے ساتھ کھلانا چاہئے (۷) ڈاکٹروں نے لکھا ہے کہ ٹنکچر بالاڈونا دس قطرہ سے بیس قطرہ تک دن میں تین دفعہ پلانا اس مرض میں پلانا بہت مفید ہے (۸) پوست خشخاش بریاں۔ پوست ہلیلہ کابلی بریاں۔ گل سرخ جفت بلوط۔ گلنار۔ کندر۔ حب الآس۔ طباشیر ہر ایک تین ماشہ۔ کوٹ چھان کر سفوف بنائیں اور اسمیں سے ۳ ماشہ ہمراہ تازہ پانی کے کھلائیں (۹) پیشاب زیادہ پیدا کرنے والی چیزوں سے پرہیز کرانا چاہئے اور سونے سے پہلے پیشاب کرانا اور رات کو ایک دو مرتبہ جگا کر پیشاب کرانا مناسب ہے۔ اگر چت لیٹنے کی عادت ہو تو کروٹ سے لیٹنے کی ہدایت کرنی چاہئے[1]

معجون مصطگی ناگرموتھ

ایضاً سفوف

فصل ساتویں۔ حصاۃ المثانہ او الکلیہ (کال کیولا ویسائی سی۔ آر سٹون آف کڈنی)

[1] ہر آیکو تشریح سے معلوم ہے کہ مثانہ کے زیریں اور پچھلے حصہ میں عنق مثانہ سے اوپر اور حالبین کے جائے اختتام کے درمیان مثانہ کی ساخت کا وہ حصہ ہے جسکو مثلث مثانی کہتے ہیں۔ اس موقع پر مثانہ میں قوت حس زیادہ ہے اور چونکہ چت لیٹنے کی حالت میں پیشاب کا دباؤ اسجگہ زیادہ ہوتا ہے اسلئے اگر مریض کروٹ سے لیٹیگا تو اس کے مثانہ میں پیشاب زیادہ رک سکیگا۔

یعنی مثانہ یا گردہ میں پتھری پیدا ہونا۔ چونکہ اس فصل میں دو جگہ پتھری پیدا ہونے کا بیان ہے اسلئے ہم اس کو دو قسموں میں جداگانہ درج کرتے ہیں۔

قسم اول حصاۃ الکلیہ۔ (سٹون آف کڈنی) یعنی گردہ میں پتھری پیدا ہونا۔ اس مرض کا سبب یہ ہے کہ خون میں کثیف اجزا پائے جائیں یا گردوں میں گاڑھا اور چپکا ؤ دار مادہ جمع ہو جائے اور گردوں میں حرارت موجود ہو جو کہ ان کثیف یا گاڑھے اجزا کو سخت کر کے پتھری بنادے۔ یہ مرض بعض خاندانوں میں موروثی ہوتا ہے اور ہر عمر میں ہو سکتا ہے لیکن اکثر جوانی کے بعد یا بڑھاپے میں فربہ اشخاص کو زیادہ ہوتا ہے۔ کیونکہ اسکی پیدائش کا مادہ اور دیگر اسباب اس عمر میں نسبتاً زیادہ پائے جاتے ہیں، اس میں عورتیں بہ نسبت مردوں کے زیادہ مبتلا ہوتی ہیں۔ کیونکہ ان کے حالبین (یوریٹرز) پر رحم اور اسکے متعلقات کا اور چربی وغیرہ کا دباؤ پڑ کر اس راستے کو اسقدر سکڑ رکھتا ہے کہ پتھری پیدا کرنیوالا کثیف مادہ پیشاب کے ساتھ مثانہ میں بآسانی نہیں آسکتا۔ اسلئے وہ مادہ ایسے اشخاص کے گردوں میں جمع رہ کر پتھری پیدا کرتا ہے۔ گردہ کی پتھری اکثر گردہ کے جوف (پلوس آف دی کڈنی) میں ڈھیلی پڑی رہتی ہے۔ لیکن کبھی وہاں سے نیچے کو آکر حالب (یوریٹر) میں کسی جگہ پھنس جاتی ہے۔ اسوقت مریض نہایت شدید درد کی مصیبت میں مبتلا ہوتا ہے۔

پتھری کا رنگ اور مقدار۔ گردہ کی پتھری اکثر میلی سرخی یا زردی مائل ہوتی ہے۔ اور اسکی مقدار اکثر گیہوں یا جو کے دانہ سے شریفہ کے بیج کے برابر تک ہوتی ہے۔ لیکن کبھی چھوارہ یا بیر کی گٹھلی کے برابر بھی دیکھی گئی ہے۔ گردہ کی پتھری کا وزن اکثر چند رتی سے ۲ یا ۳ ماشہ تک ہوتا ہے

شکل اور تعداد۔ گردہ کی پتھری اکثر لمبوتری گول نوکدار اور چکنی یا قدرے کھردری ہوتی ہے لیکن کبھی خاردار بھی دیکھی جاتی ہے۔ اور تعداد میں فی گردہ ایک سے لیکر تین یا چار تک ہوتی ہیں بعض مریضوں کے گردہ میں پتھری کی پیدائش کا سلسلہ ایسا قائم ہوجاتا ہے کہ ہر مہینہ یا سال میں دورہ کے طور پر اسکی پیدائش ہوا کرتی ہے۔

علامات (۱) پہلے پیشاب سرخ یا زرد گاڑھا اور گدلا ہوتا ہے۔ اور جب پتھری پیدا ہونی شروع ہوتی ہے تو پیشاب صاف لیکن اسمیں سرخ موجود ہوتا ہے (۲) مریض کو اپنی کمر میں گردوں کی جگہ بوجھ اور تناؤ کے ساتھ کسی چیز کے لٹکنے کا سا درد محسوس ہوتا ہے خصوصاً جبکہ مریض کھڑا ہو یا منہ کے بل لیٹے۔

(۳) جب آنتوں میں ثقل یا ریاح موجود ہوں تو درد کی شدت ہوتی ہے (۴) کبھی درد کی لہر ماؤف جانب کے چنگاسہ تک پہنچتی ہوئی معلوم ہوتی ہے (۵) کبھی ماؤف جانب کے پاؤں تک درد محسوس ہوتا ہے۔ اور پاؤں کی جلد سن معلوم ہونے لگتی ہے۔

علاج (۱) تنقیہ بدن کے لئے سب سے پہلے چند روز تک یہ جوشاندہ پلا کر قے کرائیں صفتہ۔ تخم مولی تخم خربزہ۔ پوست خربزہ ہر ایک ۶ ماشہ۔ نمک طعام ایک تولہ ۳ سیر پانی میں پکا کر صاف کریں اور سکنجبین عسلی ۴ تولہ اسمیں حل کر کے پلائیں اور چند قدم چلا کر تھوڑی دیر کے بعد قے کرائیں (۲) اسکے بعد گل بنفشہ تخم خطمی بیخ کاسنی۔ بیخ بادیان ہر ایک ۷ ماشہ۔ تخم خربزہ پرسیاوشاں گاؤزباں۔ تخم قرطم۔ تخم کشوث ہر ایک ۵ ماشہ۔ مویز منقی ۹ دانہ۔ پانی میں جوش دیکر خمیرہ بنفشہ ۴ تولہ حل کر کے صاف کریں اور چند روز تک پلا کر مسہل دیں (۳) اگر مریضہ کے بدن میں خون غالب ہو تو فصد باسلیق سے بھی تنقیہ ہو سکتا ہے (۴) اگر قبض شکم کی شکایت ہو تو خارخسک۔ تخم قرطم۔ قنطوریون ہر ایک ۵ ماشہ۔ خطمی بادیان ہر ایک ۷ ماشہ۔ مویز منقی ۹ دانہ۔ انجیر زرد ۳ عدد پانی میں جوش دیکر روغن بید انجیر ۲ تولہ شامل کر کے حقنہ کریں (۵) اگر پتھری کے سبب گردہ یا حالب میں درد ہو تو مریضہ کو آبزن کرانا مناسب ہوتا ہے صفتہ۔ بابونہ۔ خارخسک۔ تخم خطمی۔ تخم سویہ۔ پرسیاوشاں۔ تخم کرفس۔ تخم قرطم۔ تخم میتھی۔ بیخ کرفس۔ بیخ کبر برگ کنجد۔ برگ اسپغول۔ برگ خرفہ۔ برگ بنفشہ۔ انمیں سے جو دستیاب ہو سکے بقدر مناسب لیکر پانی میں پکائیں اور بڑے برتن میں ڈال کر بیمار کو اسمیں بٹھائیں (۶) آبزن کے بعد روغن بابونہ۔ روغن سویہ۔ روغن بنفشہ ملا کر گردوں کی جگہ پر ملیں۔ اور اگر آبزن کی دواؤں کا ثفل باریک پیسکر گرما گرم باندھیں تو وہ بھی مفید ہوتا ہے (۷) معجون حجر الیہود ۵ ماشہ ہمراہ شیرہ کا کنج شیرہ آلو بالو ہر ایک ۳ ماشہ عرق گاؤزبان ۱۰ تولہ میں تیار کر کے شربت بزوری حل کریں اور صبح و شام پلائیں تو اس سے بھی نفع ہوتا ہے (۸) لطیف غذائیں کھانا جیسا کہ گوشت چوزہ مرغ اور لوہ اور بکرے کے بچہ کا۔ اور سبز ترکاریوں سے کدو یا پالک یا گڑی وغیرہ مفید ہیں (۹) دیر ہضم اور غلیظ یا لزج غذاؤں سے پرہیز کرنا واجب ہے۔ جیسا کہ گوشت گاؤ یا بھینس وغیرہ کا۔ اور سری پائے اور میدہ کی روٹی یا حلوہ اور سیب یا امرود اور بہی اور شفتالو و آلوچہ وغیرہ۔

قسم دوسری حصاةُ المثانہ (کال کیولا دیسیا ئی سی)

یعنی مثانہ میں پتھری پیدا ہونا یہ پتھری اکثر بچوں اور جوانوں اور لاغر اشخاص کے مثانہ میں پیدا ہوتی ہے۔ کیونکہ اسکو پیدا کرنیوالا مادہ انکے

بدن میں زیادہ پایا جاتا ہے۔ اور اس مرض میں عورتیں بہ نسبت مردوں کے بہت کم مبتلا ہوتی ہیں۔ کیونکہ عورتوں کا مجرائے بول (یورتھرا) بہ نسبت مردوں کے فراخ اور کم ٹیڑھا ہوتا ہے۔ اسلئے پتھری کا پیدا کرنے والا مادہ ان کے مثانہ میں بہت کم ٹھہرتا ہے۔ بلکہ پیشاب کے ساتھ ریگ کی صورت میں دفع ہو جاتا ہے۔ مثانہ کی پتھری اکثر جوف مثانہ میں ڈھیلی پڑی رہتی ہے۔ لیکن کبھی مثانہ کی اندرونی سطح سے چمٹی ہوئی یا اسکی اندرونی جھلی کی جنبٹوں میں پھنسی رہتی ہے۔ اور کبھی مجرائے بول کے دہانہ میں یا اسکے درمیانی حصہ میں پھنس جاتی ہے تو مریض کا پیشاب رک جاتا ہے اور درد کی تکلیف ہوتی ہے۔

رنگ اور مقدار۔ مثانہ کی پتھری اکثر بھوری یا سفید ہوتی ہے۔ اور اس کی مقدار اکثر جوار کے دانہ سے مرغی کے انڈے کی برابر تک یا اس سے بھی زیادہ ہوتی ہے۔ اور اسکا وزن چند رتی سے چند تولہ تک ہوتا ہے۔ لیکن اکثر ایک تولہ سے ڈھائی تولہ تک ہوتی۔ اور کبھی اتفاقاً ایک سیر تک بھی دیکھی گئی ہے۔

شکل اور تعداد۔ مثانہ کی پتھری اکثر بیضاوی یا گول یا قدرے نوکدار ہوتی ہے لیکن بعض پتھریاں مربع اور چپٹی بھی دیکھنے میں آئی ہیں۔ انکی سطح اکثر کھردری یا چکنی ہوتی ہے۔ لیکن بعض خاردار بھی دیکھی گئی ہیں۔ اگر پتھری بڑی ہو تو اکثر ایک ہی ہوا کرتی ہے۔ اور اگر چھوٹی ہوں تو ایک مرتبہ میں چند بھی پیدا ہو سکتی ہیں اس حالت میں انکے اتصالی رخ چکنے ہوتے ہیں لیکن کبھی ایک بڑی پتھری خود بخود یا کسی سبب سے ٹوٹ کر بہت سی چھوٹی چھوٹی پتھریوں میں منقسم ہو جاتی ہے۔ پھر وہ ٹکڑے بتدریج بڑھتے رہتے ہیں۔

اسباب (۱) اگر کسی وجہ سے مثانہ میں کثیف گاڑھا اور چپکدار مادہ جمع ہو جائے اور خاص مثانہ یا اس کے قرب وجوار میں حرارت قویہ موجود ہو تو اس مادہ کے لطیف اجزاء کو تحلیل کرکے باقی کو منجمد کر دیتی اور پتھری بنا دیتی ہے (۲) کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مثانہ میں پیپ یا خون منجمد ہو کر ایک مدت تک محتبس رہے اور کوئی دوسرا فساد پیدا نہ کرے تو اس سے پتھری پیدا ہو جاتی ہے (۳) کبھی یہ بھی ہوتا ہے کہ مجرائے بول کے راہ کوئی سخت اور چھوٹی سی چیز باہر سے مثانہ کے اندر پہنچکر وہاں پڑی رہے۔ اور پیشاب کے کثیف اجزاء رفتہ رفتہ اس پر چمٹ کر جمتے رہیں تو ایک مدت میں ان سے پتھری بنجاتی ہے۔

بعض ڈاکٹروں کا بیان ہے کہ یہ مرض پنجاب میں بکثرت ہوتا ہے اور بنگالہ میں بہت کم دیکھنے میں آتا ہے۔ ابتدا اسکی گردوں سے ہوتی ہے جہاں پتھری کا مادہ جمع ہو کر چھوٹی چھوٹی پتھریوں کی صورت

اختیار کرتا ہے۔ اور وہاں سے پیشاب کی نالی (یوریٹر) کے راہ مثانہ میں آتا ہے۔ پھر یہاں اسیر اور مادہ جمع ہو کر بڑی پتھری بنا دیتا ہے۔ لیکن کبھی پتھری کا مادہ خاص مثانہ میں ہی پیدا ہو کر وہاں پتھری کی پیدائش کا سبب ہوتا ہے۔ خصوصاً اگر غیر جنس مثانہ کے اندر داخل ہو جائے تو فاسفیٹک قسم کی پتھری بن جاتی ہے۔ اگرچہ ڈاکٹر اس بات کے مقر ہیں کہ عام سبب اس مرض کا تا ہنوز انھیں معلوم نہیں ہو سکا ہے۔ لیکن ان کی تحقیقات سے یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ سرد ملکوں میں بہ نسبت گرم ملکوں کے یہ عارضہ زیادہ ہوتا ہے۔ اور جو لوگ سمندر کے کنارے پر رہتے ہیں اور چاول[1] زیادہ کھاتے ہیں وہ اس مرض میں کم مبتلا ہوتے ہیں۔

علامات (۱) پیشاب بار بار درد سے آتا ہے۔ اور اسمیں ریگ سفید یا زرد موجود ہوتا ہے (۲) بعض اوقات پیشاب کی دھار یکایک رک جاتی ہے۔ جبکہ پتھری مجرائے بول کے دہانہ پر آجائے پھر تھوڑی دیر کے بعد اگر پتھری وہاں سے ہٹ جائے تو پیشاب کی دھار بدستور جاری ہو جاتی ہے (۳) پیشاب سے فارغ ہونے کے بعد جب مثانہ خالی ہو جاتا ہے تو پتھری کا بوجھ اور اسکی رگڑ مثانہ کی ساخت پر پڑنے سے درد شدید ہونے لگتا ہے۔ لیکن جب پتھری مثانہ کے ساتھ چمٹی ہوئی ہوتی ہے تو بجائے درد شدید کے مثانہ میں صرف بوجھ سا محسوس ہوتا ہے (۴) مثانہ کی پتھری کا درد نہ صرف مثانہ میں محسوس ہوتا ہے۔ بلکہ اسکی لہریں سیون جنگاسوں اور رانوں تک پہنچا کرتی ہیں۔ اور یہ درد کودنے دوڑنے یا گھوڑے پر سوار ہونے کی حالت میں زیادہ ہوتا ہے (۵) حشفہ میں جلن اور خارش یا چبھن کی سی تکلیف ہر وقت رہتی ہے۔ اسلئے اگر مریض بچہ ہو تو وہ اپنے **قلفہ** (پری پیوس) کو ملتا رہتا ہے (۶) جب پتھری بڑھ جاتی ہے تو اس کے دباؤ سے خروج المقعدہ کا عارضہ بھی ہو سکتا ہے (۷) اگر پتھری سخت اور بھاری یا خاردار ہوتی ہے تو اسکے بڑی ہو جانے کے بعد رفتہ رفتہ مثانہ میں **التہاب** (انفلامے شن) ہو کر اول پیشاب میں لعابی رطوبت اور پھر خون آنے لگتا ہے اور جب زخم تک نوبت پہنچتی ہے تو مواد نکلنے لگتا ہے (۸) مثانہ کے اندر قاثاطیر[2] یا آلہ جداسہ (ساونڈ) داخل کر کے ٹٹولنے سے اگر اسکا سرا پتھری سے ٹکر کھائے تو اسکے کھٹکنے کی آواز سے پتھری کا یقین ہو سکتا ہے

---

[1] عام تجربہ اسکے خلاف ہے۔ یہ مشہور ہے کہ چاول کی کثرت سے پتھری پیدا ہو جاتی ہے ۱۲ مولف

[2] قاثاطیر داخل کرنیکا طریقہ اور اس کے متعلق ضروری ہدایات دیکھو تعلیم القابلہ حصہ اول کا صفحہ ۱۴۰ تا ۱۴۴ ۱۲ مولف

کیونکہ اگر بجائے پتھری کے مثانہ میں کسی قسم کی رسولی ہوتی ہے تو آلہ داخل کرنے سے پتھری کی سی آواز نہیں سنائی دیتی ہے (۹) اگر آلہ مذکور کے ذریعہ سے پتھری کی آواز ایک مرتبہ سنائی دے اور دوسری مرتبہ نہ سنائی دے تو سمجھنا چاہیئے کہ یا تو پتھری مثانہ کی ساخت میں کسی طرف کو جھکی ہوئی ہے۔ یا وہ جھلی کی تھیلی میں چھپی ہوئی ہے۔ یا اس قدر چھوٹی ہے کہ کبھی تو آلہ کے ساتھ ٹکراتی ہے۔ اور کبھی اس کے مقابل سے ہٹ جاتی ہے (۱۰) اگر پتھری کی مقدار معلوم کرنی ہو، تو آلہ کاسرۃ الحصاۃ (لیتھوٹرائٹ) کے ذریعہ سے معلوم ہوسکتی ہے (۱۱) علامات مذکورہ بالا کے علاوہ بچوں میں مقعدہ کے اندر اور مستورات میں اندام نہانی کے اندر انگلی داخل کرکے سامنے کی طرف ٹٹولنے سے پتھری کی تشخیص بخوبی ہوسکتی ہے۔

علاج۔ ابتداء مرض میں ایسی دواؤں کا استعمال مفید ہوتا ہے جن سے پتھری کا مادہ پیشاب کے ساتھ نکل کر اور پتھری ٹوٹکر نکل جائے لیکن اگر پتھری بڑی ہو اور کھلانے کی دواؤں سے نہ نکلے تو مجبوراً دستکاری سے نکالی جاتی ہے۔ اسلئے پہلے ہم اس مرض کے مجرب نسخے لکھنے کے بعد طریقہ دستکاری کا بیان کرینگے

مجرب نسخے (۱) حجر الیہود۔ سنگ سرماہی۔ ہر ایک ایک ماشہ باریک پیس کر معجون عقرب ۱۰ ماشہ میں ملاکر اور اسکے بعد شیرۂ تخم کرفس۔ شیرۂ تخم انیسوں۔ شیرۂ تخم بلیون ہر ایک ۳ ماشہ عرق بادیان ۱۰ تولہ میں تیار کرکے شربت بزوری ۴ تولہ ملاکر پلائیں (۲) یہ جوشاندہ بھی مفید ہے **صفت۔** پودینہ خشک۔ بادیان۔ تخم خیارین۔ خارخسک ہر ایک ۵ ماشہ۔ برگ سداب۔ پرسیاوشاں۔ کاکنج۔ تخم بلیون۔ تخم کرفس ہر ایک ۶ ماشہ سکو پانی میں جوش دیکر شربت بزوری ۴ تولہ حل کرکے پلائیں (۳) تخم خطمی۔ تخم میتھی۔ تخم مولی۔ تخم کرفس۔ پودینہ۔ پرسیاوشاں۔ بابونہ۔ برگ سداب۔ پرنجاسف۔ ہر ایک ایک تولہ سکو پانی میں جوش دیکر صاف کریں اور ایک بڑے برتن میں ڈالکر بیمار کو اسمیں بٹھائیں (۴) آبزن کے بعد روغن بابونہ روغن عقرب کے ساتھ ملاکر بیمار کے پیڑو پر ملنا اور دو تین قطرے احلیل میں ٹپکانا مفید ہے (۵) مرکب دواؤں میں سے معجون حجر الیہود۔ معجون عقرب۔ روغن عقرب اور معجون مفتت الحصاۃ اور کشتہ حجر الیہود بھی اس مرض کے لئے اطباء قدیم کے مجربات میں سے ہے۔

نسخہ معجون حجر الیہود۔ مغز تخم خیارین۔ مغز تخم خربزہ۔ مغز تخم کدو شیریں۔ تخم کاکنج ہر ایک ۶ ماشہ حجر الیہود اصلی ۵ تولہ سکو کوٹ چھانکر پاؤ سیر شہد خالص میں ملائیں۔ مقدار خوراک ۵ ماشہ سے ۷ ماشہ تک ہے

نسخہ معجون عقرب۔ خاکستر عقرب ۱۰ تولہ۔ جند بیدستر ۲ تولہ۔ کا کنج ۱۵ تولہ۔ مرچ سیاہ۔ پیپل ہر ایک ایک تولہ۔ جنطیانا ۱ تولہ ۹ ماشہ۔ سونٹھ ۶ ماشہ۔ سب کو کوٹ چھان کر شہد خالص ۲۸ تولہ میں ملائیں۔ مقدار خوراک ایک ماشہ سے ۱۰ ماشہ تک ہے۔

ترکیب خاکستر عقرب۔ سیاہ بچھو کو آتشی شیشی میں ڈال کر گل حکمت کریں اور وہ شیشی رات کو گرم تنور میں رکھ کر صبح کو نکالیں۔ اور شیشی میں سے راکھ نکال کر کام میں لائیں۔ بجائے شیشی کے لوہے کا ظرف بھی کام میں آسکتا ہے۔ لیکن اگر مٹی کے سکورہ میں بچھو کو جلایا جائے تو خاکستر کا اثر ضعیف ہو جاتا ہے۔

ترکیب روغن عقرب۔ جنطیانا۔ زراوند مدحرج۔ پوست بیخ کبر ہر ایک ۱۰ تولہ کوٹ چھانکر شیشہ میں بھریں اور بادام تلخ کا تیل یا تلوں کا تیل پاؤ سیر اسمیں ڈال کر موسم گرما میں تو ایک ہفتہ تک لیکن موسم سرما میں دو ہفتہ تک دھوپ میں رکھیں۔ اسکے بعد تیل کو چھانکر پھر شیشہ میں بھریں اور ۵ عدد بچھو سیاہ زندہ اسی شیشی میں ڈال کر اس کا منہ ڈاٹ سے بند کرکے دو ہفتے تک دھوپ میں رکھیں۔

نسخہ معجون مفتت الحصاۃ۔ حب بلساں۔ تخم کلتھی۔ کاکنج کی جڑ۔ حجر الاسفنج۔ خاکستر عقرب ہر ایک ایک تولہ۔ سب کو کوٹ چھان کر خار خسک سبز کے پانی میں تر کریں۔ اور سایہ میں خشک کرکے پھر بدستور تر کریں۔ اسی طرح سات مرتبہ تر اور خشک کرکے پیس لیں اور ۵ ا تولہ شہد میں ملا لیں۔ مقدار خوراک ایکماشہ سے ۳ ماشہ تک ہے۔ اگر خار خسک سبز میسر نہ ہو تو نسخہ کا اثر ضعیف ہو جاتا ہے۔

ترکیب کشتہ حجر الیہود۔ جو حکیم فضیل احمد صاحب بدایونی کی مجرب ہے۔ شورہ قلمی ۱۰ تولہ لیکر اسمیں سے ۵ تولہ ایک سکورہ میں ڈالکر اسپر حجر الیہود ۵ تولہ رکھیں اور باقی شورہ (۵ تولہ) اس کے اوپر رکھیں پھر مولی کا نچوڑا ہوا پانی آدھ سیر سکورہ میں ڈالکر گل حکمت کرکے پانچ سیر اپلوں کی آنچ دیں اسطرح جب چار مرتبہ اور آنچ دیں گے تو چھ آنچوں میں کشتہ حجر الیہود تیار ہو جائیگا۔ اسے پیسکر شیشی میں رکھیں اسمیں سے بقدر چار چانول اور جوا کھار ایک رتی اور مولی کا نمک ایک رتی۔ شربت بزوری ۲ تولہ میں ملا کر بیمار کو چٹا دیا کریں۔ اس دوا سے پتھری گھل کر پیشاب میں ریگ کی طرح سے ایک ہفتہ میں نکل جاتی ہے۔ اور جب وہ پتھری گھل کر اسقدر چھوٹی رہ جاتی ہے کہ پیشاب کے سوراخ سے نکل سکے تو پیشاب کے ساتھ نکل جاتی ہے۔

دستکاری کے طریقے ۔ مستورات کے مثانہ سے پتھری نکالنے کے تین طریقے ہیں
(۱) احلیل کو پھیلا کر سالم پتھری نکالنا۔ اس عمل کو **اخراج الحصاۃ بتوسیع المجری** (لی تھک ٹے سی)
کہتے ہیں (۲) مثانہ میں آلہ داخل کرکے پتھری کا چورا کرنا اور پھر خاص طریقہ سے اس کو باہر نکالنا۔
اس عمل کو **اخراج الحصاۃ بالکسر** (لیتھا ٹریٹی یا لیتھالو ملکسی) کہتے ہیں۔ (۳) شگاف دیکر
پتھری نکالنا جسکو **اخراج الحصاۃ بالشق** (لیتھاٹومی آپریشن) کہتے ہیں۔ اب ہم ان تینوں
طریقوں کو تفصیل کے ساتھ درج ذیل کرتے ہیں۔

(۱) **اخراج الحصاۃ بتوسیع الاحلیل** (لی تھک ٹے سی) یعنی مجرائے بول کو پھیلا کر سالم پتھری نکالنا
اگر مثانہ کی پتھری بہت بڑی نہ ہو تو اس حالت میں یہ دستکاری کی جاتی ہے۔ اسکا طریقہ یہ ہے کہ
دستکاری سے چند گھنٹے پہلے اسفنج کی بتی مجرائے بول میں رکھیں تاکہ وہ کسیقدر کشادہ ہو جائے۔ اور اگر
بیمار کو دوا بیہوشی (کلوروفارم) سنگھا کر عمل کرنا مقصود ہو تو پہلے ان ہدایات پر نظر کریں جو اس
دوا کے استعمال کے لیے ماہر فن اصحاب نے مقرر کی ہیں اور جب ان ہدایات کی رو سے اس دوا کا
سنگھانا جائز قرار پائے اور دستکاری کے لیے مریضہ کو میز پر چت لٹائیں تو اسکے سرین کے نیچے
تکیہ رکھیں اور ایک ہوشیار مددگار کو حکم دیں کہ مریضہ کے سر کی طرف کھڑی ہو کر آلہ منومہ کی بوتل اپنے
سینہ بند میں لٹکائے اور اسکا گلوب مریضہ کی ناک پر رکھ کر اپنے بائیں ہاتھ سے آلہ مذکورہ کے ربڑ
پائپ (ہوائی خزانہ) کی ہوا دیتی رہے۔ اور مریضہ کے تنفس پر اپنی پوری توجہ رکھے نیز تین
چار منٹ کے بعد اپنے داہنے ہاتھ سے مریضہ کی نبض دیکھ لیا کرے جب مریضہ بیہوش ہونے لگے
تو اسکے پاؤں سکیڑ کر اسکے ہاتھوں کو پنجوں سے ملایا جائے اور اس کی کلائیوں کو ٹخنے کے اوپر مضبوط
باندھکر دونوں گھٹنوں کو ایک دوسرے سے علیحدہ رکھیں تاکہ عجان کا موقعہ ظاہر ہو جائے۔ پھر جب
مریضہ اچھی سے بیہوش ہو جائے تو دستکار مریضہ کے سامنے داہنی طرف کو کھڑی ہو کر آلہ موسعۃ
الاحلیل (یوریتھرل ڈائی لیٹر) (جسکے تین پھل ہوں یا کسی دوسری قسم کا) مجرائے بول میں داخل کرکے
اسکے ذریعہ سے پیشاب کے راستہ کو بتدریج کشادہ کرے۔ اور بعض دستکار اسکے بعد چھوٹی انگلی
احلیل میں داخل کرکے اسے خوب پھیلاتے ہیں۔ پھر آلہ مخرج الحصاۃ (اسٹون فارسیپس) کے
ذریعہ سے پتھری کو سالم نکالتے ہیں۔ لیکن یاد رکھو کہ اگر پتھری کسی قدر بڑی ہونے کے سبب مجرائے البول

کو زیادہ پھیلانا پڑتا ہے تو اس عمل کے بعد مریضہ کو سلس البول کی شکایت ہوتی ہے۔ [1]

(دیکھو تصویر ۹۷ معمول اور عامل کی معہ مددگاروں اور آلات کے)

[1] وہ ہدایات یہ ہیں کہ (۱) کلوروفارم پرانا ہو کیونکہ اسکا اثر ضعیف ہو جاتا ہے اور موت کا اندیشہ ہوتا ہے (۲) پہلے اطمینان حاصل کر لیا جائے کہ مریضہ کے پھیپھڑے اور دل کی اندرونی جھلیوں کوئی مرض نہیں ہے کیونکہ ان اعضائے کے امراض میں اور بحالت غشی اس دوا کا استعمال بالکل ممنوع ہے اسیطرح مرگی ام الصبیان اور خراش اجزاء دماغ کی حالت میں تاوقتیکہ اشد ضرورت پیش نہ آئے اسکے استعمال کی اجازت نہیں ہے (۳) مریضہ کو تین گھنٹے پہلے سے غذا نہ دیں تاکہ اسکا معدہ خالی رہے اور حقنہ کے ذریعہ سے آنتوں کو صاف کریں (۴) مریضہ کو چت لٹا کر دوا سنگھائیں سیدھا بیٹھے کی حالت میں دوا سنگھانے سے غشی ہو کر موت کا اندیشہ ہے (۵) دوا سنگھاتے وقت مریضہ کے بازو کنٹھا کمربند سینہ بند وغیرہ ڈھیلے کر دیں (۶) دوا سنگھانیکے لئے ایک لائق اور تجربہ کار مددگار کا انتخاب کریں جو اپنی خدمت ادا کرتے وقت مریضہ کی نبض اور تنفس کو اور بھی توجہ اور غور سے دیکھتی رہے اور جب تنفس کچھ بھی نہ ہو یا بند ہو جائے تو فوراً دوا سنگھانا موقوف کرکے مریضہ کو ہوا دینا یا مصنوعی تنفس کرانا چاہئے (۷) جب مریضہ کے تنفس پر خراٹے کی آواز آنے لگے اور قرنیہ پر انگلی رکھنے سے مریضہ آنکھ بند نہ کرے اور اسکا ہاتھ اوپر کو اٹھا کر چھوڑ دینے سے نیچے کو گر پڑے تو سمجھنا چاہئے کہ دوا کا اثر پورے طور پر ہو گیا ہے۔ اب زیادہ نہ سنگھائیں ۱۲ مؤلف

(۲) **اخراج الحصاہ بالکسر** (لیتھاٹریٹی۔یا۔لیتھالوپلکسی) یعنی مثانہ میں آلہ داخل کرکے پتھری کو چورا کرنیکے بعد خاص طریقہ سے اسکو نکالنا۔ یہ عمل ایسے موقع پر کیا جاتا ہے جبکہ شگاف دیکر پتھری کا نکالنا مریضہ کی عمر اور اسکے بدنی حالات کے لحاظ سے مناسب نہ سمجھا جائے اور شگاف دینے میں خطرات کا قوی اندیشہ ہو۔ اس دستکاری میں مریضہ کو دوا بیہوشی سنگھانی پڑتی ہے۔ اور اسکے متعلق مذکورۂ بالا تمام ہدایات پر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ اور اس میں خصوصیت کے ساتھ مندرجہ ذیل آلات کار آمد ہوتے ہیں، (۱) آلہ حداسہ (ٹامسنز ساونڈ) اسکے ذریعہ سے مثانہ میں پتھری ٹٹول کر اسکی مقدار وغیرہ معلوم کیجاتی ہے۔ (۲) آلہ المسمار (یوریتھرل بوجی۔یا۔ڈائی لیٹر) اس کے ذریعہ سے مجرائے بول کو اسقدر پھیلایا جاتا ہے کہ اسمیں دیگر ضروری آلات آسانی سے داخل ہوسکیں (۳) کاسرۃ الحصاۃ (لیتھوٹرائٹ) یعنی پتھری کو توڑکر چورا کرنے کا آلہ۔ اس کے چند نمبر ہوتے ہیں۔ جو یکے بعد دیگرے کام میں لائے جاتے ہیں

(دیکھو تصویر نمبر ۸۰۔ شکلیں ان آلات کی)
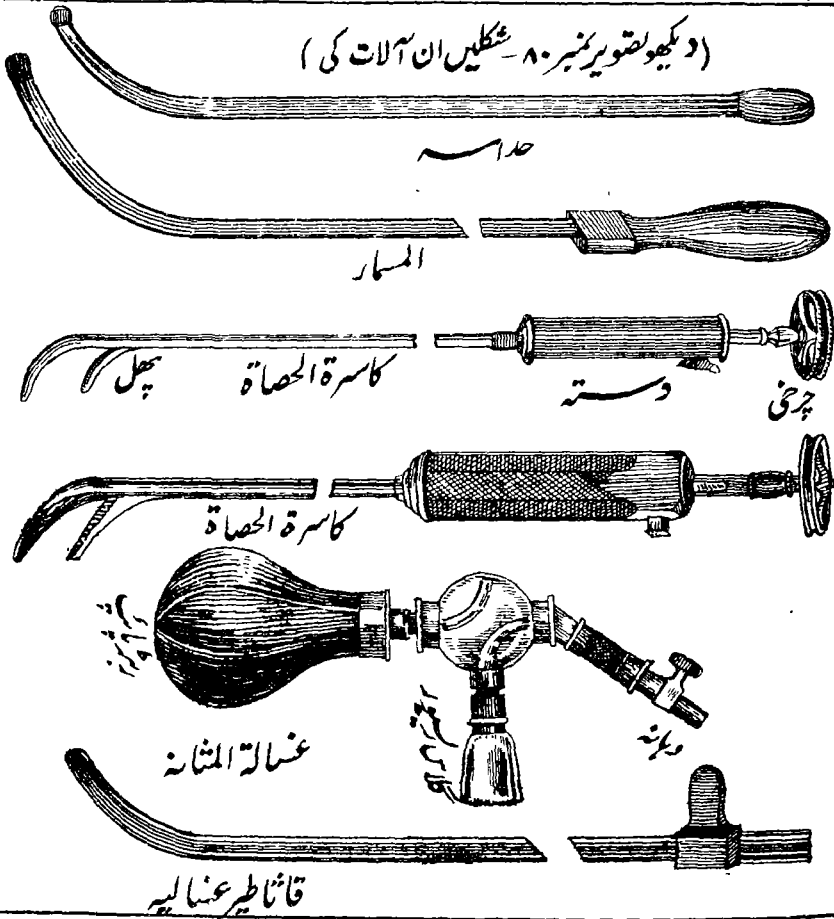
(۴) آلہ غسالۃ المثانہ (ٹامسنز ایسپے کیوایٹر) یعنی مثانہ کو دھونے کا آلہ جس میں پانی یا کوئی مناسب عرق بھر کر اس کے ذریعہ سے پتھری کا چورا مثانہ سے نکالا جاتا ہے (۵) قاثاطیر غسالیہ (ایسپے کیوایٹنگ کیتھیٹر) یعنی وہ قاثاطیر جو مثانہ میں داخل کرکے غسالۃ المثانہ میں جوڑا جاتا ہے

دستکاری کیلئے تیاری۔ سب سے پہلے بیمار کی جسمانی حالت ملاحظہ کریں۔ اگر ضرورت ہو تو مسہل دیں اور پھر قوت ہاضمہ کو قوی کریں۔ قارورہ کا امتحان احتیاط سے کریں اور گردوں کی حالت معلوم کریں۔ پھر جب دستکاری کرنی ہو تو اس سے دو گھنٹے پہلے حقنہ کرکے آنتوں کو صاف کریں۔ تاکہ دستکاری کے وقت مریضہ کا براز نکل پڑنے کی طرف سے اطمینان حاصل ہو۔

طریقہ دستکاری۔ اول مریضہ کو میز پر چت لٹا کر بیہوشی کی دوا سنگھائیں اور اسکے پاؤں اور دھڑ کو گرم کپڑے سے ڈھکا رکھیں۔ اور جب وہ بیہوش ہونے لگے تو اسکے اعضاء کو مذکورہ بالا وضع پر قائم کریں۔ پھر جب مریضہ اچھی طرح سے بیہوش ہو جائے تو اسکی معقدہ کو گرم پانی کی یا کانڈیز لوشن کی پچکاری سے دھو ڈالیں اور قاثاطیر سے پیشاب نکال کر بجائے اسکے آب محلول سہاگہ (بورک ایسڈ لوشن) نیمگرم بذریعہ پچکاری کے مثانہ میں داخل کریں۔ اس پانی کی مقدار اکثر ایک پاؤ تولہ کافی ہوتی ہے۔ لیکن پیشاب کی مقدار دیکھکر اسکا ٹھیک اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ اس پانی کے داخل کرنیسے یہ فائدہ ہوتا ہے کہ اسکی موجودگی میں مثانہ کی اندرونی جھلی پتھری کے ٹکڑوں اور آلہ کاسرۃ الحصاۃ کی رگڑ سے محفوظ رہتی ہے۔ اسکے بعد مریضہ کے سرین کے نیچے تکیہ رکھکر اسکے عانہ کو اونچا کریں تاکہ پتھری مثانہ کے پچھلے حصہ پر جا ٹھہرے۔ پھر آلہ مداسہ (ساونڈ) کے ذریعہ سے پتھری کا امتحان کرکے اسکی مقدار معلوم کریں۔ اور اگر مجرائے بول کو پھیلانے کی ضرورت ہو تو آلہ المسمار (یوریتھرل ڈائی لیٹر) سے اس کو بقدر ضرورت وسیع کرلیں۔ اب یہاں سے خاص پتھری پر دستکاری کا عمل شروع ہوتا ہے۔ اور اس کے چار درجے ہیں:۔

درجہ اول۔ آلہ کاسرۃ الحصاۃ (لیتھوٹرائٹ) کا داخل کرنا۔ عامل کو چاہئے کہ وہ بیمار کے سامنے اور قدرے داہنی طرف کو کھڑی ہو کر اور آلہ مذکور کو روغن بابونہ وکمیلہ میں یا کاربولک آئیل میں تر کرکے اپنے داہنے ہاتھ سے نرمی کے ساتھ مجرائے بول میں داخل کرے چونکہ یہ آلہ بہ نسبت قاثاطیر کے سیدھا اور صرف نوک کے پاس سے خمیدہ ہوتا ہے۔ اسلئے اسکے داخل کرنے میں تجربہ اور مشق کی ضرورت ہے داخل

کرتے وقت عامل کی نظر آلہ کے موڑ پر رہنی چاہیئے اور نہایت آہستگی سے اسطرح داخل کرنا چاہیے کہ پہلے اس آلہ کے دستہ کا رخ مریضہ کے شکم کی طرف کو رکھا جائے اور آلہ کی نوک قوس عانی کے زیریں کنارے سے ملی ہوئی رہے۔ پھر جسقدر آلہ داخل ہوتا جائے اسیقدر اس کے دستہ کو سامنے کی طرف جھکایا جائے یہانتک کہ آلہ کی نوک قوس عانی سے آگے بڑھکر اور مجریٔ بول سے تجاوز کر کے مثانہ میں پہونچیگی تو آلہ کا دستہ دونوں رانوں کے درمیان آپہنچیگا اور اگر آلہ کو اسطرح داخل نہ کیا جائے۔ اور داخل کرنے میں اسکے موڑ کا خیال نہ رکھا جائے تو زور سے یکایک سیدھا داخل کرنے سے مجریٔ بول زخمی ہوسکتا ہے اور یہ بھی خیال رکھنا ضروری ہے کہ پتھری جسقدر بڑی ہو اسی کے موافق آلہ استعمال کیا جائے۔ کیونکہ بڑی پتھری چھوٹے نمبر کے آلہ کی گرفت میں نہیں آتی۔ اور چھوٹی پتھری کیلئے پورے نمبر کا آلہ استعمال کرنے میں بیمار کو ناحق تکلیف دینے کے سوا کوئی بہتر نتیجہ نہیں ہوتا ہے۔
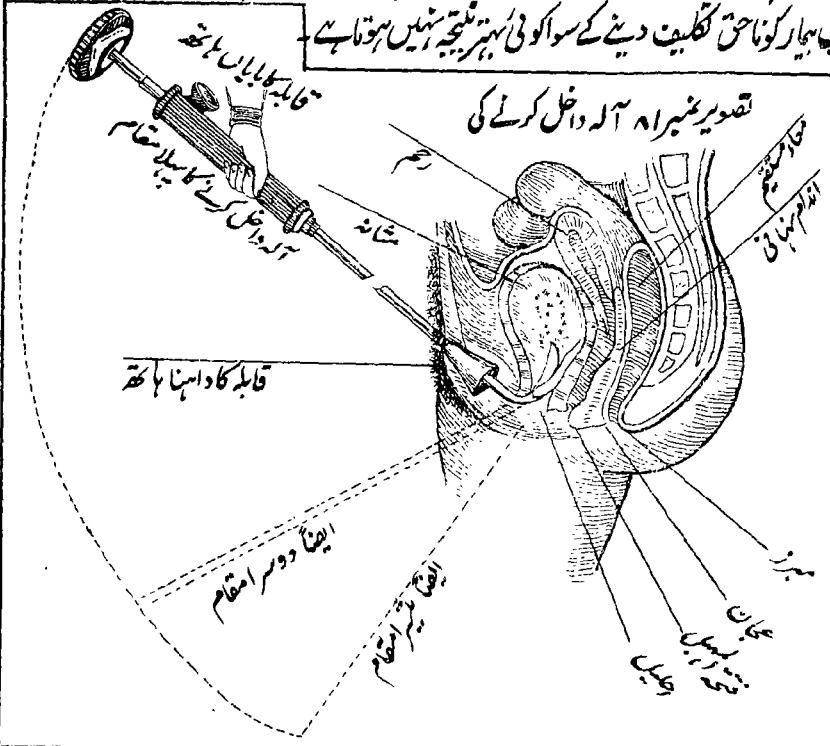
دوسرا درجہ۔ پتھری کو آلہ میں پکڑنا اگر پتھری بڑی ہو تو اس حالت میں اکثر وہ مثانہ کی گردن کے پاس ہوتی ہے اور اگر چھوٹی ہو تو وہ مثانہ کے زیریں اور پچھلے حصہ میں ٹٹولنے سے ملتی ہے جبکہ بند کئے ہوئے آلہ سے ٹٹولنے پر پتھری معلوم ہو جائے تو بند آلہ کو قاعدۂ مثانہ کے پچھلے حصہ پر نیچے کو دبائیں اور اس کے

دستہ کو بائیں ہاتھ سے مضبوط پکڑ کر اسکا رخ پتھری سے بچائیں اور اسکی چرخی کو داہنے ہاتھ سے آہستہ آہستہ اسطرح گھمائیں کہ اس کا سامنے والا حصہ باہر کو کھنچکر دونوں کے درمیان اسقدر فاصلہ ہوجائے کہ سامنے والا پھل مثانہ کی سامنے والی دیوار سے آلگے۔ پھر اس کا رخ پتھری کی طرف کو پھیر کر داہنے ہاتھ سے چرخی کو آہستہ آہستہ دوسری طرف گھمائیں۔ تاکہ پتھری دونوں پھلوں کے درمیان خوب گرفت میں آجائے۔

(تصویر ۸۲ گرفت کی)
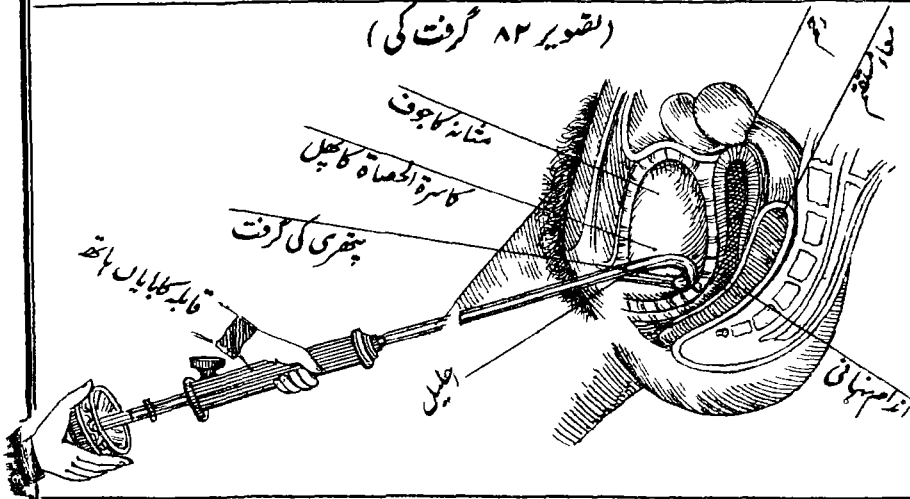
اگر اس طرح سے پتھری گرفت میں نہ آئے تو آلہ کے پھلوں کا رخ ہر طرف کو بدل بدل کے کھولتے اور بند کرتے رہیں۔ اور بند آلہ سے پتھری کو مثانہ میں ٹٹول کر اسے احتیاط سے کھولیں اور آلہ کے پھلوں کو پتھری کے مقابلہ میں لاکر بآہستگی بند کریں۔ اس طریقہ سے چھوٹی پتھری بھی گرفت میں آسکتی ہے۔ اس درجہ میں اس بات کی احتیاط رکھنی چاہیئے کہ آلہ کا استعمال نہایت نرمی کے ساتھ کیا

تصویر ۸۳ - گرفت کی
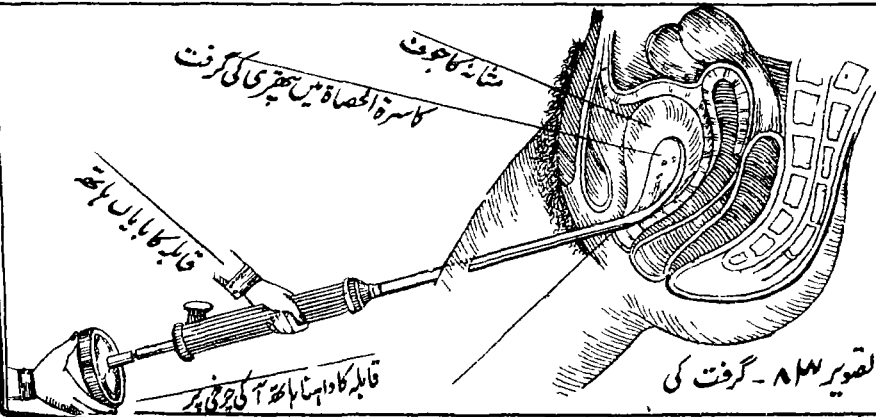
جائے۔ بائیں ہاتھ سے آلہ کے پچھلے حصہ کو مضبوط پکڑے رہیں کہ حرکت نہ کر سکے۔ اور داہنے ہاتھ سے آلہ کی چرخی گھما گھما کر اسے کھولتے اور بند کرتے رہیں۔

تیسرا درجہ۔ پتھری کو توڑنا اور اس کا چورا کرنا جب پتھری آلہ کی گرفت میں آجائے تو اسکو جوف مثانہ کے بیچ میں لائیں۔ اگر اس حرکت میں کچھ رکاوٹ محسوس ہو تو سمجھنا چاہیئے کہ یا تو مثانہ کی اندرونی جھلی پتھری کے ساتھ آلہ کی گرفت میں آگئی ہے اور یا پتھری مثانہ کی ساخت سے چمٹی ہوئی ہے اس حالت میں آلہ کی گرفت کو قدرے کھول کر ذرا حرکت دیں اور پھر اسے بند کر کے وہاں سے ہٹائیں۔ جب آلہ مع پتھری کے جوف مثانہ کے بیچ میں آسانی سے آجائے تو سمجھنا چاہیئے کہ پتھری مثانہ کی ساخت سے چمٹی ہوئی نہیں ہے۔ اب آلہ کو بائیں ہاتھ سے پکڑ کر اسکی چرخی کو باہستگی داہنے ہاتھ سے اسطرح گھمائیں کہ اسکے پھلوں کا دباؤ پتھری کو توڑ سکے۔ پھر آلہ کو اسی طرح بار بار کھولنے اور بند کرنے سے پتھری کے ٹکڑوں کو پکڑتے اور چورا کرتے رہیں۔ پتھری کے ٹکڑوں کا پتہ بھی اسی آلہ سے ملیگا اور اسکے ٹکڑے جسقدر باریک ہوتے جائیں گے۔ آلہ کے بیچ کا دباؤ اسی قدر کم ہوتا جائیگا۔ اگر پتھری کے ٹکڑے چھوٹے ہو کر بڑے آلہ کے قابو میں نہ آئیں تو اسے نکالکر چھوٹے نمبر کا آلہ داخل کرنا چاہیئے اور جبتک پتھری خوب پسکر باریک ہو جائے۔ اسوقت تک آلہ کو نکالنا نہیں چاہیئے۔ اور جب آلہ کو نکالنا چاہیں تو اسکے دستہ کو نیچے دبا کر اسکے پھلوں کو پتھری کے ٹکڑوں سے علیحدہ کر کے خوب بند کر لینا چاہیئے اور یہ اسطرح معلوم ہو سکتا ہے کہ آلہ کی چرخی کے بیچ ٹھیک اپنی جگہ پر آجاتے ہیں جبتک کہ پھل اچھی طرح سے بند ہو جائیں تو آہستگی سے نکالنا چاہیئے
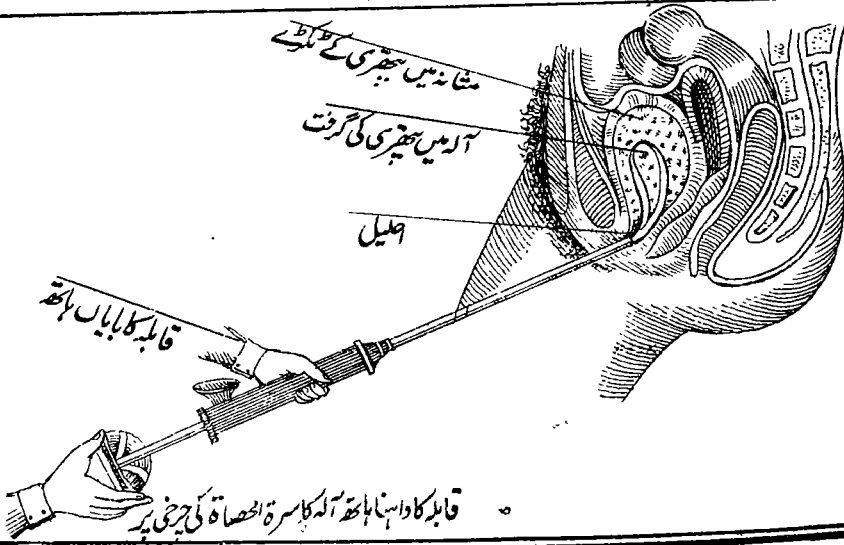
چوتھا درجہ - پتھری کے چورے کو مثانہ سے نکالنا۔ آلہ کاسرۃ الحصاۃ کو نکالنے کے بعد قاثاطیر غسالیہ داخل کر کے مثانہ کو موجودہ عرق سے خالی کریں۔ پھر آلہ غسالۃ المثانہ (الوے کیوایٹر) میں سوہاگہ کا پانی یا بورسک لوشن بھر کر اس کی نلی کو قاثاطیر کے ساتھ جوڑ دیں۔ پھر اسکی ربڑ کی کپی کو داہنے ہاتھ سے دبا کر اسمیں کا پانی مثانہ میں پہنچائیں۔ بعدہٗ ہاتھ کے ہٹانے سے وہ پانی مع پتھری کے چورے کے کھچکر آلہ کے درمیانی حصہ میں آئے گا۔ اور یہاں آکر پتھری کا چورا (وزنی ہونے کے سبب سے) شیشے کے اس ظرف (گلاس ریسیور) میں جمع ہوتا رہے گا جو اس آلہ میں نیچے کو لگا رہتا ہے۔ لیکن پانی کپی کے جوف کو بھرنے کے لئے اسمیں چلا جائے گا۔ اسی طرح چند مرتبہ کرنے سے ہر بار پانی مثانہ میں جائیگا۔ اور پتھری کے چورے کو وہاں سے اپنے ساتھ لائیگا۔

تصویر نمبر ۸۵ آلہ غسالۃ المثانہ کے استعمال کی
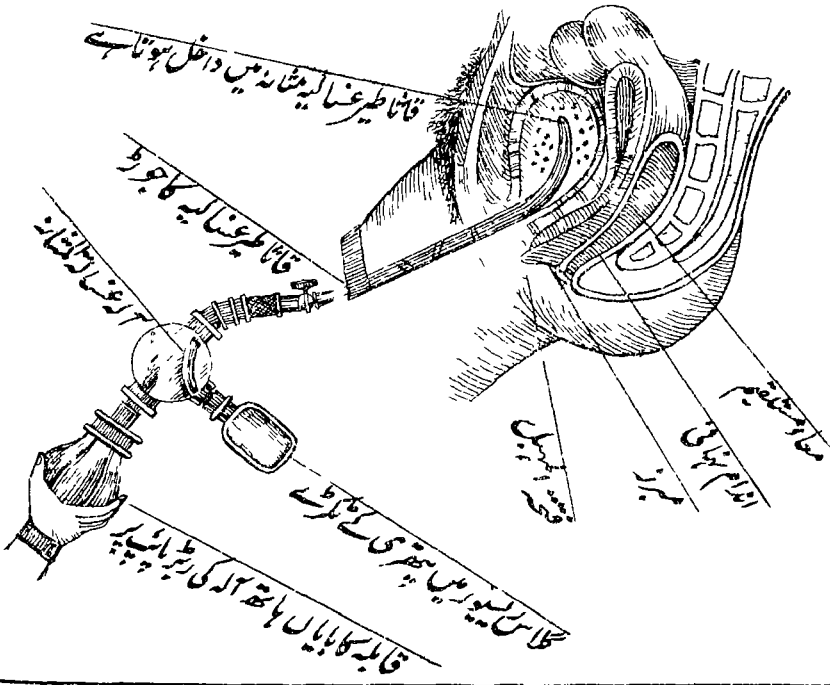
اس عمل کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پتھری کا تمام چورا جو قاثاطیر غسالیہ کے سوراخ میں گزرنیکے لائق ہوتا ہے وہ مثانہ میں سے نکل آتا ہے اور مثانہ دھل کر بالکل صاف ہو جاتا ہے۔ البتہ اگر آلہ کاسرۃ الحصاۃ سے پتھری کو توڑتے وقت اسکے بعض ٹکڑے باریک ہونے سے رہ گئے ہوں جو قاثاطیر غسالیہ کے راہ سے گذرنے

کے لائق نہوں تو وہ مثانہ میں رہ[۱] جائیں گے۔ اسلئے عامل کو چاہیئے کہ جب مثانہ میں سے واپس آنیوالے پانی کے ساتھ پتھری کے ٹکڑے نکلنے موقوف ہوجائیں تو آلہ غسالۃ المثانہ کو علیحدہ کرکے اور قاثاطیر غسالیہ کو نکال کر آلہ حداسہ (ساؤنڈ) کے ذریعہ سے معلوم کرے کہ پتھری کا کوئی بڑا ٹکڑا مثانہ میں باقی رہ گیا ہے یا نہیں۔ اگر باقی رہگیا ہو تو پھر اسے بھی آلہ کاسرۃ الحصاۃ (لیتھوٹرائٹ) کے ذریعہ سے باریک کرکے بدستور سابق آلہ غسالۃ المثانہ سے نکالیں اور جب اطمینان ہو جائے کہ اب مثانہ میں پتھری باقی نہیں رہی ہے تو دستکاری کو ختم کرنا چاہیئے۔ دستکاری کے بعد بیمار کو ہدایت کریں کہ دو یا تین روز تک اپنے بستر پر آرام سے لیٹی رہے۔ پیشاب کے لئے بھی نہ اٹھے۔ پیشاب لیٹے ہوئے کرے۔ پائخانہ کی حاجت روکنے اور درد کی تسکین کے لئے ۲ چاول مارفیا کا شیاف (سپازیٹری) مقعد میں رکھیں غذا میں دودھ اور آشِ جو دینا چاہیئے۔

اگر یہ دستکاری مستعدی اور ہوشیاری کے ساتھ کی جائے تو اس میں ایک یا ڈیڑھ گھنٹہ صرف ہوتا ہے۔ اور اگر بیمار بہت ضعیف نہ ہو تو اتنی دیر تک بیہوش رہنے سے اور دستکاری کی اذیّت سے اگرچہ کسی خطرہ کا اندیشہ بھی نہیں ہے۔ لیکن پھر بھی عامل کو جسقدر ممکن ہو اپنا کام چابک دستی سے کرنا اور اس کے مددگاروں کو اپنی مفوضہ خدمات پوری مستعدی سے انجام دینی چاہئیں۔ خصوصاً بیہوشی کی دوا سنگھانے والے مددگار کی خدمت بڑی ذمہ داری کی خدمت ہے جس کی قابلیت کا صحیح اندازہ کرنا عامل کی ہوشیاری پر موقوف ہے۔ اگر عامل ماہر فن اور تجربہ کار ہوگا تو وہ تمام پیش آنے والے عوارض اور خطرات کا تدارک کرنے کیلئے اہم ضروریات کو پہلے ہی سے مہیا رکھے گا اور اپنے مددگاروں کو مناسب وقت ہدایات کرتا رہے گا۔

عوارض (کم پلی کے شنز) عامل کو دستکاری کے وقت اور اس سے پہلے امور مندرجہ ذیل کی طرف توجہ کرنی چاہیئے (۱) اگر بیمار ورم مثانہ میں مبتلا ہو اور یہ ورم پتھری کی تکلیف سے ہو تو پہلے ورم کا علاج کیا جائے اور اس سے نجات حاصل ہونیکے بعد پتھری نکالنے کی دستکاری کرنی چاہیئے (۲) اگر پتھری چھوٹی ہو تو مجرائے بول کو پھیلا کر یا اسمیں شگاف دیکر پتھری نکالنا عمل کسر الحصاۃ سے بہتر ہے (۳) اگر پتھری بہت

---

[۱] اس لئے عامل کو چاہیئے کہ پتھری کو توڑتے وقت جبتک اس کے خوب پسجانے کا یقین نہو جائے۔ اسوقت تک آلہ کاسرۃ الحصاۃ کے نکالنے میں جلدی نہ کرے ۱۲ مؤلف

بڑی ہو تو پیڑو کی ہڈی سے اوپر شگاف دیکر پتھری نکالنا چاہئے کیونکہ بہت بڑی پتھری کو توڑ کر نکالنے میں زیادہ دیر لگتی ہے (۴) اگر مجرائے بول کسی وجہ سے سکڑا ہوا یا زیادہ تنگ ہو تو پہلے سے کشادہ کر لینا چاہئے (۵) بعض اوقات دستکاری کے وقت بیمار کے اعصاب میں عارضی تشنج ہو کر مجرائے بول تنگ ہو جاتا ہے۔ تو ایسی حالت میں جہانتک ممکن ہو زیادہ موٹے آلات استعمال نہیں کرنا چاہئے۔

خطرات اور انکی اصلاح (۱) دستکاری کرتے وقت اگر آلہ کاسرۃ الحصاۃ مثانہ کے اندر ٹوٹ جائے یا رہ جائے تو عامل کو گھبرانا نہیں چاہئے بلکہ نہایت استقلال کیساتھ مجرائے بول میں یا اندام نہانی میں یا پیڑو اوپر شگاف دیکر آلہ اور پتھری کو فوراً نکالنا چاہئے (۲) اگرچہ اس دستکاری میں اکثر جریان خون بہت کم ہوتا ہے لیکن اگر اتفاقاً کسی وجہ سے مثانہ میں خون کے لوتھڑے جمع ہو جانیسے پیشاب رُکجائے تو انکو قاثاطیر سے یا آلہ فارسپس کے ذریعہ سے نکالنا چاہئے (۳) اگر مثانہ میں کوئی ٹکڑا پتھری کا رہ گیا ہو اور وہ مجرائے بول میں اٹک جائے تو اسے بھی آلہ مخرج الحصاۃ (فارسپس) سے کھینچکر یا آلہ کاسرۃ الحصاۃ سے توڑ کر نکالیں (۴) اگر مثانہ کا اندرونی پرت (میوکس ممبرین) زخمی ہو گیا ہو تو وہ علاج کریں جو قرحۂ مثانہ کے بیان میں درج ہے .... (۵) اگر دستکاری کے بعد مثانہ میں ورم پیدا ہو جائے تو اسکا علاج حسب قاعدہ کریں۔

(۳) اخراج حصاۃ بالشق (لیتھا ٹومی اپریشن) یعنی چیر کر پتھری نکالنا مستورات میں اس غرض کیلئے تین مقامات میں سے کہیں نہ کہیں شگاف دیا جاتا ہے۔ ایک مجرائے بول میں۔ دوسرے اندام نہانی میں تیسرے پیڑو کی ہڈی سے اوپر۔ یہ عمل اگرچہ زیادہ خطرناک ہے اور اسکی صعوبتوں وخطرات کے خیال سے ہی قدیم یونانی اطبانے اسکی مذمت کی ہے۔ **صاحب اقسرائی** نے لکھا ہے کہ "مثانہ کی پتھری نکالنے کیلئے شگاف دینے میں بڑا خطرہ ہے اور یہ کام بے عقل لوگوں کا ہے"۔ لیکن پھر بھی ایسے موقع پر جائز ہے جہاں پتھری بہت سخت ہو اور اس کے توڑنے میں کامیابی کی توقع نہ ہو سکے۔ چنانچہ **نفیس ابن عوض** طبیب نے لکھا ہے کہ پتھری چیر کر نکالنے کا عمل قریب ستر سال کی عمر والے تندرست اور قوی بچوں میں مناسب ہے۔ کیونکہ اس عمر میں دستکاری کی تکلیف برداشت کرنے کی قابلیت موجود ہوتی ہے۔ اور شگاف کا اندمال جلد ہو جاتا ہے لیکن اس سے **کم عمر کے بچے** (ضعف قوت کے سبب سے) دستکاری کی تکالیف برداشت نہیں کر سکتے۔ اسلئے کم عمر کے بچوں میں اس عمل سے **تعداد اموات** کا اوسط زیادہ رہتا ہے۔ اسیطرح **جوانوں** میں بھی یہ عمل خطرناک ہے۔ کیونکہ شگاف کے بعد اکثر ورم گرم شدید پیدا ہو کر موجب ہلاکت ہوتا ہے

اور بوڑھوں کے بدن میں رطوبات غریبہ فضلیہ کی کثرت اور رطوبات اصلیہ کی کمی کے سبب سے اندمال زخم مشکل سے ہوتا ہے۔ البتہ ادھیڑ عمر کے مریض کبھی اچھے ہو جاتے ہیں کیونکہ انکو ورم گرم مہلک پیدا نہیں ہوتا ہے۔ اور ان کے بدنوں میں سردی وخشکی اس قدر غالب نہیں ہوتی ہے کہ جس سے اندمال زخم نہ ہو سکے۔"

بہر حال جبتک کہ (۱) پتھری کو توڑ کر نکالنے والی دواؤں کے کھلانے پلانے سے مطلب حاصل ہو۔ (۲) اور یا پتھری اس قدر چھوٹی ہو کہ اس سے بیمار کو زیادہ تکلیف نہ ہو اور دواؤں سے کامیابی کی امید ہو (۳) یا بیمار کی عمر اور دیگر بدنی حالات کے لحاظ سے یہ دستکاری مناسب سمجھی جائے (۴) یا جبتک کہ بیمار اور اس سرپرست اس دستکاری کی صعوبتوں اور خطرات کو پیش رکھنے کے بعد اس عمل پر راضی نہوں اسوقت تک معالج کو دستکاری کی جرأت نہ کرنی چاہئے لیکن جب دستکاری کے تمام شرائط پائے جاویں تو اوسے درگزر اور عذر کرنا بھی نہیں چاہئے۔

یاد رکھو کہ یہ دستکاری ایسے بچوں میں جائز ہے جو کسی مرض شدید میں مبتلا نہوں اور ضعیف و لاغر بھی نہوں اور ان کے مجرائے بول کو اس قدر پھیلانا ممکن نہو کہ اسکی راہ سے پتھری نکالی جاسکے یا پتھری توڑ کر نکالنے کیلئے ان کے احلیل میں آلہ کاسرۃ الحصاۃ اور قاثاطیر غسالیہ داخل کیا جاسکے اور ایسے مریضوں میں ہرگز جائز نہیں ہے جو بوڑھے اور ناتواں ہوں کہ شگاف کی تکلیف برداشت نکرسکیں اور اندمال زخم مشکل ہو۔ یا جو اشخاص کسی مرض سوزشی یا فساد خون میں مبتلا ہوں یا جوان گرم مزاج ہوں کہ شگاف کے بعد ورم شدید پیدا ہونے کا احتمال ہو۔

اب ہم ان تینوں مقامات مذکورہ بالا میں دستکاری کرنے کے طریقے جداگانہ درج ذیل کرتے ہیں

(الف) شق الاحلیل (یوریتھرل لیتھاٹومی) اگر پتھری اسقدر بڑی ہو کہ مجرائے بول کو پھیلا کر اسکا نکالنا ممکن نہ ہو تو احلیل میں شگاف دیکر نکالنی پڑتی ہے۔ اسوقت بیمار کو میز پر اس طریقے سے لٹائیں جو کہ پتھری نکالنے کے لئے پہلے بتایا گیا ہے۔ پھر احلیل کے راہ ٹیڑھی نالی دار سلائی (اکروڈ اسٹاف ہتاۃ) میں داخل کریں اور اسکے ذریعہ سے باریک نوکدار نشتر (شارپ پائنٹڈ بسٹری) داخل کرکے احلیل میں پیشاب کے سوراخ سے نیچے کی طرف بقدر ڈیڑھ انچ لمبا شگاف دیں۔ اور شگاف میں آلہ مخرج الحصاۃ (اسٹون فارسیپس) داخل کرکے پتھری کو نکالیں۔

(تصویر نمبر ۸۶ ان آلات کی)
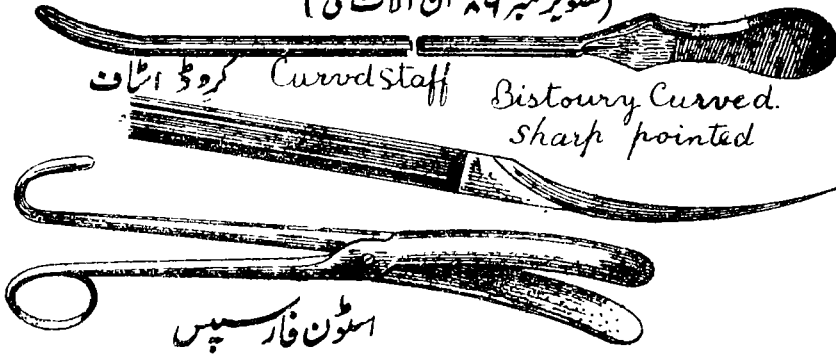
پھر مثانہ کو پچکاری سے دھوئیں تاکہ وہ خون وغیرہ سے صاف ہو جائے۔ اس کے بعد شگاف میں دو یا تین ٹانکے لگا کر عجلیل میں پورے نمبر کا نرم قاثاطیر (ربڑ کے کیتھیٹر) رکھدیں تاکہ پیشاب اس کے ذریعہ سے خارج ہوا کرے۔ اور جبتک زخم اچھی طرح سے بھر نہ آئے اندمال کے لئے مناسب تدابیر کرتے رہیں۔

(ب) شق المهبل (ویجائنل لیتھاٹومی) اگر پتھری اسقدر بڑی ہو کہ مجرائے بول میں شگاف دیکر اسکا نکالنا ممکن نہ ہو تو اندام نہانی کی طرف سے مجرائے بول اور مثانہ میں شگاف دیکر نکالی جاتی ہے اس دستکاری کے لئے مریضہ کو مذکورہ بالا وضع پر لٹا کر سیدھی نالی دار سلائی (اسٹریٹ اسٹاف) احلیل کے راہ مثانہ کے جوف میں داخل کریں۔ اور بائیں ہاتھ سے اسکو مضبوط پکڑ کر انگشت سبابہ کا سہارا دیکر اندام نہانی کے سامنے والی دیوار کو اس سلائی سے دبائیں۔ پھر چاقو کی طرح کے نشتر (اسکالپل) سے اندام نہانی کی سامنے والی دیوار اور پشت مثانہ کی ساخت میں اندرونی سلائی کے نشان پر اندر کو ڈیڑھ انچ لمبا شگاف دیں۔ اور آلہ مخرج الحصاۃ (اسٹون فارسیپس) شگاف میں داخل کر کے اس سے پتھری کو نکالیں پھر مثانہ کو سہاگہ کے پانی سے بذریعہ پچکاری کے دھو کر زخم میں ٹانکے لگائیں اور اندمال زخم کیلئے مناسب تدابیر سے غافل نہ رہیں

تصویر نمبر ۸۷ ان آلات کی
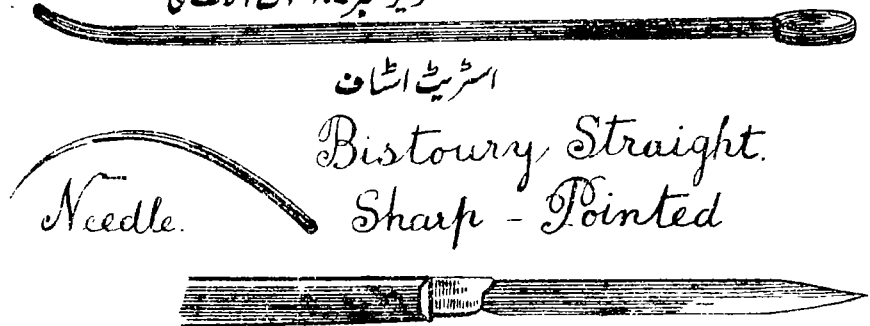
(ج) الشق فوق العانہ (سوپرا پیوبک اپریشن) یعنی پیڑو کے اوپر دستکاری۔ اگر پتھری بقدر بڑی ہو کہ اندام نہانی یا احلیل میں شگاف دیکر اسکا نکالنا ممکن نہ ہو۔ اور یا پتھری زیادہ سخت قسم کی ہو جو کہ توڑ کر نکالی نہ جاسکے تو مجبوراً ایسی حالتوں میں یہ عمل کیا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ یہ دستکاری نہایت خطرناک ہے۔ اس لئے جراح پر واجب ہے کہ دستکاری سے پہلے بیمار کو تمام ان خطرات سے آگاہ کردے۔ جن کا اس دستکاری میں احتمال ہے۔ پھر بھی اگر مریض اور اسکے متعلقین درخواست کریں تو جراح کو منظور کرلینا چاہیئے۔

طریقہ دستکاری بیمار کو میز پر چت لٹائیں۔ کندھوں کے نیچے تکیہ اونچا کریں۔ مقام عانہ کے بال صاف کرکے اسکو پہلے صابون اور گرم پانی سے اور پھر ۱ حصہ کے کاربولک لوشن سے یا ۱ حصہ کے مرکری لوشن سے دھوئیں۔ پھر نرم قاثاطیر مثانہ میں داخل کرکے اسکے ساتھ ربڑ کی نلی لگائیں جس کے سرے پر شیشہ کا قیف ہو۔ اس قیف کے ذریعہ سے مثانہ میں عرق سہاگہ (بورسک لوشن) نیم گرم داخل کریں۔ پھر اس نلی کو نیچا کرکے عرق مذکور مثانہ میں نکلنے دیں۔ اور جب مثانہ خالی ہوجائے تو پھر بدستور سابق اسمیں وہی عرق بھر کر نکالیں جب دو یا تین مرتبہ اسی طرح عمل کرنے سے خوب دھل جائے تو آخر میں نلی کو دو یا تین فیٹ اونچی کرکے قریب ۲۰ یا ۲۵ تولہ عرق اسمیں داخل کریں اور قاثاطیر کو نکالکر احلیل میں کاک یا اسفنج کی باریک بتی داخل کردیں تاکہ عرق مثانہ سے نکلنے نہ پائے اور کیسہ معاء (رکٹل بیگ) جو کہ ربڑ کی بیضاوی تھیلی ہوتی ہے اور جسکی چوٹی پر لمبی نلی لگی ہوتی ہے اسپر تیل لگا کر معاء مستقیم میں داخل کریں اور نلی کے ذریعہ سے اسمیں پانی بھر کر نلی کے منہ کو اسکی ڈاٹ کے پیچ سے بند کردیں تاکہ پانی نہ نکل سکے پانی کی مقدار جوانوں میں ۲۵ تولہ ہے اور بچوں میں ۱۰ تولہ سے زیادہ ہونی چاہیئے پھر مریضہ کے سرین کے نیچے تکیہ رکھکر عانہ کو اونچا کریں تاکہ اسکا شکم نیچا ہوجائے اور آنتیں شکم کے گڑھے میں چلی جائیں اب مریضہ کو بیہوشی کی دوا کلوروفارم سونگھا کر دستکاری اسطرح شروع کہ دستکار مریضہ کے بائیں
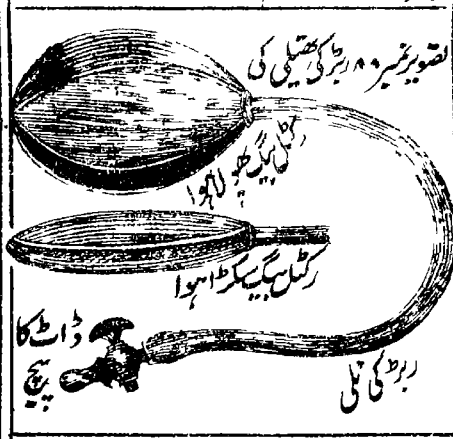
طرف کھڑی ہو کر اسکی ناک سے نیچے شکم کے درمیانی خط پر جلد میں دو سے چار انچ تک لمبا شگاف دے

جوکہ پیڑو کی ہڈی (آس پیوبس) کے بالائی کنارہ سے نصف انچ نیچے تک پہونچے پھر اسی شگاف کے موقعہ پر عضلات شکم کے درمیانی وتر کو اس کے درمیانی خط (لینیا ایلبا) کے برابر احتیاط سے بذریعہ ڈائرکٹر کے تقسیم کریں اور یہ شگاف نیچے سے اوپر کو ہونا چاہیئے۔ اس کے بعد عضلات شکم کی آڑی جھلی (ٹرانسورسلیس فیشیا) نظر آئے گی جو کہ اسی احتیاط کیساتھ تقسیم کی جائیگی تاکہ صفاق البطن شگاف سے محفوظ رہے۔ پھر زخم کو بذریعہ آلہ ریٹرکٹر کے پھیلائیں۔ اور چربی وغیرہ کو بذریعہ فارسیپس کے ہٹائیں تو اوپر کی طرف صفاق البطن کی دُہری چنٹ جس کو ٹرب گریٹ او منٹم کہتے ہیں۔ اور نیچے کی طرف مثانہ کی ساخت نظر آئے گی اور شگاف کے مقام کی خانہ دار ساخت (سیلولر ٹشو) میں ہوا داخل ہو کر ٹرب کو نیچے دبائیگی۔ اب اگر مثانہ بہت نیچا ہو تو قاثاطیر داخل کرکے اسکو قدرے ابھارنا چاہیئے۔ اور مثانہ کی داہنی اور بائیں طرف اس کے عضلاتی پرت میں سوئی داخل کرکے ریشم کا تار اس میں باندھ کر دونوں طرف کے تار دو مددگاروں کو پکڑانے چاہیئں۔ تاکہ مثانہ اپنی جگہ پر قائم رہے۔ اور اگر مثانہ کی ساخت کے پرت پتلے ہوں تو اس کے اندرونی مخاطی پرت کو بھی اس بندش میں شامل کرلینا چاہیئے۔ لیکن بعض دستکار مثانہ کو ہکوں کے ذریعے سے اس کی جگہ پر قائم کرتے ہیں۔

(تصویر نمبر ۸۹ ان آلات کی)

ڈائرکٹر

ہک

ڈریسنگ فارسیپس

شارپ پائنٹڈ بیٹری
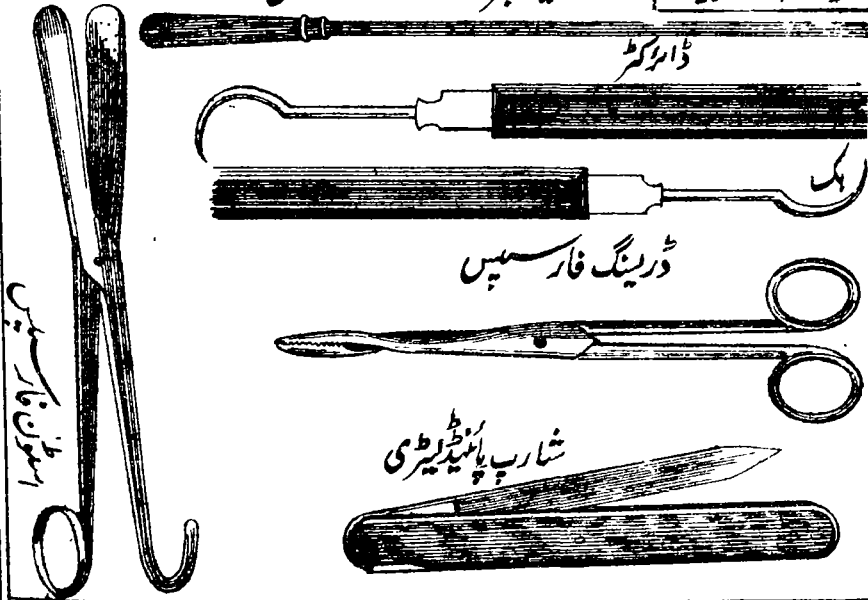
اس کے بعد مثانہ کو اس جگہ پر جہاں اس پر صفاق البطن (پیری ٹونی ام) کا پرت نہیں ہے چھری

کے ذریعہ سے نیچے کو اسقدر چیریں کہ شگاف میں دو انگلیاں بخوبی داخل ہو سکیں۔ اور پتھری آسانی کیساتھ نکالی جا سکے۔ پھر مثانہ کے شگاف میں دو انگلیاں داخل کرکے پتھری کو معلوم کریں۔ اگر چھوٹی ہو تو انگلیوں سے پکڑ کر نکالیں۔ اور اگر کسی سبب سے پتھری انگلیوں کے قابو میں نہ آئے تو آلہ مخراج الحصاۃ (سٹون فارسپس) کے ذریعہ سے نکالیں۔

یاد رکھو کہ یہ دستکاری کرتے وقت شبہ ہو کہ پہلے مثانہ اندر سے اچھی طرح صاف نہیں ہوا ہے تو مثانہ میں شگاف دینے سے پہلے زخم کو دو رتی فی اونس کی طاقت کے کلورائڈ آف زنک لوشن سے دھوئیں اور بیرونی شگاف پر آیوڈوفارم لگا کر مثانہ میں شگاف دیں اور پتھری نکالنے کے بعد مثانہ کی اندرونی سطح کو اسفنج سے صاف کریں۔ اب اگر مثانہ میں کسی قسم کی متعفن رطوبت موجود نہو اور اسکی ساخت میں التہاب یا ورم ہو تو مثانہ کے زخم کو ولائتی دوڑے (کاربولائزڈ کیٹ گٹ) سے بند کریں اور یا مفصلہ ذیل طریقہ پر اسمیں ٹانکے لگائیں۔ یعنی اول سوئی کو زخم کے اوپر والے حصہ میں ایکطرف کے عضلاتی پرت سے دوسری طرف کے عضلاتی پرت تک چھید کر ریشم کے تاگے سے ٹانکا لگائیں اور اسی طرح مختلف ٹانکے ½ انچ کے فاصلہ پر نیچے تک لگاتے آئیں تو آخر کا ٹانکا مثانہ کے شگاف کے نچلے حصہ میں لگیگا۔ اور اسطرح مثانہ کو سینے کے بعد پیشاب مثانہ سے باہر نہ نکلے گا۔ لیکن اگر مثانہ میں شگاف کے مقام پر تھوڑا سا سوراخ بھی باقی رہ گیا ہو تو اسی کی راہ پانی نکلے گا۔

اور اگر مثانہ کی دیوار کمزور ہو یا اسمیں التہاب موجود ہو تو اس حالت میں مثانہ کے شگاف کو ٹانکوں سے بالکل بند نہیں کرنا چاہئے اور زخم کی پیپ وغیرہ نکلنے کے لئے ربڑ کی نلی اسمیں رکھ دینی چاہئے۔ اسطرح اگر اتفاقاً کسی وجہ سے مثانہ کے زخم کا کوئی ٹانکا ٹوٹ جائے تو پیشاب اس نلی کے ذریعہ سے نکلتا رہیگا اس کے بعد بیرونی شگاف میں بھی نہایت احتیاط کے ساتھ قریب قریب ٹانکے لگا کر ربڑ کی نلی کے پاس ختم کریں اور اندمال زخم کے لئے دوا مانع عفونت لگا کر گدی اور پٹی سے باندھیں اور مریضہ کی مقعد مستقیم میں ربڑ کی تھیلی رکھ کر پانی سے بھری گئی تھی۔ دستکاری سے فارغ ہونے کے بعد اسے فوراً نکال کر مریضہ کو اس کے بستر پر آرام سے لٹائیں۔ اور زخم کی نگرانی و دیگر تدابیر حسب قاعدہ احتیاط کے ساتھ کرتے رہیں۔ مریضہ کا پیشاب قاثاطیر کے ذریعہ نکالتے رہیں۔ تین یا چار روز کے بعد جب زخم بالکل بھرنے کے قریب آئے تو ربڑ کی رفتہ رفتہ نکالیں۔

خطرات (۱) دستکاری کے وقت یا اس کے بعد بکثرت جریان خون۔ (۲) **ورم الصفاق** (پری ٹونائی ٹس) یعنی شکم کے اندرونی پردہ میں ورم ہو جانا (۳) ناصور فوق العانہ (سوپراپیوبک فسچیولا) یعنی پیڑو کا ناصور (۴) ضعف ونقاہت شدید (۵) تشرب البول (اکسٹراورے سیشن آف یورن) یعنی زخم کے قریب کی ساخت میں پیشاب کا سرایت کر جانا۔

فصل آٹھویں۔ ورم المعاء المستقیم (رکٹائی ٹس) یعنی معاء مستقیم کی ساخت میں ورم ہو

یہ ورم اکثر گرم مادہ (خون یا خون صفراوی) سے گرم مزاج والے جوان مریضوں کو ہوتا ہے لیکن شاذ و نادر کبھی سرد مادہ (بلغم فاسدہ یا سودا یا خون سوداوی) سے بھی ہو سکتا ہے جیسا کہ بعض دفعہ آتشکی مریض اس مرض میں مبتلا دیکھے جاتے ہیں۔ اس مرض میں بیمار کو ہر وقت ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اسکی آخری آنت میں ثقل موجود ہے جس کے تناؤ اور ثقل کی وجہ سے اسکو بے اختیار دفع براز کے لئے بار بار ورمچہ پر بیٹھنا اور کونتھنا پڑتا ہے لیکن پیچش کے ساتھ قدرے لیسدار اور سیاہی مائل رطوبت خارج ہوتی ہے اگر ورم کا دباؤ مثانہ تک پہنچے یا مثانہ میں خراش پیدا ہو جائے تو پیشاب دشواری کے ساتھ بار بار آتا ہے

اسباب۔ گرم ورم کے اسباب یہ ہیں (۱) مریض کو پہلے سے قبض شکم کی شکایت ہونا (۲) آخری آنت میں کرموں کے کاٹنے سے یا کسی تیز مادہ سے خراش پیدا ہونا (۳) آنت کی ساخت میں بواسیری گرم خون کا جمع ہونا (۴) مریض کا مزاج گرم ہونا۔ (۵) بدن میں خون فاسد یا خون صفراوی کا غالب ہونا

علامات (۱) آخری آنت میں نہایت گرمی۔ درد شدید جسکی ٹیس پشت تک پھیلتی ہے (۲) مقام ماؤف میں بوجھ اور تناؤ کے سبب سے پیچش کی تکلیف ہوتی ہے (۳) مقعد کا عضلہ شدت سے سکڑا ہوا اور وہاں سرخی نمودار ہوگی (۴) پیشاب دشواری سے بار بار آنا۔ (۵) بہ شدت ورم کے بخار موجود ہونا۔

علاج۔ اگر ورم گرم ہو اور بیمار فربہ قوی اور اس کے بدن میں خون فاسد غالب ہو تو زمانہ ابتدا میں (۱) سب سے پہلے فصد باسلیق سے بقدر مناسب خون نکالیں اور مریض کو اپنے بستر پر آرام سے لیٹے رہنے کی ہدایت کریں (۲) لعاب بہدانہ ۳ ماشہ شیرہ عناب ۵ دانہ عرق شاہترہ ۱۰ تولہ شربت نیلوفر ۲ تولہ اسپغول مسلم ۵ ماشہ چھڑک کر پلائیں (۳) گل بنفشہ۔ کوہ خشک تخم خطمی۔ ریشہ خطمی شاہترہ گل سرخ ہر ایک ۷ ماشہ عناب ۵ دانہ۔ رات کو پانی میں بھگو کر صبح کو صاف کریں اور شربت نیلوفر ۲ تولہ حل کر کے اسپغول مسلم ۷ ماشہ چھڑک کر پلائیں (۴) تسکین حرارت اور درد کیلئے رسوت خالص۔ صندل سفید

داخلی وخارجی استعمال کے مجرب نسخے

صندل سرخ۔ گل سرخ۔ پوست خشخاش۔ کافور۔ بقدر مناسب لیکر آب کاسنی سبز آب مکوہ سبز میں پیکر ضماد کریں۔ (۵) اور زردی بیضہ مرغ۔ روغن گل۔ قدرے مردار سنگ ملا کر شافہ کریں (۶) اگر ضرورت ہو تو بنفشہ۔ بابونہ مکو خشک تخم خطمی۔ تخم خبازی۔ تخم السی تخم کنوچہ۔ برگ کرنب پانی میں پکا کر ہر چار پانچ گھنٹہ کے بعد آبزن کریں (۷) اگر ورم اندر کو زیادہ ہو تو ان ہی دواؤں کے جوشاندہ سے حقنہ کریں۔ اور اگر بجائے اسکے لیکوئیڈ اکسٹراکٹ آف اوپیم ۲ بوند سے ایک ڈرام تک ٹنکچر بلاڈونا ۱۵ بوند سے ۲۰ بوند تک۔ کانجی ۲ اونس میں ملا کر پچکاری کریں تو بھی مفید ہے (۸) ابتدا کا زمانہ گزر جانے کے بعد مذکورہ بالا نسخوں میں بقدر مناسب وہ تبدیلیاں کریں جو کہ عام ورموں کے علاج میں مختلف زمانوں کے لحاظ سے کیجاتی ہیں (۹) اور اگر کسی تدبیر سے فائدہ نہ ہو اور ورم پکنے لگے تو برگ کرنب اور پیاز کو کھبل میں دبا کر نکالیں اور تھوڑی السی تخم کنوچہ۔ اکلیل الملک۔ گل بابونہ ہر ایک ۲ ماشہ کوٹ کر چھان کر ۳ ماشہ گوگل ملائیں اور اس میں روغن گل اضافہ کرکے شیاف بنا کر استعمال کریں۔ تاکہ جلد پک کر پھوٹ جائے۔

فصل نویں خراج المعاء الوریکی (اسکی اورکٹل ایبسس) یعنی معاء مستقیم اور عظم الورک کے

درمیان کا پھوڑا۔ یہ بہت تکلیف دینے والا پھوڑا ہوتا ہے۔ جو کہ معاء مستقیم یا مقعدہ کا یا جوف عانہ کی نرم ساختوں کا ورم بڑھکر پکنے سے ہوجاتا ہے۔

اسباب (۱) اعضاء مذکورہ بالا میں سے کسی کا ورم بڑھکر حوزہ ورکیہ مستقیمہ (اسکی اورکٹل فارسہ) کی نرم ساختوں تک پہنچ جائے (۲) دُبلے اور ضعیف شخصوں کو سردی میں زیادہ بیٹھنے سے اسجگہ کی نرم ساختوں میں اجتماع خون ہوکر گہرا ورم پیدا ہوجائے اور وہ پک کر پھوڑا بن جائے (۳) آتشکی مادہ یا کسی دوسری قسم کا فساد خون میں پایا جائے۔

علامات (۱) اسباب مذکورہ بالا کا موجود ہونا یا پہلے پایا جانا۔ (۲) مقام ماؤف میں جو چیٹے ہوتے ہیں۔ ان پر اس پھوڑے کا دباؤ پڑنے سے مریضہ کو شرمگاہ اور سرین اور جنگاسوں میں درد کی ٹیس کا ہونا۔ (۳) مقام ماؤف میں جلن اور سخت درد ہونا جس سے مریضہ کو بیٹھنا دشوار ہوجائے (۴) بخار شدید ہر وقت موجود رہنا (۵) قبض شکم ہونا اور اجابت کے وقت مریضہ کو سخت تکلیف ہونی (۶) مقعدہ کے اندر انگلی داخل کرکے داہنی یا بائیں طرف کو ٹٹولنے سے ورم بڑھنے نہ پائے۔ اور اس غرض کے لئے یہ ضماد نہایت مفید ہے

علاج (۱) ابتداء میں ایسی تدبیر کریں جس سے ورم بڑھنے نہ پائے۔ اور اس غرض کے لئے یہ ضماد نہایت مفید ہے

صفت۔ رسوت۔ صندل سرخ۔ گل سرخ۔ جدوار۔ گل ارمنی۔ تج۔ اسپغول کوفتہ۔ مکوہ خشک۔ آرد جو۔ سبکو مکوہ سبز کے عرق میں باریک پیس کر روغن گل انڈے کی سفیدی ملا کر ضماد کریں (۲) اگر ورم کا بڑھنا موقوف نہ ہو تو بجائے اس کے ضماد محللات کام میں لائیں اور یہ پولٹس بھی نہایت مفید ہے **صفت**۔ تخم کنوچہ۔ تخم السی۔ تخم خشخاش سفید۔ تخم خطمی۔ جاکفل۔ ریوند چینی۔ سب کو بکری کے دودھ میں پیس کر پکائیں اور انڈے کی زردی ملا کر ابلوہ باریک پیس کر اس پر چھڑک کر باندھیں (۳) درد کی تکلیف رفع کرنے کی غرض سے گلسرخ۔ مکوہ خشک۔ گل بابونہ۔ پوست خشخاش پانی میں جوش دیکر اسمیں کپڑا یا اسفنج تر کرکے تکمید کریں (۴) اگر خون کی زیادتی سے ورم میں تناؤ کی تکلیف زیادہ ہو تو جونکیں لگائیں (۵) اگر پھوڑے میں پیپ بنگئی ہو تو اس کے خود پھوٹنے سے پہلے شگاف دیں تاکہ مقعد یا اندام نہانی کی طرف نہ پھوٹے۔ لیکن شگاف میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ اس جگہ کی رگیں اور پٹھے کٹنے سے بچائے جائیں۔ اس کے بعد زخم کا معمولی علاج ہوشیاری سے کریں تاکہ ناصور نہ ہوجائے۔
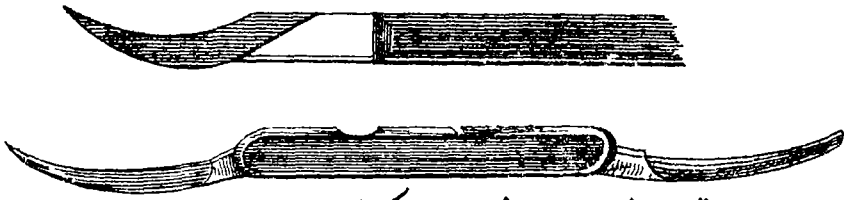
(تصویر نمبر ۹۰ نشتروں کی)

فصل دسویں۔ قرحۃ المعاء المستقیم (السر آف رکٹم یعنی معاء مستقیم کی ساخت میں زخم پیدا ہوجانا۔ اکثر یہ مرض ورم کے پک جانے یا کسی تیز خلط کے خراش کا نتیجہ ہوتا ہے۔

اسباب (۱) معاء مستقیم میں ورم ہو کر اس کا پک جانا (۲) کسی تیز خلط (صفراء وغیرہ) سے یا سخت فضلہ کے سدہ سے آنت کا چھل جانا (۳) آنت کے اندر کرموں کا بکثرت موجود ہونا اور کاٹنا (۴) آنت میں کسی بیرونی چیز کا چھید جانا (۵) آتشکی فساد۔ یا بواسیری مسوں کا پک جانا۔

علامات (۱) بیمار کو آخری آنت میں ہر وقت جلن اور درد کی تکلیف ہوتی ہے (۲) پیچش ستاتی ہے اور پیپ قذرے آؤں کے ساتھ یا خون آمیز آتی ہے (۳) اجابت کے وقت کمال تکلیف ہوتی ہے رفع حاجت کے بعد بھی زیادہ دیر تک جلن کی تکلیف رہتی ہے۔ اور اسیوجہ سے بیمار اجابت کو روکنے پر

مجبور ہو جاتا ہے (۴) بیمار کو بیٹھنا دشوار ہوتا ہے اور اگر زخموں کی تکلیف کا اثر مثانہ تک پہنچے تو پیشاب بھی تکلیف سے آتا ہے (۵) آلہ مفتاح المقعد (ریکٹم اسپیکولم) کے ذریعے بھی اس مرض کی تشخیص ہوتی ہے

تصویر نمبر ۹۱ آلہ مفتاح المقعد کی

علاج (۱) زخم کی صفائی کے لئے شہد میں قدرے پانی ملاکر حقنہ کریں۔ یا سماق۔ پوست انار۔ ہر ایک ۶ ماشہ۔ عدس مسلم۔ جو۔ چاول ہر ایک ایک تولہ لیکر نیمکوفتہ کرکے پانی میں پکائیں اور صاف کرکے اسمیں چونہ بے بجھا ہوا ۳ ماشہ ملاکر حقنہ کریں (۲) اسکے بعد اندمال زخم کے لئے صمغ عربی۔ دم الاخوین۔ گل ارمنی۔ عصارہ ریشہ برگد۔ کاغذ سوختہ ہر ایک بقدر مناسب لیکر آب بارتنگ سبز اور آب توت خام میں پیسکر چھان لیں اور حقنہ کریں (۳) اگر زخم پرانا ہو تو یہ حقنہ مفید ہے **صفتہ** رائینج ایک ماشہ۔ صمغ عربی۔ دم الاخوین۔ اقاقیا۔ بلوط ہر ایک ۴ ماشہ۔ خشک روئی جلی ہوئی۔ زرنیخ سرخ۔ زرد نیخ زرد۔ پھٹکری۔ مازو سبز۔ چونہ بے بجھا ہوا ہر ایک ۱۰ ماشہ۔ افیون خالص ۱ تولہ سبکو باریک کوٹ چھانکر پانی میں گوندھکر قرص تیار کرلیں پھر اسمیں سے قریب ۲ ماشہ کے لیکر چاول ۱۰ تولہ کی پیچ میں ملائیں۔ پھر اسمیں روغن گل ۲ تولہ ملاکر حقنہ کریں (۴) اسطرح یہ حقنہ بھی مفید ہے **صفتہ** گل سرخ۔ گلنار ہر ایک ۶ ماشہ۔ عدس مقشر۔ چاول خشخاش۔ جو مقشر ہر ایک ایکتولہ۔ پانی میں پکا کر صاف کریں اور کندر۔ دم الاخوین۔ اقاقیا۔ سفیدہ کاشغری۔ صمغ عربی ہر ایک ۱۰ ماشہ باریک پیسکر اسمیں ملائیں اور روغن گل ۱۲ تولہ اضافہ کرکے حقنہ کریں (۵) اگر خلط تیز سبب ہو تو یہ حقنہ مفید ہے **صفتہ** خرفہ سبز کا پانی بارتنگ سبز کا پانی ہر ایک ۱۰ تولہ۔ زردی بیضہ مرغ ایک عدد۔ روغن گل ۲ تولہ۔ گل مختوم۔ کہربا۔ مرجان۔ سفیدہ کاشغری ہر ایک ۳ ماشہ۔ اقاقیا ۱۰ ماشہ۔ دم الاخوین ۲ ماشہ باریک پیسکر ملائیں اور حقنہ کریں (۶) چاول۔ مسور۔ جو مقشر باجرہ ہر ایک ۲ تولہ۔ گل سرخ۔ گلنار۔ جفت بلوط ہر ایک ایکتولہ۔ مازو سبز ۳ عدد۔ سب کو نیمکوفتہ کرکے پانی میں جوش دیں اور صاف کریں اور کاغذ سوختہ۔ سفیدہ کاشغری ہر ایک ۳ ماشہ۔ گل ارمنی ۲ ماشہ۔ زردی بیضہ مرغ ایک عدد۔ روغن گل ۲ تولہ اضافہ کرکے حقنہ کریں (۷) اگر آنتوں میں کیڑے ہوں تو یہ حقنہ مفید ہے **صفتہ** پوست درخت شاہ توت۔ پوست درخت انار ترش ایک تولہ کوٹ کر ایک رات دن پانی میں بھگو کر خوب جوش دیں پھر

نوٹ۔ قرص رائینج ہندوستانی دواخانہ دہلی سے عمدہ ملے گا ۱۲ مولف

صاف کرکے آڑو کے پتوں کا عرق ۵ تولہ اضافہ کرکے حقنہ کریں (۸) آتشکی زخموں کے لئے یہ حقنہ مفید ہے

صفتہ مائیں۔ مازو ہر ایک ۵ ماشہ۔ کوکنار کشنیز خشک گلنار ہلیلہ سیاہ حب الآس برگ آس برگ گلاب برگ گل تاجپوش برگ حنا ہر ایک ۶ ماشہ۔ عدس مقشر اکلیل الملک ہر ایک تولہ۔ سب کو پانی میں جوش دیکر صاف کریں اور آب بارتنگ سبز ۲ تولہ اضافہ کرکے رسوت گل ارمنی صندل سرخ۔ اقاقیا ہر ایک ۳ ماشہ پیسکر ملائیں اور حقنہ کریں (۹) مریض کو آرام سے رکھیں اور غذا نہایت ہلکی دیں۔

فصل گیارھویں۔ ناسور المعاء المستقیم (سائی نس ان دی ریکٹم) یعنی معاء مستقیم کے

اندر ناسور ہوجانا۔ یہ ناسور کبھی معاء مستقیم کا ورم پکنے سے اور یا خراج المعاء الوری (اسکی او رکٹل ایبسس) کے معاء مستقیم کی طرف پھوٹنے سے اور زخم ہوکر مدت تک مندمل نہ ہونیسے ہوتا ہے اور کبھی پرانی پیچش کا نتیجہ ہوتا ہے اور اسکی دو صورتیں ہوتی ہیں۔ چنانچہ ایک تو یہ کہ ناسور معاء مستقیم کی ساخت میں ہوتا ہے اور دوسری صورت یہ ہے کہ مستورات میں اندام نہانی تک بڑھجاتا ہے جسکو ڈاکٹری اصطلاح میں رکٹو ویجائنل فسچولا کہتے ہیں

اسباب۔ (۱) معاء مستقیم کا سادہ زخم جس کے علاج میں تساہل کیا جائے (۲) خراج المعاء الوری (اسکی او رکٹل ایبسس) کا معاء مستقیم کی طرف پھوٹنا اور اندمال میں خرابی ہونا۔ (۳) پرانی پیچش کی تکلیف سے زخم تک نوبت پہنچنا (۴) خون میں آتشکی زہر کا موجود ہونا۔

علامات (۱) پیچش کی تکلیف اور فضلہ کے ساتھ متعفن رطوبت گوشت کے دھوول کی سی یا زرد رنگ کی نکلنا۔ (۲) اجابت کے وقت مریض کو سخت تکلیف ہونا (۳) اکثر قبض شکم اور نفخ امعاء کی شکایت ہونا (۴) فساد خون کی علامات پایا جانا۔

علاج (۱) ناسور کو صاف کرنیکے لئے دودھ میں شہد ملاکر حقنہ کریں (۲) برگ نیب برگ حنا مکوہ خشک شاہترہ گل سرخ۔ گل بابونہ کمیلہ کے جوشاندہ سے حقنہ کرنا بھی مفید ہے (۳) اسکے بعد حقنہ کا نسخہ راتینج والا اور اسیطرح مائیں مازو والا بھی مفید ہوتا ہے (۴) مرہم ناسور اور مرہم کافوری کا استعمال بھی مفید ہے

صفت مرہم ناسور۔ ہلدی۔ مردار سنگ ہر ایک ۲ تولہ نہایت باریک پسا ہوا موم سفید تولہ روغن گل ۲ تولہ سکو ملاکر قدرے پانی اسمیں شامل کریں اور نرم آنچ سے اسقدر پکائیں کہ مرہم تیار ہوجائے۔

نسخہ مرہم کافوری۔ موم سفید ایک تولہ۔ روغن السی ایک تولہ میں پگلائیں اور سفیدہ کاشغری مغسول ایک تولہ۔ کافور ۳ ماشہ باریک پیسکر اسمیں ملائیں اور دستہ سے خوب حل کریں جب سرد ہونے کے

قریب پہنچے تو سفیدی بیضہ مرغ دو عدد ملا کر سکو بکذات کریں۔ (۵) اس مرض میں قبض شکم رکھنا اور دوسرے یا تیسرے دن عمل کے ذریعہ سے فضلہ خارج کرا کر ناسور کو پچکاری سے دھونا ضروری ہے اسلئے غذا میں صرف دودھ کم شیریں پلانا کافی ہوتا ہے۔

فصل بارھویں تضیق المعاء المستقیم (اسٹرکچر آف دی رکٹم) یعنی معاء مستقیم کا تنگ ہو جانا۔ اس مرض میں بیمار کو اجابت نہایت قبض کے ساتھ اور دشواری سے ہوتی ہے فضلہ آنتوں میں بھرا رہتا ہے اور اکثر بلا عمل کے خارج نہیں ہوتا اسیطرح اخراج ریاح بھی مشکل ہوتا ہے۔ اسلئے قراقر اور نفخ شکم اس مرض کے لوازمات میں سے ہے بلکہ فضلہ کی تبخیر سے کبھی خفقان اور مالیخولیا کے مراقی جیسے عوارضات لاحق ہونے تک نوبت پہنچتی ہے۔ یہ مرض تین قسم کا ہوتا ہے (۱) لیفی (۲) آتشکی (۳) سرطانی

(۱) تضیق لیفی (فائبرس اسٹرکچر) یعنی معاء مستقیم کی ساخت میں ریشہ دار مادہ پیدا ہونے سے اس کے جوف کا تنگ ہو جانا۔ اکثر یہ تنگی مقعد سے چار یا پانچ انچ اوپر یعنی معاء مستقیم کے پہلے حصہ میں معاء قولون کی تعریج سینی (سگ مائڈ فلکشر) کے قریب ہوتی ہے۔

اسباب۔ یہ مرض اکثر اسہال معوی (ڈائریا) اور ذوسنطاریا مزمن (کرانک ڈی سنٹری) کا نتیجہ ہوتا ہے۔ کیونکہ ایک مدت تک دست آنے سے آنتوں کی ساخت ضعیف ہو کر سکڑنے لگتی ہے۔ اور ذوسنطاریا مزمن میں زیریں آنتوں کے اندرونی سطح میں جا بجا زخم ہو کر ان کی ساخت سکڑنے اور سخت ہونے لگتی ہے۔ اور چونکہ معاء مستقیم کا پہلا سب سے تنگ ہوتا ہے۔ اس لئے سکڑ کر اور بھی زیادہ تنگ ہو جاتا ہے۔

علامات (۱) مریض کو اجابت دشواری سے ہوتی ہے (۲) اخراج فضلہ کے لئے زور کرنا پڑتا ہے (۳) اگر فضلہ قدرے نرم ہو تو چپٹا دھاریدار ہو کر سدوں کی طرح مشکل سے نکلتا ہے (۴) اگر فضلہ سخت ہو تو اس حالت میں یا تو اسکی رگڑ سے آنت کی سطح چھلکر اس کے ساتھ قدرے خون بھی آتا ہے (۵) اور زیادہ آنت میں اسقدر پھنس جاتا ہے کہ بلا عمل کے نکل نہیں سکتا۔

علاج (۱) پہلے نیم گرم پانی میں روغن بید انجیر ۲ تولہ ملا کر حقنہ کریں تاکہ آنتیں خشک فضلہ اور سدوں سے پاک ہو جائیں (۲) اسکے بعد گل بابونہ۔ گل سرخ۔ تخم خطمی۔ تخم کنوچہ۔ تخم اسی ہر ایک ۷ ماشہ لیکر پاؤ سیر پانی میں جوش دیں اور صاف کر کے ہر روز نیم گرم بذریعہ حقنہ کے مقام ماؤف تک پہنچائیں (۳) اور

نامرد

نوٹ: ۔۔۔۔ کر۔ دواخانہ ۔۔۔ [illegible]

اگر مذکورہ بالا دواؤں کو زیادہ مقدار میں لیکر اُن کے جوشاندہ سے آبزن کرائیں تو ان تدبیروں سے آنت میں ڈھیلا پن ہوکر وہ اصلی حالت پر آجائے گی (۴) اگر ضرورت ہو تو گلائی سیرین قدرے نیم گرم پانی میں حل کر کے بذریعہ پچکاری کے معاء مستقیم میں پہنچانے سے بھی فوراً اجابت ہوتی ہے (۵) مویز منقی۔ مکوہ خشک۔ تخم کنوچہ۔ مغز املتاس۔ آب مکوہ سبز میں باریک پیس کر زردی بیضہ مرغ۔ روغن گل ملا کر اسکا شیافہ (سپازی ٹری) بنا کر مقعد میں رکھنا بھی مفید ہے۔ (۶) غذا صرف یخنی اور دودھ۔

انجام۔ یا تو اس علاج سے مریض کو رفتہ رفتہ آرام ہو جاتا ہے اور یا بتدریج مرض بڑھکر معاء مستقیم کو بالکل بند کر دیتا ہے۔ یا فضلہ خارج ہونیکی دائمی تکلیف کے سبب آنت میں دمل ہوکر آنت کا راستہ ہو جاتا ہے شکم کے اندر فضلہ جمع ہو جانیکی تکلیف سے اور نہایت کمزور ہو جانیکی وجہ سے بالآخر مریض ہلاک ہو جاتا ہے۔

(۴) **تضیق آتشکی** (سفلیٹک اسٹرکچر) یعنی آتشکی مادہ کے اثر سے معاء مستقیم کی غشاء مخاطی موٹی ہوکر اسکی تجویف تنگ ہو جائے۔ یہ مرض مستورات میں بہ نسبت مردوں کے زیادہ پایا جاتا ہے۔

علامات (۱) مقعد میں انگلی داخل کر کے ٹٹولنے سے معاء مستقیم کی اندرونی جھلی موٹی اور سخت محسوس ہوتی ہے (۲) اگر آلہ مفتاح المقعد کے ذریعہ سے امتحان کیا جائے تو آتشکی زخم پائے جاتے ہیں۔ (۳) امتحان کے وقت بیمار کو زخموں کی تکلیف زیادہ محسوس ہوتی ہے (۴) مرض آتشک کی دیگر علامات موجود ہوتی ہیں۔ (۵) اجابت کے وقت مروڑ ہوتی ہے۔ اور فضلہ کم۔ لیکن مواد اور آنوں اسقدر زیادہ خارج ہوتی ہے۔ کہ مریض کمزور ہوکر ہلاک ہوتا ہے۔

علاج (۱) آتشکی علاج کے قاعدہ کے مطابق تمام کھانے پینے کی دوائیں دیں۔ (۲) برگ شاہترہ۔ برگ نیب۔ برگ حنا۔ مکوہ خشک۔ گل سرخ۔ گل بابونہ۔ ہر ایک ۶ ماشہ لیکر پانی میں جوش دیں اور ھانڈا کر کے حقنہ کریں (۳) اگر قبض شکم کی زیادہ شکایت نہ ہو اور جلن اور گرمی زیادہ پائی جائے تو دوسرے یا تیسرے دن یہ حقنہ کریں تو بہت جلد فائدہ ہوگا **صفتہ**۔ مائیں چھوٹی بڑی ہر ایک ۴ ماشہ۔ مکوہ خشک۔ پوست خشخاش۔ کشنیز خشک۔ گلنار۔ گلاب زیرہ۔ گل تاج خروس۔ برگ حنا۔ گل بنفشہ۔ ہر ایک ۶ ماشہ۔ عدس مقشر۔ تخم کاہو مقشر۔ ہر ایک ایک تولہ آدھ سیر پانی میں جوش دیں۔ جب پاؤ سیر پانی رہے صاف کر کے برگ جولائی سرخ۔ مکوہ سبز۔ کشنیز سبز۔ ہر ایک کا پانی ۵ تولہ۔ برگ کاہو سبز کا پانی ۳ تولہ۔ اسپغول ۲ ماشہ کا لعاب اضافہ کریں اور صندل سرخ۔ گل ارمنی۔ اقاقیا۔ رسوت ہر ایک ۶ ماشہ باریک پیس کر اس میں ملائیں اور حقنہ کریں

(۴) **تضیق سرطانی** (اسے لگ ننٹ اسٹرکچر) یعنی معاء مستقیم کی ساخت میں سرطان پیدا ہونے کے سبب سے وہ سکڑ جائے اور اس کا جوف تنگ ہو جائے۔ اکثر یہ مرض اس سوء تدبیر کا نتیجہ ہوتا ہے۔ جو غلطی سے علاج اورام میں واقع ہو۔ لیکن کبھی ابتدا ہی ورم سرطانی پیدا ہو جاتا ہے۔

علامات (۱) مریض کو پیچش کی سخت تکلیف ہوتی ہے (۲) فضلہ کے ساتھ متعفن رطوبت خارج ہوتی ہے (۳) مقام ماؤف میں ہر وقت درد شدید رہتا ہے۔ نیند جاتی رہتی ہے (۴) مقعد میں انگلی داخل کرنے سے مقام ماؤف سخت اور سکڑا ہوا محسوس ہوتا ہے۔ (۵) **آلہ مفتاح المقعد** (رکٹل اسپے کیولم) کے ذریعہ سے دیکھا جائے تو ورم سرطانی کی پوری کیفیت معلوم ہو سکتی ہے (تصویر حسب ذیل ہے)
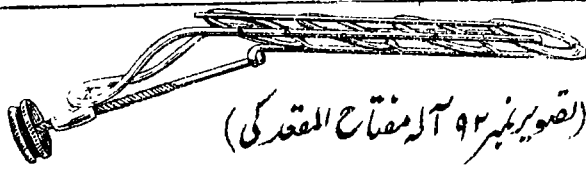
(تصویر نمبر ۹۲ آلہ مفتاح المقعد کی)

علاج (۱) برگ نیب۔ برگ حنا ایک ایک تولہ۔ صندل سرخ۔ گلنار۔ عدس مقشر۔ پوست خشخاش ہر ایک ۶ ماشہ پانی میں جوش دیکر صاف کریں۔ اور آب مکوہ سبز۔ آب کشنیز سبز۔ آب برگ کاہو سبز۔ ہر ایک ۲ تولہ اضافہ کرکے اسمیں کافور ۴ سرخ۔ رسوت ۳ ماشہ حل کرکے حقنہ کریں (۲) اسیطرح مائیں اور مازو والا حقنہ بھی ایسے موقع پر مفید ہوتا ہے (دیکھو صفحہ　کتاب ہذا) پینے کے لئے شیرہ بادیان۔ شیرہ مکوہ خشک۔ عرق مرکب مصفی خون۔ شربت عناب دینا چاہیئے۔ (۴) اگر ضرورت ہو تو مقعد کے گرد اور لسپت عجز پر ضماد محللات جس میں رسوت۔ گل سرخ۔ صندل سرخ شامل ہو لگائیں (۵) غذا میں آش جو رقیق یا مونگ کی پتلی دال کھلائیں۔ دودھ بھی اچھی غذا ہے اور اگر بکری کا دودھ شربت عناب کیساتھ پلایا جائے تو دوا اور غذا کا کام دیگا

فصل تیرھویں

انسداد المعاء المستقیم۔ (اٹرے سیا آف دی رکٹم) یعنی معاء مستقیم کا بند ہونا۔ اور انعدام المعاء المستقیم (ایبسنس آف دی رکٹم) یعنی معاء مستقیم کی ساخت کا بالکل معدوم ہونا۔ یہ مرض پیدائشی ہوتا ہے۔ اس میں مقعد تو حسب معمول کھلی ہوئی ہوتی ہے۔ لیکن اس سے قریب ڈیڑھ انچ اوپر معاء مستقیم کا زیریں سرا بذریعہ ایک جھلی کے بند رہتا ہے۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے۔ کہ معاء مستقیم بالکل معدوم ہوتی ہے اور فضلہ کا راستہ اندام نہانی یا مجرائے بول میں کھلتا ہے۔ **اسباب** اکثر یہ مرض پیدائشی خرابی سے ہوتا ہے۔ **علامات** (۱) بچہ کو اجابت نہ ہونا۔ اور اس کے شکم میں فضلہ جمع ہونے کے آثار پائے جانا (۲) اسہال کے لئے گھونٹی وغیرہ دینے کے بعد شکم میں تکلیف ہو کر رہ جانا

(۳) مقعد کو بذریعہ آلہ کے پھیلا کر دیکھنے سے معاء مستقیم کا بند ہونا معلوم ہو سکتا ہے۔ (۴) اگر فضلہ کا راستہ اندام نہانی میں یا مجرائے بول میں کو ہو اس طرف سے فضلہ خارج ہوتا ہے۔

علاج۔ اگر مقعد کے اندر معاء مستقیم کا زیریں سرا جھلی سے بند ہو تو آلہ مبزلہ (ٹروکار) سے اس جھلی میں خوب سوراخ کر دیں۔

(تصویر نمبر ۹۳ آلہ مبزلہ معائیہ کی)
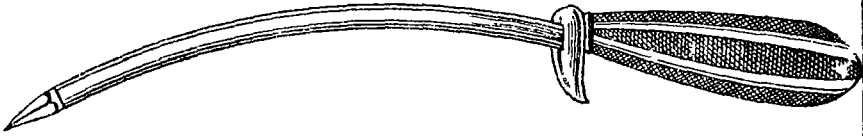
اور اگر معاء مستقیم بالکل معدوم ہو تو علاج نہایت دشوار ہے۔ ایسے موقعہ پر ہوشیار اور ماہر فن جراح بائیں جنگاسہ اور کولھے سے قدرے اوپر شگاف دیکر معاء قولون کے آخری حصہ میں سے باہر کو مصنوعی راستہ اخراج فضلہ کیلئے بنا دیتے ہیں۔ اس دستکاری کو ڈاکٹری اصطلاح میں کولہ ٹومی اپریشن کہتے ہیں۔

طریقہ دستکاری۔ مریض کو داہنی کروٹ پر لٹا کر اسکی کمر کے نیچے تکیہ رکھیں۔ اور کلوروفارم سے بیہوش کر کے عظم الخاصرہ (اے لی ام) کے اگلے اور پچھلے دونوں گوشوں کے بالائی لکالوں (اینٹی ری ار سوپیری ار۔ اور پوسٹیری ار سوپیری ار اسپائنز) کے درمیانی نقطہ سے جو کہ عرف حرقفی (ایلیک کرسٹ) سے قریباً ایک انچ اوپر قائم کیا گیا ہو ایک خط شروع کر کے اوپر اور پیچھے کو تین یا چار انچ لمبا کھینچیں اس خط کا پچھلا سرا عضلہ ناصبۃ الظہر (ایرکٹر اسپائنی) کے بیرونی کنارہ پر ختم ہوگا۔ اب جلد اور اس کے نیچے کی جھلی چیرنے

(تصویر نمبر ۹۴ دستکاری کی جگہ اور مریضہ کی ہیئت)

سے اوپر اور سامنے کی طرف تو شکم کا عضلہ مورّبہ ظاہرہ (اکسٹرنل آبلیک) اور اس کے مقابل نیچے اور پیچھے کو عضلہ عریضہ ظہریہ (لے ٹس مس ڈارسائی) نمودار ہوگا۔ پھر ان دونوں کے قریبی کناروں کو قدرے قطع کرنے سے عضلہ مورّبہ ظاہرہ (انٹرنل آبلیک) اور لفافہ قطنیہ

(المبر فیشیا) ظاہر ہوگا۔ پھر اس میں احتیاط کے ساتھ شگاف دینے سے عضلہ مربعہ قطنیہ (کواڈریٹس لمبورم) ظاہر ہوتا ہے لیکن بارھواں[1] عصب ظہری (ڈارسل نرو) کٹ جاتا ہے اور اسکے ساتھ شریان کٹنے سے جریان خون ہوتا ہے۔ اسلئے شریان کو فوراً باندھنا چاہیئے۔ پھر شگاف کو دو صناروں (ریٹر کٹر) کے ذریعہ سے پھیلا کر مقامی چربی وغیرہ کو انگلیوں سے ہٹائیں تو لفافہ مستعرضہ

تصویر نمبرہ ۹ ریٹر کٹر کی

سوئی

لطنیہ (فیشیا ٹرانسور سلیس) ظاہر ہوگا۔ اسکو ہٹانے سے آنت دکھائی دیگی جو کہ فضلہ کے اجتماع سے پھولی ہوئی ہوگی۔ چونکہ اس جگہ آنت کی پچھلی سطح پر صفاق البطن (پیری ٹونی ام) کا استر نہیں ہوتا ہے۔ اسلئے دستکاری کرنے اور آنت کو باہر نکالنے سے ورم الصفاق (پیری ٹونائیٹس) کے پیدا ہونے کا بہت کم اندیشہ ہوتا ہے۔ اب ریشم کا ایک مضبوط ڈورا دو فٹ لمبا لیکر شگاف کے اندر کے ایک طرف سے داخل کرکے اسکے پیچھے کو ہوتا ہوا دوسری طرف کو نکالیں اور آنت کو قدرے سامنے کی طرف کھینچ کر جلد کے ساتھ قائم کریں پھر آنت میں شگاف دیکر اسکے کناروں کو فوراً جلد کے ساتھ سی دیں شگاف دینے اور سینے کے وقت یہ احتیاط رکھیں کہ فضلہ زخم کے اندر داخل ہونے نہ پائے۔ اسکے لئے چار ٹانکے کافی ہوتے ہیں۔ اور بعض جراح آنت میں شگاف دینے سے پہلے اسکو جلد کے ساتھ سی دیتے اور بعد میں شگاف دیتے ہیں۔ بہر حال ٹانکے لگانیکے بعد زخم کو زنک لوشن سے دھوکر آئیوڈوفارم اچھی طرح چھڑکیں اور زخم میں ربڑ کی نلی رکھکر اسطرح باندھیں کہ فضلہ کا راستہ کھلا رہے۔ مریض کو بقدر مناسب ایسی غذا دیں جو نہایت لطیف اور مقوی ہونیکے باوجود موزع اد

[1] یہ عصب اپنے دیگر ہمجنسوں سے بڑا ہوتا ہے۔ اسکا سامنے والا حصہ عضلہ مربعہ قطنیہ کے سامنے آخری پسلی کے زیریں کنارہ کے برابر عضلہ مستعرضہ بطنیہ کے وتر عریض کو چھید کر اس عضلہ اور عضلہ مربعہ موربہ غائرہ کے درمیان سامنے کو آتا اور اپنے دیگر ہمجنسوں کی طرح ختم ہوتا ہے۔ لیکن اسکی جلدی جانبی شاخ بہت بڑی ہوتی اور دونوں مورب عضلوں کو چھید کر نیچے کیطرف رواں ہوتی ہے اور عرف حرقفی کے اوپر سے نیچے کو گذر کر جہتہ سرینی کے سامنے کی جلد میں طرد خانلیر اعظم تک پھیلتی ہے۔ اسلئے یاد رکھنا چاہیئے کہ اس عصب کے کٹنے سے مقام مذکور کی جلد میں قوت لامسہ کی آمد موقوف ہونیسے مقامی خدر کی شکایت پیدا ہوجائیگی ۱۲ مولف

مسکن حرارت ہو اور اس غرض کے لئے دودھ کم شیریں سب سے بہتر غذا ہے۔

فصل چودھویں خروج المعاء المستقیم (پرولیپسس آف دی رکٹم) یعنی معا مستقیم کے اندرونی پرت کا باہر نکل آنا۔ کتاب ترویح الارواح میں لکھا ہے کہ اسہال کی بیماری میں جس کے ساتھ پیچش کی شدت بھی ہم نے دیکھا ہے کہ ایک ایسی چیز جیسی آنت ہوتی ہے ایک بالشت کے برابر مقعد سے نکلی اور تین دن کے بعد سیاہ ہو کر گر پڑی اور اس عارضہ سے دو آدمی تو اچھے ہو گئے اور تین چار آدمی ہلاک ہوئے۔ غالب گمان یہ ہے کہ وہ معا مستقیم کا اندرونی طبقہ تھا۔

مؤلف کی رائے یہ ہے کہ جن دو مریضوں نے شفا پائی انکی معا مستقیم کا اندرونی پرت نکلا ہوگا اور وہ زیادہ ضعیف ہونگے۔ اور جو تین یا چار ہلاک ہوئے انکی معا مستقیم کا عضلی پرت بھی اندرونی پرت کے ساتھ نکلا ہوگا جسکی ناقابل برداشت اذیت اور شدت ضعف کے سبب سے وہ جانبر نہ ہو سکے۔

چنانچہ جناب ڈاکٹر برج لال صاحب گھوش مدرس فن جراحی میڈیکل کالج لاہور نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ اس مرض میں آنت کا عضلی پرت ہمراہ غشائی پرت کے باہر نکل آتا ہے۔ یہ مرض کمزور بچوں میں پیچش واسہال کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اور کبھی مثانہ کی پتھری کے دباؤ سے بھی یہ صورت پیش آتی ہے۔ اس مرض کے علاج میں کسی قسم کی دستکاری جائز نہیں ہے۔

اسباب (۱) ضعف اور نقاہت کے سبب سے اور نیز کثرت رطوبت کے باعث اعضاء کی ساخت کا اور ان کے باہمی اتصال کا ڈھیلا اور سست ہو جانا (۲) قبض شدید یا پیچش کے موقعہ پر دفع فضلات کے لئے مریض کا زور سے کونتھنا (۳) ممکن ہے کہ مثانہ کی پتھری کا دباؤ بھی کمزوری اور غلبۂ رطوبات مرخیہ کی حالت میں اس مرض کا سبب ہو جائے۔

علامات (۱) سبب مرض کا موجود ہونا (۲) مقام ماؤف میں درد شدید ہونا (۳) مقعد سے باہر نکلے ہوئے حصہ کا رنگ اور اس کی صورت اور اندرون جسم کے ساتھ اسکا اتصال بھی مرض کا سچا گواہ ہوتا ہے

علاج جسقدر جلد ممکن ہو فوراً اس نکلے ہوئے حصہ کو روغن کنجد سے یا روغن گل سے چکنا کر کے نرمی کے ساتھ داخل کریں۔ اسکے بعد گلاب میں روغن گل ملا کر حقنہ کریں اور مریض کو نرم بستر پر آرام سے چت لٹائے رکھیں۔ اسکی چارپائی پاؤں کی طرف سے قدرے اونچی رکھیں۔ چھوٹے آلہ مفتاح المقعد

پر قابض دوائیں لگا کر معاء مستقیم کے اندر استرن رکھیں کہ مریض کو تکلیف نہو۔ اور لنگوٹ نما پٹی سے اسکو ہدایت کریں کہ رفع حاجت کے لئے بھی بستر سے نہ اٹھے۔ تیمار دار کو تاکید کریں کہ اجابت کے وقت مریض کے نیچے بیڈ پان رکھدیا کرے۔ بہر بارہ گھنٹے کے بعد آلہ کو نکال کر اور گلاب میں قدرے پھٹکری حل کر کے حقنہ کریں اور پھر آلہ مذکور کو بدستور داخل کر کے باندھ دیں۔ تین دن کے بعد آلہ داخل کرنیکی ضرورت نہیں ہے۔ پھر وہ دوائیں استعمال کریں جنکا بیان خروج مقعد میں آئیگا۔ غذا مریض کو لطیف اور زود ہضم دیں۔

فصل پندرھویں۔ دیدان المعاء المستقیم (اگزی یورس ورمی کیولے رس) یعنی وہ کرم جو نہایت چھوٹے اور باریک ہوتے اور اکثر انکی پیدائش معاء مستقیم کے اندر ہوتی ہے۔ اس لئے ان کو دیدان صغار (اسمال تھریڈ ورم) یا چمنے بھی کہتے ہیں۔ آنتوں میں جو کرم پیدا ہوتے ہیں یونانی اطبأ کے قول کے مطابق) یہ انکی چوتھی قسم ہے۔ یہ مرض بچوں کو اکثر ہوتا ہے۔ لیکن مناسب تدابیر سے بہت جلد زائل ہوجاتا ہے اور اس عمر کے بعد بہت کم ہوتا ہے لیکن مشکل سے زائل ہوتا ہے خصوصاً جبکہ زیادہ عرصہ کا ہو۔ **ڈاکٹروں** نے کرم شکم کی اول دو جنسیں (جوف دار اور بےجوف) ثابت کر کے جنس اول کی چار اور جنس دوم کی تین کل سات قسمیں بیان کی ہیں۔ چنانچہ ڈاکٹر **رحیم خاں** صاحب مرحوم نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ (۱) (لانگ تھریڈ ورم) یہ کرم ڈیڑھ انچ سے دو انچ تک لمبے اور نہایت باریک ہوتے ہیں اکثر انکی پیدائش معاء اعور میں اور کبھی قولون میں بھی ہوتی ہے۔ اکثر یہ کرم تندرست آدمی کے شکم میں پائے جاتے ہیں اور اس کو شکایت اس امر کی نہیں ہوتی ہے (۲) لارج راؤنڈ ورم (دیدان طوال یا حیات) یعنی کیچوے جو اکثر چھ انچ سے ۱۲ یا ۱۴ انچ تک لمبے ہوتے ہیں۔ ان کی پیدائش اگرچہ معاء دقاق میں ہوتی ہے لیکن کبھی معدہ میں پہنچکر تکلیف دیتے اور تے میں نکلتے ہیں۔ (۳) اسمال تھریڈ ورم (دیدان صغار) یہ نہایت باریک اور چوتھائی انچ لمبے اور اکثر معاء مستقیم کے اندر پیدا ہوتے ہیں لیکن کبھی معاء قولون کی تعریج سینی (سگما ئڈ فلکشر) تک پائے جاتے ہیں (۴) اسکلے اس ٹوما ڈوڈی نے لی) یہ قریب تہائی انچ کے لمبے اور باریک ہوتے ہیں۔ لیکن اس ملک میں نہیں ہوتے بلکہ مصر اور شمالی اٹلی میں پائے جاتے ہیں (۵) ٹیپ ورم (دیدان عریض) یہ تخم کدو کے مشابہ ہوتے ہیں اسلئے ان کا نام کدو دانہ مشہور ہوا ہے۔ یہ بہت سے باہم مل کر ایک لمبی جیل کی صورت بنجاتے ہیں جنکی طوالت ۵ گز سے ۱۵ گز تک ہوتی ہے اور انکی سکونت اکثر امعاء دقاق (چھوٹی آنتوں) میں ہوتی ہے۔ (۶)

علہ یہ ادپر کی تین آنتیں، اثنا عشری، صائم، دقیق ہیں۔ ان میں یہ کرم اکثر معاء دقیق میں پیدا ہوتے ہیں ۱۲ مولف

لے ٹینیا میڈیو کانے لیٹا (دیدان غلاظ) جو کدو دانوں سے قدرے بڑے ہوتے ہیں۔ (۷) بادری اوسی فے لس لے لسٹ۔ یہ اس ملک میں نہیں پائے جاتے۔

یونانی اطباء نے ان سات قسموں میں سے نمبر ا تو غالباً اس وجہ سے نہیں بیان کی کہ انکے متعلق مریض کو کوئی شکایت نہیں ہوتی۔ اور نمبر ۴ و ۷ کا اسلئے ذکر نہیں کیا کہ وہ اس ملک میں نہیں پائے جاتے۔ چنانچہ اب ہم ان بقیہ چار قسموں میں سے اس قسم کو درج ذیل کرتے ہیں جو معاء مستقیم میں پیدا ہوتے ہیں۔

اسباب۔ امعاء میں ہر ایک قسم کے دیدان پیدا ہونے کے عام اسباب یہ ہیں کہ (۱) میدہ و نشاستہ دار چیزیں اسقدر بکثرت کھائی جائیں کہ پورے طور سے ہضم نہوں (۲) اسی طرح کچا یا کم پکا ہوا گوشت بکثرت کھانا (۳) خراب قسم کی ترکاریاں اور فاسد میوے بکثرت کھانا یا دودھ افراط سے پینا (۴) غلیظ القوام اور چیپدار غذاؤں یا خراب پانیوں کا ایک مدت تک استعمال کرنا (۵) اس قسم کی خرابیوں سے معدہ اور آنتوں میں کیلوس کا عمدہ تیار نہ ہونا (۶) ہضم کی خرابی سے رطوبات پیدا ہوکر آنتوں میں ان کا اس طرح متعفن ہونا کہ اس سے کرم پیدا ہوسکیں (۷) ڈاکٹروں نے بیان کیا ہے کہ فاسد غذا اور کچے گوشت اور خراب پانیوں میں ان کے کرموں کے انڈے ہوتے ہیں جو آنتوں میں پہنچکر دیدان کی پیدائش کے موجب ہوں۔

علامات[1]۔ معاء مستقیم کے اندر کرم ہوں تو (۱) کبھی براز میں بکثرت نکلتے ہیں۔ اور مریض کی مقعد میں خارش اور جلن ہوتی ہے جسکی تکلیف اکثر رات کو یا اجابت کے بعد زیادہ ہوتی ہے کبھی مبرز میں قدرے ورم اور سرخی بھی نمودار ہوتی ہے (۳) کبھی ان کرموں کے کاٹنے سے معاء مستقیم کی ساخت میں ورم یا زخم تک نوبت پہنچتی ہے۔ اگر مریض بچہ ہو تو رات کو زیادہ روتا اور بے چین رہتا ہے (۵) مستورات میں اندام نہانی کی خارش اور سیلان رطوبت کبھی ان ہی کرموں کے سبب سے ہوتی ہے۔

علاج۔ معاء مستقیم کے دیدان کا علاج حقنہ اور شیاف کے ذریعہ سے کرنا بہ نسبت کھلانے یا پلانے کی چیزوں کے زیادہ مؤثر ہوتا ہے۔ اسلئے مناسب ہے کہ مریض کے مزاج کا لحاظ رکھکر دواؤں کا استعمال

---

[1] دیگر اقسام کے کرموں میں مریض کا لاغر ہونا۔ درد شکم اور متلی۔ منہ سے بد بو آنی۔ رات کو اور سوکر کے وقت بے چین رہنا سوتے میں دانت چبانا۔ اور منہ سے رال بہنی۔ وسط سر میں درد اور کانوں میں سنسنی۔ کبھی تشنج اعصاب اور صرع یا اختلاط عقل اور اختلاج تک نوبت پہنچتی ہے۔ اور دیگر عوارض شدیدہ بھی ظاہر ہوتے ہیں۔ ۱۲ مؤلف

کیا جائے۔ چنانچہ گرم مزاج والے کو یہ نسخہ مفید ہوگا (۱) آب کاسنی۔ آب برگ شفتالو۔ آب شاہ توت۔ آب خرفہ۔ آب کوکر ھبنگرہ بقدر مناسب لیکر حقنہ کریں (۲) کمیلہ ایک ماشہ۔ برگ حنا خشک ایک ماشہ پیسکر موم سفید ۹ ماشہ میں ملاکر شیاف بنائیں اور استعمال کریں (۳) آب برگ لکروندہ میں ایلوہ پیسکر ضماد کرنا بھی مفید ہے (۴) اگر مزاج میں زیادہ گرمی نہ ہو تو یہ حقنہ بہت مفید ہے صفتہ بابونہ اکلیل الملک۔ درمنہ ترکی ربرنجاسف افنتین۔ ترمس ہر ایک ۶ ماشہ۔ برگ سداب برگ شفتالو۔ برگ حفیذر ہر ایک ۳ تولہ۔ سب کو پانی میں جوش دیکر چھان لیں۔ پھر شحم حنظل ۴ رتی باریک پیسکر اور قدرے روغن زیتون شامل کرکے حقنہ کریں (۵) شحم حنظل ۴ رتی۔ کمیلا ایک ماشہ۔ مغز اخروٹ ۶ ماشہ باریک پیس کر موم زرد میں ملائیں اور شیاف بناکر استعمال کریں (۶) کجلہ۔ آب برگ لکروندہ سبز۔ آب برگ کاسنی سبز میں گھسکر ضماد کرنا بھی مفید ہے (۷) کواشیا کے نقوع سے حقنہ کرنا بچوں کیلئے نہایت مجرب ہے (۸) اسیطرح روغن خستہ زرد آلو تلخ میں روئی تر کرکے مقعد میں رکھنا بھی قاتل دیدان ہے (۹) ہلیلہ کلاں ایک عدد۔ نرکچور مساوی لے کر گندھا ہوا آٹا دونوں پر لپیٹ کر گرم راکھ میں دبائیں۔ جب آٹا سرخ ہو جائے تو نکالکر آٹا علیحدہ کریں اور ان دونوں چیزوں میں سے بقدر ایک ایک رتی لے کر پانی میں گھس کر چند روز تک بچہ کو پلانے سے چمنوں کی پیدائش موقوف ہو جاتی ہے۔

فصل سولھویں ورم المقعد (انفلامیشن آف دی ایےنس) یعنی مقعد کے گرد کی

نرم ساختوں[1] میں ورم ہونا۔ یہ دو قسم کا ہوتا ہے ایک گرم مادہ سے اور دوسرا سرد (بلغم یا سودا) سے

پہلی قسم۔ ورم گرم یہ اکثر واقع ہوتا ہے **اسباب** (۱) بدن میں خون گرم صفراوی کا غالب ہونا (۲) کھانے پینے میں گرم چیزوں کا استعمال (۳) بواسیری مسوں یا ان کے کاٹنے کی اذیت پہنچنا (۴) مقعد میں انشقاق یا زخم یا خارش کی تکلیف سے اسکی ساخت میں خون کا بکثرت جمع ہونا۔

---

[1] مقعد کے قریب کی جلد کے نیچے قدرے عضلاتی ریشے ہوتے ہیں جو باہر کی طرف نسیج تحت الجلد (سب کیوٹے نی اس ٹشو) سے اور اندر کی طرف نسیج تحت الغشاء المخاطی (سب میوکس ٹشو) سے ملے رہتے ہیں۔ انکا نام محجدۃ المقعد (کارو گیٹر انیالی) ہے ان ریشوں کے سکڑنے سے مقعد کی غشاء مخاطی اندر کو چلی جاتی ہے۔ انکے اندر چند غدد ہیں (سی بی شی اس گلینڈز) ہوتے ہیں جنکی رطوبت سوراخ مقعد کو تر اور چکنا رکھتی ہے۔ ان غدوں میں ورم ہو کر پکنے سے خراج المقعد (اینل ایبسس) ہو جاتا ہے اور اسکے پھوٹنے سے قرحۃ المقعد اور قرحہ کے زیادہ مدت تک مندمل نہ ہونے سے ناسور المقعد ہو جاتا ہے۔ ۱۲ لطف۔

علامات (۱) ورم کی جگہ میں گرمی جلن۔ درد شدید ہونا (۲) بدن میں حدت خون کی علامات کا پایا جانا (۳) مزاجی گرمی کے باوجود گرم چیزوں کا پہلے استعمال کرنا (۴) بواسیری مسوں وغیرہ کی تکالیف کا پایا جانا۔

علاج (۱) اگر خون غالب اور مریض فربہ و توانا ہو تو سب سے پہلے فصد باسلیق کھولیں (۲) لعاب بہدانہ شیرہ عناب۔ عرق شاہترہ۔ شربت نیلوفر۔ اسپغول مسلم کے ساتھ پلائیں (۳) شاہترہ۔ منڈی۔ گل نیلوفر تخم خطمی۔ تخم خبازی۔ مکوہ خشک۔ ہر ایک ۷ ماشہ۔ آلو بخارا ۵ دانہ رات کو پانی میں بھگو کر صبح کو چھان لیں اور شربت عناب ۲ تولہ حل کرکے پلائیں (۴) رسونت۔ صندل سرخ۔ کافی۔ مغز املتاس۔ آب کاسنی سبز۔ آب مکوہ سبز۔ آب کشنیز سبز میں پیس کر اور سفیدی بیضہ مرغ روغن گل ملا کر ضماد کریں (۵) اگر بواسیری مسے یا انشقاق وغیرہ موجود ہوں تو مرہم سفیدہ[1] کا فوری لگانا مفید ہوگا۔ (۶) جب ورم کی گرمی اور جلن کم ہو جائے تو برگ چقندر کوٹ کر روغن گل میں پکائیں۔ اور تخم میتھی کا آٹا اسمیں ملا کر لگائیں (۷) اگر ان تدابیر سے ورم تحلیل نہ ہو اور پکنے کی علامتیں ظاہر ہوں تو اس کے خوب پکنے سے پہلے شگاف دے کر پیپ نکالیں۔ اور تخم کنوچہ وا لسی کی ملٹس باندھیں۔ اور زخم صاف ہونے کے بعد مرہموں کا استعمال کریں۔

دوسری قسم۔ ورم سرد۔ یہ بہت کم ہوتا ہے۔

اسباب۔ (۱) بدن میں بلغمی فاسد خون کا موجود ہونا (۲) بادی اور قابض چیزوں کا ایک مدت تک بکثرت استعمال کرنا (۳) کرم امعاء یا خارش وغیرہ کی تکلیف سے مقعد کی ساخت میں فاسد مادہ کا جمع ہونا (۴) خون میں سوداویت یا آتشکی فساد کا موجود ہونا (۵) بواسیری مسوں میں خون فاسد کا جمع ہونا۔

علامات۔ (۱) اسباب مرض کا پایا جانا (۲) ورم گرم کی علامات کا نہ ہونا (۳) اگر ورم بلغمی ہو تو مقام ماؤف کی نرمی اور ڈھیلا پن (۴) اگر ورم سوداوی ہو تو اس میں سختی و کمودت پایا جانا۔ (۵) اگر آتشکی فساد ہو تو اس کی خاص علامات کا موجود ہونا۔

علاج (۱) ورم بلغمی کے لئے یہ ضماد بہت مفید ہے صفتہ۔ گل سرخ۔ گل بابونہ۔ اکلیل الملک۔ تخم کنوچہ تخم میتھی۔ مغز فلوس۔ آب مکوہ سبز میں پیس کر روغن گل اضافہ کرکے نیم گرم ضماد کریں (۲) اگر ورم سوداوی ہو تو یہ نسخہ پلائیں صفتہ۔ شاہترہ۔ چرائتہ۔ عناب۔ مکوہ خشک۔ افتیمون۔ بسفائج فستقی۔ گاؤزبان۔ رات کو پانی میں بھگو کر صبح کو چھان لیں۔ اور گلقند حل کرکے پلائیں (۳) مغز فلوس بنفشہ۔ تخم خطمی تخم کنوچہ۔ اکلیل الملک عدس مقشر۔ آب مکوہ سبز میں پیس کر روغن گل اضافہ کرکے نیم گرم ضماد کریں۔ (۴) زفت رومی

[1] یہ مرہم ہندوستانی دواخانہ دہلی سے عمدہ مل سکتا ہے۔ ۱۲ مولف۔

زردی بیضہ مرغ. چربی بط. چربی مرغ. روغن گل میں ملاکر ضماد کرنا بھی مفید ہے۔ (۵) مرہم داخلیون میں جدوار اصلی. افیون. زعفران ملاکر ضماد کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے (۶) اگر آتشکی فساد موجود ہو تو اسکا علاج کریں (۷) مریض کو غذا میں آش جو کھلانا اور یا دودھ پلانا چاہیئے۔

فصل سترھویں۔ قرحۃ المقعد (السرآف دی اے نس) یعنی مقعد میں زخم ہوجانا۔

یہ زخم کبھی تو ورم کے پکنے سے یا بواسیری مسوں کے کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور کبھی انشقاق کی زیادتی سے یا کرم امعاء کے خراش یا کاٹنے سے پیدا ہوتے ہیں

علامات (۱) اگر باہر کی طرف ہوں تو دیکھنے میں آتے ہیں (۲) اگر اندر ہوں تو ریم کا بہنا اور درد کا موجود ہونا انکی علامت ہے (۳) آلہ مفتاح المقعد کے ذریعہ سے بھی امتحان کیا جا سکتا ہے

علاج (۱) زخم کو برگ نیب اور مکوہ کے جوشاندہ سے دھوکر مرہم سفیدہ کافوری لگانا چاہیئے (۲) اگر زخم زیادہ گندہ ہو تو صفائی کے لئے اس جوشاندہ میں قدرے سہاگہ ملانا مناسب ہے۔ اسکے بعد مرہم کمیلہ لگانا چاہیئے۔ (۳) اگر زخم زیادہ گہرے نہ ہوں اور باہر سے نمودار ہوں تو روغن گل بھرپری لگاکر سفیدہ کاشغری اور مردار سنگ باریک پیا ہوا چھڑک کر نرم گدی سے باندھ دینا کافی ہوتا ہے (۴) مرہم باسلیقون یا مرہم رسل کا استعمال بھی مفید ہے (۵) اگر پینے کی دوا کی ضرورت سمجھی جائے تو مزاج کے موافق مصفیات خون کا استعمال کریں (۶) اگر چمنوں کے کاٹنے سے زخم پیدا ہوگئے ہوں تو ان کے مارنے کی بھی تدبیر کرنی چاہیئے جو انکی بحث میں درج ہے (۷) اور غذا لطیف زود ہضم اور مسکن حدت خون کھلائیں۔

فصل اٹھارھویں۔ نواسیر (فسچولا ان انو۔ یا۔ سائی نس آف دی اینس) یعنی مقعد کا ناسور جو اکثر تو **عضلہ عاصرۃ المبرز** (اسفنکٹر اینائی) کے بیچ میں لیکن کبھی اس سے اوپر ہوتا اور **حفرہ ورکیہ مستقیمہ** (اسکی او رکٹل فاسہ تک پہنچتا ہے۔ اسکو ہندی میں بھگندر کہتے ہیں۔ اس کے منہ پر سرخ انگور پائے جاتے ہیں اور پتلی رطوبت بہا کرتی ہے۔ یہ ناسور دو قسم کا ہوتا ہے۔

(۱) **ناسور نافذ**۔ (فسچولا ان انو) جس کا بیرونی سوراخ تو کنارہ مقعد سے ایک یا آدھ انچ کے فاصلہ پر لیکن اندرونی سوراخ عضلہ عاصرہ سے اونچا مقعد کی اندرونی جھلی میں ہوتا ہے۔

تصویر نمبر (۹۷) آلہ مفتاح المقعد کی

(۲) **ناسور غیر نافذ** (سائنس آف دی اے نس) جسکی دو صورتیں ہوتی ہیں (الف) ظاہر الفم (بلائنڈ ایکسٹرنل) یعنی بیرونی منہ والا جو کہ صرف باہر کی طرف ہوتا ہے۔ اور اندر معاء مستقیم تک نہیں پہونچتا (ب) باطن الفم (بلائنڈ انٹرنل) یعنی اندرونی منہ والا جس کا رخ اندر کی طرف ہوتا ہے۔ اور اسکے مقابل جلد میں سرخی اور سختی پائی جاتی ہے۔

اسباب۔ زخم مقعد کے اندمال میں خرابی واقع ہونا (۲) خراج المعائی الور کی (اسکی اور کٹل ایبسس) کا علاج پورے طور پر میسر نہ ہونا (۳) خون میں آتشکی زہر یا کسی دوسری قسم کا فساد موجود ہونا (۴) اکثر یہ مرض سل کے ساتھ پایا جاتا ہے۔

تشخیصی علامات (۱) اگر ناسور کا سوراخ چوڑا ہے تو قابلہ کو دریافت کرنا چاہیئے کہ اسکے راستے قدرے براز خارج ہوتا ہے یا نہیں (۲) اگر سوراخ ایسا ہے کہ سلائی داخل کی جاسکے تو قابلہ اس میں سلائی داخل کرے اور مقعد میں بائیں ہاتھ کی انگلی۔ اگر سلائی کی نوک انگلی تک پہنچے تو سمجھنا چاہیئے کہ ناسور نافذ ہے (۴) اگر مقعد میں ورم اور درد کے ساتھ اس سے ہمیشہ پتلی ریم بہتی ہو اور اس کے باہر کسی طرف سرخی و سختی پائی جائے تو سمجھنا چاہیئے کہ ناسور مقعد کے اندر ہے (۵) آلہ مفتاح المقعد کے ذریعہ سے بھی اسکو دیکھا جاسکتا ہے

علاج۔ اگرچہ اس مرض کے علاج میں چند وجوہ سے کامیابی کی توقع نہیں ہوتی ہے مثلاً (۱) زخم کے نہایت قریب یا خاص اس کی سطح پر متعفن فضلات برازیہ کا ہمیشہ گزرنا (۲) زخم کا ہمیشہ ریم آلودہ رہنا۔ اور پورے طور پر صاف نہ ہوسکنا (۳) زخم کے اندر مرہم یا کسی دوا کا مشکل سے پہنچنا اور اس کا قائم نہ رہنا۔ (۴) عضو کی ساخت کا نرم اور پھلپھلا ہونا جو کہ مواد فاسدہ سے جلد متاثر ہوسکے (۵) ان وجوہات کے علاوہ عضلہ رافعة الاست (لیوے ٹرانیائی) اور عضلہ عاصرة المبرز (اسفنکٹرانیائی) کی حرکت بھی مانع اندمال ہے۔

علاج میں ناکامی کے اسباب

لیکن پھر بھی مریض کی تکالیف پر نظر کرتے ہوئے علاج سے چشم پوشی کرنا معالج کے لئے جائز نہیں ہے اسلئے تدابیر مندرجہ ذیل اختیار کرنی پڑتی ہیں (۱) اگر ناسور غیر نافذ ہو اور اس کا منہ باہر کو ہو اور اس میں دوا پہنچنا ممکن ہو تو اول اسکو ہاتھ سے دبا کر پیپ نکالیں اور اس **جوشاندہ** سے بذریعہ پچکاری کے دھوکر صاف کریں **صفت**۔ برگ نیب۔ برگ بھنگرہ۔ مکوہ خشک۔ شاہترہ۔ گل بابونہ۔ سہاگہ۔ شہد خالص

تدابیر مفیدہ

نسخہ شیاف غرب

پانی میں پکاکر چھان لیں اور باریک نلی کی پچکاری سے زخم کو دھوئیں۔ پھر **شیاف غرب** کو باریک پیس کر لعاب صمغ عربی میں ملائیں اور صاف روئی آلودہ کرکے چاندی کی سلائی سے زخم کے اندر رکھیں۔ **صفت۔** ایلوہ مصفیٰ۔ کندر۔ دم الاخوین۔ گلنار۔ سرمہ سیاہ۔ پھٹکری۔ ہر ایک ۳۰ ماشہ۔ زنگار دو رتی سب کو نہایت باریک پیس کر چھان لیں۔ اور گلاب میں گوندھکر شیاف بنائیں۔ اور اگر ناسور میں سلائی نہ جاسکے تو مریض کو اوندھا لٹا کر اس کے سرین کو اونچا کریں اور شیاف غرب کو عورت کے دودھ میں گھولکر ناسور کے اندر پہنچائیں۔ اور کچھ دیر اسے اسی حالت میں رکھیں۔ لیکن یہ عمل باریک نلی[1] کی پچکاری سے کیا جائے تو بہتر ہوگا۔ اس کے بعد ناسور پر گدی رکھکر لنگوٹ نما پٹی سے باندھ دیں۔

نسخہ مرہم رسل

(۲) اگر ناسور غیر نافذ کا منہ مقعد کے اندر کو ہو تو آلہ **مفتاح المقعد** (سپے کیولم اینائی) سے مقعد کو کھولکر مذکورہ بالا عمل کرنا چاہئے۔ اور تدابیر مذکورہ کے علاوہ **مرہم**[2] **رسل** کا استعمال بھی مفید ہوتا ہے **صفت۔** جاؤشیر۔ زنگار۔ مرمکی۔ بہروزہ خشک۔ سکبینج ہر ایک ۲ ماشہ۔ کندر۔ زراوند طویل ہر ایک ۳ ماشہ۔ مردار سنگ ۴۰ ماشہ۔ سب کو باریک پیسکر چھان لیں۔ اور گوگل مصفیٰ ۴ ماشہ۔ اشق ۷ ماشہ۔ علک البطم ۱۴ ماشہ سرکہ خالص ۳ تولہ میں گھول کر چھان لیں۔ پھر موم سفید ۱۴ ماشہ کو روغن زیت ۲۰ تولہ میں پگلا کر پہلے پسی ہوئی دوائیں ملائیں۔ اور اس کے بعد سرکہ والی دوائیں ڈال کر نرم آنچ سے اسقدر پکائیں کہ مرہم کا قوام درست ہوجائے (۳) اگر ناسور نافذ ہو تو اس کا علاج بھی پچکاری اور مرہموں سے مذکورہ بالا طریقہ پر کیا جاتا ہے اور یہ مرہم نہایت مفید ہے **صفت** بارود بندوق کی ۵ تولہ۔ روغن کنجد پاؤسیر میں حل کرکے بذریعہ بتی کے ناسور میں پہنچائیں۔ لیکن ان تدابیر سے فائدہ نہ ہونے کی حالت میں بالآخر دستکاری کرنی پڑتی ہے بشرطیکہ مریضہ کو امراض گردہ کی شکایت نہ ہو یا وہ سل میں مبتلا نہ ہو کیونکہ ان دو صورتوں میں دستکاری ممنوع ہے۔

مانعات دستکاری

طریقہ دستکاری

طریقہ دستکاری جب دستکاری منظور ہو تو سب سے پہلے مریض کی آنتوں کو بذریعہ حقنہ کے صاف کریں پھر اگر ناسور نافذ ہے تو مریض کو میز پر لٹا کر بذریعہ کلوروفارم کے بیہوش کریں۔ اور بائیں ہاتھ کی سبابہ انگلی روغن گل میں چکنی کرکے مقعد میں داخل کریں۔ اور گول سر کا ٹیڑھا نشتر (پروب پائنیڈ کرو ڈ بسٹری)

---

[1] اس عمل کے لئے ایسی چھوٹی سی پچکاری درکار ہوتی ہے جسکی نلی ہائپوڈرمک سرنج کی طرح باریک لیکن گول سر کی ہو ۱۲

[2] مرہم رسل اگر آپ تیار نہ کرسکیں تو ہندوستانی دواخانہ دہلی سے عمدہ مل سکتا ہے ۱۲ مولف۔

ناسور میں باہر سے اسقدر داخل کریں کہ اس کا سر مقعد کے اندر کی انگلی سے جا لگے۔ پھر نشتر اور انگلی کو نرمی کے ساتھ باہر کیطرف کھینچکر ناسور کو مقعد کے بیرونی کنارہ تک چیریں اور ناسور کی سطح کو بھی کھرچ کر زخم تازہ کریں۔ پھر جست کا سفیدہ (کلورائیڈ آف زنک) ایک ماشہ لیکر عرق گلاب ایک تولہ میں حل کرکے پھریری سے زخم کی تمام سطح پر لگائیں اور اس پر آئیڈو فارم چھڑکیں۔ اسکے بعد جوہر افیون (مارفیا) بقدر دو چاول موم روغن میں ملا کر شیاف بنائیں۔ اور مقعد میں رکھکر زخم پر روئی رکھیں اور لنگوٹ نما پٹی باندھدیں یہ پٹی تین دن تک نہ کھولیں۔ اور چار دن تک پاخانہ قبض رکھیں۔ اسکے بعد زخم کو ہر روز سہاگہ محلول (بورلیک لوشن) سے دھوکر بدستور آئیڈوفارم چھڑکیں اور روئی کی گدی رکھکر باندھ دیا کریں اگر کسی شریان کے کٹ جانے سے جریان خون بکثرت ہو تو اسے بند کرنیکے لئے برف رکھیں اور پرکلورائیڈ آف آئرن لوشن میں روئی ترکرکے زخم کی تہ میں رکھکر اسکے اوپر آئیوڈوفارم کی روئی رکھیں۔ اور پٹی باندھدیں۔ اگر درد کی تکلیف زیادہ ہو تو پوست خشخاش۔ گل سرخ۔ گل بابونہ۔ مکوہ خشک۔ برگ نیب پانی میں جوش دیکر اس سے تکمید کریں اور اسی جوشاندہ سے زخم کو دھوکر ہر روز پٹی باندھ دیا کریں۔

اگر ناسور کا منہ باہر کو ہو تو مریض کو گھٹنوں اور کہنیوں کے رخ اوندھا لٹا کر اسکی مقعد میں بائیں ہاتھ کی سبابہ انگلی داخل کریں اور داہنے ہاتھ سے ناسور میں سلائی داخل کرکے اسکی حد معلوم کریں۔ اگر ناسور گہرا ہو اور سلائی معا مستقیم کے بہت قریب پہنچ گئی ہو تو اسے زور سے دبا کر معا مستقیم کو چھید دیں تاکہ ناسور کا اندرونی سوراخ آنت میں ہو جائے۔ اور اگر ناسور بہت گہرا ہو تو نوکدار نشتر (شارپ پائنڈ لیسٹری) کے ذریعہ سے ناسور کے سوراخ کو معا مستقیم تک پہنچائیں لیکن مقعد کے اندر والی انگلی پر باریک کپڑا یا (یا اسٹکنگ پلاسٹر) لپیٹ لینا چاہیے۔ تاکہ انگلی نشتر کی نوک سے زخمی نہونے پائے اور مقعد میں انگلی داخل کرنے کا یہ فائدہ ہے کہ معا مستقیم کا صحیح حصہ زخمی ہونے سے محفوظ رہے۔ اگر ناسور کا منہ اندر کو ہے تو مریض کی مقعد کو آلہ سے کھولکر ناسور میں چاندی کی سلائی داخل کریں اور

تصویر نمبر ۹۸ اس نشتر کی

تیز نوک کا نشتر

تصویر اس سلائی کی

اسکو اندر سے باہر کی طرف اسقدر دبائیں کہ ناسور کے باہر کی جلد ابھر آئے اور سلائی کو حرکت دینے سے جلد میں جنبش ہونے لگے۔ پھر اس بلند مقام کی جلد کو اسکالپیل سے اسقدر کاٹیں کہ سلائی زخم کے راستہ سے باہر نکل آئے۔ اور ناسور نافذ ہو جائے۔ اور ان دونوں دستکاریوں کے بعد زخم کو باندھنے کا طریقہ بالکل وہی ہے جو پہلے بیان کیا گیا ہے۔

فصل انیسویں تضیق المقعد (اسٹرکچر آف دی اے نس) یعنی مقعد کا تنگ ہو جانا۔

یہ مرض اکثر تو عضلہ عاصرۃ المبرز (اسفنکٹر اینائی) کے سکڑنے سے ہوتا ہے۔ لیکن کبھی مرض بواسیر کے سبب یا اندمال قرحہ مقعد کے بعد بھی ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں اجابت کے وقت تکلیف ہوتی اور فضلہ بشکل خارج ہوتا ہے **اسباب** (۱) صرف عصبی تحریک سے عضلہ عاصرۃ المبرز (اسفنکٹر اینائی) کا سکڑ جانا جیسا کہ مرض اختناق الرحم یا صرع کے دورہ کے وقت یا قبض شکم یا فساد ہضم کی بعض صورتوں میں یا مرض بواسیر یا زخم مقعد کی تکلیف سے ہوتا ہے (۲) کبھی قرحہ مقعد کے اندمال کے بعد عضلہ مقعد کی ساخت سکڑ کر سخت ہو جانے سے مقعد کا راستہ نہایت تنگ ہو جاتا ہے (۳) کبھی بواسیری مسے پھولکر راستہ کو تنگ کر دیتے ہیں

علامات (۱) کسی سبب مرض کا موجود ہونا جیسے عصبی تحریک یا اذیت یا بواسیری مسے پھولے ہوئے (۲) سبب مرض کا پہلے ہو چکنا اور اس کا اثر باقی رہ جانا جیسے اندمال زخم کے بعد مقامی سختی۔

علاج (۱) اگر عصبی تحریک سے مقعد کا عضلہ سکڑ گیا ہو تو اس تکلیف کو دور کرنے کی تدبیر کریں جو کہ اس مرض کا سبب ہوئی ہو۔ اس کے علاوہ مقامی حس کو کسی قدر کم کرنے کیلئے پوست خشخاش اور گل بابونہ گلاب میں جوش دیکر اس سے تکمید کرنا اور روغن خشخاش میں موم سفید پگھلا کر اسکی مالش کرنا مفید ہے۔ اسی طرح بلاڈونا کا شیاف بنا کر مقعد میں رکھنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے۔

(۲) اگر اندمال زخم کے بعد مقعد کی ساخت میں سختی پیدا ہو گئی ہو تو روغن بابونہ۔ روغن مغز کدو۔ روغن خشخاش میں چربی مرغی کی۔ مغز ساق پگھلا کر اسمیں قدرے زعفران ملائیں۔ اور چند روز تک مقعد پر اسکی مالش کریں۔ اسی طرح مرہم داخلیون کا استعمال بھی مفید ہے۔ اگر فائدہ نہ ہو تو مریض کو بیہوش کر کے انگلیوں یا آلہ مفتاح المقعد سے اس کو اچھی طرح کشادہ کرنا آخری علاج ہے اور اس کے بعد مرہم داخلیون کے استعمال سے ضرور فائدہ ہو جاتا ہے (۳) اگر بواسیری مسے پھولے ہوئے ہیں تو انکا علاج کرنا چاہئے۔ اس غرض کیلئے گدھے کے سم اور بھینس کے پرانے سینگ کی دھونی دینا مقعد کے

[1] مرہم داخلیون عمدہ بنا ہوا ہندوستانی دواخانہ دہلی سے تیار مل سکتا ہے ۱۲ مولف

اور بھنگ کی ٹکیہ باندھنے سے بھی درد کو تسکین ہوتی ہے۔ اسی طرح کافور۔ افیون۔ زعفران موم روغن میں ملا کر اور اس میں انڈے کی سفیدی شامل کرکے مسوں پر لیپ کرنا بھی مفید ہے۔

فصل بیسویں انسداد المقعد (انڑے سیا اینائی) یعنی مقعد کا بند ہونا۔ ڈاکٹری میں اس کا دوسرا نام کلوژر آف دی اے نس بھی ہے۔ یہ مرض پیدائشی ہوتا ہے اور اسکی تین صورتیں ہیں۔ ایک کہ مقعد بذریعہ ایک موٹی جھلی کے بند پائی جاتی ہے۔ دوسری یہ کہ اسجگہ کی جلد خوب جڑی رہتی ہے اور مقعد کے موقعہ پر ایک سیاہ داغ سا معلوم ہوتا ہے۔ اگر بچہ کے رونے یا کھانسنے کے وقت اسجگہ پر انگلی رکھیں تو انگلی کو اندر سے جھٹکا سا محسوس ہوتا ہے۔ تیسرے یہ کہ مقعد بالکل معدوم ہوتی ہے اور باہر سے اسکا نشان تک محسوس نہیں ہوتا۔ اس حالت میں اس کو انعدام المقعد (ایبسنس آف دی اے نس)

علاج (۱) اگر مقعد باریک جھلی سے بند ہو تو بچہ کی پیدائش کے وقت فوراً دایہ اسکو اپنی انگلی سے پھاڑ کر مقعد کو درست کر سکتی ہے (۲) اگر جھلی موٹی ہو تو اس میں چلیپا + شکل کا شگاف دیکر انگلی سے مقعد کو خوب کشادہ کرنا چاہئے۔ اس کے بعد روغن گل میں روئی تر کرکے مقعد میں رکھیں (۳) اگر مقعد کے گرد کی جلد خوب جڑی ہوئی ہونے کے سبب سے سوراخ بالکل بند ہو رہا ہے تو آلہ مبزلہ (اسٹریٹ) سے اچھی طرح سوراخ کرکے آلہ مفتاح المقعد (اے نل اسپیکیولم) کے ذریعہ سے مقعد کے سوراخ کو خوب فراخ کر دیں۔ اور روغن گل میں یا کاربولک آئیل میں روئی تر کرکے وہاں رکھیں تاکہ مصنوعی سوراخ کے کنارے درست ہو جائیں (۴) اگر مقعد بالکل معدوم ہو تو عظم العصعص (کاکسکس) کی نوک سے سامنے کی طرف کو ایک انچ لمبا شگاف دیکر معاء مستقیم کے زیریں سرے کو سطح تلاش کرنا چاہئے کہ ایک طرف سے تو اندام نہانی میں انگلی یا سلائی داخل کریں اور دوسری طرف سے زخم کو احتیاط کے ساتھ گہرا کرتے جائیں جب آخری آنت ظاہر ہو جائے تو اس میں سوراخ میں، اور اگر ہو سکے تو آنت کے اندر کی غشاء مخاطی کو آہستگی سے نیچے کی طرف کھینچ کر بیرونی جلد کے ساتھ سی دیں۔

فصل اکیسویں۔ انشقاق المقعد (فشرس آف دی اے نس) یعنی مقعد میں شگاف ہو جانا یہ لمبے اور گہرے شگاف ہوتے ہیں جو کبھی تو باہر سے معلوم ہوتے ہیں اور کبھی اندر ہوتے ہیں، جو مقعد کو انگلی سے یا آلہ مفتاح المقعد (اے نل اسپیکیولم) سے کھولنے پر معلوم ہو سکتے ہیں۔

اسباب (۱) مقعد کے گرد کی نرم ساخت میں گرمی اور خشکی غالب ہونے سے کبھی یہ مرض پیدا

طرح ہو جاتا ہے جیسے کہ ہاتھ۔ پاؤں۔ چہرہ اور لبوں کی جلد میں خشکی سے شگاف ہو جاتے ہیں (۲) مقعد کے گرد کی ساخت میں گرم ورم پیدا ہو جانے سے بھی کبھی یہ مرض ہو جاتا ہے (۳) مقعد کی رگوں میں خون بکثرت جمع ہونے سے (۴) یا کبھی مرض بواسیر سے بھی یہ شگاف پیدا ہو جاتے ہیں (۵) خشک فضلہ کے سخت سدوں کے بمشکل نکلنے سے بھی یہ مرض پیدا ہو سکتا ہے۔

علامات (۱) اگر شگاف باہر ہوں تو اوپر سے معلوم ہو سکتے ہیں۔ اور اگر اندر ہوں تو مقعد میں انگلی یا آلہ داخل کرکے دیکھنے پر لمبے شگاف محسوس ہوتے ہیں (۲) اجابت کے وقت مریض کو درد کی اسقدر تکلیف ہوتی ہے کہ وہ درد کے خوف سے حتی المقدور اجابت کو روکنے پر مجبور ہوتا ہے (۳) اسلئے مریض کو اکثر قبض شکم کی شکایت رہتی ہے (۴) خشک فضلہ کے ساتھ قدرے خون لگا ہوا آتا ہے۔ اور اجابت کے بعد کچھ دیر تک مریض کو سخت درد کی سی تکلیف ہوتی ہے (۵) مقعد میں گرمی اور خشکی یا ورم گرم یا وہاں کی رگوں میں کثرت خون کی علامات کا موجود ہونا۔ (۶) مرض بواسیر کا موجود ہونا (۷) قبض شدید و فضلہ کے سخت سدوں کا برآمد ہونا۔

علاج (۱) اگر صرف گرمی وخشکی سے یہ مرض ہوا ہو تو اس **قیروطی** کا لگانا مفید ہے **صفتہ** موم سفید چربی بط ہر ایک ۶ ماشہ۔ روغن گل ۲ تولہ میں پگھلا کر اسمیں سفیدہ کاشغری۔ مردار سنگ ہر ایک ۲ ماشہ نشاستہ گندم کتیرا چکنی کا غبار۔ ہر ایک ۵ ماشہ نہایت باریک پیس کر ملائیں اور لعاب اسپغول۔ لعاب بہدانہ ہر ایک ۴ ماشہ کا تیار کرکے اس میں سیسہ کے دستہ سے خوب حل کریں۔ مرغن اور سرد و تر غذائیں کھلائیں۔

(۲) اگر صفرا کا غلبہ ہو یا گرم ورم ہو تو سرد منضج پلا کر مطبوخ ہلیلہ سے تنقیہ صفرا کا کریں (۳) اگر مقامی رگوں میں خون کی کثرت ہو تو علاوہ تدبیر مذکور کے فصد بھی مفید ہے اور شیرہ مغز تخم کدوئے شیریں شیرہ تخم خرفہ۔ لعاب بہدانہ۔ عرق مصفی خون۔ شربت نیلوفر یا شربت عناب حل کرکے پلائیں (۴) اگر بواسیر یا قبض شکم کے سبب سے مرض پیدا ہوا ہے تو اس کا علاج کریں (۵) تسکین درد کے لئے روغن گل میں موم سفید۔ مغز ساق گا پگھلائیں اور سفیدہ کاشغری۔ مردار سنگ۔ زفت سب کو باریک پیس کر ملائیں اور لگائیں۔ اگر موضع ماؤف سے خون جاری ہو تو اسے روکنے کے لئے یہ آبزن مفید ہے **صفتہ**۔ مازو سبز۔ برگ آس۔ گلنار۔ گل سرخ۔ پوست انار۔ جوز السرو۔ مائیں پانی میں جوش دیکر صاف کریں۔ اور اس میں مریض کو بٹھائیں۔

نباتات بہی [illegible]

فصل بائیسویں۔ استرخاء المقعد (پے رلے سس آف دی ایے نس) یعنی مقعد کا ڈھیلا ہوجانا

یہ مرض فی الواقع اس عضلہ کا ڈھیلا ہوجانا ہے جو کہ مقعد کے دہانہ پر محیط ہے۔ اس میں مریض ریح ریح اور ثفل کو حسب معمول روک نہیں سکتا۔

اسباب (۱) جو پٹھے[1] کہ مقعد کے گرد والے عضلہ میں آتے ہیں ان میں سے کوئی پٹھا کسی چوٹ وغیرہ کے سبب سے کٹ یا ٹوٹ جائے (۲) بواسیر کے کاٹنے سے عضلہ مذکور کو اذیت پہونچے اور وہ سست ہوکر ڈھیلا ہوجائے (۳) بیرونی سردی اور تری کے اثر سے یا بلغم کے غلبہ سے عضلہ مذکورہ کی ساخت ڈھیلی ہوجائے (۴) یا عضلہ مذکورہ میں ورم بلغمی پیدا ہوکر اسکی ساخت کو ڈھیلا کردے۔

علامات (۱) چوٹ وغیرہ یا قطع بواسیر کے بعد اس مرض کا دفعتاً پیدا ہونا ان کے سبب ہونیکی علامت ہے۔ (۲) اگر سردی اور تری کی جگہ مدت تک بیٹھنے کا یا پانی میں رہنے کا اتفاق پڑے تو سمجھنا چاہئے کہ خارجی اثر سے مرض پیدا ہوا ہے (۳) اگر مقام ماؤف کے عضلہ میں بلغم کے نفوذ کرنے سے مرض پیدا ہوا ہو تو غلبۂ بلغم کی علامتیں پائی جائیں گی (۴) اگر ورم بلغمی اس مرض کا سبب ہو تو ورم کی علامتیں موجود ہونگی۔

علاج (۱) اگر پٹھے کے ٹوٹنے یا کٹنے سے یا قطع بواسیر کے بعد مرض ہوا ہو تو لاعلاج ہے (۲) اگر خارجی سردی کا اثر سبب ہوا ہو تو مقعد اور پشت کے زیریں مہروں کے موقع پر گرم روغنوں کی مالش مفید ہوتی ہے جیسا کہ روغن قسط تلخ میں جندبیدستر اور فرفیون ملا کر ملنے سے یا روغن مصطگی کی مالش سے فائدہ ہوتا ہے۔ (۳) اگر غلبہ بلغم کے سبب سے ہو تو پہلے اس کے منضجات پلا کر تنقیہ کرنا چاہئے۔ اس کے بعد گرم اور رقیق بعض چیزوں کے جوشاندہ سے آبزن کرنا مفید ہے۔ جیسا کہ بابچھڑ، قسط تلخ، جوز السرو، تخم سویہ، اکلیل الملک وغیرہ۔ اور آبزن کے بعد روغن مصطگی کی مالش مفید ہے (۴) اگر ورم مقعد اس کا سبب ہو تو ورم کا علاج کرنا چاہئے۔ جیسا کہ اس کے بیان میں مذکور ہے۔

فصل تئیسویں خروج المقعد (پرولیپسس اینائی) یعنی مقعد کا باہر نکل آنا۔ اس مرض میں معاء مستقیم کے زیریں حصہ کی اندرونی غشاء مخاطی (میوکس ممبرین) ڈھیلی ہوکر اپنے موقع سے علیحدہ ہوکر چمنٹ دار سرخ نارنجی رنگ کے گول چھلے کی طرح مقعد سے باہر نکل آتی ہے جس سے مریض کو سخت تکلیف ہوتی ہے۔ بعض اوقات یہ مقعد میں پھنس کر مردار پڑ جاتی ہے۔ یہ مرض اکثر بلغمی مزاج والے

[1] مقعد کے گرد والے عضلہ (عاصرۃ المبرز) میں پٹھے جو ہیں عصب عجزی سے اور ضفیرہ عجزیہ سے آتے ہیں ۱۲
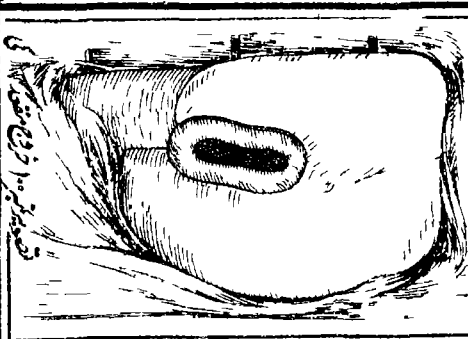
ضعیف بچوں کو یا بہت ناتواں بیمار کو قبض شکم کی حالت میں ہوتا ہے۔ اور کبھی مثانہ کی پتھری کے دباؤ سے یا مقعد کے ورم شدید سے بھی ہوتا ہے

اسباب (۱) ورم مقعد (۲) قبض شدید اور زور سے کونتھنا یا عرصہ تک اسہال میں مبتلا رہنا (۳) ضعف عضلات اور ناتوانی (۴) استرخاء مقعد (۵) مثانہ کی پتھری کا دباؤ۔

علامات۔ اسباب مرض کا موجود ہونا۔ اور ہر ایک سبب کی متعلقہ علامات کا پایا جانا۔

علاج دو طریقے سے کیا جاتا ہے۔ ایک تو اس کو اندر چڑھانا اور دوسرے ایسی تدابیر کرنا جن سے آئندہ کی پیش بندی کرنا۔

چنانچہ اس کے چڑھانے کی ترکیب یہ ہے کہ روغن گل مقعد پر لگا کر گلنار۔ مازو۔ پوست انار اقاقیا۔ ریشہ برگد۔ صدف سوختہ۔ پھٹکری یہ سب کو نہایت باریک پیس کر اسپر چھڑکیں اور احتیاط سے اندر چڑھائیں اور گدی رکھکر لنگوٹ نما پٹی سے باندھیں (تصویر نمبر ۱۰ لنگوٹ نما کمانی دار پیٹی کی)
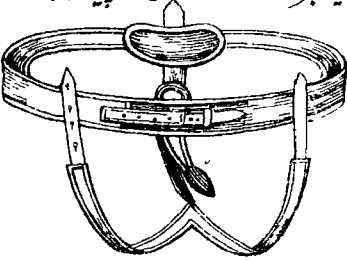
اگر مقعد زیادہ پھنسی ہوئی ہو اور چڑھانا مشکل ہو، تو روغن گل سے مقعد کو چکنا کریں۔ اور اپنی انگلی چکنی کرکے اندر داخل کریں۔ انگلی کے ساتھ وہ بھی اندر کو چڑھ جائیگی۔ اگر نکلی ہوئی مقعد میں زخم ہوگئے ہوں تو اس کو روغن گل سے چکنا کرکے اسپر سماق گلاب زیرہ مردار سنگ باریک پسا ہوا لگا کر چڑھانا چاہیئے۔ اس کے بعد مریض کی ٹانگوں کو دراز کرکے بستر پر چت لٹائیں۔ اگر ضرورت ہو تو اسٹکنگ پلاسٹر کی ایک جانب سے دوسری جانب کے سرین تک چپکائے رکھیں، اور ایسی لطیف غذا دیں جس میں فضلہ کم ہو۔ اور اجابت کی حاجت کم پڑے لیکن قبض کی تکلیف نہ ہونے پائے۔ اگر مریض چت لیٹے رہنے کی حالت میں اجابت سے فارغ ہو تو بہتر ہے۔ اور اجابت کے بعد اگر مقعد نکل آئے تو پھر اسے بدستور چڑھا کر قابض دواؤں (مثلاً گلاب اور پھٹکری کی پچکاری کرنا بھی مفید ہے۔

اسکے بعد وہ تدابیر کریں جن سے آئندہ کے لئے مرض کا احتمال نہ رہے۔ چنانچہ (۱) اگر ورم مقعد اس کا سبب ہو تو وہ تدابیر کریں جن کا بیان سولھویں فصل میں ہو چکا ہے۔ اور ایسے موقعہ پر یہ آبزن تحلیل ورم اور تسکین درد کے لئے مفید ہوتا ہے۔ تخم السی۔ شلغم۔ برگ کرنب پانی میں جوش دیکر صاف کریں۔ اور اس میں بیمار کو بٹھائیں۔ اسیطرح روغن بابونہ۔ روغن شبت۔ موم سفید کی قیروطی بنا کر لگانے سے نرمی پیدا ہو کر مقعد اندر کو داخل ہو سکیگی (۲) اگر قبض شکم اس مرض کا سبب ہو تو اسے رفع کرنیکے لئے ملینات کا استعمال کریں۔ اور اگر کثرت اسہال سے ضعف اعصاب ہو گیا ہو تو مقوی اعصاب دوائیں کھلائیں (۳) اسی طرح ضعف عضلات کی حالت میں بھی مقوی اشیاء کا استعمال ضروری ہے۔ استرخاء مقعد کا علاج اس کے بیان میں درج ہے اور اس کے لئے قابض چیزوں کے جوشاندہ سے استنجا کرانا بھی ہے۔ جیسا کہ شاہ بلوط۔ گلنار۔ برگ آس۔ مازو سبز۔ گلاب زیرہ وغیرہ۔ (۵) اگر مثانہ کی پتھری کے سبب سے یہ مرض ہوا ہو تو اس کا علاج کرانا چاہئے۔

فصل چوبیسویں حکۃ المقعد

(پروراٹس اینائی) یعنی مقعد میں خارش معلوم ہونا اس میں مریض اس قدر بے چین رہتا ہے کہ رات کو نیند نہیں آتی۔ ہر وقت کھجلانے سے یا تو مقعد سرخ ہو جاتی ہے اور یا ورم ہونے تک نوبت پہنچتی ہے۔ اور کبھی زیادہ کھجانے سے زخم ہو جاتے ہیں یہ مرض اکثر بوڑھوں کو یا حاملہ عورتوں کو حمل کے آخری زمانہ میں یا بچوں کو آنتوں کے چمنوں سے ہوتا ہے۔ اور کبھی بواسیر ہونے سے کچھ پہلے پایا جاتا ہے۔

اسباب (۱) مقعد کی رگوں میں خون کے ساتھ بلغم شور یا صفراء کا جمع ہونا جیسا کہ بوڑھوں یا حاملہ عورتوں کو ہوتا ہے (۲) ان رگوں میں فاسد خون کا جمع ہونا جیسا کہ بواسیر سے پہلے ہوتا ہے (۳) ان رگوں میں بلغم ترش کا جمع ہونا جیسا کہ بدہضمی کے مرض میں مبتلا رہنے والوں کو اکثر ہوتا ہے (۴) چمنوں کا پایا جانا جیسا کہ اکثر بچوں کو ہوتا ہے۔

علامات جس سبب سے یہ مرض پیدا ہوا ہو، اس کی علامتیں موجود ہوتی ہیں۔ اور سبب مرض کا پایا جانا سب سے بڑی علامت ہے۔

علاج جس خلط کا غلبہ ثابت ہو اس کا تنقیہ حسب قاعدہ کریں۔ مثلاً اگر بلغم شور یا صفراء کا غلبہ ہو تو گل بنفشہ۔ عناب۔ بادیان۔ آلو بخارا۔ تمر ہندی۔ تخم شاہتری۔ گل نیلوفر۔ گاؤزبان کا نقوع۔

چند روز تک پلا کر سناء کی مغز املتاس۔ ترنجبین شیر خشت سے تنقیہ کریں۔ بوڑھوں کے لئے دھڑی پر سینگیاں[1] لگوانا بھی مفید ہے۔ اور اگر غلط سوداوی کا غلبہ ہو تو مطبوخ افتیمون پلائیں۔ اگر بدہضمی کے سبب سے ہو تو قوت ہاضمہ کو قوی کریں۔ اگر چمنوں کے سبب سے ہو تو انکے نکالنے کی تدبیر کریں۔ تمام اقسام میں مریض کو قبض نہ ہونے دیں۔ اسلئے دوسرے تیسرے دن ہلکا سہل دیا جائے اور غذا ہلکی زود ہضم اور کم نمک ہونی چاہیئے جسمیں گرم مصالحہ نہ ہو۔

مجرّب نسخے (۱) اگر چمنوں کے سبب سے خارش ہو تو ایلوہ کا لیپ کرنا۔ یا زرد آلو کی گٹھلی کے مغز کا روغن لگانا مفید ہے (۲) کلوروفارم چربی میں ملا کر لگانے سے بھی فائدہ ہوتا ہے (۳) تمباکو ۶ ماشہ دو سیر پانی میں جوش دیکر اس سے آبدست کرنا ہر قسم کی خارش کے لئے نافع ہے (۴) سہاگہ ۶ ماشہ روغن بادام ۲ تولہ عرق گلاب پاؤ سیر ملا کر آبدست لیں۔ حاملہ کی خارش کے لئے مفید ہے (۵) کروسلیو منٹ ۱۰ گرین۔ ہائیڈروسیانک ایسڈ ڈائلوٹ ۲ ڈرام۔ عرق گلاب ۸ اونس۔ سب کو ملا کر لگائیں۔

فصل چھبیسویں۔ بواسیر (پائلز۔ یا ہیمورائڈس) یہ چھوٹے چھوٹے مسے ہیں جو کہ مقعد کے گرد کبھی تو اس کے باہر اور کبھی اندر پیدا ہوتے ہیں۔ ان میں سوزش تناؤ۔ درد۔ ورم۔ اجتماع خون کبھی کم پائے جاتے ہیں کبھی مسے اسقدر بڑھ جاتے ہیں کہ ہمیشہ مقعد کے گرد لٹکے رہتے ہیں۔

مسوں کی ساخت۔ بواسیری مسے گر اندرونی ہوں تو ان کے ظاہری حصہ میں لعابی جھلی اور اس کے نیچے کی ساخت ہوتی ہے۔ اور اگر بیرونی ہوں تو جلد اور اسکے نیچے کی ساخت ہوتی ہے لیکن دونوں کے اندر اوردہ باسوریہ (ہیمورائڈل وینز) کی آخری شاخیں پھیلی ہوئی (دوری کی) حالت میں پائی جاتی ہیں۔

ان وریدوں کے اندر جب اجتماع خون شروع ہوتا ہے تو اول ان کی ساخت پھیلنے لگتی ہے۔ پھر ورم پیدا ہو کر مسے بنتے ہیں۔ اس حالت میں مسے نرم ہوتے اور دبانے سے دب جاتے ہیں ان میں خون زیادہ نہیں ہوتا لیکن اگر ان میں سے کوئی مسہ کاٹا جائے تو اس کے اندر خانے خون سے نظر آتے ہیں۔ جو کہ پھیلی ہوئی وریدوں سے بنتے ہیں۔ اسکے بعد مسوں میں سوزش پیدا ہو جاتی ہے اور ان کے اندر کی وریدی ساخت موٹی ہو جاتی ہے۔ ان کے خانوں میں گاڑھا خون بھر جاتا ہے

[1] سینگیاں لگوانے میں اس بات کا لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ امتلاء بدنی کے موقع پر اول تنقیہ کرانا چاہیئے ۱۲ مؤلف۔

اگر اس حالت میں مسّہ کاٹا جائے تو اس کے اندر اسفنج کے سے خانے خون سے بھرے ہوئے نظر آتے ہیں۔ لیکن بیرونی مسوں میں خون بہت ہی کم ہوتا ہے۔

اسباب (۱) یہ مرض اکثر موروثی ہوتا اور بڑھاپے میں اکثر حملہ کرتا ہے۔ لیکن کبھی جوانوں کو بھی ۱۸ سال سے ۲۰ سال کی عمر تک ہوتا ہے (۲) اس مرض میں عورتیں بہ نسبت مردوں کے کم مبتلا ہوتی ہیں۔ خصوصاً زمانہ حمل میں جوف عانہ کی وریدوں پر دباؤ پڑنے سے یا احتباس طمث کی حالت میں فساد خون کے سبب سے یہ مرض ہوجاتا ہے (۳) گرم ملکوں میں نرم بستر کے زیادہ استعمال سے اور کثرت شراب خواری یا ریاضت کم کرنے سے پیدا ہوتا ہے (۴) سخت جگہ پر مدت تک بیٹھنا یا گھوڑے کی سواری بکثرت کرنا اور حد سے زیادہ ریاضت کرنا (۵) فعل جگر کا خراب ہونا۔ قبض شکم کی دائمی شکایت۔ اجابت میں اکثر خشک سدوں کا نکلنا (۶) معاء مستقیم میں خراش پیدا کرنیوالی چیزوں کا بکثرت استعمال کرنا۔ جیسا کہ تیز شیاف یا قوی مسہل یا مرچ سرخ کی کثرت (۷) ان کے علاوہ تمام وہ امور جن سے بدن میں خون غلیظ سوداوی کا غلبہ ہوا اور مقعد کی طرف دوران خون زیادہ ہوکر اس کی رگوں میں خون بکثرت جمع رہنے لگے۔

مسّوں کے اقسام جائے وقوع کے اعتبار سے دو ہیں (۱) بیرونی (۲) اندرونی۔ پھر انہیں سے ہر ایک قسم باعتبار سیلان خون کے دو قسموں پر منقسم ہے (۱) جس سے کبھی خون بہا کرتا ہو (۲) جس سے کبھی خون نہ نکلتا ہو۔ پھر ان میں سے ہر ایک قسم باعتبار شکل کے سات قسم کی ہوتی ہے (۱) مقعد کے کنارے متورم ہوکر ہر طرف سے پھول جائیں اور رقیق رطوبت مواد فاسد ان میں سے رستا رہے (۲) انمیں شاخیں اور جڑیں ہوں اور ان کو نخلی کہتے ہیں (۳) مسے گول اور چوڑے مثل دانہ انگور کے ہوں ان کو عنبی کہتے ہیں (۴) مشابہ انجیر کے ہو اسکو تینی کہتے ہیں (۵) چھوٹے اور سخت ہوں انکو ابلو ہی کہتے ہیں (۶) لمبے اور سخت ہوں جیسے چھوارہ کی گٹھلی اسکو تمری کہتے ہیں (۷) لمبے اور نرم ہوں مثل دانہ شاہ توت کے اس کو توتی کہتے ہیں۔

یاد رکھو کہ ان اقسام میں سے نخلی نہایت خراب ہے۔ اسکے بعد تینی اسکے بعد عنبی جس کا سر نیچے یا پیچھے کو مائل ہو۔ اب ہم ان اقسام میں سے اندرونی اور بیرونی کا بیان جداگانہ درج ذیل کرتے ہیں

نوٹ۔ اگر کسی ورید کا کوئی خاص حصہ اجتماع خون کے سبب سے پھیل جائے تو اس حالت کو ویری کوز وینس کہتے ہیں ۱۲ المولف

قسم اول بواسیر بیرونی (اکسٹرنل ہیمورائڈس) یہ مسے مقعد کے کناروں سے باہر پیدا ہوتے اور جلد اور اسکے نیچے کی ساخت سے منڈھے ہوئے ہوتے ہیں۔ انکا رنگ سیاہ یا اودا ہوتا ہے جب انمیں بکثرت جمع خون ہوتا ہے تو بہت بڑھ جاتے ہیں بعض اوقات سخت اور کبھی نرم ہوتے ہیں لیکن جو مسے کنارہ مقعد کے قریب ہوتے ہیں انکا بیرونی نصف حصہ تو جلد سے لیکن اندرونی نصف حصہ غشاء مخاطی سے پوشیدہ ہوتا ہے

عوارض (۱) جبتک یہ مسے چھوٹے رہتے ہیں اسوقت تک مریض کو زیادہ تکلیف محسوس نہیں ہوتی (۲) لیکن کبھی کبھی قدرے خارش ہوتی ہے۔ اور مقعد کو ملنے یا کھجانے سے اسجگہ سرخی اور جلن پیدا ہوتی اور گاہے کسیقدر خراش بھی ہوجاتی ہے۔ (۳) مقعد کی ساخت میں تناؤ اور بوجھ سا محسوس ہوتا ہے جسکی وجہ سے مریض فکرمند رہتا ہے (۴) پھر التہاب شروع ہوتا ہے اور ٹیس کا سا درد معاء مستقیم اور سیون اور سرین تک پھیلتا ہے۔ مریض کو چلنے پھرنے اور دیر تک بیٹھنے سے تکلیف ہوتی ہے (۵) چند روز کے بعد مسے بڑے ہو کر سخت ہوجاتے ہیں۔ جو دبانے سے پچک نہیں سکتے۔ کیونکہ انمیں خون بھر کر بہت گاڑھا یا منجمد ہوجاتا ہے (۶) پھر مسوں کے دباؤ اور تناؤ سے مقعد الٹ کر باہر کو نکل آتی ہے (۷) اگر مسے کنارہ مقعد کے قریب ہوں تو ان سے کبھی خون بھی نکلتا ہے (۸) اور کبھی ریم پیدا ہونے تک نوبت پہونچتی ہے۔

قسم دوسری۔ بواسیر اندرونی (انٹرنل ہیمورائڈس) یہ مسے کنارہ مقعد پر یا اس سے اندر کی طرف ہوتے ہیں۔ اور اکثر دو قسم کے دیکھے جاتے ہیں۔

(۱) لمبوترے جو معاء مستقیم کے اندر ایک یا دو انچہ تک گھسے چلے جاتے ہیں۔ اکثر یہ سخت لچکدار نوکیلے چوڑی جڑوں کے ہوتے ہیں اور انکا رنگ بھورا یا سیاہ ہوتا ہے۔ انکے درمیان میں غشاء مخاطی کی چنٹیں پائی جاتی ہیں۔ اور انکی شکل تھیلی نما ہوتی ہے جس کا منہ اوپر کو ہوتا ہے۔ ان سے فضلہ رکتا ہے

(۲) گول چوڑی جڑ والے جو مقعد میں نیچے کو لٹکے رہتے ہیں۔ انکی سطح چکنی اور اسپر باریک رگوں کا جال ہوتا ہے۔ انکا رنگ سیاہ یا نیلگوں ہوتا ہے۔ گاہے ان میں زخم ہوجاتے ہیں۔

عوارض (۱) مقعد میں گرمی جلن۔ کھجلی چبھن معلوم ہوتی ہے (۲) معاء مستقیم کے اندر تناؤ اور بوجھ سا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گویا کوئی غیر جنس اندر اٹکی ہوئی ہے (۳) اجابت کے وقت مریض کو تکلیف ہوتی ہے اسلئے رفع حاجت سے ڈرتا ہے (۴) قبض شکم کی شکایت رہتی اور فضلہ اکثر خشک خارج ہوتا ہے (۵) ہر مرتبہ اخراج فضلہ کے لئے کونتھنے سے یا خشک فضلہ کی رگڑ سے آنت چھلکر اکثر پچش ہوجاتی ہے

(۶) کبھی سخت سدہ نکلتے وقت زور کرنے سے مقعد باہر نکل آتی ہے یا مسّہ چھلکر خون جاری ہو جاتا ہے ۔ (۷) معاء مستقیم کے اندر کی لعابی جھلی (میوکس ممبرین) متورم ہو جاتی یا ڈھیلی ہو کر باہر نکل آتی ہے (۸) مسّوں میں درد شدید ہونیکے علاوہ کمرگاہ اور عجز اور سیرین کی جگہ سے خاصرہ اور شرمگاہ اور رانوں تک درد کی تکلیف پہونچتی ہے (۹) مریض کے کپڑے خراب رہتے اور قریبی اعضاء میں خراش پیدا ہوتی ہے (۱۰) بواسیری خون جاری ہونے سے پہلے مریض کو مقعد اور اسکے قرب وجوار میں تناؤ کا سا درد اور بوجھ معلوم ہوتا ہے (۱۱) جریان خون کبھی دورہ کے ساتھ اور کبھی ہر روز ہوتا ہے۔ لیکن جب دورہ ہوتا ہے تو اکثر تین چار دن کے بعد سیلان خون بند ہو جاتا ہے (۱۲) اگر سیلان خون بکثرت ہو تو مریض کمزور ہو جاتا ہے اور کمی خون کی علامات ظاہر ہوتی ہیں (۱۳) گاہے بواسیری جریان خون بعوض طمث کے ہوتا اور اس کا رنگ سرخ ہوتا ہے (۱۴) خون بند ہونے کے بعد بعض مریضوں کے مسوں سے پانی بہتا ہے۔ (۱۵) کبھی بواسیری مسے پک کر ان میں زخم یا ناسور ہو جاتے ہیں (۱۶) کبھی بواسیری مسوں کے ورم کا دباؤ مثانہ پر پڑنے سے پیشاب کرنے میں تکلیف ہوتی ہے۔

انجام۔ اس مرض کا انجام تین صورتوں میں ہوتا ہے (۱) اگر بواسیر اندرونی تازہ ہو اور عمدہ تدابیر میسر آئیں تو مسے بیٹھ جاتے اور بالکل معدوم ہو جاتے ہیں۔ لیکن اگر مرض پرانا ہو اور مسوں میں التہاب پیدا ہوتے تک نوبت آگئی ہو اور مسے بیرونی ہوں تو عمدہ تدابیر سے انکی افزائش موقوف ہو کر وہ خشک ہو جاتے اور مقعد کے گرد لٹکے رہتے ہیں۔ (۲) کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ اگر مسے بیرونی ہوں تو وہ سخت ہو کر اپنی حالت پر باقی رہتے ہیں (۳) کبھی مسوں میں ورم ہو کر پیپ پڑجاتی اور زخم ہو جاتے ہیں۔ یا ناسور ہو کر مدت تک بہتے رہتے ہیں۔

تشخیص۔ حیض کے خون اور بواسیری خون میں یہ فرق ہے کہ حیض کا خون اکثر کم مقدار اور فضلہ میں ملا ہوا اور زیادہ ہوتا ہے۔ لیکن بواسیری خون اکثر زیادہ مقدار میں اور فضلہ پر لگا ہوا اور سرخ رنگ ہوتا ہے اسکے علاوہ مقعد میں انگلی داخل کرکے مسوں کا وجود معلوم ہوسکتا ہے۔

علاج۔ مرض کی بالکل ابتدائی حالت میں (جبکہ مقعد کی طرف دوران خون میں زیادتی ہونے سے مقعد میں جلن یا خارش اور وہاں کی رگوں میں تناؤ محسوس ہونا شروع ہو اور قبض شکم کی اکثر شکایت رہنے لگے) صرف ایسی تدابیر کافی ہوتی ہیں جن سے بدن میں خون عمدہ پیدا ہو

اور خون کا موجودہ فساد رفع ہو جائے۔ نیز تلئین بھی ہوتی رہے۔ اس غرض کے لئے یہ گولیاں مفید ہیں **صفت**۔ مقل ایک تولہ کو گندنا سبز کے پانی میں ایک رات دن بھگو رکھیں پھر اسے مل کر چھان لیں اور پوست ہلیلہ زرد پوست ہلیلہ کابلی۔ پوست بلیلہ۔ پوست ہلیلہ سیاہ۔ آملہ خشک۔ جدا جدا کوٹ کر ہر ایک ۱ تولہ لیکر سب کو مقل مذکور میں ملائیں اور چنے کے برابر گولیاں بنا کر ان میں سے ۹ گولیاں خلو معدہ کے وقت کھلائیں۔ اسی طرح اطریفل مقل اور اطریفل شاہترہ رات کو سوتے وقت کھانا بھی مفید ہے۔ اگر مزاج گرم ہو تو یہ نسخہ بھی مفید ہوتا ہے **صفت** لعاب بہدانہ ۳ ماشہ۔ شیرہ عناب ۵ دانہ۔ عرق شاہترہ ۵ تولہ عرق شیرہ ۵ تولہ۔ شربت نیلوفر ۲ تولہ۔ اسپغول مسلم ۷ ماشہ کے ساتھ پلائیں اور غذا میں کدو سفید۔ خرفہ پالک توری وغیرہ سرد تر کاریاں بکری کے گوشت میں یا بلا گوشت کے کھلائیں۔ اگر مزاج میں گرمی زیادہ نہ ہو تو مولی کی ترکاری مفید ہے اور بکری کا سادہ گوشت اور چوزہ مرغ کھلانے میں بھی مضائقہ نہیں ہے پرہیز۔ بینگن۔ اروی۔ آلو۔ کدو سرخ۔ گوبھی۔ گوشت گاؤ۔ مچھلی۔ دال مسور۔ ساگ میتھی۔ تیز نمک مرچ اور تمام ترشیاں۔ نفاخ اور قابض چیزیں ترش اور بادی میوے سخت مضر ہیں۔ اسیطرح زیادہ چلنے پھرنے اور بکثرت کھڑے رہنے یا سخت فرش پر زیادہ بیٹھنے اور گھوڑے کی سواری سے پرہیز کرنا بھی ضروری ہے جب مرض کی تکالیف ظاہر ہونے لگیں اور مسے پیدا ہونے شروع ہو گئے ہوں تو مذکورہ بالا تمام تدابیر کے علاوہ ایسی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں جن سے مسّوں کی طرف دوران خون میں کمی ہونے لگے۔ اور ان کا بڑھنا موقوف ہو جائے۔ اس غرض کے لئے

(۱) یہ دھونی مفید ہے **صفت**۔ برگ آس۔ کلاہ بادنجان۔ جوز السرو۔ مرمکی۔ تخم حنظل۔ پوست بیخ کبر سانپ کی کینچلی۔ گوگل ہر ایک بقدر مناسب لیکر نیم کوفتہ کریں اور اونٹ کی مینگنیاں ایک گڑھے میں جلائیں۔ جب دھواں موقوف ہو جائے تو ایک کونڈے میں سوراخ کرکے اس پر الٹا ڈھک دیں اور آگ پر وہ دوائیں ڈال کر مریض کو ایک کرسی پر اسطرح بٹھائیں کہ دھواں مسوں پر پہنچتا رہے

(۲) یہ ضماد بھی مجرب ہے **صفت**۔ پوست انار۔ کندر۔ حفت بلوط۔ جوز السرو سب کو نیم کوفتہ کرکے انگور کے پانی میں پکائیں۔ پھر کھرل میں نہایت باریک پیس کر رکھ چھوڑیں۔ اور ضرورت کے وقت اس میں سے تھوڑا سے لے کر پانی میں گھول لیں اور نیم گرم کرکے بواسیری مسّوں پر ضماد کریں

(۳) اسی طرح بارہ سنگھا پانی میں گھس کر ضماد کرنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے (۴) اگر مزاج گرم ہو تو گلے

کی چھاچھ کے اوپر کا صاف اور مقطر پانی شربت نیلوفر کے ساتھ چند روز تک پلانے سے مرض کی زیادتی رک جاتی ہے **لیکن** جب مسّوں میں بواسیری خون جمع ہونے کا سلسلہ شروع ہو جائے اور مسّے پھول کر ان میں تناؤ اور ٹیس یا چبھن کا درد پیدا ہو کر ان میں سے خون جاری ہونے کے دولے پڑنے لگیں تو شدت درد کے وقت سب سے پہلے ایسی دوائیں لگائی جائیں جن سے درد میں تسکین ہو اور مسّے نرم ہو کر ان کا تناؤ موقوف ہو جائے۔ اس غرض کے لئے (۱) یہ ضماد نہایت مجرب ہے **صفتہ**۔ پوست سرخ نیب کا باریک گھسا ہوا ۳ تولہ۔ سہاگہ چوکیہ ۶ ماشہ گائے کا مکھن ۵ تولہ سب کو ملا کر ضماد کریں (۲) مرہم سفیدہ کاشغری بھی فائدہ کرتا ہے **صفتہ**۔ موم سفید ۶ ماشہ۔ روغن گل ۲ تولہ میں پگھلا کر اس میں سفیدہ کاشغری ایک تولہ ملائیں اور اس میں سے قدرے لیکر مسوں پر لگائیں (۳) پیاز کو گائے کے گھی میں پکا کر نیمگرم مسّوں پر باندھنے سے بھی فائدہ ہوتا ہے (۴) برگ کرنب کو خوب پکائیں جب گل جائے تو اس میں روغن گل۔ سفیدی بیضہ مرغ اور قدرے افیون ملا کر ضماد کرنے سے درد فوراً ساکن ہوتا ہے (۵) اونٹ کی چربی ۳ تولہ مرغی کی چربی ۲ تولہ پگھلا کر اس میں پیاز کتری ہوئی ۲ تولہ پکائیں اور سلارس (میعہ سائلہ) ۹ ماشہ۔ مقل ایک تولہ۔ افیون ۳ ماشہ ملائیں پھر اکلیل الملک۔ تخم خطمی۔ تخم السی۔ ہر ایک ایک تولہ نہایت باریک پیس کر ملائیں آخر میں انڈے کی زردی ۳ عدد ملا کر لوہے کے دستہ سے اس قدر گھوٹیں کہ سب یک ذات ہو کر مثل مرہم کے ہو جائے۔ اس کا ضماد کرنے سے بواسیر کا درد موقوف ہو جاتا اور مسوں کا خون بھی نکل جاتا ہے (۶) ان تدابیر کے علاوہ رفع قبض شکم کے لئے پینے کا یہ نسخہ بھی دینا چاہیئے۔ **صفتہ**۔ معجون مقل ۵ ماشہ۔ لعاب ریشہ خطمی ۵ ماشہ۔ شیرہ بادیان ۵ ماشہ۔ عرق مکوہ ۱۰ تولہ۔ شربت بنفشہ ۲ تولہ۔ اسپغول مسلم ۷ ماشہ (۷) اسی طرح یہ نسخہ بھی رفع قبض شکم کے لئے بہت مفید ہے **صفتہ**۔ گل بنفشہ۔ گل سرخ۔ تخم خطمی۔ ریشہ خطمی۔ بادیان۔ ہر ایک ۷ ماشہ۔ گاؤزباں ۵ ماشہ سب کو شام کے وقت پانی میں بھگو کر صبح کو مل کر چھان لیں اور نبات سفید سے شیریں کر کے حب رسوت مرکب ایک عدد کے ہمراہ پلائیں (۸) نسخہ حب رسوت کا یہ ہے **صفتہ**۔ رسوت خالص کتھہ سفید۔ ہر ایک ایک تولہ باریک پیس کر لعاب اسپغول مسلم میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں (۹) مسوں پر ٹنکچر آئیوڈین کا طلا کرنا بھی بہت جلد ان کو خشک و تحلیل کر دیتا ہے

اگر **بواسیری مسوں** میں سے خون[1] سرخ وصاف ورقیق بکثرت جاری ہو اور بیمار نہایت ضعیف ہو جائے تو خون کو روکنے والی چیزیں استعمال کرنی چاہئیں۔ اس غرض کے لئے معجون مقل ۵ ماشہ۔ لعاب ریشہ خطمی ۵ ماشہ۔ شیرہ حب الآس۔ شیرۂ بیخ الجبار ہر ایک ۳ ماشہ شربت خشخاش ۲ تولہ۔ تخم بارتنگ ۳ ماشہ چھڑک پلائیں (۲) اگر مزاج گرم ہو تو پینے کے نسخہ میں لعاب بہدانہ شیرہ تخم خرفہ۔ شیرہ تخم کاہو۔ شیرہ کشنیز خشک۔ ہر ایک ۳ ماشہ۔ عرق گذر۔ عرق گاؤزباں ہر ایک ۵ تولہ۔ شربت انار ۲ تولہ۔ اسپغول مسلم ۵ ماشہ دینا چاہئے (۳) یہ گولیاں بھی مفید ہیں۔

صفت۔ گل ارمنی ۲ تولہ۔ باریک پیس کر آب برگ بھنگرہ سیاہ میں گوندھ کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں اور ان میں سے ایک گولی صبح اور ایک شام تازہ پانی کے ساتھ کھلائیں (۴)

حب مقل بھی خون بواسیری بند کرنے میں عجیب التاثیر ہے **صفت**۔ پوست ہلیلہ کابلی آملہ خشک۔ پوست بلیلہ۔ گل ارمنی۔ گیرو۔ سنگجراحت۔ دم الاخوین۔ سندروس۔ صمغ عربی۔ مازو سبز ہر ایک ۲ ماشہ۔ سب کو باریک پیس کر چھان لیں۔ اور مغز تخم نیب۔ مغز تخم بکائن۔ مقل مصفیٰ ہر ایک ایک تولہ کو آب گندنا سبز میں پیس کر مذکورہ بالا دوائیں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ ان میں سے ۳ گولیاں صبح اور ۳ شام کو تازہ پانی کے ساتھ کھلائیں (۵)

ایضاً۔ ہلیلہ سیاہ۔ پوست ہلیلہ کابلی۔ پوست بلیلہ۔ آملہ خشک۔ مقل مصفیٰ ہر ایک چھ ماشہ مرجان۔ کہربا۔ صدف سوختہ ہر ایک ۳ ماشہ۔ مقل کو لہا رول کے پانی میں گھول کر چھان لیں اور باقی دوائیں کوٹ چھان کر اس میں ملا کر چنے کے برابر گولیاں بنائیں۔ انہیں سے ۳ ماشہ گولیاں لے کر تازہ پانی کے ساتھ کھلائیں (۶) خون بند ہونے کے بعد ان دواؤں کے جوشاندہ سے آبدست کرائیں یا آبزن میں بٹھائیں **صفت**۔ پوست انار۔ حب الآس۔ تخم گل سرخ مازو سبز۔ اقاقیا۔ اس سے بواسیری مسوں میں دوبارہ خون کم جمع ہوتا ہے (۷) اسی طرح یہ دھونی بھی مسوں کے خشک کرنے میں قوی اثر رکھتی ہے **صفت**۔ بیخ کبر۔ تخم اسپند۔ کندر۔ مقل۔ برنج

[1] یاد رکھو کہ اگر بواسیری خون سیاہ اور گاڑھا نکلے اور بیمار زیادہ ضعیف نہ ہو تو اس کے بند کرنے میں جلدی نہ کرنی چاہیے۔ کیونکہ خون طمث کی طرح اس کے نکلنے سے بھی مریض اکثر امراض سوداوی سے محفوظ رہتا ہے جیسا کہ مالیخولیا خفقان وجع الورک درد گردہ درد رحم سدر دوار ظلمت بصر۔ ۱۲ مؤلف

علک البطم۔ سب کو بقدر مناسب لے کر نیم کوفتہ کریں اور حسب دستور دھونی دیں (۸) ان تدابیر کے علاوہ معجون خبث الحدید[1] اور سفوف فولادی بھی اس مرض کے لئے خاص دواؤں میں سے ہیں جو ہندوستانی دواخانہ دہلی سے عمدہ ملتی ہیں (۹) اگر اسہال بواسیری ہوں تو یہ نسخہ معجون کا بہت مفید ہے صفتہ۔ کہربا۔ گل ارمنی ہر ایک ۶ ماشہ۔ انیس۔ نشاستہ بریاں۔ حب آلاس۔ کشنیز خشک بریاں۔ بیخ انجبار۔ طراشیث۔ زبرہ سفید (جو کہ سرکہ میں تر کر کے سکھا لیا گیا ہو) مغز بیل۔ ناگر موتھہ۔ رال ہر ایک ایک تولہ۔ طباشیر ۲ تولہ۔ سب کو باریک کوٹ چھان کر شربت حب الآس ۲۵ تولہ میں ملا کر معجون تیار کریں۔ مقدار خوراک ۶ ماشہ سے ایک تولہ تک ہے۔ عرق بادیان میں شربت انجبار حل کر کے اس کے ساتھ کھلائیں (۱۰) اگر ان تدابیر سے فائدہ نہ ہو یا تکالیف مرض سے دائمی نجات پانے کی امید پر مریض کی خواہش ہو کہ بواسیری مسوں کو عمل جراحی سے کاٹ دیا جائے تو اول اسے ان خطرات سے آگاہ کرنا چاہئے جو اس عمل سے اکثر پیش آتے ہیں پھر اگر وہ رضامندی ظاہر کرے تو دستکاری کی جائے۔

شرائط دستکاری (۱) مریض کا قوی ہونا (۲) مسوں میں التہاب نہ ہونا (۳) مسوں کی تکلیف سے معاء مستقیم اور دیگر احشاء میں اجتماع خون یا التہاب نہ پایا جانا۔ کیونکہ اگر مریض کمزور ہو یا مسوں میں التہاب موجود ہو یا معاء مستقیم اور نزدیک والے دیگر احشاء میں التہاب پایا جائے تو دستکاری ہرگز جائز نہیں ہے (۴) جب شرائط مذکورۂ بالا کی رو سے دستکاری جائز نہ ہو تو اس سے ایک دن پہلے روغن بیدانجیر سے تلیین کرائیں (۵) اور دستکاری سے ایک گھنٹہ پہلے بذریعہ حقنہ کے آنتوں کو صاف کریں (۶) اگر مسے اندرونی ہوں تو دستکاری سے نصف گھنٹہ پہلے بیمار کی مقعد کو گرم پانی کا بھپارہ دیں تاکہ مسے ظاہر ہو جائیں اور نرم ہو جائیں (۷) بقراط نے وصیت کی ہے کہ بواسیر کے سب مسوں کو کاٹنا جائز نہیں ہے۔ بلکہ اُن میں

[1] نسخہ معجون خبث الحدید ۔ عود خام۔ ناگر موتھہ۔ سونٹھ۔ مرچ سیاہ۔ اجوائن۔ اذخر مکی ہر ایک ۷ ماشہ ہلیلہ سیاہ۔ بلیلہ کابلی۔ آملہ خشک ہر ایک ۱۰ تولہ۔ خبث الحدید (جو کہ سرکہ میں ایک ہفتہ تک تر رکھ کر سکھا لیا گیا ہو) ۳۰ تولہ۔ سب کو باریک کوٹ چھان کر اس شہد میں جس میں آملے جوش دئے گئے ہوں یا آملہ مربی کے شیرۂ قوام میں ملا کر معجون تیار کریں۔ مقدار خوراک ۷ ماشہ سے ایک تولہ تک ہے ۱۲ مؤلف

سے ایک کو بدستور چھوڑ دینا چاہیئے تاکہ دستکاری کے بعد جو بواسیری مادہ وہاں آئے وہ اس باقی مسّہ کے ذریعہ سے نکلتا رہے۔

دستکاری کے طریقے (۱) مسوں کا جلا دینا۔ اگر مسے اندرونی ہوں اور زیادہ ابھرے ہوئے نہوں یا ان پر زخم پرموجود ہوں تو بذریعہ تیزاب کے اسطرح جلا دیا جاتا ہے کہ آلہ مفتاح المقعد سے مقعد کو پھیلا کر مسوں پر شورہ کا تیزاب پھریری سے اسقدر لگائیں کہ وہ خوب جل جائیں۔ پھر کاربونیٹ آف پوٹاس کے عرق سے بذریعہ پچکاری کے خوب دھو کر آلہ کو نکال لیں اور بیمار کو تاکید کریں کہ آرام سے بستر پر لیٹا رہے۔

(۲) مسوں کا باندھنا۔ اگر مسّے اندرونی ہوں تو پہلے پھپارہ دیکر ان کو نرم کر لیا جائے اور بیمار کو تاکید کریں کہ زور سے کونتھے۔ جب مسے باہر نکل آئیں تو بیمار کو بائیں کروٹ پر لٹا کر سب سے بڑے مسے کو حلقہ دار فارسیپس میں پکڑیں اور رفتہ رفتہ باہر کو کھینچیں اور بندش کے تاگے لگیچر سے خوب کس کر باندھ دیں۔ اس دستکاری سے بیمار کو تکلیف تو ہوتی ہے لیکن مسے چند روز میں خشک ہوجاتے ہیں (۳) مسوں کو تراشنا۔ اگر مسے بیرونی ہوں تو آلہ سے پکڑ کر مقراض سے کاٹ ڈالیں اور زخم میں ٹانکے لگا کر اوپر سے آیوڈوفارم چھڑک کر بندش کر دیں۔ اگر جریان خون زیادہ ہو تو سرد پانی کی گدی رکھیں۔ اگر اس سے بند نہ ہو تو اس جگہ کو کاسٹک سے جلائیں۔

خطرات (۱) مسوں کو تیزاب سے جلانے میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ تیزاب مسوں پر سے بہہ نہ جائے۔ کیونکہ مسوں پر تیزاب لگنے سے بیمار کو زیادہ تکلیف نہیں ہوتی ہے۔ اور اگر تیزاب کا ایک قطرہ بھی معاء مستقیم کی اندرونی جھلی کی سطح پر لگ جاتا ہے تو جلن کی سخت تکلیف ہوتی ہے۔ اور التہاب یا ورم شدید تک نوبت پہنچتی ہے (۲) مسوں کو باندھنے یا کاٹنے میں یہ اندیشہ ہے کہ شدت تکلیف کے سبب سے عضو ماؤف کی طرف دوران خون تیز ہوکر سرخ بادہ (اپری سلیس) نہ ہوجائے (۳) اسی طرح زخم کا اندمال نہ ہونے سے مرض نواسیر تک بھی نوبت پہنچتی ہے۔

مقالہ چہارم

امراضِ پستان

اس مقالہ میں چند فصلیں ہیں اور ہر ایک فصل میں پستان کے ایک مرض کا مفصل بیان مع اسباب و علامات اور علاج کے درج کیا گیا ہے۔

فصل پہلی عظم الثدی (ہائپر ٹروفی آف دی میمیری) یعنی پستان کا معمولی مقدار سے بڑا ہو جانا۔ یہ ایسا ہی عیب ہے کہ سینہ پر ناواجبی گرانی اور بدنمائی کے علاوہ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایسی پستان میں دودھ کی پیدائش ضرورت سے بہت کم ہوتی ہے۔ کیونکہ ایسی حالت میں دودھ کی پیدائش کا مادہ بھی پستان کی پرورش میں خرچ ہونے لگتا ہے اور دودھ کی نالیوں پر غیر معمولی دباؤ پڑنے سے دودھ کا اخراج بھی کم ہوتا ہے۔ اگر کسی وجہ سے خاص پستان کی طرف دوران خون زیادہ ہوتا ہے تو اوس وقت ان میں چربی دار مادہ یا کسی دوسری قسم کی ساخت زیادہ پیدا ہو کر انکی جسامت غیر معمولی طور پر بڑھ جاتی ہے۔ اسی طرح فربہی کی حالت میں بھی اور تمام اعضاء کی طرح پستان موٹے ہو جایا کرتے ہیں۔ بعض مستورات میں خاندانی اثر سے ایسا ہوتا ہے۔

اسباب (۱) خاص پستان پر کسی چیز کی مالش سے یا ان کے لٹکے رہنے سے انکی طرف دوران خون کا زیادہ ہو جانا (۲) خون میں بلغمیت اور چربی دار مادہ کی زیادتی سے عام بدن کی فربہی (۳) خاندانی اثر یا ملکی آب و ہوا کی تاثیر۔

علامات۔ اگر دوران خون کی زیادتی سے ہو تو اس کے اسباب کا وجود اور پستان کی سرخی وغیرہ علامات موجود ہوں گی (۲) خون میں بلغمیت اور چربی دار مادہ کی زیادتی تمام مزاجی علامات سے ظاہر ہو سکتی ہے (۳) خاندانی اثر دریافت حالات سے معلوم ہو سکتا ہے۔

علاج۔ حمام کے استعمال سے و نیز انکو دبانے اور زیادہ چھونے سے قطعی پرہیز کرنا چاہئے اور ایسا

لباس پہننا چاہیے جس سے پستانوں کو سہارا پہنچے اور ان کا لٹکاؤ موقوف ہو جائے اور اگر دوران خون کی زیادتی اس کا باعث ہوئی ہو تو (۱) کھریا مٹی۔ مازو سبز ہر ایک ۶ ماشہ۔ سفیدہ ارزیز۔ بزرالبنج ہر ایک ۳ ماشہ۔ ان سب چیزوں کو پیس کر سرکہ خالص میں ملا کر لیپ کریں (۲) انار ترش کے پتے اور اندرونی زرد گودے اور پھولوں اور چھال ہر ایک ۲ تولہ کو ۶۰ تولہ پانی میں آٹھ پہر تک بھگو رکھیں اور پھر جوش دیں۔ جب چوتھائی پانی باقی رہ جائے تو اس میں کڑوا تیل ۵ تولہ ملا کر نرم آگ پر رکھیں اور جب دیکھیں کہ پانی بالکل جل کر صرف تیل باقی رہ گیا ہے اسوقت اس تیل کو ٹھنڈا کر کے حفاظت سے رکھیں اور وقتاً فوقتاً اس تیل کو پستانوں پر لگایا کریں (۳) مازو سبز ۶ ماشہ۔ تخم تمر ہندی پوست انار ہر ایک ۳ ماشہ۔ شکر سرخ ۲ تولہ۔ ان سب کو کوٹ پیس کر ایک ایک تولہ اس میں سے لیکر صبح شام کھانا کھانے سے پہلے تازہ پانی کے ساتھ پھانک لیا کریں۔ اور اگر عام بدن کی فربہی کے ساتھ پستان بڑھ گئے ہوں تو ایسی صورت میں مناسب ہے کہ (۱) روزانہ کچھ نہ کچھ ورزش کرنی چاہیئے (۲) بدن کو موٹا کرنے والی اشیاء کے استعمال سے پرہیز کرنا چاہیئے (۳) زیرہ سیاہ پیس کر سرکہ میں ملا کر پستانوں پر لیپ کرنا چاہیئے (۴) بادیان۔ نانخواہ۔ زیرہ سیاہ۔ سداب ہر ایک ایک تولہ لک مغسول ۶ ماشہ۔ مرزنجوش۔ بورہ ارمنی ہر ایک ۳ ماشہ۔ ان سب چیزوں کو کوٹ کر سفوف تیار کریں اور صبح و شام تازہ پانی کے ساتھ پھانک لیا کریں۔

فصل دوسری صغر الثدی (اٹروفی آف دی میمری گلینڈ) یعنی پستان کا معمول سے چھوٹا ہونا۔ ظاہر ہے کہ علبش نسواں میں اس ضروری عضو کا حسب معمول مناسب مقدار تک بڑا ہونا قدرتی فعل ہے۔ اور اس کا معمولی حالت سے بہت چھوٹا ہونا اکثر دودھ کی کمی یا فساد کا موجب ہو کر پرورش اولاد میں ایک حد تک خلل انداز ہونے کے لحاظ سے ضرور اس قابل ہے کہ اس کے اسباب تلاش کیے جائیں۔ اور حتی المقدور ان کے دفعیہ کی تدابیر عمل میں لائی جائیں —

اسباب (۱) کبھی ایسا ہوتا ہے کہ پستان کی قوت جاذبہ (غذا کو جذب کرنیوالی قوت) کسی مرض کے سبب سے ضعیف ہو جاتی ہے۔ اسلئے پستان کی ساخت کو اپنی پرورش کیلئے بقدر کافی خون نہیں ملتا ہے (۲) کبھی ان رگوں میں خلطی سدہ پڑ جاتا ہے۔ جن کے ذریعہ سے پستانکی طرف خون (پرورشی مادہ) آیا کرتا ہے۔ اسلئے پستان میں بقدر کافی خون نہیں پہنچ سکتا ہے (۳) کبھی کثرت تحلل یا

استفراغات کے سبب سے عام بدن میں لاغری ہوتی ہے اور اسکے ساتھ ہی پستان بھی لاغر ہوجاتی ہے (۴) کبھی مزاج بدن میں خشکی غالب ہونے اور فساد حزن کے سبب سے بدنی پرورش میں خلل ہوتا ہے اسلئے پستان بھی چھوٹے رہ جاتے ہیں (۵) شاذونادر ایسا بھی ہوتا ہے کہ اعضاء تولید میں پیدائشی نقصان موجود ہونے سے یا کسی فعل اختیاری کے سبب سے یا اقتضائے سن کی وجہ سے وہ اعضاء بالکل بیکار ہوجائیں تو اس حالت میں بھی پستان چھوٹی ہوتی ہیں۔

علامات۔ ایسی علامتیں تلاش کرنی چاہئیں جن سے کہ سبب مرض کا پتہ چل سکے۔ مثلاً (۱) اگر پستان کی قوۃ جاذبہ کسی سبب سے ضعیف ہوگئی ہو تو اسکی علامتیں موجود ہوں گی (۲) رگوں میں سدہ ڈالنے والے خلط کی علامتیں ظاہر ہونگی (۳) کثرت تحلل کے اسباب یا استفراغات کے پہلے واقع ہونا دریافت کرنے سے معلوم ہو سکے گا (۴) مزاجی خشکی اور فساد حزن کی علامتیں گواہی دینگی (۵) طمث و دیگر لوازمات بلوغ کے معدوم ہونے سے اعضاء تولید کا پیدائشی نقصان معلوم ہوسکتا ہے۔ اسیطرح فعل اختیاری کا معلوم کرنا اور عمر بھی گواہ ہوتے ہیں۔

علاج۔ اگر پستانوں کی قوت جاذبہ کی کمزوری اس کا باعث ہوئی ہے تو ایسی حالت میں (۱) خراطین خشک اور جونک خشک دونوں کو باریک پیس کر روغن قسط میں ملا کر طلا کریں (۲) گج پیپل قسط۔ اسگند۔ ان تینوں چیزوں کو ہموزن لیکر باریک پیس لیں۔ اور روغن بابونہ میں ملا کر طلاء کریں اگر پستان کی رگوں میں خلط غلیظ چپکا ؤدار بلغم سے سدہ پڑ گیا ہو تو (۱) بادیان۔ تخم کشوث لوٹلی میں باندھکر ہر ایک ۵ ماشہ۔ برنجاسف۔ دارچینی ہر ایک ۳ ماشہ۔ ان سب چیزوں کو رات کو گرم پانی میں بھگو رکھیں۔ اور صبح کو قدرے گرم کرکے خمیرہ بنفشہ ۳ تولہ ملا کر پلائیں (۳) سونف۔ اکلیل الملک بیخ حنظل۔ تخم کرنب۔ تخم سویہ۔ افسنتین۔ انجیر۔ مرمکی۔ ان سب چیزوں کو ہموزن لے کر پانی میں پیسیں اور روغن قسط میں ملا کر پستانوں پر نیمگرم ضماد کریں۔

اگر عام بدن کی لاغری کی وجہ سے پستان معمول سے چھوٹے ہوں تو اسوقت (۱) بدن کو موٹا کرنیکے لئے مرغن و شیریں غذائیں کھائیں (۲) ایسی تدابیر سے قطعی پرہیز رکھیں جو بدن کو دبلا کرنے والی ہیں (۳) مغز بادام۔ کتیرا۔ نشاستہ۔ شکر سفید ہموزن لے کر کوٹ لیں اور سفوف طیار کریں۔ اور اس میں سے ایک تولہ صبح اور ایک تولہ شام بکری یا بھیڑ کے تازہ دودھ کے ساتھ کھائیں

(۴) بھینس[1] کی چربی اور ہاتھی کی چربی دونوں کو ہموزن لیکر گرم کرکے انکے ساتھ چند روز تک پستانوں پر مالش کریں (۵) یہ روغن بنا کر استعمال کریں **صفت** بیخ بنفشہ ۶ ماشہ مغز پستہ۔ مغز چرونجی۔ مغز بہیدانہ۔ مغز بادام شیریں۔ ہر ایک ۹ ماشہ۔ مغز فندق۔ مغز انجکلک۔ مغز تربوز ہر ایک ایک تولہ۔ مغز چلغوزہ۔ مغز حب القرطم۔ مغز تخم خیارین۔ مغز تخم کدوئے شیریں۔ کتیرا ہر ایک ۲ تولہ۔ چوب چینی ۴ تولہ۔ موم کافوری ۱۲ تولہ۔ کشنیز تازہ ۲۴ تولہ۔ ان سب چیزوں سے حسب دستور روغن تیار کریں اور خوب گرم پانی سے نہانے کے بعد یہ تیل سارے بدن پر خصوصاً پستانوں پر خوب ملیں۔ لیکن نہانے کے بعد بدن کو سرد ہوا سے بچائیں۔ اور یہ روغن مل کر دھوپ میں کچھ دیر تک بیٹھے رہیں اور بدن کو اور پستانوں کو خوب ملتے رہیں۔ اگر مزاجی خشکی کے سبب سے پستان چھوٹے ہوں تو گھی دودھ کا استعمال زیادہ کرائیں۔ مریضہ کو آرام دیں اور گرم اشیاء کے کھلانے سے بالکل پرہیز کرائیں۔ اور شیرہ مغز بادام شیریں ۵ دانہ۔ شیرہ مغز تخم کدو شیریں۔ شیرہ مغز تخم تربوز ہر ایک ۳ ماشہ۔ عرق شیر ۱۲ تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر صبح وشام پلائیں۔ اور بھیڑ کی چربی۔ بط کی چربی۔ اور مغز ساق گاؤ۔ موم سفید باہم ملا کر آگ پر گرم کرکے پستانوں پر ملیں اگر اعضاء تولید میں پیدائشی نقصان یا مقتضائے عمر اس مرض کا موجب ہو تو لاعلاج ہے۔

فصل تیسری۔ استرخاء الثدی (ری لیکشن آف میما) یعنی پستان کی ساخت کا ڈھیلا ہو جانا۔ اگرچہ پستان کی ساخت کا اکثر حصہ غدودی نرم گوشت سے بنا ہے۔ لیکن اسکے اجزاء کا زیادہ ڈھیلا اور سست ہو جانا جس فعلی مادہ سے ہوتا ہے وہ دودھ کی پیدائش میں کچھ نہ کچھ خلل ضرور ڈالتا ہے اسلئے اس کا تدارک ضرور کرنا چاہئے۔

اسباب (۱) مزاج میں بلغمی رطوبات کی زیادتی (۲) ریاضت بالکل نہ کرنا (۳) پستان کی گولائی اور اس کی ساخت کا خون اور دودھ سے خالی ہونا۔ چنانچہ بعض اوقات جب عورت زیادہ دودھ پلاتی ہے یا خون کی کمی سے دودھ کم پیدا ہوتا ہے۔ تو بھی پستانوں کی ساخت ڈھیلی ہو جاتی ہے (۴) کبھی حمام کا زیادہ استعمال بھی اس شکایت کا باعث ہوتا ہے

علامات (۱) تمام بدن کا موٹا اور ڈھیلا اور بادی سے پھولا ہوا ہونا (۲) کثرت بلغم کی دیگر علامات

[1] یہ ضماد بھی مفید ہے۔ گچ۔ پیپل۔ بچ۔ قسط تلخ۔ اسگندھ ہر ایک ۶ ماشہ پانی میں باریک پیس کر ضماد کریں ۱۲ مؤلف

موجود ہونا (۳) ہر طرح سے آرام طلبی اختیار کرنا اور مدت سے ریاضت اور کام کاج کا چھوڑ بیٹھنا۔
(۴) گرم پانی سے نہانے اور گرم حمام میں غسل کرنے کا بکثرت اتفاق پڑنا۔
علاج۔ ان سب صورتوں میں (۱) منضج بلغم پلاکر باقاعدہ مسہل دیں (۲) مازو سبز۔ گلنار۔ پوست انار۔ کزمازج حقت بلوط۔ اقاقیا۔ ہر ایک ۶ ماشہ لیکر ان سب کو سرکہ خالص میں باریک پیسکر پستانوں پر ضماد کریں[1] (۳) معمولی حالتوں میں صرف یہ بھی کافی ہوتا ہے کہ سرکہ میں کپڑا تر کرکے ہر وقت پستانوں پر لپیٹے رہیں (۴) ریاضت کرنا اور حمام میں جانے سے پرہیز کرنا۔ روغن مصطگی ملنا فائدہ کرتا ہے (۵) ایسی غذائیں بالکل نہ کھلائیں جن سے بلغم اور فضلی رطوبات کی زیادتی ہو (۶) ایسا لباس پہنیں جس سے پستان کو سہارا ملے تاکہ ہر وقت انکے لٹکے رہنے سے شکایت زیادہ نہ ہونے پائے (۷) غذائیں ایسی چیزیں دینی چاہیئں جو رطوبت کو چوسنے والی اور خشک ہوں۔

فصل چوتھی فساد اللبن (ڈی کمپوزیشن، اینڈ ری مولی کیولائی زیشن آف ملک)

یعنی دودھ کا خراب ہونا۔ یا دودھ کی پیدائشی ترکیب میں اسکے کیمیائی اجزاء کا معمولی نسبت پر موجود نہ ہونا جس سے دودھ اچھی طرح بچہ کی پرورش کے لائق نہیں ہوتا ہے۔ اور ایسے دودھ کا قوام یا تو معمولی حالت سے پتلا یا بہت گاڑھا یا مختلف القوام ہوتا ہے یا اس کے رنگ اور ذائقہ میں کوئی خاص تغیر پایا جاتا ہے یا اس میں کوئی خاص قسم کی غیر معمولی بو پائی جاتی ہے۔ لیکن کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ دودھ میں گو بظاہر کوئی نقص محسوس نہیں ہوتا۔ پھر بھی وہ بچہ کو بخوبی ہضم نہیں ہوسکتا۔ بچہ دودھ زیادہ ڈالتا ہے یا اسے دست بکثرت آتے ہیں۔ یا قبض شکم و کثرت ریاح و نفخ شکم وغیرہ کی شکایت ہوتی ہے یا اس قسم کی شکایات میں سے کوئی بھی ظاہر نہ ہونے کے باوجود اسکی پرورش بدنی بخوبی نہیں ہوتی ہے بچہ فربہ نہیں ہوتا۔ روز بروز لاغر و نالاغر ہوتا جاتا ہے۔

اسباب (۱) تمام بدن کے یا صرف پستانوں کے مزاج میں حرارت معمول سے زیادہ بڑھ جانا (۲) ان کے مزاج میں سردی کی زیادتی ہونا اور اسکی وجہ سے خون کو اچھی طرح نضج دے کر دودھ نہ بنا سکنا (۳) مزاج میں رطوبت کی کثرت ہونا۔ اور اسی وجہ سے خون میں بعض فضلات کا موجود رہنا۔ اور پستان کا انکو تحلیل نہ کرسکنا (۴) پستانوں کے مزاج میں خشکی زیادہ ہونا اور اسی وجہ سے دودھ

[1] یہ ضماد بھی مفید ہے جو مقشر۔ مائیں۔ پوست انار نہایت باریک پیسکر دودھ میں گھولکر چند روز تک لیپ کریں ۱۲

کے بعض ضروری اور قابل پرورش اجزا کا خشک و تحلیل ہو جانا (۵) بدن کی مزاجی خرابی سے یا خراب غذاؤں کے استعمال سے خراب خون کا پیدا ہونا (اس میں صفرا، یا سودا یا بلغم کا مخلوط ہونا) پھر اس خون کا عمدہ دودھ کی صورت حاصل نہ کرسکنا۔ (۶) پستان میں دودھ کا بکثرت پیدا ہونا بھی اسکے ذاتی فساد کا باعث ہوسکتا ہے جبکہ پستان کی قوت دودھ کے مادّہ (خون) کو عمدہ دودھ کی صورت میں لانے سے عاجز ہو جائے۔ عورت کا بعض ایسی بیماریوں میں مبتلا ہونا کہ جو عام بدن کے مزاج کو خراب کردیں جسطرح استسقاء، برص عام اور فالج وغیرہ (۸) عورت کے بدن میں آتشکی فساد یا خنازیری مادہ۔ یا کسی دوسرے شدید مرض جیسے (ٹیوبرکیولوسس) کی استعداد پایا جانا۔

(۹) اسباب مذکورہ کے علاوہ بعض دوائیں ایسی ہوتی ہیں۔ جن کے اجزا خون کے ذریعے سے دودھ میں شامل ہوتے۔ اور اسکی ذاتی ترکیب کو بدل دیتے ہیں۔ چنانچہ لہسن۔ ہینگ۔ کباب چینی۔ روغن تارپین وغیرہ کے اجزا دودھ میں شامل ہوکر اس کو اسقدر بد ذائقہ اور بدبودار کر دیتے ہیں۔ کہ اکثر بچے اس کو نفرت کے سبب سے نہیں پیتے ہیں۔ اسی طرح نمکین اشیاء اور نمک بکثرت کھانے سے دودھ میں نمک کے اجزاء زیادہ ہو جاتے ہیں۔ اور ترش چیزوں کے بکثرت استعمال کرنے اور تیزابوں کے استعمال سے دودھ میں تیزابی اجزاء شامل ہوکر بچہ کو پیچش ہو جاتی ہے۔ افیون اور لوہے کے مرکبات کے استعمال سے بچہ کو قبض شکم کی شکایت ہوتی ہے۔ اور سنا مکی۔ جلاپا۔ سقمونیا۔ ریوند چینی۔ روغن بیدانجیر کے اجزاء دودھ میں شامل ہوکر بچہ کو اسہال آنے کے موجب ہوتے ہیں۔

علامات (الف) غلبہ حرارت اور خشکی کی حالت میں (۱) پستانوں کا حجم چھوٹا ہوتا ہے (۲) دودھ کی مقدار نہایت کم ہوتی ہے (۳) دودھ معمولی حالت سے زیادہ گرم اور گاڑھا ہوتا ہے (۴) اس میں سفیدی پوری طرح نمایاں نہیں ہوتی ہے۔

(ب) سردی اور تری کی حالت میں (۱) پستانوں کا حجم بڑا ہوتا ہے (۲) دودھ کی مقدار زیادہ اور اس کا قوام اکثر پتلا ہوتا ہے لیکن کبھی غلبہ سردی کی وجہ سے قوام گاڑھا بھی ہوتا ہے (۳) اسکے علاوہ عام طور پر سردی اور تری کی علامات مزاج میں پائی جاتی ہیں (۴) گرم خشک اشیاء کے استعمال سے شکایت میں تخفیف معلوم ہوتی ہے۔

(ج) پانچویں اور چھٹی صورت کی علامات ظاہر ہیں۔ اور آسانی سے معلوم کی جاسکتی ہیں۔

(۵) اگر عورت کے بدن میں آتشکی فساد۔ یا کسی دوسرے مفسد مرض کی استعداد پائی جائے، تو ان امراض کے متعلق علامات اور فساد خون کے دیگر لوازمات پائے جائیں گے۔ ان علامات کے علاوہ ہر قسم کے فاسد اور خراب دودھ کی بڑی علامت یہ ہے کہ فاسد دودھ کے پینے والے بچہ کی صحت خراب حالت میں ہوتی ہے۔ دودھ ہضم نہیں ہوتا ہے۔ اور نفخ شکم یا اسہال یا قبض یا درد شکم وغیرہ تکالیف میں اکثر مبتلا رہتا ہے۔ اور کبھی یہ عوارض بھی نہیں پائے جاتے۔ لیکن بچہ لاغر اور ضعیف ہوتا ہے۔ اگر بچہ کا علاج کیا جائے تو کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اور جب دودھ کی اصلاح کیجائے تو بچہ کی حالت درست ہونے لگتی ہے۔

علاج جب تک دودھ کی اصلاح نہ کی جائے اسوقت تک ایسی عورت کا دودھ بچہ کو پلانا ہرگز نہیں چاہئے۔ فاسد دودھ کی اصلاح کا طریقہ یہ ہے کہ (۱) اگر مزاج میں خشکی غالب ہو تو شیرہ عناب ۵ دانہ۔ شیرہ مغز تخم کدو شیریں۔ شیرہ مغز تخم تربوز۔ لعاب بہدانہ ہر ایک ۳ ماشہ۔ عرق گاؤزبان ۱۰ تولہ میں نکال کر شربت بنفشہ ۲ تولہ ملا کر صبح وشام پلائیں (۲) پیاس کے وقت کبھی کبھی عرق گاؤزبان یا عرق کیوڑہ میں شربت سیب شیریں یا شربت نیلوفر یا شربت بنفشہ ملا کر پلائیں (۳) گرمی خشکی پیدا کرنے والی اشیاء سے قطعی پرہیز کرائیں (۴) امرود۔ انگور۔ سیب۔ ناشپاتی۔ کیلہ۔ دودھ۔ مکھن۔ گھی دہی کا خوب استعمال کرائیں (۵) سردی اور تری کی حالت میں بلغم کا منضج پلا کر حسب دستور مسہل دیں (۶) جوارش جالینوس یا جوارش زرعونی یا جوارش عود شیریں یا جوارش مصطگی اول کھلا کر اوپر سے عرق بادیان میں مصری ملا کر پلائیں (۷) تر غذاؤں اور میوہ جات سے بالکل پرہیز کرائیں۔ (۸) مناسب حال ریاضت کرنے کی سخت تاکید کریں (۹) اگر بدن میں فاسد اخلاط کا غلبہ ثابت ہو تو انکی اصلاح اور تنقیہ باقاعدہ کرانا چاہئے۔ اور ان اخلاط کو بڑھانے والی غذائیں بالکل چھوڑا دیں (۱۰) اگر بعض امراض اس شکایت کا باعث ہوئے ہوں تو جبتک ان امراض کا علاج پوری طرح نہ ہوگا اس شکایت میں کوئی خاطر خواہ فائدہ نہ ہوگا۔ ایسی صورت میں بچہ کا دودھ چھڑا دیں اور کسی اور دودھ پلانے والی کے سپرد کردیں۔ اور ان امراض کا علاج طبی اصول سے شروع کریں (۱۱) فساد خون کی حالت میں شاہترہ چرائتہ والا منضج پلا کر مسہل دیں اور مسہل کے بعد شیرہ عناب۔ عرق مرکب مصفی خون میں نکالکر شربت عناب ملا کر صبح وشام چند روز تک پلاتے رہیں۔

فصل پانچویں۔ کثرۃ اللبن (گے لیکٹوریا) یعنی پستان میں دودھ کی پیدائش معمول سے زیادہ ہونا۔ جب دودھ پستان میں اسقدر زیادہ پیدا ہونے لگتا ہے کہ بچہ اسکو پی نہ سکے۔ اور اسکی پرورش بدنی کی ضرورت سے زیادہ ہو تو اس حالت میں (۱) پستان کے اندر غیر معمولی تناؤ کے سبب سے پہلے تو سخت درد کی تکلیف ہوتی ہے۔ (۲) پھر پستان کی طرف خون تیز ہو کر اس کی ساخت میں ورم پیدا کرنے والا مادہ جمع ہو جائے تو اس میں ورم پیدا ہو جاتا ہے (۳) اگر دودھ کی کثرت سے پستان کی قوت ماسکہ کمزور ہو جائے تو پستان سے دودھ بکثرت بہنے لگتا ہے (۴) اسطرح دودھ کے بکثرت بہنے اور بیکار ضائع ہونے سے عورت روز بروز اسلئے لاغر ہونے لگتی ہے کہ خاص اسکے بدن کی پرورش کرنے والا خون ضرورت سے زیادہ دودھ بنکر ضائع ہوتا رہتا ہے (۵) جب پستان میں دودھ بکثرت پیدا ہوتا ہے تو اس حالت میں یہ بھی ممکن ہے کہ پستان کی قوت اسکو اچھی طرح نکلنے اور اسکے تمام ترکیبی اجزاء کو عمدہ اور ہر طرح سے مکمل دودھ کی صورت میں لانے سے عاجز ہو جائے۔ اور ظاہر ہے کہ ایسا دودھ بچہ کی پرورش کے لئے بجائے مفید ہونیکے کبھی سخت مضر ہوتا ہے۔

اسباب (۱) بدن میں خون کی مقدار معمول سے زیادہ ہونا (۲) خون کا پتلا اور بلغمی ہونا اور پستان کے مزاج میں گرمی اور تری قدرے زیادہ ہونا (۳) پستان کی قوت جاذبہ کا اسقدر زیادہ ہونا کہ وہ خون کو اپنی طرف معمول سے زیادہ جذب کرے (۴) ایسی غذاؤں یا دواؤں کا بکثرت استعمال کرنا جن سے دودھ کی افزائش اور یا خون کی پیدائش زیادہ ہو۔ جیسے دودھ اور گھی اور آش جو یا چاول کی پیچ اور ماش کی دال۔ اسی طرح تودری۔ تخم سویہ۔ سونف وغیرہ کھانا۔ (۵) اکثر زیادہ نازک مزاج اور لطیف الطبع مستورات کو اپنے بچہ کے ساتھ معمول سے زیادہ الفت ہونا بھی کثرت دودھ کا موجب ہوتا ہے۔

علامات جس قسم کے اسباب سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔ ان کی علامتیں بھی یا تو ظاہر ہوتی ہیں۔ اور یا تلاش کرنے سے معلوم ہو سکتی ہیں۔

علاج۔ اگر خون کی زیادتی اس مرض کا سبب ہو تو (۱) فصد لیکر خون کی مقدار کو کم کریں (۲) تمر ہندی اور مسور رات کو پانی میں بھگو کر صبح کو صاف کر کے شربت عنورہ ملا کر پلائیں (۳) اور شام کو شیرہ زرشک۔ شیرہ آلو بخارا۔ شیرہ تخم کاہو مقشر پانی میں نکالکر شربت انار ترش ملا کر پلائیں (۴) اگر

موسم سرما ہو تو مسور یا مونگ کی دال پانی میں ابال کر پلائیں (۵) اور بیسنی روٹی اور نمک کے سوا دوسری چیزیں کھانی چھوڑ دیں۔ اور ایسی غذاؤں سے پرہیز کریں جن سے خون زیادہ پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر خون کا پتلا ہونا اور اسکی بلغمیت اسکا سبب ہے تو (۱) جوارش کمونی ایک تولہ ہمراہ شیرہ بادیان شیرہ تخم کشوث۔ شیرۂ انیسوں سکنجبین کے ساتھ پلانا مفید ہوتا ہے (۲) تخم بادروج۔ تخم سنبھالو ہرایک ۲ تولہ سداب خشک۔ تخم کاہو مقشر۔ عدس مقشر ہرایک ۱½ تولہ۔ ان سب کو کوٹ پیس کر سفوف بنائیں اور اس میں سے ۱۰ ماشہ کے قریب لے کر تازہ پانی کے ساتھ استعمال کرائیں (۳) تخم کاہو۔ عدس مقشر ہرایک ایک تولہ۔ سماق۔ انار دانہ ہرایک ۶ ماشہ۔ آرد باقلا۔ آرد جو ہرایک ۲ تولہ۔ ان سب چیزوں کو سرکہ خالص میں پیسکر پستانوں پر ضماد کریں (۴) اسیطرح اکثر کتے بلا ڈونا پستان پر ضماد کرکے برگ ارنڈ نیمگرم باندھنے سے بھی دودھ کم ہوتا ہے (۵) مردار سنگ سرکہ میں گھسکر ضماد کرنا بھی مفید ہے اگر پستانوں کی قوت جاذبہ قوی ہو یا ان کے مزاج میں گرمی اور تری زیادہ ہو جائے تو (۱) بھنگ ۳ ماشہ تخم کاہو مقشر ۲ ماشہ۔ عدس مقشر۔ آرد باقلا ہرایک ایک تولہ۔ افیون ایک ماشہ۔ سرکہ خالص میں پیسکر لیپ کریں۔ (۲) ایسی تدبیریں کریں جن سے ایام ماہواری جاری ہو جائیں چنانچہ اس غرض کیلئے یہ نسخہ مفید ہے

صفت۔ جوارش قرطم ۵ ماشہ ہمراہ تخم خربزہ۔ پوست خربزہ۔ بادیان۔ پرسیاوشاں۔ گاؤزبان ہرایک ۳ ماشہ پانی میں جوش دے کر صاف کریں۔ اور مہینہ کے مقررہ دنوں سے ۵ دن پہلے پلانا شروع کریں (۳) گل بابونہ۔ اکلیل الملک۔ تخم سداب۔ تخم میتھی۔ تخم سویہ۔ پانی میں پیسکر پیڑو پر نیمگرم ضماد کریں (۴) روغن دارچینی۔ روغن سویہ۔ عطر حنا۔ بقدر مناسب لیکر اسمیں روئی کا پھاہا ترکرکے حمول کرنا بھی اجراء طمث کے لئے مجرب ہے۔

اگر عورت کو بچہ کے ساتھ بہت زیادہ محبت ہونا اس مرض کا سبب قرار پائے تو اکثر اوقات بچہ کو اس سے علیحدہ رکھنا اور کثرت دودھ کے نقصانات اسکو سمجھانا بھی ایک بہترین تدبیر ہے۔

فصل چھٹی قلۃ اللبن (وانٹ آف ملک) یعنی پستانوں میں دودھ کی پیدائش معمول سے کم ہونا

یہ مرض بچہ کی ماں کے لئے نہایت ہی دلی صدمہ پہنچانے والا ہوتا ہے۔ کیونکہ جب اسکا پیارا بچہ دودھ کے لئے روتا اور بھوک سے بیتاب ہوتا ہے اور وہ بار بار اسے پستان سے لگاتی ہے لیکن اسے سیر نہیں کر سکتی۔ ننھا سا بچہ ہر وقت دودھ کے لئے بلکتا ہے اور وہ نہایت مایوسی کیساتھ اسکی

کی صورت کو تکتی ہے۔ لیکن کچھ نہیں کر سکتی۔ بچہ بھوک سے پریشان رہتا اور نہ صرف دبلا ہوتا جاتا ہے بلکہ اس کے بدن کی پرورش پورے طور پر نہ ہونے سے سبب سے اسکی بالیدگی اور نمو میں بھی کمی رہ جاتی ہے۔ اور قوتیں ہمیشہ کے لئے کمزور ہو جاتی ہیں۔ اسی کمزوری کی وجہ سے ایسا بچہ آئے دن طرح طرح امراض میں مبتلا رہتا ہے۔

چونکہ دودھ کی معمولی پیدائش کے لئے ماں کے خون کا عمدہ ہونا اور اسکی معمولی مقدار کا پستان میں پہنچنا اور پستان کی قوت جاذبہ و ہاضمہ کا درست ہونا ضروری ہے اوران امور میں سے کسی میں خلل ہونا دودھ کی کمی کا موجب ہوتا ہے۔ اس لئے معالج کو اسباب مفصلہ ذیل کی طرف توجہ کر کے ان کا تدارک کرنا چاہیئے۔

اسباب (۱) بدن میں خون کی پیدائش ضرورت سے کم ہونا (۲) خون کا فساد اور اسکے ذاتی اجزاء کی باہمی ترکیب میں خلل واقع ہونا (۳) کثرت طمث یا کثرت نفاس یا بواسیر وغیرہ سے یا فصد یا سینگیاں یا جونکیں لگوانے سے یا کسی رگ کے کٹ جانے سے بکثرت خون نکل جانا (۴) غم غصہ رنج۔ فکر۔ خوف وغیرہ سے خون کا خشک و تحلیل ہو جانا (۵) پستان کی قوت جاذبہ کے ضعیف ہو جانے یا اسکی رگوں میں سدہ وغیرہ پیدا ہو جانے سے انکی طرف دوران خون بخوبی نہ ہونا (۶) پستان کی قوت ہاضمہ کا ضعیف ہونا اور دودھ کو بخوبی پیدا نہ کر سکنا (۷) دودھ پلانیوالی کا بچہ کیساتھ الفت نہ رکھنا

علامات۔ ہر ایک سبب کی علامات دریافت کرنے اور تلاش کرنے سے معلوم ہوسکتی ہیں۔ اور سبب مرض مقرر ہونے کے بعد اس کا علاج سہل ہوتا ہے۔

علاج۔ اگر بدن میں خون کی پیدائش کم ہونے سے یا اس کے زیادہ نکل جانے یا بکثرت تحلیل ہو جانے سے پستان میں دودھ کی مقدار کم ہو تو یہ تدابیر کرنی چاہیئں (۱) شیرۂ مغز بنیہ دانہ۔ شیرۂ مغز خشکدانہ۔ شیرۂ مغز چلغوزہ۔ شیرۂ مغز بادام۔ شیرہ تودری گلگوں بکری کے تازہ دودھ میں مصری ملا کر اس کے ساتھ پھانک لیا کریں (۲) اور رات کو یہ سفوف بنا کر استعمال کریں۔ تخم بادرنج۔ تخم کنوچہ تخم ریحاں۔ تخم گندنہ۔ تودری گلگوں۔ شقاقل۔ مغز تخم کدو ے شیریں۔ مغز تخم تربوز۔ مغز تخم خربزہ۔ ہر ایک میں سے ایک تولہ لے کر کوٹ کر سفوف طیار کر لیا جائے۔ اور اس میں سے ۲ تولہ کے قریب روزانہ تازہ بکری کے دودھ یا تازہ پانی کے ساتھ پھانک لیا جائے (۴) لطیف اور جلد ہضم ہونیوالی

اور زیادہ خون پیدا کرنے والی غذائیں کھانی چاہئیں (۵) گاجر کا حلوہ اور انڈے کا حلوہ۔ دودھ چاول
انڈے نیم برشت۔ دودھ شکر کا زیادہ استعمال کرنا یہ سب مفید تدابیر ہیں۔

اگر کثرت غم کی وجہ سے بیماری لاحق ہوئی ہو تو صبح کو (۱) زہر مہرہ۔ طباشیر۔ صندل سفید (گلاب میں گھسا ہوا) سب کو باریک کرکے آملہ مربی کو دھوکر اس میں ملا کر چاندی کے ورق میں لپیٹ کر اول کھلائیں۔ اور اس پر عرق کیوڑہ۔ عرق بید مشک میں شربت سیب ملا کر پلائیں (۲) شام کو مفرح یاقوتی معتدل چاندی یا سونے کے ورق میں لپیٹ کر اول کھلائیں۔ اور اس پر عرق گاؤزباں و گلاب شربت صندل ملا کر پلائیں (۳) ایسے اسباب دور کریں جن سے غم و خوف میں زیادتی ہو اور غذائیں وہی کھلائیں۔ جو اوپر بیان کی گئیں

اگر فساد خون اس مرض کا سبب ہو تو اسکی اصلاح کرنی چاہئے۔ چنانچہ خون کے رقیق ہونے کی علامات میں اگر مزاج میں گرمی زیادہ ہو تو شیرہ عناب۔ شیرہ تخم کاہو مقشر۔ شیرہ تخم خرفہ سیاہ۔ عرق گاؤزباں میں نکال کر شربت عناب ملا کر پلائیں۔ اور اگر مزاج سرد ہو تو یہ سفوف مفید ہے **صفتہ**۔ تخم گزر تخم شلغم۔ تخم پیاز۔ تخم سویہ۔ تخم مولی۔ سونف ہر ایک ایک تولہ۔ چنے بھنے اور چھلے ہوئے ۶ تولہ سب کو کوٹ چھان کر رکھیں۔ اور ہر روز صبح کو اس میں سے ۱۰ تولہ لیکر تولہ تازہ دودھ کیساتھ کھلائیں۔

اگر سوداء کے غلبہ کی وجہ سے خون گاڑھا ہونا اس مرض کا سبب ہو تو (۱) منضج پلا کر مسہل دیں۔ اور جب مسہلوں سے اچھی طرح فراغت ہو جائے تو (۲) شیرہ۔ شیرۂ مغز تخم کدو شیریں۔ شیرۂ مغز بادام شیریں شیرہ مغز تخم تربوز۔ شیرہ تخم خیارین۔ عرق مرکب مصفی خون۔ اور عرق شیر میں نکال کر شربت عناب۔ ملا کر پلائیں (۳) وہی غذائیں دیں جو اوپر بیان کی گئیں (۴) اور بلغم غلیظ کے سبب سے خون گاڑھا ہو تو زیرہ سفید کھلانے اور روغن سویہ و روغن زعفران پستان پر ملنے سے فائدہ ہوتا ہے۔ اگر پستان کی قوت جاذبہ کم ہونے کے سبب سے دودھ کی پیدائش کم ہو تو روغن السنبوں کی مالش کرکے ارنڈ کے پتے باندھنا مفید ہے۔ اور اگر خون کی کثرت کے سبب سے پستان کی قوت ہاضمہ کا ضعیف ہونا دودھ کی کمی کا موجب ہو تو فصد کھلوائیں۔ اور ایسی غذائیں جو خون کو کم کرنے والی ہیں استعمال کرائیں باقی وہی علاج کریں جو کثرت اللبن کی شکایت میں خون کی مقدار کو کم کرنے کے لئے بتایا گیا ہے اگر ماں اپنے بچہ پر شفقت نہ رکھتی تو اسکے لئے بہتر صورت یہی ہے کہ ان اسباب کو دور کریں جنکی وجہ سے اسکی شفقت نفرت سے بدل گئی ہو

فصل ساتویں احتباس لبن (ری ٹنشن آف ملک) یعنی پستان کی ساخت میں دودھ جمع ہو کر اس کے اندر رک جانا اور دودھ کے نکلنے میں رکاوٹ پیدا ہونا۔ اس حالت میں ظاہر ہے کہ پستان کے اندر دودھ کے رک جانے سے اسکے منجمد اور فاسد ہوجانے کا اندیشہ ہوتا ہے اور ممکن ہے کہ وہ زیادہ دیر تک رکے رہنے کی وجہ سے زہریلی کیفیت اختیار کرے اور پستان کی ساخت میں تناؤ کا درد پیدا کرکے دوران خون کی تیزی کا موجب ہو کر ورم پیدا کرے۔

اسباب (۱) دودھ کا معمول سے زیادہ گاڑھا ہونا (۲) پستان کی رگوں کا یا دودھ کی نالیوں کا طبعی حالت سے زیادہ باریک ہونا۔ یا ان میں رسولیوں کا پیدا ہونا (۳) دودھ کی نالیوں میں بلغم غلیظ کی رکاوٹ سے سدہ پیدا ہوجانا (۴) پستان کے گوشت کا معمولی مقدار سے زیادہ ہو کر اپنے اندر کی رگوں کو دبا دینا (۵) ورم پستان کی وجہ سے دودھ کی نالیوں پر غیر معمولی دباؤ پڑنا (۶) بچہ کو دودھ کم پلانے کے سبب سے پستان میں اس کا بکثرت جمع ہوجانا (۷) دودھ کا زیادہ مقدار میں پیدا ہونا۔ اور اپنی زیادتی مقدار کی وجہ سے دودھ کی نالیوں میں پھنس جانا۔

علامات (۱) دودھ کا گاڑھا ہونا اگر بلغم غلیظ کے سبب سے ہو تو اسکی علامات اور اگر غلبہ سودا سے ہو تو اسکی علامات پائی جائیں گی۔ (۲) اور اگر غلبہ گرمی اور خشکی سے ہو تو پیاس کی کثرت اور دیگر علامات گرمی کی نمودار ہونگی (۳) بعض اوقات غلیظ غذاؤں کے استعمال سے بھی یہ شکایت پیدا ہوجاتی ہے (۴) کسی خارجی سبب کے بغیر (جو دودھ کے رکنے کا باعث ہو) اگر دودھ اچھی طرح نکل نہ سکے یا رفتہ رفتہ بالکل بند ہوجائے تو سمجھنا چاہئے کہ پستان میں دودھ کی نالیاں بہت باریک ہیں یا ان میں رسولیاں پیدا ہو گئی ہیں (۵) بلغم غلیظ سے رگوں میں سدہ پیدا ہوجانے کی حالت میں غلبہ بلغم کی علامات کا پایا جانا اور پہلے غلیظ بلغم کی پیدا کرنے والی غذاؤں کا استعمال کرنا اسکی علامت ہو گی (۶) اگر پستان کے گوشت کا دباؤ دودھ کی نالیوں پر ہونے سے دودھ رکے تو پستان کا بڑا ہونا اسکی علامت ہے (۷) ورم کی نشانی بھی ظاہر ہے (۸) بچہ کو دودھ کم پلانا بھی سبب مرض کی علامت ہے (۹) دودھ کی زیادہ پیدائش کے اسباب و علامات مفصل پہلے ذکر کئے جاچکے ہیں۔

علاج۔ سب سے پہلے اس دودھ کو نکالنا چاہئے جو پستان کی ساخت میں جمع ہو گیا ہے، تاکہ دودھ کا تناؤ اور درد فوراً موقوف ہو کر دیگر شدید عوارض کے پیدا ہونے کا اندیشہ باقی نہ رہے۔ اور اس

کام کے لئے آلہ مخرج اللبن (بریسٹ پمپ) کا استعمال بہت اچھا ہے۔ لیکن اس آلہ کے استعمال سے پہلے دودھ کی حالت معلوم کرنی چاہیئے۔ کیونکہ اگر وہ پستان میں منجمد ہو گیا ہو تو اول تکمید وغیرہ کے ذریعہ سے اسکو پگھلا کر نکلنے کے لائق کر لینے کے بعد آلہ مذکور سے نکالنا چاہیئے۔ اگر آلہ موجود نہ ہو تو کسی کو حکم دیں کہ وہ بچہ کی طرح دودھ کو چوس کر نکال ڈالے۔ یا ایک بوتل میں تیز گرم پانی بھر کر اسے خالی کریں اور فوراً پستان کے منہ پر لگا دیں۔ تو اس طریقہ سے بھی دودھ پستان سے نکل کر بوتل میں آنے لگتا ہے

(التصویر نمبر ۱۰۲ مخراج اللبن کی)
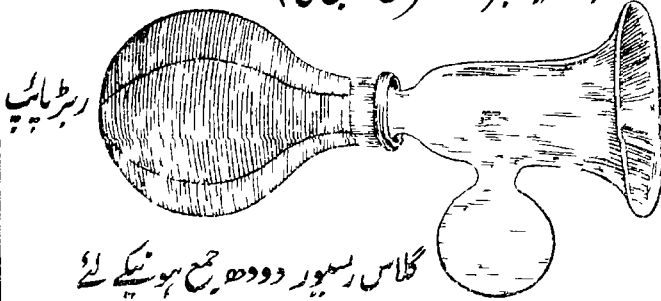
پھر پستان کا دودھ نکالنے کے بعد اس مرض کا اصلی سبب دور کرنے کی طرف توجہ کریں چنانچہ اگر دودھ گاڑھا ہونا۔ یا دودھ کی نالیوں میں گاڑھے بلغم سے سدہ پیدا ہونا اس مرض کا سبب ہو تو بابونہ پودینہ خشک۔ تخم میتھی۔ تخم خطمی۔ تخم کتان۔ ہر ایک ایک تولہ پانی میں جوش دیکر اس سے تکمید کریں اور اسی سے نطول کریں۔ اور اسکا ثفل باریک پیس کر روغن سوسن میں ملا کر ضماد کریں۔ اس سے دودھ کا قوام پتلا اور بلغم تحلیل ہو جاتا ہے۔ نیز ایسی غذائیں کھلائیں جن سے بلغم غلیظ یا گاڑھا خون پیدا نہ ہو۔

اگر پستان میں دودھ کی نالیوں کا باریک پیدا ہونا یا ان میں رسولیوں کا پیدا ہونا اس مرض کا سبب ہو تو اگرچہ علاج مشکل ہے لیکن پھر بھی ایسی چیزوں کا ایک مدت تک استعمال کرنا چاہیئے جن سے اعضا کی ساخت میں ڈھیلا پن پیدا ہوتا اور کثیف سوداوی مادے تحلیل ہوتے ہیں۔ جیسے چقندر اور کرنب کو پانی میں جوش دیکر اس سے چند روز تک مسلسل تکمید کرنا۔ اور کیچوے خشک صاف کئے ہوئے پانی میں پکا کر باریک پیس کر روغن نرگس ملائیں اور نیم گرم کر کے پستان پر چند روز ضماد کریں تو پستان کے اندر دودھ کی نالیوں کی ساخت ڈھیلی ہوتی اور ان کے اندر کی رسولیاں اور سختی تحلیل ہو جاتی ہے

اگر پستان کی زیادہ فربہی سے دودھ کی نالیوں پر دباؤ پڑ کر یہ مرض پیدا ہوا ہو تو وہ علاج کریں جو کلانی پستان کے بیان میں مذکور ہے۔ اس کے علاوہ کندر مصطگی ہر ایک ۶ ماشہ۔ برگ سداب ایک تولہ۔ درونج عقربی سوختہ ایک تولہ۔ سرکہ میں باریک پیس کر ضماد کرنا بھی مفید ہے۔
اگر پستان میں ورم ہونے کے سبب سے اس کے اندر دودھ جمع ہو کر رک گیا تو ورم کا علاج کرنا چاہیے جو کہ اگلی فصل میں آئندہ آئے گا
اگر بچہ کو دودھ کم پلانے سے یا دودھ کی پیدائش زیادہ ہونے سے پستان میں دودھ زیادہ جمع ہو کر نالیوں میں پھنس گیا ہو تو ایسی دواؤں کا ضماد کرنا چاہیئے۔ جن سے دودھ کی پیدائش کم ہو اور جن کا بیان کثرت لبن کی بحث میں کیا گیا ہے۔ انکے علاوہ یہ ضماد بھی مفید ہے **صفت** گل سرخ تخم کاہو۔ مغز تخم باقلا۔ مسور کی دال جو مقشر۔ گل ارمنی۔ ہر ایک ۶ ماشہ۔ سرو کے پتوں کے پانی میں پیس کر سرکہ خالص ۶ ماشہ اضافہ کریں اور نیم گرم ضماد کریں۔ اسی طرح تخم سداب اور تخم کرنب پانی میں پیس کر سفیدہ کاشغری اور قدرے سرکہ خالص ملا کر ضماد کرنا بھی اس غرض کے لئے مفید ہے

فصل آٹھویں۔ تجبن اللبن (فریزنگ اوف ملک)[۱] یعنی پستان میں دودھ کا منجمد ہو جانا کبھی پستان میں دودھ جم کر دہی یا پنیر کی طرح کثیف القوام ہو جاتا ہے اسلئے وہ پستان سے نکل نہیں سکتا ہے۔ پھر اگر وہ ایک مدت تک پستان میں بدستور موجود رہے۔ اور پگھلا کر نہ نکالا جائے۔ یا خود طبیعت اسے پگھلا کر وہاں سے دفع نہ کرسکے تو وہ نہایت سخت ہو کر پستان کی ساخت کے اندر سختی پیدا کرتا ہے جس سے پستان کا ماؤف حصہ ہمیشہ کے لئے بیکار ہو جاتا ہے۔ یا اس میں کسی خاص قسم کا فساد پیدا ہو کر ورم پستان کا موجب ہوتا ہے۔

اسباب (۱) پستان میں دودھ کا خرچ نہ ہونا۔ اور پستان میں یا تمام بدن میں غیر معمولی حرارت کا غلبہ ہونا جس سے دودھ کے لطیف اجزا تحلیل ہو کر باقی کثیف حصہ گاڑھا ہو کر جم جائے (۲) خاص پستان میں یا تمام بدن میں سردی کا اسقدر غالب ہونا کہ جس سے دودھ منجمد ہو جائے (۳) پستان پر خارجی سردی کا اثر ہونا جس سے پستان کے اندر دودھ منجمد ہو سکے۔

علامات (۱) پستان میں دودھ کو منجمد کرنے والے اسباب کا پہلے واقع ہونا (۲) پستان میں

---

[۱] نوٹ:۔ (کوآگ لیوگیشن آف ملک)

دودھ کے موجود ہونے کے باوجود ایک قطرہ بھی نہ نکل سکنا۔(۳) پستان کی ساخت میں تناؤ کا درد اور سختی کا پایا جانا (۴) اگر منجمد دودھ میں کسی قسم کی خاص سمیت پیدا ہوگئی ہو تو مریضہ کو اکثر سردی محسوس ہو کر تیز بخار ہو جاتا ہے۔ اور اگر سمیت زیادہ ہو تو خفقان یا غشی یا اختلاط عقل تک نوبت پہنچتی ہے (۵) اگر پستان میں ورم پیدا ہونے لگتا ہے یا پیدا ہو چکا ہوتا ہے۔ تو اسکی مقامی علامات بھی ظاہر ہوتی ہیں۔

علاج ۔ ابتداء مرض میں پستان میں کو نیم گرم پانی کا بھپارہ دیں۔ اور اسی پانی کا نطول کرکے روغن بنفشہ نیمگرم طلاء کریں۔

اگر مزاج میں گرمی غالب ہو تو مغز تخم باقلا۔ جو مقشر۔ میدہ لکڑی۔ ہر ایک ایک تولہ پانی میں پیس کر آب کشنیز سبز۔ آب خرفہ سبز۔ زردی بیضہ مرغ ملاکر ضماد کریں۔ اور جب مرض انتہا کو پہونچے تو بابونہ۔ اکلیل الملک۔ تخم السی۔ کنجد سیاہ پانی میں باریک پیس کر موم و روغن کی قیروطی اس میں ملاکر نیم گرم ضماد کریں۔ اگر مزاج سرد ہو تو پودینہ کوٹ کر پانی میں پکائیں اور پھر باریک پیس کر ضماد کریں۔ اسی طرح روغن سوسن۔ روغن قسط میں موم زرد پگھلا کر قیروطی بنائیں اور پستان پر طلاء کریں۔ اس کے علاوہ بابونہ۔ پودینہ کوہی۔ تخم میتھی۔ تخم سویہ۔ برگ سداب۔ ہر ایک ایک تولہ لے کر پانی میں پکائیں۔ پھر صاف کرکے پستان پر تکمید کریں۔ اور اسی سے نطول کرنا اور بھپارہ لینا بھی فائدہ کرتا ہے۔

فصل نویں سلعۃ مجاری اللبن (لیکٹی ال ٹیومر) یعنی پستان کے اندر دودھ کی نالیوں میں چھوٹی چھوٹی رسولیاں پیدا ہو جانا۔ ان رسولیوں سے دودھ کی نالیوں کے راستے رُک جاتے ہیں۔ اور پستان کی ساخت میں جو دودھ پیدا ہوتا ہے۔ اسکے نکلنے میں رکاوٹ ہونیکے سبب سے پہلے تو پستان میں صرف تناؤ پیدا ہوتا ہے اور دودھ کا اخراج کم ہوتا ہے لیکن کچھ دنوں کے بعد یا تو اس رکے ہوئے دودھ کے ثقیل کثیف اجزاء رفتہ رفتہ منجمد ہو کر پتھری کی صورت اختیار کرتے ہیں۔ اور پستان میں اس جگہ ایک سخت گرہ سی پیدا ہو کر ہمیشہ کے لئے وہیں رہجاتی ہے۔ پھر پستان کی ساخت کا وہ حصہ بیکار ہو جاتا ہے۔ اور یا دودھ کے تناؤ کی تکلیف سے یا اسکی حدت اور تیزی سے پستان کی طرف دَوران خون تیز ہو کر ورم یا دُمّل پیدا کرتا ہے۔

اسباب (۱) خون میں بلغمی اور سوداوی کثیف اجزاء کا زیادہ پایا جانا۔ اور کسی وجہ سے دودھ کی نالیوں کی ساخت میں ان کا جمع ہونا (۲) ان نالیوں کی ساخت میں ایسی قابلیت پیدا ہو جانا کہ اس فاسد مادہ سے رسولیاں ہو سکیں (۳) ایسے فاسد مادہ کو پیدا کرنے والی غذاؤں کا بکثرت استعمال کرنا۔

علامات (۱) پستان میں دودھ کا تناؤ پائے جانے کے باوجود نہایت کم اور پتلا دودھ مشکل سے نکلنا (۲) دودھ کو پستان میں منجمد کرنے یا اس کے اجزاء کو روکنے والے دیگر اسباب کا موجود ہونا (۳) دودھ کی کمی اور اس کے فساد کی شکایت رفتہ رفتہ پیدا ہونا (۴) خون میں اس قسم کے فاسد مادوں کی مقدار کو بڑھانیوالے اسباب کا ایک مدت پہلے سے پایا جانا (۵) ہضم غذا میں کچھ نہ کچھ فتور رہنا۔

علاج (۱) جوارش جالینوس ۵ ماشہ۔ ہمراہ شیرہ بادیان ۵ ماشہ۔ شیرہ پودینہ خشک ۳ ماشہ عرق شاہترہ ۱۰ تولہ۔ شربت عناب ۴ تولہ حل کرکے چند روز تک پلائیں (۲) اگر قبض شکم ہو اور مزاج زیادہ گرم ہو تو بجائے اسکے معجون عشبہ ۹ ماشہ ہمراہ عرق عشبہ ۵ تولہ۔ نبات سفید ایک تولہ حل کرکے دے سکتے ہیں (۳) گل بابونہ۔ مکوہ خشک۔ تخم خطمی۔ تخم کنوچہ۔ تخم شاہسفرم کے جوشاندہ سے تکمید کرنا اور اسی کا نطول کرنا بھی مفید ہے (۴) جدوار اصلی۔ صندل سرخ۔ مغز املتاس۔ مکوہ خشک ہر ایک ۶ ماشہ۔ ایلوہ۔ زعفران ہر ایک ایک ماشہ۔ سب کو آب مکوہ سبز میں پیس کر روغن گل اضافہ کرکے لیپ کرنے سے بہت فائدہ ہوتا ہے (۵) ٹنکچر آئیوڈین کا لگانا ڈاکٹروں کا معمول ہے (۶) اگر مرہم داخلیون میں زعفران ملا کر ایک مدت تک لگایا جائے تو اس سے ضرور نفع ہوگا (۷) اسطوخودوس موم سفید ۶ ماشہ روغن بنفشہ ۲ تولہ میں گلا کر اسمیں زردی بیضۂ مرغ ایک عدد خوب ملائیں اور پستان پر اطلیق کریں تو اس سے پستان کی سختی اور رسولیاں تحلیل ہوتی ہیں (۸) سداب کے تازہ پتے اور آڑو کے تازہ پتے نہایت باریک پیس کر لیپ کرنا شیخ بوعلی سیناؒ نے رسولیوں کے تحلیل کرنے کیلئے بہت مفید بتایا ہے (۹) غذا لطیف اور جلد ہضم ہونے والی کم مقدار میں دینی چاہیے۔ اور تاکید کرنی چاہیئے کہ قدرے کسی قسم کی ریاضت کی عادت کرے۔

فصل دسویں ۔ رض الثدی (کرشنگ آف میمری) یعنی پستان کی ساخت کا کچل جانا

کبھی پستان پر سخت چوٹ لگنے سے یا کسی سخت رگڑ کے قوی صدمہ سے اسکی ساخت اسقدر کچل جاتی ہے کہ اسکے نرم گوشت اور نازک رگیں اور دودھ کی نالیوں کے باہمی ربط کا قدرتی نظام خراب

ہو جاتا ہے۔ پستان کے اعصاب پر صدمہ پہونچنے کے سبب سے اسقدر درد ہوتا ہے کہ مریضہ بے چین رہتی ہے۔ اور اسی وجہ سے پستان کی طرف دوران خون تیز ہو کر التہاب یا ورم تک نوبت پہنچتی ہے تو مریضہ کو بخار ہو جاتا ہے۔ اور دودھ کی پیدائش میں خلل واقع ہوتا ہے۔

اسباب (۱) اچانک سینہ کے بل کسی سخت چیز پر گرنا (۲) سینہ پر کسی چیز کی سخت چوٹ لگنا (۳) پستان پر سخت رگڑ لگنا (۴) سخت ہاتھ سے کسی چیز سے کی مالش کرنا۔

علامات (۱) اسباب مرض کے واقع ہوتے ہی اگر فوراً ہاتھ سے ٹٹولا جائے تو پستان کی کچلی ہوئی ساخت محسوس ہو سکتی ہے (۲) مریضہ کو بے چین کرنے والا درد پریشان کرتا ہے (۳) اگر چوٹ کے صدمہ سے ورم پیدا ہونے تک نوبت پہنچے تو بخار بھی ہوتا ہے۔

علاج (۱) مونگ۔ تخم مویز ایک ایک تولہ لے کر سرو کے پتوں کے پانی میں پیسیں اور پستان پر ضماد کریں (۲) گل ارمنی۔ میدہ لکڑی۔ انبہ ہلدی۔ تخم کنجد سیاہ۔ ہر ایک ایک تولہ۔ مرمکی ۶ ماشہ ایلوہ۔ زعفران ہر ایک ۲ ماشہ باریک پیس کر نیمگرم ضماد کریں (۳) اگر پستان پر چوٹ لگنے کے بعد اس طرف کو دوران خون تیز ہو کر التہاب اور ورم گرم پیدا ہو جائے تو ورم کا علاج حسب قاعدہ کرنا چاہیئے۔ چنانچہ ابتداء میں یہ ضماد مفید ہے **صفت**۔ جو مقشر۔ عدس مسلم۔ گل سرخ۔ مغز تخم باقلا ہر ایک ۶ ماشہ لے کر کشنیز سبز کے پانی میں پیسیں اور سرکہ خاص ۶ ماشہ ملا کر ضماد کریں۔ اور تیزا ایک زمانہ میں یہ ضماد مفید ہوتا ہے **صفت**۔ آرد جو۔ پودینہ کوہی۔ زوفا رطب۔ ہر ایک ایک تولہ باریک پیس کر نیمگرم ضماد کریں۔ پھر زمانہ انتہا میں تخم کنوچہ۔ تخم السی۔ تخم میتھی ہر ایک ۷ ماشہ۔ کنجد سیاہ ایک تولہ۔ ایلوہ ۳ ماشہ۔ زعفران ایک ماشہ۔ سب کو باریک پیس نیمگرم لیپ کریں اور اس کے اوپر ارنڈ کا پتہ رکھ کر باندھ دیں۔ اور عصابہ مذویہ (ممیری بنڈج) کے ذریعہ سے پستان کو سہارا دیں۔

اس کا طریقہ یہ ہے کہ مثلاً اگر داہنی پستان کو پٹی سے سہارا دینا چاہیں تو پٹی کی نوک کو داہنی پستان کے نیچے بغل سے پکڑ کر اوس کے اوپر کو بائیں پستان کے نیچے سے لیجا کر پشت پر لے جائیں۔ اور سینہ کے گرد چند گردشیں دینے کے بعد جب پٹی داہنی پستان کے نیچے آئے تو اسکو قدرے سہارا کر بائیں کندھے پر لے جائیں۔ اور پشت پر داہنی جانب کو گھماتے ہوئے

داہنی پستان کے نیچے لائیں۔ پھر پستان کو سہارنے والے پہلے پیچ کو دبا کر سینہ

تصویر نمبر ۱۰۳۔ پستان کی بندش
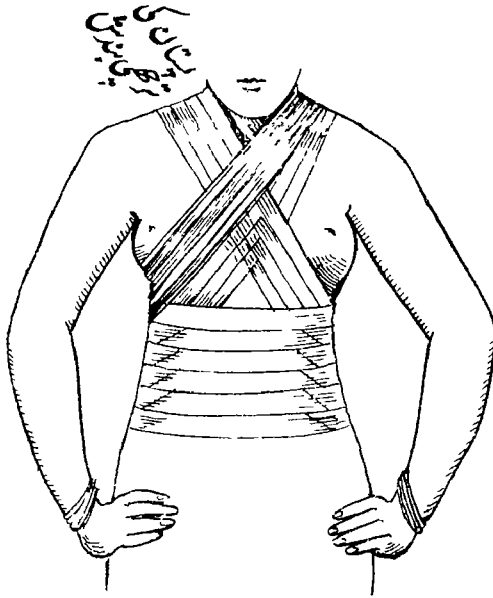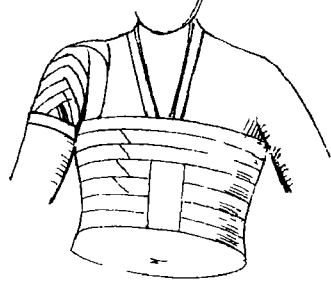
کے گرد ایک لپیٹ دیں اور جب پٹی پھر داہنی پستان کے نیچے آئے تو حسب دستور سابق بائیں کندھے پر لیجا کر پشت کی طرف گھماتے ہوئے داہنی پستان کے نیچے لاکر بائیں جانب کو سینہ کے گرد گھمائیں۔ اور جب تیسری مرتبہ پٹی داہنی پستان کے نیچے آئے تو پہلے کی طرح بائیں کندھے پر لے جائیں۔ لیکن آخر میں دو گردشیں صرف پستان پر اور دو صرف سینہ پر دیکر بندش کو ختم کر کے اسکے سرے پر سیفٹی پین لگا دیں۔ اسی طرح اگر دونوں پستان کو سہارا دینا منظور ہو تو اس کے لئے مذکورہ طریقہ پر دوہری بندش کی جاتی ہے۔

ان تدابیر کے علاوہ اگر پینے کے نسخہ کی ضرورت ہو تو ہوشیار معالج مریضہ کی حالت کے موافق تجویز کر سکتا ہے۔ اسی طرح غذا بھی مناسب حال تجویز کرنی چاہیئے۔

فصل گیارھویں۔ وجع الثدی (نیورال جیا آف ممیری) یعنی پستان میں درد محسوس ہونا۔ یہ درد اکثر عصبی تحریک سے (پستان میں آنے والے پٹھوں کی قوت حس زیادہ ہونے سے) یا پٹھوں میں نزلی رطوبات کے سرایت کرنے سے۔ یا پستان کی طرف آنیوالے خون میں صفرا غالب ہونے سے۔ یا پستان کی ساخت میں ریاح کے جمع ہونے سے۔ یا دم

کے تناؤ وغیرہ سے پیدا ہوتا ہے۔
کبھی تو یہ درد صرف ایک ہی پستان میں ہوتا ہے۔ اور کبھی دونوں طرف ہوتا ہے۔ اور کبھی صرف پستان میں ہی ہوتا ہے۔ اور کبھی پستان سے شانہ کے جوڑ تک اور وہاں سے بازو کے اندرونی جانب تک پھیلتا ہے۔ بلکہ کبھی اس کی لہریں ہاتھ کے قبضہ اور ہتھیلیوں کی طرف آتی ہوئی انگلیوں تک پہنچتی ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ پستان میں اگر درد شدید ہوتا ہے تو اس کا اثر نہ صرف دودھ کی پیدائش پر برا پڑتا ہے۔ بلکہ درد کے مقام کی طرف طبیعت کی توجہ زیادہ ہونے سے وہاں کی حرارت تیز ہوجاتی ہے۔ اور وہ دودھ کے غلیظ ہونے اور بعض اوقات اس کے فاسد ہونے کا باعث ہوتی ہے۔

اسباب (۱) پستان کے اعصاب کی حس قوی ہوجانا۔ (۲) رحم کی شرکت سے پستان کے اعصاب میں خاص قسم کی تحریک پیدا ہونا (۳) پھوڑں میں نزلی گرم فضلات کا سرایت کرنا (۴) پستان کے خون میں صفرا کا غلبہ (۵) پستان پر سردی کے اثر سے یا نفاخ اشیاء کے بکثرت کھانے سے ریاح زیادہ پیدا ہونا اور پستان کی ساخت میں تناؤ پیدا کرنا (۶) ورم پستان کا تناؤ اور مادہ ورم کا فساد (۷) پستان کے اندر فاسد اور متعفن دودھ کا جمع ہونا (۸) پستان پر چوٹ لگنا۔ اور اس کا کچل جانا (۹) عام بدن کی کمزوری اور خون کا پرورش بدنی کے لائق نہ ہونا۔

علامات (۱) اگر پستان کی قوت حس کا قوی ہونا اس مرض کا سبب ہو تو لطافت مزاج اور قوت دماغ اور ذکاوت حواس کی علامتیں موجود ہوتی ہیں (۲) رحم کے امراض میں سے کوئی مرض جو اس کا سبب ہو موجود ہونا (۳) اسی طرح اس مرض کے دیگر اسباب میں سے جو سبب واقع ہوا ہو اسکی علامتیں پائی جائیں گی (۴) اگر پستان میں ورم گرم یا متعفن دودھ بھرا ہوا ہو، تو مریضہ کو تیز بخار بھی ہوتا ہے۔ (۵) اگر خون کی خرابی اس کا سبب ہو تو مریضہ کا لاغر و نحیف ہونا اسکی علامت ہے۔

علاج۔ اگرچہ مرض کے سبب کو زائل کرنا اس کا بہترین علاج ہوتا ہے۔ لیکن ازالۂ سبب سے پہلے اگر تسکین درد ممکن ہو تو مریضہ کی تکلیف جلد رفع ہوجانے کے لحاظ سے ایسی تدبیر زیادہ قابل قدر ہوتی ہے۔ اس لئے معالج کو چاہئے کہ سب سے پہلے تسکین درد کی کوشش کرے

چنانچہ (۱) تسکین درد کے لئے یہ تکمید مفید ہے **صفتہ** کوکنار۔ گل بابونہ۔ گل سرخ۔ پانی میں جوش دے کر صاف کریں۔ اور اس میں اسفنج یا کوئی موٹا کپڑا بھگو کر اس سے تکمید کریں (۲) اور زیادتی حس کی حالت میں حریرہ تخم خشخاش پلانا بھی مفید ہے (۳) گرم نزلات کی صورت میں تکمید اور حریرہ مذکور کے علاوہ یہ نسخہ بھی دینا چاہیئے **صفتہ**۔ خمیرہ گاؤزباں ایک تولہ۔ ورق نقرہ ایک عدد میں لپیٹ کر اس کے ساتھ بہدانہ ۳ ماشہ۔ عناب ۵ دانہ۔ سپستاں ۹ دانہ۔ شربت بنفشہ ۲ تولہ پانی میں خفیف جوش دیکر صاف کر کے پلائیں (۴) غلبۂ صفراء کے موقعہ پر تکمید مذکورہ کے علاوہ یہ نسخہ بھی دینا چاہیئے۔

صفتہ۔ لعاب بہدانہ ۳ ماشہ۔ شیرہ عناب۔ شیرہ آلو بخارا ہر ایک ۵ دانہ۔ عرق شاہترہ ۱۰ تولہ شربت نیلوفر ۲ تولہ حل کر کے پلایا جائے (۵) آب کاسنی سبز۔ آب خرفہ سبز میں صندل سفید گھس کر قدرے کافور اس میں حل کریں اور سرکہ خالص روغن گل اضافہ کر کے ضماد کرنے سے بھی درد کو فوراً تسکین ہوتی ہے (۶) اگر پستان میں سردی کا اثر پہونچے اور غلبہ ریاح کے سبب سے درد پیدا ہو تو یہ نسخہ پلانا چاہیئے **صفتہ**۔ جوارش کمونی ہمراہ شیرہ بادیان۔ شیرۂ تخم کشوث۔ عرق پودینہ میں تیار کر کے گلقند ملائیں۔ اور نیمگرم مریضہ کو پلائیں (۷) النیسوں۔ زیرہ سیاہ۔ تخم مولی۔ تخم سویہ۔ گل بابونہ۔ گل سرخ پانی میں جوش دیکر اس سے تکمید کرنا۔ اور اسی کے ثفل کو باریک پیس کر نیمگرم ضماد کرنا مفید ہے (۸) باجرہ کا آٹا اور نمک طعام پوٹلیوں میں باندھ کر ان سے تکمید کرنا بھی مجرب ہے (۹) اگر ورم پستان درد کا سبب ہو تو اس کا علاج وہ کریں جو کہ اس کے بیان میں آئے گا (۱۰) اگر پستان پر چوٹ لگنا یا اسمیں متعفن دودھ کا جمع ہونا سبب ہو تو اس کا علاج پہلے گذر چکا ہے (۱۱) اگر مشارکت رحم سے یہ مرض پیدا ہوا ہو تو رحم کا علاج کرنا چاہیئے (۱۲) اگر خون کی خرابی اس مرض کا سبب ہو تو خون کی اصلاح اور مریضہ کی تقویت ضروری ہے لیکن اصلاح خون کے لئے مریضہ کے مزاج کی گرمی یا سردی کا لحاظ رکھنا۔ اور اس کے موافق دواؤں کا استعمال۔ اور نامناسب اشیاء سے پرہیز کرانا چاہیئے۔

فصل بارھویں۔ حکۃ الثدی (پروراِئٹس آف میما) یعنی پستان میں خارش ہونا

کبھی ایسا ہوتا ہے کہ دودھ پلانے والی عورت کو اپنی پستان یا سر پستان میں بعض اوقات میٹھی

خارش محسوس ہوا کرتی ہے جو کہ اکثر تھوڑی دیر کے بعد خود بخود زائل ہو جاتی ہے لیکن اگر یہ حالت زیادہ دیر تک قائم رہے۔ یا جلد جلد ایسا واقع ہوتا رہے، تو اس کی طبیعت پریشان ہوتی ہے۔ بعض مستورات ایسے موقعہ پر سمجھ لیتی ہیں کہ ان کا بچہ عنقریب کسی مرض مبتلا ہونے والا ہے۔ اور اکثر اس کا تجربہ بھی ہو چکا ہے۔ میرے نزدیک ان مستورات کا یہ خیال طبی قاعدہ کے موافق ہے۔ کیونکہ پستان میں خارش آنا ایسے مادہ کی وجہ سے ہوتا ہے جو کہ پستان کی ساخت میں دغدغہ پیدا کرے اور ظاہر ہے کہ پستان میں ایسے مادہ کا موجود ہونا دودھ کی ذاتی ترکیب اور اس کی کیمیائی خاصیت پر مؤثر ہو کر اس کے فساد کا موجب ہو سکتا ہے۔ پھر جب بچہ ایسے فاسد دودھ کو پیتا رہیگا تو ضرور ایک نہ ایک دن کسی مرض میں مبتلا ہو جائے گا۔ اسلئے ہم اس مرض کے اسباب و علامات مع علاج کے درج ذیل کرتے ہیں۔

اسباب (۱) پستان کی ساخت میں کسی تیز خلط کا سرایت کرنا (۲) پستان کے ضعف ہضم کے سبب سے اس کی ساخت میں ایسے بخارات کا بکثرت پیدا ہونا جو کہ پستان میں دغدغہ پیدا کریں (۳) بادی اور نفاخ اشیاء کا کھانا جن سے ریاح اور بخارات غلیظہ پیدا ہو کر پستان میں خارش پیدا کریں (۴) معدے یا جگر کے ہضم کی خرابی جس کے بخارات یا فاسد اخلاط پستان میں جا کر خارش پیدا کریں (۵) مریضہ کے خون میں حدت پایا جانا۔

علامات ۔ اس مرض کا جو سبب واقع ہوا ہو اس کی علامتیں پائی جائیں گی۔ ان تشخیص مرض کی اور تعیین اس کے سبب کی بخوبی ہو سکے گی۔

علاج ۔ اگر پستان کی ساخت میں یا تمام بدن میں تیز اخلاط کا موجود ہونا یا خون میں حدّت پایا جانا اس کی علامات سے ثابت ہو تو ایسی سرد اشیاء کا استعمال مناسب ہے جو اخلاط کی تعدیل کر سکیں۔ اور اگر خون کی حدت اس کا سبب ہو تو مصفیات و مبردات کا استعمال مناسب ہے اور اگر پستان کا ضعف ہضم یا بادی اور نفاخ چیزوں کا استعمال یا معدے اور جگر کے ہضم کی خرابی ثابت ہو تو ان امراض کے اسباب تلاش کر کے ان کا علاج کرنا چاہیئے۔ اس کے علاوہ ایک عام تدبیر جو اکثر ایسے موقعہ پر مفید ثابت ہوئی ہے۔ اس کو ہم اس جگہ درج کرتے ہیں۔ مریضہ کے مزاج کی حالت معلوم ہونے کے بعد اگر یہ مناسب سمجھی جائے تو استعمال کرنی چاہیئے

وہ تدبیر یہ ہے کہ مریضہ کو ہر روز صبح وشام یہ سفوف بعد غذا کے کھلایا جائے۔
صفت۔ پودینہ خشک۔ بادیان مصطگی۔ دانہ الائچی خورد۔ گل سرخ۔ کشنیز خشک۔ مکوہ خشک زیرہ سفید۔ مرچ سیاہ۔ نمک سیاہ۔ سہاگہ بریاں ہر ایک ۶ ماشہ۔ سب کو باریک پیس کر سفوف بنائیں۔ مقدار خوراک ۳ ماشہ ہے۔

فصل تیرھویں۔ ورم الثدی (انفلامے شن آف میما) یعنی پستان کی ساخت میں ورم پیدا ہو جانا۔ اگرچہ یہ ورم دودھ پلانے کے زمانہ میں ادنی بے احتیاطی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن کبھی ابتدا سن بلوغ میں شادی سے پہلے بھی حدت خون کے سبب سے یا اتفاقاً چوٹ وغیرہ کے صدمہ سے ہو جاتا ہے۔ اسباب کے اعتبار سے اس ورم کی مندرجہ ذیل پانچ قسمیں ہیں

قسم اول۔ ورم گرم جو کہ خون میں صفراء کے ملنے سے۔ یا دیگر اقسام (آتشکی زہر وغیرہ) کے سے پیدا ہوتا ہے۔ یہ قسم نہایت تکلیف دینے والی ہے۔

علامات (۱) ورم میں تیز سرخی کی جھک اور بے انتہا جلن ہونا (۲) سخت ٹیس کا درد اور تیز بخار ہونا (۳) اگر پستان میں دودھ موجود ہونے کا زمانہ ہو تو دودھ کا عمدہ تیار نہ ہونا (۴) اور پستان میں شدید تناؤ کے سبب سے درد کی لہریں بغل اور شانہ وبازو تک پہنچنا (۵) اس کے ساتھ ہی بار بار سردی لگ کر بخار تیز ہو جانا (۶) اگر خون میں کسی دیگر قسم کی خرابی پائی جائے تو اس کی علامتوں کا پایا جانا (۷) اگر آتشکی زہر اس کا سبب ہو تو اسکی خاص علامتوں کا پایا جانا۔

علاج۔ اگر ورم صفراوی ہو تو (۱) لعاب بہدانہ۔ شیرہ تخم کاہو مقشر۔ شیرہ تخم خرفہ ہر ایک ۳ ماشہ شیرہ عناب۔ شیرہ آلو بخارا ہر ایک ۵ دانہ۔ عرق شاہترہ ۱۰ تولہ۔ شربت نیلوفر ۲ تولہ ملا کر پلائیں۔ (۲) ابتداء کے زمانہ میں برگ کاسنی سبز۔ برگ مکوہ سبز ہر ایک ۲ تولہ کوٹ کر روغن گل ۱ ماشہ۔ سرکہ خالص ۳ ماشہ ملا کر ضماد کریں (۳) زیادتی کے زمانہ میں یہ تکمید مفید ہے۔ **صفت**۔ گرم پانی آدھ سیر میں سرکہ خالص ۲ تولہ ملا کر بکری کے مثانہ میں بھریں اور اس سے تکمید کریں (۴) شدۃ درد کے وقت تسکین درد کے لئے یہ تکمید بھی مفید ہے **صفت**۔ گل بابونہ۔ گل سرخ۔ مکوہ خشک۔ پوست خشخاش ہر ایک ۶ ماشہ لے کر پانی میں پکائیں اور اس میں اسفنج تر کر کے اس سے تکمید کریں۔ (۵) یا سکنجبین ۲ تولہ۔ روغن گاؤ ایک تولہ میں مغز تخم باقلا پیس کر ملائیں اور نیم گرم ضماد کریں

(۶) انتہا کے زمانہ میں یہ ضماد مفید ہے **صفت** - مغز تخم بادلا۔ تخم خطمی - تخم میتھی - جو مقشر - گیہوں - کی خشک روٹی ہر ایک ۶ ماشہ - زعفران ۳ ماشہ - سب کو باریک پیس کر انڈے کی زردی ۳ عدد میں ملائیں اور قدرے پانی شامل کر کے نیمگرم ضماد کریں (۷) اگر خون میں آتشکی فساد ہونا اس مرض کا سبب ہو تو علاوہ تدابیر مذکورہ بالا کے اسکا خاص علاج بھی کرنا چاہئے۔

قسم دوسری ورم سرد جو کہ خون میں بلغم بکثرت شامل ہونے سے یا خون سوداوی سے پیدا ہوتا ہے - یہ اکثر بلغمی مزاج کی عورتوں کو پستان میں سردی کے اثر کرنے سے ہوتا ہے۔

علامات (۱) اس ورم میں پستان کی ساخت کے اندر تناؤ بہت کم ہوتا ہے - اور سرخی اور جلن بھی نہیں ہوتی (۲) اسی طرح زیادہ درد اور تیز بھی نہیں ہوتا ہے - (۳) مریضہ کے مزاج میں بلغمیت یا سوداویت کی علامتیں پائی جاتی ہیں (۴) اگر ورم بلغمی ہو تو پستان کی ساخت میں نرمی اور اگر سوداوی ہو تو سختی پائی جاتی ہے (۵) ورم سوداوی کے رنگ میں سیاہی کی جھلک قدرے نمودار ہوتی ہے۔

علاج - اگر مزاج میں بلغمیت پائی جائے تو (۱) پینے کا یہ نسخہ دینا چاہئے **صفت** - گل بنفشہ - مویز منقی - بیخ کاسنی - مکوہ خشک - پرسیاوشاں - گاؤزباں - خمیرہ بنفشہ (۲) یہ ضماد بھی مفید ہے - میدہ لکڑی - تخم میتھی - تخم کرفس - گل بابونہ - پوست بیخ ارنڈ - گیرو - ہر ایک ۶ ماشہ لیکر پانی میں باریک پیسیں اور نیمگرم لیپ کریں (۳) گل بابونہ - اکلیل الملک - تخم میتھی - تخم کرفس - مکوہ خشک پانی میں پکا کر اسفنج اسمیں تر کر کے تکمید کریں (۴) بابونہ سبز - برگ سویہ سبز - برگ کرفس سبز - برگ مکوہ سبز - برگ کشنیز سبز باریک پیس کر روغن گل ملائیں اور نیمگرم ضماد کریں (۵) اسی طرح روغن قسط میں زعفران ملا کر ضماد کرنا بھی نہایت مجرب ہے۔

اگر ورم سوداوی ہو تو (۱) شیرہ بادیان - شیرہ عناب - عرق گاؤزباں - عرق ماء الجبن میں تیار کر کے شربت عناب کے ساتھ پلائیں (۲) مغز املتاس - مکوہ خشک - تخم خطمی - گل خطمی پانی میں پیس کر روغن گل ملا کر نیمگرم ضماد کریں (۳) زردی بیضہ میں روغن بنفشہ ملا کر ضماد کرنا بھی مفید ہے (۴) مرہم داخلیون آب مکوہ سبز میں ملا کر روغن گل اور قدرے سرکہ اضافہ کر کے لیپ کرنا بھی مفید ہے (۵) کنجد سیاہ - تخم السی - باریک پیس کر روغن زیت ملائیں اور نیمگرم ضماد کریں۔

قسم تیسری۔ وہ ورم جو پستان میں دودھ جمع ہوکر تناؤ پیدا کرنے اور اس کے دردکی وجہ سے دوران خون کے تیز ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے۔ **اسکی علامت**۔ سبب مرض کا پہلے واقع ہوتا ہے۔ اسیطرح **علاج** بھی وہی کرنا چاہئے جو اسکے بیان میں مذکور ہے۔ اسکے علاوہ ایلوہ اور زعفران عرق مکوہ سبز میں حل کر کے ضماد کرنا بھی مفید ہے۔ اسیطرح جوزجندم۔ مغز تخم باقلا۔ مسور کی دال۔ زعفران۔ قدرے نمک گلاب میں پیس کر ضماد کرنا۔ اور کیکڑا پیسکر ضماد کرنا بھی دودھ کی پیدائش کو بہت کم کرتا ہے۔ لیکن پستان میں سے دودھ کو نکالنا اور دواؤں میں گرمی اور سردیٔ مزاج کا لحاظ رکھنا ضروری ہے۔

قسم چوتھی۔ وہ ورم جو پستان میں دودھ کے جم جانے یا فاسد ہونے یا متعفن ہو جانے سے پیدا ہوتا ہے۔ **علامت** دودھ کے جم جانے کی یہ ہے کہ پستان میں سختی اور کمودت ظاہر ہوگی۔ اور دودھ یا تو نہایت رقیق اور بہت کم نکلے گا یا بالکل نہ نکلے گا۔ اور مریضہ کو تیز بخار لرزہ کے ساتھ آئے گا۔ **علاج**۔ سب سے پہلے گرم پانی سے پستان پر تکمید کریں۔ اور روغن بنفشہ سے تمریخ کریں۔ پھر اس خراب دودھ کو پستان سے نکالیں جس نے ورم پیدا کیا ہے۔ اس کے بعد یہ ضماد لگائیں **صفت**۔ چقندر کو پانی میں اسقدر پکائیں کہ خوب گل جائے۔ پھر مغز تخم باقلا اور گیہوں کی روٹی کا گودا کوٹ کر اور روغن کنجد ڈال ملائیں۔ اور نیمگرم ضماد کریں۔ باقی تمام تدابیر پہلے گذر چکی ہیں۔

قسم پانچویں۔ وہ ورم جو کہ پستان میں چوٹ لگنے یا اسکی ساخت کے کچل جانے سے پیدا ہوتا ہے **علامت**۔ اسکے سبب مرض کا پہلے واقع ہونا ہے اور **علاج** بھی وہی ہے جو اس مرض کی بحث میں بتایا گیا ہے۔ اور یہ ضماد بھی مفید ہے **صفت**۔ میدہ لکڑی۔ گل ارمنی ہر ایک ۱۰ ماشہ مرمکی۔ ایلوہ۔ زعفران ہر ایک ایک ماشہ سب کو باریک پیسکر پانی میں ملائیں اور نیمگرم ضماد کریں۔

انجام مرض (۱) اس مرض کی ہر ایک قسم کا علاج اگر حسب قاعدہ عمدہ طور سے اپنے وقت پر میسر ہو تو ورم تحلیل ہو جاتا اور تمام عوارض رفع ہو جاتے ہیں۔ (۲) کبھی یہ ورم اپنے مادہ کی خباثت سے یا معالج کی غلطی سے سخت ہو کر ایک گٹھلی یا گرہ کی طرح باقی رہ جاتا ہے (۳) اگر مرض کے ہر ایک درجہ میں مناسب علاج اور تمام ضروری تدابیر میسر نہوں یا مادہ مرض کی زیادتی اور اسکا ذاتی فساد معالج کی اصلاحی تدابیر کے قابو سے باہر ہو تو ورم کا مادہ پکنے لگتا اور ورم کے اندر پیپ کی

پیدائش شروع ہو جاتی ہے۔ اسوقت اسکو ڈاکٹری میں سوپرا میری ایبسس کہتے ہیں۔
اسکی **علامت** یہ ہے کہ ورم کی جگہ میں سرخی اور گرمی اور درد کی شدت زیادہ ہو جاتی اور بخار بھی نہایت تیز ہو جاتا ہے۔ ورم پر جو ضماد کیا جائے وہ اس جگہ میں جلد خشک ہونے لگتا ہے جہاں ریم پیدا ہونی شروع ہوئی ہے۔
علاج جب ورم پکنا اور اس کے اندر پیپ کا پیدا ہونا شروع ہو جائے تو اسکے تحلیل ہونے کی توقع نہیں کی جاسکتی ہے۔ اسوقت پکانیوالی دواوں کا لیپ کرنا اور یا السی کی پلٹس باندھنا چاہیئے **نسخہ ضماد**۔ تخم خطمی۔ تخم میتھی۔ تخم السی۔ تخم کنوچہ۔ اسپغول ہر ایک ۶ ماشہ نہایت باریک پیس کر نیمگرم ضماد کریں۔ اسی طرح انجیر کو کوٹ کر پانی میں ملاکر ضماد کرنا بھی مفید ہے۔
نسخہ پلٹس۔ تخم السی ایک تولہ۔ تخم کنوچہ ۶ ماشہ۔ ریوند چینی۔ جائفل ہر ایک ۳ ماشہ بکری کے دودھ میں پیس کر پلٹس تیار کریں اور دن رات میں چند بار گرم گرم باندھیں۔ اس سے ورم بہت جلد پکتا اور درد میں سکون پیدا ہوتا ہے۔ اور اگر ورم پکنے میں دیر لگے تو ایلوہ اور سہاگہ باریک پسا ہوا پلٹس پر قدرے چھڑک کر باندھنے سے ورم بہت جلد پک جاتا ہے۔
پھر جب ورم کے اندر پیپ تیار ہو جائے تو اسکے خود بخود پھوٹنے کا انتظار نہ کرنا چاہیئے بلکہ نشتر سے شگاف دے کر پیپ نکالنی اور زخم کا علاج کرنا چاہیئے۔ کیونکہ شگاف دینے میں جسقدر تاخیر کی جاتی ہے۔ اسی قدر پستان کی ساخت کا زیادہ حصہ پیپ سے گل کر خراب ہو جاتا ہے۔ جس کے اندمال میں زیادہ مدت صرف ہو جانے کے علاوہ یہ بھی ممکن ہے کہ پورے طور پر اندمال نہ ہو سکنے کے سبب سے پستان کی ساخت میں گڑھا باقی رہ جائے۔ اور اس حصہ میں دودھ کی نالیاں بند یا فنا ہو جانے کے سبب سے دودھ کی پیدائش میں یا اس کے نکلنے میں ہمیشہ کے لئے خلل باقی رہ جائے۔
طریقہ دستکاری۔ پستان میں شگاف دینے کا طریقہ یہ ہے کہ سر پستان سے اسکی جڑ کی طرف کو لمبائی میں نشتر سیدھا لگانا چاہیئے تاکہ دودھ کی نالیاں کٹنے سے محفوظ رہ سکیں کیونکہ عرض میں یا ترچھا شگاف دینے سے دودھ کی نالیاں کٹ جاتی ہیں۔ اور ان کے کٹنے سے ایک تو دودھ کا بکثرت بہنا عسر اندمال کا سبب ہوتا ہے۔ دوسرے یہ بات ہے کہ وہ نالیاں

اندمال زخم کے بعد بالکل بیکار اور بند ہو کر دودھ کے نکلنے میں رکاوٹ پیدا کرتی ہیں۔ نیز شگاف دیتے وقت یہ بھی خیال رکھنا چاہئے کہ نشتر کی نوک پیپ کی جگہ تک بخوبی پہونچ جائے کیونکہ اگر پیپ کا مقام گہرا ہو اور نشتر وہاں تک نہ پہونچے تو نہ صرف مریضہ کی تکالیف میں اضافہ ہوتا ہے بلکہ جراح کو یہ دھوکا لگتا ہے کہ ابھی ورم اچھی طرح پختہ نہیں ہوا ہے۔ اسلئے وہ پکانے کی دوائیں لگاتا ہے۔ اور پستان کی ساخت گہری پیپ سے فاسد ہوتی رہتی ہے پھر شگاف دینے کے بعد حسب دستور زخم کی مرہم پٹی اور صفائی کرنی چاہئے۔

فصل چودھویں - دبیلة الثدی (انٹر میمیری ایبسس) یعنی پستان کی

ساخت میں گہرا دمل پیدا ہوجانا۔ یہ بات آپ کو فن تشریح میں مفصل معلوم ہوچکی ہے کہ پستان کی جلد اور اسکے بعد والی خانہ دار جھلی کے نیچے خاص پستان کی غدودی ساخت کے گرد ایک باریک جھلی کا غلاف ہوتا ہے جس کی دہری چینٹیں پستان کی جڑ کی چوڑی گہری سطح کی طرف سے اس کے اندر گھس کر اسے چند حصوں (لوتھڑوں) میں تقسیم کردیتی ہیں اور یہ تمام لوتھڑے اپنی جسامت میں پستان کی طرح گاؤدم ہوتے ہیں۔ جن کا چوڑا سینہ کے عضلات کی طرف اور پتلا سرا سر پستان کی طرف ہوتا ہے۔ اور ان لوتھڑوں کے درمیان والی جھلی کی دوہری چینٹ کے ذریعہ سے پستان کی رگیں اور پٹھے اس کے اندر گھس کر اسکے تمام لوتھڑوں اور ان کے چھوٹے چھوٹے اجزاء[1] تک پہنچتے ہیں۔ پھر اس جھلی کے غلاف اور اس کی چینٹوں کے علاوہ پستان کے چوڑے سرے اور عضلات سینہ کے درمیان ایک خانہ دار ساخت ہوتی ہے جس کے ذریعہ سے پستان سینہ کے عضلات پر کسیقدر کھسک سکتی ہے۔ اس تشریحی بیان کو یاد رکھنے کے بعد آپ بخوبی سمجھ سکتے ہیں کہ پستان کے گہرے لوتھڑوں میں پیدا ہونے والے گہرے دمل کا نام دبیلة الثدی ہے۔ لیکن اگر قاعدہ پستان اور عضلات سینہ کے درمیان والی خانہ دار ساخت میں ورم ہو تو اس کو الورم الغائر تحت الثدی (سب میمیری سیلولائٹس) کہتے ہیں اور جب وہ پکنے لگتا ہے تو اس کا نام دبیلہ تحت الثدی (سب میمیری ایبسس)

---

[1] ان ہی اجزاء صغیرہ کے اندر دودھ پیدا ہوتا ہے۔ اور ان ہی کی باریک نالیوں کا نام ... جو کہ دودھ چار چار ... ہم ملکر سر پستان تک پہونچتے اور دودھ کے نکلنے کا ... بنتے ہیں ...

مگر چونکہ اس مرض اور دبیلۃ الثدی کے اسباب و علامات اور علاج قریب قریب یکساں ہیں۔ اسلئے ان دونوں میں سے ایک ہی کا بیان اس فصل میں درج کرنا مناسب معلوم ہوا۔

اسباب۔ چونکہ یہ مرض اکثر ورم پستان کے بعد پیدا ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے اسباب تقریباً وہی ہوتے ہیں جن کا بیان ورم پستان کی بحث میں کیا گیا ہے۔

علامات (۱) پستان کی ساخت میں گہرا ورم اور اس کے تناؤ کی تکلیف محسوس ہونا (۲) مقام ماؤف میں قدرے سرخی اور جلن کے ساتھ سخت ٹیس کا سا درد ہونا (۳) جب پیپ بننے لگے تو مریضہ کو تیز بخار کا لازم ہونا (۴) پیپ بننے کے بعد موضع علت پر کسی قدر زردی ظاہر ہونی (۵) پستان کے ماؤف حصہ پر دونوں ہاتھ رکھ کر پیپ کا امتحان کرنے سے اس کے گہراؤ میں پیپ کی حرکت محسوس ہونا۔

علاج (۱) اگر مریضہ کو قبض شکم کی شکایت ہو تو سب سے پہلے رفع قبض کے لئے ہلکے ملینات پلانے چاہیئیں۔ جیسا کہ روغن بید انجیر یا سنا مکی۔ اور سالٹ کا جلاب پلائیں (۲) اگر پستان میں دودھ موجود ہو تو آلہ مخراج اللبن (بریسٹ پمپ) سے یا کسی دوسرے ذریعہ سے دودھ کو نکالیں (۳) اگر پیپ اچھی طرح نہ پیدا ہوئی ہو تو پستان پر السی کی پلٹس گرما گرم دن رات میں چند مرتبہ باندھیں۔ (۴) اس غرض کے لئے یہ ضماد بھی بہت مفید ہے:۔

صفت۔ تخم السی۔ گندہ سیاہ۔ بیخ سوسن۔ سلارس (میعہ سائلہ) نطرون۔ علک البطم بکری کی مینگنی۔ کبوتر کی بیٹ۔ ہر ایک ۶ ماشہ لے کر پیسیں۔ اور مغز ساق گاؤ۔ روغن گندہ ہر ایک بقدر حاجت اس میں ملاکر نیم گرم ضماد کریں۔ (۵) جب دبیلہ میں پیپ بن گئی ہو تو اس کو نشتر کے ذریعہ سے نکالیں۔ بعض جراح آلہ مبزلہ (ٹرڈکار) کے ذریعہ سے بھی مواد کو خارج کرتے ہیں۔ لیکن اس آلہ کا استعمال دبیلہ تحت الثدی (اس میمیری ایبسس) میں مناسب ہے۔ بشرطیکہ پستان کے نیچے کی جانب کو مواد کے نکلنے کا راستہ قریب ہو اور اس لئے اسی جانب سے آلہ داخل کیا جائے۔ اور اگر پستان کے پہلو کی طرف کو مواد قریب ہو تو نشتر سے شگاف دینا مناسب ہوتا ہے۔ تاکہ ایک مرتبہ پیپ نکالنے کے بعد زخم کے راہ سے اندر کی پیپ خود بخود آسانی سے نکلتی رہے اور زخم کی صفائی بخوبی ہوتی رہے

(تصویر ۱۰۴ دبیلۃ الثدی میں شگاف دینے کی)
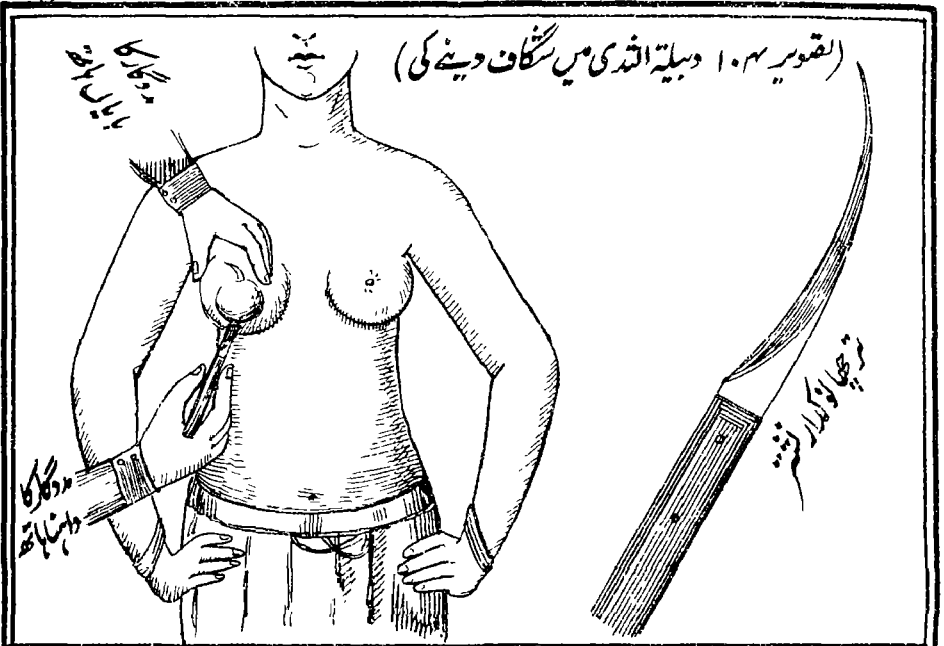
(۶) شگاف دینے کے بعد زخم کو صاف کرکے اس میں بتی رکھیں تاکہ اس کے اندر کا مواد صاف ہونے سے پہلے اسکا منہ بند نہ ہو جائے۔ پھر زخم میں بتی رکھنے کے بعد حسب قاعدہ زخم کی بندش کریں۔ اور جبتک زخم اچھی طرح سے مندمل نہ ہو اسکی صفائی اور مرہم پٹی احتیاط سے کرتے رہیں تاکہ زخم کا منہ تنگ ہو کر ناسور نہ ہو جائے (۷) اگر مواد کسیقدر کچا ہو اور ٹیسیں کا درد تکلیف دیتا ہو تو السی اور تخم کنوچہ اور جاپھل کی پلٹس باندھیں۔ یا برگ نیب۔ اور برگ لکائن کا بھرتہ بنا کر باندھیں۔ اس سے مواد پختہ ہو کر نکل جاتا، اور زخم صاف ہو جاتا ہے (۸) اندمال زخم کے لئے مرہم کمیلہ بہت مفید ہے (۹) مریضہ کو یہ بھی ہدایت کریں کہ بستر پر آرام سے لیٹی رہے۔ کیونکہ اکثر اوقات بیٹھے رہنا اور چلنا پھرنا مضر ہوتا ہے۔

فصل پندرھویں۔ سرطان الثدی (کنسر اوف دی میمیری) یعنی پستان میں سرطانی ورم ہو جاتا۔ کبھی تو یہ ورم شروع میں ہی سوداوی مادہ سے پیدا ہوتا ہے اور کبھی ورم سوداوی کے علاج میں بے احتیاطی (محللات گرم کا استعمال) کرنے سے وہ سرطان کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اکثر یہ ورم بڑھکر بغل کے نرم گوشت اور غدودوں تک پھیل جاتا ہے۔

اسباب (۱) عام بدن میں یا خاص پستان کی رگوں میں خلط سوداوی (سوداء بلغمی

یا صفراوی) کا پایا جانا (۲) پستان کی ساخت میں ورم سرطانی کے پیدا ہونے کی قابلیت کا موجود ہونا (۳) پستان کے ورم سوداوی کے علاج میں محللات کا زیادہ استعمال کرنا۔

علامات (۱) اسباب مرض کا پہلے واقع ہونا (۲) مادہ مرض کے وجود کی علامات کا موجود ہونا (۳) پستان کی متورم ساخت میں سخت گٹھلیاں سی پائی جانا (۴) پستان کی جلد کا سخت ناہموار اور سیاہی مائل سرخ ہونا (۵) پستان میں ورم کے گرد والی رگوں کا خراب خون سے بھر کر پھیل جانا (۶) سر پستان کا باہر کو مڑا ہوا اور سخت ہونا (۷) پستان میں ہر وقت جلن اور برچھی کے چبھونے کا سا درد اکثر رات کو ہونا۔

علاج (۱) خلط سوداوی کو نکالنے کے لئے فصد باسلیق یا ہفت اندام کھلوانی چاہئے۔ (بشرطیکہ مریضہ قوی ہو) اور خون بقدر مناسب نکالنا چاہئے (۲) لعاب بہدانہ ۳ ماشہ شیرہ عناب ۵ دانہ۔ عرق مرکب مصفی خون ۱۰ تولہ میں تیار کرکے شربت نیلوفر ۲ تولہ حل کریں اور مریضہ کو پلائیں (۳) آب کاسنی سبز۔ آب مکوہ سبز۔ آب کاہو سبز۔ آب کشنیز سبز۔ ہر یک ۲ تولہ۔ گل ارمنی روغن گل ایک تولہ۔ صندل سفید گھسا ہوا ۶ ماشہ۔ کافور ۳ ماشہ۔ سب کو ملاکر سیسہ کے برتن میں سیسہ کے دستہ سے خوب کوٹیں اور ضماد کریں۔ اس سے جلن اور درد کو فوراً تسکین ہوتی ہے (۴) چند روز تک نقوع شاہترہ بطور منضج پلاکر مطبوخ افتیمون یا مطبوخ سناء سے تنقیہ کرائیں (ان کے نسخے صفحہ سرطان رحم میں درج ہیں) (۵) تنقیہ کے بعد تحلیل ورم کے لئے وہ ضماد مفید اور میرا خاندانی مجرب ہے جس کا نسخہ صفحہ سرطان رحم میں درج ہے (۶) غذا میں آش جو سب سے بہتر ہے۔ یا حلوان کا گوشت جس میں کدو سفید یا خرفہ یا پالک وغیرہ سرد ترکاریاں ڈالی گئی ہوں۔ اور دھنیا وغیرہ سے بھی اصلاح کرلی گئی ہو وہ مناسب ہے۔ (۷) سرطان کے علاج میں ہر طرح سے اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ متقرح نہ ہونے پائے۔ کیونکہ وہ صورت نہایت خوفناک ہوتی ہے۔

انجام۔ یہ مرض نہایت سخت ہوتا ہے۔ اور اکثر اطباء اس کے علاج سے عاجز رہتے ہیں۔ اس مریض کو بالکل نجات ملنے کی توقع نہیں ہوتی ہے۔ لیکن علاج سے تین مقصد ہوتے ہیں (۱) مرض بڑھنے نہ پائے (۲) یہ کوشش کرنا کہ متقرح نہ ہونے پائے (۳) اگر خدانخواستہ متقرح ہو جائے تو اس کے اندمال کی اور اس کے فساد سے دیگر اعضاء کو محفوظ رکھنے کی تدابیر کرنا۔

سرطان متقرح۔ جو سرطان کہ سوداء صفراوی کے سبب سے پیدا ہوتا ہے۔ وہ باوجود عمدہ تدابیر کے بھی اکثر متقرح ہو جاتا ہے۔ اس حالت میں ایسی تدابیر اختیار کرنی چاہئیں جن سے جلن اور گرمی کو تسکین ہو جائے۔ اور زخم زیادہ نہ ہونے پائے۔ یہ **مرہم** نہایت مفید ہے **صفتہ** سفیدہ سیسہ کا۔ مردار سنگ۔ توتیائے مغسول۔ گل ارمنی ہر ایک ۲ ماشہ۔ شادنج عدسی مغسول ایک تولہ نشاستہ۔ لوند کیر ہر ایک ۱۱ تولہ۔ سب دواؤں کو باریک پیسیں۔ اور موم سفید ۶ ماشہ کو روغن گل ۵ تولہ میں پگلا کر پسی ہوئی دوائیں اسمیں ملائیں۔ اور آب بارتنگ سبز اضافہ کر کے اسقدر گھوٹیں کہ سب یکذات ہو جائے۔ پھر اسمیں سے قدرے لیکر پھاپہ بنائیں اور زخم پر رکھیں اور آب مکوہ سبز۔ آب کشنیز سبز میں گل ارمنی ملا کر زخم کے گرد ضماد کریں۔

اگر ہر قسم کا علاج کر لینے کے بعد بھی سرطان کو آرام ہونے کی توقع نہ ہو اور مریض اور اسکے سرپرست دستکاری کے لئے اصرار کریں تو اسے قطع کر کے نکال دینا چاہئے۔ البتہ طبیب مسہل یا فصد کے ذریعے سے تنقیہ عام کر لیا ہو کیونکہ بدون تنقیہ کے دستکاری کرنے میں بھی شدۃ مرض کا خطرہ ہوتا ہے۔

طریقہ دستکاری۔ مریضہ کو میز پر چت لٹا کر پہلے کلوروفارم سنگھائیں۔ جب وہ بیہوش ہو جائے تو ایک مددگار سے کہیں کہ وہ مریضہ کے پہلو کی طرف کھڑی ہو کر ماؤف پستان کو پکڑ کر اپنی طرف کھینچے۔ تاکہ سینہ کے عضلات قدرے کھنچ کر تن جائیں۔ اس وقت دستکار کو چاہئے کہ وہ پستان کے زیریں کنارے کے قریب عضلہ صدریہ کبیرہ (پکٹورےلس میجر) کے اوپر کی جلد پر ایک ہلالی شگاف دے کر ماؤف عضو کو نیچے سے اوپر کی طرف سینہ کی سالم ساخت سے علیحدہ کرنا شروع کرے۔ اور دستکاری کے وقت جو موٹی

تصویر نمبر ۵۰ (سرطان الثدی کے کاٹکر نکالنے کی)
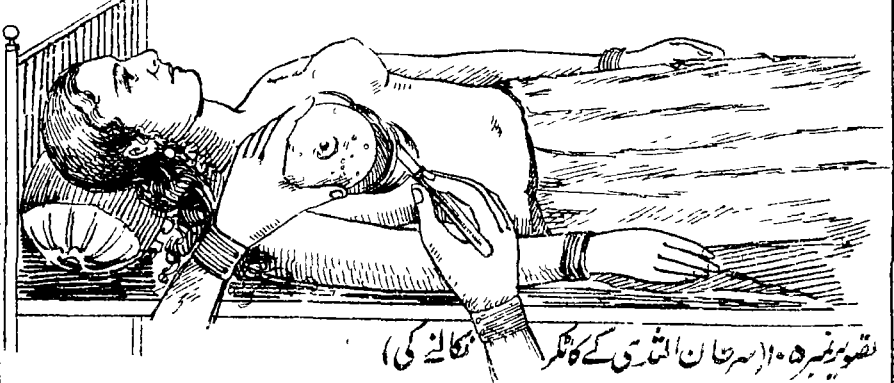
رگیں کٹتی جائیں انھیں باندھکر جریان خون کو بند کرتے رہنا چاہیئے۔ جب عضو ماؤف کی تمام خراب ساخت کو علیحدہ کر چکیں تو غور سے دیکھیں کہ خراب ساخت کا کچھ حصہ باقی تو نہیں رہ گیا ہے۔ اگر باقی رہ گیا ہو تو اسے بھی نکال ڈالیں۔

اس کے بعد زخم کے کناروں میں ٹانکے لگا کر یا سٹکینگ پلاسٹر سے زخم کے کناروں کو خوب ملا کر اس پر ایسی دوا چھڑکیں جو مانع عفونت ہو۔ اور زخم کو جلد مندمل کرے۔ جیسا کہ یہ نسخہ ذرور کا عجیب التاثیر ہے صفقتہ۔ کندر۔ صبر۔ انزروت۔ دم الاخوین۔ ہر ایک ۲ ماشہ غبار کی طرح باریک پیس کر استعمال کریں۔ اس کا اثر بھی مثل آیوڈوفارم یا بورو آیوڈوفارم ہے۔ اور زخم کے زیریں حصہ میں ایک ربڑ کی نلی اسلئے رکھ دینی چاہیئے کہ زخم کے اندر سے پیپ کے بخوبی نکلنے کا راستہ باقی رہے۔ پھر اس پر صاف روئی رکھ کر اچھی طرح سے باندھ دیں۔ اور اس دستکاری سے فارغ ہونے کے بعد مریضہ کو اس کے بستر پر آرام سے لٹائیں۔ اگر زخم کی مرہم پٹی احتیاط و خبر گیری کے ساتھ کی جائے تو بہت جلد زخم مندمل ہو جاتا ہے۔

ذرور قائم مقام آیوڈوفارم

فصل سولھویں۔ قرحۃ الثدی

(السر آف دی میمیری) یعنی پستان کی ساخت میں زخم ہو جانا۔ یہ زخم اکثر ورم کے پکنے اور پھوٹنے سے پیدا ہوتا ہے۔ یا بثور الثدی (پستان میں پھنسیوں) کے پیدا ہونے اور ان کے پک جانے سے بھی ہو سکتا ہے۔ اور کبھی خارجی رگڑ یا چوٹ سے چھلکر اس میں پیپ کے پیدا ہو جانے سے بھی ہو جاتا ہے۔

اگر زخم خراب قسم کے نہیں ہوتے تو ان میں درد زیادہ نہیں ہوتا۔ اور انکی پیپ کا رنگ سفید اور اسکا قوام معتدل ہوتا ہے۔ اور اس میں زیادہ متعفن بو نہیں ہوتی ہے۔ اور اگر زخم خراب قسم کے ہوتے ہیں تو ان میں درد شدید ہوتا ہے۔ اور پیپ کا رنگ سرخی یا سیاہی مائل اور قوام گاڑھا یا گوشت کے دھوون کی طرح پتلا ہوتا ہے۔ اور اسمیں بو متعفن ہوتی ہے۔ اگر اگر انکی مرہم پٹی باقاعدہ نہ کی جائے اور وقت پر ان کی صفائی کا لحاظ نہ رکھا جائے اور پیپ زخموں کے اندر بھری رہے تو پستان کی تمام ساختیں (گوشت، خونی رگیں۔ دودھ کی نالیاں وغیرہ) گلنے لگتی اور زخم پھیلنے لگتے ہیں۔ زخموں کی یہ حالت خراب ہوتی اور کبھی خطرناک صورت اختیار کرتی ہے۔ اگر ایسے زخم تعداد میں زیادہ اور پستان کی ساخت تک گہرے ہوں تو انکی تکلیف سے

دودھ کی پیدائش میں بھی خلل واقع ہوتا ہے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ زخموں کی پیپ دودھ میں اسکو خراب و فاسد کرے۔ اس حالت میں بچہ کو دودھ ہرگز نہیں پلانا چاہئیے۔

اسباب (۱) پستان کا ورم تحلیل نہ ہونا اور اس کا پک جانا۔ پستان کی معمولی پھنسیوں کا پک کر پھوٹنا۔ اور بے احتیاطی سے یا اخلاط کے فساد سے ان کا پھیل جانا (۳) کسی خارجی سبب سے پستان کا چھل جانا اور فساد اخلاط کے سبب سے زخم کی صورت اختیار کرنا۔

علامات (۱) اگر بدنی اخلاط میں فساد نہ ہو تو زخموں کی حالت روز بروز درست ہوتی جاتی ہے۔ اور ان میں درد کی تکلیف زیادہ نہیں ہوتی (۲) اگر خون میں خرابی موجود ہو، تو زخموں کی حالت خراب ہوتی جاتی ہے۔ درد ہوتا ہے۔ اور زخم پھیلتے جاتے ہیں۔ پیپ متعفن اور پتلی یا گاڑھی اور خراب قسم کی ہوتی ہے۔

علاج۔ اگر زخم خراب قسم کے نہ ہوں تو انکے لئے مرہم کمیلہ کو پان پر رکھکر گرم کرکے زخم پر لگانا کافی ہوتا ہے۔ اور اگر زخم تر زیادہ ہوں تو ان کے لئے یہ دوا مفید ہے۔

صفت مرکی۔ انزروت۔ ایلوہ ہر ایک ۶ ماشہ۔ کندر ایک تولہ۔ سب کو غبار کی طرح باریک پیس کر چھان رکھیں اور اس میں سے قدرے لیکر زخموں پر چھڑکیں۔ اس سے زخم بہت جلد مندمل ہوتے اور ان کی رطوبت خشک ہو جاتی ہے۔ اسکے علاوہ سفیدہ کاشغری صرف بھی اندمال زخم کے لئے مفید ہوتا ہے۔ اگر زخم خراب قسم کے اور پھیلنے والے ہوں تو ان کے واسطے صرف مرہموں کا استعمال کافی نہیں ہوتا ہے۔ بلکہ ان کے ساتھ ہی پینے کے لئے مصفی خون اور مسکن حدت دوائیں بھی دینی چاہئیں۔ اگر مریضہ کا مزاج گرم ہو تو اس غرض کے لئے لعاب بہدانہ ۳ ماشہ۔ شیرۂ عناب ۵ ماشہ۔ عرق مرکب مصفی خون ۱۰ تولہ۔ شربت نیلوفر ۲ تولہ حل کرکے پلانا چاہئیے۔ اگر تنقیہ کی ضرورت ہو تو نقوع شاہترہ بار دیلائیں اور نضج مادہ کے بعد مطبوخ افتیمون سے تنقیہ کریں۔ اگر مریضہ کا مزاج گرم نہ ہو تو عرق عشبہ ۵ تولہ میں نبات سفید ۲ تولہ حل کرکے اور اس کے ساتھ معجون عشبہ ۹ ماشہ کھلائیں

نسخہ مرہم کافوری۔ جو کہ پرانے زخموں کو جلد بھر لاتا ہے۔ موم سفید ایک تولہ کو روغن السی ۲ تولہ میں پگھلا کر سفیدہ قلعی ایک تولہ۔ کافور ۳ ماشہ باریک پیسکر خوب ملائیں اور جب سرد ہونیکے قریب پہنچے تو انڈے

کی سفیدی ایک تولہ اس میں ملا کر اسقدر رگھوٹیں کہ سب مل کر ایک ذات ہو جائیں۔ اگر خون میں آتشکی فساد موجود ہو تو زخموں کے لئے یہ مرہم بہت مفید ہوتا ہے **صفت**۔ روغن گاؤ ۵ تولہ میں موم سفید ۳ تولہ لگلا کر اس میں پارہ مصفی ۹ ماشہ۔ شنگرف۔ مردار سنگ۔ کتھ سفید ہر ایک ۶ ماشہ باریک پیس کر ملائیں اور اس کا پھایہ زخم پر رکھیں۔ مریضہ کو غذا ہلکی اور جلد ہضم ہونے اور عمدہ خون پیدا کرنے والی دینی چاہیئے۔ اور ہدایت کرنی چاہیئے کہ زیادہ چلنے پھرنے اور دیر تک بیٹھی رہنے سے پرہیز کرے۔ اکثر اوقات بستر پر لیٹی رہنا بہتر ہوتا ہے۔

فصل ستر ھویں۔ ناسور الثدی (سائنس آف دی میمیری) یعنی پستان کی ساخت میں ناسور پیدا ہو جانا۔ یہ زخم نہایت ہی خطرناک اور مشکل سے جانے والا ہوتا ہے۔ معمولی زخموں سے اس کی حالت بالکل جداگانہ ہوتی ہے اور اس میں ایسی خصوصیات ہوتی ہیں جو کہ دیگر معمولی زخموں میں نہیں پائی جائیں۔ مثلاً اس میں درد اور ٹیس اور دیگر تکالیف اکثر نہیں ہوتیں۔ کیونکہ اس کا مادہ اپنے قریب والی ساختوں کی قوت حس کو بالکل زائل کر دیتا ہے۔ اس وجہ سے تکلیف کا احساس بالکل نہیں ہوتا۔ اوپر سے تو اس کا منہ نہایت ہی تنگ ہوتا ہے۔ لیکن جسقدر گہرا ہوتا جاتا ہے۔ اسیقدر گوشت کو گلا کر پھیلتا جاتا ہے۔ اگر اسکا باقاعدہ اور جلد علاج نہ کیا جائے تو یہ نہایت آہستگی کے ساتھ اپنا پھیلنا جاری رکھتا ہے۔ اور پستان کی گہری ساختوں تک پہنچ جاتا ہے۔ اور پھر اس حالت میں شدت تکلیف کے سبب سے مریضہ لاغر اور ضعیف ہو کر زندگی سے بیزار ہو جاتی ہے۔ ناسور کا خلا اگر سیدھا ہوتا ہے تو اس کے دھونے اور صاف کرنے اور دوا پہنچانے میں سہولت ہوتی ہے۔ لیکن اگر ناسور کا خلا اندر سے پیچدار اور ٹیڑھا ہوتا ہے تو اسکے علاج میں نہایت دشواری ہوتی ہے۔ اسی وجہ سے یہ مشکل سے اچھا ہوتا ہے۔ اس سے ہمیشہ خراب اور متعفن رطوبت بہتی رہتی ہے۔ اس رطوبت کا کوئی خاص رنگ نہیں ہوتا۔ بلکہ یہ رطوبت جن زخمی ساختوں کے گلنے سے پیدا ہوئی ہے۔ ان کے رنگ کے موافق اس کا رنگ ہوتا ہے۔ بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ناسور میں سے کوئی چیز نہیں بہتی۔ بلکہ بالکل خشک ہوتا ہے۔ اور اس خشکی کے اثر سے آس پاس کی جلد بالکل مردہ معلوم ہوتی ہے۔ اطبا نے لکھا ہے کہ اگر قرحہ کی صفائی وغیرہ

کا خیال نہ رکھا جائے تو چالیس روز کے بعد ناسور کی صورت اختیار کر لیتے ہیں۔

اسباب (۱) معمولی زخموں کے علاج میں انکی صفائی وغیرہ کا خیال نہ رکھا جائے (۲) کسی پھوڑے کا منہ ظاہر نہ ہونا۔ اور اس میں شگاف نہ دینے کے سبب سے اس کی پیپ کا اندر رہ کر اندرونی ساخت کو گلانا (۳) بعض اوقات کسی دمل کے شگاف دینے میں اگر غیر معمولی سستی یا دیر کی جاتی ہے۔ یا شگاف ضرورت سے کم چوڑا دیا جاتا ہے۔ یا بالکل نہیں دیا جاتا تو بھی ناسور پیدا ہو جاتا ہے۔ کیونکہ اس کے تیز مواد اندر کی ساخت کو گلانا شروع کر دیتے ہیں (۴) پھوڑے کو چیرنے میں اس بات کا لحاظ نہ رکھنا کہ زخم کی پیپ آسانی سے بہ کر خود بخود نکلتی رہے۔ اور زخم ہر وقت صاف رہ سکے (۵) مریضہ کے خون میں ایسی خرابی موجود ہونا جس سے زخم کا اندمال دشوار ہو جائے جیسا کہ خون میں خنازیری زہر کے موجود ہونے یا کسی دوسرے مرض کے جبر[۱] پائے جانے سے اکثر ہوتا ہے

علامات (۱) زخم کا منہ چھوٹا ہونا اور گہرائی میں اس کا خلا زیادہ ہونا (۲) خراب قسم کی ریم اس سے اکثر جاری رہنا (۳) اسباب مرض کا پہلے واقع ہونا۔

علاج۔ اندمال ناسور کے لئے مرہم کافوری نہایت مجرب ہے۔ اس کے علاوہ **مرہم مصری** کا استعمال بھی مفید ثابت ہوتا ہے **صفت**۔ سرکہ خالص۔ شہد۔ ہر ایک ۳۰ تولہ۔ دونوں کو ملا کر پکائیں۔ جب قوام ہو جائے تو زنگار ۶ ماشہ۔ انزروت ایک تولہ باریک پیس کر اس میں ملائیں اور بتی کے ذریعہ سے ناسور میں رکھیں۔ اسی یہ مرہم بھی نافع ہے **صفت**۔ موم خالص ۶ ماشہ۔ روغن گل ۲۰ تولہ۔ مردار سنگ۔ ہلدی ہر ایک ایک تولہ۔ دونوں کو باریک پیس کر سب کو ملائیں اور قدرے پانی ڈال کر اسقدر پکائیں کہ مرہم تیار ہو جائے۔ اگر مرہموں کے استعمال سے ناسور مندمل نہ ہو سکے تو اول سلائی سے اس کی گہرائی معلوم کر کے گول نوک کے نشتر سے اس قدر شگاف دیں کہ اس کے اندر مواد جمع نہ ہو سکے۔ اور اس کا دھونا اور اس کے اندر دوا پہونچانا آسان ہو جائے۔ پھر معمولی زخموں کی طرح مرہم پٹی کریں اور اس بات کی احتیاط رکھیں کہ زخم اندر سے مندمل ہونے سے پہلے اس کا منہ تنگ نہ ہونے پائے تو امید ہے کہ اس تدبیر سے پھر زخم ناسور نہ ہو سکے گا۔

[۱] یعنی مواد متعفنہ کے اجزائے صغیرہ جو سڑانے والی حرارت کے اثر سے خوردبینی مشاہدہ کیفیت متحرک نظر آتے ہیں۔ مؤلف

(تصویر نمبر ۱۰۶ ناسور الثدی کی)

فصل اٹھارھویں۔ سلعة الثدی (ٹیومر آف میمری) یعنی پستان میں رسولی کا پیدا ہونا۔ یہ ایک ورم نما اُبھار رہتا ہے جو کہ پستان کی جلد کے نیچے بلغمی مادہ کے جمع ہو جانے اور وہاں پر غلیظ ہو جانے کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ رسولی میں یہ خصوصیت ہوتی ہے کہ وہ گوشت سے بالکل علیحدہ ہوتی اور محض اوپر جلد کے ساتھ تعلق رکھتی ہے۔ اسلئے اگر ہم اس کو ہاتھ سے پکڑ کر مختلف اطراف میں حرکت دلانا چاہیں تو وہ نہایت آسانی کے ساتھ چاروں طرف کو حرکت کر سکتی ہے۔ یہ رسولی ابتدائی حالت میں چھوٹی ہوتی ہے۔ چنانچہ زیادہ سے زیادہ چنے کی مقدار سے شروع ہوتی ہے۔ اور آخر الامر جب وہ بہت بڑی ہو جاتی ہے۔ تو پستانوں پر بدنما ہونے کے علاوہ اپنے دباؤ کی وجہ سے دودھ کے راستوں کو بند کر کے دودھ کی رکاوٹ۔ اور ان تمام شکایات کی باعث ہوتی ہے۔ جو اس رکاوٹ سے پیدا ہوتی ہیں۔ یہاں تک کہ کبھی پستان میں دودھ کے متعفن ہونے اور ورم پیدا کرنے تک نوبت پہنچتی ہے۔ یہ ایک خاص جھلی سے ملفوف ہوتی ہے۔ جو چاروں طرف سے اس کو گھیرے رہتی ہے۔ اور تجربہ سے یہ بات ثابت ہوئی ہے

کہ دستکاری کے وقت جب تک وہ جھلی بالکل نکال نہیں دی جاتی ہے۔ رسولی کے دوبارہ نہ پیدا ہونے کی طرف سے اطمینان نہیں ہو سکتا۔

رسولی بعض اوقات زیادہ سخت ہوتی ہے اور کبھی نرم ہوتی ہے۔ چونکہ سخت رسولی کا مادہ زیادہ غلیظ ہوتا ہے۔ اسلئے وہ دشواری سے علاج پذیر ہوتی ہے اور اسکے علاج میں جب تک پورے طور سے توجہ نہ کی جائے۔ اسوقت تک خاطر خواہ کامیابی نہیں ہوتی۔ علاوہ بریں اسکے دبانے سے ایک قسم کا درد اور تکلیف محسوس ہوتی ہے۔ لیکن نرم رسولی میں یہ بات بالکل نہیں ہوتی۔ اور وہ سخت رسولی کے مانند زیادہ دیرینہ علاج کی بھی محتاج نہیں۔

اسباب (۱) ایک مدت تک ایسی غذائیں کھانا جن سے بلغم غلیظ کی پیدائش زیادہ ہو (۲) ریاضت کم کرنا اور خون میں بلغم کا غلبہ (۳) پستان کی جلد کے نیچے بلغم غلیظ کا جمع ہونا (۴) مقامی حرارت کے اثر سے بلغمی مادہ کا گاڑھا ہونا۔ اور پھر رسولی کی صورت اختیار کرنا۔

علامات۔ (۱) اسباب مرض کا پایا جانا (۲) پستان کی جلد کے نیچے گومڑی پیدا ہو کر بتدریج افزائش پانا۔ اور درد نہ ہونا۔ رسولی کو اگر ہاتھ سے پکڑ کر حرکت دی جائے تو جلد کے نیچے کی جھلی پر بخوبی پھسلتی ہوئی معلوم ہونا۔

علاج۔ اول چند روز تک منضجات بلغم پلائیں اور جب مادہ میں نضج ہو جائے تو مسہل بلغم کے ذریعہ سے تنقیہ کرائیں۔ اس کے بعد رسولی پر ایسے قوی التاثیر ضماد لگائیں جن سے رسولی کا مادہ تحلیل ہو جائے اور **اگر** ان سے فائدہ نہ ہو تو آخری دو تدبیروں میں سے کوئی سی اختیار کریں (۱) اشق صابون ہر ایک ۲ ماشہ۔ زرنیخ سرخ۔ چونہ بے بجھا ہوا۔ خاکستر۔ بیخ کرنب۔ ہر ایک ۴ ماشہ سب کو باریک پیس کر روغن گل میں ملا کر ضماد کریں۔ اس سے رسولی پھوٹ کر اس کا مواد خارج ہو جاتا ہے۔ اور اس کے اندر کا غلاف بھی گل کر نکل جاتا ہے اور تحلیل ہو جاتا ہے۔ لیکن مریض کو تکلیف زیادہ برداشت کرنی پڑتی ہے (۲) یا شگاف دیکر رسولی کو نکالنا پڑتا ہے۔ اس میں جراح کو یہ احتیاط کرنی پڑتی ہے کہ رسولی کے گرد کا غلاف باقی نہ رہ جائے۔ ورنہ غلاف میں پھر مواد جمع ہو کر ویسی ہی رسولی پیدا ہو جاتی ہے۔ اسلئے رسولی کے اوپر کی جلد میں شگاف دیتے وقت خیال رکھیں کہ نشتر غلاف میں نہ لگے۔

فصل انیسویں۔ خنازیر الثدی (اسکرافیولس السر آف میما) یعنی پستانوں کی ساخت میں خنازیری زخم ہونا۔ ان زخموں کی ابتدا، اسطرح ہوتی ہے کہ پہلے ایک خاص قسم کے فاسد بلغمی مادہ سے گردن اور سینہ کے غدودں میں ورم پیدا ہوتا ہے۔ جو کہ نہایت مشکل سے تحلیل ہوتا اور کبھی پک جاتا ہے۔ پھر ورم کے پکنے سے جو غدود زخمی ہوجاتے ہیں۔ ان کے زخموں کا اندمال دشوار ہوتا ہے۔ خنازیری[سلہ] ورموں کے پیدا کرنے والے مادہ میں ایک خاص قسم کا فساد ہوتا ہے۔ جو رسولیوں کے پیدا کرنے والے مادہ کی بہ نسبت نہایت مشکل سے اصلاح کو قبول کرتا ہے۔ اسوجہ سے خنازیری ورم کا تحلیل ہونا بہ نسبت رسولیوں کے زیادہ دشوار ہوتا ہے

خنازیری ورم کبھی تو گردن کی جڑ کے ایک یا دو غدودوں میں شروع ہوکر قرب وجوار کے دیگر غدودوں میں بتدریج پھیلتا ہے۔ اور کبھی شروع سے ہی بہت سے غدودوں پر حملہ کرکے یکایک پھیل جاتا اور بہت جلد گردن سے بغل اور سینہ تک غدودوں کو مبتلا کرتا ہے پھر اگر وہ ورم علاج سے تحلیل نہ ہو تو اس کے پکنے سے غدودں میں خراب قسم کے زخم پیدا ہوجاتے ہیں جو ایک مدت تک بہتے رہتے اور آخر میں ناسور بنجاتے ہیں۔

اسباب (۱) خون میں ایک خاص قسم کے فاسد اور غلیظ بلغمی مادہ کا موجود ہونا (۲) غلیظ اور دیر ہضم اور خراب غذاؤں کا زیادہ استعمال کرنا (۳) غذا کا اچھی طرح سے ہضم نہ ہونا۔ اور عمدہ اخلاط کی پیدائش میں خلل واقع ہونا (۴) تنگ مکان میں سکونت کے سبب سے تازہ اور صاف ہوا اور دھوپ کا میسر نہ ہونا (۵) مرض سل یا اس کی استعداد بدن میں پایا جانا۔

علامات (۱) مریض کو اکثر اشتہا زیادہ اور اس کا ہضم اکثر خراب رہتا اور قبض شکم کی شکایت ہوتی ہے (۲) اس کا خون رقیق اور عضلات ڈھیلے اور کمزور ہوتے ہیں (۳) مریض لاغر نازک مزاج ذہین وفہیم سفید رنگ۔ سینہ فراخ ہوتا ہے (۴) اسے مرغن چیزوں کے کھانے سے نفرت ہوتی ہے (۵) اگر مریض بچہ ہو تو اس کی پرورش بدنی میں خلل ہوتا اور بلوغ میں تاخیر ہوتی ہے۔

[سلہ] اس مرض کا نام خنازیر اسلئے رکھا گیا ہے کہ (۱) یہ مرض اکثر خنزیر کو ہوتا ہے (۲) یا جسطرح خنزیر نہایت سخت ہوتا اور مشکل سے مارکھاتا یا قابو میں آتا ہے۔ اسیطرح یہ مرض بھی مشکل سے علاج پذیر ہوتا ہے (۳) یا جسطرح کہ خنزیر اپنی گردن کو پھیر نہیں سکتا ہے۔ اسیطرح اس مرض میں بھی مریض اپنی گردن کو پھیر نہیں سکتا ہے۔ ۱۲ (مؤلف)

علاج (۱) مریض کے بدن سے خنازیری فاسد مادہ کو نکالنے کے لئے سب سے پہلے منضجات بلغم اور مصفیات خون پلا کر مسہل دیں۔ یا قے سے تنقیہ کرائیں اور تنقیہ کے بعد اطریفل غددی کھلانا مفید ہوتا ہے (۲) خنازیری ورم اگر پکنا شروع نہ ہوا ہو تو بعد تنقیہ بدن کے یہ ضماد محلل لگائیں۔ **صفت**۔ زفت رومی عنصل مقل۔ ترمس جدوار اصلی۔ بیخ کبر۔ بیخ کرنب۔ اشق۔ زراوند طویل۔ ہر ایک ۶ ماشہ کوٹ چھان کر سرکہ خالص ۶ ماشہ۔ شہد خالص ایک تولہ۔ روغن زیت۔ روغن گل ہر ایک ایک تولہ میں ملا کر ضماد کریں۔ (۳) **ایضاً** بیخ سوسن باریک پیس کر مرہم داخلیون میں ملا کر ضماد کرنا بھی مفید ہے۔ اسی طرح مرہم رسل بھی فائدہ کرتا ہے (۴) غذا لطیف اور جلد ہضم ہونے والی تھوڑی مقدار میں دیں (۵) شکم خالی ہونے کے وقت مناسب ریاضت کرائیں۔ اور ترشیوں اور غلیظ غذاؤں سے پرہیز کرائیں۔

اگر ورم پکنے لگے۔ تو یہ ضماد مفید ہوتا ہے **صفت**۔ تخم السی۔ تخم کنوچہ۔ تخم میتھی۔ بیخ سوسن آسمانی رنگ کی۔ ترمس ہر ایک ۶ ماشہ۔ سب کو نہایت باریک پیس کر چھان لیں۔ اور کبوتر کی سفید بیٹ ایک تولہ اس میں ملا کر آب بیخ کرنب میں ملا کر نیم گرم ضماد کریں۔ اور جب ورم پک کر پھوٹ جائے تو صفائی زخم اور اندمال کے لئے مرہم زنگار کا پھاہا لگائیں۔ اگر ناسور ہو گئے ہوں تو ان کا علاج حسب قاعدہ کرنا چاہئے۔ نوٹ[۱]:-

فصل بیسویں جراحة حلمة الثدی (سوری نپل) یعنی سر پستان میں زخم ہونا

اس مرض میں کبھی تو سر پستان کے اوپر کی باریک جلد چھل جاتی ہے۔ اور کبھی اس میں باریک شگاف پیدا ہو جاتے ہیں۔ اس کو شقاق حلمة الثدی (فکیس کورشن آف دی نپل)

---

[۱] بعض ہوشیار اور اعمال جراحی میں مہارت رکھنے والے ڈاکٹر خنازیری گلٹیوں کو چیر کر نکال دیتے ہیں۔ اگر تمام غدود مبتلا مرض بالکل نکال دئے جائیں تو مریض کو انکے مصائب سے نجات بھی مل جاتی ہے لیکن اس دستکاری میں نہایت چابکدستی اور فن تشریح سے پوری واقفیت لازم ہے کیونکہ بعض قدیم اطبا نے لکھا ہے کہ ایک شخص نے خنازیر کو چیر کر نکالا تھا۔ اور پٹھے کی ایک شاخ کٹ جانے سے فوراً مریض کی آواز باطل ہو گئی۔

میرے نزدیک یہ دستکاری ان مقامات میں سے کہیں کی گئی ہو گی جہاں حنجرہ کی طرف جانے والے باریک اعصاب گذرتے ہیں۔ اور انہی میں سے کوئی عصب اتفاقاً کٹ گیا ہو گا۔ (۱۲ مؤلف)

کہتے ہیں۔ اس حالت میں دودھ پلاتے وقت عورت کو نہایت تکلیف ہوتی ہے۔ کبھی سرپستان کے متورم ہوجانے تک نوبت پہونچتی ہے۔

اسباب (۱) خون میں حدت یا آتشکی فساد موجود ہونا (۲) مزاج میں زیادہ گرمی پایا جانا (۳) عام اعضاء کی ساخت اور خصوصاً سرپستان کی جلد کا زیادہ نازک ہونا (۴) دودھ پینے والے بچہ کا مزاج زیادہ گرم ہونا۔ یا اس کے خون میں آتشکی فساد پایا جانا (۵) بچوں کے دانتوں سے یا دیگر خارجی اسباب سے بھی سرپستان میں کبھی زخم ہوجاتا ہے۔

علامات (۱) حدت خون یا آتشکی فساد یا حرارت مزاج کی علامات پایا جانا (۲) ساخت اعضاء کی ہیئت کا مشاہدہ (۳) دودھ پینے والے بچہ کی حالت (۴) دودھ پینے والے بچہ کے دانتوں کے نشانات یا دیگر اسباب کا پایا جانا۔

علاج۔ اگر مریضہ کے خون میں حدت یا اس کے مزاج میں حرارت ہو تو اس کا اور اگر بچہ میں یہ اسباب پائے جائیں تو اس کا مناسب ادویات سے علاج کرنا چاہیئے۔ اسیطرح آتشکی فساد جس کے بدن میں پایا جائے اس کے لئے مناسب تدابیر عمل میں لائی جائیں۔ اس کے علاوہ مقامی علاج اسطرح کرنا چاہیئے۔ کہ اگر سرپستان کی جلد قدرے چھل گئی ہو، یا اس کے چھل جانے کا اندیشہ ہو تو پھٹکری ۶ ماشہ۔ گلاب ۱۰ تولہ میں یا صرف پانی میں حل کرکے سرپستان کو رات کے وقت ہمیشہ اس سے دھولیا کریں۔ اور اس کے بعد روغن زیتون لگادیا کریں۔ سرپستان پر باریک کپڑا رکھ کر بچہ کو دودھ پلانا چاہیئے تاکہ اس کے مسوڑھوں کی رگڑ سے زخم نہ ہونے پائیں اور آلہ مصاصۃ اللبن کے ذریعہ سے دودھ پلائیں۔
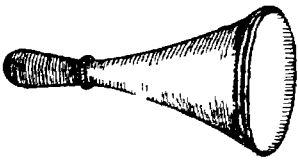
تصویر نمبر ۱۰۷ آلہ مصاصۃ اللبن کی

اگر سرپستان میں زخم ہوگئے ہوں۔ تو سہاگہ کے پانی سے یا عرق سیسہ محلول (لڈ لوشن) سے دھوکر سہاگہ اور شہد لگانا چاہیئے۔ اسی طرح مرہم سفیدہ کاشغری یا مرہم کملیہ بھی مفید ہے۔

ایسی حالت میں بچہ کو بار بار دودھ پلانا نہیں چاہیئے۔ اور ہر مرتبہ دودھ پلانے کے بعد پستان کو سہاگہ کے پانی سے دھوکر مرہم لگانا چاہیئے۔ ان زخموں کے لئے یہ نسخہ بھی مفید ہے

صفحتہ۔ گلیسرین آف ٹے نن ۴ ڈرام۔ سلفیورک ایسڈ ۴ ڈرام۔ پانی ایک اونس۔ سب کو ملا رکھیں اور ایک ٹکڑا لنٹ کا اس میں تر کر کے مقام ماؤف پر رکھیں۔ کھانے پینے میں بھی گرم چیزوں سے پرہیز کرنا ضروری ہے۔

فصل اکیسویں۔ ورم حلمۃ الثدی (مسٹائی ٹس) یعنی سر پستان میں ورم پیدا ہو جانا۔ کبھی سر پستان کے چھل جانے کے بعد بچہ کو دودھ پلانے میں اسقدر تکلیف ہوتی ہے کہ اس طرف دَوران خون تیز ہو کر ورم پیدا کرتا ہے۔ اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ عورت کے خون کا فساد اسکا موجب ہوتا ہے۔ یا بچہ کے بدن میں آتشکی فساد اور اسکے منہ کی گرمی سے یہ مرض پیدا ہوتا ہے۔

اسباب (۱) سر پستان کا چھل جانا اور اسکی دائمی تکلیف (۲) خود مریضہ کے خون کا فساد (۳) دودھ پینے والے بچہ کے بدن میں آتشکی زہر کا موجود ہونا۔

علامات۔ اسباب مرض کا وجود اور سر پستان میں سُرخی۔ جلن۔ ٹیس کا درد موجود ہونا۔

علاج۔ تمام وہی تمام تدابیر کرنی چاہئیں۔ جن کا بیان ورم الثدی کی بحث میں گذر چکا ہے۔ اور اگر جدوار اصلی آب مکوہ سبز میں گھس کر ضماد کیا جائے۔ تو اس سے ورم بہت جلد تحلیل ہو جاتا ہے۔ اسی طرح اکسٹراکٹ بلاڈونا قدرے گلائی سرین میں ملا کر ضماد کرنا بھی مفید ہے لیکن مریضہ کو یہ ہدایت ضرور کرنی چاہیئے کہ بچہ کو دودھ بذریعہ آلہ مقامتہ اللبن (نپل پمپ) کے ہمیشہ پلایا کرے۔ تاکہ بچہ کی منہ کی گرمی اور اس کے مسوڑھوں کا دباؤ سر پستان پر نہ پڑے

!

واٰخر دعوانا آن الحمد للہ رب العٰلمین

تعارف

مؤلف کتاب ہذا حکیم سیّد عبدالرزاق بن حکیم سید خورشید علی متوطن چاند پور ضلع بجنور، خاندانی حکیم تھے۔ آپ **یونانی و ڈاکٹری** دونوں علوم میں ماہر تھے۔ اور فن تشریح میں تو آپ ڈاکٹروں میں بھی ممتاز تھے۔ زنانہ طبیہ کالج دہلی کی بنیاد آپ ہی کی کوشش کا نتیجہ ہے آپ **مسیح الملک** دام فیوضہٗ کے طبّی علوم میں دست بازو تھے آپ کی خواہش کے مطابق مدرسہ طبیہ ترقی کر کے طبیہ کالج بنا۔ آپ فنا فی الطب تھے۔ **مجدّد طب** تھے۔ آپ کا خمیر بھی طبی درسگاہ سے بنا تھا۔ چنانچہ تیس پینتیس سال طبیہ مدرسہ قدیم و طبیہ کالج مردانہ و طبیہ کالج زنانہ کی خدمات پوری کر کے راہیٔ ملکِ بقا ہوئے۔ اور آپکا مزار اقدس طبیہ کالج ہی میں بنا۔

احسان علی قادری

پروفیسر کلیات و معالجات

طبیہ کالج دہلی

انتساب

بنام نامی واسم گرامی بندگان عالی متعالی علیا حضرت قوی شوکت فلک کاب، گردوں جناب، ہنر پرور، عدل گستر، سر آرائے تخت جہانبانی زینت افزائے مسند شاہجہانی، فریدوں اقبال، سکندر جلال، بلقیس مثال نوشابہ خصال، قدر دان فیض رساں، زائرۃ الحرمین الشریفین حضور پُر نور

ہز ہائنس نواب سلطان جہاں بیگم صاحبہ

جی۔سی۔ایس۔آئی۔جی۔سی۔آئی۔ای۔سی۔آئی

فرماں فرمائے دار الاقبال، ریاست لازوال بھوپال خلد اللہ ملکہا وحشمتہا وشوکتہا

حکیم عبد الرزاق

معلم تشریح طبیہ کالج مردانہ ولکچرار طبیہ کالج زنانہ

دہلی

سارٹیفکٹ

ازعالیجناب حضرت استاذی حاذق الملک بہادر دام اقبالہ

مجھے نہایت مسرت ہے کہ میرے شاگرد حکیم سید محمد عبدالرزاق صاحب معلّم تشریح طبیہ کالج دہلی نے میری منشا کے موافق کتاب **معالجات امراض نسواں** کو نہایت محنت اور جانفشانی سے تالیف کرکے بالتصویر چھپوایا ہے۔ مولّف نے اس کتاب میں طبّ یونانی کے مضامین کو موجودہ زمانہ کے مذاق کے موافق اس طرح ترتیب دیا ہے کہ طبّ قدیم کے مصطلحات اور اسمائے امراض کو عربی میں لکھکر ان کے بالمقابل فن ڈاکٹری کے مصطلحات درج کیے ہیں۔ اس طریقہ کی تالیفات میں یہ خوبی ہوتی ہے کہ عربی طب جاننے والے اصحاب طب مغربی کے مصطلحات سے اور انگریزی طب جاننے والے اصحاب طبّ مشرقی کے مصطلحات سے واقفیت حاصل کرسکتے ہیں۔

اب میں اجازت دیتا ہوں کہ اس کتاب کو مدرسہ طبیہ زنانہ کے تعلیمی کورس میں داخل کیا جائے امید ہے کہ طالبات مدرسہ اس کتاب سے بہت فائدہ اور کثیر معلومات حاصل کریں گے۔

نیز میری یہ بھی خواہش ہے کہ دیسی اطبّاء بھی اس کتاب کو ملاحظہ فرماکر مؤلف کی محنت کی ضرور داد دیں

دستخط **محمد اجمل** (حاذق الملک)

اعلان